1925

The Sadaoat

Telegrams. "SADAQAT" Cawnpore

-REG

جمال پر تو حق عزم مستقل مین رہی
زبان پر بھی وہی ہو جو تیری دل مین رہی
(احسن سنبھلی)

صداقت

قیمت سالانہ ؏ ششماہی عار فی پرچہ ار

ایک ہفتہ وار اخبار

...واجہ عبدالسلام

جلد | چہارشنبہ ۱۱ - مارچ ۱۹۲۵ء عیسوی | نمبر ۱

ادبیات

نغمۂ صداقت

از مولوی حافظ اشرف علی صاحب حافظ رکن حلقہ ادبیہ کانپور

...س ہستی بیگانۂ صداقت — آ، مین تجھے سنادون افسانۂ صداقت
...ھی روشن شمع جمال جانان — ہوش اپنے کھو رہا تھا پروانۂ صداقت
...ر رہا تھا جب زہر کا پیالہ — کیا کیا چھلک رہا تھا پیمانۂ صداقت
...وٹیو پر جب برق حسن چمکی — قسمت کی طرح چمکا، کاشانۂ صداقت
... نظر سے کعبہ ہے آج کعبہ — بتخانہ بنگیا ہے میخانۂ صداقت
...انا الحق سولی پہ بھی مگن تھا — تھا اپنی دہن کا یکّا دیوانۂ صداقت
آ، مین تجھے سنادون افسانۂ صداقت

...صداقت ا جینے پہ مرنیوالے — دو دن کی زندگی کو بدنام کرنیوالے
...یش پر نازان نہو کہ غافل — مثل حباب ٹوٹے جو تھے ابھرنیوالے
...ر کا ہمدم حق ہو زبان کا محرم — باتون مین ہو صداقت وبات کرنیوالے
... اہل نہ رہ سکا حق — آخر ہوئے پشیمان یہ رنگ بھرنیوالے
... زبان سے کچھ اور کہہ رہی ہین — چمین نکلین نہ کترین یہ گل کترنیوالے
پیش نگاہ رکھین آئینۂ صداقت
باطن کو بھی سنوارین، حافظ سنورنیوالے

ممالک اسلامی

موتمر اسلامی متعلق خلافت کا التوا ایکسال کیلیے

التوا کے وجوہ و اسباب

۱۷ر جنوری ۱۹۲۵ء کو مصر کی عام اسلامی انجمن خلافت کا ایک جلسہ شیخ المشائخ جامع ازہر کی صدارت مین منعقد ہوا۔ اجتماع کی غرض اس امر پر غور و خوض کرنا تھا کہ کیا مصر کی دینی اسلامی انجمن نے مسئلہ خلافت کے متعلق جو قرارداد ۲۰ر مارچ ۱۹۲۴ء کو کی تھی اُسکے موافق عام اسلامی کانفرنس کا وقت مقررہ پر منعقد کرنا ممکن ہے یا نہین۔؟

قرارداد مذکور مین اون اسباب کو بیان کرنے کے بعد جو کانفرنس کے انعقاد کے مقتضی ہین ظاہر کیا گیا تھا کہ اسباب مذکورہ کی بنا پر یہ امر مناسب ہے کہ ایک عام اسلامی کانفرنس کیجائے جسمین شرکت کی تمام اقوام اسلامیہ کو دعوت دیجائے اور یہ فیصلہ کیا جائے کہ آیندہ مسند خلافت کس موزون شخص کو حوالہ کیجائے۔ یہ کانفرنس مصر مین اس اعتبار سے کہ مصر اقوام اسلامیہ مین ایک ممتاز درجہ رکھتا ہے شیخ الاسلام مصر کی صدارت مین منعقد ہوگی اور اس کا انعقاد مارچ ۱۹۲۵ء مین ہوگا۔

اجتماع مذکور مین عام اسلامی حالت پر بحث و گفتگو ہوئی اہل الرائے اور دنیائے اسلام کے ممتاز و مقتدر اشخاص کی تجاویز پر غور کیا گیا۔ بعض ممالک کے حوادث زیر بحث آئے۔ اور مصر کی اُس مصروفیت و مشغولیت پر گفتگو ہوئی جو پارلیمنٹ کے عام انتخاب کی وجہ سے پائی جاتی ہے اور پھر اس امر پر غور کیا گیا کہ مذکورہ بالا حوادث [illegible] حاصل کرنے کے لیے کافی وقت کی ضرورت ہے اور اس عرصہ مین وہ وقت جو کانفرنس کے انعقاد کیلیے قرار دیا گیا ہے گذر جائیگا۔

کانفرنس اسلامی کے انعقاد کی منتظم کمیٹی کی خواہش یہ تھی کہ کانفرنس اپنے وقت پر منعقد ہو اور اسکے لیے اسنے غیر معمولی کوشش اور اندرون بیرون ملک مین زبردست جد و جہد کی اسلیے کہ امر خلافت ایک نہایت مہتم بالشان امر ہے اور اسوجہ سے کہ مصر کے علمائے اسلام ہی نے اپنی دینی غیرت اور اپنے اُس اقتدار و منزلت کی بنا پر اسلام کے قلوب مین جاگزین ہے انعقاد کانفرنس کی تجویز کی تھی اور مختلف بلاد مین دنیائے اسلام کو شرکت کی دعوت دی تھی۔ لیکن اب مجلس مذکور نے بوجہ حوادث و موانع مشروحۂ فوق نیز مسلمانون کے باہمی تعلقات کی محافظت اور امر خلافت مین اتحاد و اتفاق رائے کے حصول کی بناء پر تاکہ کانفرنس مین اقوام اسلامیہ کے کثیر نمایندے وقت مناسب پر شرکت کرسکین یہ مناسب سمجھا ہے۔ کہ ان تجاویز پر غور و خوض کے لیے جو بعض ایسے مسائل کے متعلق موصول ہوئی ہین جنکو کمال تفاہم مین خاص دخل ہے کافی وقت دیا جائے پھر یہ کہ بعض ممالک اسلامیہ مین جو واقعات پیش ہین انکے فیصلہ کا بھی انتظار کیا جائے اور اسکے ساتھ ہی مملکت مصر کے انتخاب کی وہ جد و جہد بھی ختم ہو جائے گی جسمین مصر کے تمام طبقات مشغول ہین۔ لہٰذا قرار دیا جاتا ہے کہ اس قرارداد کے رو سے ایکسال کے لیے کانفرنس کے انعقاد کو اسباب و وجوہ ذیل کی بنا پر ملتوی کیا جائے۔

۱۔ بعض ممالک اسلامیہ سے ایسے خطوط موصول ہوئے ہین جنمین یہ تجویز پیش کی گئی ہے کہ ضرورت اس امر کی مقتضی ہے کہ مسئلہ خلافت مین ممالک اسلامیہ کے درمیان بکمال تفاہم کے وسائل و ذرائع اختیار کیے جائین اور ایسا موقع دیا جائے کہ کثرت سے اسلامی نمایندے کانفرنس مین شریک ہو سکین نیز ان امور پر غور کیا جائے جو عقد کانفرنس سے قبل ضروری ہین جن وسائل کا تذکرہ مذکور مین حوالہ دیا گیا ہے انمین سے ایک یہ بھی ہے کہ بعض ان ممالک مین وفود روانہ کیے جائین جہان وفود کا بھیجا جانا نہایت ضروری ہے اور اسکے لیے کافی وقت کی ضرورت ہے جو مجلس کے خیال مین ایکسال سے کم نہونا چاہیے۔

۲۔ حجاز جو ممالک اسلامیہ مین خاص اہمیت رکھتا ہے اور جسکے نمایندونکی شرکت کانفرنس مین ضروری ہے نیز جزیرۂ عرب اسوقت جنگ مین ہے نہین معلوم یہ جنگ کب ختم ہو اور کیونکر ختم ہو نمایندگان حجاز و عرب کی شرکت چونکہ کانفرنس مین لازمی ہے اسلئے اُسوقت تک جبتک کہ جنگ ختم ہو کر حجاز اور جزیرۂ عرب مین امن و سکون قائم نہو جائے یہ غرض حاصل نہین ہو سکتی

۳۔ مملکت مصر جسنے کانفرنس کے انعقاد کی دعوت دی ہے اور کانفرنس کے انعقاد کے وسائل و لوازم کے بہم پہنچانے مین مشغول ہے وہ اسوقت ...

۷۸۶

صداقت

چہارشنبہ اا مارچ سنہ ۱۹۲۵ء

قرعۂ فال بنام من دیوانہ زدند

صداقت کی اہم ذمہ داریان اور مجھ جیسا نااہل - لیکن کیا کیا جائے ازل مین اس کا [illegible] مل چکا ہے کہ کچھ بھی ہو احکام قدرت [illegible] آگے سر تسلیم خم کرو - اس مضمون کو جناب احسن سنبھلی نے عجیب دلفریب پیرایہ مین ادا کیا ہے -

میری ہستی غم کونین کی حامل ٹھہری
رکھ دیا سر پہ وہ احسان کہ مشکل سے اٹھا

جب مقصود آفرینش ہی ٹھہرا کہ انسان کو ابتلا و امتحان کا مقابلہ کرنا ناگزیر ہے - تو میرے لیے بھی اس بار عظیم کی ذمہ داریون کے سامنے سر تسلیم جھکانے کے سوا کیا چارہ ہے -

مین جانتا ہون کہ اخبار نویسی آسان کام نہین - اور کسی اخبار کو باستقلال نکالنا اس سے بھی زیادہ مشکل پہلی شق مین تجربہ کی ضرورت ہے اور دوسری شق کا تعلق اقتصادیات سے ہے - اسکے علاوہ ایک تیسری حوصلہ شکن مشکل کا بھی سامنا یقینی ہے یعنی اُردو دان طبقہ کی ناقدردانی یہ وہ طوفان ہے جسکی لپیٹ مین آکر کشتی امید کو ساحل مراد کا منھ دیکھنا بہت کم نصیب ہوتا ہے تاہم اپنے ذاتی تجربہ اور خدا کے بھروسہ پر صداقت کی اہم ذمہ داریان اپنے سر لی ہین -

یہ میرا فرض تھا کہ صداقت کو ملک کے سامنے پیش کردون اب قدردانی یا ناقدردانی ابنائے وطن کا فرض ہے - مین کوشش کرونگا کہ صداقت ایک آئینہ حال ہو جسمین ہر شخص کو اپنے ذوق صحیح کی تصویر نظر آئے اور اسکی مزید کوشش کرونگا کہ صداقت کا ہر نمبر گذشتہ نمبر سے شاندار و دلچسپ ہو میری یہ انتہائی کوشش ہوگی کہ صداقت - صورت - شکل - لب و لہجہ اور زبان مین کسی معاصر سے کم [illegible]

ان تمام ابتدا[illegible] کو ختم کرنے کے بعد مین اس طرف [illegible] کرانا چاہتا ہون کہ بحیثیت اخبار نویس کے [illegible] اور صداقت پر ملک کے کیا کیا فرائض عائد ہوتے ہین اسمین کوئی شک و شبہ نہین کہ اس وقت ملک کی حالت ایسی دگرگون ہو رہی ہے کہ ایک محب وطن اخبار نویس کو انتہائی مشکل کا سامنا کرنا ہوگا -

جس وقت ہم یہ دیکھتے ہین کہ آجکل ملک کی فضا ایسی خراب ہو رہی ہے کہ وہ سچے محب وطن جنکے متعلق خواب مین بھی یہ خیال نہ تھا کہ یہ کسی ایک فریق کے طرفدار ہو جائین گے اور انکی اعلیٰ شخصیت سے ملکی اتحاد کو نقصان پہونچے گا مگر آج ان تمام باتونکو ہم اپنی آنکھون دیکھ رہے ہین اور خون کے آنسو رو رہے ہین - اگرچہ ہم ان کو آپریشن کو ہندوستان جیسے مختلف الخیال آبادی کیلیے کچھ زیادہ مفید نہین سمجھتے تھے مگر جس اتحاد کی کوشش کے لیے لوکمانیہ تلک نے اپنی تمام زندگی وقف کر رکھی تھی اس کا سمان اپنی آنکھون سے دیکھ لیا لیکن وائے قسمت انھین آنکھون نے ۲ برس مین اس کا عکس دیکھنا شروع کر دیا اور آج تو وہ حالت ہے کہ کانگریس کی عمر بھر کی کمائی خاک مین مل گئی اور ملک کی حالت پچاس برس پیچھے جا پڑی -

باوجود ان تمام باتون کے خدا کا نام لیکر صداقت کی ادارت ہم اپنے سر لیتے ہین اور اس خدا سے امداد کی توقع رکھتے ہین جو ساری تمناؤن کا مرجع ہے -

صداقت" کا یہ فرض اولین ہوگا کہ ملک مین اتحاد باہمی کی فضا پیدا کرے اور ہندو مسلم اتحاد کو مضبوط اور پائدار سطح پر لائے -

صداقت" کانگریس اور سوراجسٹ پارٹی کے عام اصولون کو فروغ دینے کی انتہائی کوشش کرے گا -

صداقت" ہمیشہ ہندو اور مسلمانون کو اپنے اپنے مرکز اور حقوق پر قائم رہنے کا مشورہ دیگا

صداقت" ہمیشہ مذہبی معاملات کو حکمت و تدبر سے سلجھانے کی کوشش کرے گا اور افراط و تفریط سے ہر دو فریق کو باز رکھنے کی ہدایت کرے گا -

صداقت" موجودہ ہندو مسلم نیابت کے مسئلہ کو انصاف کی نظر سے دیکھتے ہوے اسکی گتھیان سلجھانے کی کوشش کرے گا - اور ناجائز مطالبات سے اپنے کو محفوظ رکھے گا -

صداقت" تبلیغ مذہب کو اسلامی فرض خیال کرے گا مگر تبلیغ مین جبر و زیادتی کو خلاف شرع اور خلاف آئین سمجھے گا -

صداقت" ہر دو فریق کی فلاح و بہبود کی طرف گورنمنٹ کو برابر توجہ دلاتا رہے گا -

صداقت" زیر سایہ برطانیہ آئینی وسائل سے ملکی آزادی کا علم بردار ہوگا - اور وطن کی آزادی کے لیے ہندو مسلم اتحاد کو نجات کا ایک واحد ذریعہ سمجھے گا اور اسکے لیے اہل وطن کو ہمیشہ ایثار کرنے کے لیے تیار کرے گا - اور ہندوستان کے ہر مستقل باشندے کو برابر کا شریک دار سمجھے گا - اور ایسے نظام کا خواہشمند رہے گا جس مین ہر شخص آرام و بےفکری سے زندگی بسر کرے -

صداقت" کانگریس کے عام اصولون کی پیروی کرتے ہوے اس پارٹی کا ساتھ دینا مقدم سمجھے گا جو آزادی - ملکی بھلائی کے لیے گورنمنٹ کے ساتھ ملکر کام کرنا اچھا سمجھتا ہے

خلاصہ یہ کہ ہندوستان کی آزادی "صداقت" کا مطمح نظر ہوگی اور ہر معاملہ کو "صداقت" اسی معیار سے دیکھے گا -

خدا کرے "صداقت" ملکی آزادی کے حصول اور ہندو مسلم اتحاد کے استوار کرنے مین ایک سچا معین و مددگار ثابت ہو -

آخر مین ہماری اُس خدائے بزرگ و برتر سے یہ دعا ہے کہ وہ ہمین یہ توفیق عطا فرمائے کہ ہم باستقلال "صداقت" کے ذریعہ سے ملک و قوم کی خدمت کرین - آمین

ما کار خویش را بہ خداوند کارساز
بہ سپردہ ایم تا کرم او چہا کند

جُداگانہ نیابت

ہمکو اچھی طرح معلوم ہے کہ فرقہ وارانہ نیابت ملک کی آزادی اور متحدہ قومیت کے آئیڈل کے منزل کی سدراہ ہے - مگر مسلمانون کی موجودہ پستی اور بعض برادران وطن کا طرز عمل ہمکو مجبور کرتا ہے کہ ہم مقابلہ کی طاقت نہ رکھنے کی وجہ سے اپنے تحفظ کیلیے جداگانہ نیابت کا سہارا لین - ساتھ ہی ہمکو اس مطالبہ مین انصاف - جائز حق اور رواداری کا خیال رکھنا ضروری ہے اور ایسے مطالبات نہ کرنا چاہیے جو اتحاد شکن ہون یا ہمکو ملکی آزادی سے دور لیجانے والے ہون - ک

ہندو مسلم کمیٹی

آل پارٹیز کانفرنس کی اس سب کمیٹی کا جو ہندو مسلم اتحاد کی ایک اسکیم تیار کرنے کیلیے ترتیب دی گئی تھی دہلی مین مہاتما گاندھی کی صدارت مین جلسہ ہوا اور منجملہ ۵۳ ممبران کے صرف ۱۴ ممبر شریک جلسہ ہوے - اسقدر کم ممبران کی شرکت کیوجہ سے مہاتما جی نے جلسہ کو غیر معین وقت کے لیے ملتوی کر دیا مہاتما گاندھی اور پنڈت موتی لال نہرو نے ایک مشترکہ بیان شائع کیا ہے جسکو ہم دوسری درج کر رہے ہین - جلسہ مین حاضرین کی تعداد کورم پورا کرنے کے لیے بھی کافی نہ تھی لالہ لاجپت رائے کی عدم موجودگی پر جتنا افسوس بھی کیا جائے کم ہے - بہر حال اس ایک واقعہ سے ہوا کا رخ معلوم ہوتا ہے کہ کس طرف جا رہا ہے - ہندو مسلم لیڈران فرقہ وارانہ مطالبات پر اڑے ہوے ہین اور اس کا لازمی نتیجہ یہ ہی ہونا تھا جو ہوا -

ابھی موقعہ ہے کہ قومی لیڈران اپنی غلطیونکو محسوس کرین اور حق و انصاف کو ملحوظ رکھکر ایک دیرپا مصالحت کی بنیاد رکھین اور یہ خیال کرین کہ ہم سب کو ایک ساتھ رہنا ہے

صوبہ متوسط کے سوراجیون مین اختلاف

مسٹر راگھویندر راؤ سوراجی لیڈر کا وہ بیان جسمین آپ نے وزارت اور سرکاری عہدہ قبول کرنے پر آمادگی کی تردید فرمائی تھی شائع ہوے کچھ دن ہوے ہین کہ صوبہ متوسط کے سوراجیون مین دو پارٹیان ہوگئی ہین جنمین سے ایک جو برار کے نمایندون پر مشتمل ہے سرکاری عہدے قبول کرنے پر آمادہ ہے اور ایک سوراجی ممبر کا انتخاب صدارت کے لیے ہوا ہے مگر وزارت وغیرہ لینے سے ابھی تک انکار کیا جاتا ہے تاہم اگر صوبہ برار کے نمایندون کا یہ ہی طرز عمل رہ تو سوراجیون کو صوبہ متحدہ مین جو غلبہ حاصل ہے وہ باقی نہ رہے گا -

مہاتما گاندھی کے ارشادات

ینگ انڈیا کی تازہ اشاعت مین مہاتما گاندھی نے ایک مضمون لکھا ہے جسمین آپ ارشاد فرماتے ہین کہ ہندو مسلم تصفیہ کی معقول فضا موجود نہین ہے ہر قوم ایک دوسرے کو شبہہ کی نظر سے دیکھتی ہے ان حالات کے ہوتے ہوے عمل کی کوئی مشترکہ زمین مہیا نہین ہو سکتی ہر قوم کی یہ خواہش ہے کہ جہان تک ممکن ہو کم سے کم ایثار کرے - تصفیہ کی خواہش از کسر کسی پارٹی کو نہین معلوم ہوتی - بہرحال مایوسی کی کوئی وجہ نہین ہے موجودہ ناکامی سے کامیابی مین رکاوٹ پیدا کرے - لیکن جو لوگ اعتماد کر سکتے ہین اور جنکو ایک دوسرے کا خوف نہین ہے انھین کوشش کرتے رہنا چاہیے -

مسٹر فیض بدرالدین طیب جی

مسٹر فیض بدرالدین طیب جی بار ایٹ لا سندھ کے اسسٹنٹ جوڈیشنل کمشنر مقرر کیے گئے ہین - آپ جسٹس بدرالدین طیب جی کے صاحبزادہ ہین مسٹر فیض بمبئی ہائیکورٹ مین بیرسٹری کرتے تھے سنہ ۱۳ء مین حکومت بمبئی کی سفارش پر مسٹر عبدالله کی جگہ پر جج مقرر کیے گئے مسٹر فیض نے جنوری سنہ ۱۳ء سے ستمبر سنہ ۱۵ء تک مدراس ہائیکورٹ کی ججی کی خدمات ادا کین اور اسکے بعد بمبئی مین بیرسٹری

خاص مضامین

سوراج اسکیم کا خاکہ

آخری جنوری میں تمام سیاسی پارٹی کی مشترکہ مجلس نے دو سب کمیٹیان مقرر کی تھین۔ ہندو مسلم سب کمیٹی تو غالباً ابھی تک کسی ایسے نتیجہ پر نہین پہونچ سکی لیکن سوراج اسکیم مرتب کرنے والی سب کمیٹی کی طرف سے مسز بیسنٹ نے ایک خاکہ شائع کردیا۔ سوراج اسکیم پر غور کرنے والا گروہ ۱۹ ممبرون پر مشتمل تھا۔ تین مزید ممبران بغرض امداد شامل کیے گئے تھے اس کمیٹی کے پہلے اور دوسرے اجلاس مین مسز بیسنٹ اور تیسرے اجلاس مین لالہ لاجپت رائے نے صدارت کی۔ سوراج کمیٹی کے ممبرون کی فہرست حسب ذیل ہے۔

۱۔ ڈاکٹر اینی بیسنٹ (چرمین) ۲۔ مسٹر سی وائی چنتامنی ۳۔ مولانا شوکت علی ۴۔ مولانا محمد علی ۵۔ پنڈت جواہرلال نہرو ۶۔ پنڈت ہردے ناتھ کنزرو ۷۔ مسٹر جے راملاس ۸۔ مسٹر جیکر ۹۔ مسٹر ایس سری نواس آئنگر ۱۰۔ مسٹر ایس ستیہ مورتی ۱۱۔ مسٹر رام چندر راؤ ۱۲۔ مسٹر ایس کے دت ۱۳۔ لالہ لاجپت رائے ۱۴۔ مسٹر سوامی آئر ۱۵۔ بابو بھگوان داس ۱۶۔ سردار منگل سنگھ ۱۷۔ مسٹر جمنا داس دوارکا داس ۱۸۔ بابو بپن چندر پال ۱۹۔ مسٹر این۔ ایم۔ جوشی۔

زائد ممبران۔ ۱۔ مسٹر اے رنگا سوامی آئنگر ۲۔ مسٹر ٹی رنگا چاری ۳۔ مسٹر ایس شیو راؤ

سوراج اسکیم کا خاکہ

مندرجہ ذیل خاکہ طے کیا گیا (۱) اس رزولیوشن کے اتباع مین جو سنہ ۱۹۱۴ء مین انڈین نیشنل کانگرس کے اجلاس مدراس مین پاس کیا گیا تھا۔ یہ فیصلہ کیا گیا کہ ہندوستان کو خود مختار نوآبادیون کے ساتھ مساوات کے درجہ پر رکھا جائے اور اسے وہی مراعات اور ذمہ داریان حاصل ہون جو انھین آزاد حکومتون کے طور پر حاصل ہین۔ ہندوستان مین ایک مضبوط مرکزی حکومت ہو اور اسے بقیہ کل اختیارات حاصل ہون گے۔ کثرت رائے سے مندرجہ ذیل بنیادی حقوق قرار دیے گئے۔

(الف) کسی شخص کو معمولی قانون کے ماتحت مقدمہ چلائے بغیر اس کی آزادی سے محروم نہین نہین کیا جائے گا۔ نہ اس کی جائداد واملاک کو قبضہ و تصرف مین لایا جائے گا نہ اسے ضبط کیا جائے گا (ب) ہر شخص کو ضمیر کی آزادی ہوگی اور جو مذہب وہ چاہتے ہین اس پر عمل درآمد کرنے کی آزادی کی پوری ذمہ داری کی جاتی ہے لیکن اس شرط کے ساتھ ساتھ ان باتون کی بدولت امن عامہ مین خلل واقع نہ ہوگا اور کوئی بات خلاف اخلاق نہ ہوگی۔

(ج) آزادانہ رائے کے اظہار بغیر ہتھیار ون کے جلسون مین جمع ہوتے انجمنون اور مجلسون کے قائم کرنے کی آزادی کی ذمہ داری لی جاتی ہے بشرطیکہ ایسی مجالس وغیرہ امن وامان یا اخلاق کے منافی نہ ہون۔

(د) ہر وہ شخص جو دولت مشترکہ کا باشندہ ہوگا اسکی حیثیت قانون کی نگاہ مین بالکل یکسان ہوگی اور ایک قسم کے افسران کے سامنے ان کے مقدمات کی سماعت ہوگی اور ایک قسم کے جرائم کے ارتکاب پر ایک ہی قسم کی عدالتون مین سماعت ہوگی۔ کوئی شخص خلاف ورزی قانون کی مروجہ سزا سے مستثنےٰ نہ ہوگا اور نہ اس سزا مین۔ ذات قومیت۔ پیشہ وغیرہ کی وجہ سے کسی قسم کی تفریق کی جائے گی۔

(ہ) حق رائے دہندگی۔ حکومت کی مجالس آئین منیوسپل کمیٹیون لوکل بورڈون کی ممبری سرکاری دفترون کی نوکری غرض اور کسی اقتدار اور اختیار مین عورتون کو عورت ہونے کی بنا پر محروم نہین کیا جا سکے گا بلکہ ہر طبقہ اور محکمہ عورتون اور مردون کیلیے یکسان طور پر کھلا ہوا ہوگا۔ مندرجہ ذیل اصول منتخب شدہ جماعتون کے متعلق مسودہ قانون مین داخل کرنے کیلیے منظور کیے گئے۔ ہر ایک جماعت اپنے صدر کا انتخاب کرے گی۔ مجلس آئین کو اختیار ہوگا کہ وہ اپنے ممبران کی تعداد مین کمی یا بیشی کو نظام اساسی مین بطور ترمیم تصور کیا جائے گا۔

ایک شخص جو ایک مدت مقررہ کے لیے کسی منتخب شدہ مجلس کا رکن مقرر ہوگا اسے اپنی اس ممبری سے اس جماعت سے اعلیٰ جماعت کے انتخاب مین رائے دینے کا حق حاصل ہوگا ایک آئینی مجلس کا ممبر اپنی اس مدت ممبری مین کسی دوسری آئینی مجلس کا ممبر نہ ہو سکے گا۔ ممبران رائے دہندہ کیلیے ۲۱ سال کی عمر کی قید ہوگی۔ کوئی ایسا شخص ممبر نہ ہو سکے گا جو (۱) دیوالیہ ہو (۲) پاگل ہو (۳) یا دولت مشترکہ کے اندر کسی منفعت بخش عہدہ پر متمکن ہو مندرجہ ذیل اشخاص تاج کے ماتحت منفعت بخش عہدہ پر متمکن خیال نہین کیے جائینگے (۱) وزیر (۲) ایسا شخص جو تاج سے پنشن لیتا ہو (۳) ملک معظم کی فوجی بحری یا ہوائی سروس کا افسر یا ممبر ہو جو کام سے سبکدوش ہوگیا ہو یا آدھی تنخواہ پر ریٹائر ہوا ہو (۴) ہر ایک مجلس آئین اپنے قواعد وضوابط مقرر کرے گی (۵) رائے دہندگی درجات کے مطابق ہوگی۔

مجالس آئین

دولت مشترکہ کے لیے قانون بنانے کا اقتدار بادشاہ کو جس کا نمائندہ گورنر جنرل ہوگا سینٹ اور لیجسلیٹو اسمبلی کو ہوگا جو پارلیمنٹ کہلائین گی۔

مارچ ۲۵ء

(۶) (الف) سینٹ کا انتخاب مقررہ اوسط کے مطابق حسب ذیل گروہون (۱) کونسل اور پارلیمنٹ کے موجودہ اور سابق ممبران (۲) ضلع اور تعلقہ بورڈون ممبران (۳) رجسٹرڈ گریجویٹ جنکو امتحان پاس کیے ہوئے کم سے کم پانچ سال گذر چکے

طریقۂ انتخاب

(الف) سینٹ کے ہر انتخاب سے قبل ہر ایک صوبہ مین ایک فہرست تیار کیجائے گی جس مین رائے دہندگان کی تعداد منتخب کیے جانے والے ممبران کی تعداد سے تگنی ہوگی جنکی ایک تہائی کو لیجسلیٹو اسمبلی ایک تہائی کو لیجسلیٹو کونسل اور ایک تہائی کو سینٹ نامزد کرے گی۔ (ب) ایسے دیگر اشخاص جو سینٹ یا گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ سنہ ۱۹۱۹ء کی رو سے قائم کردہ کونسل آف اسٹیٹ کے ممبر رہے ہون اور وزیر اعظم سے اس فہرست مین شمولیت کی خواہش کا تحریری اظہار کرین (ب) سینٹ کا عہدہ ۶ سال ہوگا (ج) ممبر کی عمر کم از کم ۳۰ سال ہوگی (د) ہر تین سال کے بعد نصف ممبران تبدیل کیے جائینگے۔ (س) ممبران کی پہلے سو مقرر ہوگی لیکن بعد مین زیادہ سے زیادہ ڈیڑھ سو مقرر ہوگی۔

لیجسلیٹو اسمبلی

ممبران تین سو ہونگے ہر ایک ممبر کی عمر کم از کم ۲۵ سال ہوگی اسمبلی کا عہدہ ۵ سال کیلیے ہوگا۔ ہر ایک صوبہ مین اسمبلی کیلیے مندرجہ ذیل اصحاب منتخب ہو سکین گے۔

(الف) لیجسلیٹو کونسل اور گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ سنہ ۱۹۱۹ء کی رو سے قائم کردہ کونسلون کے ممبران اور سابق ممبران (ب) ضلع اور تعلقہ بورڈون اور منیوسپل کمیٹیون کے ممبران اور سابق ممبران (ج) گریجویٹ یا ہائی اسکول کے ڈپلومہ رکھنے والے یا اس کے مساوی یا عام صنعتی وحرفتی تعلیم رکھنے والے (ذ) منظور شدہ چیمبر آف کامرس انجمن مالکان آراضی۔ ٹریڈ یونین کونسلون۔ صنعتی انجمنون (ٹریڈ یونینز) ایسوسی ایشن یا ایسی دیگر جماعتون کے ممبران یا تمام افراد جو ایسا ٹکس ادا کرتے ہون یا جنھین ایسی ماہوار آمدنی یا الاؤنس سے جو کہ قواعد کے ذریعہ منظور کی جائے کم آمدنی یا الاؤنس نہ ملتا ہو۔

۱۹ الف) پارلیمنٹ کو دولت مشترکہ کی عمدہ گورنمنٹ اور امن وقضا وضابطہ کیلیے تمام محکمہ جات مین جو خاص طور پر لیجسلیٹو کونسلون کو تفویض نہ کیے گئے ہون قوانین بنانے کا اختیار ہوگا۔ بشرطیکہ اس وقت تک پارلیمنٹ ڈیفنس کمیشن کی سفارش کے مطابق اسے ایکٹ سے مخصوص کیا گیا ہو دولت مشترکہ جب تک بحری بری اور ہوائی افواج کا انتظام اپنے ہاتھ مین لینے کی متعلق آمادگی ظاہر نہ کرے اسے گورنر جنرل کی پہلے سے منظوری حاصل کرنے کے بغیر ان محکمہ جات کے متعلق کوئی قانون بنانے کا اختیار نہ ہوگا۔

ڈیفنس کمیشن

(ب) دولت مشترکہ قائم ہونے اور اس کے ہر پانچ سال کے وقفہ کے بعد گورنر جنرل بہ اجلاس کونسل چند اشخاص کے نام جنمین زیادہ تر ہندوستانی ہون گے۔ مندرجہ ذیل مقاصد کیلیے بطور کمیشن کے ملک معظم کے پاس برائے منظوری جائینگے۔ دولت مشترکہ کی بحری وبری اور ہوائی افواج کا کم از کم خرچ دولت مشترکہ کے مجتمع محاصل فنڈ سے لیا جائے گا۔

(ب) اس امر کے متعلق رپورٹ کرنے کیلیے کہ کامن دولت مشترکہ کی حفاظتی فوجون کے ہندوستانی بنائے جانے اور انکی تربیت کے لیے کونسی تدابیر اختیار کیجائین تاکہ اہل ہند کو جتنی جلدی ممکن ہو اپنی حفاظت آپ کرنے کے قابل بنایا جائے۔

(ج) پارلیمنٹ کے دونون دیوانون مین اختلاف رائے ہونے پر سوائے مالی سوال کے مشترکہ اجلاس بل کے دوسری دفعہ پاس ہونے کے بعد متنازعہ فیہ معاملہ کا فیصلہ کرے گا۔ بشرطیکہ اسمبلی مین بل کے پہلی دفعہ اور دوسری دفعہ پاس ہونے کے درمیان کم از کم ایک سال کا عرصہ گذرا ہو۔ (د) منی بلز اور محاصل کو خرچ کرنے کے متعلق قوانین سینٹ مین تیار نہ کیے جائین گے۔ اور نہ وہ سوائے اسمبلی کی منظوری کے ان مین ترمیم کر سکے گا۔

(و) پارلیمنٹ کو نیا صوبہ قائم کرنے یا اسے منظور کرلے اور انکی حکومت کے لیے قوانین بنانے کا اختیار ہوگا۔ (ہ) موجودہ صوبہ جات مین کونسلون کی رائے معلوم کی جائے گی اور اس پر غور کیا جائے گا۔

انتظامی افسر

(۱) گورنر جنرل کو ملک معظم اپنے قائم مقام کے طور پر مقرر کرین گے۔ گورنر جنرل بہ اجلاس کونسل سے مراد یہ ہوگی کہ گورنر جنرل وزارت کے مشورہ کے مطابق عمل کرے گا۔

وزارت کیبنٹ

(۲) (الف) دولت مشترکہ کی گورنمنٹ مین گورنر جنرل کو مدد اور مشورہ دینے کیلیے ایک وزارت کیبنٹ ہوگی۔

(ب) وزیر اعظم کو گورنر جنرل مقرر کرے گا۔

... وزیر اعظم اور کم از کم آٹھ وزرا ... منسٹرز آف اسٹیٹ (وزرا) پر مشتمل ہوگی جن کو گورنر جنرل مقرر کرے گا۔

(۵) کوئی وزیر تین سال سے زیادہ عہدۂ وزارت پر متمکن نہیں رہے گا۔ اگر وہ پارلیمنٹ کے ہوسون میں سے ایک کا ممبر نہ ہو یا نہ بن گیا ہو۔

(و) جب وزارت کو لیجسلیٹو اسمبلی میں کثرت رائے کی تائید حاصل نہ رہے تو وہ مستعفی ہوجائیگی

(۱۳) دولت مشترکہ کی بحری و بری اور ہوائی افواج کے سپہ سالار (کمانڈر انچیف) کے عہدہ گورنر جنرل انچیف کا عہدہ گورنر جنرل کو بہ حیثیت ملک معظم کے قائم مقام کے حاصل رہے گا بشرطیکہ دفعات ۹-۶-۸ (ب) میں جو محصول قرار دے گئے ہیں انکی پابندی کی جائے

(۱۴) ہائی کمشنر ہند کو گورنر جنرل بہ اجلاس کونسل انگلستان میں فرائض ایجنسی سرانجام دینے کے لیے مقرر کرے گا۔

انڈیا کونسل منسوخ کی جائے گی اور وزیر ہند کو وہی رتبہ اور درجہ دیا جائے گا۔ جو سیلف گورننگ نوآبادیوں کے متعلق وزیر نوآبادیات کو حاصل ہے

عدالتین

(۱۵) ایک عدالت عالیہ ہوگی جو کم از کم تین ججان پر مشتمل ہوگی اور اسے ایسے اختیارات دے جائینگے جو پارلیمنٹ طے کرے گی۔

(۱۶) ججان کو ملک معظم مقرر کرینگے اور وہی انھیں پارلیمنٹ کی طرف سے ایک ادریس پر جسمین بد عملی یا ناقابلیت کی وجوہات وجوہات ظاہر کیجائینگی برطرف کرسکین گے۔

(۱۷) تمام مقدمات سشن کی سماعت جیوری کے ذریعہ ہوگی۔

مالیات و تجارت

(۱۸) دولت مشترکہ کے تجارتی محاصل انگزکٹو گورنمنٹ پارلیمنٹ کی منظوری سے اور اس کی طرف سے وصول کرے گی۔ اور انھیں ایک مجمع ریونیو فنڈ بنایا جائے گا۔

(۱۹) ہندوستان قرضہ وغیرہ کے لیے موجودہ گورنمنٹ ہند کی تمام ذمہ داریان خود لے گا

(۲۰) دولت مشترکہ کے اندر تجارت آزادانہ (فری) ہوگی۔

(۲۱) ہندوستان کو طلائی سکہ کے ساتھ ایک گولڈ اسٹینڈرڈ حاصل ہوگا۔ اور انگریزی پونڈ کے وزن اور نفاست کی ایک طلائی مہر رائج کیجائے گی۔

(۲۲) ہندوستان کو دنیا کی ہر ایک منڈیون میں سے قرضہ لینے کا اختیار ہوگا۔

صوبجات

(۲۳) صوبہ کا لیجسلیٹو اختیار گورنر کو بہ حیثیت ملک معظم کے قائم مقام کے اور لیجسلیٹو کو حاصل ہوگا

(۲۴) ایک صوبہ مین دوسری چیمبر قائم کرنے متعلق فیصلہ کرنے کا اختیار متعلقہ صوبہ پر چھوڑا

جائے گا۔

(۲۵) (الف) لیجسلیٹو کے اختیارات کی جدول بنائی جائے گی۔

(ب) لیجسلیٹو کے سائز اور اختیارات رائے کا فیصلہ قواعد کے ذریعہ کیا جائیگا۔

(ج) لیجسلیٹو کونسل کی میعاد چار سال ہوگی

(۲۶) گورنر کی انتظامیہ (اگزکٹو) پوزیشن اور فرائض ایسے ہی ہونگے جیسے گورنر جنرل کے ہین۔

(۲۷) صوبہ جاتی وزارت (کابینٹ) کی کانسٹی ٹیوشن اور اختیارات تمام ہندوستانی وزارت جیسے ہی ہونگے۔ لیکن ایک صوبہ مین تین وزرا سے کم نہ ہونگے جن مین چیف منسٹر شامل ہوگا۔

عدالتین

(۲۸) موجودہ ہائیکورٹس صوبہ جات مین سرکردہ قانونی عدالتین ہونگی۔

محکمہ لوکل سیلف گورنمنٹ

(۲۹) گورنمنٹ پراونشل گورنمنٹون کو انکے برسر حکومت آنے کے پہلے سال کے اندر حکم دیگی کہ وہ لوکل گورنمنٹون کی جو کہ ڈسٹرکٹ تعلقہ اور دیہاتی پنچایتون پر مشتمل ہونگی اصلاح کرین یہ پنچایتین صوبجات کے حالات کے مطابق مندرجہ ذیل اصولون پر مبنی ہونگی۔

(۱) یونٹ ایک گانون ہوگا جہان تمام بالغ اشخاص کو استحقاق رائے حاصل ہوگا۔ پنچایتون کا سالانہ انتخاب کیا جائے گا انہین دیہاتی معاملات کے انصرام کا اختیار ہوگا۔ اور مقرر کردہ جج کو جو گانون مین بیٹھے گا اسے دیوانی اور فوجداری مقدمات کا اختیار ہوگا۔

متعلقہ اور ڈسٹرکٹ پنچایتون کو استحقاق رائے درجات کے مطابق اس طریق کی بنا پر دیا جائے گا کہ جو ایک جدول مین کاموںکی عام تقسیم مین درج کیا جائیگا اور جنپر ایسے اعلانات کے ذریعہ عمل کیا جائے گا جیسا مقامی حالات کے مطابق ضروری ہو۔

(نوٹ مندرجہ بالا سوال کے اختلاف رائے تھا اس لیے کوئی فیصلہ نہیں کیا گیا)

ملازمتین

(۳۰) ملازمتو کیلیے بھرتی کا کام پبلک سروس کمیشن کے ہاتھ مین ہوگا اس کمیشن کے اختیارات اور فرائض پارلیمنٹ تعین کریگی۔

نظام اساسی مین تبدیلی

(۳۱) نظام اساسی مین تبدیلی کا اختیار پارلیمنٹ کو اس شرط پر ہوگا کہ لیجسلیٹو کونسلو نکے ممبران موجودہ کی اکثریت اس تبدیلی کی حامی ہو اور عام انتخاب کے بعد جو لوگ لیجسلیٹو کونسلو نکے ممبر ہوے ہین انکی اکثریت بھی اس تبدیلی کے حق مین

مہاتما گاندھی اور پنڈت موتی لال نہرو کا بیان

آل پارٹی کانفرنس کی سب کمیٹی کے جلسہ کے التوا کے متعلق

دہلی ۲ر مارچ مہاتما گاندھی اور پنڈت موتی لال نہرو نے حسب ذیل بیان شائع کیا ہے جس مین ... سب کمیٹی کے اجلاس کے التوا کے وجوہ بیان کیے گئے ہین جو ہندو مسلم مسئلہ کے متعلق آل پارٹی کانفرنس نے مقرر کی تھی۔

اس سب کمیٹی کے ایک جلسہ مین جو آل پارٹی کانفرنس کی کمیٹی نے مقرر کی تھی یہ قرار پایا کہ کمیٹی کا اجلاس اس قرارداد کے ساتھ بلا تعین تاریخ ملتوی کردیا جائے کہ دوسرا اجلاس اس وقت منعقد ہو جب ممبران کی کثرت تعداد جلسہ کے انعقاد کی درخواست کرے ہم سے یہی خواہش کی گئی ہے اور ہم کو اجازت دی گئی ہے کہ ہم اس صورت مین حالات کو بیان کردین جو کہ اسوقت ہے۔ اس کمیٹی کے جلسہ مین بہت کم حضرات شریک ہوے یعنی ۵۲ حضرات مین سے صرف ۱۴ ہم دونون کے علاوہ جلسہ مین مولانا شوکت علی مولانا محمد علی۔ سوامی شردھانند پنڈت جواہر لال نہرو۔ ڈاکٹر ایس کے دتا۔ مسٹر احمد علی ممبر لیجسلیٹو اسمبلی۔ راجہ احمد علی خان آف سلیم پور۔ نواب سر صاحبزادہ عبد القیوم۔ مسٹر این سی کیلکر۔ مسٹر جناح۔ انڈی پنڈنٹ پارٹی کے اس جلسہ مین سے جو اس وقت ہو رہا تھا چند منٹ کے لیے تشریف لائے۔ لالہ لاجپت رائے نے اس وجہ سے التوا کی خواہش کی تھی کہ مسٹر جیکار سری نواس آئنگر اور مسٹر جے رام داس شریک جلسہ نہ ہوسکین گے۔ لیکن ہم اپنی ذمہ داری پر جلسہ کو ملتوی نہین کرسکتے تھے اس لیے ہم نے لالہ لاجپت رائے کو اطلاع دیدی کہ التوا کا مسئلہ کمیٹی کے روبرو پیش ہونا چاہیے چنانچہ ایسا کیا گیا۔ لیکن لالہ جی اور دیگر حضرات جنکے نام آپ نے لیے تھے عدم شرکت کے علاوہ بھی شرکا کی تعداد کسی امر کا فیصلہ کرنے کیلیے بہت کم تھی۔ ہماری رائے مین کچھ ایسا مواد بھی موجود نہ تھا کہ ہم کسی نتیجہ پر پہنچ سکتے نہ مستقبل قریب مین اس کا کوئی امکان ہے۔ اس لیے ہمین اس کی کوئی توقع نہین ہے کہ مقررہ وقت کے اندر کانفرنس کے عام اجلاس کو مدعو کرین بجز اس حالت کے جیسا کہ ہمنے اوپر ذکر کیا ہے کہ ممبران سب کمیٹی جلسہ کے مدعو کرنے کی درخواست کرین۔ کسی فیصلہ پر نہ پہونچ سکنے سے عوام مین مایوسی کا پیدا ہونا ممکن ہے لیکن ہم ملک کے رہنماؤن اور دیگر حضرات سے عرض کرینگے کہ وہ مایوس نہ ہون اگرچہ کمیٹی کسی نتیجہ پر نہ پہونچ سکی لیکن افراد اور جماعتون کو اس کی وجہ سے مسئلہ کو حل کرنے کی کوششون کو بند نہ کرنا چاہیے۔

ہمین اس کا ذکر بھی کرنا ہے کہ ڈاکٹر بسنٹ کی سرکردگی مین جو کمیٹی بنی تھی اس نے جو سوراج اسکیم تیار کی ہے اس کے سلسلہ مین اس کمیٹی کے ممبران کی طرف سے اختلافی نوٹ وصول ہوتے ہین چونکہ جلسہ مین حاضرین کی تعداد بہت ہی کم تھی اور ہندو مسلم معاملات پر کوئی فیصلہ نہ ہوسکا اس لیے کمیٹی سوراج اسکیم پر غور نہ کرسکی۔

دستخط۔ ایم۔ کے۔ گاندھی (چیرمین)

پنڈت موتی لال نہرو (سکرٹری)

گورنمنٹ ہند کا بجٹ

۲۸ر فروری کو گورنمنٹ ہند کا بجٹ پیش کیا لیا۔ اس دفعہ کے بجٹ مین ۳ کروڑ ۲۴ لاکھ روپیہ کا مجموعی اضافہ دکھایا گیا ہے جسمین سے گورنمنٹ ۴۷ لاکھ روپیہ کا احتمال نقصان کیلیے محفوظ رکھنا چاہتی ہے اور ۲½ کروڑ روپیہ صوبجاتی گورنمنٹون کے خراج مین تخفیف کرنے صرف کرنا چاہتی ہے وہ اس طرح کہ بنگال کا کل خراج ۶۳ لاکھ اس سال بھی معاف کردیا گیا مدراس کے خراج مین ایک کروڑ ۲۶ لاکھ صوبجات متحدہ کے خراج مین ۵۶ لاکھ پنجاب کے خراج مین ۶۱ لاکھ اور برہما کے خراج مین ۷ لاکھ کی تخفیف کی گئی ہے موٹر اسپرٹ کے محصول مین تخفیف کی گئی ہے اور غلہ پر محصول درآمد موقوف کردیا گیا ہے۔

تخمینہ آمدنی و خرچ ممالک متحدہ

نئے سال کیلیے صوبجاتی متحدہ کی آمدنی و خرچ کا جو تخمینہ آنریبل فنانس ممبر نے ۲۸ فروری کو قانونی کونسل میں پیش کیا ... اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ

آمدنی۔ مالی سال رواں کے اختتام ... ۲ ... ۷۵ لاکھ ۷ ہزار کے قریب بقایا پراونشل گورنمنٹ کے ہاتھ مین ہوں۔ مختلف ذرائع سے دوران سال مین ۱۲ کروڑ ۸۹ لاکھ ۴۲ ہزار روپیہ کے قریب آمدنی ہوسکے گی۔ اور ۲ کروڑ ۸۹ لاکھ ۲۴ ہزار سے کچھ زائد قرضون کی مد سے ملین گے اس طرح کل ۲۱ کروڑ ۵۵ لاکھ ۴۱ ہزار کے قریب روپیہ گورنمنٹ کے ہاتھ مین آئے۔

اخراجات۔ اس مین سے ۱۲ کروڑ ۴۹ لاکھ ۸۰ ہزار سے کچھ زیادہ معمولی ضروریات مین صرف کیا جائیگا۔ ایک کروڑ ۸۲ لاکھ کے قریب کار آمد آبپاشی کی تعمیر مین اور ۲۷ ...

۴ حفظان صحت پر ۱۵ لاکھ زراعت پر ۲۵ لاکھ حرفت پر ۱۰ لاکھ ۶۳ ہزار خرچ کرنے کی تجویز کی گئی ہے۔

برقیات

افریقہ کے مسلمانون مین مسئلہ خلافت سے دلچسپی - مسلمانان کیپ ٹاؤن (جنوبی افریقہ) مسئلہ خلافت سے بیحد دلچسپی لے رہے ہین اور اس موتمر اسلامی مین جو قاہرہ مین منعقد ہونیوالی ہے اپنے نمائندے بھیجنے کی تیاریان کر رہے ہین -

اسلام بغیر خلافت کے زندہ نہین رہ سکتا - قسطنطنیہ اُن ولایتون مین سے جو رقبہ بغاوت زدہ کے متصل واقع ہین پانچ فوجی طبقے طلب کیے گئے بیان کیا جاتا ہے کہ باغیون کے خلاف فوج کی کمان غازی عصمت پاشا نے کی - باغیون نے جو اشتہارات تقسیم کیے ہین ان مین لکھا ہے - خلیفۃ المسلمین تمہارے منتظر ہین بغیر خلافت اسلام زندہ نہین رہ سکتا شریعت کا مطالبہ کرو موجودہ حکومت مذہب کی دشمن ہے - تمام مدارس مین الحاد کی روح ساری ہو گئی ہے -

اسلام علمبردار امن ہے - لنڈن (انڈین ڈیلی میل کا خاص تار) سر طامس آرنلڈ کے لکچر کے عنوان اسلام اور مسیحیت کے موضوع پر لکچر دیتے ہوے - پروفیسر مذکور نے فرمایا کہ ان مذاہب کے درمیان دوستانہ تعلق کا وجود بنی نوع انسان کی بہبودی اور امن و فلاح کیلیے بہترین چیز ہے اسلام کا مقصد وحید یہی ہے کہ دنیا مین امن و امان کا دور دورہ رہے -

بغاوت کردستان کے سلسلہ مین ترکی فوج کشی پر انگریزی و فرانسیسی اعتراض - پیرس - فرانسیسی ذرایع سے اعلان ہوا ہے کہ اس امر کے باور کرنے کی کوئی وجوہ نہین ہین کہ موسیو ہیریٹ سے جو ملاقات لارڈ کریو نے کی تھی اوس کا تعلق اس اجازت سے تھا جو فرانس نے ترکون کو اسلیے دی تھی کہ وہ بغاوت کردستان فرو کرنے کی غرض سے اپنی فوجین علاقہ بغاوت مین شمالی شام سے گذرنیوالی ریلوے لائن کے ذریعہ لیجا سکین - حکومت فرانس نے سنہ ۱۹۲۱ء مین حکومت برطانیہ کو یقین دلایا تھا کہ برطانیہ کے خلاف ریلوے استعمال کرنیکی ترکی کو ہرگز اجازت نہ دیجائیگی لیکن اس وقت کی فوجی نقل و حرکت محض باغیون کی سرکوبی کیلیے ہے حکومت برطانیہ نے بھی کوئی اعتراض نہین کیا تھا لیکن اب اسکو شکایت پیدا کرنے کی وجہ پیدا ہو گئی ہے اور اسکو احتمال ہے کہ اگر ترکون کو فرانس نے فوجی نقل و حرکت مین سہولیت دی تو ترک اپنی فوجین عراق کے دروازہ پر لا کر ڈال دینگے تاکہ اس فیصلہ پر اثر ڈالا جاے جو قبضہ موصل کی نسبت مجلس اقوام کی کونسل کرنیوالی ہے -

لارڈ ریڈنگ - لنڈن لارڈ ریڈنگ ماہ اپریل مین وطن تشریف لیجانے والے ہین جہان وہ صاحب وزیر ہند سے گفتگو کرینگے - آپ کے بجاے لارڈ لٹن گورنر بنگال کام کرینگے -

حکومت ترکی کیون مستعفی ہوئی - قسطنطنیہ حکومت کے مستعفی ہونے کے قبل مجلس ملیہ کے اجلاس مین بہت گرم مباحثہ ہوا بعض انتہا پسند عنصر نے حکومت کی حکمت عملی پر بہت کچھ لے دے کی اور مطالبہ کیا کہ تمام رجعت پسندون کے خلاف سخت تدابیر اختیار کی جائین - فتحی بے وزیر اعظم نے ان تدابیر کو ناپسند کیا اور کہا ایسا کرنا ناجائز ہے اسپر مخالفین نے حکومت پر سخت الزامات لگانے شروع کیے بالآخر انتہا پسندون کی تحریک کثرت راے سے پاس ہو گئی - فتحی بے نے فوراً استعفی داخل کر دیا - لیکن انسے درخواست کی گئی کہ وہ فی الحال اپنے فرائض انجام دیتے رہین مستعفی شدہ حکومت مندرجہ ذیل ارکان پر مشتمل تھی - فتحی بے وزیر اعظم - وزیر خارجہ ۲ - جنرل کاظم پاشا وزیر دفاع ملی ۳ - رجب بے وزیر داخلیہ ۴ - نجاتی بے - وزیر معدلت ۵ - مصطفے عبد الخالق بے - وزیر مال ۶ - واصف بے - وزیر تعلیمات عامہ ۷ - سلیمان تبری بے وزیر تعمیرات عامہ ۸ - رفیق بے - وزیر صحت عامہ ۹ - حسن بے - وزیر تجارت ۱۰ - لشکری بے

عصمت پاشا - ترکی کے وزیر اعظم - ترکی کی ترتیب وزارت کیلیے عصمت پاشا سے درخواست کی گئی - مجلس وزارت مین توفیق پاشا اور رشدی پاشا بھی شامل ہونگے -

جاپان کی عظیم الشان بحری تیاریان - دنیا کے جنگی بیڑون کے نقشہ جات پر تبصرہ کرتا ہوا اخبار مانچسٹر گارڈین لنڈن ایک نہایت سنسنی خیز راز کا افشا کرتا ہے اور لکھتا ہے کہ جدید جاپانی کروزرون پر ۱۸ انچہ دہانہ کی ۱۲-۱۲ توپین چڑہائی گئی ہین اور یہ بات وہ ہے جو آجتک کسی کے خواب مین بھی نہ آئی تھی - معلوم ہوا ہے کہ جدید انگریزی کروزرون پر صرف ۹ توپین ۱۸ انچہ دہانہ کی ہونگی اور جدید فرانسیسی اور اطالوی کروزرون پر صرف ۸ ۱۸ انچہ دہانہ کے ہونگی -

مسٹر چیمبرلین کی روانگی جنیوا کو - لنڈن ۶ مارچ مسٹر چیمبرلین پیرس کو روانہ ہو گئے ہین جہان سے وہ جنیوا تشریف لے جائینگے - پیرس مین آپ موسیو ہیریٹ سے ملاقات کرینگے -

ہندوستان

ایک لاکھ کا چک مدراس مین ہرنام سنگھ اکالی لیڈر کو جو اکالی قیدیون کیلیے چندہ جمع کرنے کی غرض سے مقیم ہین بیرونی اصحاب کیطرف سے ایک لاکھ روپیہ کا چک وصول ہوا ہے -

لارڈ لٹن ویسراے کی قائم مقامی کرینگے - ملک معظم نے منظوری دیدی ہے کہ لارڈ ریڈنگ کے زمانہ رخصت مین ارل آف لٹن گورنر بنگال ویسراے کی جگہ کی قائم مقامی کرین -

مہاتما گاندھی مدراس مین ۷ مارچ کو مہاتما گاندھی مدراس پہونچ گئے اور وہان سے دانکوم جاکر آئندہ اپنے ٹامل ناڈ کے دورہ کا پروگرام طے کرینگے -

مدراس - میونسپل کارپوریشن نے ایک تجویز پاس کی ہے کہ مہاتما گاندھی کو ایک غیر سیاسی ایڈریس پیش کیا جاے اور اخراجات کیلیے ایک سو روپیہ منظور ہوئی ہے -

اکالیون کے متعلق مجلس قانون ساز مین سوالات - پنڈت مالویہ نے تحریک اکالی کے متعلق دو سوالات پوچھے ایک تو یہ تھا کہ آیا گورنمنٹ یہ بتاے گی کہ جولائی سنہ ۲۴ء مین کوئی ایسا حکم بھرتی کرنے والے افسر کو دیا گیا ہے کہ وہ ان گاؤن سے سکھون کو بھرتی نہ کرین جہان اکالی تحریک مین حصہ لیا گیا ہے - مسٹر براؤن سکرٹری افواج نے جواب دیا کہ صرف ان گاؤن مین سکھون کی بھرتی بند کی گئی ہے جہان تحریک اکالی مین زبردست حصہ لیا گیا ہے اور وہ سکھ اب فوج مین نہین بھرتی کیے جائینگے جنھون نے ورنا اپنے اعزا کے توسط سے اکالی انجمنون مین کوئی نمایان حصہ لیا کیونکہ وہ انجمنین گورنمنٹ نے خلاف قانون قرار دی ہین - پنڈت مالویہ نے اسکے بعد دوسرا سوال سکھون کی پنشن کے متعلق کیا آپ نے دریافت کیا کہ کیا اون فوجی افسران کی پنشن ضبط کر لی گئی ہے جنھون صرف تحریک اصلاح گردوارہ مین حصہ لیا حالانکہ اُنھون نے سیاسی تحریک مین کوئی حصہ نہین لیا - مسٹر برڈن نے جواب مین کہا کہ نہین ایسا نہین ہوا بعض سکھ فوجی افسران کی پنشن ضبط ضرور ہوئی مگر انکی جنھون تحریک اکالی اور ان انجمنون مین حصہ لیا جنکو گورنمنٹ نے خلاف قانون قرار دیا ہے - محض مذہبی تحریک مین حصہ لینے کی وجہ سے کسی کی پنشن ضبط نہین کی گئی -

قانونی کونسل ممالک متوسط مین صدر کا انتخاب - ناگپور - ممالک متوسط کی قانونی کونسل کا اجلاس زیر صدارت سر گنگادھر چٹنویس منعقد ہوا - ڈاکٹر مونجے نے اعتراض کیا کہ صدر کو اب کرسی صدارت پر بیٹھنے کا حق نہین ہے کیونکہ میعاد عہدہ ختم ہو گئی لیکن تھوڑی دیر کے بحث و مباحثہ کے بعد صدر نے اعلان کیا کہ قانونی پہلو پر غور کر لیا گیا ہے اور جب تک نئے صدر کا انتخاب نہو میری صدارت قاعدہ کے اندر ہے - مسٹر مانٹیگو کی وفات پر اظہار افسوس کے بعد آنریبل مسٹر اسٹینڈن نے صدر کی تنخواہ کا مسئلہ پیش کیا مسودہ مین دس ہزار روپیہ تنخواہ مباحثہ کے بنیاد کے طور پر رکھی گئی تھی لیکن گورنمنٹ اس سے زیادہ تجویز پر غور کرنے کیلیے آمادہ ہے - مسٹر کے پی ویدیا (سوراجی) نے ترمیم پیش کی کہ مسودہ منتخب کمیٹی کے سپرد کیا جاے جو راے لیے جانے پر پاس ہو گئی - اس کے بعد منتخب کمیٹی کی رپورٹ پیش کی گئی اور بعد بحث و مباحثہ یہ تجویز منظور کر لی گئی کہ صدر کونسل کی تنخواہ دس ہزار روپیہ سالانہ رکھی جاے اور صدارت پر مسٹر تمبے (سوراجی) کا انتخاب کیا گیا -

لارڈ لٹن کی طلبا کو نصیحت - لا مارٹینیر پرائز ڈے کی صدارت کرتے ہوے ہز ایکسیلنسی لارڈ لٹن نے طلبا کو خطاب کر کے کہا تمہارے اسکول نے تمہارے لیے جو کچھ کیا ہے اسکو فراموش نہ کرنا جب تمہاری باری آسے تو تم سے بھی جو کچھ ہو سکے اسے ضرور کرنا بہت بڑا عطیہ دینا ممکن ہے تم مین سے اکثر کی طاقت سے باہر ہو لیکن تم مین سے ہر شخص ان فوائد کے صلہ مین جو تمہین روز حاصل ہو رہے ہین کچھ نہ کچھ ضرور کر سکتا ہے -

ناگپور - صوبہ متحدہ کے سوراجیون نے اگرچہ اپنا صدر منتخب کر لیا ہے لیکن عہدہ وزارت کے متعلق انکے رویہ مین کوئی تبدیلی نہین ہوئی ہے کہا جاتا ہے کہ وہ وزارت قبول نہ کرینگے پنڈت موتی لال نہرو نے اس معاملات مین ہدایات مسٹر ایم - ایس - اینی کو دی ہین پنڈت جی نے ان سے درخواست کی ہے کہ وزارت نہ قبول کرین اور گورنمنٹ کے خلاف متحدہ صف بندی کرین - برار کے لیڈر وزارت قبول کرنے کے حق مین ہین - کہا جاتا ہے کہ سوراجی حلقہ مین اس مسئلہ پر گرما گرم بحث ہوئی اور معلوم ہوا ہے کہ وزرا کی تنخواہ غالباً منظور کر لی جاے گی - اگر برار کے ممبران سوراج پارٹی سے علیحدہ ہو گئے تو کونسل مین سوراجیون کی اکثریت کا خاتمہ ہو جائیگا -

آئینہ کانپور

کانگریس کی تیاریان - کانگریس والنٹریون کی تیاری کیلیے خاص انتظام کر رہی ہے اسکے لیے برودہ سے ایک ماہر فن بلایا گیا ہے جو ایک ماہ تک والنٹریونکو تعلیم دے گا - والنٹریونکے لیے کھانے اور رہائش کا انتظام کانگریس کمیٹی نے کیا ہے - باہر سے آنے والون کو آمد و رفت کا خرچہ خود برداشت کرنا ہوگا - بہتر ہو کہ اس سلسلہ مین باقاعدہ والنٹریون کی تعلیم و تربیت کے لیے ایک مستقل انسٹی ٹیوشن قائم کر دیا جاے -

ہم مسلمانون سے امید کرتے ہین کہ وہ بھی اپنی تعداد کی مناسبت سے والنٹیر کور مین داخل ہون اور کانگریس کے کامون مین کافی حصہ لین -

لبرل فیڈریشن - صوبہ کی لبرل کانفرنس کا اجلاس ایسٹر کی تعطیل مین کانپور مین منعقد ہونیوالا ہے اسکے لیے ایک انتظامیہ کمیٹی بنائی گئی ہے جسکے صدر راے بہادر بابو انند سروپ ہین -

ہندی ورتمان ایڈیٹر صاحب ورتمان نے جو درخواست مسٹر کلے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے توسط سے بھیجی تھی اسکو گورنمنٹ نے نامنظور کر دیا ہے اور مقدمہ غالباً ۱۴ مارچ سے شروع ہو جاے گا -

مقدمہ گیٹی - میونسپل گیٹی کی بابت جو مقدمات ۹ ملازمان بورڈ پر چل رہے ہین وہ ۱۸ مارچ سے جوائنٹ مجسٹریٹ کی عدالت مین پیش ہونگے -

ڈسٹرکٹ کانفرنس یکم مارچ کو ڈسٹرکٹ کانفرنس کا اجلاس حلیم مسلم ہائی اسکول مین منعقد ہوا اور اس موقعہ پر کلکٹر صاحب کو ایک ادریس بھی دیا گیا

مدرسہ فیض عام ۵ مارچ کو مدرسہ فیض عام کی انتظامیہ کمیٹی نے خان بہادر مولوی عبد الحمید ڈپٹی کلکٹر کانپور کو ایک سپاسنامہ پیش کیا اور مدرسہ کی ضروریات پر توجہ دلائی بعد ازان حاضرین کی خاطر مدارات چاء وغیرہ سے کی گئی -

میونسپل بورڈ کی فیاضی

پچھلے دنون میونسپل بورڈ نے اکسٹھ ۶۱ ہزار روپیہ مختلف انسٹی ٹیوشنون کو تقسیم کیا تھا - اور اسمین شک نہین کہ اس روپیہ کی تقسیم مین جو طرز عمل ہین اختیار کیا گیا تھا وہ ضرور قابل اعتراض تھا -

اب کمشنر صاحب نے بجٹ کو بورڈ کے مزید غور کے لیے اس ریمارک کے ساتھ واپس کیا ہے کہ موجودہ بورڈ جب خود پانی کے انتظام کے لیے قرض مانگ رہا ہے تو وہ کس طرح ایسی بڑی رقم خیرات کرنے کی ہمت کرتا ہے واٹر ریٹ کی منسوخی کی بابت بھی توجہ دلائی گئی ہے -

مارواڑی اسکول مین ۸ مارچ کو بصدارت پنڈت رامیشر پرشاد ایک جلسہ میونسپل بورڈ کے اس رزولیوشن کے خلاف منعقد ہوا جسمین ہولی مین سوانگ وگاڑیونکے جلوس نکالنے کی ممانعت کی گئی تھی -

مسٹر کرسٹی خبر ہے کہ مسٹر کرسٹی اگزکٹیو افسری پر اب نہ آئینگے - کیا اچھا کہ ہو کہ ممبران بورڈ پارٹی بندی کے خیال کو چھوڑ کر کسی لائق اور بے لوث ادمی کو اگزکٹیو افسری کے لیے منتخب کرین -

الوداعی پارٹیان کانپور کا گزشتہ ہفتہ پارٹیون کی بے مثل نمائش کے لیے عرصہ دراز تک یادگار رہے گا - مسٹر جے - ایم کلے کلکٹر ضلع کو رخصت کرنے کے لیے متعدد پارٹیان دی گئین ۲۸ فروری کو پہلی پارٹی خان بہادر حافظ محمد حلیم صاحب کی تھی - اسکے بعد متواتر پارٹیا ہوئین - لالہ چھنگا مل - بابو بھگوانداس - لالہ رگھوبر دیال - شیرا بابو اور ڈسٹرکٹ بورڈ - یہ سب پارٹیان نہایت شان و شوکت سے ہوئین مگر دو پارٹیان خاص طور پر قابل ذکر ہین یعنی راے بہادر بابو بہاری لال اور ڈپٹی کلکٹران صاحبان کی پارٹیان اس شان و شوکت سے ہوئین کہ وہ اپنی آپ مثال ہین روشنی اور نمائش کا یہ رنگ اہل کانپور نے کم دیکھا ہوگا - دعوت کا سامان بھی نہایت پرتکلف اور اعلی درجہ کا تھا - میونسپل بورڈ نے بھی ۱۰ مارچ کو ایک ایڈریس مسٹر جے - ایم کلے کو دیا کلکٹر ضلع کی ہر دلعزیزی کا ثبوت اس سے بہتر اور کیا ہو سکتا ہے

گورنر کی آمد ۷ مارچ کو صبح اسپیشل ٹرین سے گورنر صوبہ بھی تشریف لاے تھے اپ نے سرکاری اسکول رنگ سازی کا معائنہ فرمایا اور ۹ مارچ کو بالکا ودیالہ کی جدید عمارت کا افتتاح کیا - خان بہادر حافظ محمد حلیم اور راے بہادر بابو بہاری لال نے نہایت پرتکلف پارٹیان دین -

۹ تاریخ کو آپ کانپور سے تشریف لیے گئے -

نقد و تبصرہ

غلط اُردو کی بعض مثالین

گلدستون اور رسالون سے اُردو کو فائدہ پہنچنا چاہیے نہ کہ نقصان لیکن مین دیکھتا ہون کہ وہ گلدستے اور رسالے جو زبان دانون کے ہاتھون مین نہین ہین اردو کے صحیح راستے سے بھٹک کے غلط راستے پر جا رہے ہین اس رفتار سے ان مقامون پر غلط اردو پھیلتی ہے جو اُردو کے مرکز سے دور اور صحیح اُردو کے محتاج ہین مین مثال کے طور پر اکتوبر ۱۹۲۴ء کے معیار سخن کی بعض غلطیان دکھاتا ہون - یہ گلدستہ مالیگاؤن ضلع ناسک (صوبہ بمبئی) سے نکلتا ہے مین جو کچھ لکھ رہا ہون - اسکو لوگ معترضانہ نہ سمجھین - بلکہ مصلحانہ سمجھین - اسلیے کہ مقصد اُردو کی اصلاح ہے -

غلام احمد خان زرین

یا خدا شوق دے مرے دل کو — ترے محبوب کی محبت کا

ترے غلط - اُردو کے محاورے سے اس محل پر اپنے صحیح ہے -

زین العابدین شوق

دم بھرے جو تری محبت کا — مستحق ہو گیا وہ جنت کا

ترکیب غلط ہے بھرے کا نتیجہ ہو گیا نہین ہو سکتا یا تو شعر یون ہو -

دم بھرا جس نے تری الفت کا — مستحق ہو گیا وہ جنت کا

یا یون ہو -

دم بھرے جو تری محبت کا — مستحق ہو وہ باغ جنت کا

اسمٰعیل خان نظم

دیکھو دیکھو کرو نہ تم پامال — چرخ نگران ہے مری تربت کا

نگران بسکون کاف فارسی غلط اور بہ فتح کاف فارسی صحیح ہے -

شہیر مچھلی شہری

رہتے ہین جہان خانمان برباد محبت — اے خانہ خرابی وہین ہوگا مرا گھر بھی

خانمان کے حروف ساقط کر کے صحیح وزن سے اس لفظ کو گرانا غلط ہے یہ شعر بحر ہزج مین ہے اسکی تقطیع ہے "مفعول مفاعیل مفاعیل فعولن" اب شعر کے مصرعہ اولی کی تقطیع کیجیے

رہتے ہ مفعول جہاخان مفاعیل م برباد مفاعیل محبت فعولن -

دیکھیے لفظ خانمان سے الف اور نون دو حرف ندارد ہو گئے - یہ اصولی یعنی عروضی غلطی ہے -

نوٹ عروض کا کلیہ ہے کہ جو حروف افاعیل کے مقابلہ مین نہین آتے وہ تقطیع کی حالت مین تحریر سے ساقط کر دے جاتے ہین یعنی لکھے ہی نہین جاتے اسی کلیہ پر عمل کر کے مین نے تقطیع کیلیے وہی حروف شعر کے لکھے ہین جو حروف افاعیل کے مقابلہ مین لاے جائینگے وہ ساکن حروف نہین لکھے جنکی حرکت ماقبل کے سوا حروف اصول فن کے اعتبار سے خارج از شمار ہین -

اب اخبار ہمدرد مورخہ ۷ دسمبر ۱۹۲۴ء کو دیکھیے اسکے صفحہ ۸ پر ایک مسدس اخبار ہمدرد کی تعریف مین چھپا ہے اسکے مصنف عبد الخالق دہلوی ہین وہ پہلے بند کا مصرع سوم یون فرماگئے ہین ع پھر عندلیب ہوا نغمہ زن مبارک ہو" مین اس سے قطع نظر کرتا ہون کہ عندلیب مؤنث ہے اور خلیق صاحب نے اسے مذکر کہا اگرچہ عندلیب بالاتفاق مؤنث ہے مگر جناب خلیق کہہ سکتے ہین کہ اب ہمارے ہان مذکر ہے لہذا اس پر مین کچھ نہین کہتا ہم مگر عندلیب کا عین جسکو خلیق صاحب الف کی طرح گرا گئے ہین یہ نہین گرایا جا سکتا اس کا گرانا نظم کے علم و فن کو دیکھتے بڑی غلطی ہے -

اب ماہ ستمبر ۱۹۲۴ء کے **معراج الکلام** کو لیجیے یہ گلدستہ قصبہ امروہہ سے نکلتا ہے

شجاع الحسن تقی

ع - مجھے زندہ کو مارا اپ نے چین بر جبین ہو کر

مجھے زندہ"، محاورہ اُردو کے اعتبار سے غلط زبان ہے - مجھ زندہ"، فصحا کی بول چال مین ہے

ع - زمانے بھر کو مل مارا کوئی دن کو حسین ہو کر

مل مارا" شائد مقامی محاورہ ہو دہلی اور لکھنؤ کا یہ محاورہ نہین ہے غالباً لوگ میری تنقید سے چین بر جبین ہون مگر وہ خیال فرمالین کہ مین معترضانہ تنقید نہین کرتا ہون - میرا مطلب صرف یہ ہے کہ صحیح اُردو پھیلے نہ کہ غلط - شاعری کیلیے صحت محاورہ مقدم ہے اس خیال سے صرف زبان اور محاورہ درست کرنے کی غلطی و تصحیح میں لینا ہون - اور باقون سے قطع نظر کرتا ہون - ۱۱ محرم ... م - ع - ا - پ

حسن و موسیقی

(۱)

مجھے جب کبھی وہ واقعات یاد آجاتے ہین جو میری سوانح زندگی کے اہم ترین واقعات ہین تو مین اُس سے زیادہ بے قرار ہوجاتا ہون جتنا اسوقت ہوچکا تھا۔ مجھے اپنی عبرت آموز داستان کا حرف حرف اب تک یاد ہے۔ بلکہ مین اُسے یاد رکھنے کی کوشش کرتا ہون۔ میرے دل مین ان باتون کی یاد سے ایک نشاط آمیز ٹھیس اُٹھنے لگتی ہے اور ایک عبرت آمیز مسرت گدگدا کے رُلا دیا کرتی ہے۔ مین نے اکثر راتین اسی دھیڑبن مین گذاری ہین۔ آدھی آدھی رات کو اُٹھ اُٹھ کر رویا ہون۔ راتون کی سنسان خاموشی اور تارون کی مایوس نگاہین گواہ ہین۔ بارہا میری ناکام تمنائین میری ٹھنڈی سانسون کے ساتھ فضائے بسیط مین پھیل کر فطرت۔ خاموش کو جنبش مین لاچکی ہین۔ اور میرے پامال ارمان آنسوؤن کے ساتھ نکل نکل کر زمین کے سوتے ہوئے ذرون کو جگا چکے ہین۔ مین نے اکثر صبح ہونے سے پیشتر جس فطرت سے بربادی حسن کی شکایت کی ہے۔ اور اسکے حوصلہ شکن سکوت نے میرے دلکو بجھا بجھا دیا ہے۔ صبح کے وقت جب چڑیان اپنی نغمہ سنجی مین مصروف ہوتی ہین۔ اور کائنات کا ذرہ ذرہ فرحت و انبساط کے دریا مین غرق ہوتا ہے۔ آہ مین بدنصیب اسوقت بھی وقف غم ہوتا ہون۔ اور نسیم سحر میرے آنسوؤن سے کھیلا کرتی ہے۔ مناظر فطرت مجھے قبول نہین کرتے اور باد سحر کے جھونکے مجھے ملامت کرتے ہوئے بھگاتے ہین۔ ہان حسن دلکش کا ایک خیالی مجسمہ میرے سامنے ہوتا ہے۔ اور پوچھتا ہے کہ کیا تو اب تک زندہ ہے۔ کیا اس نظارہ کے بعد بھی دنیا تجھے دلفریب معلوم ہوتی ہے۔ دس برس پہلے کی بات مجھے اسطرح یاد ہے کہ گویا ابھی ابھی ہوئی ہے۔ بلکہ ابھی میری آنکھون کے سامنے ہے۔ مین مجبور ہون۔ کہ اب اس کی تفصیل بیان کرون۔ اس آتش خاموش کا دھوان اب میرے بس کا نہین۔ جو ایک مدت سے چپکے چپکے میرے دل کو جلا رہی تھی۔ آہ مین نے حسن کی بربادی کا تماشہ کیا ہے۔ آہ مین نے تمناؤن کا پامال ہونا دیکھا ہے۔ مین یہ سب کچھ کہون گا۔ اب مجھے ملامت کرنے والون کی پروا نہین۔ مین ہمیشہ مسرور زندگی بسر کرنے کا عادی تھا۔ خوش قسمتی سے تعیناتی بھی ایسی جگہ تھی۔ جہان پہرون داستان محبت حسن فطرت کی زبان سے سنتا مین ہمیشہ کوئل کی کوک کا جواب اپنے دل کی دھڑکن سے دیا کرتا، اور پپیہے کی دلکش آواز کو اس محویت سے سنتا کہ بے اختیاری مین یہی آواز میرے منھ سے نکلنے لگتی۔ اور مجھے خبر بھی نہ ہوتی۔ مین کہان ہون اور کوئی دوسرا بھی میری آواز سن رہا ہے ایک دن اسی محویت کے عالم مین مجھے اپنے قریب کچھ آہٹ معلوم ہوئی اور ایک دلکش ہنسی کی آواز نے مجھے چونکا دیا۔ مین نے

مڑکے دیکھا تو ڈھاک کے نیچے مویشیون کے جھرمٹ مین ایک دوشیزہ کھڑی ہنس رہی ہے مین مبہوت ہوگیا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ سورج مکھی کی کلی کو مسکراتے ہوئے دیکھ رہا ہون۔ مجھے کیا خبر کہ وہ کب سے میری ازخود رفتگی کا تماشہ دیکھ رہی ہے۔ مین اُسکی ہنسی پر جھینپ سا گیا۔ اور اسکی صاعقہ باز آنکھون کے تقاضون کا جواب بھی نہ دے سکا۔ اُسدن کے علاوہ بھی مین نے اکثر اس دوشیزہ کو دلربایانہ انداز مین دیکھا ہے۔ کبھی وہ مویشی ہنکائے ہوئے سامنے سے گذر گئی کبھی پنگھٹ پر ہمجولیون سے چہلین کرتی ہوئی نظر آئی مگر ہمیشہ یہ ہوا۔ کہ اسکی سحر آفرین نظر ملی اور اسکے ہونٹون پر تبسم کی لہر نمودار ہوئی۔ اور اسدن کی بیخودی یاد کرکے ہر مرتبہ میری نظر نیچی ہوگئی۔

اس لڑکی کا نام کملا تھا۔ قدرت نے ایک زمیندار کے کاشانۂ حیات مین یہ دل افروز شمع روشن کی تھی۔ جس کی بابرکت نوازروشنی سے اُس گھر کا گوشہ گوشہ منور رہتا تھا۔ حسن کی کلی ایک مخصوص چار دیواری کے اندر کھلی تھی لیکن اب اُس کی خوشبو سے ساری بستی معطر تھی پھول مہکتا ہے۔ تو اُسکی خوشبو فضا مین پھیل جاتی ہے۔ کملا حسن اور دوشیزگی کا مجسمہ تھی۔ وہ جب کسی طرف نگاہ اُٹھاتی۔ تو ہوا سے مستی برسنے لگتی۔ اور جب وہ مسکراتی۔ تو ساری فضا بجلیون سے بھر جاتی اُسنے اپنے گاؤن کے دیہاتی پاٹ شالہ مین بھاشا اور سنسکرت کی تعلیم پائی تھی۔ تھوڑی بہت اردو بھی جانتی تھی۔ تعلیم نے اُسکو ایک حد تک آزاد بنادیا تھا۔ وہ کبھی کبھی سیر و تفریح کے لیے اپنے چھوٹے بھائی کے ساتھ مویشیون کو ہنکائے جنگل کی طرف نکل جاتی اور پہرون کسی درخت کے نیچے بیٹھکر حسن فطرت کے خاموش نغمون کو گوش دل سے سنا کرتی۔ گھر والے اسکی ہر ادا کی قدر کرتے تھے۔

ایک روز جب مین شام کو گھر واپس آرہا تھا۔ تو کملا کے مکان کے قریب مجھے ایک مجمع نظر آیا۔ ایک سادھو دھونی کے پاس آسن مارے ہوئے بیٹھا تھا اور اسکا کمسن بالکا ایک بھجن گارہا تھا۔ اُسکی آواز کی دلکشی مجمع پر حکومت کررہی تھی اور چپ چاپ گوش برآواز تھے۔ مین بھی ایک طرف کھڑا ہوگیا اور سننے لگا۔ ایک مرتبہ میری نظر کملا کے چہرے پر پڑی جو ایک گوشہ مین کھڑی ہوئی تھی۔ اسپر ایک محویت کا عالم طاری تھا۔ مین اسکے چہرے کے تغیر و تبدل کو غور سے دیکھ رہا تھا۔ کہ اسکی نظر مجھسے ملی۔ مگر آج اُسکے ہونٹون پر وہ مسکراہٹ نمودار نہ ہوئی۔ اُسنے مجھے دیکھا اور پھر سادھو کیطرف دیکھنے لگی۔ مین موسیقی کا قائل تو ضرور تھا لیکن اس کشش کا مجھے اندازہ نہ تھا۔ مین دیکھ رہا تھا کہ حسن موسیقی کی ایک ایک ادا پر نثار ہورہا ہے۔

(۲)

اس واقعہ کے دو ہی دن بعد میری زندگی مین ایک عظیم انقلاب ہوا۔ زمانہ کی ایک ستم ظریف کروٹ کے ساتھ رُت بدلنے لگی۔ تمناؤن کی دنیا مین خاک اڑنے لگی۔ ایک ناگہانی مصیبت کی وجہ سے مجھے اپنی ملازمت سے علیحدہ ہونا پڑا۔ آلام و مصیبت کی دنیا میرے سامنے آگئی۔ دل مین پامال آرزوؤن کا ہجوم ہوگیا۔ رات کی تاریکی مین جس طرح کنول سمٹ کر غنچے کی صورت اختیار کرلیتا ہے اسیطرح مایوسیون کے اندھیرے مین میرا دل بھی بند ہوچکا تھا۔ فکر معاش دلولون کی دشمن ہے۔

میرے دلولے مٹ رہے تھے۔ میری تمنائین پامال ہورہی تھین۔ میرا بھرا گھر اُجڑ رہا تھا اور مین تماشہ دیکھ رہا تھا۔ چاہتا تھا کہ کسی طرح جلد کوئی ملازمت کی صورت نکل آئے اور مجھے اطمینان نصیب ہو۔ کئی مہینے تک مین اسی خیال مین سرگردان رہا لیکن موقع ہاتھ نہ آیا۔ ایک مرتبہ الہ آباد سے گھر واپس جارہا تھا۔ رات مجھے بنارس کے اسٹیشن پر بسر کرنی پڑی۔ آدھی رات کا وقت تھا۔ اور مین اپنے خیال مین مستغرق کہ موج ہوا کے دامن مین لپٹا ہوا ایک تیر آیا۔ اور میرے کلیجے مین چبھ گیا۔ تیر کیا تھا۔ ایک نغمۂ دلدوز یعنی کوئی شخص گا رہا تھا۔

"چلو سو رہو آدھی رین گئی"

میرا دل بیچین ہونے لگا۔ نغمون کے تو اتر نے مجھے بسمل بنا دیا۔ آدھی رات کا وقت اور سناٹے کا عالم مسافرخانے پر گور غریبان کی سی کیفیت طاری تھی جو سب سردی کے مارے منھ لپیٹے ہوئے پڑے تھے۔ آواز کی دلکشی بڑھنے لگی۔ اور مجھے اندازہ ہونے لگا۔ کہ مین نے یہ آواز کبھی پہلے بھی سنی ہے دل نے بہت بے چین کیا۔ آخر مین اُسکے آواز کی طرف چلا کچھ دور سے مجھے روشنی نظر آئی۔ قریب جاکر دیکھا تو آگ جل رہی ہے تین سادھو آگ کے پاس بیٹھے مگن ہین۔ ایک گا رہا ہے اور دو خاموش ہین کچھ دیر تک تو مین چپ چاپ کھڑا سنا کیا آخر ایک بوڑھے سادھو نے مجھے دیکھکر کہا۔ بچا کھڑا کیون ہے آگ کے پاس بیٹھ کے سن"۔ یہ سنکر مین آگ کے پاس بیٹھ گیا۔ بیٹھنا تھا کہ میرے ہوش اڑ گئے۔ وہ نوجوان سادھو جو میری طرف پشت کئے ہوئے بیٹھا تھا۔ اب میرے سامنے تھا۔ اُس نے میری طرف دیکھا میرے دل پر بجلی آگئی۔ یہ وہی کملا تھی۔ اسکے حسین چہرے پر بھبوت کی نقاب تھی پیشانی پر ایک قشقہ تھا۔ اور خدا جانے وہ کیون پہلے سے زیادہ حسین نظر آرہی تھی۔ اسکی زلفین جو اب زہد و تقدس کے دام مین گرفتار تھین بے ترتیبی سے سر کے گرد لپٹی ہوئی تھین۔ مین اُسے دیکھکر سب کچھ بھول گیا مگر اسپر وہی خود فراموشی کا عالم طاری تھا وہ نغمون کے سمندر مین غرق تھی۔

سادھو کے چیلے نے گانا ختم کیا۔ کملا ہوش مین آئی اُسنے مجھے حیرت سے دیکھا۔ اور سر نیچا کرلیا مین نے آج بھی اسکی ہونٹون پر تبسم نہ دیکھا۔ مین کچھ کہنا چاہتا تھا۔ مگر ہونٹون تک آواز آکے رکجاتی تھی۔ سادھو کا بالکا تان پر تان لگاتا رہا یہان تک کہ صبح کا سپیدہ نمودار ہوگیا۔ ادھر ادھر لوگ اُٹھنے لگے۔ کملا نے ایک مظلومانہ انداز سے مجھپر نظر ڈالی گویا وہ مجھسے کچھ کہنا چاہتی ہے مگر کہہ نہین سکتی۔ اُسنے مجھے دیکھکر چیلے کی طرف دیکھا اور گردن جھکالی۔ حسن اب بھی وہی تھا مگر اب اُسمین عشق کی جھلک نمایان تھی۔ دنیا حسن کیطرف جھکتی ہے۔

لیکن حسن موسیقی کے سامنے سرجھکا دیتا ہے۔

(۳)

دو برساتین گذر گئین۔ مگر میرے دل کے اجڑے ہوئے باغ مین بہار نہ آئی۔ دو بہارین آئین اور چلی گئین۔ لیکن میرے دل کی مرجھائی ہوئی کلی نہ کھلی۔ اس عرصے مین نہ مجھے کامیابی کی صورت نظر آئی نہ دل کی پر اضطراب حسرتون کو سکون نصیب ہوا۔ کوششین مین نے ہر طرح کی کین۔ لیکن کامیابی نہ ہونی تھی نہ ہوئی انسان صرف کوششون کا مالک ہے نتیجہ کا نہین۔

رات کی تنہائی مین جب مجھپر ہر طرف سے افکار کی چڑھائی ہوتی اور میرے دل کی تاریکی رات کے اندھیرے مین شامل ہوکر میرے ظلمتکدے کو اور بھی بھیانک بنادیتی تو میری بیقرار روح مختلف خیالات سے امداد کی طالب ہوتی۔ انھین خیالات مین ایک کملا کی یاد بھی تھی جو ساری پریشانیون پر غالب آجاتی۔ اور دیر تک اسکی معصومیت اسکی جھکی ہوئی نگاہون اور اسکے قشقۂ روشن کو یاد کرتا رہتا۔ مین دیکھتا۔ کہ وہ دھونی کے گرد سر جھکائے ہوئے بیٹھی ہے۔ اور مین اسے بیٹھا ہوا دیکھ رہا ہون روح کے ادراک مین ایک تیزی پیدا ہوجاتی اور گویا مین درحقیقت یہ نغمہ سننے لگتا۔

"چلو سو رہو آدھی رین گئی"

غرض میری غم کی راتون کا اکثر حصہ اسی خیال مین بسر ہوتا۔ دن کا وقت دوڑ دھوپ مین کٹ جاتا۔ آج یہان ہون کل وہان۔ جہان امید کی جھلک معلوم ہوتی وہین پہنچ جاتا۔

اسی سلسلہ مین مجھے ایک مرتبہ الہ آباد جانا پڑا مین سر جھکائے ہوئے گنگا کے کنارے جارہا تھا۔ استغراق کا یہ عالم تھا کہ خود مجھے اپنی خبر نہ تھی۔ میرے ساتھ ایک دوست بھی تھے دفعتہً انہون نے مجھے پکارا۔ مین چونکا تو معلوم ہوا کہ مین کچھ دور نکل آیا ہون اور میرے دوست ایک مجمع کے قریب کھڑے ہوئے مجھے پکار رہے ہین۔ میری محویت کو شکست ہوئی اور مین بھی مجمع کے قریب پہنچکے دیکھنے لگا۔ مجمع دائرہ کی صورت مین تھا۔ مین نے گھبرا کے اپنے دوست سے واقعہ پوچھا۔ انہون نے بتایا کہ ایک شخص کی بیوی گھر سے کچھ لیکے بھاگی تھی۔ ایک سپاہی نے اسے گرفتار کیا ہے۔ عورت حسین۔ سب تماشے کے لیے جھکے پڑتے ہین۔ مجھے یہ سنکے حیرت ہوئی۔ مگر پھر بھی خیال ہوا کہ مین بھی ایک نظر اس عورت کو دیکھ لون مین مجمع کو چیرتا ہوا اُس جگہ پہونچا جہان ایک کانسٹبل عورت کا ہاتھ پکڑے ہوئے کچھ پوچھ رہا ہے۔ اور وہ بیکسانہ انداز سے اُسکا جواب دے رہی ہے۔ عورت کے چہرے پر نظر پڑتے ہی میری رگون مین ایک بجلی دوڑ گئی۔ آہ یہ وہی نامراد کملا تھی۔

کملا کی نظر بھی میرے چہرے پر پڑی اور اسکی آنکھون سے آنسو ٹپکنے لگے موقع نہ تھا تاہم مینے ارادہ کرلیا کہ حقیقت حال دریافت کرون اور ممکن ہو تو کملا کی مدد کرون سپاہی سے گرفتاری کی وجہ پوچھی اُسنے اشارہ کرکے بتایا کہ یہ اس شخص کی بیوی ہے اور کل گھر سے زیورات وغیرہ لیکے بھاگی تھی۔ آج گرفتار ہوئی ہے مین اس شخص کو پہلے سے جانتا تھا یہ ایک مشہور بدمعاش تھا۔

(باقی آئندہ)

اُردو مصنفین کی بہترین کتابین

ناظرین صداقت کے علمی ذوق کے لیے ایک بک ایجنسی قایم کی گئی ہے جسکی مختصر فہرست درج ذیل ہے۔ امید ہے کہ جناب نے اگر ابھی تک یہ کتابین نہ لاحظہ کی ہون تو جلد منگوا کر مطالعہ فرمائیے۔

مینجر۔ صداقت بک ایجنسی توپخانہ بازار کانپور

خیالات عزیز۔ مولوی عزیز مرزا مرحوم کے مضامین کا بہترین مجموعہ معہ دیباچہ نواب وقار الملک مرحوم قیمت ... عکار

پریم بتیسی۔ منشی پریم چند کے بتیس قصون کا مجموعہ دو حصون مین۔ قیمت فی حصہ ۱۲ آنہ

سیلف گورنمنٹ۔ زیر سایہ برطانیہ سیلف گورنمنٹ حاصل کرنے کے متعلق نہایت وضاحت سے بحث کی گئی ہے۔ قیمت چھ آنہ ۶ر

ہوم رول۔ ہوم رول کے متعلق نہایت وضاحت سے بحث کی گئی ہے۔ قیمت ۶ر

نصائح جہانگیریہ۔ یعنی نامور ہند جہانگیر کی مشہور معروف کتاب کا ترجمہ اُردو قیمت ۶ر

طرق دولتمندی۔ اسمین دولت حاصل کرنے کے طریقہ نہایت خوبی سے دکھائے گئے ہین۔ قیمت ۸ر

روٹھی رانی۔ حسن و عشق کی سچی داستان۔ تریاہٹ کی سچی کہانی قیمت ۶ر

مثنوی سحر۔ کالیداس کی مشہور و معروف شکنتلا کا لطف اوٹھانا ہو تو مثنوی سحر پڑھیے۔ قیمت ۶ر

نیل کا سانپ۔ کلوپیٹرا اور انطانی کی حسرت بھری داستان بالکل تاریخی واقعہ حسن و عشق کی لگاوٹین قیمت عکار

گورا۔ دکھیا رانڈون کی رام کہانی وید مقدس اور شرع محمدی کی رو سے عقد بیوگان پر دلائل قیمت دو روپیہ بارہ آنہ

محسن سرور کامل۔ حکیم محمد علی مرحوم کا مشہور زمانہ ناول ۳ حصون مین قیمت للعہ

امتحان وفا۔ انگلستان کے مایۂ ناز شاعر لارڈ ٹینس کی ایک مشہور افسانے کا ترجمہ۔ قیمت ۶ر

جہان آرا بیگم۔ مشہور بنت شاہجہان کی سوانحعمری۔ قیمت ۶ر

چورون کا کلب۔ مؤلفہ ظفر عمر بی۔ اے علیگ۔ قابل دید ناول قیمت عہ

نیلی چھتری۔ سراغرسانی کا عجیب و غریب افسانہ اُردو مین اپنی قسم کا پہلا ناول قیمت ۸ر

بہرام کی گرفتاری نیلی چھتری کے ہیرو بہرام کی گرفتاری۔ قیمت عہ

پیک ابر۔ کالیداس کی نظم میگھ دوت کا منظوم اُردو ترجمہ معہ آٹھ عکسی تصاویر کے قیمت ۸ر

بزم احباب۔ اخلاقی کہانیون کا گنجینہ۔ قیمت ۸ر

مکمل عورت۔ دو لڑکیون کی تعلیمی و سوشیل حالت کا مقابلہ ایک کو یورپین اسکول اور دوسری کو کنیا ودیالہ مین داخل کرکے یہ ثابت کیا گیا ہے کہ کنیا ودیالیہ کی لڑکی تعلیمی و سوشیل حالت مین بہتر رہی ہے۔ قیمت ۸ر

حیات بیوہ۔ بیوگان کی حالت زار کا سچا فوٹو اور انکی جانکاہ مصیبتون کا دلگداز سین۔ قیمت ۵ر

اُردو مضمون نویسی۔ جسمین بچون کی اُردو مضمون نگاری کے طریقہ درج ہین۔ قیمت ۸ر

مشاہیر یونان و رومہ۔ جسمین یونان و رومہ کے اولوالعزم مدبرین کے سوانحی حالات عکار

البیرونی۔ علامہ ابو ریحانی یعنی مصنف کتاب ہند کی محققانہ سوانحعمری عکار

تسخیر فرانس۔ ۸ر

مسلمانان اندلس عہ

مصور غم علامہ راشد الخیری دہلوی کی قابل دید مشہور زمانہ تصانیف

افسانہ بلجیم۔ بلجیم کے مشرح حالات قیمت ... ۸ر

قربانگاہ حسن قیمت ۸ر

نوحہ زندگی۔ ایک بیوہ کی دردناک داستان قیمت ۱۲ر

دُر شہوار۔ قابل دید کتاب قیمت ۱۰ر

سوکن کا جلاپا۔ ایک لڑکی پر ساس نے سوکن لاکر کیا کیا مظالم کیے۔ قیمت ۶ر

گوہر مقصود۔ تابستان کی پری اور لال کی تلاش قیمت ۶ر

سنجوگ۔ ایک مصیبت زدہ لڑکی کی داستان قیمت ۶

ماہ عجم۔ ایران پر مسلمانون کی فوجکشی اور حسن و عشق کا نغمہ ایک ساتھ

دیکھنا ہو تو اسکو پڑھیے قیمت عہ

عروس کربلا۔ بنوامیہ و بنو فاطمہ کی تاریخ قصہ کے پیرایہ مین قیمت ۸ر

منازل السائرہ۔ اسکا مطالعہ ہندوستانی کے لیے نہایت مفید ہے۔ قیمت عہ

سراب مغرب۔ اسمین یہ دکھلایا ہے کہ موجودہ زمانہ کی روش نے لڑکیون پر کیا اثر کیا قیمت ۸ر

محبوبہ خداوند۔ قیمت ۸ر

بنت الوقت۔ ایک فیشن کی دلدادہ لڑکی کی حسرت بھری داستان قیمت ۸ر

جوہر قدامت۔ دو بہنون کی کہانی قیمت ایک روپیہ آٹھ آنہ

تائید غیبی۔ مسلمانون نے اندلس مین کیا کیا قیمت آٹھ آنہ

مسدس حالی مولانا حالی کی نہایت مشہور و معروف نظم پاکٹ ایڈیشن ۶ر

عثمان و مریم جنگ صلیبی کے زمانہ کے حالات کا پر لطف سین ۸ر

تجرد از دواج ازدواج کے متعلق نہایت ضروری معلومات ۸ر

رموز فطرت۔ ۸ر

گنج شائگان۔ دنیا بھر کے ملکون کے سکون کے دو نون رخون کی اصلی تصویر دو حصہ عکار

تاج و نشان دنیا بھر کی سلطنتون و ریاستون کے تاج و نشان قومی مہرکے۔ پھریرے۔ مونوگرام وغیرہ اصلی قیمت دو حصہ عہ

دستار و کلاہ تمام دنیا کی مختلف قسم کی ٹوپیون و پگڑیون کے مفصل حالات قیمت ۸ر

ملہم تاریخ۔ تاریخ گوئی کا مادا وغیرہ اسمین جمع کردیا گیا ہے عہ

عدد التاریخ ابجد کے حساب سے تاریخ نکالنے کے فن مین بےنظیر کتاب ہے

تاریخ اودہ کامل چار جلدون مین۔ نواب سعادت علی کے عہد سے لیکر واجد علی شاہ تک کی معزولی کے مفصل حالات نہایت با محاورہ پیرایہ مین دکھائے گئے ہین

سوانحعمری۔ مہاراجہ نراین پرشاد و مہاراجہ کشن پرشاد وزیر اعظم دولت آصفیہ دام اقبالہ حیدر آباد

کے حالات۔ قیمت عکار

مرقع کالج۔ علیگڈہ کالج کی اندرونی زندگی کے حالات ۱۲ر

فریاد داغ۔ مرزا داغ دہلوی کی مشہور و معروف مثنوی ۸ر

مختصر الاصول۔ اُردو مین ایسی کوئی کتاب فقہ کے متعلق نہین لکھی گئی ہے۔ قیمت عہ

احسن الاذکار۔ حضرت غوث الاعظم کی سوانحعمری ۱۲ر

تذکرۃ السلوک فلسفہ اور حکمت کو لیے ہوئے مصطلحات صوفیہ کی تشریح کی گئی بزبان اُردو۔ قیمت ۸ر

ذکر رحمانی۔ شاہ فضل الرحمن گنج مرادآبادی کی سوانحعمری ۴ر

کنز الطغریٰ۔ قابل دید کتاب ہے۔ قیمت ۱۴ر

سلیمانہ و فرزانہ قابل دید ناول ہے۔ قیمت ۸ر

مخزن الفوائد کامل دنیا بھر کے اوزان پیمانے۔ سکے جات۔ فوٹو گرافی ہاف ٹون بلاک وغیرہ کے مفصل حالات قیمت عکار

تکمیل لنرلی کی حسین بی بی دلکش ترجمہ قیمت ۱۴ر

شرح کاف۔ مل جل کاف کی مفصل اُردو شرح ۴ر

بوہرون کی تاریخ۔ بوہرا قوم کی محققانہ تاریخ قیمت ۴ر

مثنوی جانستان۔ عشق کا سچا فوٹو قیمت ۲ر

جنگ یورپ۔ اگر جنگ یورپ کے مفصل حالات دیکھنا ہون تو اسکو ملاحظہ فرمائیے۔ ۸ر

افسون۔ وفاداری۔ جرأت و ہمت کا سبق آموز ناول۔ بی بی بچون کے پڑھنے کے لائق۔ عہ

بحر الغرائب۔ طریقہ ہائے جزیرہ کے اکابرین کی مفصل شرح ۸ر

مکن بائی۔ محمود اور پارسی مس کے عشق کا سچا افسانہ ۸ر

مقدمات الطبیعات۔ علوم طبعی اس وقت دنیائے تمدن پر حکومت کر رہے ہین۔ مگر اُردو زبان اس سرمایہ سے خالی تھی یہ کتاب بہت مبسوط ہے عہ

دریائے لطافت۔ یہ انشاء اللہ خان انشا کی لاجواب کتاب مناسب ترمیم و اختصار کے ساتھ دوبارہ شایع کی گئی ہے عہ

طبقات الارض۔ اس علم پر اُردو زبان مین یہ پہلی کتاب ہے۔ قیمت عکار

اسرار رنگون دلچسپ فسانہ کے

پیرایہ مین زنگون کے مختلف النسل باشندون کے معاشرتی حالات عہ

محاربات صلیبی۔ یورپ نے بیت المقدس کو نکالنے کے لیے کوششین کین۔ تفصیلی حالات عہ

تصانیف علامہ شبلی مرحوم

سیرۃ النبی صلعم	للعہ
ایضاً حصہ دوم قیمت	عہ
الفاروق۔	ے ر
المامون	عہ
الغزالی	عکار
سیرۃ النعمان	عہ
سوانح مولانا روم	عہ
مقالات شبلی	عہ
رسائل شبلی	عہ
شعر العجم	ے ر
ایضاً حصہ دوم شعرائے متوسطین کا دور۔ قیمت	عکار
ایضاً حصہ سوم شعرائے متاخرین کا دور۔ قیمت	عکار
الکلام ..... قیمت	عکار
مثنوی صبح امید قیمت	۴ر
مضامین عالمگیر	عہ

ناول

انقلاب روس	۵ر
سفید چڑیل	۴ر
جنگ سمرنا	۳ر
بے زبان دوست	۸ر
معشوق بیوفا	۴ر
خوفناک قتل	۲ر
جنگ عراق	۸ر
شہنشاہ عیاران	۵ر
محبوبۂ شام	۴ر
نظیر عشق	عہ
خونی بہن	۳ر
خونی بھائی	۵ر
بنگالی جاسوس	۶ر
حسن پرست	۴ر
فلورا فلورنڈا	۱۰ر
خونی آقا	۲ر
بوالہوس بنگالی	۲ر
مرد میدان کامل	عہ
مسٹر نقو	۵ر
خوبصورت کاہنہ	۴ر
مرغ ارم	۶ر
زالاعاشق	۸ر
محروم وصال	۴ر
معشوق بیوفا	۴ر
درگیش نندنی	۵ر
عزیزۂ مصر	عہ
الفانسو	۱۲ر
فاتح مفتوح	عہ
ایام عرب کامل	عکار

فتح اندلس	عکار
یوسف نجمہ	عہ
زوال بغداد	عہ
رویتہ الکبریٰ	عہ
فلپانا	عہ
شوقین ملکہ	عہ
حسن کا ڈاکو کامل	عہ
دربار حرام پور "	۱۰ر
عجیب دان دلہن	عہ
طاہرہ	عہ
نصبت چین	۸ر
قیس لبنیٰ	عہ
ملک خزی کامل	عہ
آغا صادق کی شادی	۱۰ر
مقدس نازنین	عہ
جویای حق اول	عہ
" دوم	عکار
اتالیق بی بی	۸ر
خوفناک محبت	عہ
آہ ملک	عکار
افسانۂ قیس	۳ر
ملکہ زنوبیہ	۳ر
سکینہ بنت حسین	۴ر
ابو بکر شبلی	عہ
سوانح جنید بغدادی	۸ر
سوانح خواجہ معین الدین چشتی	۸ر
منصور موہنا	۶ر
ملک العزیز ورجنا	۶ر
حسن انجلینا	۶ر
فردوس برین	۵ر
حسن بن صباح	۸ر
دلچسپ کامل	۶ر
بدر النسا کی مصیبت	۸ر
دلکش کامل	۱۰ر
پاداش عمل اول	عہ
" " دوم	عہ
" " سوم	عہ
" " چہارم	عہ
" " پنجم	۱۲ر
شام جوانی	عکار
زیب النسا	عہ
غدائی فوجدار	عکار
جام سرشار	عہ
سیر کہسار کامل	۳ر
معشوقہ فرنگ	۵ر
خلق مجسم	۴ر
گنجینۂ سراغرسانی کامل	عہ
بادشاہ سلامت	۱۲ر
جوش خون	۱۰ر
خونی قسمت	۸ر
دھوکا یا طلسمی فانوس	۱۲ر
خواب کلکتہ کامل	عہ
بزم اکبری کامل	عکار
تریخانہ۔	عہ
التیمون۔	عہ

باہتمام خواجہ عبد السلام صداقت پریس کانپور سے شایع ہوا

The Sadaqat
CAWNPORE
REG-N

صداقت

جمال پر تو حق عزم مستقل مین رہی
زبان پر بھی وہی ہو جو تیری دل مین رہی
(احسن شمسی)

اڈیٹر۔ خواجہ عبد السلام
ہفتہ وار
قیمت سالانہ ۳ روپے
ششماہی عہ
فی پرچہ ۲ر

جلد ۱ | کان پور۔ چہارشنبہ ۱۸۔ مارچ ۱۹۲۵ء مطابق ۲۲۔ شعبان المعظم ۱۳۴۳ھ | نمبر ۲

ادبیات

درس مساوات

(رشحات علامہ کیفی چڑیاکوٹی)

ابوداؤد کی ہے ایک روایت مشہور
بدر کی جنگ مین اسلام ہوا جب منصور

ہاتھ آئے جو دلیرون کے اسیرانِ وغا
ہاتھ باندھی ہوئی لائے گئے حضرت کے حضور

تھا ہر اک طبقۂ اسیرانِ بلا مین شامل
کوئی محتاج تھا اور کوئی تھا اہلِ مقدور

جو تہیدست تھے ان کو تو وہین چھوڑ دیا
کیونکہ ہی جوشِ شجاعت مین ترحم بھی ضرور

اہلِ مقدور کو فدیہ کے لیے حکم ہوا
کیونکہ اس پردہ مین تھا رمزِ سیاست مستور

تھے اسیرون مین کھڑے عم رسول اکرمؐ
یعنی وہ فخرِ عرب حضرت عباسؓ غیور

اثر جوشِ سیادت تھا عیان چہرہ سے
دست و پا جنبشِ تعمیل سے گو تھے مجبور

دل گرفتہ ہوئی حضرت نے ادھر جب دیکھا
کہ یہی ملک محبت مین ہے جاری دستور

کمالِ بشری ٹیس کا اُٹھنا دل مین
شعلہ ہوتا ہی جہان دود بھی ہوتا ہے ضرور

اسطرف جذبۂ تاثیر محبت کا نزول
اُسطرف جلوۂ اجلال نبوت کا ظہور

تھا خطر رشتۂ نازک ہی کہین ٹوٹ نہ جائے
کشمکش عدل و محبت کی ہی باہم مشہور

دیکھ کر ہاتھ یہ انصار ادب سے بولے
فدیۂ حضرت عباس کرین عفو حضور

سنکے یہ شانِ نبوت نے دیا ان کو جواب
طاعتِ حکمِ خدا مین نہین آنے کا فتور

زر فدیہ کہان شکلِ رہائی ممکن
راہِ اسلام مین سب ایک ہین نزدیک کہ دور

دیکھ لین اہل نظر دینِ حق سے کیفی
اس مساوات مین ہے شانِ نبوت کا ظہور

جذبات حافظ

(از مولوی حافظ افسر علی صاحب حافظ رکن حلقۂ ادبیہ کانپور)

رفتہ رفتہ غم سکون یاس کا عالم ہوا
درد دل جتنا بڑھا احساس اتنا کم ہوا

بیکسی مین دل کے مٹجانے کا اتنا غم ہوا
جو نفس ہونٹون تک آیا نالۂ ماتم ہوا

پرسشِ محشر کجا و داستان غم کجا
کاش یہ بھی پوچھ لیتے کسکو کتنا غم ہوا

جانے والے تیری شرمیلی اداؤن کے نثار
دیکھ لینا تھا کہ میرے دلکا کیا عالم ہوا

اب خوشی کا نام سنتا ہے تو کانپ اُٹھتا ہے دل
یہ خدا ہی جانتا ہے۔ اسکو کتنا غم ہوا

رہ روِ راہ محبت کی تمنا کچھ نہ پوچھ
جسکے ہر ہر گام پر پیدا نیا عالم ہوا

جان حافظ اس ادائے دلنوازی پر نثار
ہائے اُسکا پوچھنا "کیا درد دل کچھ کم ہوا"

قند پارسی

(از ابوالمعانی مرزا یاس عظیم آبادی)

من کہ برنمی تابم دردِ زیستن تنہا
صبحدم چسان بینم شمع انجمن تنہا

تا کجا امان یابد از ہجوم جانبازان
گوشہ گیر فانوسے بہر سوختن تنہا

ہر گلے و ہر خارے فتنہ ہا برانگیزد
الحذر دل حیران صد بہار و من تنہا

چارۂ پشیمانی، خوش دلی و خوش کامی
توبہ از ریاکاران خندہ ہا زمن تنہا

ناخدا از من بگذر۔ سوئے دیگران بنگر
کار من بہ دریا در دست و بازدن تنہا

تازہ تحفۂ دارم یاس بہر سر سبزد
دل نمی توان برداشت لذت سخن تنہا

۷۸۶

ہفتہ وار

صداقت

چہار شنبہ ۱۸ مارچ سنہ ۱۹۲۵ء

معیار صداقت

کفر است در طریقت ما کینہ داشتن
آئین ماست سینہ چو آئینہ داشتن

اُنظُر مَاقَالَ وَلَا تَنظُر مَن قَالَ

آجکل تعصب کا رنگ اسقدر غالب ہے کہ معیار صداقت کا تعین دشوار ہوگیا ہے۔ صداقت سے میری مراد اخبار صداقت نہین بلکہ وہ صداقت جو جزو انسانیت ہے اور وہ کیفیت جو انسانی جذبات کو زبان کا ساتھ دینے پر مجبور کرتی ہے یعنی

زبان پر بھی وہی ہو جو ترے دل مین رہے

کہتے ہین کہ ست جگ کے آدمی نمونہ صداقت تھے انکی زبان انکے دلی جذبات کی ترجمان تھی لیکن اگر وہ ہستیان اس ابتلا و آزمائش کے زمانہ مین زندہ ہوتین تو انھین مجبوراً صدق و کذب کی کشمکش کا سامنا کرنا پڑتا وہ دنیا کو صادق القول اور راسخ الاعتقاد بننے کی ہدایت کرتے لیکن موجودہ دنیا انھین خدا جانے کیا کہتی۔ عقل نظام انسانی کی فرمانروا ہے لیکن تعصبات کی غلام ہے تعصب صرف مذہب ہی تک محدود نہین بلکہ انسان کے ہر جذبہ مین شریک ہے اس لحاظ سے اسکی مختلف قسمین ہو سکتی ہین اور دنیا مین تعصب کی ہر صنف کے کارنامے الگ الگ مثالاً پیش کیے جا سکتے ہین۔

مذہبی تعصب قومی تعصب کی بلا تو عام تھی لیکن آج کل ذاتی تعصب کا وہ زور ہے کہ الامان والحفیظ۔ فرض کیجیے کہ ایک نیا اخبار شائع ہوا اخبار کی کاپی بازار مین آئی اور تعصب کے شعبدے شروع ہوے ناظرین نے ایڈیٹر کا نام پڑھا اگر وہ ہندو ہوا تو سمجھ لیا کہ اس اخبار کی پالیسی ہندو ہوگی اور اس سے مسلمانون کو کسی قسم کی توقع رکھنی فضول ہے اور اگر ایڈیٹر مسلمان ہے تو ہندو حضرات نے یہ سمجھ لیا کہ اسکی پالیسی مسلم ہوگی اور ہندوؤن کو اس سے کسی قسم کا فائدہ پہونچنا غیر ممکن ہے۔

ایڈیٹر غریب کیسے ہی شاندار الفاظ مین یقین کیون نہ دلائے کہ بھائی ہمکو تعصب سے کوئی علاقہ نہین۔ ہم ہندو و مسلم مین بجائے منافرت اتحاد کے ترویج کے حامی ہین۔ لیکن سنتا کون ہے بہرحال اس کشمکش مین غریب اخبار کے ہاتون سے عالمگیر اخوت کا دامن چھوٹ گیا اور اسکو کسی ایک فرقے کا ساتھ دینا پڑا۔ صرف یہین تک معاملہ کی حد ہوتی تو غنیمت تھا نہین بلکہ آگے چلکر اسے اپنے ناظرین کی خوشی کیلیے جا و بیجا مضامین لکھنے پڑے اور بالکل مجسمہ تعصب بنگیا۔

لیکن ہم آپ کو یقین دلاتے ہین کہ صداقت کو ان جھگڑون سے سروکار نہوگا وہ مذہبی و قومی تعصب سے اپنے دامن کو ہمیشہ بچاتا رہے گا۔ اور وہ ذاتی تعصب کو اپنے قریب بھی نہ آنے دیگا سچ کہنا اور سچے مشورے دینا اپنا ایمان سمجھے گا وہ دنیا کو اپنا ہمخیال بنانے مین چاہے معذور رہے لیکن اظہار خیال مین کبھی متذبذب نہوگا۔

کہتا ہون سچ کہ جھوٹ کی عادت نہین مجھے

سر عبدالرحیم کی حق تلفی

لارڈ ریڈنگ کی رخصت پر ہندوستان مین جو انقلابات عمل مین لائے گئے ہین انسے ایک مرتبہ پھر یہ حقیقت ظاہر ہوگئی کہ موجودہ طرز حکومت مین آئی۔ سی۔ ایس۔ کی حمایت مین کسی شخصی یا قومی حقوق کا مطلق خیال نہین اور محض ہندوستانی ہونا تمام قابلیتون اور صلاحیتون پر پانی پھیر دیتا ہے عام لوگون کو یہ خیال تھا کہ لارڈ ڈلٹن کی جگہ پر سر موصوف کا تقرر ہوگا مگر ایسا نہین کیا گیا جس سے عام طور پر مایوسی پھیل گئی ہے۔

ندوۃ العلما کا اجلاس

ندوۃ العلما کا انیسوان اجلاس بمقام لکھنؤ نہایت شان و شوکت کے ساتھ ۸ مارچ کو شروع ہوکر ۱۰ مارچ کو ختم ہوگیا۔

ہندوستان کے قریباً تمام بڑے صوبون کے سربرآوردہ و ممتاز علما و رہنمایان قوم نے اجلاس مین شرکت فرمائی۔

منشی اظہر علی صاحب وکیل و رئیس کاکوروی نے اپنا خطبہ استقبالیہ پڑھنے کے بعد۔ صدارت کیلیے جناب نواب صدر یار جنگ مولانا حبیب الرحمن خان شروانی صدر المہام امور مذہبی مملکت آصفیہ کا نام پیش کیا اور جناب ممدوح کرسی صدارت پر متمکن ہوے اور نہایت بلیغ اور پرمغز خطبہ پڑھا جناب موصوف نے نہایت قابلیت سے صدارتی فرائض ادا کیے۔

اجلاس مین متعدد مفید و کارآمد رزولیوشن پاس ہوے جنمین سے قابل ذکر یہ ہین۔

(۱) ندوۃ العلما کا یہ جلسہ داران قاسمہ کی تعمیر کیلیے ہر صوبہ سے کم سے کم دس کمرون کے بنوانے کی درخواست کرتا ہے

(۲) دار العلوم کے شعبہا ے تعلیم مین ایک تبلیغی درجہ قائم کیا جاے جو لائق مبلغین پیدا کرے۔

سالانہ جلسہ تکمیل الطب لکھنؤ

سالانہ جلسہ تقسیم اسناد ۱۳ مارچ ۵ بجے شام کو عمارت کالج واقعہ جھوائی ٹولہ لکھنؤ مین زیر صدارت ہز اکسلنسی گورنر صوبہ نہایت شان و شوکت کے ساتھ منعقد ہوا۔ حاضرین مین آنریبل راجہ صاحب محمود آباد۔ ہوم ممبر آنریبل نواب چھتاری صاحب وزیر صوبہ صاحب کمشنر و ڈپٹی کمشنر راجہ صاحب جہانگیر آباد تعلقدار صاحب میلارا ے گنج سید وزیر حسن جوڈیشنل کمشنر و دیگر عہدہ داران و تعلقداران و رؤسا، و شرفاے شہر و ممبران کونسل وغیرہ شریک تھے۔ ۵ بجے کے بعد ہز اکسلنسی رونق افروز ہوے مجلس انتظامیہ کے اراکین نے دروازہ کے باہر استقبال کیا۔ ہز اکسلنسی نے اندر تشریف لاکر پہلے لکچرون و آلات وادویہ اور عمل جراحی کے کمرون کو ملاحظہ فرمایا پھر جلسہ مین تشریف لاکر مقام صدارت پر متمکن ہوے حکیم عبدالحمید صاحب آنریری سکریٹری کالج نے اپنی رپورٹ سنائی جسمین مدرسہ تکمیل الطب کی تاریخ مختصراً بیان کی اور سرجان ہیوٹ اور لارڈ مسٹن سابق گورنران کی زرین رایون کا حوالہ دیا رپورٹ ختم ہونے کے بعد ہز اکسلنسی نے کامیاب طلبا کو اسناد اور انعام تقسیم کیا۔ تقسیم انعامات کے بعد ہز اکسلنسی نے اپنی تقریر مین کالج کے انتظامات پر اظہار اطمینان کیا اور اسکے مفید خدمات کی حوصلہ افزا الفاظ مین تعریف کی اور فراہمی سرمایہ کی تہ دل سے تائید فرمائی اور اپنی جیب خاص سے ایک مختصر عطیہ مرحمت فرمانے کا وعدہ فرمایا۔ راجہ امتیاز رسول صاحب تعلقدار میلارا ے گنج نے دو دو ہزار روپیہ کا غریب مریضون کی کیلیے امداد دینے کا وعدہ فرمایا۔

آخر مین حکیم عبدالحلیم صاحب متعلم کالج نے اور جناب عزیز لکھنوی نے ایک مسدس تہنیت جلسہ مین پڑھا اور جلسہ ختم ہوا۔

سالانہ جلسہ مدرسہ منبع الطب

مدرسہ منبع الطب کا سالانہ جلسہ تقسیم اسناد ۱۱ مارچ کو نواب صدر یار جنگ مولانا حبیب الرحمن خان شروانی صدر المہام امور مذہبی مملکت آصفیہ کے زیر صدارت منعقد ہوا۔ حکیم ہادی رضا صاحب آنریری سکریٹری مدرسہ نے رپورٹ پڑھی اسکے بعد جناب صدر نے کامیاب طلبا کو اسناد و انعامات دیے۔ اور جلسہ برخاست ہوا

دہلی میونسپل انتخاب مین فساد

میونسپل انتخاب کے سلسلہ مین۔ نیا بازار کھاری باؤلی قطب روڈ وغیرہ مین دو ہندو امیدوارون کے درمیان جھگڑا ہوا ہے کسی ایک امیدوار کے کچھ مسلمان بھی مویّد ہین اس لیے ہندو اور مسلمان دونو غالباً ہر دو جانب سے اس فساد مین ملوث ہین بیان کیا جاتا ہے کہ ۸۰ زخمی ہسپتال مین پہونچ چکے ہین۔

سول ہسپتال سے معلوم ہوا کہ ۲۱ زخمی ہسپتال مین آے ہین جنمین سے ۱۸ مسلمان اور ۳ ہندو ہین ایک مسلمان مرگیا ہے۔

ہندو مسلم سوال اور مہاتما گاندھی

مہاتما جی پر مسلمانوں کی طرفداری کا الزام

(از لالہ لاجپت رائے صاحب)

مین نے ہندو مسلم سوال پر مہاتما گاندھی کا تازہ ترین آرٹیکل پڑھا ہے اور مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ مین نہ تو اس کی منطق سے متاثر ہوا ہون اور نہ اس کے استدلال کو ٹھوس سمجھتا ہون مہاتما جی کا یہ کہنا کہ مین غیر متعصب شاہد ہون۔ منہ کا ذائقہ خراب کر دیتا ہے۔ آپ نے اس خیال کا بھی ذکر کیا ہے جو اسوقت ہندؤن مین عام طور پر پھیلا ہوا ہے کہ ہندو مسلم مسئلہ پر آپ ہمیشہ مسلمانون کی جانبداری کرتے ہین۔ ٹھیک ہو یا غلط لیکن لوگون کے دلون مین یہ خیال ضرور موجود ہے اور مہاتما گاندھی کی طرف سے کتنا ہی احتجاج کیا جاے وہ اس خیال کو اس وقت تک دور نہین کر سکتے جب تک وہ اپنے افعال کو اپنے اقوال کے مطابق نہ بنائین۔ اُن کئی اصحاب کو جو پارٹی اغراض کیلیے مہاتما گاندھی سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہین اور پرائیوٹ صحبتون مین ان کا تمسخر اڑاتے ہین۔ مین بہ نسبت انکے مہاتما گاندھی سے زیادہ محبت رکھتا ہون اور انکا زیادہ معترف ہون لیکن اس تمام محبت اعتراف اور احترام کے باوجود مین یہ خیال کیے بغیر نہین رہ سکتا کہ مہاتما گاندھی ہندو مسلم مسئلہ پر مسلمانون کی طرف پورے غیر جانبدار نہین رہتے۔

یہ طرفداری نادانستہ ہے مہاتما جی نیک نیتی سے کام کرتے ہین تاہم یہ طرفداری موجود ہے۔ اس مسئلہ پر آپ کے نتایج کے خلاف ایک اور بھی شکایت ہے آپ معاملات کا ان کے تمام پہلوؤن اور اُن کے اثرات آیندہ سے مطالعہ نہین کرتے اور نہ اس سلسلہ کے تمام امور و واقعات کو جمع کرتے ہین اور پھر آپ واضح اور پختہ راے کا اظہار کرتے ہین۔ یہ اس واسطے ہوتا ہے کیونکہ مہاتما جی کو ہمیشہ خواہش رہتی ہے کہ معاملات کا جھٹ پٹ تصفیہ ہو جاے اور وہ لوگون کو وقت نہین دیتے کہ وہ ان معاملات کا مطالعہ اور اس پر غور کر سکین جب ایسے معاملات سے جنکا آپ کو علم نہین ہوتا اور آپ ٹھوکر کھاتے ہین تو آپ جھٹ کہہ اٹھتے ہین کہ میرے لیے یہ ایک نیا انکشاف ہے تاہم نہ وہ خود امور و واقعات پر دسترس حاصل کرتے ہین اور نہ لوگون کو وقت دیتے ہین مجھے یہ کہتے ہوے نہایت افسوس ہوتا ہے کہ جہان تحریک عدم تعاون سے عوام مین بڑی بھاری بیداری پیدا ہوئی مہاتما جی کے "ایک سال مین سوراج" کے نعرے سے ہمین بہت نقصان پہونچا ہے۔ درحقیقت مجھے یہ کہنے مین ذرا بھی تامل نہین کہ تحریک عدم تعاون ہندوؤن اور مسلمانون مین تفرقات پیدا کرنے مین اہم حصہ رکھتی ہے۔

مین خیال کرتا ہون کہ یہ نہایت اعلی وقت ہے جب سیاسی مسائل پر ہندو مسلم تفرقات و تنازعات کو وہ غیر ضروری اور ناجائز اہمیت نہ دی جاے جو ہماری نظر مین وہ حاصل کر چکے ہین جس کے باعث اہم اصولون اور انکو عملی جامہ پہنانے کے لیے کئی معاملات بالکل نظر انداز ہو جاتے ہین۔

مین ذاتی طور پر کوئی وجہ نہین دیکھتا کہ سمجھوتہ کے متعلق اس قدر عجلت سے کام لیا جاے مہاتما گاندھی نے تسلیم کیا ہے کہ فرقہ وارانہ نیابت کو اپنی سیاسی زندگی کی ایک خصوصیت کے طور پر تسلیم کرنا پُر از خطر ہے۔ تاہم چونکہ ان کے خیال مین ہندو مسلم تفرقات پر سمجھوتہ کا التوا سوراج کا التوا ہے اس لیے وہ اس بات کی حمایت کرتے ہین کہ بنگال اور پنجاب مین مسلمانون کا دعوی کہ حکومت مین انکی اکثریت ہونا قابل تردید ہے اور یہ کہ مطالبہ جو آبادی کی اکثریت پر مبنی ہے منظور کر لینا چاہیے اور شمال مغرب سے تمام خوف و ہراس کو فراموش کر دینا چاہیے۔ مجھے احتمال ہے کہ مین اس استدلال اور اس کے نتیجہ دونون سے اختلاف رکھتا ہون۔ اگرچہ اگا نابہ پُر از خطر ہے تو مین اس کی کوئی وجہ نہین دیکھتا کہ کیون کسی مقام مین ہندون یا مسلمانون کی اکثریت کا رواج ہو۔ نہ مین اس استدلال مین زیادہ وزن دیکھتا ہون۔ کہ چونکہ ہم کو سوراج حاصل کرنا ہے اس واسطے ہمین شمال مغرب حملون کے متعلق تمام خطرات کو فراموش کر دینا چاہیے کیا سوراج محض ایک جذبہ ہے کیا ہمین ایک بار سوراج ملنے سے مطمئن ہو جانا چاہیے خواہ دوسرے ہی دن اسکے کھو جانے کا امکان ہو۔ ذاتی طور پر مین تو ایسا سوراج نہین چاہتا جسے مین قائم نہین رکھ سکتا۔ ایسا سوراج حاصل کرنا جس کے حصول کے دوسرے دن اسکے کھو جانے کا خطرہ ہو۔ ایک علاج ہے جو اصلی بیماری سے بھی بدتر ہے جسمین ہم مبتلا ہین مجھے اندیشہ ہے کہ ایک سال مین سوراج حاصل کرنے کی تمام اسکیمین اور پروگرام محض جذبہ اور غلط فہمیون پر مبنی ہین مین پورے طور پر جانتا ہون اور یہ امر واقعہ ہے کہ سرگردہ مسلم لیڈران اس امکان مین بھی یقین نہین رکھتے کہ ہم آیندہ دس سال مین بھی سوراج حاصل کر سکین۔ ہمین سوراج حاصل کرنا چاہیے سوراج کے بغیر زندگی کوئی زندگی نہین لیکن ہم ایسا سوراج چاہتے ہین جسمین پایداری بھی ہو۔ مین آخری فیصلہ کے لیے ہندوؤن اور مسلمانون مین خانہ جنگی کی بھی پرواہ نہین کرونگا بشرطیکہ یہ گارنٹی دی جاے کہ کوئی تیسری پارٹی اسمین دخیل نہ ہو گی لیکن مین کوئی اسکیم یا کانسٹی ٹیوشن تسلیم کرنے کو تیار نہین جو مجھے عارضی سوراج کی عارضی خوشی سے بہرور کرنے کا وعدہ کرتی ہو۔ مجھے پختہ یقین ہے کہ فرقہ وارانہ نیابت پر مبنی اسکیم کی سوراج کبھی بار آور ہو گی تو یہ اپنے بعد فوائد کی نسبت زیادہ نقصان پہونچائیگی۔

مین اس امر سے لاعلم نہین کہ رفتہ رفتہ گورنمنٹ مسلمانون اور دوسری جماعتون کے تمام فرقہ وارانہ مطالبات منظور اور پورے کر رہی ہے مین اس سے خوفزدہ نہین ہوتا لیکن ہم جو فرقہ وارانہ نیابت مین کوئی یقین نہین رکھتے ایک ایسی پالیسی سے کیون اتفاق کرین جس سے مراد یہ ہو کہ ہمین باہم گریبان دست و گریبان رکھا جاے۔ اس طریق سے مسلمان گورنمنٹ سے فائدہ حاصل کرتے ہین انکے لیے مین ان سے کوئی حسد نہین رکھتا مسلمان گورنمنٹ سے جو فوائد حاصل کرتے ہین ہمین اُن کے خلاف کوئی اعتراض نہین کرنا چاہیے لیکن ہمین اس کے خلاف لگاتار شکایت کرتے رہنا چاہیے۔ مین کم ہمت ہون مین یہ تسلیم کرتا ہون۔ لیکن مین عجلت نہین کرنا چاہتا ہمنے ایک بار اس کا امتحان کیا ہے اور اسمین ناکامیاب رہے ہین۔ اب ہمین اپنے دماغون کو ایک ایسی اسکیم بنانے مین متوجہ کرنا چاہیے جس سے ہندوؤنکے متعلق مسلمانونکے اور مسلمانون کے متعلق ہندوؤن کے تمام خدشات دور ہو سکین۔ مین یہ تسلیم کرنے سے انکار کرتا ہون کہ بعض صوبجات مین ہندوؤن کی اکثریت اور بعض مین مسلمانون کی اکثریت ہی واحد علاج ہے۔ بہت سے لوگ کہتے ہین کہ ہم ابھی تک اس قابل نہین ہوے کہ بالغ مرد و زن کو راے دہی کا حق دیدیا جاے تاہم جب ہم اکثریتون کا حساب لگاتے ہین تو ہم اس اصول کی پیروی کرتے ہین۔

مہاتما جی کی اپنی تجویز کہ ہم غیر سرکاری طور پر فرقہ وارانہ متعلق باہم کوئی سمجھوتہ کر لین۔ واقعات و اعداد مطالعہ کی مقتضی ہے جن کے لیے مہاتما جی ہمین وقت دینے کو تیار نہین۔ مین اس عجلت کو سمجھنے سے قاصر ہون جسمین یہ کام سرانجام دینے کی کوشش کیجاتی ہے اس عجلت کے زیر اثر اور یہ فرض کر کے کہ ایک یا دو عقلمند آدمی ہمارے لیے سارے فیصلے کر سکتے ہین گذشتہ پانچ سالون مین ہم کئی غلطیان کر چکے ہین۔ مین ملک سے کہونگا کہ وہ سب باتین اچھی طرح سوچ سمجھ لے پیشتر اسکے کہ وہ کوئی ایسا معاہدہ کرے جسے جلدی دونون جماعتین ناکافی اور غیر اطمینان بخش سمجھنے لگین۔

مین جانتا ہون کہ ہندوستان کے مختلف حصون مین بہت سے لیڈر ہین جو یہی خیال رکھتے ہین لیکن اُنھون نے مجھے اپنے نام شائع کرنے کی اجازت نہین دی کمزور دل آدمی ہونے کے باعث ناخوشگواری کا یہ تمام بار اپنے ذمہ لیتا ہون۔ ملک کو ہندو اور مسلم اکثریت کی حکومت سے نجات دلانے کے لیے تمام طاقتون اور ذرائع کو فرقہ وارانہ نیابت کے بجاے کوئی اور حل دریافت کرنے پر صرف کر دینا چاہتا ہون۔ کسی نئے نفاق کے بنانے کے لیے کوئی جلدی نہین ہم جانتے ہین کہ سنہ ۱۹۲۹ء سے پہلے سوراج کی اسکیم مین کوئی ترقی یا اضافہ نہ ہوگا گورنمنٹ فرقون کو رعایت دینے مین مصروف ہے۔ ہم غلط اور خطرناک صورتون پر معاہدے بنا کر ان سے اس بات مین مقابلہ نہین کرنا چاہتے۔

جدید وزارت مصر

قاہرہ ۱۴ مارچ انتظام تغیر و تبدل وزارت کا نتیجہ بہت اچھا رہا ہے اور مضبوط و زبردست کیبنٹ مرتب ہو گئی ہے قابل ذکر بات یہ ہے کہ زیوار پاشا بدستور سابق وزیر اعظم اور وزیر خارجہ رہے ہین۔

اسم گرامی	عہدہ
زیوار پاشا	وزیر اعظم و وزیر خارجہ
صدقی پاشا	وزیر داخلہ
ڈاکٹر آلہی مہر	وزیر تعلیم
اسمٰعیل سرے	وزیر تعمیر عامہ
موسیٰ فواد	وزیر جنگ

برقیات

حکومت نجد کا فاتحانہ اعلان

نجدی حکومت نے مکہ معظمہ میں یہ اعلان شائع کیا ہے اور اُن بیانات سے جو نجدی سپاہ کے افسر اعلیٰ کی جانب سے موصول ہوئے ہین - معلوم ہوتا ہے کہ ہماری سپاہ کی پیشقدمی اطراف جدہ مین برابر جاری ہے ہماری توپون نے دشمن کے استحکامات پر سخت آتشبازی کی اور انکو برباد کردیا - ۵۰ قیدی گرفتار کیے گئے ہین اُنسے معلوم ہوا ہے کہ سپاہ جدہ کی حالت نہایت خراب اور خستہ ہے -

مصطفےٰ کمال پاشا کا فرمان

قسطنطنیہ غازی مصطفےٰ کمال پاشا نے ایک منی فسٹو موجودہ صورت حال کے متعلق شائع فرمایا ہے کہ حکومت نے عزم بالجزم کرلیا ہے کہ وہ اُن تمام اشخاص کو جو جمہوریت کے خلاف زہریلے مطبوعات شائع کرتے رہینگے انکو بیدردانہ سزا دینے مین اپنے جدید اختیارات سے کام لیگی -

کیا مصطفےٰ کمال پاشا کا زوال ہوگا

قسطنطنیہ (۱۰ مارچ اسٹیٹسمین کا خاص تار) قسطنطنیہ کا ایک سابق اخبار نویس بیان کرتا ہے کہ مصطفےٰ کمال پاشا کے کمال کو سال تمام تک زوال ہونا یقینی ہے - شخص مذکور کا بیان ہے کہ کردی بغاوت اس سے زیادہ سخت ہے جیسا کہ عام طور پر خیال کیا جاتا ہے اس بغاوت کے علل واسباب مین صرف معتقدات مذہبی ہی داخل نہین ہین بلکہ وہ زبردست احساس قومیت بھی ہے جو ولایت ہاے آرض روم بطلیس دیار بکر - خار بوط اور سیواس وغیرہ کے ۲۷ لاکھ کردون مین جاری وساری ہے

ترکی مین جدید فوجونکی بھرتی

آستانہ - فوجی افسران نے اعلان کیا ہے کہ فی الحال قسطنطنیہ اور ان علاقہ جات مین جو علاقہ بغاوت زدہ سے متصل ہین ہر مرد کو جسکی عمر ۲۳ - اور ۲۶ سال کے درمیان ہے فوج مین بھرتی کرلیا جاے -

غازی عبدالکریم کی رواداری

غازی عبدالکریم امیر المجاہدین ریف نے اسکا اعلان کیا ہے کہ وہ اپنی مسیحی رعایا کو کامل آزادی عطا کردینگے انکا بیان ہے کہ میرا مذہب یہ ہے کہ ہر شخص اپنے مذہب مین آزاد ہے اور وہ خاطر خواہ عمل کرسکتا ہے

مجاہدین ریف کی کامیابی

تازہ ترین ولایتی ڈاک سے معلوم ہوتا ہے کہ مجاہدین ریف نے ہسپانیہ سے جنگی مقام ماسیہ چھین لیا ہے اور تمام ہسپانوی فوج کو جو وہان مقیم تھی قید کرلیا ہے - ہسپانوی کہتے ہین کہ جو اہل ریف ان سے ملے ہوے تھے انکی غداری سے یہ مقام چھن گیا ہے مجاہدین نے شب خون مارا جس کی مدافعت کیلیے ہسپانوی تیار نہ تھے - ہسپانوی فوج کا افسر اعلیٰ بھی قتل ہوگیا - ہسپانیہ کا سرکاری بیان مظہر ہے کہ مغرب کی طرف مجاہدین کی سرگرمیان زور پر ہین - ٹائمز لکھتا ہے کہ ہسپانیہ کے ۳۷۵ سو آدمی مرتے ہین تو ۵ امقتول تسلیم کرتا ہے -

نواح دیار بکر مین شدید جنگ

لنڈن (ٹائمز کا خاص تار) ٹائمز کا نامہ نگار قسطنطنیہ سے لکھتا ہے کہ معلوم ایسا ہوتا ہے کہ بغاوت کردستان پھر بھڑک اٹھی ہے دیار بکر کے نواح مین شدید جنگ ہوئی ہے ۷ - مارچ کی شب کو باغیون کے تین دستہ فوج زیر کمان شیخ سعید آگے بڑھی رات بھر شدید جنگ ہوتی رہی باغیون کا ایک دستہ فوج شہر مین داخل ہوگیا لیکن بعد مین اسکو نکال دیا گیا اور اسکا تعاقب سوار فوج نے کیا دیگر مقامات پر بھی باغیون نے حملہ کیا لیکن ناکامیاب رہا اور انکو سخت نقصان اٹھانا پڑا -

بہت سے کاغذات گرفتار ہوے ہین جنسے معلوم ہوا ہے کہ باغیون کا ارادہ یہ تھا کہ دیار بکر کو فتح کرنے کے بعد - کردستان مین ایک جداگانہ سلطنت کے قیام کا اعلان کردیا جاے گا -

حکومت ترکیہ امدادی فوجین بھیج رہی ہے کیونکہ اب یہ معلوم ہوا ہے کہ باغی لوگ جیسا پہلے خیال تھا اس سے زیادہ تنظیم یافتہ ہین -

کابل مین ایک جرمن نے دوسرے جرمن کو قتل کرڈالا

اخبار اسٹیٹسمین کے نامہ نگار نے اطلاع دی ہے کہ کابل سے جو تازہ ترین خبرین آئی ہین اُن سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک جرمن ہوا باز نے دوسرے جرمن کو جسکا نام ننگلر تھا اور جو کارخانہ سمنٹ سازی مین ملازم تھا قتل کرڈالا وجہ قتل ذاتی تنازعہ بتایا جاتا ہے -

زاغلول پاشا منتخب ہوگئے

قاہرہ ۱۲ مارچ مصری پارلیمنٹ کے آخری انتخابات سکون کے ساتھ ختم ہوگئے حلقہ قاہرہ سے سعد پاشا زاغلول ہی منتخب ہوگئے ہین -

نتایج انتخابات عامہ

قاہرہ ۱۲ مارچ جماعت زاغلول کے امیدوار دن کو ۱۹۷ اور دیگر اشخاص کو ۸۰ نشستیں ملی ہین -

ہندوستان

مسٹر ہارنیمن پر بندش

بمبئی مسٹر کے - ایف نریمان کے ایک سوال کے جواب مین گورنمنٹ بمبئی نے بتایا کہ مسٹر ہارنیمن کی واپسی کے متعلق گورنمنٹ اپنے فیصلہ پر دوبارہ غور کرنے کا ارادہ نہین رکھتی -

کلکتہ مین چینیون کی گرفتاری

کلکتہ ۱۲ مارچ پولیس نے چہارشنبہ کی رات کو ایک مکان پر دھاوا کرکے کئی چینیون کو گرفتار کیا اور چھ ریوالور ایک رائفل اور ۲۵۰ کارتوس کو اپنے قبضہ مین لیا -

مہاتما گاندھی کی مہارانی سے ملاقات

ٹریونڈرم ۱۱ مارچ مہاتما گاندھی ہز ہائنس مہارانی سے ورکلائے مین ملاقات کرینگے پبلک استقبال اور پبلک جلسہ کے انتظامات کیے گئے ہین گورنمنٹ کے ہدایات کے بموجب حکام کی جانب سے انکی جانب سے انکے ساتھ اخلاق برتا جائیگا مہاتما جی دیوان سے بھی ملنے اور وائیکوم کے مسئلہ پر اُنسے گفتگو کرنے کا ارادہ رکھتے ہین -

الہ آباد امپرومنٹ ٹرسٹ کی صدارت

معلوم ہوا ہے کہ الہ آباد امپرومنٹ ٹرسٹ کے آنریری چیرمین غالباً راے بہادر پنڈت بلدیو رام ہون گے اور ڈاکٹر کیلاش ناتھ کٹجو الہ آباد میونسپل بورڈ کی چیرمینی کے امیدوار ہین -

تین ہزار اکالیون نے معافی مانگ لی

سول اینڈ ملٹری گزٹ لکھتا ہے کہ نابھہ جیل مین ۷ ہزار اکالی قیدیون مین سے ۳ ہزار معافی مانگ کر اپنے گھرون کو چلے چلے گئے -

نظام حیدرآباد کا عطیہ اہل ریف کو

سکندرآباد کی ایک اطلاع سے ظاہر ہوتا ہے کہ حضور نظام خلد اللہ ملکہ نے پسماندگان شہداے ریف کے لیے ۵ سو پونڈ چندہ مرحمت فرمایا ہے

راولپنڈی کانگرس فنڈ مین غبن

معلوم ہوا ہے کہ پنجاب پراونشل کانگرس کمیٹی نے سابق سکریٹری دسٹرکٹ کانگرس کمیٹی راولپنڈی کے خلاف کانگرس کا روپیہ غبن کر لینے کے الزام مین مقدمہ چلانے کی اجازت دیدی ہے - اور اب مقدمہ چلایا جاے گا -

نواب محمد علی صاحب کی وفات

نواب سید محمد علی صاحب پنشنر دسٹرکٹ و سشن جج وسابق سکریٹری مدرستہ العلوم علی گڑھ نے مختصر علالت کے بعد ۲ مارچ کو دہلی مین انتقال فرمایا - جہان وہ عرصہ سے بغرض علاج مقیم تھے - آپ سر سید کے نواسہ تھے - آپ کے تین صاحبزادے اور دو صاحبزادیان

میان فضل حسین مزید ترقی

باوثوق ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ سردار سندر سنگھ کے ریٹائر ہونے پر سر میان فضل حسین اکزکٹو کونسل کے ممبر بنائے جائینگے تاحال میان فضل حسین کے جانشین کا کوئی فیصلہ نہین ہوا ہے

مہاتما گاندھی اور انقلابی تحریک

احمدآباد ایک انقلاب پسند نے مہاتما گاندھی کو خط لکھا تھا کہ آپ پبلک زندگی سے علٰحدہ ہوجائیے - مہاتما جی ینگ انڈیا مین اسکو جواب دیتے ہین کہ مین اپنا کام بہرحال جاری رکھونگا - اور تا امکان انقلابی تحریک کے روکنے کی کوشش کرونگا -

بنگال کی وزارت

ڈھاکہ سرکاری طور پر اس امر کا اعلان ہوا ہے کہ ہز اکسلنسی گورنر نے نواب سید نواب علی چودھری خان بہادر سی - آئی - ای - اور راجہ منما تھا ناتھ راے چودھری آف سنتوش کو بہ حیثیت وزراے بنگال مقرر فرمایا ہے نواب بہادر کو زراعت صنعت وحرفت اور تعلیم کے محکمون کا چارج دیا جاے گا - اور راجہ صاحب لوکل سیلف گورنمنٹ - طب - آبکاری اور تعمیرات عامہ کے محکمون کے انچارج ہون گے -

ممتاز بیگم شفاخانہ سے نکل آئی

بمبئی - معلوم ہوا ہے کہ ممتاز بیگم اور اس کا باپ جو اسوقت تک پولیس کے ہسپتال مین تھے ہسپتال مین سے نکل آے ہین اور اب وہ گرگام مین ہین پولیس بدستور انکی نگرانی کرتی ہے -

قتل باؤلہ کے مقدمہ مین تاریخ ۲۶ - مارچ مقرر ہوئی

بمبئی ۱۲ مارچ قتل باؤلا کے بارہ ملزمین آج عدالت مین پیش ہوے اور تاریخ سماعت ۲۷ مارچ مقرر ہوئی -

لارڈ لٹن کا قائم مقام

لنڈن - سر جان کر قائم مقام گورنر بنگال اور سر ولیم اینڈ قائم مقام گورنر آسام مقرر کیے گئے ہین -

لالہ لاجپت راے اور ہندوستان ٹائمز

معتبر ذرایع سے معلوم ہوا ہے کہ لالہ لاجپت راے اور سردار منگل سنگھ کے درمیان مفاہمت ہوگئی ہے کہ ہندوستان ٹائمز کے ڈائرکٹران مین تین ہندو اور تین سکھ اصحاب مقرر ہونگے جنکے نام - لالہ لاجپت راے صاحب [illegible]

آئینۂ کانپور

مسٹر کلے کو مینونسپل اڈریس

۱۰ مارچ کو مینونسپل بورڈ کیطرف سے ۱ بجے دنکو مسٹر جے۔ ایم کلے کو ایڈریس دیا گیا تھا چیرمین صاحب نے کلکٹر صاحب کا استقبال کیا اور اسکاوٹ کی سلامی کے بعد آپ اوپر تشریف لائے مسٹر قدرت اللہ نے ایک پرزور قصیدہ پڑھا اسکے بعد جناب چیرمین صاحب نے ایڈریس پڑھا اور اسکو صاحب کلکٹر کے نذر کیا صاحب کلکٹر نے اسکا موزون جواب دیا (ایڈریس اور جواب ایڈریس کسی دوسری جگہ درج ہے) اسکے بعد ممبران بورڈ اور معزز مہمانوں کا فوٹو لیا گیا۔

ہولی اور شب برات

مینونسپل بورڈ نے پچھلے دنوں شب برات میں خطرناک آتشبازی اور ہولی میں فحش گیت وسوانگ اور گاڑیوں کے قابل اعتراض گانے کے انسداد کیلیے رزولیوشن پاس کیے تھے اسمین کوئی شک نہین کہ یہ اصلاحی کام اچھا تھا مگر اہل شہر نے اسکی سخت مخالفت کی اور معمول سے زیادہ گاڑیان نکالی گئین اور قابل اعتراض گانے گاے گئے۔ ہم پبلک کے اس طرز عمل کو دانشمندانہ نہین کہہ سکتے۔

رزولیوشن کی وقعت

مینونسپل بورڈ نے تھوڑے عرصہ سے جسقدر اپنی پوزیشن گرادی ہے وہ ازحد افسوسناک ہے بورڈ کے رزولیوشنون کی نہ پبلک پابندی کرتی ہے نہ خود ممبر عزت کرتے ہین اور نہ گورنمنٹ وقعت کرتی ہے۔ دیکھیے بورڈ کب تک اس بے وقعتی کی زندگی کو برداشت کرتا ہے۔

واٹر ورکس اسکیم

گورنمنٹ نے کانپور واٹر ورکس کی توسیع کیلیے عطیہ دینا نامنظور کردیا ہے اور قرض دینے کا وعدہ کیا ہے جو بورڈ اپنے روپیہ کو نہایت بیدردی سے برباد کرے وہ واقعی امداد کا مستحق نہین ہوسکتا۔ گورنمنٹ نے امپرومنٹ ٹرسٹ کے متعلق ایک لاکھ روپیہ سالانہ کا بار بورڈ پر ڈالنا چاہا ہے۔ دیکھیے بورڈ کیا کرتا ہے۔ آیا بورڈ ٹیکس دہندون کے روپیہ کو بنجر زمین میں دفن کرنے کیلیے تیار ہوتا ہے یا مردانہ وار کہتا ہے کہ ہمارے پاس ٹیکس دہندون ہی کے آرام و آسائش کے لیے کافی روپیہ نہین ہے

انتخاب سکریٹری و اگزیکیٹو افسر

اگزکیٹو افسر و سکریٹری کے انتخاب کا معاملہ جلد مینونسپل بورڈ کے سامنے پیش ہونیوالا ہے اگر یہ انتخاب اس مرتبہ اتفاق باہمی ہو تو بورڈ اور اہل شہر دونون کیلیے مفید ہوگا۔ اور سکریٹری کی جگہ پر ایک لائق مسلمان کو انتخاب کرکے ہندو ممبر صاحبان رواداری کا ثبوت دین تو ممکن ہے بورڈ کی موجودہ ہندو مسلم [illegible]

نیشنل فلیگ

۱۳ مارچ کو کانگرس کے دفتر مین صبح ۸ بجے قومی جھنڈا لہرایا گیا۔ ڈاکٹر مراری لال صاحب نے اس رسم کو مختصر اسپیچ اور لڑکیون کے بندے ماترم گیت کے بعد ادا کیا۔ اس موقع پر پرشوتم داس ٹنڈن مولانا حسرت موہانی گنیش شنکر ودیارتھی پنڈت متی لال اوستھی اور پنڈت رام پرشاد مصر وغیرہ وکارکنان کانگرس موجود تھے شام کو یہ جھنڈا سارے شہر مین گانے کے ساتھ نکالا گیا میلا [illegible] کو ہولی کا میلا گنگا جی پر غیر معمولی شان و شوکت سے ہوا۔ آریہ سوراجیہ سبھا۔ کانگرس نوجوان۔ کانپور کیمپ۔ استادہ کیے گیے تھے جنمین لوگونکی خاطر مدارات ہوتی تھی۔ میلا نہایت صاف اور بارونق تھا۔

بردہ فروشونکی گرفتاری

حال مین منشی واحد حسین صاحب سب انسپکٹر تھانہ کرنیل گنج نے ایک سازش کا سراغ لگایا ہے جسکے ذریعہ آوارہ عورتون کو اغوا کرکے دوسرے مقامات مین لیجاکر فروخت کیا جاتا تھا۔ اسی سلسلے مین چند بدمعاشون کی گرفتاریان بھی ہوئی ہین

ایڈیٹر ورتمان ہندی کا مقدمہ

۱۴ مارچ کو مسٹر ایچ ملین صاحب کلکٹر کے اجلاس مین پنڈت رما شنکر اوستھی ایڈیٹر ورتمان کا مقدمہ پیش ہوا۔ وکیل سرکار نے ورتمان ۲۵ دسمبر ۱۹۲۴ء اور ۱۴ و ۱۷ جنوری ۱۹۲۵ء کے ایک ایک نمبر پیش کیے اور ایڈیٹوریل کو گورنمنٹ برطانیہ کے خلاف نفرت انگیز اور بغاوت آمیز بتاتے ہوے ایڈیٹر صاحب کو اسکا مجرم ٹھہرایا اسکے بعد سابق ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ۔ سب انسپکٹر سی آئی ڈی و الہ آباد و لکھنؤ کے محکمہ سی۔ آئی ڈی کے دفتر کے دو مترجمان کی شہادتین ہوئین عدالت نے ایڈیٹر صاحب سے چند سوالات کیے جنکا جواب دینے کے بعد ایڈیٹر صاحب نے ۱۹ مارچ کو اپنا تحریری بیان پیش کرنے کو کہا جو منظور کیا گیا۔ آخر مین صاحب کلکٹر نے فرد جرم لگادی۔ ۱۶ مارچ کو دوسری پیشی ہوئی اور سرکاری گواہون پر جرح کی گئی جرح زیادہ تر الفاظ کے معنی اور مضموم پر ہوئی

الوداعی ادریس

بخدمت جناب جے۔ ایم۔ کلے۔ اسکوائر
آئی سی۔ ایس۔ او۔ بی۔ ای۔

جناب والا۔ ہم ممبران منیونسپل بورڈ کانپور آج یہان اس غرض سے جمع ہوے ہین کہ آپ کو اس ضلع سے رخصت ہونے پر الوداع کہین جہان آپ نے گذشتہ تین سال مین نہایت کامیابی اور اعلی قابلیت کے ساتھ اپنے فرائض انجام دیے ہین۔ یہ موقع ایسا نہین ہے کہ ہم تفصیل کے ساتھ اپنے شہر کی اُن پیچیدگیون کا ذکر کرین جو گنجان آبادی کیوجہ سے متعدد مقامات پر رونما ہین ہم اس کے مقر ہین کہ شہر کی سڑکون حفظان صحت اور دیگر محکمون مین اصلاح کی اشد ضرورت ہے بحیثیت حاکم ضلع و ممبر کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ آپ نے ان مسائل پر کافی غور وخوض کیا ہوگا اور آپ کی توجہ خاص ہمارے لیے نہایت مفید ثابت ہوئی ہے۔ ہم نہایت وثوق کے ساتھ کہہ سکتے ہین کہ آپ ہی کی توجہ اور کوششون کا نتیجہ ہے کہ دھن کمٹی کی اصلاحی تجویز اور دیگر تجویزین جو شہر کی فلاح اور بہبود کیلیے نہایت ضروری ہین بہت جلد پایۂ تکمیل کو پہنچ جائینگی اور امید کامل ہے کہ شہر کی گنجان آبادی کا مسئلہ قریب تر زمانہ مین حل ہوجائیگا جس سے حفظان صحت مین قابل قدر اضافہ ہوگا۔ یہ کسیقدر خلاف ادب ہوگا اگر ہم کسی حدتک آپ کے اُن انتظامی خدمات کا ذکر کرین۔ جو آپ دوران حکومت مین بسا اوقات نازک ترین موقعون پر انجام دیتے رہے ہین۔ اس ضلع کو جو امن وامان گذشتہ زمانہ مین نصیب ہوا ہے وہ بڑی حدتک آپ کے وسیع تجربات کا نتیجہ ہے اور بسا اوقات آپ مشکل ترین گتھیون کو سلجھانے مین کامیاب ہوے ہین۔ اور بحیثیت حاکم جس خوش اسلوبی کے ساتھ آپ نے شہر کانپور کا انتظام کیا ہے وہ صرف آپ کی ممتاز نیک نفسی اور خوش اخلاقی کا نتیجہ ہے۔ یہی اوصاف ہین جنھون نے ان تمام مسلمانون کو جنھین آپ سے ملنے کا شرف حاصل ہوا ہے آپکا گرویدہ بنادیا اور جسکا بین ثبوت ان الوداعی پارٹیون سے ملتا ہے جو پچھلے دنون آپ کے اعزاز مین بکثرت دی گئی ہین۔

ممبران منیونسپل بورڈ آپکی امداد اور توجہ کے مشکور ہین کہ آپ ہماری پیچیدہ مسائل کے حل کرنے مین مدد دیتے رہے ہین۔ شہر کی سب سے ضروری اور فوری ضرورت آب رسانی کا بہم پہونچانا ہے اس مسئلہ مین آپ کو خاص دلچسپی رہی ہے لہذا بورڈ کو کامل یقین ہے کہ اسکی کامیابی کیلیے آپ جد وجہد کرتے رہین گے اور ہمکو بہت جلد کامیابی نصیب ہوگی۔

عام طور پر جدائی اور رخصتی کے موقعہ پر سواے حسرت اور افسوس کے اور تمام جذبات پس پشت ڈالدے جاتے ہین لیکن حضور والا آپ کو الوداع کہتے ہوے اور آپکی اُن دلچسپیون پر جو آپ کو بورڈ سے رہی ہین اظہار تشکر و امتنان کرتے ہوے ہم یہ گذارش کرنے کی جرأت کرتے ہین کہ ہمین آپ کی آیندہ فلاح اور بہبود سے خاص تعلق رہیگا اور ہم بڑی تمناؤن کے ساتھ آپ کی آیندہ زندگی کے درخشان پہلو کا مطالعہ کرتے رہینگے ہمین امید ہے کہ آپ ہم پر خودغرضی کا الزام نہین لگائینگے اگر ہم یہ خواہش کرین کہ جناب والا ابھی کانپور کے فوائد و ضروریات کو اسی طرح مد نظر رکھین گے جبکہ اس سے بڑے مرتبہ پر پہونچکر آپ ہماری طرف ابدا دست اعانت بڑھائینگے ہماری دعا ہے کہ خدا وہ دن جلد دکھاے جب ہم اس سے بڑے عہدے پر آپ کو سرفراز دیکھین۔

والا جناب ہماری دعا ہے کہ آپ اس محترم اور مہربان خاتون مسز کلے اور اپنے بچون کے ساتھ آیندہ زندگی تندرستی اور خوشحالی کے ساتھ بسر کرین اور خلق خدا آپ کی عنایتون سے فیضیاب ہو۔

آخر مین ہم آپ کی خدمت مین تحفۂ عقیدت وارادتمندی پیش کرتے ہوے اور آپ کو یقین دلاتے ہین کہ آپ کی یاد ہمیشہ ہمارے دلونمین تازہ رہے گی۔

ہم ہین آپ کے تابعدار ممبران منیونسپل بورڈ کانپور

جواب ایڈریس

مسٹر پٹیل و حضرات منیونسپل بورڈ کانپور جو ادریس الوداعی اپ حضرات نے مجھے پیش کیا ہے اور جس مشفقانہ انداز سے آپ نے مجھے اور مسز کلے کو یاد فرمایا ہے مین اسکا تہ دل سے مشکور ہون۔

میرے دل مین اس ادریس کی بڑی عظمت ہے اور مین اسکو ان تمام ادریسون کے مقابلہ مین زیادہ وقعت کی نگاہ سے دیکھتا ہون جو دوران قیام کانپور مین ابتک مجھے دیے گئے ہین اور مین اسپر جسقدر فخر کرون بجا ہے کیونکہ اس سے اس قدر و عزت کا پتہ چلتا ہے جس سے ہم ایک دوسرے کو گذشتہ ساڑھے تین سال تک دیکھتے رہے ہین یہ میری خوش قسمتی تھی کہ اس زمانہ مین مجھے تین مختلف چیرمینون کے ساتھ کام کرنے کا موقعہ ملا اور مینونسپل بورڈ کے دو دور دیکھنے کا اتفاق ہوا۔

راے بہادر بابو بہاری لال صاحب جنکے چہرے کی مسکراہٹ اس تصویر سے عیان ہے جو سامنے دیوار پر آویزان ہے اسوقت بورڈ کے چیرمین تھے جسوقت مین پہلے پہل ۱۹۲۱ء مین کانپور مین آیا تھا ۱۹۲۳ء مین ڈاکٹر مراری لال صاحب انکے جانشین ہوے اور اسکے ایک سال کے بعد آپ کے موجودہ چیرمین مسٹر پٹیل کو یہ عزت نصیب ہوئی۔ مین

آتشزدگی ۱۳ مارچ کی رات کو سوا [illegible] بجے [illegible] اسٹیشنس کی دوکان واقع [illegible] مین آگ نامعلوم طریقہ سے لگ گئی

بلا کسی لیس و پیش کے یہ کہہ سکتا ہون کہ ان ممبر حضرات کے ساتھ میرے تعلقات نہایت خوشگوار اور دوستانہ رہے ہین -

مجھے جب کبھی ضرورت ہوئی ہے ان حضرات نے اپنی قیمتی امداد سے کبھی دریغ نہین کیا اور مین بھی حسب ضرورت انکی امداد کے لیے حاضر رہا ہون - میری راے مین کانپور کے حاکم ضلع کا فرض منصبی ہے کہ آپ کے چیرمین کو حتی الامکان امداد دیتا رہے -

آپ نے ادریس مین بہت سے ضروری مسائل کا ذکر کیا ہے جو آپ کے پیش نظر ہین - اور مین امید کرتا ہون کہ دھن کٹی و دیگر داخلی اسکیمین جنکا تعلق سکونتی مکانون سے ہے اراکین امپرومنٹ ٹرسٹ بہت جلد حقیقی معنون مین شروع کر دینگے -

توسیع و تحفظ واٹر ورکس کا نہایت ضروری مسئلہ آپ کے پیش نظر ہے اور گورنمنٹ بھی ایک سال سے زیادہ ہوا کہ اس پر غور کر رہی ہے کل ہی ایک خط گورنمنٹ کو مین نے لکھا ہے جس مین مین نے کوشش کی ہے کہ اس مسئلہ کے حل کی کوئی فوری شکل نکل آے - ابتدائی منازل طے ہو چکے ہین اور اگر میری تجویز منظور ہو گئی تو مجھے امید ہے کہ کام بہت جلد شروع ہو جائیگا اور راہ دوران کے ختم ہوتے ہوتے نئی مشینون کے آرڈر دیدیئے جائین گے

سال ماسبق مین آپ کے سڑکونکی ردی حالت پر بہت زیادہ نکتہ چینی ہوتی رہی ہے لیکن خدا کا شکر ہے کہ گذشتہ اگست سے مسٹر ٹیبل موجودہ چیرمین کی انتہائی کوششون نے سڑکون کی حالت کو ایک حد تک درست کر دیا ہے بڑے دن کی تعطیل کے بعد جبکہ ہم اس صوبہ کی ایک بڑی میونسپلٹی کی سیر و سیاحت سے واپس آے تو آپ کی سڑکون کی حالت کو دیکھکر ایک گونہ اطمینان ہوا - سڑکون کی حالت کم از کم اتنی ضرور سدھر گئی تھی کہ ایک انسان اپنے موٹر کار پر آرام سے سواری کر سکے بمقابلہ اس کیفیت کے کہ سواری پر دھکون اور جھٹکون سے عاجز آجاے آپ کے سامنے بہت سے فوری مسائل ہین اور بہت سے مسائل ایسے ہین جنکے لیے آیندہ چلکر آپکی اور آپ کے جانشینون کی توجہ درکار ہوگی -

آپ کے فرائض بہت سخت اور دشوار ہین جنکے لیے آپ کو استقلال اور دور اندیشی سے کام لینا چاہیے حضرات کیا آپ نے کبھی اس مسئلہ پر بھی غور کیا ہے کہ پچاس یا سو برس کے بعد کانپور کی حالت کیا ہوگی - میرے سامنے کانپور کی تصویر بمقابلہ موجودہ شہر کے ایک بہت بڑے شہر کی شکل مین گھوم رہی ہے جسکی آبادی موجودہ آبادی سے دگنی یا سہ گنی ہوگی -

ایک زمانہ آنیوالا ہے جبکہ شہر کے حدود مندھنا تک - اور سرسول کی طرف بڑھتے ہوے دیکھائی دینگے اور ہر صبح کو ریل گاڑی پر مزدور شہر مین آئینگے اور دن بھر کام کرنے کے بعد رات کے وقت اُسی گاڑی پر اپنے گھرونکو واپس جائینگے - کانپور مین مسافرون کے لیے ایک واحد ریل کا اسٹیشن ہوگا - جسکا نقشہ تیار ہو رہا ہے - اور جسکا بنایا جانا او - آر - آر اسٹیشن کے ملحقہ آراضی پر تجویز ہوا ہے اور اسی کے ساتھ ساتھ شہر کے گرد نواح مین چھوٹے چھوٹے اسٹیشن بنینگے غالبا دریا کے کنارے سرسیا گھاٹ سے لیکر پرمٹ ہوتے ہوے بھیرون گھاٹ یا پرانے کانپور تک ایسی پشتہ بندی کیجاوے گی - جہان شہر کے دولت مند اصحاب اپنی موٹرونپر اور غریب طبقہ پیدل سیر و تفریح کرتا ہوا نظر آے گا اور شملہ بمبئی کے بیان بھی دریائی ہوا کا لطف میسر آے گا -

اسمین کوئی شک نہین ہے کہ آیندہ چلکر الیسٹ انڈین ریلوے اور جوہی لین کے درمیانی مقام پر کارخانونکی چمنیونکی ایک بڑی قطار نظر آئیگی اور ساتھ ہی ساتھ موجودہ گندے اور مضر صحت احاطے جنمین مزدور رہتے ہین توڑ دے جائینگے اور انکے بجاے وسیع اور ہوادار عمارتین سواد شہر مین تعمیر کیجاوینگی اور اُنکے اردگرد ایسے خوشنما اور فرحت بخش پارک بنا دیے جائینگے جو اپنی خوبی اور لطافت کے لحاظ سے پھول باغ سے کم نہ ہونگے - ان سب تغیرات کے بعد مین امید کرتا ہون کہ اس ترقی یافتہ کانپور کا انتظام ایک میور اور کارپوریشن کے ہاتھ مین ہوگا اور براہ راست آپکے جانشین ہونگے

گو یہ نظر ابھی خواب و خیال معلوم ہوتا ہے لیکن مجھے یقین کامل ہے کہ اگر آپ نے صبر و استقلال سے کام لیا تو یہ کیفیت حقیقی معنون مین نمودار ہو کر رہے گی -

حضرات ہم آپ یہ زمانہ دیکھنے کیلیے زندہ نہین رہینگے لیکن ہماری اولاد مین یا اولاد کی اولاد اس حقیقت کو دیکھین گی - اور اسمین کوئی شبہ نہین کہ اسوقت تک اس سرزمین کو حکومت خود اختیاری نصیب ہو جائیگی اور یہ مقصد صرف سلامت روی اور پرامن طریقون سے حاصل ہو سکتا ہے نہ انقلاب اور فتنہ انگیزیون سے اسوقت بھی مین امید کرتا ہون کہ ہندوستان سلطنت برطانیہ کا ایک معزز رفیق اور تاج برطانیہ کا چمکدار جواہر ہوگا

نقد و تبصرہ

بر ناقوس حرم

عنوان بالا سے ماہ جنوری ۱۹۲۵ء کے رسالہ نگار مین صفحہ ۸۸ پر ایک عجیب و غریب نظم شائع ہوئی ہے جسکے ناظم جناب ساغر نظامی علیگ ہین -

ہم اس امر سے ناواقف ہین کہ آپ کی خداداد طبیعت جو کچھ پیدا کرتی ہے اسکی اصلاح کسی قابل شاعر سے ہوتی ہے یا نہین - مگر اس بے معنی نظم کے دیکھنے سے یہ پتہ چلتا ہے کہ آپ کے دشت خاطر کے پودے خود رو ہین کسی باغبان کی قینچی سے انکی پیراستگی نہین ہوتی -

سب سے زیادہ تعجب خیز بات یہ ہے کہ رئیس التحریر یعنی جناب نیاز کی نقادانہ نظر نے ان بے معنی اشعار کو جو محض بیڈھنگے الفاظ کا مجموعہ ہے کیون زیور قبولیت سے آراستہ کر کے اپنے موقر رسالہ کے ایک قیمتی صفحہ کو برباد کیا - اس قسم کے کلام کا طبع کرنا پریس کی عزت کو گھٹاتا ہے ملک مین اس تک بندی سے سخت بدمذاقی پھیلتی ہے اور لوگون کو شاعری سے ایک عام نفرت سی ہوتی جاتی ہے -

"الشعراء تلامیذ الرحمن" کی حدیث عام لوگون کی نظرون مین کھٹکنے اور

شاعری جزویست از پیغمبری ٭ جاہلان کفر خوانند از خری

کا زرین مقولہ بے معنی معلوم ہونے لگا ہے علاوہ برین خود اردو اس قسم کی نظمون اور نثرون سے فقیر بن گر رہی ہے گویا زبان خاک مین مل رہی ہے الفاظ برباد ہو رہے ہین اور معنی تباہ فصاحت کے گلے پر کند چھری پھر رہی ہے اور بلاغت کی جان پر آفت نازل کیجا رہی ہے ہندوستان کے کم از کم مؤقر رسالون کو اس قسم کے کلام چھاپنے مین سخت احتیاط کام مین لانا چاہیے تاکہ ملک کے مذاق پر زہر یلا اثر نہ سرایت کرے اور اردو زبان فصاحت و بلاغت کے پایہ سے نہ گرنے پاے - اس بیچاری پر غیرون کے ہات سے جو تکلیفیں ہو رہی ہین وہی کیا کم ہین کہ اپنے الگ حلال کیے ڈالتے ہین

ہر کس از دست غیر می نالد ٭ سعدی از دست خویشتن فریاد

ہم نہ صرف جناب ساغر نظامی سے ناواقف ہین بلکہ انکے صہباے کلام کا رنگ و مزہ نہ کبھی ہماری آنکھون نے دیکھا نہ زبان نے چکھا - ہماری تنقید کی غرض محض انکی اور ملک کی بہبودی ہے اور بس -

آپ کا پہلا شعر ہے

(۱) "نشر حسن رنگین ہے برق جوش صہبا سے"
"شرق طور سینا ہے ہر شکست مینا سے"

نشر بالفتح خبر کا فاش کرنا - بوے خوش اور زندگی اور بضمتین پراگندہ ہونا صہبا شراب سرخ شرق روشنی روشن ہونا - افتاب اور آفتاب کے طلوع کی جگہ - مینا صراحی -

شاعر کا مطلب یہ ہے کہ جوش شراب کی برق سے حسن رنگین پراگندہ یعنی پھیل رہا ہے یعنی شراب کو دیکھو اسی سے حسن ازلی آشکارا ہو رہا ہے لیکن یہ مقصد شاعر کا نشر بالفتح سے حاصل نہیں ہوتا - اس لیے کہ اس لفظ کے معنی فاش کرنا ہین البتہ نشر بضمتین سے مقصد حاصل ہو سکتا ہے جسکے معنی پراگندہ ہونے کے ہین مگر وہ نظم نہین -

ممکن ہے شاعر نے نشر کو بمعنی زندگی لیا ہو اس صورت مین مطلب یہ ہوا کہ جوش صہبا کی برق سے حسن رنگین کی زندگی ہے مختوق جسقدر شراب پیتا ہے اسیقدر اسکے حسن رنگین مین رونق پیدا ہوتی ہے گویا اس شراب سے حسن کی زندگی ہے -

ہر دو صورت مین (ناقوس حرم) کی ہیڈنگ کی مناسبت نہ رہی بلکہ مناسبت کیا معنی مغائرت ہو گئی - اس لیے کہ پہلے مصرع مین حرم سے سنکھ نہین بجا - شراب سے حسن کا نشر یا اسکی حیات دکھائی گئی ہے - شراب اور حرم مین مغائرت ہے غور کیجیے -

دوسرے مصرع مطلب یہ ہے - ہر صراحی کی شکست سے طور سینا کی تجلی ہے یعنی جو صراحی ٹوٹتی ہے اس سے وہ تجلی نکلتی ہے جو کہ طور سینا پر ظاہر ہوئی تھی - اس مصرع مین بھی عنوان سے مغائرت ہو گئی اور بلاغت کے گلے چھری پھر گئی علاوہ برین پہلے مصرع کا کچھ مطلب اور دوسرے کا کچھ شعر دولخت ہو گیا اگر یہ کہا جاے کہ دولخت ہونے مین کیا نقصان ہے نقصان ہوا یہ کہ محض تک بندی سی ہو گئی ہان اگر یہ مطلب نظم کیا جاتا کہ شراب کی صراحی محتسب کی نظر مین حقیر ہے - اس لیے اسنے توڑ ڈالی مگر اس سے بھی تجلی طور ظاہر نہ ہوئی یہ تجلی اسکی ظاہر بین نظرون نہین تھی بہرحال شعر دولخت ہی رہا -

حسنِ موسیقی

گذشتہ سے آگے

مین نے کملا سے پوچھا۔ تم یہان کیونکر آگئین وہ بولی میری کہانی لمبی ہے کبھی اطمینان سے سننا۔ مین کل شام کو یہان آئی ہون۔ آج ان بھلے مانسوں کے پنجے مین گرفتار ہوگئی۔ میری قسمت ہی ایسی ہے آپ سے کچھ ہو سکے تو کیجئے۔

مین یہ سنکر اپنی مصیبت بھول گیا۔ کملا کو ڈھنیا دلاکر مین اپنے دوست کو لیے ہوئے تھانے مین پہنچا اتفاقیہ سب انسپکٹر صاحب میرے پرانے ملنے والے نکلے آہ مین بدنصیب بھی پہلے پولیس ہی مین ملازم تھا۔ ان کو سارا قصہ سنایا اتنے مین کملا بھی آگئی۔ سب انسپکٹر صاحب نے کملا کے منہ سے ساری داستان سنی۔ اس بدمعاش کو کسی جرم مین ماخوذ کرکے گرفتار کرلیا اور کملا کو اس مصیبت سے نجات دلائی۔ تھانے سے نکلکر مین نے کملا سے اسکی کہانی پوچھی۔ وہ مجھے گنگا کے کنارے لے گئی اور ایک سنسان مقام پر بیٹھکر کہنے لگی۔ پہلے آپکو دیکھکر مسکرایا کرتی تھی۔ اب آپ دیکھکر ہنستے ہون گے یہ بدھاتا کی مرضی ہے۔ دکھی کی کہانی سنکر آپ اور بھی دکھی ہون گے۔ اچھا سنئے۔ شاید کہنے سے میرے دل کا بوجھ کچھ ہلکا ہو۔

میرے گھر کی حالت آپ سے کچھ چھپی نہ تھی۔ مجھے آپ نے اکثر دیکھا ہے وہ دن بھی شاید آپ بھولے نہ ہونگے جب مین ایک طرف کھڑی ہوئی سادھو کا بھجن سن رہی تھی۔ وہی دن میری مصیبت کا پہلا دن تھا۔ سادھو کے بالکے کی ایک ایک تان میرے دل مین تیر کی طرح اتر گئی۔ مانی مین ہاتھ سے نکل گیا۔ سوتے جاگتے اٹھتے بیٹھتے من کی رسیلی تان میرے کانون مین گونجتی رہتی تھی۔ جب اوسر ملتا تو مین بھجن سننے کے لیے پہنچ جاتی۔ دو ہی چار دن مین ایسی بدل گئی کہ مجھے خود اپنے اوپر ترس آنے لگا۔ یا تو مین چنچل کملا تھی کہ ہنسی ہونٹون پر کھیلا کرتی تھی یا ایسی سنجیدہ ہوگئی کہ جی چاہتا تھا دنیا کا کوئی کام نہ ہو۔ سادھو کا بالکا گایا کرے اور مین سنا کرون۔

میری بپت کہان تک سنوگے۔ کہتے ہوئے بھی میری طبیعت گھبراتی ہے۔ مین ایک سادھو کے چرنون مین گر پڑی کہ مجھے بھی چیلہ بنا لیجئے۔ مین آپکی دھونی رمادونگی سیوا کرون گی۔ داسی بنکر اپنے جیون کو سپھل بناؤنگی سادھو نے پہلے انکار کیا کہ سادھو کے ساتھ ایک جوان اور سندر استری دیکھکر سنسار کیا کہیگا۔ تم کو مین کب تک دنیا کی بری نظر سے بچاؤن گا۔ مین بھی ہٹ پکڑ گئی۔ آخر سادھو مان گیا اور مین تیسرے دن سادھو کے ساتھ گھر سے چھپ کر چلی آئی۔ گھر سے نکلے ہوئے چوتھا دن تھا کہ آپ نے مجھے اسٹیشن پر دیکھا تھا۔ مین اس وقت بہت خوش تھی۔ اب دنیا مجھے دنیا معلوم ہوتی تھی۔ دھونی کے پاس بیٹھکر بھجن سننا میرے لیے سب کچھ تھا۔

(۴)

دنیا بھی عجب جگہ ہے۔ دنیا سے ہاتھ اٹھا لینا سہل ہے۔ مگر دنیا کی زبان سے بچنا مشکل ہے۔ گھر پر میری حالت ایسی نہ تھی۔ گھر سے نکل کر تو مین تماشہ بن گئی۔ ہر وقت دھونی کے گرد بھیڑ لگی رہتی۔ لوگ بھجن سنتے اور کنکھیون سے میری طرف دیکھا کرتے۔ پرمیشور پھر مجھے ایسی رسوائی کے دن نہ دکھانا۔ کاش میری صورت ایسی نہ ہوتی۔ مین بھبوت ملکر ٹیکا لگا کر بہت کچھ اپنے چہرے پر خاک ڈالتی اور بہتیری کوشش کرتی کہ لوگ مجھے بدصورت سمجھین اور میری طرف نہ دیکھین مگر جب مین دیکھتی تو سب کی نگاہون کو اپنی طرف پاتی۔ گوروجی کو بھی شاید اس کا اندازہ تھا۔ وہ اکثر تنہائی مین مجھ سے کہتے۔ تیری وجہ سے میرے یوگ مین بھی بٹہ لگا۔ مین یہ سب کچھ دیکھتی اور سنتی۔ مگر میرا دل اس رسیلی تان والے کے بس مین تھا اور چاہتی تھی کہ سوا اوس کے نہ کچھ دیکھون نہ کچھ سنون ہوتے ہوتے یہانتک نوبت پہونچی کہ اب دن رات مین ایک گھڑی بھی بھیڑ نہ چھٹتی۔ ایک رات پچھلے پہر کو میری آنکھ جھپک گئی، برابر جاگنے کا یہ اثر تھا کہ مین بےخبر سوگئی جوانی کی نیند اور پھر طبیعت تھکی ہوئی ایسی سوئی کہ کچھ سدھ بدھ نہ رہی، جب آنکھ کھلی تو دھونی ٹھنڈی ہو چکی تھی۔ نہ گوروجی تھے نہ وہ ننھا جادوگر۔ مجھ پر بجلی گر گئی اور ایک ایک کرکے ساری باتین آنکھون کے سامنے پھرنے لگین۔ لوگ میرے پاس آتے اور چھیڑنے کے لیے کہتے گوروجی کہان گئے۔ میرے غم و غصہ کی انتہا نہ تھی۔ آخر مین بیکسی کے عالم مین ایک طرف چل نکلی۔ معلوم نہین۔ مین اس عالم مین کب تک اور کتنی دور چلی۔ سامنے سے مجھے میدان مین ایک کٹی نظر آئی۔ مین وہان پہونچی۔ کٹی مین ایک جوان سادھو رہتا تھا۔ اس نے مجھے بڑی آؤ بھگت سے بٹھایا۔ خاطر کی۔ مین وہین رہنے لگی۔ وہ مجھ سے زبان سے تو کچھ نہین کہتا مگر پیار کی نگاہون سے دیکھتا رہتا۔

اس سنسار کی عجب گتی ہے۔ سادھو کم ہوتے ہین سادھوؤن کے بھیس مین چنڈال بہت ہوتے ہین کتنے راکشش دیوتاؤن کا روپ دھارن کر لیتے ہین یہ چنڈال تھا۔ اس نے مجھ سے ایک دن کہا۔ تم بڑی سندر ہو۔ تمھاری آنکھون مین پریم رس بھرا ہے۔ میرے من کی ناؤ تمھارے پریم کے ساگر مین ڈانواڈول ہو رہی ہے۔ تم چاہو تو یہ پار نکل سکتی ہے۔ تم منظور کرو تو میرا جیون سپھل ہو سکتا ہے۔ تم میری ہو کے رہنا پسند کرو تو مین سنسار سے ہاتھ اوٹھالون۔ یوگ اور جاپ کو تیاگ دون۔ تمھارے چرنون مین رہون اور تمھاری محبت کی پوجا کرون۔

ایسی باتین مین نے کبھی نہ سنی تھین۔ مجھے سنکر غصہ آگیا۔ لیکن لہو کے گھونٹ پی کر چپ ہو رہی۔ مین نے اسکی کڑوی باتون کو شربت سمجھا۔ اس لیے کہ مین اس کے بس مین تھی۔ یہ مشہور ہے پرائے بس مین کبھی نہ ڈالے۔ میرے چپ رہنے سے ڈشٹ سادھو خوش ہوگیا اور مین اسکے پنجہ سے نکلنے کی تدبیر سوچنے لگی لیکن روپیہ میرے پاس نہ تھا۔ خالی ہاتھ جاتی تو کہان جاتی۔ دھونی کے پاس طاق مین سادھو نے چیتھڑے مے باندھکر کچھ روپے چھپا رکھے تھے۔ مین رات کو بیٹھے سے اٹھی۔ طاق سے روپے کی پوٹلی نکالی اور دبے پاؤن کٹی سے باہر نکلی۔ سادھو سو رہا تھا۔ مین نے اسکے خراٹے کی آواز سنی تھی۔

مین تاریکی مین قدم بڑھاتے ایک طرف چل پڑی صبح ہوتے ہوتے کٹی سے بہت دور نکل آئی۔ ایک "نالاب" کے کنارے بیٹھ کر منہ دھویا۔ بیرے سے بھبوت چھڑالی پیشانی سے ٹیکہ ہٹایا۔ اور دل مین مضبوط ارادہ کرلیا کہ اب سادھو سے ہمیشہ نفرت کرون گی۔ ایک درخت کے نیچے بیٹھکر سوچتی رہی کہ اب کہان جاؤن گھر نہین جا سکتی وہان کیا منہ دکھاؤن گی۔ دوسرا ٹھکانا کونسا ہے کچھ لوگ راستہ سے جا رہے تھے۔ مین نے پوچھا۔ کہان جاؤ گے بولے پریاگ ماگھ میلہ مین۔ انہی کے ساتھ مین بھی چلی آئی۔ ابھی میلہ شروع نہین ہوا تھا۔ میرا خیال تھا کہ یہان ٹھہر کر انتظار کرون گی کہ اس بدمعاش نے مجھے دیکھ لیا۔ دن بھر میرے ساتھ پھرا کیا۔ مین اسکی صورت دیکھکر ڈر کے مارے سہمی جاتی تھی۔ شام کے وقت اسکی نظر بچا کے دریا کے کنارے کنارے دور چلی آئی اور رات وہین ریت پر بسر کی۔ آج کا واقعہ آپ نے خود دیکھ لیا۔ مین نے پوچھا اب تم کہان جاؤگی اس نے کہا۔ پرماتما جہان لیجائے۔ مین کچھ اور کہنا چاہتا تھا۔ مگر وہ یہ کہکر چلنے لگی۔ کہ زندگی ہے تو پھر ملینگے۔ آج کی ملاقات یاد رکھنا۔ مین حیرت سے کھڑا دیکھتا رہا۔ اور کملا ایک طرف چلی گئی۔

(۵)

زمانہ انقلاب پذیر ہے۔ کسی چیز کی ایک حالت قائم نہین رہتی۔ میری پریشانیون نے بھی پلٹا کھایا۔ امیدون کے دن پھرے۔ اطمینان کے مسرت بخش جلوے آغوشِ تمنا مین نمودار ہونے لگے۔ یعنی میری سابقہ ملازمت مجھے پھر مل گئی۔ آہون نے اثر دکھایا۔ اپیل مفید ثابت ہوئی۔ میرا دماغ پھر دلچسپ اور دلکش خیالات کا مرکز بن گیا۔ لیکن کملا کی یاد کبھی کبھی بیچین کر دیا کرتی تھی۔ مین سوچتا تھا کہ آہ وہ کس حال مین ہوگی۔ مین اکثر دل ہی دل مین اپنے اوپر نفرین کرتا تھا کہ غریب کملا کی امداد مجھ پر فرض تھی اور افسوس کہ مین اس فرض کو ادا نہ کر سکا۔

مین بنارس مین تعینات تھا۔ جہان کا گوشہ گوشہ دنیائے موسیقی ہے۔ جہان کا ذرہ ذرہ حسن متحرک تصویرون کا جلوہ گاہ ہے۔ جہان آب و ہوا سے دوشیزگی ٹپکتی ہے۔

مین ہمیشہ سے سیر و تفریح کا عادی تھا۔ بنارس مین بھی فرصت کا وقت کسی نہ کسی دلچسپ مشغلہ مین بسر کرتا رہتا تھا۔ کبھی کبھی احباب کے اصرار سے تھیٹر و بائسکوپ مین چلا جاتا تھا۔

جس زمانہ کا مین ذکر کر رہا ہون اس زمانہ مین ایک تھیئٹریکل کمپنی بنارس مین کھیل رہی تھی۔ اس کے تماشون کی شہرت نے مجھے بھی اپنی طرف کھینچا اور ایک دن چند احباب کے ساتھ مین تماشہ دیکھنے گیا۔ مشہور تھا کہ آج نہایت عمدہ تماشہ ہے۔ ہیروئن کا پارٹ ایک حسینہ اس خوبی سے ادا کرتی ہے کہ اسکی ہر ادا دل مین اتر جاتی ہے۔ اس قتالۂ عالم ایکٹرس کے حسن زاہد فریب اور نغمۂ سامعہ نواز کی تعریف سنکر ایک دنیا تماشہ گاہ کی طرف کھچی آتی ہے۔

مین نے جاکر دیکھا تو تھیئٹر کا ہال کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ تماشائیون کا وہ ہجوم تھا۔ گویا تماشہ گاہ کوئی آدمیون کا جنگل ہے۔ جس مین ہر طرف سر ہی سر نظر آرہے ہین۔ نگاہین منتظر تھین۔ انتظار شاق تھا۔ خدا خدا کرکے پردہ اوٹھا اور ہیروئن سہیلیون کے جھرمٹ مین محو ترنم نظر آئی۔

آنکھون کے سامنے ایک بجلی چمک گئی۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ حسن مجسم ہو کر سامنے آگیا ہے۔ چودھوین رات کا چاند ستارون کے حلقے مین اپنی آب و تاب دکھا رہا تھا۔ دیر تک مجھ پر محویت کا عالم طاری رہا سنبھلا۔ تو اور بھی غرق حیرت ہوگیا۔ مین نے دیکھا کہ اس بزم عیش کی رونق محفل کملا ہے۔ مین اس مشاہدے کو فریب نظر سمجھتا تھا۔ کملا یہان کہان اور پھر مین نے اسکو گاتے ہوئے کبھی نہین دیکھا۔ رفتہ رفتہ مجھے یقین آگیا۔ یہ دراصل کملا تھی اور اپنے حسن ترنم خیز سے اسٹیج پر بجلیان گرا رہی تھی۔ میری روح نغمون کے جھکولون مین ڈوب رہی تھی اور دل حسن کی موجون مین غوطے کھا رہا تھا۔ موسیقی کی حسن شان بڑھ جاتی ہے۔ — اعظمی

(باقی آئندہ مین م)

اُردو مصنفین کی بہترین کتابین

ناظرین صداقت کے علمی ذوق کے لیے ایک بک ایجنسی قائم کی گئی ہے جسکی مختصر فہرست درج ذیل ہے - امید ہے کہ جناب نے اگر ابھی تک یہ کتابین نہ ملاحظہ کی ہون تو جلد منگوا کر مطالعہ فرمایئے -

مینجر - صداقت بک ایجنسی توپخانہ بازار کانپور

خیالات عزیز - مولوی عزیز مرزا مرحوم کے مضامین کا بہترین مجموعہ مع مقدمہ از نواب وقار الملک مرحوم قیمت ... ۲

پریم بتیسی - منشی پریم چند کے بتیس مضمون کا مجموعہ دو حصون مین ہر قیمت فی حصہ

سیلف گورنمنٹ - زیر سایہ برطانیہ سیلف گورنمنٹ حاصل کرنے کے متعلق نہایت وضاحت سے بحث کی گئی ہے - قیمت چھ آنہ ۶/

ہوم رول - ہوم رول کے متعلق نہایت وضاحت سے بحث کی گئی ہے - قیمت ۶/

نصائح چانکیہ - یعنی نامور ہند چانکیہ کی مشہور معروف کتاب کا ترجمہ اردو قیمت ۶/

طرق دولتمندی - اسمین دولت حاصل کرنے کے طریقے نہایت خوبی سے دکھائے گئے ہین - قیمت ۸/

روٹھی رانی - حسن و عشق کی سچی داستان - تریاہٹ کی سچی کہانی قیمت ۶/

مثنوی سحر - کالیداس کی مشہور و معروف شکنتلا کا لطف اوٹھانا ہو تو مثنوی سحر پڑھیے - قیمت ۶/

نیل کا سانپ - کلوپیٹرا اور انتانی کی حسرت بھری داستان با نقل تاریخی واقعہ حسن و عشق کی لگاوٹین قیمت

گورا - دکھیا رانڈون کی رام کہانی وید مقدس اور شرع محمدی کی رو سے عقد بیوگان پر دلائل قیمت دو روپیہ آٹھ آنہ

محسن سرور کامل - حکیم محمد علی خان کا مشہور زمانہ ناول ۳ حصون مین قیمت

امتحان وفا - انگلستان کے مایہ ناز شاعر لارڈ ٹینسن کی ایک مشہور افسانے کا ترجمہ - قیمت ۶/

جہان آرا بیگم - مشہور بنت شاہجہان کی سوانحعمری - قیمت ۶/

چورون کا کلب - مؤلفہ ظفر عمر بی - اے علیگ - قابل دید ناول قیمت

نیلی چھتری - سراغرسانی کا عجیب و غریب افسانہ اردو مین اپنی قسم کا پہلا ناول قیمت

بہرام کی گرفتاری - نیلی چھتری کے بہرام کی گرفتاری - قیمت

میگھ ابر - کالیداس کی نظم میگھ دوت کا منظوم اردو ترجمہ مع آٹھ عکسی تصاویر کے قیمت ۸/

بزم احباب - اخلاقی کہانیون کا گنجینہ - قیمت ۸/

مکمل عورت - دو لڑکیون کی تعلیمی و سوشیل حالت کا مقابلہ ایک کو یورپین اسکول اور دوسری کو کنیا ودیالہ مین داخل کر کے یہ ثابت کیا گیا ہے کہ کنیا ودیالیہ کی لڑکی تعلیمی و سوشیل حالت مین بہتر رہی ہے - قیمت ۸/

حیات بیوہ - بیوگان کی حالت زار کا سچا فوٹو اور انکی جانکاہ مصیبت کا دل گداز نقشہ - قیمت ۵/

اردو مضمون نویسی - جسمین بچون کی اردو مضمون نگاری کے طریقے درج ہین - قیمت ۸/

مشاہیر یونان و رومہ - جسمین یونان و رومہ کے اولوالعزم مدبرین کے سوانحی حالات

البیرونی - علامہ ابو ریحان یعنی مصنف کتاب ہند کی محققانہ سوانحعمری

تسخیر فرانس - ۸/

مسلمانان اندلس

مصور غم علامہ راشد الخیری دہلوی کی قابل دید مشہور زمانہ تصانیف

افسانہ الجمیلہ - جمیلہ کے شرح حالات قیمت ۸/

قربانگاہ حسن قیمت

نوحہ زندگی - ایک بیوہ کی دردناک داستان قیمت ۱۲/

در شہوار - قابل دید کتاب قیمت ۱۰/

سوکن کا جلاپا - ایک لڑکی بر باس نے سوکن لاکر کیا کیا مظالم کیے قیمت ۶/

گوہر مقصود - تابستان کی پری اور لال کی تلاش قیمت ۶/

سنجوگ - ایک مصیبت زدہ لڑکی کی داستان قیمت

ماہ عجم - ایران پر مسلمانون کی فوج کشی اور حسن و عشق کا نقشہ ایک ساتھ

دیکھنا ہو تو اسکو پڑھیے قیمت

عروس کربلا - بنو امیہ و بنو فاطمہ کی تاریخی قصہ کے پیرایہ مین قیمت

منازل السائرہ - اسکا مطالعہ ہندوستانی کے لیے نہایت مفید ہے - قیمت

سراب مغرب - اسمین دکھلایا گیا ہے کہ موجودہ زمانہ کی روش نے لڑکیون پر کیا اثر کیا قیمت ۸/

محبوبہ خداوند - قیمت

بنت الوقت - ایک فیشن کی دلدادہ لڑکی کی حسرت بھری داستان قیمت ۸/

جوہر قدامت - دو بہنون کی کہانی قیمت ایک روپیہ آٹھ آنہ

تائید غیبی - مسلمانون نے اندلس مین کیا کیا قیمت آٹھ آنہ

مسدس حالی مولانا حالی کی نہایت مشہور و معروف نظم پاکٹ ایڈیشن

عثمان و مریم جنگ صلیبی کے زمانہ کے حالات کا پر لطف بیان

تجرد و ازدواج ازدواج کے متعلق نہایت ضروری معلومات

رموز فطرت - ۸/

گنج شائگان - دنیا بھر کے ملکون کے سکون کے دو دو رخون کی اصلی تصویر دو حصہ

تاج و نشان دنیا بھر کی سلطنتون و ریاستون کے تاج و نشان قومی جھنڈے پھریرے - مونوگرام وغیرہ اصلی قیمت دو حصہ

دستار و کلاہ - تمام دنیا کی مختلف قسم کی ٹوپیون و پگڑیون کے مفصل حالات قیمت ۸/

طلسم تاریخ - تاریخ گوئی کا مادہ وغیرہ اسمین جمع کر دیا گیا ہے قیمت

علم التاریخ ابجد کے حساب سے تاریخ نکالنے کے فن مین بے بدل کتاب ہے

تاریخ اودھ کامل دو جلدون مین - نواب سعادت علی کے عہد سے لیکر واجد علی شاہ کی معزولی تک کے مفصل حالات نہایت با محاورہ پیرایہ مین دکھائے گئے ہین

سوانحعمری - مہاراجہ کشن پرشاد وزیر اعظم دولت آصفیہ دام ملکہ حیدرآباد

کے حالات - قیمت

مرقع کالج - علیگڈہ کالج کی اندرونی زندگی کے حالات ۱۲/

فریاد داغ - مرزا داغ دہلوی کی مشہور و معروف مثنوی

مختصر الاصول - اردو مین ایسی کوئی کتاب فقہ کے متعلق نہین لکھی گئی ہے - قیمت

احسن الاذکار - حضرت غوث الاعظم کی سوانحعمری ۱۲/

تذکرۃ السلوک - فلسفہ اور حکمت کو لیے ہوئے مصطلحات صوفیہ کی تشریح کی گئی ہے زبان اردو - قیمت

ذکر رحمانی - شاہ فضل الرحمن گنج مرادآبادی کی سوانحعمری

کنز الطغریٰ - قابل دید کتاب ہے - قیمت

سلیمانہ و فرزانہ قابل دید ناول ہے - قیمت ۸/

مخزن الفوائد کامل دنیا بھر کے اوزان پیمانے - سکے جات - فوٹو گرافی - ہاف ٹون بلاک وغیرہ کے مفصل حالات قیمت

شکیل لیلیٰ کی حسین بی بی دلکش ترجمہ قیمت

شرح کاف - عمل جراکات کی مفصل اردو شرح

بوہرون کی تاریخ - بوہرہ قوم کی محققانہ تاریخ قیمت

مثنوی جانستان - عشق کا سچا فوٹو قیمت ۲/

جنگ یورپ - اگر جنگ یورپ کے مفصل حالات دیکھنا ہون تو اسکو ملاحظہ فرمایئے - ۸/

افسون - وفاداری - جرأت و ہمت کا سبق آموز ناول - بی بیون کے پڑھنے کے لائق

بحر الفوائد - طریقہ ہائے جفر کے اکابرین کی مفصل شرح

مکن باٹی - محمود اور پارسی اس کے عشق کا سچا افسانہ ۸/

مقدرات الطبیعات - علوم طبعی اس وقت دنیا بھر پر حکومت کر رہے ہین - مگر اردو زبان اس سرمایہ سے خالی تھی یہ کتاب بہت موزون ہے

دریائے لطافت - یہ مرزا انشا خان انشا کی لاجواب کتاب ہے ترمیم و اختصار کے ساتھ دوبارہ شائع کی گئی ہے

طبقات الارض - اس علم پر اردو زبان مین پہلی کتاب ہے - قیمت

اسرار رنگون دلچسپ افسانے

برما مین رنگون کے مختلف النسل باشندون کے معاشرتی حالات

محاربات صلیبی - یورپ نے بیت المقدس کو نکالنے کے لیے کوششیں کین - تفصیلی حالات

تصانیف علامہ شبلی مرحوم

- سیرۃ النبی صلعم
- الانتقاد حصہ دوم قیمت
- الفاروق
- المامون
- الغزالی
- سیرۃ النعمان
- سوانح مولانا روم
- مقالات شبلی
- رسائل شبلی
- شعر العجم
- الفصاحۃ حصہ دوم شعرائے متوسطین کا دور - قیمت
- الفصاحۃ حصہ سوم شعرائے متاخرین کا دور - قیمت
- الکلام ... قیمت
- مثنوی صبح امید قیمت
- مقالات عالمگیر

ناول

- انقلاب روس ۵/
- سفید چڑیل ۲/
- جنگ سرا ۳/
- بے زبان دوست ۲/
- معشوق بیوفا ۳/
- خوفناک قتل ۲/
- جنگ عراق ۲/
- شہنشاہ عیاران ۲/
- محبوبۂ شام ۲/
- نظیر عشق ۲/
- خونی بہن ۳/
- خونی جعلی ۲/
- بنگالی جاسوس ۶/
- حسن پرست ۳/
- فلورا فلورنڈا ۲/
- خونی آقا ۲/
- بوالہوس بنگالی ۲/
- مرد میدان کامل ۲/
- مسٹر نقو ۳/
- خوبصورت کاہنہ ۳/
- نیرنگ ارم
- زرالاعاشق
- محروم وصال
- معشوق بیوفا
- درگیش نندنی ۵/
- عزیزۂ مصر ۳/
- الفانسو ۲/
- فاتح مفتوح
- ایام عرب کامل ۶/
- فتح اندلس ۶/
- یوسف نجمہ
- زوال بغداد
- روحۃ الکبریٰ
- فلپانا
- خونین ملکہ
- حسن کا ڈاکو کامل
- دربار حرام پور ۱۰
- عجیب دان دلہن
- طاہرہ
- نغمۂ چمن
- قیس لبنیٰ
- ملکہ عزیز کامل
- آغا صادق کی شادی ۱۰
- مقدس نازنین
- بوپاپی حصہ اول
- دوم
- الائیس بی بی
- خوفناک محبت
- آہ ملک
- افسانۂ فتین
- ملکہ زنوبیہ
- سکینہ بنت حسین
- ابو بکر شبلی
- سوانح جنید بغدادی
- سوانح خواجہ معین الدین چشتی
- منصور موہنا
- ملک العزیز ورجنا
- حسن انجلینا
- فردوس بریں
- حسن بن صباح
- دلچسپ کامل
- بدرالنساء کی مصیبت
- دلکش کامل
- بادشاہ عمل اول
- دوم
- سوم
- چہارم
- پنجم
- شام جوانی
- زیب النساء
- فدائی فوجدار
- جام سرشار
- سیر کہسار کامل
- معشوقۂ فرنگ
- قلب بجسم
- گنجینۂ سراغرسانی کامل
- بادشاہ سلامت
- جوش خون
- خونی قسمت
- دھوکا یا طلسمی فانوس
- خواب کلکتہ کامل
- ترنم اکبری کامل
- ترنجانہ
- الکیمیو

باہتمام خواجہ عبد السلام صداقت پریس کانپور سے شائع ہوا

The Sadaqat
CAWNPORE

REG-No. A 1424

صداقت

جمال پر تو حق عزم مستقل میں رہو
زبان پر بھی وہی ہو جو تیری دل میں رہی
(احسن سہسی)

اڈیٹر- خواجہ عبدالسلام

ہفتہ وار

قیمت سالانہ ۔ے؍
ششماہی عا؍
فی پرچہ [illegible]

جلد ا | کان پور- چہارشنبہ ۲۵- مارچ ۱۹۲۵ء مطابق ۲۹- شعبان المعظم ۱۳۴۳ھ | نمبر ۳

ادبیات

علامہ اقبال کا درس عمل اور اُس کی تضمین

—(از مولانا حکیم محمد قیام الدین صاحب بخت جونپوری)—

تا ہدا جامۂ تفریق دریدن آموز — از قیود من و تو پاک رہیدن آموز
شور تکبیر ز ناقوس شنیدن آموز — دانۂ سبحہ بہ زنار کشیدن آموز

گر نگاہ تو دو بین ست نہ دیدن آموز

دل سے اے شیخ مٹا نقش دوئی کو ہر روز — سبکو اک آنکھ سے تو دیکھ کے ہو لطف اندوز
کفر و ایمان کے تو جھگڑے میں ہے بیجا دلسوز — دانۂ سبحہ بہ زنار کشیدن آموز

گر نگاہ تو دو بین ست نہ دیدن آموز

اپنی ہستی کو ہر اک رنگ سے نافع تو بنا — تیرا بس کام ہو ہمدردی مخلوق خدا
گلشن دہر میں آیا ہے تو کچھ کر کے دکھا — آفریدند اگر شبنم بے مایہ ترا

خیز و بر داغِ دلِ لالہ چکیدن آموز

گر صبا تو ہے تو گلزار میں غنچوں کو کھلا — آب نیساں ہے تو جا سیپ میں تو بنجا
نہر تو ہے تو کر اشجار کو سیراب سدا — آفریدند اگر شبنم بے مایہ ترا

خیز و بر داغِ دلِ لالہ چکیدن آموز

تو کسی سے نہ خلش رکھ یہ ری سُن لے یہ پند — اور بے وجہ کسیکو کبھی پہنچا نہ گزند
ہاں مگر وقت پہ رہ فرض کا اپنے پابند — اگرت خارِ گل تازہ رسے ساختہ اند

پاسِ ناموسِ چمن دار و خلیدن آموز

یہ سمجھ رکھ کہ فنا ہی میں ہے بس تیری بقا — مٹکے ہر بار اُبھر مثل حباب دریا
اپنی پامالی و مجبوری کا کچھ کر نہ گلا — باغباں گر زخیابانِ تو برکند ترا

صفتِ سبزہ دگر بارہ دمیدن آموز

کعبہ تیرا ہو مکاں یا کہ وطن ہو کاشی — جب تلک آزاد نہ ہو وہاں تجھے کیا شاباشی
تنجت اقبال نے کی خوب یہ گوہر پاشی — تا کجا در تہ بال دگراں می باشی

در ہوائے چمن آزادہ پریدن آموز

دنیا کی جدید اسلامی ریاستیں

جنگ یورپ کے بعد سے بہت سی جدید اسلامی ریاستیں قائم ہوئیں جن میں سے [illegible] ریاستیں اب تک قائم ہیں- اور وہ یا تو جمہوریہ روس سے متحد ہیں یا روس نے انکی آزادی کو تسلیم کر لیا ہے-

۱- جمہوریہ آذربایجان	آزاد ہے	۶- جمہوریہ تاتارستان	[illegible]
۲- جمہوریہ داغستان	روس میں شامل ہے	۷- جمہوریہ باشکرد	آزاد ہے
۳- جمہوریہ کرغز	آزاد ہے	۸- جمہوریہ بخارا	[illegible]
۴- جمہوریہ شمالی قفقاز	روس میں شامل ہے	۹- جمہوریہ خیوا	"
۵- جمہوریہ ابخازیہ	"	۱۰- جمہوریہ کریمیا	"

۷۸۶
ہفتہ وار
صداقت
چہارشنبہ ۲۵ مارچ سنہ ۱۹۲۵ء

وَیسرائے کا سفر انگلستان

جبسے لارڈ ریڈنگ کے سفر انگلستان کی اطلاع سرکاری طور پر ہوئی ہے اسوقت سے اس مسئلہ نے ایک خاص اہمیت حاصل کرلی ہے۔

بعض لنڈن کے اخبارات وزیر ہند اور ویسرائے کی اس ملاقات کی نسبت طرح طرح کی چہ مگوئیان کر رہے ہین انکے نزدیک اسوقت ہندوستان مین کوئی ایسا اہم مسئلہ نہین ہے کہ اس پر گفتگو کرنے کے لیے ویسرائے کو لنڈن بلایا جائے۔

اس سے قبل جبکہ تحریک خلافت۔ ترک موالات۔ ہنگامہ مالابار فسادات کوہاٹ وغیرہ کا زور تھا اور حکومت کی بنیادین متزلزل ہورہی تھین صرف برقی پیغامون پر اکتفا کی گئی۔

لیکن اب کہ ہندوستان کا مطلع امن بظاہر سیاسی پیچیدگیون کے غبار سے صاف نظر آتا ہے توضرور یہ طلبی ایک معمہ بنجاتی ہے لارڈ ہارڈنگ کے زمانہ مین تقسیم بنگالہ مین ترمیم کی گئی حکومت ہند کلکتہ سے دہلی کو تبدیل کی گئی۔ لارڈ چیمسفورڈ کے زمانہ حکومت مین پنجاب مین مارشلا جاری کیا گیا۔ مگر ویسرائے کو بلاکر دوبدو گفتگو کرنا ضروری نہین سمجھا گیا۔

ایسی صورت مین دعوت ملاقات کو جسقدر حیرت و استعجاب سے دیکھا جائے کم ہے۔

لارڈ برکن ہیڈ (وزیر ہند) لارڈ ریڈنگ (ویسرائے) سر ہارکورٹ بٹلر (گورنر برما) سر ہنری وہیلر (گورنر بہار) جیسے اراکین حکومت کا جمع ہونا خالی از علت نہین ہوسکتا دیکھیے اس عناصر اربعہ کا اجتماع کیا رنگ لاتا ہے۔

بظاہر وزیر ہند اور ویسرائے کی ملاقات کی نسبت قیاس و قرائن کی بنا پر مندرجہ ذیل خیالات قائم کیے جاسکتے ہین

(۱) مڈیمن کمیٹی کے متعلق وزیر ہند سے مشورہ کرنا اور اقلیت رپورٹ کے بابت سفارش کرنا۔

(۲) صوبۂ بنگال۔ اور سی۔ پی کے حالات کو وزیر ہند کے ذہن نشین کرنا۔

(۳) سنہ ۱۹۲۹ء سے قبل ریفارم اسکیم کی دوسری قسط دینے کی سفارش کرنا۔

(۴) دیسی ریاستون مین جو پیچیدہ حالات پیدا ہوگئے ہین انکی بابت مشورہ کرنا۔

(۵) ہندوستان کی غلامی کی بندش مین کچھ اضافہ کرنے کا مشورہ دینا۔

بظاہر لارڈ ریڈنگ سے یہ توقع رکھنا کہ وہ ریفارم اسکیم کی دوسری قسط کو سنہ ۱۹۲۹ء سے قبل دینے کی سفارش کرین ایک امید موہوم سے زیادہ نہین کیونکہ انکا گذشتہ طرز عمل اسکے خلاف ہے۔

بہرحال کچھ بھی ہو اس سفر سے ایک قسم کی خیال آرائیون کا موقع مل گیا ہے اور جب تک اس ملاقات کا نتیجہ ظاہر نہوگا۔ اس سفر کے متعلق عجیب عجیب خیالات پیدا ہوتے رہین گے۔

مگر ہم تو خدا سے یہی دعا کرینگے کہ لارڈ ریڈنگ کے دل مین وہ خدائے برتر کچھ ایسا خیال پیدا کردے کہ وہ سنہ ۱۹۲۹ء سے قبل ریفارم کی دوسری قسط دینے کی سفارش کرین۔

مڈیمن کمیٹی کی رپورٹ

ایک کمیٹی اصلاحات کی تحقیقات کی غرض سے سنہ ۱۹۲۴ء مین گورنمنٹ نے بنائی تھی جو مندرجہ ذیل اشخاص پر مشتمل تھی۔ (۱) سر الگزنڈر مڈیمن (چیرمین)

(۲) سر آرتھر فروم (۳) سر سیکرلیف اسمتھ

(۴) سر میان محمد شفیع (۵) مہاراجہ صاحب بردوان

(۶) سر تیج بہادر سپرو (۷) سر سیوا سوامی آئر

(۸) مسٹر جناح (۹) ڈاکٹر پرانجپے

جسکی رپورٹ حال مین شائع ہوئی ہے۔

اول الذکر پانچ ممبران سے آخر الذکر ۴ ممبران نے اختلاف کرتے ہوے ایک رپورٹ الگ قلمبند کی ہے۔

اکثریت رپورٹ کا خلاصہ یہ ہے

موجودہ صورت حال مین اصلاح کی کوئی تدبیر نہین بتائی گئی اور جو ترمیمین گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ مین تجویز کی گئی ہین انسے بجز اسکے کہ جناب ویسرائے اور گورنران صوبہ کے مطلقانہ اختیارات مین کچھ اور توسیع ہوجائے اور صاحب وزیر ہند جو کبھی کبھی کسی آزاد خیال حکومت کے وقت تھوڑی بہت مداخلت کرسکتے ہین۔ اسکا اختیار بھی کم کردیا جائے۔ باقی صوبجات کی اندرونی آزادی مالیہ پر غیر سرکاری نمائندون کا اختیار عمال سرکاری پر مجالس قانون ساز کی نگرانی صیغہ ہای منتقلہ کی فہرست مین مزید اضافہ اور دیگر غیر سرکاری مطالبات کو قریب قریب بالکل نظر انداز کردیا گیا ہے اور گورنرون کے ساتھ ہندوستانی سرورسون کے حقوق کی حفاظت پر پوری قوت صرف کی گئی ہے۔ اسکے علاوہ اور بعض لفظی اور اصلاحی تغیرات جو گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ مین تجویز کیے گئے ہین وہ اسقدر غیر موثر ہین کہ ان پر بحث ہی فضول ہے۔

اقلیت کی رپورٹ چار غیر سرکاری ممبران یعنی

(۱) سر تیج بہادر سپرو (۲) سر سیوا سوامی آئر

(۳) مسٹر جناح (۴) ڈاکٹر پرانجپے

نے مرتب کرتے وقت قوم کے خیالات کا کسی حد تک لحاظ کیا ہے۔ حالانکہ یہ مطالبات تو قوم آج سے پندرہ برس پہلے مانگتی تھی۔ اور اب تو یہ مطالبات بالکل ناکافی ہین اقلیت کی رپورٹ کی سفارشات کا خلاصہ یہ ہے۔

کہ صوبجات مین دوعملی کی طرز حکومت کو فوراً منسوخ کیا جائے اور اسکے بجائے مکمل و متحد اور خود مختار حکومت عطا کیجائے دوسرا مطالبہ جس پر زور دیا گیا ہے وہ مرکزی حکومت کے سول انتظامات کے متعلق ہے۔ اور اسپر بھی زور دیا ہے کہ عمال حکومت مجالس قانون ساز کے سامنے جوابدہ ہون۔

یہ بھی سفارش کی گئی ہے کہ جب تک ہندوستان اس قابل نہوجائے کہ وہ اپنی مدافعت کے ذرائع و وسائل پر حاوی ہوسکے فوج کا انتظام ویسرائے کے ہاتھ مین رہے اور وہ ان کارروائیون کیلیے مجلس قانون ساز کو جوابدہ ہونگے اور صیغہ جات خارجہ و سیاسی بھی ویسرائے کے پاس رہینگے۔ م

میرا جُرم

(مہاتما گاندھی کے قلم سے)

ینگ انڈیا مین مہاتما جی نے مولانا ظفر علی کے اس مکتوب کا جواب لکھا ہے جو آپ نے مسئلہ سنگساری کے متعلق مہاتما جی کی تحریر سے متاثر ہوکر لکھا تھا۔ مہاتما جی فرماتے ہین۔

مولانا نے میرے بیان کا جو مفہوم پیش کیا ہے وہ اس سے نہین اخذ کیا جاسکتا مین نے قرآن مجید کی تعلیمات پر مخالفانہ یا کسی دوسرے طریقہ پر نکتہ چینی نہین کی البتہ مفسرین قران پر بطور رفع دخل مقدم ضرور اعتراض کیا ہے تاکہ وہ سزائے رجم کی حمایت پر نہ اُتر آئین مین قرآن اور تاریخ اسلام سے واقف ہون اور جانتا ہون کہ کثیر التعداد مفسرین نے آیات قرآنی کی تاویل اپنے ذہنی مفروضات اور پہلے سے قائم شدہ خیالات کی بنا پر کی میرا مقصد یہ تھا کہ لوگون کو اس قسم کی تاویلات کے تسلیم کر لینے کے خلاف متنبہ کردون لیکن اسی کے ساتھ مین یہ بھی کہدینا چاہتا ہون کہ خود قرآن کی تعلیمات بھی نکتہ چینی سے مستثنیٰ قرار نہین دی جاسکتی۔ ہر صحیفہ جو آسمانی ہو۔ ایراد و اعتراض سے تو اُلٹا اپنی حیثیت کو مستحکم کرلیتا ہے اور عقل کے سوا ہمارا دوسرا رہنما نہین۔ کون ہے جو ہمین بتا سکے کہ فلان کتاب منزل من اللہ اور فلان نہین ہے۔ قران کو اول کے مسلمانون نے کچھ اس لیے تسلیم نہین کیا تھا کہ وہ اس کی تعلیم کے من جانب اللہ ہونے کے قائل تھے بلکہ ان کے ایمان کی وجہ یہ تھی کہ اسلام نے ان کی فطرت اصلی کو استدلالاً اپنا گرویدہ کرلیا تھا مین مولانا کے اس بیان کی حرف حرف سے اتفاق کرتا ہون کہ غلطی ایک اعتباری اصطلاح ہے لیکن یہ بات ہمین ایک امر واقع کے طور پر معلوم ہے کہ بعض امور ایسے ہین جنکے غلط ہونے پر ساری دنیا متفق ہے مجھے امید ہے کہ عذاب کے ساتھ کسی کی جان لینا ایسی ہی ایک غلطی سمجھی جائیگی۔

ان تین بیانات مین جنکا حوالہ مولانا نے دیا ہے مین نے تاویل کے محض تین اصول پیش کیے ہین جو میری رائے مین ناقابل گرفت اور غیر ممکن التردید ہین بہرحال مین ان پر اب بھی قائم ہون اگر مجھے اس بات کی پوری آزادی ہے کہ یہ الفاظ مولانا مین شرع اسلامی کی سزائے سنگساری کی تائید مین اظہار خیالات کرون یا اسکی مخالفت کرون۔ تو کیا وجہ ہے کہ مین اس مسئلے پر بھی اپنے اُن اختیارات تمیزی کو کام مین لاکر اس رائے کا اظہار نہ کرون کہ شریعت اسلامیہ کے بموجب سزائے رجم مرے سے دی بھی جاسکتی ہے یا نہین۔

مولانا کے انداز بیان سے مترشح ہوتا ہے کہ وہ اسلام پر کسی غیر مسلم کی نکتہ چینی کی کسی حالت مین بھی تاب نہین لاسکتے۔ مین مولانا کو یہ مشورہ دینا چاہتا ہون کہ ایسے معاملات مین بھی جو جان سے زیادہ عزیز ہون نکتہ چینی کو گوارا نہ کرنا قومی زندگی کی حیثیت اجتماعی کے نشوونما ارتقا کی ممد و معاون نہین ہوسکتی یہ تو کھلی ہوئی بات ہے کہ اسلام کو کسی نکتہ چینی سے اگر وہ غیر معقول ہی کیون نہو کوئی خطرہ نہین ہوسکتا پس مین مولانا سے گذارش کرونگا کہ میرے اعتراضات کو پیش نظر رکھکر وہ ان مہتم بالشان نتائج کی پیچیدگیون کے حل کرنے مین متوجہ ہون۔ جو کابل کے واقعات سنگساری سے پیدا ہوسکتے ہین۔

ص۳ اس کو مداخلت کا زبردست اختیار حاصل ہے اور میرے خیال مین خود مختاری صوبجات کی کوئی اسکیم اس کی اس مداخلت کو نہین روک سکتی۔

وزرا کی تنخواہ نامنظور کردو

اسمبلی مین پنڈت موتی لال نہرو کی تجویز

دہلی ۱۴ مارچ مجلس قوانین ہند مین پنڈت موتی لال نہرو نے تجویز پیش کی کہ وئسراے کی مجلس انتظامیہ کی تمام رقم حذف کردی جاے (سرکاری بنچ کی طرف سے اس پر قہقہہ لگایا گیا)

پنڈت جی نے اس پر فرمایا کہ یہ ایک جامع تجویز ہے جو حکومت کے نظم ونسق کے تمام میدان پر حاوی ہے اور فرمایا کہ یہ تجویز حکومت ہند پر ملامت کا ووٹ ہے جس کی سوراجیہ جماعت تائید کرے گی آپ سنہ ۱۹۲۰ء سے لیکر آج تک کے سیاسی معاملات کی تاریخ بیان کی اور بتایا کہ کس طرح مختلف اوقات مین وئسراے نے مجلس ہذا کی منظور کردہ تجاویز کو بیک جنبش قلم سے مسترد کردیا ہے۔ گول میز کانفرنس کی تجویز آج تک ایک ردی کاغذ کی حیثیت رکھتی ہے اسی طرح لی کمیشن و مجلس محاصل سے تقرر وآ۔ ڈینیس کے نفاذ مین اسمبلی کی راے کو پاؤن سے ٹھکرا دیا گیا۔ لہذا حکومت کس طرح مجلس ہذا کے اعتماد کی حقدار ہوسکتی ہے۔ اور اب گول میز کانفرنس کے بجاے انگلستان مین ایک انتظامی کانفرنس کا انعقاد عمل مین لایا جارہا ہے اور بیان کیا کہ ہم کوئی وفد خود بخود اس موقعہ پر انگلستان بھیجنے کیلیے تیار نہین ہین اسکے بعد آپ نے کہا کہ آزادی کی روح کچلنے کیلیے بیدریغ گرفتاریون سے کچھ نہ ہوگا ہم ہر وقت اس جبر و استبداد کی مخالفت کرین گے۔ خواہ اسمین ہمین بے انتہا مصائب کا سامنا ہی کیون نہو۔

وزراے بنگال کا حلف

سوراجیون کی طرف سے شرم شرم کے نعرے

کلکتہ ۱۷ مارچ مجلس وضع قوانین بنگال مین دو نئے مقرر شدہ وزرا نواب نواب علی چودہری اور راجہ موہن ناتھ راے چودہری وزارت کی نشستون پر مقرر ہوے جب راجہ صاحب نے حلف وفاداری اُٹھایا تو سرکاری اراکین نے نعرہاے مسرت وتحسین اور سوراجیون نے شرم شرم کے نعرے لگاے۔

صدر مجلس نے دیش بندھو داس کو علالت کے بعد تشریف لانے پر ان کو خوش آمدید کہا اسکے بعد ۵۲۴۷۰۰ روپے لگان کے مصارف کے غور پر منظور کرنے کی تحریک پیش ہوئی اسمین تخفیف کرنے کی ترمیمیں وغیرہ ۹۲ تھین۔

روس سے اسیران جنگ کی آمد

قسطنطنیہ جنگ کے تقریباً ۹ سال بعد حال ہی مین چند ترک قسطنطنیہ آے ہین جو ترکی اسیران جنگ مین تھے ترکون نے ایک کمیٹی بنائی تھی جو اس امر کی تحقیقات کر رہی تھی پتہ لگایا کہ کچھ ترک کریمیا کے مسلمان گاؤن مین موجود ہین۔ ان لوگون نے وہان اقامت اختیار کرلی تھی اور تاتاری عورتون سے شادی کرلی تھی جب وہ یہان پہونچے تو تاتاری لباس مین تھے۔

مسٹر شاستری کے خیالات

مسٹر شاستری نے حال مین ایسوشی ایٹڈ پریس کے نمایندے سے فرمایا ہے کہ:-

چند دنون کے واقعات سے ہندوستان کو اس امر کا تجربہ ہوگیا ہے کہ سینڈہرسٹ کے تمام مواعید بے حقیقت تھے۔ آرڈیننس پر اصرار مجلس تحقیقات اصلاحات کا رو کھا پن اور سر عبدالرحیم کا گورنری سے محروم کیاجانا یہ سب واقعات اس کا ثبوت ہین۔

مجلس تحقیقات اصطلاحات کی اقلیت کی روداد سے کرنل ویجوڈ اور دیگر ارکان حزب العمال کو کچھ تقویت پہونچ سکتی ہے لیکن موجودہ قدامت پسند حکومت کی موجودگی مین وہ کچھ نہین کرسکتے۔ ایسی حکومت جس کے رویہ پر مصر روس اور جرمنی کے واقعات شاہد عادل ہین اور جس کے عدل وانصاف کا راز مسودہ جنیوا کے باعث طشت از بام ہوچکا ہے اس سے ایفاے عہد کی کیا امید کیجاسکتی ہے دفتری حکومت زبان سے تو ذمہ دار حکومت کی طرف ہندوستان کی رہنمائی کا وعدہ کرتی ہے لیکن عملی طور پر وہ ہماری نااتفاقیون اور غفلتون سے فائدہ اُٹھارہی ہے اعتدال پسندون کو حکومت کے تعاون سے اب مطلقاً کوئی امید باقی نہین ہے۔

ڈاکٹر اینی بیسنٹ کے خیالات

سوراجیہ کے نمایندے نے ڈاکٹر بیسنٹ سے ملاقات کی اور انھون نے نہرو کمیٹی کی رپورٹ کے متعلق حسب ذیل خیالات کا اظہار کیا۔

سنہ ۱۹۱۹ء کے قانون کو مکمل بنانے کی کوشش یقیناً ناکام ثابت ہوگی اس مین جو تبدیلیان کیجاسکتی ہین اس سے نہ تو ذمہ دار حکومت حاصل ہوسکتی ہے۔ اور نہ کسی طرح کسی جماعت کے لوگون کی خواہشات پوری ہوسکتی ہین۔ البتہ اس سے وہ لوگ خوش ہوسکتے ہین جو رجعت پسند ہین۔ میری ذاتی راے یہ ہے کہ ہمین ضرور ایک جدید قانون بنانا چاہیے اور اس کے لیے مین کام کررہی ہون۔

ہم نے جو مسودہ شائع کیا ہے اس کے متعلق ترمیمین کثیر تعداد مین موصول ہوئی ہین۔ اور ان پر آیندہ ماہ کانپور مین غور کیا جاے گا۔ مجھے امید تھی کہ سوراج کی مجلس ماتحت نے آل پارٹیز کانفرنس نے مین جو ترامیم پیش کی تھین ان پر مقرر کردہ مجلس غور کرے گی لیکن وہ منتشر ہوگئی۔

کنونیشن کے انعقاد پر ہم تمام مجوزہ ترامیم کے متعلق غور کرین گے لیکن اسمین کوئی شک نہین کہ انھین وہ وحدت حاصل نہ ہوگی جو مجلس مذکورہ کی رپورٹ کے بعد حاصل ہوجاتی۔

مین تقریباً مجلس تحقیقات کی روداد اقلیت کی حامی ہون حکومت کو لازم ہے کہ وہ اسے زیادہ اہمیت دے۔ لیکن یہ کتنا غیرممکن ہے کہ قدامت پسند جماعت اس کے ساتھ کیا کرے گی۔

یہ بات یقینی ہے کہ کوئی ایسا شخص جو سیاسیات سے کچھ بھی مس رکھتا ہے وہ مطمئن نہ ہوگا۔ تاوقتیکہ قطعی طور پر سوراج نہ حاصل ہوجاے اگر حکومت روداد اقلیت کو منظور کرنے تو ایک قدم زیادہ اُٹھانا چاہیے۔ اس بات کی مین حامی ہون کہ صوبجات کو خودمختاری نہ دی جاے تاوقتیکہ مرکزی حکومت ذمہ دار نہ بنائی جاے۔ کیونکہ اگر مرکزی حکومت ذمہ دار نہ ہوگی۔ تو پھر ایک قسم کی دوعملی پیدا ہوجائیگی۔ اگر وہ غیرذمہ دار رہی تو وہ صوبجات کی خودمختاری کو تقریباً لغو بنادے گی۔

نقد وتبصرہ

بر ناقوس حرم

(گذشتہ سے پیوستہ)

دوسرا شعر

(۱) پھر لا نگاہون کو اعتکاف کعبہ سے
لوٹ حسن عریانی پردۂ کلیسا سے

اس شعر کا قافیہ غلط ہے۔ اسکی بحث آگے آتی ہے

تیسرا شعر

(۳) گریہ آشکارا ہے درد بے محابا سے
آپ کیون اُلجھ بیٹھے شورش تمنا سے

یہ کیا ہوا اور اسکو ناقوس حرم سے کیا لگاؤ ہے کہان حرم سے سنکھ بجانے کی کوشش کیجارہی تھی کہان شورش تمنا سے گتھم گتھا ہوگئی۔ درد بے محابا کیا ترکیب ہے آج تک کسی نے درد کی صفت بے محابانہ کہین دیکھی ہوگی نہ سُنی محابا دراصل محابات ہے فارسی اور اُردو والے اسکو بحذف ت استعمال کرتے ہین۔ اسکی معنی مروت۔ اعانت۔ صلح۔ نگہداشت لحاظ کے ہین۔ غرضکہ درد کی صفت یونہی بے سمجھے بوجھے رکھدی ہے اور جیسا کہ مین اوپر کہہ آیا ہون تک بندی کی ہے۔ شورش تمنا سے الجھ بیٹھنا کیا معنی بہرحال شعر لغو محض ہے اور اسکو کچھ عنوان سے تعلق نہین۔

چوتھا شعر

(۴) وسعت بصارت کو کم کر اور کم تر کر
کس طرح تجھے دیکھون چشم پر تماشا سے

بصارت آنکھون کی بینائی کو کہتے ہین مطلب شاعر کا یہ ہے اے معشوق حقیقی تو ہماری بینائی کی وسعت کو کم بلکہ بالکل کم کردے اسلیے کہ بینائی کی وسعت کی وجہ سے ہزارون۔ لاکھون مخلوقات کے جلوے ہماری آنکھون مین سماگئے اور وہ پُر از تماشا ہوگئی لہذا اب تو نہین دکھائی دیتا اس وسعت کو کم کرتا کہ تو دکھائی دے اول تو یہ مضمون بھی حرم سے نہ سنکھ بجاتا ہے نہ لگل۔ دوسرے بینائی کی وسعت کم ہوجانے سے یا بالفاظ دیگر چندھے ہوجانے سے خدا کب نظر آئیگا۔ یہ کیا لغو مضمون ہے۔ یہ کیا بیہودہ شاعری ہے قانون قدرت پر اصلاح "ہر ورقے دفتریست معرفت کردگار" جسقدر آنکھ پر از تماشا ہوگی اُسیقدر جلوۂ حسن ازلی زیادہ نظر آئیگا اگر یہ شعر معشوق مجازی کی طرف بھی لیا جاے تو بھی مہمل ہے۔

پانچوان شعر

(۵) تھی زبسکہ معبد سوز گرمی پرستاری
دیر خود بھڑک اُٹھا قشقشہ تمنا سے

مطلب شعر کا یہ ہے کہ ہماری پرستش وعبادت مین وہ گرمی تھی کہ معبد کو جلاے دیتی تھی یعنی ہماری عبادت کی گرمی اس عبادت خانہ کو نہین چاہتی جو اینٹ۔ گارہ۔ لکڑی۔ چونہ سے بنائی گئی ہو۔ چنانچہ ہمارے اس قشقشہ سے جو کہ ہمنے معشوق کی تمنا مین کھینچا ہے دیر بھڑک اُٹھا اور اسمین آگ لگ گئی صندل سرخ ہوتا ہے اسکی سرخی کی آگ نے دیر کو جلادیا۔ اب یہ سب کچھ ہوا مگر حرم سے سنکھ نہ پھونکا مضمون بلاغت کے خلاف ہوگیا شاعر کی قابلیت اور عدم قابلیت تکمیار یہین سے ظاہر ہوتا ہے۔ دیر بتخانہ ہے حرم نہین۔ قشقشہ علامت کفر ہے۔

حامد علیخان حامد ایچ۔ پی

(باقی دارد)

برقیات

برطانوی نجدی معاہدہ

لنڈن۔ کمانڈر بلیرس نے پارلیمنٹ انگلستان مین وزیر خارجہ سے سوال کیا کہ کیا خلیج فارس سے لیکر بحر احمر تک تمام ممالک عربیہ پر ابن مسعود کا تسلط ہو گیا ہے اگر ہو گیا ہے تو کیا حکومت برطانیہ اس شرط پر اسکے تسلط کا اعتراف کریگی کہ وہ عراق کی موجودہ حالت اور آزادی حجاج مین دخل نہ دیگا وزیر خارجہ نے سوال کے حصہ اول کا جواب نفی مین دیا اور دوسرے سوال کے جواب مین کہا کہ حکومت برطانیہ سعود کو اس سے قبل ہی نجد اور اس کے مضافات کا سلطان تسلیم کر چکی ہے۔ حکومت برطانیہ اور سلطان کے تعلقات ایک معاہدہ کی بدولت محفوظ ہین۔

بغاوت کردستان کیلیے ایک کرور کی منظوری

قسطنطنیہ۔ بغاوت کردستان فرو کرنے کے لیے مجلس ملیہ نے ایک کرور لیرا کا خرچ منظور کر لیا ہے لیکن سرکاری تخمینہ ہے کہ غالباً اس بغاوت پر تین کرور لیرا صرف ہونگے۔

جاپان مین کسی امریکن کو زمین خریدنیکا حق نہوگا

جاپانی پارلیمنٹ مین ایک مسودہ پیش ہونیوالا ہے جس کے مطابق اہل امریکہ و دیگر غیر ملکیون کو جاپان مین زمینون کے مالک بننے کا حق نہ دیا جاے گا۔ امریکہ پر یہ بندش اس وجہ سے لگائی گئی ہے کہ امریکہ نے بھی جاپانیون پر اپنے ملک مین بندش لگا رکھی ہے۔ مگر یہ بندش اُنہی ریاستون کے متعلق ہوگی جہان جاپانیون کو اس حق سے محروم کیا گیا ہے۔

بلجیم اور ترکی

قسطنطنیہ کا اخبار وطن رقمطراز ہے کہ بلجیم نے عہدنامہ لوزان تسلیم کر لیا ہے اور حکومت انقرہ سے استدعا کی ہے کہ وہ بلجیم کو اپنا سفیر بھیجنے کی اجازت دین۔

شاہی اختیارات کی تفویض ایک کمیشن کو

لنڈن ۱۷ مارچ کو ملک معظم نے پریوی کونسل کا ایک جلسہ کیا تاکہ اس زمانہ مین جبکہ جلالتماب انگلستان سے باہر رہین تو ضرورتاً شاہی اختیارات کسی کمیشن کو سپرد کر دے جائین۔

مصری انتخابات کے نتائج

لنڈن ۱۸ مارچ ٹائمز کا نامہ نگار قاہرہ سے لکھتا ہے کہ تازہ ترین نتائج انتخاب ذیل ہین۔

جماعت زاغلول پاشا ۱۰۲
حکومت کی مخلوط قوت ۱۰۹
تین نتیجے ابھی شائع نہین ہوے۔

جاپان مین خوفناک آتشزدگی

۳ ہزار مکانات خاکستر اور ۲۰ ہزار آدمی خانہ برباد

ٹوکیو ۱۹ مارچ شہر ٹوکیو کے شمالی حصون مین آگ بھڑک رہی ہے ہزار دلن گھر جل گے ہین لاکھون آدمی اپنا اثاث البیت لادے بھاگے چلے جا رہے ہین۔ تین ہزار مکانات تباہ ہو گئے ہین ۲۰ ہزار آدمی خانہ برباد ہین۔

برطانوی نمایش لنڈن ۲۰ مارچ اس سال برطانوی نمائش کے مصارف کا اندازہ ساٹھ ۶۰ ہزار پونڈ کیا گیا ہے

امریکہ مین خوفناک طوفان

بڑے بڑے شہر صفحہ ہستی سے غائب ہو گئے

شکاگو ۱۹ مارچ امریکہ کی مشرقی ریاستون مین شدید طوفان رونما ہوا ہے آمدورفت کا سلسلہ منقطع ہو گیا ہے ایک پورا شہر اُڑ گیا ہے۔ اتلاف جان کا اندازہ ایک ہزار ہلاک اور ۲۰۰۰ ہزار آدمی زخمی ہین۔ جہان جہان طوفان کی موج گئی دم زدن مین تباہ کر ڈالا۔ بڑی بڑی بستیان صفحہ ہستی سے محو ہو گئین۔ مقام پارشین مین طوفان اسقدر زور پر تھا کہ ایک ایک میل کے فاصلہ پر لاشین جا کر پڑین اور بعض مقامات مین تو لاشین ریزہ ریزہ ہو گئین۔ اسکول کی عمارتین منہدم ہونے سے بہت سے طلبا بھی مر گئے۔ بستیون کی حالت دیکھی نہین جاتی۔ سلسلہ ٹیلیفون متزلزل ہو گیا ہے اسلیے فی الحال نقصانات کی صحیح نہین ہوسکتی

بصرہ مین انگریزی سفارت

لنڈن ۱۸ مارچ۔ دارالعوام مین سرسمویل نے منجانب وزیر مستعمرات فرمایا کہ بصرہ مین انگریزی قونصل کے تقرر کے مسئلہ پر فی الحال بحث ہو رہی ہے جسکا فیصلہ امید ہے کہ بہت جلد ہو جاے گا۔

لارڈ بالفور کا عرب مقاطعہ کرین گے

لنڈن ۱۹ مارچ عربون کی انتظامیہ کمیٹی لارڈ بالفور کے فلسطین تشریف لیجانے پر اسٹرائک کرانے کے انتظام مین سرگرمی سے حصہ لے رہی ہے اور فلسطین کے ہائی کمشنر کو ایک خط لکھا ہے جسمین انسے درخواست کی گئی ہے کہ لارڈ بالفور کے پہونچنے کی صحیح تاریخ سے آگاہ کرین تا کہ کسی قسم کی بد انتظامی رونما نہ ہونے پاے اور نہ عربون کو ایک دن کے بجاے دو دن کام چھوڑنا پڑے۔

جدید کمانڈر انچیف کا تقرر

لنڈن ۲۰ مارچ لارڈ رالنس جگہ سرولیم برڈوڈ ہندوستان مین کمانڈر انچیف کے عہدہ پر مقرر ہونگے

انڈین سول سروس کے بل کی پہلی خواندگی

لنڈن ۱۹ مارچ دیوان خاص مین آج انڈین سول سروس کے قانون کی پہلی خواندگی پاس ہو گئی۔

لارڈ السیکوتھ پریوی کونسل کے ممبر منتخب ہو گئے

لنڈن ۱۹ مارچ لارڈ السیکوتھ پریوی کونسل کی عدالتی کمیٹی کے ممبر منتخب ہو گئے۔

لنڈن ۲۰ مارچ لارڈ اسیکوتھ نے ٹائمز کے سیاسی نامہ نگار کو یہ اعلان کرنے کا اختیار دیا ہے کہ وہ لبرل پارٹی کے بدستور لیڈر رہین گے۔ سیاسی خیالات پر جدید تقرر کا کوئی اثر نہ پڑے گا۔

آیندہ لارڈ برکن ہیڈ وایسراے ہون گے

لنڈن ۲۱ مارچ مانچسٹر گارڈین کا سیاسی نامہ نگار رقمطراز ہے کہ یقینی طور پر امید کیجاتی ہے کہ موسم خزان مین لارڈ ریڈنگ کی جگہ لارڈ برکن ہیڈ وایسراے ہند کے عہدہ پر مقرر ہو جائینگے۔ اور اسر ابرٹ ہورن وزارت ہند کے عہدہ پر مقرر ہون گے۔

ہندوستان

سر عبدالرحیم کا استعفی

کلکتہ یہان خاص حلقون مین یہ خبر مشہور ہے کہ سر عبدالرحیم نے کونسل انتظامیہ سے استعفے دیدیا ہے لیکن گورنر بنگال اسے منظور کرنے پر تیار نہین ہین اور اس کی کوشش ہو رہی ہے کہ انھین سمجھا بجھا کر جنیوا روانہ کیا جاے۔

ابھی تک مسٹر فضل حق اور اُنکے ہمنوا لون نے بھی طے نہین کیا کہ وہ کیا پالیسی اختیار کرین گے۔

سی پی مینوسپلٹی کے انتخابات مین سوراجیون کو شکست

جبلپور ۱۹ مارچ جبلپور کے منیوسپل انتخابات مین کانگرس پارٹی کے امیدوارون کو باوجود کافی جدوجہد کے ناکامی ہوئی۔ خود صدر مسٹر عبدالمجید کو ۳ سو ووٹ مین صرف ۱۲ ووٹ ملے دوسرے وارڈ مین بھی یہ حالت رہی کہ کانگرس کے امیدوارون کو ایک یا دو ووٹ ملے صرف دو یا تین کانگرس کے ممبران منتخب ہو سکے ہین

خان بہادر محمد عثمان کا تقرر

مدراس ۲۰ مارچ اکزیکیٹو کونسل مدراس کیلیے ملک معظم نے خان بہادر محمد عثمان اور مسٹر مرجوری کا تقرر منظور فرمایا ہے۔

لیبر کانفرنس جنیوا مین ہندوستان کے ڈیلیگیٹ

دہلی ۲۰ مارچ بین الاقوامی لیبر کانفرنس جنیوا مین ہندوستان کے حسب ذیل نمانیدے شریک ہونگے سر اے۔ سی چٹرجی۔ سمسرال۔ جے کرنتا۔ سر اسمتھ (نمانیدہ کارخانہ دار) مسٹر ان ایم جوشی (نمانیدہ مزدور پارٹی) (مشیر مسٹر چمن لال)

سولہ لاکھ کا ایک گمنام عطیہ

بمبئی ۲۰ مارچ آج گورنر نے گوکل داس ہسپتال کی ایک زائد عمارت کا سنگ بنیاد رکھا اور ایک گمنام معطی کی طرف سے بعض شرائط کے ماتحت ہسپتال کے لیے ۱۶ لاکھ روپیہ چندہ کا اعلان کیا۔

الہ اباد مینوسپل بورڈ کے جدید چیرمین

پنڈت جواہرلال نہرو صاحب کے استعفے دینے کی وجہ سے جو منیوسپل بورڈ الہ اباد کی چیرمینی کا عہدہ خالی ہوا تھا اسکلیے پنڈت کپل دیو مالویہ اور ڈاکٹر کیلاش ناتھ کا مقابلہ ہوا پنڈت کپل دیو مالویہ نے ۱۷ رائین اور ڈاکٹر کیلاش ناتھ نے ۱۵ رائین حاصل کین لہذا دو رایون کی زیادتی سے پنڈت کپل دیو مالویہ چیرمین منتخب ہو گئے۔

مقدمہ قتل باولا مین دو اشخاص کی رہائی

بمبئی ۱۹ مارچ مقدمہ قتل باولا کے سلسلہ مین جو اشخاص زیر حوالات تھے انمین سے دو اشخاص کافی شہادت نہونے کیوجہ سے رہا کر دیے گئے ایک تو وہ شخص ہے جو بمبئی مین ریاست اندور کا منیجر تھا اور دوسرا ممتاز

کی سوتیلی بہن ہے۔ یہ دونوں شبہ مین گرفتار کر لیے گئے تھے۔ اندور کے بعض ملزمون کے متعلق بیان کیا جاتا ہے کہ انھوں نے اپنے مشیران قانونی کو ہدایت کی ہے کہ دہلی پہونچکر ویسرا ئے سے عرض کرین کہ مقدمہ منتقل کر دیا جا ئے کیونکہ بمبی کی تعصب آمیز فضا مین بلا رورعایت انصاف کی توقع نہین کیجا سکتی۔

دیش سیوا کا ایڈیٹر گرفتار

۱۷ر مارچ جالندھر کے اخبار دیش کے ایڈیٹر سردار دیپ سنگھ گرفتار کر لیے گیے ہین۔

حکومت ہند کی طرف سے تعزیت کا تار

دہلی ۲۱ر مارچ حکومت ہند نے وزیر ہند کو تار کے ذریعہ مطلع کیا ہے کہ وہ لارڈ کرزن کے خاندان سے انکی طرف سے ہمدردی کا اظہار کرین اس تار مین لارڈ کرزن کی موت کو ایک اہم قومی نقصان سے تعبیر کرتے ہوے انکی خدمات کی تعریف کی گئی ہے۔

لارڈ کرزن مر گئے

لنڈن ۲۰ر مارچ لارڈ کرزن انتقال کر گئے آپ سنہ ۱۸۵۹ء مین پیدا ہوے اٹین اور بلیل کالج (آکسفورڈ یونیورسٹی) مین آپ نے تعلیم حاصل کی سنہ ۱۸۸۵ء لارڈ سالسبری کے پرائیوٹ سکریٹری مقرر ہوے ۔ اور سنہ ۱۸۸۶ء مین پہلی مرتبہ آپ پارلیمنٹ کے ممبر منتخب ہوے اس زمانہ مین علاوہ متواتر کئی بڑے عہدون پر کام کرنیکے سنہ ۱۸۹۱-۹۲ء مین وزیر ہند کے ماتحت سکریٹری رہے اور سنہ ۱۸۹۹ء سے سنہ ۱۹۰۵ء تک آپ ہندوستان مین بطور ویسرائے رہے دوسری مرتبہ سنہ ۱۹۰۵ء مین جب آپ کو توسیع ملی تو آپ سے لارڈ کچنر کی جو اسوقت کمانڈر انچیف تھے۔ فوجی پالیسی پر جھگڑا ہو گیا اور آپ کو مستعفی ہو کر جانا پڑا سنہ ۱۹۰۷ء مین آپ کو آکسفورڈ یونیورسٹی کا چانسلر منتخب کیا گیا اور سنہ ۱۹۰۸ء مین آئرلینڈ کے نمایندے بنائے گئے اور سنہ ۱۹۱۱ء مین ارل کے درجہ سے سرفراز کیا گیا۔ سنہ ۱۹۱۵ء مین آپ بعہدہ لارڈ پریوی سیل (مہر شاہی) کا کام کیا سنہ ۱۹۱۶ء سے آپ برابر دارالامرا کے لیڈر رہے اور سنہ ۱۹۱۹ء سے اپنے انتقال تک وزیر خارجہ رہے۔

مقامی خبرین

امپرومنٹ ٹرسٹ

رائے بہادر بابو انند سروپ چیرمین امپرومنٹ ٹرسٹ کانپور کی میعاد ۱۷ر جنوری سنہ ۱۹۲۶ء کو ختم ہو جاوے گی اور اسکے بعد ایک آنریری چیرمین کے مقرر ہونے کی قوی امید ہے جیسا کہ لکھنؤ اور الہ آباد مین پہلے ہی انتظام ہوا ہے ٹرسٹ کے گذشتہ دو دور اہل شہر کے لیے بالکل بے سود ثابت ہوے ہین اب دیکھیے تیسرے دور کا کیا رنگ رہتا ہے ہمنے اس سوال کو محض اس لیے اسوقت چھیڑا ہے کہ ۹ ۱۰ ماہ کی بقیہ مدت مین وہ کچھ ایسے کام کر سکتے ہین کہ کچھ دنون تک اُنکی یاد تازہ رہے اور ہماری خواہش ہے کہ وہ اس بقیہ مدت مین کچھ پبلک کی خیر خواہی کا اظہار کرین

کانفرنس ایسٹر کی تعطیل مین سوشل کانفرنس کا اجلاس کانپور مین منعقد ہوگا اسکی استقبالیہ کمیٹی کے چیرمین منشی جوالا پرشاد وکیل منتخب ہوے ہین۔

میجر رام پرشاد دوبے کا معاملہ ریاست اندور نے کچھ لوگون پر سے اخراج کا حکم واپس کر لیا ہے اسمین مسٹر بھانو داس اور مسٹر سورج مل کے نام ہین مگر اس فہرست مین میجر رام پرشاد دوبے کا نام نہین ہے ہم کو امید ہے کہ ریاست اندور بہت جلد میجر صاحب پر سے بھی اس قسم کا حکم اٹھالے گی۔

مسجد سر کی محال مسجد سر کی محال کا قصہ ایک عرصہ سے پبلک کے سامنے ہے ڈاکٹر مراری لال صاحب کی چیرمینی کے زمانہ مین اس کی ملحقہ زمین کی خریداری میونسپل بورڈ سے ہوئی بیان کیا جاتا ہے کہ اس مسجد کا متولی عبد الشکور رنگریز مسجد کی طرف سے بالکل لا پرواہ تھا جسکی وجہ سے مسجد کی ایک دیوار شہید ہو گئی۔ مسلمانان کانپور کا ایک جلسہ ۲۰ر مارچ کو ۴ بجے شام کے وقت بدین غرض منعقد ہوا کہ متولی مذکور کو برطرف کیا جاے اور جدید متولی کا انتخاب ہو جلسہ مذکور مین حسب ذیل رزولیوشن بالاتفاق منظور کیے گئے۔

نقل رزولیوشن

مسلمانان کانپور کا یہ جلسہ مسجد سر کی محال کے شہید ہونے پر اظہار افسوس کرتا ہے اور اس انہدام مسجد کو جو موجودہ متولی عبد الشکور کی بدانتظامی۔ بے توجہی اور غفلت سے ہوئی ہے عبد الشکور کو ذمہ دار قرار دیتا ہے اور

(الف) عبد الشکور موجودہ متولی کو عہدہ تولیت سے علحدہ کرتا ہے۔

(ب) چونکہ شیخ نور محمد صاحب ولد شیخ غلام حسین مرحوم تعمیر مسجد کو اپنی عالی حوصلگی سے بذات خود تعمیر کرنے کے خواہشمند ہین۔ لہذا یہ جلسہ مسلمانان کانپور کا شیخ نور محمد ولد شیخ غلام حسین مرحوم ساکن محلہ تاج گھر کہنہ کانپور کو مسجد کا متولی قرار دیتا ہے اور موصوف کو یہ اختیار دیتا ہے کہ وہ مسجد مذکور کو اپنے صرفہ سے تعمیر کرا دین

(ج) جلسہ کی راے مین یہ بھی ضروری ہے کہ ایک کمیٹی واسطے صلاح ومشورہ متولی کے مقرر کی جاے جس کے ممبر حسب ذیل ہون۔

(۱) خان بہادر حافظ محمد حلیم صاحب (۲) شیخ محمد ابراہیم صاحب (۳) حاجی قمر الدین صاحب (۴) ڈاکٹر عبد الکریم صاحب (۵) حاجی محمد حنیف صاحب

انجمن تبلیغ اسلام کا جلسہ انجمن تبلیغ اسلام کا دوسرا سالانہ جلسہ ۲۲ر مارچ سنہ ۲۵ء کو صبح کے وقت حلیم مسلم ہائی اسکول مین منعقد ہوا اور دوسرا شام کے وقت اسلامیہ یتیم خانہ مین۔

پہلے اجلاس کی کارروائی مولانا قاری جعفر شاہ صاحب ندوی کے تلاوت کلام پاک سے شروع کی گئی اسکے بعد ڈاکٹر محمد عابد صاحب ناظم انجمن نے رپورٹ پڑھکر سنائی جسمین انجمن کی خدمات تبلیغ اور آمدنی ومصارف کا مفصلاً ذکر کیا تھا آمدنی ومصارف کے اعداد وشمار سے معلوم ہوتا تھا کہ مسلمانان کانپور نے اس انجمن کی

اطلاع ضروری

ہر خاص وعام کو اطلاع دیجاتی ہے کہ ڈاکٹر این ایل سنہا ایم ڈی۔ ای ایچ نے اپنی پرانی دوکان مسٹن روڈ پر سنہا اینڈ سنس کے نام سے پھر ایک دواخانہ جاری کیا ہے آپ الکٹرو ہومیوپیتھک کے ماہر ہین جو صاحب اپنے علاج کے متعلق مشورہ کرنا چاہین صبح ۷ سے ۱۰ تک اور شام کو ۵ بجے سے ۸ تک دیگر اوقات مین کنٹونمنٹ بنگلہ نمبر ۹ پر ملتے ہین منیجر سنہا اینڈ سنس مسٹن روڈ

جانب بہت کم توجہ فرمائی اور اسی اعتبار سے انجمن نے اپنی کم مائگی کی حالت مین جو خدمات انجام دین وہ نہایت شاندار ہین۔ اسوقت انجمن کے پاس ۱۲ سو روپیہ باقی ہین رپورٹ سالانہ پڑھنے کے بعد حافظ ہدایت حسین صاحب بیرسٹر ایم ایل سی نے مختصر تقریر فرمائی جسمین تبلیغ ایسے اہم فریضہ اسلامی کی جانب سے مسلمانان کانپور کی غفلت پر افسوس کا اظہار کرتے ہوے اپیل کی کہ اس مقدس کام کی طرف متوجہ ہون۔ کیونکہ یہی انکی حفاظت کا حقیقی ذریعہ ہے حافظ صاحب کے بعد مولانا شاہ سلیمان صاحب پھلواری نے تبلیغ و اشاعت اسلام کی اہمیت کو دکھلاتے ہوے نہایت دلنشین پیرایہ مین اور زبردست استدلال کے ساتھ ایک پر زور وعظ فرمایا

دوسرا اجلاس رات کو ۸ بجے اسلامیہ یتیم خانہ مین منعقد ہوا تلاوت کلام پاک کے بعد ڈاکٹر مولوی عصمت اللہ صاحب نے اسلامی اور ویدک تمدن کے عنوان سے ایک زبردست تقریر فرمائی ڈاکٹر صاحب کے بعد مولوی شاہ جعفر میان صاحب، اور انکے بعد مولانا شاہ سلیمان صاحب نے تقریر فرمائی اور جلسہ برخواست ہوا۔

بنگال کونسل
سوراجیون کی فتح
وزرا کی تنخواہ نامنظور

کلکتہ ۲۳ مارچ آج کونسل مین وزرا کی تنخواہ کا بجٹ پیش ہونے کی وجہ سے گیلریان تماشائیون سے پر تھین۔ جسوقت وزرا کی تنخواہ کا مسئلہ پیش ہوا۔ عجیب طرح کی ایک کیفیت تھی وزرا کی تنخواہ کی مخالفت مین ٦٩ اور موافقت مین ٦۳ ووٹ آے بعد کونسل نے وزرا کی تنخواہ کثرت آرا سے مسترد کردی۔

بنگال مین گورنمنٹ کو ایک دفعہ پھر شکست کا منھ دیکھنا پڑا سوراجیون کی یہ فتح بھی نہایت شاندار رہی۔

وفد ہلال احمر کے ارکان

ڈاکٹر اسمٰعیل نسیم پاشا انسپکٹر جنرل ہلال احمر ایک نامور ترک ہین اور جنگ ترکی و یونان مین نہایت مفید طبی خدمات انجام دین۔ ڈاکٹر حکمت بے ہلال احمر جنرل سکریٹری اور جرمنی مین ہلال احمر قائمقام ہین ڈاکٹر توفیق بے۔ آپ ایک فاضل پروفیسر اور اخبار نویس ہین۔

مدراس یونیورسٹی مین بی-اے کے امیدوارونکے لیے تجرد کی شرط

مدراس ۱۹ مارچ مدراس یونیورسٹی کے سنیٹ نے یہ قرارداد منظور کی ہے کہ جس طالب علم کو مدراس یونیورسٹی کے امتحان بی-اے یا آنرز مین شریک ہونے کی اجازت دیجاے اسکے لیے اس مضمون کی تحریر پیش کرنا ضروری ہوگی کہ روانگی درخواست کی تاریخ تک اس کی شادی نہین ہوئی۔ البتہ اگر اس کی شادی اس قرارداد کی تاریخ منظوری سے پیشتر ہوچکی ہے تو کوئی مضائقہ نہین اگر یہ تحریری بیان بعد مین غلط ثابت ہوا تو طالب علم کی ڈگری چھین لی جاے گی۔

دہلی کا فساد

دہلی ۲۰ مارچ سول اینڈ ملٹری گزٹ کے نامہ نگار نے بیان کیا ہے کہ مسلمان حکام کے ہدایت کے خلاف شہید کا جنازہ ہندون کے محلے سے لیگئے یہ بیان غلط ہے پولیس کے سوار جنازے کے ساتھ تھے

حسن موسیقی

(گذشتہ سے پیوستہ)

ایک ایک گھڑی مجھے شاق تھی - مین چاہتا تھا کہ جلد تماشہ ختم ہو اور کملا کے حسن کی رسوائی پر پردہ پڑجائے اس وقت اس کے حسن کی دلکشی تو ضرور بڑھ گئی تھی - مگر عصمت کی شان رخصت ہوچکی تھی - شہرت کا دوسرا نام رسوائی ہے -

(۶)

صبح ہوتے ہوتے تماشہ ختم ہوا اور مین گھر چلا آیا - میری طبیعت کا رنگ ہی بدل گیا تھا - مجھے کملا کی حالت پر افسوس تھا - یہ بھی شاق تھی - کہ اسکی داستان اسی کی زبان سے سنون - ایک دن شام کے وقت سر جھکائے ہوئے پارک مین ٹہل رہا تھا - سیر و تفریح کے شیدائیون کا ہجوم تھا - خود بخود میری نظر ایک طرف اٹھ گئی دیکھا کہ کملا مجھے کھڑی ہوئی دیکھ رہی ہے - اس کے ساتھ کوئی اور حسینہ بھی ہے - مین منہہ سے تو کچھ نہ کہہ سکتا تھا مگر ٹکٹکی باندھے دیکھتا رہا - خدا جانے کیا سبب تھا کہ مین بھی چپ تھا اور وہ بھی خاموش - اسکو تو شاید میرے یہان موجود ہونے پر حیرت تھی مگر مجھے حیرت نہ تھی - کیونکہ مین اُسے پہلے دیکھ چکا تھا - تاہم میری زبان سے ایک لفظ بھی نہ نکل سکا -

عورت اظہار خیال مین جتنی شرمیلی ہوتی ہے اتنی ہی دلیر بھی ہوتی ہے آخر کملا نے مجھ سے سوال کیا آپ یہان کہان ؟ مین نے بھی اسی سوال کا اعادہ کردیا اندھیرا بڑھتا جاتا تھا - کملا نے کہا - میرے ساتھ آیئے پارک کے کنارے گاڑی کھڑی تھی - دونون عورتین سوار ہوئین اور کملا کے اصرار سے مین بھی بیٹھ گیا - گاڑی کملا کے قیام گاہ پر جاکے رکی - کملا نے بڑی آؤ بھگت سے کمرے مین لیجاکر مجھے بٹھایا - دوسری حسینہ بھی پاس بیٹھ گئی - بھولی ہوئی کہانیان چھڑ گئین - گزرے ہوئے زمانے کو دعوت دی گئی - کملا کی آنکھون مین آنسو بھر آئے - اُس نے کہا کہ مین جب گنگا کے کنارے آپ سے رخصت ہوئی تو زمانہ میری نظرون مین تاریک تھا - سوچتی تھی کہ کیا کرون - کئی دن تک ماری ماری پھرتی رہی - ڈرتی تھی کہ پھر کسی مصیبت مین نہ گرفتار ہوجاؤن ایک روز یہی محترم خاتون مجھے ملین ان کا نام موہنی ہے خدا نے ان کے دل مین رحم ڈالدیا ان کو میری بیکسی پر ترس آیا - پہلے تو مین ڈری کہ اس مین کوئی بھید نہ ہو مگر اُن کی شکل و صورت اور رس بھری باتون نے میرا دل چھین لیا - مین ان کے ساتھ یہان آئی یہ اس کمپنی مین ایکٹرس تھی - کمپنی ان دنون الہ آباد ہی مین تھی - مین کمپنی کا نام سنکر گھبراتی تھی - لیکن جب مجھ پر پردہ کھل گیا کہ یہان بھی وہی چیز ہے جس کے لیے مین نے گھر چھوڑا تھا تو پھر میری دلچسپی کی کوئی حد نہ رہی - ان کی مہربانیون نے مجھے مول لیا ہے اب بھی ان کے مشغلے مین شریک ہون آیندہ معلوم نہین کیا ہونیوالا ہے "

کہتے کہتے کملا کی آنکھون سے آنسو نکل آئے جس سے معلوم ہوا کہ اُسے اپنی رسوائی کا افسوس ہے - مین نے بھی اپنی کہانی شروع سے آخر تک مختصر لفظون مین سنادی - کہانی کا آخری ٹکڑا پر جوش تھا - جس مین بلا نشان و گمان اسٹیج پر کملا کے نظر آنے کا ذکر تھا - کچھ دیر کے بعد اس سے رخصت ہوا - کملا نے مجھ سے پھر آنے کا وعدہ لیا - موہنی نے مجھے تماشے کی دعوت دی غرض مین کچھ خوش کچھ غمگین گھر واپس آیا خوشی کملا سے ملنے کی تھی اور غم کملا کی رسوائی کا تھا -

کمپنی کئی مہینے تک بنارس مین رہی - اس درمیان مین کمپنی کا اکثر تماشہ دیکھنے جایا کرتا تھا - اور کبھی کبھی کملا اور موہنی سے بھی ملتا رہا - انھین دنون چند خاص ضرورتون کی وجہ سے مجھے دو ہفتہ تک بنارس سے باہر رہنا پڑا - واپسی پر جب مین کملا کے مکان پر گیا - تو کملا نہ تھی - صرف موہنی موجود تھی - جو کملا کی ہمدرد اور محرم راز تھی - مین اس حسینہ سے بھی ایک حد تک بے تکلف ہوگیا تھا اسکی نگاہین بھی مجھے اکثر دعوت محبت دیا کرتی تھین - آج مین نے دیکھا کہ اسکی آنکھین پرنم ہین اور نرگس کے کملائے ہوئے پھول کی طرح اداس -

مین نے پوچھا مزاج کیسا ہے - کملا کہان ہین وہ کچھ نہ بولی - آنکھون سے پیہم آنسو نکلنے لگے - اس کے آنسو میرے دل پر بجلی کا کام کرگئے اور میری روح اس لطیف سیلاب مین ڈوبنے لگی - کچھ دیر بعد مین سنبھلا - دیکھا - کہ وہ برابر رو رہی ہے - مین نے بمشکل اس سے وہی سوال کیا - رو لینے سے کچھ اس کی محبت بھی ہلکی ہوگئی تھی - اُس نے ساڑھی کے آنچل سے آنسو پونچھے اور کہا -

مجھے تو آپ دیکھتے ہین - کملا کے متعلق آپ کچھ نہ پوچھیے مجھی کو آپ اس رنج مین مبتلا رہنے دیجیے - میرا دل دھڑکنے لگا - مین نے پھر کہا " جلد بتایئے ورنہ میری روح پرواز کرجائیگی -

موہنی نے ایک ٹھنڈی سانس بھر کر کہا کملا کے اخلاق کے متعلق تو آپ مجھ سے زیادہ واقف ہین - وہ ایک پاکیزہ خیال لڑکی ہے - جو اس کے دل مین جذبات لطیف کا ایک دریا موجزن ہے - وہ جب یہان آکر میرے ساتھ رہنے لگی - تو مجھے اسکی چھپی ہوئی خوبیون کا اندازہ ہوا - مجھے معلوم ہوا کہ وہ حسن کے ساتھ موسیقی کی بھی دیوی ہے اسکی عزت میرے دل مین بڑھنے لگی اور وہ روز بروز مجھ سے زیادہ محبت کرنے لگی - اسکی شرکت سے تھیٹر مین چار چاند لگ گئے - ہماری کمپنی مین ایک خوبصورت اور شریف نوجوان بھی شریک تھا خدا اسکی مغفرت کرے وہ آج سے چار دن پہلے تک اسٹیج پر برابر آیا کرتا تھا - وہ خوبصورت تھا - موسیقی کا ماہر تھا جو جادو کسی کی نظر مین ہوتا ہے وہ اسکی زبان مین تھا - کملا درپردہ اس سے محبت کرنے لگی - مگر اسکی محبت پاک تھی وہ صرف اس کے نغمون کی عاشق تھی - بلبل جس طرح کلیون کی مسکراہٹ پر بے اختیار ہوجاتی ہے - اسی طرح اسکے نغمے اسکو بیخود بنادیا کرتے تھے - پرسون وہ نوجوان دفعتہً بیمار ہوا - بخار بڑھتا گیا - دردا ہے اثر ثابت ہوئی - آخر کار وہ کل اس دنیا سے رخصت ہوگیا اسکی موت کا سب پر اثر ہوا - مگر کملا اس صدمے کی تاب نہ لاسکی - اسکے دل و دماغ کی کیفیت بدل گئی - اب وہ اپنے حواس مین نہین - پاگلون کی طرح ہنستی ہے - روتی ہے - مین اسکی حالت کو دیکھ نہین سکتی - یہ کہا اور پھر رونے لگی -

اس سانحہ ناگوار کا مجھ پر عجیب اثر ہوا - میرا دماغ چکرانے لگا - ابھی مین سنبھلا نہ تھا کہ دوسرے کمرے سے کملا کی ہنسی کی آواز آئی اور وہ قہقہے لگاتی ہوئی اس کمرے مین آگئی - اسکی صورت پر وحشت برستی تھی - آنکھین سرخ تھین - اُس نے مجھے دیکھتے ہی کہا -

" آپ آگئے - لیکن اب وہ رخصت ہوچکا ..... سنو وہ گاتا ہے ..... کوئی دوا اثر نہین کرتی " یہ کہکر وہ رونے لگی - پھر خود بخود ہنسی - حالانکہ اسکی آنکھون مین آنسو موجود تھے - اور بولی : -

" وہ آواز آئی - ہان ہان - وہی گاتا ہے - مین اسکے پاس جاتی ہون " یہ کہکر وہ کمرے سے نکل گئی - اس کے جانے کے بعد میرے دل کی عجیب کیفیت ہوئی اور نہایت غمگین ہوکر اپنے گھر چلا آیا - مین اکثر کملا کو دیکھنے جایا کرتا تھا - موہنی بھی میری منتظر رہا کرتی تھی - اسلیے کہ مین اس کا شریک غم تھا - موہنی نے اسٹیج پر جانا چھوڑ دیا اور کملا کی حفاظت اور تیمارداری مین مشغول رہنے لگی دوا کا سلسلہ جاری تھا - مگر کملا کے دماغ کی حالت سنبھلنے کے بجائے اور بھی بگڑتی رہی - یہانتک کہ کمپنی کے جانے کا وقت آگیا اور وہ چلی بھی گئی - مگر موہنی کملا کو لیے اسی مکان مین رہتی تھی - مین بھی وہان جاتا رہتا تھا - ایک دن موہنی نے کہا - مین نے تھیٹر سے توبہ کرلی - بہت رسوائی ہوچکی - اب یہی تمنا ہے کہ کملا اچھی ہوجائے تو اسکا پلہ کسی نیک کے دام سے باندھ دون - مین نے کہا - آپ نے اپنے لیے کیا سوچا ہے - موہنی بولی میرا کیا ہے .... "

وہ کہتے کہتے رک گئی - مین نے پھر کہا - آخر آپ نے بھی گذشتہ دامن تجویز کر لیا ہے "

اس نے سر جھکا کر میرا دامن پکڑ لیا - اسکی شرمیلی اداؤن نے میرے دل پر بجلی سی گرادی اور میرا دل دونون سے بھر گیا -

" کس منہہ سے شکر کیجیے اس لطف خاص کا

پرسش ہے اور پائے سخن درمیان نہین

ایک دن جب مین گیا تو موہنی رو رہی تھی - کملا جنون کے جوش مین خدا جانے کہان چلی گئی - مین نے بہت جستجو کی - مگر کچھ پتہ نہ چلا - آج بھی جب مجھے اسکی یاد آتی ہے تو دل پر ایک چوٹ لگتی ہے اور یہ خیال بار بار آتا ہے کہ ہائے مین اسکی کوئی مدد نہ کرسکا -

اب موہنی کے دل سے بھی یہ غم کچھ مٹ سا گیا ہے تاہم جب کبھی کملا یاد آگئی ہے تو ہم دونون کی نظر دن مین اکثر چاندنی راتین بے لطف ہوگئی ہین -

ایک مرتبہ سادھوؤن کے گروہ مین مجھے کملا کا شبہہ ہوا تھا لیکن وہ نہ تھی - خدا ہی کو علم ہے کہ اس پر کیا گذری -

آعظمی

اُردو مصنفین کی بہترین کتابین

ناظرین صداقت کے علمی ذوق کے لیے ایک بک ایجنسی قایم کی گئی ہے جسکی مختصر فہرست درج ذیل ہے- امید ہے کہ جناب نے اگر ابھی تک یہ کتابین نہ ملاحظہ کی ہون تو جلد منگوا کر مطالعہ فرمائیے۔

مینجر- صداقت بک ایجنسی توپخانہ بازار کانپور

خیالات عزیز- مولوی عزیز مرزا مرحوم کے مضامین کا بہترین مجموعہ معہ دیباچہ نواب وقار الملک مرحوم قیمت ... عہ ر

پریم بتیسی- منشی پریم چند کے بتیس قصون کا مجموعہ دو حصون مین قیمت فی حصہ ۱۲ر

سیلف گورنمنٹ زیر سایہ برطانیہ سیلف گورنمنٹ حاصل کرنے کے متعلق نہایت وضاحت سے بحث کی گئی ہے- قیمت چھ آنہ ۶ر

ہوم رول- ہوم رول کے متعلق نہایت وضاحت سے بحث کی گئی ہے- قیمت ۶ر

نصائح چانکیہ- یعنی نامور ہند چانکیہ کی مشہور معروف کتاب کا ترجمہ اُردو قیمت ۶ر

ترقی دولتمندی- اسمین دولت حاصل کرنے کے طریقے نہایت خوبی سے دکھائے گئے ہین- قیمت ۸ر

روٹھی رانی- حسن وعشق کی سچی داستان- ترایاہٹ کی سچی کہانی قیمت ۶ر

مثنوی سحر- کالیداس کی مشہور و معروف شکنتلا کا لطف اٹھانا ہو تو مثنوی سحر پڑھیئے- قیمت ۶ر

نیل کا سانپ- کلوپیٹرا اور انتانی کی حسرت بھری داستان بالکل تاریخی واقعہ حسن وعشق کی لگاوٹین قیمت ۶ر

گورا- دکھیا راندون کی الم کہانی دیو مقابل اور شرع محمدی کی رو سے عقد بیوگان پر دلائل قیمت دو روپیہ بارہ آنہ

حسن سرور کامل- حکیم محمد علی رضوی کا مشہور زمانہ ناول ۳ حصون مین قیمت للعہ

امتحان وفا- انگلستان کے ایک نازنین شاعر لارڈ ٹینسن کی ایک مشہور افسانہ کا ترجمہ- قیمت ۱۲ر

جہان آرا بیگم- شہزادی جہاں آرا بنت شاہجہان کی سوانحعمری- قیمت ۶ر

چورون کا کلب- مولفہ ظفر عمر بی- اے علیگ- قابل دید ناول قیمت عہ

نیلی چھتری- سراغرسانی کا عجیب و غریب افسانہ اُردو مین اپنی قسم کا پہلا ناول قیمت ۸ر

بہرام کی گرفتاری- نیلی چھتری کے ہیرو بہرام کی گرفتاری- قیمت ۱۲ر

میگھ ابر- کالیداس کی نظم میگھ دوت کا منظوم اُردو ترجمہ معہ آٹھ قلمی تصاویر کے قیمت ۸ر

بزم احباب- اخلاقی کہانیون کا گنجینہ- قیمت ۸ر

مکمل عورت- دو لڑکیون کی تعلیمی وسوشیل حالت کا مقابلہ ایک کو یورپین اسکول اور دوسری کو کنیا ودیالہ مین داخل کرکے یہ ثابت کیا گیا ہے کہ کنیا ودیالیہ کی لڑکی تعلیمی وسوشیل حالت مین بہتر بنا ہے- قیمت ۸ر

حیات بیوہ- بیوگان کی مصیبت زار کا سچا فوٹو اور انکی جانکاہ مصیبتون کا دلگداز سین- قیمت ۵ر

اُردو مضمون نویسی- جسمین بچون کی اُردو مضمون نگاری کے طریقے درج ہین- قیمت ۸ر

مشاہیر یونان و رومہ- جسمین یونان و رومہ کے اولوالعزم مدبرین کے سوانحی حالات عہ ر

البیرونی- علامہ بو ریحانی یعنی مصنف کتاب ہند کی محققانہ سوانحعمری عہ ر

تسخیر فرانس- ۸ر

مسلمانان اندلس عہ ر

مصورِ غم علامہ راشد الخیری دہلوی کی قابل دید مشہورِ زمانہ تصانیف

افسانہ سعید بیگم کے مشرح حالات قیمت ... ۸ر

قربانگاہ حسن قیمت ۸ر

نوحہ زندگی- ایک بیوہ کی دردناک داستان قیمت ۱۲ر

دُرِ شہوار- قابل دید کتاب قیمت ۱۰ر

سوکن کا جلاپا- ایک بیوی کی پریاس نے سوکن لاکر کیا کیا مظالم کیے- قیمت ۶ر

گوہر مقصود- تابستان کی پری اور لال کی تلاش قیمت ۶ر

سنجوگ- ایک مصیبت زدہ لڑکی کی داستان قیمت ۸ر

ماہ عجم- ایران پر مسلمانون کی فوج کشی اور حسن وعشق کا تماشا ایک ساتھ

دیکھنا ہو تو اسکو پڑھیے قیمت ۸ر

عروس کربلا- بنو امیہ وبنو فاطمہ کی تاریخ قصہ کے پیرایہ مین قیمت ۸ر

منازل السائرہ- اسکا مطالعہ ہندوستانی کے لیے نہایت مفید ہے- قیمت عہ ر

سراب مغرب- اسمین یہ دکھلایا ہے کہ موجودہ زمانہ کی روش نے لڑکیون پر کیا اثر کیا قیمت ۸ر

محبوبہ خداوند- قیمت ۸ر

بنت الوقت- ایک فیشن کی دلدادہ لڑکی کی حسرت بھری داستان قیمت ۸ر

جوہر قدامت- دو بہنون کی کہانی قیمت ایک روپیہ آٹھ آنہ

تائید غیبی- مسلمانون نے اندلس مین کیا کیا قیمت آٹھ آنہ

مسدس حالی مولانا حالی کی نہایت مشہور و معروف نظم پاکٹ ایڈیشن ۸ر

عثمان ومریم- جنگ صلیبی کے زمانہ کے حالات کا پرلطف مین ۸ر

تجرد وازدواج ازدواج کے متعلق نہایت ضروری معلومات ۸ر

رموز فطرت- ۱۲ر

گنج شائگان- دنیا بھر کے ملکون کے سکون کے دو ورن تصویرون کی اصلی تصویر دو حصہ عہ ر

تاج ونشان- دنیا بھر کی سلطنتون درباسون کے تاج ونشان قومی جھنڈے- پھریرے- مونوگرام وغیرہ اصلی قیمت دو حصہ عہ ر

دستار وکلاہ- تمام دنیا کی مختلف قسم کی ٹوپیون وپگڑیون کے مفصل حالات قیمت ۸ر

علم تاریخ- تاریخ گوئی کا مادہ وغیرہ اسمین جمع کردیا گیا ہے عہ ر

عدد التاریخ ابجد کے حساب سے تاریخ نکالنے کے فن پر بے نظیر کتاب ۱۲ر

تاریخ اودھ کامل دو چار جلدون مین- نواب سعادت علی کے عہد سے لیکر واجد علی شاہ تک کی معزولی کے مفصل حالات نہایت با محاورہ پیرایہ مین دکھائے گئے ہین عہ

سوانحعمری ... حضرت شاہ ... پرشاد ... اعظم دولت آصفجاہ نظام حیدرآباد

کے حالات- قیمت عہ ر

مرقع کالج- علیگڈھ کالج کی اندرونی زندگی کے حالات ۱۲ر

فریاد داغ- مرزا داغ دہلوی کی مشہور ومعروف مثنوی ۱۲ر

مختصر الاصول- اُردو مین ایسی کوئی کتاب فقہ کے متعلق نہین لکھی گئی ہے- قیمت ۱۲ر

احسن الاذکار- حضرت غوث الاعظم کی سوانحعمری ۱۲ر

تذکرۃ السلوک- فلسفہ اور حکمت کو لیے ہوئے مصطلحات صوفیہ کی تشریح کی گئی بزبان اُردو- قیمت ۱۲ر

ذکر رحمانی- شاہ فضل الرحمن گنج مرادآبادی کی سوانحعمری ۱۲ر

کنز الطغریٰ- قابل دید کتاب ہے- قیمت ۱۴ر

سلیمانہ وفرزانہ قابل دید ناول ہے- قیمت ۸ر

مخزن الفوائد کامل دنیا بھر کے اوزان پیمانے- سکے جات- نوٹ گرانی اخبار ٹون بلاک وغیرہ کے مفصل حالات قیمت عہ

شکیل لڑکی کی حسین بی بی دلکش ترجمہ قیمت ۱۴ر

شرح کافی- عمل چہل کاف کی مفصل اُردو شرح ۴ر

بوہرون کی تاریخ- بوہرا قوم کی محققانہ تاریخ قیمت ۴ر

مثنوی جانستان- عشق کا سچا فوٹو قیمت ۲ر

جنگ یورپ- اگر جنگ یورپ کے مفصل حالات دیکھنا ہون تو اسکو ملاحظہ فرمائیے- ۸ر

افسون- وفاداری- جرأت وہمت کا سبق آموز ناول- بی بی بچون کے پڑھنے کے لائق- عہ

بحر الغرائب- طریقہ ہائے جفر کے اکابرین کی مفصل شرح

ملکہ بانی- محمود اور پارسی مس کے عشق کا سچا افسانہ ۸ر

مقدمات الطبیعات- علوم طبعی اس وقت دنیائے تمدن پر حکومت کر رہے ہین- مگر اُردو زبان اس سرمایہ سے خالی تھی یہ کتاب بہت مفید ہے ۱۲ر

دربار لطافت- یہ انشاء اللہ خان انشا کی لاجواب کتاب مناسب ترمیم واختصار کے ساتھ دوبارہ شایع کی گئی ہے ۱۲ر

طبقات الارض- اس علم پر اُردو زبان مین یہ پہلی کتاب ہے- قیمت عہ

اسرار رنگون- عجیب فلسفہ کے

پیرایہ مین رنگون کے مختلف النسل باشندون کے معاشرتی حالات عہ ر

محاربات صلیبی- یورپ نے بیت المقدس کو نکالنے کے لیے کوششین کین- تفصیلی حالات عہ ر

تصانیف علامہ شبلی مرحوم

- سیرت النبی صلعم ... للعہ
- ایضاً- حصہ دوم قیمت ... ۱۲ر
- الفاروق- ... ر
- المامون ... ۱۲ر
- الغزالی ... ۱۲ر
- سیرت النعمان ... ۱۲ر
- سوانح مولانا روم ... ۱۲ر
- مقالات شبلی ... ۱۲ر
- رسائل شبلی ... عہ
- شعر العجم ... ر
- ایضاً حصہ دوم شعرائے متوسطین کا دور- قیمت ۱۲ر
- ایضاً- حصہ سوم شعرائے متاخرین کا دور- قیمت ۱۲ر
- الکلام ... قیمت ۱۲ر
- مثنوی صبح امید قیمت ۴ر
- سفرنامہ عالمگیر ... ۱۲ر

ناول

- انقلاب روس - ۵ر
- سفید چڑیل ۳ر
- جنگ سمرنا ۳ر
- بے زبان دوست ۴ر
- معشوق بیوفا ۲ر
- خوفناک قتل ۲ر
- جنگ عراق ۸ر
- شہنشاہ عیاران ۵ر
- محبوبۂ شام ۲ر
- تقدیر عشق ۱۴ر
- خونی بہن ۴ر
- خونی بلی ۵ر
- بنگالی جاسوس ۶ر
- حسن پرست ۴ر
- فوراً فرونزلہ ۱۰ر
- خونی آقا ۲ر
- بوالہوس بنگالی ۲ر
- فرد سیدان کامل ۱۲ر
- مسٹر نفو ۵ر
- خوبصورت کاہنہ ۴ر
- مرغ ادم ۶ر
- زالاعاشق ۷ر
- محروم وصال ۴ر
- معشوق بیوفا ۴ر
- درگیش نندنی ۵ر
- عزیزۂ مصر ۱۲ر
- الفانسو ۱۲ر
- فاتح مفتوح عہ
- ایام عرب کامل ۱۲ر
- فتح اندلس عہ
- یوسف نجمہ ۱۲ر
- زوال بغداد ۱۲ر
- رومۃ الکبریٰ ۱۲ر
- فلپانا ۱۲ر
- شوقین ملکہ ۱۲ر
- حسن کا ڈاکو کامل ۱۲ر
- دربار حرام پور ” ۱۰ر
- عجیب دان دلہن عہ
- طاہرہ ۱۲ر
- لعبت چین عہ
- قیس لبنیٰ ۱۲ر
- ملک خومی کامل ۱۲ر
- آغا صادق کی شادی ۱۰ر
- مقدس نازنین ۱۲ر
- بوبائی حق اول ۱۲ر
- ” دوم ۱۲ر
- اتالیق بی بی ۸ر
- خوفناک محبت ۱۲ر
- شاہ ملک عہ
- افسانۂ قیس ۳ر
- ملکہ زنوبیہ ۳ر
- سکینہ بنت حسین ۶ر
- ابوبکر شبلی ۱۲ر
- سوانح جنید بغدادی عہ
- سوانح خواجہ معین الدین چشتی ۸ر
- منصور موہنا ۶ر
- ملک العزیز ورجنا ۶ر
- حسن انجلینا ۶ر
- فردوس برین ۵ر
- حسن بن صباح ۱ر
- دلچسپ کامل ۶ر
- بدر النساکی مصیبت ۸ر
- دلکش کامل ۱۰ر
- پاداش عمل اول ۱۲ر
- ” ” دوم ۱۲ر
- ” ” سوم ۱۲ر
- ” ” چہارم ۱۲ر
- ” ” پنجم ۱۲ر
- ایام جوانی عہ
- زیب النسا ۱۲ر
- فدائی فوجدار عہ
- جام سرشار ۱۲ر
- سیر کہسار کامل ... ر
- معشوقۂ فرنگ ۵ر
- خلق مجسم ۴ر
- گنجینۂ سراغرسانی کامل ۱۲ر
- بادشاہ سلامت ۱۲ر
- جوش خون ۱۰ر
- خونی قسمت ۸ر
- دھوکا یا طلسمی فانوس ۱۴ر
- خواب کلکتہ کامل عہ
- بزم اکبری کامل عہ
- تیرتھانہ عہ
- الضیری عہ

باہتمام خواجہ عبدالسلام صداقت پریس کانپور سے شائع ہوا

The Sadaqat
CAWNPORE

REG-No. A
1424

جمال پر تو حق عزم مستقل مین رہی
زبان پر بھی وہی ہو جو تیری دل مین رہی
(احسن سمبھی)

صداقت

قیمت سالانہ ۳ روپے
ششماہی عہ
فی پرچہ ۲ر

ہفتہ وار

اڈیٹر - خواجہ عبد السلام

نمبر	۱۳۴۳ھ	کانپور - چہار شنبہ یکم اپریل ۱۹۲۵ء مطابق ۶ رمضان المبارک سنہ	جلد ۱

ادبیات

مشاعرۂ کانپور کی ایک بہترین غزل

(از جناب مولوی حافظ اشرف علی صاحب حافظ رکن حلقہ ادبیہ کان پور)

۲۴ مارچ کی شب مین مسلم کلب کیطرف سے ایک بزم مشاعرہ منعقد ہوئی تھی جسکا اعلان پہلے سے اخبارون مین ہو چکا تھا لیکن مشاعرہ کو امید سے کم رونق نصیب ہوئی باہر کے شعرا بہت کم شریک ہوسکے طرح بھی ردیف قافیہ کی پابندیون کی وجہ سے بہت سخت تھی - اسکا بھی مشاعرہ پر بہت کچھ اثر پڑا - ذیل مین ہم جناب حافظ (رکن حلقہ ادبیہ) کی غزل شائع کرتے ہین - ناظرین صداقت ردیف وقافیہ کی پابندیون کے ساتھ ساتھ سلاست زبان وحسن معانی پر غور فرمائین - ہم کوشش کرینگے کہ آیندہ بھی اس مشاعرہ کی چیدہ غزلین نذر ناظرین کرتے رہین - (اڈیٹر)

ہر اک سوز نہان روح تن مین آئی ہے — یہ شمع جلنے کو اس انجمن مین آئی ہے
کسیکی یاد دلِ پُر محن مین آئی ہے — نسیم پھول کھلاتی چمن مین آئی ہے
یہ شام غم کی اوداسی یہ بیکسی دل کی — غضب ہوا شب غربت وطن مین آئی ہے
جگر کے داغ مین ہے خون آرزو کی جھلک — بہار بھیس بدلکر چمن مین آئی ہے
غریب شمع کو کیا قدر سوز پنہان کی — جب آئی روتی ہوئی انجمن مین آئی ہے
نظر فریب ہے حسن بتان کی گلریزی — بہار تبکدہ برہمن مین آئی ہے
ملے ہین حشر مین بچھڑے ہوئے زمانے کے — کہ آج روح پلٹ کر بدن مین آئی ہے
اسیر جور عناصر ہے زندگی میری — اسی لیے تو یہ اس انجمن مین آئی ہے

وفائے بوئے محبت تو دیکھنا حافظ
کہ میرے ساتھ لپٹ کر کفن مین آئی ہے

عورتون کی ایک تاریخی سپہگری

کوہ قاف کے مغربی حصہ مین ایک علاقہ ہے جوکہ کبارودہ کہلاتا ہے - یہان کی تاریخ مین یہ عجیب بات ہے کہ ابتداً مورخین کو یہ ملک عورتون کے قبضے مین نظر آیا یونانی مورخین ان بہادر خاتونون کے عجیب حالات لکھتے ہین بقراط کا بیان ہے کہ "یہ عورتین نہایت ہی مکمل اور شایستہ ہین - بہت اچھی تیر انداز ہین دشمن کے مقابلے مین جنگی لشکر کی شان سے کوچ کرتی ہین - اور اس قانون پر عموماً عمل کیا جاتا ہے کہ جب تک کوئی عورت میدان جنگ مین کسی دشمن کو نہ قتل کرلے نکاح نہ کرے "

اکثر قدیم مورخون کا خیال ہے کہ "کسی زمانے مین کسی قوم کے مقابلے مین اس قوم کے تمام مرد قتل ہو گئے تھے - اسوقت سے عورتون نے حکومت اپنے ہاتھ مین لی اور یہ قوانین جاری کرکے خود ہی اپنے ملک کی حفاظت کرنے لگین "

اسکنوس مورخ کہتا ہے کہ "نامعلوم زمانے سے اس ملک مین وہ قوم رہتی تھی جس پر عورتون کی حکومت تھی "

ہرودوطوس لکھتا ہے "یونانیون نے ان بہادر شمشیر زن عورتون پر حملہ کیا - جنکو یونانی سپاہی "اندرخونس" یعنی "مرد افگن عورتین" کہتے تھے - دریائے سرمودون کے کنارے ان کو شکست دی اور ان مین سے بہت سی عورتون کو گرفتار کرکے تین جہازون مین بھر کر اپنے وطن کی طرف واپس چلے جب جہاز بحر اسود مین تھے یہ اسیر شدہ عورتین بگڑ گئین گرفتار کرنے والون اور محافظون کو بے رحمی سے قتل کر ڈالا اور جہازون کی خود ہی مالک ہو گئین اس طرح سے انھین آزادی تو ملگئی مگر اسکا کیا تدارک کرتین کہ جہاز رانی کے فن سے بالکل ناآشنا تھین - الغرض جہاز توکل علی اللہ جدہر ہوا اور لہرین لے چلین چل کھڑے ہوئے اور آخر بحر آزاد کے سواحل پر پہنچے اور ان عورتون نے زمین پر قدم رکھا -

یہان پہنچتے ہی ان عورتون نے زمین پر قدم رکھتے ہی پہلا کام یہ کیا کہ لڑائی کے لیے گھوڑے ڈھونڈھنے نکلین - انہی گھوڑون کی جستجو مین ملک کو ہر چہار طرف سے تاخت وتاراج کرنا شروع کردیا اور جو ان کے مقابلے مین آیا مارا گیا - وہان کے بت پرستون نے جب یہ حالت دیکھی تو سب نے باہم ملکر صلح وآشتی کی کارروائی شروع کی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہان کے لوگون اور ان عورتون سے شادیان ہو گئین اور انھین کے امتزاج سے سرماطیہ کی بہادر قوم پیدا ہوئی جو اسوقت تک کوہ قاف کے اطراف مین آباد ہے "

جبکہ یہ عورتین آرزو کے سواحل پر اُتری ہین ان کی سردار والدوسا نام ایک بہادر عورت تھی جو علاوہ شہسواری اور لیاقت کے ساتھ والیون مین نبیہ اور کاہنہ بھی مانی جاتی تھی - جو دشمنون کے مقابل سب سے پہلے گھوڑے کو اڑتا کے آئی اور دشمنون کے سردار کو مقابلہ پر طلب کیا - تولمہ نام سردار اعداجو ان کا پیغمبر تھا سامنے آیا - مگر ان دونون کے ملنے کا نتیجہ قریب قریب وہی ہوا جو رسول خدا صلعم کی وفات کے بعد مسیلمہ کذاب اور سجاح نام مدعیہ نبوت کے ملنے کا ہوا تھا - یعنی دونون نے ایک دوسرے کی نبوت تسلیم کرکے باہم شادی کرلی اور ان کی پیروی مین پھر سب سپاہی اور سپاہنین بھی میان بیوی بن گئے -

(وقتا)

اقتباس

۷۸۶

ہفتہ وار

صداقت

چہارشنبہ یکم اپریل سنہ ۱۹۲۵ء

مصری پارلیمنٹ

جدید پارلیمنٹ مصر کا افتتاح ۲۳ مارچ کو شاہ مصر نے نہایت شان و شوکت کے ساتھ کیا لارڈ ایلنبی اپنے فوجی لباس مین تشریف لاے اور زاغلول پاشا نہایت خاموشی کے ساتھ آکر اپنی جگہ پر بیٹھ گئے زوار پاشا وزیر اعظم نے شاہی تقریر پڑھکر سنائی جسمین سرلی اسٹیک کے قتل پر اظہار افسوس کیا گیا تھا اور امید ظاہر کی گئی تھی کہ مجرم گرفتار ہوکر واجبی سزا پائینگے اور مصر و انگلستان کے تعلقات دائمی طور سے دوستانہ ہوجاوینگے۔

کونسل کے افتتاح کے بعد زاغلول پاشا ۸۵ رائیون کے مقابلہ مین ۱۲۵ رایون سے صدر کونسل منتخب ہوے انتخاب کے بعد زاغلول پاشا نے ایک مختصر تقریر فرمائی "کہ مین صدر کی حیثیت سے کسی پارٹی کی نمایندگی نہ کرونگا بلکہ مین عام نمایندگی کا فرض ادا کرتا رہونگا۔ میری یہ کوشش ہوگی کہ ایوان کے قوانین پر پورا عمل کیا جاے اور ان کا احترام مدنظر رکھا جاے۔"

وزیر اعظم زوار پاشا نے زاغلول پاشا کے صدر منتخب ہوجانے کی وجہ سے اپنا استعفی (شاہ مصر کی خدمت مین) پیش کردیا مگر شاہ مصر نے استعفی منظور کرنے سے انکار کردیا اور پارلیمنٹ کو توڑنے کا حکم صادر فرمایا۔

وزیر اعظم معہ اپنے رفقا کے تشریف لاے اور نائب صدر کی اجازت سے (زاغلول پاشا صدر کونسل اسوقت موجود نتھے) شاہی فرمان پڑھکر سنایا جسمین پارلیمنٹ کے توڑنے کا اعلان تھا۔ اور دوسرے انتخاب کی تاریخ ۲۳ مئی اور افتتاح کی تاریخ یکم جون مقرر کی گئی تھی۔

اس نوزائیدہ بچے نے صرف چند گھنٹون کی عمر پائی تھی یعنی مصری پارلیمنٹ کا افتتاح ۱۰ بجے دن کو ہوا اور رات کو ۸ بجے اس کی زندگی ختم ہوگئی۔ جو تاریخ عالم مین آپ اپنی نظیر ہے۔ اس کمسنی کی موت پر جسقدر بھی ماتم کیا جاے وہ کم ہے۔

پھول تو دو دن بہار جانفزا دکھلا گئے
حسرت اُن غنچون پہ ہے جو بے کھلے مرجھا گئے

شاہ فواد کی جابرانہ روش پارلیمنٹ کو شکست کرسکتی ہے مگر مصریون کے عزم بالجزم کو نہین توڑ سکتی۔

شاہ موصوف نے نہ صرف اہالیان مصر بلکہ ساری دنیا کی نگاہون مین اپنی شاہانہ پوزیشن کو گرادیا۔

اہل مصر کا اس الکشن مین جسقدر وقت اور روپیہ صرف ہوا ہوگا وہ ظاہر ہے۔ وہ کیونکر دیکھ سکے ہونگے کہ انکی تمناؤن کا گھروندا صرف ۱۰ گھنٹہ مین برباد کردیا گیا۔ اس پر جسقدر بھی وہ رنج و غصہ کا اظہار کرین سب بجا ہے۔

پارلیمنٹ کے توڑنے سے سواے اسکے اور کوئی فائدہ متصور نہیں ہوسکتا کہ آیندہ انتخاب تک مصر مین مطلق العنانی کا دور رہے اور خودغرض حکام بغیر روک ٹوک کے سفید و سیاہ کے مالک بنے رہین۔

مصر کی بھی عجیب قسمت ہے کہ باوجود اپنی حکومت کے دوسرون کے ہاتھون مین کٹ پتلی بنا ہوا ہے اسکے قواے عملیہ دوسرونکے ماتحت ہین۔ انتہائی جدوجہد اور قربانیون کے بعد خدا خدا کرکے وہ وقت آیا تھا کہ آزادی کی ہوا مین اپنے اختیار سے سانس لے سکے مگر صرف ایک قتل کے عوض مین (جسکا تعلق گورنمنٹ مصر سے نہین بلکہ چند شوریدہ سر لوگ جسکے ذمہ دار ہین) ایسے سخت مطالبات اسکی گردن پر رکھ دے گئے اور ایسی زنجیرین اسے پہنادی گئین کہ کوئی احساس رکھنے والا دل اسے منظور نہین کرسکتا تھا اور پھر عدم تعمیل پر سلب آزادی کی دھمکی مزید بران۔

آہ اسطرح تو ظالم مجھے برباد نہ کر
ظلم اور اس پہ یہ تاکید کہ فریاد نہ کر

ایک زمانہ مین لارڈ کرومر کا دور دورہ تھا اور آجکل لارڈ ایلنبی کا زور ہے۔ دیکھیے اس دور کا انجام کیا ہوتا ہے اور مدعیان آزادی کی کیا گت بنتی ہے۔

سب سے آخر مین ہمین یہ دیکھنا ہے کہ شاہ مصر آخر کب تک پارلیمنٹ کو توڑتے رہینگے کیا وہ اس خیال سے پارلیمنٹ کی شکست کو روا رکھتے ہین کہ زاغلول پاشا کی پارٹی قوی ہوجاوے گی۔ اگر آیندہ انتخاب مین زاغلول پاشا کی جماعت غالب رہی تو کیا وہ پھر پارلیمنٹ کو توڑدینگے۔ مانا کہ وہ اپنے اختیارات کو کام مین لاکر تین دفعہ پارلیمنٹ کو توڑ سکتے ہین لیکن اسکے بعد انکے پاس کیا علاج ہے۔ آخر شاہ مصر چوتھی مرتبہ کیا کرینگے۔؟

واقعہ یہ ہے کہ کوئی اور قوت اب مصر پر ناجائز دباؤ نہین ڈال سکتی۔ اور جلد وہ زمانہ آنے والا ہے کہ مصر آزاد ہوگا اور حقیقی معنون مین آزاد ہوگا۔

دہلی مین فساد

گذشتہ ہندو مسلم فسادات کے افسانے ابھی دلون سے محو نہین ہوے تھے کہ دہلی مین منیوسپل انتخابات کے سلسلہ مین ۱۶-۱۷ مارچ کو فساد ہوگیا۔ پہلے دن کا فساد تو منیوسپل الکشن کے سلسلہ مین تھا اور دراصل اسکو کسی طرح بھی ہم ہندو مسلم فساد نہین کہہ سکتے۔ مگر دوسری تاریخ یعنی ۱۷ مارچ کا فساد ضرور قابل افسوس ہے۔ اگر حکام موقر ہمعصر ہمدرد دہلی کے مشورہ کے مطابق شورہ پشت اور فسادی لوگون کے مچلکے اور ضمانتین وغیرہ لے لیتے اور اشتعال انگیز لٹریچر کی روک تھام فوراً کرتے تو شاید یہ نوبت نہ آتی۔

دوسرے روز کی فساد کی وجہ یہ بتائی جاتی ہے کہ پہلے روز کے ہنگامہ مین جو مسلمان فوت ہوا تھا۔ اسکے جنازہ پر دراستہ مین پتھر پھینکے گئے جسکی وجہ سے مسلمان بہت برافروختہ ہوے اور فساد شروع ہوگیا۔ اسمین شک نہین کہ میت کے ساتھ اس قسم کا سلوک ہر مذہب مین بُرا ہے اور غالباً اس مذموم فعل کی کوئی قوم بھی حمایت نہ کرسکے گی۔ مگر آجکل کی حالت یہ ہو رہی ہے کہ کیسا ہی بُرا سے بُرا فعل کسی ایک شخص سے سرزد ہو ایک جماعت اس کی حمایت کرنے کو فوراً اٹھ کھڑی ہوتی ہے گویا کہ موجودہ زمانہ مین اچھے اور بُرے فعل کے سمجھنے کی صلاحیت معدوم ہوگئی ہے۔

ہم ان افسوسناک حالات کو سنکر اس منزل کی طرف حسرت سے دیکھتے ہین جو انھین نااتفاقیون کی وجہ سے ہم سے دور ہوتی جاتی ہے

بنگال کی وزارت

بنگال لیجسلیٹو کونسل نے ۱۶ مارچ کو وزرا کی تنخواہ کے رزولیوشن کو ۶۳ ووٹ کے مقابلہ مین ۶۹ ووٹ سے مسترد کردیا۔ دیکھیے حکومت بنگال کیا کرتی ہے آیا وہ منتقلہ صیغون کو بھی غیر منتقلہ کردے گی حکومت بنگال اسکی کوشش کرے گی کہ ارڈیننس کو منسوخ کرانے کیلئے فضا درست ہوجاوے

اس مرتبہ سوراجسٹ پارٹی کے ساتھ مولوی فضل الحق صاحب نے بھی ووٹ دیا اگرچہ اس سے پیشتر آپ دوعملی حکومت کے بڑے شدومد سے قائل تھے۔ مگر زمانہ نے آپ کو بھی اسکا مخالف بنا دیا آپ نے سوراجسٹ پارٹی کے ساتھ ووٹ کرتے ہوے ایک تقریر بھی فرمائی تھی جسمین آپ نے یہ فرمایا کہ مین سوراجسٹ پارٹی کے نقطہ نظر کا موافق نہین مگر موجودہ حالات مین کوئی مفید وزارت نہین بن سکتی اسلیے مین وزرا کی تنخواہون کی مخالفت کرتا ہون۔ بہرحال آپ کے خیالات کچھ ہون اور کسی وجہ سے آپ کی راے تبدیل ہوئی ہو اسوقت تو آپ کی تبدیلی خیال سے سوراجسٹ پارٹی کو معقول فائدہ پہونچا جس مقصد کو لیکر سوراجسٹ پارٹی کونسلون مین گئی ایک حد تک اسمین کامیابی ضرور ہوئی۔

اب دنیا کو معلوم ہوگیا ہوگا کہ موجودہ ریفارم بالکل ناکافی اور غیر اطمینان بخش ہے۔ کیا ان حالات مین ہم امید کرسکتے ہین کہ جلد سے جلد دوسری قسط ریفارم کی گورنمنٹ دیکر ہندوستان کو مطمئن بنا سکے گی۔

ویکوم ستیہ گرہ کا خاتمہ

مہاتما گاندھی نے مفاہمت کرادی

مدراس ۲۵ مارچ مہاتما گاندھی نے وہ خط و کتابت جو مسٹر پٹ پولیس کمشنر ٹریونڈرم اور انکے درمیان ہوئی تھی براے اشاعت ایسوسی ایٹڈ پریس کے حوالہ کردی ہے جسکے ساتھ لکھا ہے۔ کہ ستیہ گرہ کا جو فیصلہ ہے وہ ایک ترقی یافتہ قدم ہے جس کے مطابق ستیہ گرہی حدود کا احترام کرینگے باوجودیکہ حدود کی پابندی اُٹھادی گئی ہے۔ اور ساتھ ہی اس فیصلہ سے تحریک مذکور کی مکمل پُرامن ہونے کا ثبوت ملتا ہے اور حکومت کے اس بیان کی بھی تصدیق ہوجاتی ہے۔ کہ ہم ان اصلاحات کے حامی ہین جن کے لیے ستیہ گرہی جدوجہد کررہے ہین مسٹر پٹ کے نام جو خط آپ نے لکھا تھا اوس کا مقصد یہ ہے۔ کہ ویکوم مین گذرگاہون پر گذرنے کے قیود جن سے رضاکارون کو بند کیے راستون پر چلنے سے روکا جاتا ہے اور پھر سے ہٹادینے کے امکانات اور اہمیت کے متعلق ہم جو گفت و شنید کررہے تھے۔ میرے خیال مین صورت حالات یہ ہے۔ حکومت اور مصلحین دونون اس زاویہ نگاہ مین متفق ہین کہ اچھوتون پر مندرون کے اردگرد والے راستون پر سے گذرنے مین جو قیود عائد ہین وہ دور کردی جائین۔ آپ کے خیال مین میرا مقصد اس طرح

جلدی حل ہو جاے گا۔ کہ رضا کارون کو حدود مقررکردہ کے احترام کا مشورہ دیا جاے۔ گفتگو کے دوران مین مجھے معلوم ہوا ہے کہ اگر رضا کار حدود مقررکردہ کا احترام کرین تو آپ موجودہ احکامات جن کے ماتحت رضا کارون کو روکا جاتا ہے۔ واپس لے لین گے۔ گو میرا خیال ہے کہ اس طریقہ سے اکثر ہندون کے دل نرم نہ ہون گے لیکن مین تجربہ کے طور پر رضا کارون کو آپ کی تجویز پر عمل کرنے کا مشورہ دونگا آخر ستیہ گرہیون کا مقصد یہ ہے کہ راے عامہ کی قوت انکی حمایت پر ہو۔ اسکے جواب مین مسٹریٹ نے لکھا ہے ۔ کہ امتناعی احکامات ۷ اپریل سے واپس لے لیے جاوین گے براہ مہربانی رضا کارون کو تاریخ مذکور سے اس معاہدہ پر کاربند رہنے کی تاکید کردین۔ اس کے جواب مین حماتما جی نے شکریہ ادا کرتے ہوے امید ظاہر کی ہے کہ اس قسم کی اور تدابیر بھی اختیار کی جائین ۔

اسلامی دنیا

حالات مکہ معظمہ مکہ مین امن کا دور دورہ ہے حجاز کے دیہاتی اور شہری سب نہایت محبت اور پیار سے زندگی بسر کر رہے ہین۔ نجد۔ حسا۔ قطیف۔ جلیل۔ لیف اور یمن سے قافلہ روزانہ آتے ہین اور ضروریات زندگی لاتے ہین جسکے باعث حجاز مین کافی فارغ البالی ہے۔ اہل حجاز شریف کی سختیون سے آزاد ہو کر بہت خوش ہین

مدینہ منورہ چونکہ مدینہ منورہ آرامگاہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہے اس لیے سلطان نجد اس کا بہت احترام کرتے ہین اور قافلون کی آمد و رفت مین ہر قسم کی سہولتین بہم پہونچاتے ہین۔ سلطان نے حکم دے رکھا ہے کہ مدینہ منورہ کو تمام قسم کی تکالیف سے محفوظ رکھا جاے۔ نجدی لشکر حناکیہ مین ڈیرے ڈالے ہوے ہین جو مدینہ طیبہ سے دس گھنٹہ کے فاصلے پر واقع ہے۔ مدینہ کے لوگ سلطان کے نجد کے بہت مداح ہین۔ اور نمازون مین انکے لیے دعا کرتے ہین۔ نجدی عساکر ہر روز نجد سے حجاز آتے رہتے ہین۔ مدینہ منورہ سے نجدی فوج شفیق سے پرے کمین مین منتشر ہو جاتی ہین یہ لوگ جہان کہین جاتے ہین بستیون کے لوگ انکی عزت و مدارات کرتے ہین یمانی لوگ بھی حکومت نجد کی طرف میلان رکھتے ہین اور شریف کی حکومت سے آزاد ہو کر مطمئن ہین (مدینہ)

عراق مین حریصان روغن کی سرگرمیان

بغداد ۱۵ مارچ ہفتہ کے دن مسٹر ای ایچ کیلنگ ترکی پٹرولیم کمپنی کے نمائندے اور حکومت عراق کے درمیان ۷۵ سال کا معاہدہ ہوا ہے تاکہ اس ملک تیل کے چشمے معلوم کیے جائین اور ان سے تیل نکالا جاے ولایت بصرہ اس معاہدہ مین شامل نہین ہے۔ اگر تیل کافی پایا گیا تو تجویز ہے کہ ساحل بحر روم تک ایک نل تعمیر کیا جاے ترکی پٹرولیم کمپنی مین چار کمپنیان برابر کی حصہ دار ہین اور سرمایہ ایک ارب پونڈ ہے

(۱) ترکی پٹرولیم کمپنی
(۲) اینگلو پرشین آئیل کمپنی
(۳) امریکہ کی ۷ بڑی کمپنیان
(۴) ای۔ وی رائیل ڈچ شل کمپنی (الجمعیۃ)

وزراء کی تنخواہونکو نامنظور کردو

دلیش بندھو داس کا اعلان

کلکتہ ۲۲ مارچ فارورڈ مین اپنے ساتھی ممبران کونسل کے تمام دیش بندھو داس نے مندرجہ ذیل اپیل شائع کی تھی۔ کیا تم نے مادر وطن کا مطالبہ سنا ہے اگر سنا ہے تو وزیرون کی تنخواہون کو نامنظور کردو کسی قسم کے ذاتی تعلقات کو اپنے اور اپنے فرض کے درمیان آنے کی ہرگز اجازت نہ دو۔ ایک ہی ایسی چیز ہے جو تمہارے قبضہ مین رہ گئی ہے۔ جسے تم اپنی کہہ سکتے ہو اس کا یعنی اپنی ضمیر کا خون مت کرو کیا تم اپنے ان محبان وطن کی دردناک آواز کو نہین سنتے ہو جو مانڈلے۔ بہرام پور۔ بانکیرہ اور ہگلی کے جیل خانون مین سے آرہی ہے۔ سنتے ہو تو ایسی طریق حکومت سے تعاون کرنا چھوڑ دو۔ جو تمہارے ابتدائی حقوق کے خلاف بطور چیلنج کے قائم ہے۔ اس آزادی کا تصور کرو جو تمہارے سینکڑون اہل وطن سے دفتری حکومت نے غصب کرلی ہے۔ آزادی کیسی بڑی نعمت ہے اسکے حصول کیلیے کیسی قربانیان کی جانی چاہین کیا تم اس سے عاری ہوگے۔ مین اس پر یقین نہین کرسکتا۔ کیا تم اپنے کرورہا اہالیان ملک تباہ حال بھوک کے مارے زرد چہرونکو نہین دیکھتے۔ دیکھو۔ غربت۔ ملریا۔ اور جہالت ملک کو ایک سرے سے تباہ کررہے ہین اپنے ووٹ ان لوگونکو ہرگز نہ دو جنکی نہ یہ خواہش ہے کہ تمہارے مصائب کو ہلکا کرین اور نہ انکو کوئی اختیار ہے بلکہ صرف جھوٹی امیدون اور جھوٹے وعدون سے تمہیں سبز باغ دکھلاتے ہین۔ دوعملی کی تباہی کے لیے ووٹ دو کیونکہ دوعملی کی راکھ سے قومی زندگی پیدا ہوگی جو یقیناً آزادی دلاے گی۔ محتاجون بیمارون کی امداد کرے گی۔ اور طاقت اور اختیارات کو غیر ملکی حکومت کے ہاتھ سے لے کر تمہارے اپنے ملک کے باشندگان کے ہاتھ مین منتقل کردیگی۔ حوصلہ سے کام لو۔ باطل خیالات کے پیچھے مت دوڑو اپنے فوری فائدہ پر ملک کے مستقبل کو قربان نہ کرو

بنگال آرڈنینس کے متعلق ایک ضمنی مسودہ

پنڈت موتی لال نہرو کی تقریر

پنڈت موتی لال نہرو نے اسمبلی مین سوراجیون کی پوزیشن کی وضاحت کرتے ہوے کہا کہ مین اس مسودہ کو شرارت آمیز اور کمینہ پن کی ایک کارروائی سمجھتا ہون جس کی غرض یہ ہے کہ دھوکہ دیکر گورنمنٹ کا مطلب حاصل ہو یہ ایک فریب ہے جسکے لیے خوب اچھی طرح سے تیاری کی گئی ہے جس کا کوئی انصاف پسند آدمی آسانی سے مقابلہ نہین کرسکتا۔ ملزمین کو ہائی کورٹ مین اپیل کا حق دیتے ہوے یہ درحقیقت دفتری حکومت کے ہاتھ اور زیادہ مضبوط کرتا ہے۔ پنڈت جی نے اس پر خصوصیت سے توجہ دلائی کہ ستمبر کے اجلاس اسمبلی کے اختتام کے بعد فوراً آرڈنینس کا اجرا کیا گیا تاکہ بحث کا موقع نہ مل سکے اس کے بعد گورنمنٹ نے اس مجلس کو اسکے آئینی اختیارات کے متعلق دھوکہ دیا یہ بھی ایک بحث طلب آئینی مسئلہ ہے کہ ایسی صورت مین جبکہ آرڈنینس نفاذ پذیر ہو۔ اسکے بالمقابل، بنگال لیجسلیٹو کونسل سے قانون کا وضع کرانا درست ہے مین اسکا فیصلہ کلکتہ بار اور کلکتہ ہائی کورٹ پر چھوڑتا ہون۔ پھر یہ بھی قابل لحاظ ہے کہ گورنمنٹ نے اسمبلی کے سامنے اصلی مسودہ پیش نہین کیا ہے۔ یہ مسودہ بنگال کونسل مین پیش کیا گیا۔ جہان سے مسترد کردیا گیا اب ملک معظم کی منظوری سے اسے وضع کیا گیا ہے اسے لوکل ایکٹ مین بطور ضمیمہ کے درج کیے جانیکی اسمبلی سے درخواست کی گئی ہے جسکی وہ زبردست الفاظ مین مذمت کرچکی ہے یہان بالواسطہ اس امر کی کوشش کی گئی ہے کہ ایسی کارروائی پر اس مجلس کی منظوری حاصل کیجاے جسمین وہ شریک نہ تھی اور جو ایک آرڈنینس پر مبنی ہے جسے یہ اسمبلی نامنظور کرچکی ہے۔ اسکے بعد پنڈت جی نے دفعہ وار مسودہ پر بحث کی اور گورنمنٹ کی چالاکیون کا پردہ فاش کیا اور کہا کہ مین گورنمنٹ کو چیلنج دیتا ہون کہ آیا اسمین اتنی ہمت اور جرأت ہے کہ ان لوگون پر کھلی عدالت مین مقدمہ چلاے جنکو اس نے آرڈنینس کے ماتحت گرفتار کیا ہے۔ آپ نے کہا کہ ہائیکورٹ مین اپیل کرنے کے حق سے کیا فائدہ ہوسکتا ہے جبکہ کھلی عدالت مین مقدمہ چلانے کا حق نہ دیا جاے۔

نمایش ومبلی اور ہندوستان

سلطنت برطانیہ کی گذشتہ نمائش منعقدہ ومبلی مین جسکا مقصد یہ تھا کہ اندرون سلطنت تجارت کو بڑھایا جاے حکومت ہند کے خزانہ سے جو رقم خرچ کی گئی اسکی تفصیل حسب ذیل ہے۔

(الف) انگلستان مین	۲۹ لاکھ ۴۰ ہزار روپیہ
(ب) ہندوستان مین	ایک لاکھ ۸۰ ہزار روپیہ
(ج) ریلوے اخراجات	۳ لاکھ ۲۷ ہزار روپیہ
کل	۳۴ لاکھ ۴۵ ہزار روپیہ

مقامی حکومتون کے اخراجات

(۱) مدراس	۳ لاکھ ۸۰ ہزار پانچ سو روپیہ
(۲) بمبئی	۷۲ ہزار پانچ سو روپیہ
(۳) بنگال	۳ لاکھ ۵۹ ہزار روپیہ
(۴) صوبہ متحدہ	۳ لاکھ ۷۰ ہزار روپیہ
(۵) برما	۳ لاکھ ۵۰ ہزار روپیہ
(۶) بہار واڑیسہ	۵۰ ہزار روپیہ
کل	۱۵ لاکھ ۸۲ ہزار روپیہ

کل میزان ۵۰ لاکھ ۲۷ ہزار روپیہ

ہندوستان کے خرچ پر برطانوی اخبارات کے لیے خبر رسانی کا کام

کلکتہ بنگال کونسل کے اجلاس مین ڈاکٹر بدھان چندر راے نے سوال کیا کہ کیا یہ واقعہ ہے کہ بنگال لیجس لیٹو کونسل مین سرکاری اراکین نے جو تقریرین کی تھین انکی نقول سکریٹریٹ نے انگلستان کے اخبارات کو بہم پہنچائی تھین اگر یہ صحیح ہے تو بتایا جاے کہ یہ کس کے حکم سے بھیجی گئی تھین اور انکے بھیجنے مین جو مصارف پیش آے تھے وہ کس مد مین ڈالے گئے تھے۔

آنریبل ہیوگ اسٹیفنس نے جواب دیا کہ مسودہ قانون ترمیم تعزیرات ہند پر جو تقریرین کی تھی اس کی نقول تو ضرور امسال۔ ٹائمز۔ ٹیلیگراف۔ مارننگ پوسٹ اور مانچسٹر گارڈین کو بھیجی گئی ہین مگر جہان تک مجھے معلوم ہے سنہ ۲۴-۱۹۲۳ء مین اس قسم کی تقریرون کی نقول نہین بھیجی گئین۔ یہ نقول میری منظوری سے چیف سکریٹری نے بھیجی تھین اور انکا خرچ جو غالباً ایک روپیہ کے قریب تھا وہ میرے دفتر کے جزوی مصارف مین درج

بیرونیات

افغانستان مین عہدونکا تغیر و تبدل

آقاے غلام نبی خان معین وزارت خارجہ کو سمت جنوبی کی نائب سالاری نظامی و حکمرانی پر مقرر کیا گیا ہے آقاے مرزا محمد خان معین وزارت تجارت کو معین وزارت خارجہ پر مقرر کیا گیا۔ آقاے محمد حیدر خان ہندوستانی افغانی جنرل کو معین وزارت تجارت مقرر کیا گیا ہے آقاے سلطان احمد خان کو پیرس کے سفارتخانہ کے ہیڈ کلرک مقرر کیا گیا ہے آقاے غلام احمد خان کو یورپ کا سیاسی ایجنٹ مقرر کیا گیا ہے۔

مصری اخبارات کے خیالات

قاہرہ ۲۴ مارچ (اسٹیسمین کا خاص تار) مصری اخبارات موجودہ صورت حالات پر تبصرہ کر رہے ہین ان مین زیادہ تر اپنی اپنی جماعتون کے خیالات کی ترجمانی نظر آتی ہے آئین پسند لبرل جماعت کا اخبار السیاستہ رقمطراز ہے کہ موجودہ صورت حال کا نتیجہ تباہی و بربادی ہوگا یا پارلیمنٹ ٹوٹ جاے گی۔ جمعیۃ الاتحاد مصر کا اخبار الاتحاد بھی السیاستہ کا ہمنوا ہے جماعت زاغلول کا اخبار البلاغ لکھتا ہے کہ زیور پاشا کی وزارت نے پارلیمنٹ کو جبراً منتشر کرایا ہے انھون نے دستور اساسی یا راے عامہ کا خیال نہ کیا پھر کوئی بتاے کہ ان نام نہاد انتخابات سے فائدہ ہی کیا ہے اس سے تو بہتر ہے کہ پارلیمنٹ کا ملک سے نام و نشان ہی اڑا دیا جاے

یونان کی جنگ کی تیاریان

ٹائمز کا نامہ نگار ایتھنز سے لکھتا ہے کہ اس خیال سے کہ ترک بڑھ نہ جائین یونان ہر وقت اپنی بڑی بحری فوج کی تیاری مین مصروف رہتا ہے انگریز اسکی حتی الامکان مناسب امداد کرتے ہین پچھلے دنون برطانوی بحری فوج کا ایک منتخب وفد یونان گیا تھا کہ تحقیقات کے بعد اسکی بحری فوج کی ترقی کے ذرائع سوچے اب اس وفد کی رپورٹ یونان کے وزیر بحریہ کے پاس پہونچ گئی ہے وفد نے لکھا ہے کہ یونانی بیڑہ کو تباہ کن جہازون تارپیڈو کشتیون اور آبدوزون کے اضافہ سے مضبوط تر کرنا چاہیے۔ نیز ہلکے جنگی جہازون مین خاص اضافہ ہونا چاہیے کہ یہ یونان کے لیے بہت مفید ہین یونانی بحری افسرون کی تعلیم فن حرب کے لیے انگلستان جانا چاہیے اور توقع ہے کہ جلد ایک اور وفد انگلستان سے یونان جاکر مزید تحقیقات کرے گا یونانی بحری افسران وفود کے خلاف ہین اور وہ چاہتے ہین کہ جلد کوئی کام کیا جاے

ترکی خواتین اور مجلس ملیہ کی امیدواری

انجمن خواتین ترکیہ نے پولیس کے افسر کے یہان درخواست پیش کی ہے کہ باوجود قانون نافذ الوقت کے انجمن ہذا کی تجویز یہ ہے کہ چونکہ اسوقت قسطنطنیہ کے حلقہ مین دو نشستین خالی ہین لہذا انکو پر کرنے کیلیے وہ دو خاتون کو بطور امیدوار پیش کرتی ہے ایک کا نام خالدہ ادیب خانم ہے جو مشہور و معروف اخبار نویس ہین۔ اور دوسری مشہور ماہر تعلیمات محی الدین خانم ہین

ہندوستان

کانگرس کے ممبران کی مجموعی تعداد

اخبار ہندو مدراس کا نامہ نگار احمد آباد سے اطلاع دیتا ہے کہ اب تک کانگرس کے ممبران کی فہرست مین صرف ۹۱۲۴ نامون کا اندراج ہوا ہے

مدراس کونسل نے وزرا کی تنخواہ منظور کی

مدراس۔ مدراس لیجسلیٹو کونسل وزرا کی تنخواہ منظور کرلی

بمبئی کی خوجہ جماعت کی لڑکیونکا یتیم خانہ

بمبئی۔ سر ابراہیم رحمت اللہ نے خوجہ جماعت کی لڑکیون کا افتتاح فرمایا۔ مسٹر رحمت اللہ ابراہیم کریم نے اپنے والد مسٹر ابراہیم کریم کی یادگار مین ایک زنانہ یتیم خانہ کے اجرا کے لیے پچاس ہزار روپیہ دیا۔ اور چونکہ یہ رقم ناکافی تھی اسلیے سیٹھ ابراہیم کریم جیبھری والمرحوم کے وارثون نے پچاس ہزار روپیہ کی رقم بطور عطیہ دی

اسمبلی کی صدارت اور ایک سوراجی

دہلی ۲۵ مارچ سوراج پارٹی نے مسٹر پٹیل کو ہدایت کی ہے کہ وہ اسمبلی کے صدارت کے انتخاب مین مقابلہ کیلیے کھڑے ہون یہ انتخاب شملہ سیشن مین ہوگا۔

بنگال کے وزرا نے استعفی دیدیا

کلکتہ ۲۵ مارچ چونکہ کونسل نے وزرا کی تنخواہ پر ووٹ دینے سے انکار کردیا اسلیے ہردو وزرا نے استعفی داخل کردیا اور ہز اکسلنسی نے اسے منظور کرلیا اور صیغہ جات منتقلہ کا چارج ہز اکسلنسی نے خود لے لیا۔

لارڈ ریڈنگ نے آرڈنیس کی تصدیق کی

دہلی ۲۵ مارچ کونسل آف اسٹیٹ کے جلسہ مین گورنر جنرل کا پیغام پڑھکر سنایا گیا جسمین آرڈنینس کی تصدیق کی اطلاع دی گئی تھی اور کونسل سے سفارش کی گئی تھی کہ مسودہ اس شکل مین پاس کیا جاے جس شکل مین اول اول اسمبلی مین پیش کیا گیا تھا

بمبئی مین کانگرس کی عمارت کا افتتاح

بمبئی ۲۶ مارچ مہاتما گاندھی نے شام کو پراونشل کانگرس کمیٹی کی نئی عمارت کی رسم افتتاح ادا فرمائی جو حال ہی مین کمیٹی نے خریدی ہے۔

لارڈ رالنسن کمانڈر انچیف کا انتقال

دہلی ۲۸ مارچ لارڈ رالنسن (کمانڈر انچیف ہند) کا انتقال ہوگیا۔ ہز اکسلنسی وائسراے، سر الگزنڈر موڈیمن، سر ایس پی سنہا وغیرہ اپنا اپنا دورہ چند دن کے لیے ملتوی کردیا۔

راجہ آف سنتوش کا بیان

کلکتہ ۲۷ مارچ راجہ آف سنتوش وزیر بنگال نے فرمایا کہ ہمین کم سے کم اسوقت نظامی اساسی کے بچانے مین ناکامی ہوئی ہے لیکن اس کوشش پر ہم شرمندہ نہین ہین جو اس بچانے مین کی گئی ہے۔ لیشت کی جانب سے ہم پر وار کیا گیا اسمین شک نہین کہ بہ حیثیت وزیر کے ہمارا وجود ختم ہو رہا۔ لیکن اس پر تعجب کرنے کی کوئی ضرورت نہین۔ جبکہ مصر مین پارلیمنٹ بہت جلد ٹوٹتی رہتی ہے۔

ایک پارسی کی طرف سے ۱۶ لاکھ کا عطیہ

بمبئی ۲۷ مارچ مسٹر نوروزجی ان وادیہ سی۔ آئی بمبئی کے ایک کارخانہ کے مالک نے ۱۶ لاکھ روپیہ کا عظیم الشان عطیہ علاج زچہ و بچہ و بچہ کے لیے ایک اسپتال قائم کرنے کے لیے دیا ہے یہ اسپتال جزیرہ بمبئی کے شمال مین قائم کیا جائیگا کہا جاتا ہے کہ گورنمنٹ نے بھی ۳۰ ہزار مربع گز زمین جو ہیلٹریالاجیکل لیبورٹری کے پاس ہے اسپتال کے لیے دی ہے

لارڈ ریڈنگ کی رخصت کے انتظامات

دہلی ۲۸ مارچ غیر معمولی گزٹ آف انڈیا مین اعلان کیا گیا ہے کہ صاحب وزیر ہند نے پبلک مفاد کے ضروری وجوہ کی بنا پر لارڈ ریڈنگ کو ۴ ماہ کی رخصت دی ہے اور انکی جگہ لارڈ لٹن کو قائم مقام گورنر جنرل مقرر فرمایا ہے بہ زمانہ رخصت سر باسل بلاکٹ سر بھوپندرو ناتھ متر فنانس ممبر کی حیثیت سے کام کرین گے اور انکی جگہ آنریبل مسٹر اے۔ ایچ۔ لے اگزیکٹو کونسل وائسراے کے عارضی ممبر مقرر کیے گئے ہین۔

بنگال آرڈنیس اور مسٹر رضا علی

دہلی ۲۸ مارچ آنریبل سید رضا علی نے بنگال آرڈنینس کے متعلق اپنی پوزیشن کی صفائی مین ایک بیان شائع کیا ہے آپ فرماتے ہین کہ جب مسودہ پر غور کیے جانے کی تجویز پیش کی گئی اور اس پر راے لی جانے لگی تو مین نے یہ نہین کہا کہ مین کسی طرف راے نہ دونگا جو کچھ مین نے کہا تھا وہ یہ تھا کہ اگر گورنمنٹ دفعہ ۴ و ۵ کے ماتحت مزید اختیارات لینے پر راضی ہوگئی اور دفعہ ۶ کو چھوڑ دیگی تو مین ذات خود گورنمنٹ کی طرف راے دینے کو بالکل تیار ہون

لالہ لاجپت راے کیخلاف درخواست

۲۶ مارچ کو لالہ کرم چند جی دو یار تھی کیے ازدائرکٹران بندے ماترم کی طرف سے عدالت مین درخواست دائر ہوئی ہے کہ لالہ لاجپت راے نے جو حصہ داران اخبارات کا عام جلسہ طلب کیا ہے اسکے منعقد کرنے کی ممانعت کیجاے۔ کیونکہ یہ کارروائی اور ڈاکٹر گوپی چند کو اخبار کا دائرکٹر بنانے کا کی جو تحریک کی گئی ہے وہ خلاف ضابطہ ہے۔

مسٹر باؤلہ کے قتل کا مقدمہ

بمبئی۔ مسٹر باؤلا کے قتل کا مقدمہ ۲۶ مارچ کو چیف پریسیڈنسی مجسٹریٹ کی عدالت مین پیش ہوا۔ دس ملزم عدالت کے روبرو پیش کیے گئے جسمین سے نو کے خلاف مقدمہ چلایا گیا اور ایک ملزم محمد شفیع مسٹر باؤلا کا موٹر ڈرائیور سرکاری گواہ بنا لیا گیا نو ملزمان جنکے خلاف مقدمہ چلایا گیا ہے انکے نام حسب ذیل ہین۔ (۱) شفیع احمد نبی احمد رسالدار اندور (۲) بلونت راے پانڈے اندور (۳) بہادر شاہ محمد شاہ موٹر ڈرائیور اندور (۴) اکبر شاہ محمد شاہ اندور (۵) شام راو دیواڈی اندور (۶) ممتاز سید محمد سب انسپکٹر سی۔ آئی۔ ڈی مہو اندور (۷) عبداللطیف محی الدین موٹر ڈرائیور اندور (۸) کرامت خان نظام خان سارجنٹ اندور (۹) آنندراو گنگا رام پھانسے ایڈجوٹنٹ جنرل اندور۔ ملزمان مندرجہ بالا پر چارج شیٹ لگا دی گیا۔

مقامی خبرین

مینوسپل بورڈ

مینوسپل بورڈ کانپور نے پچھلے سال کے ترمیمی تین ماہ کے بجٹ مین ۶۱ ہزار روپیہ شہر کے مختلف انسٹی ٹیوشنون کو دیا تھا۔ کمشنر صاحب نے اعتراض کے ساتھ بجٹ واپس کیا تھا ۲۸ مارچ کو یہ بجٹ بورڈ مین پھر پیش ہوئی اور بورڈ نے اتفاق رائے سے ۲۰ فی صدی تخفیف کر کے یہ عطیہ فوراً ادا کرنے کا رزولیوشن پاس کیا ہے رزولیوشن کے مطابق یہ عطیہ اس اخبار کے شائع ہونے سے پہلے انسٹی ٹیوشنون کے مالکون کے ہاتون مین پہونچ جانا چاہیے ایسی صورت مین اس پر کچھ لکھنا بیکار ہے حاجی قمرالدین صاحب نے ایک نہایت معقول تجویز پیش کی تھی کہ جب بورڈ کے پاس روشنی۔ سڑک۔ پانی۔ سیور جیسے ضروری کامون کے لیے بجٹ مین گنجائش نہین ہے بجٹ مین ۳ لاکھ کی کمی ہے۔ سیکڑون ٹیکس دہندون کے آرام کے کام فنڈ کی کمی سے بند ہین ایسی حالت مین یہ امداد ہرگز نہ دینا چاہیے۔ مگر اس رزولیوشن کی تائید کی کسی ممبر کو توفیق نہین ہوئی۔ کیونکہ قریب قریب سب ہی ممبر چھوٹے موٹے انسٹی ٹیوشنون کے مالک ہین۔ بہرحال یہ کارروائی سخت قابل اعتراض ہے۔ شہر کے ان باشندون سے جبراً ٹکس وصول کیا جاوے جہان روشنی۔ سڑک۔ پانی وغیرہ کا قطعی انتظام نہین۔ یا برائے نام ہے۔ مگر وہ سب روپیہ دیگر غیر ضروری کامون مین صرف کیا جاتا ہے جب عوام کی فلاح کیلیے بورڈ کے پاس فنڈ نہین ہے تو بڑی بڑی تنخواہ کے اکزکٹیو افسر وغیرہ بیکار ہین

انسداد مے نوشی

کلکتہ مینوسپلٹی نے ایک رزولیوشن کے ذریعہ گورنمنٹ سے درخواست کی ہے کہ تمام مسکرات کی دوکانین حدود مینوسپل بورڈ کلکتہ سے ہٹا دی جاوین اور مخصوص دوا فروشون کو صرف ایسی شراب فروخت کرنے کی اجازت دیجائے جو دوا کے کام آتی ہین یہ رزولیوشن اتفاق رائے سے پاس ہوا ہے کیا کانپور مینوسپل بورڈ بھی مسکرات کے استعمال کو روکنے کی ضرورت کو محسوس کرے گی؟

اعتراف

گورنمنٹ گزٹ مین گزشتہ سیلاب دریائے گنگ کے متعلق جو رپورٹ شائع ہوئی ہے اسمین کانپور کی سیوا سمیتیون اور دیگر کارکنون کے کام کا شکریہ ادا کیا گیا ہے اور شہر کے معزز کارکنون اور مینوسپل بورڈ کے ممبران کی خدمات کا خاص طور پر اعتراف کیا گیا ہے

کلکٹر صاحب

مسٹر ایچ ملسن کلکٹر ضلع نے جب سے چارج لیا ہے ہر صیغہ کی دیکھ بھال و نگرانی نہایت باریکی سے کر رہے ہین اور ہر صیغہ کی طرف اپنی توجہ مبذول کر رہے ہین اور بڑی مستعدی کا اظہار کر رہے ہین۔

امپرومنٹ ٹرسٹ

اسوقت تک ٹرسٹ نے جسقدر اسکیمین بنائین وہ سب ناکامیاب ہوئین۔ جس قیمت پر اراضیات فروخت کرنے کی اسکیم بنائی گئی تھی وہ قیمت اس قدر زیادہ تھی کہ اس قیمت پر زمینین نہ فروخت ہو سکین اور نہ فروخت ہونے کی امید ہے چنانچہ ٹرسٹ کی اراضیات بیکار پڑی ہوئی ہین۔ ٹرسٹ کی آخری اسکیم یہ ہے کہ شہر کے رقبہ کو اُجاڑا جائے تاکہ لوگ ٹرسٹ کی تیار کردہ زمینیں لینے کو مجبور ہون مگر یہ اسکیم بھی کامیاب ہوتے نظر نہین آتی کیونکہ لوگ ان گڈھون اور نالون مین بسنے ہرگز نہ جائین گے۔ ان تمام ناکامیابیون کی وجہ یہ ہے کہ شروع سے ٹرسٹ نے جبر و زیادتی سے کام لیا اور رائے عامہ کو ساتھ لینے کی قطعی کوشش نہین کی اور اس غلط پالیسی مین آج تک ترمیم نہین کی گئی۔

معافی

ایڈیٹر صاحب ورتمان نے اپنے مقدمہ بغاوت مین معافی مانگ کر واپسی مقدمہ کی درخواست کی ہے۔ یہ معافی نامہ گورنمنٹ صوبہ کی خدمت مین روانہ کردیا گیا ہے۔ بہتر ہوتا کہ یہ معافی نامہ پیشتر ہی داخل کردیا جاتا۔

آمد

آئندہ نیشنل کانگرس کے اجلاس کے سلسلہ مین سیٹھ جمنالال بزاز کانپور تشریف لارہے ہے۔ آپ کو مینوسپل بورڈ کی طرف سے ایڈریس دینا طے ہوا ہے۔ اور اسکے لیے ایک کمیٹی بنائی گئی ہے ہین۔ لالہ لاجپت رائے جی ۱۹ اپریل کو کانپور تشریف لائین گے۔ اسی موقعہ پر مزدور سبھا کا سالانہ جلسہ [illegible]۔

علیحدگی

ہم کو یہ خبر معصر پرتاب کانپور مین پڑھکر افسوس ہوا کہ آریہ سماج کانپور نے پنڈت راجارام صابر کو سماج کی ممبری سے علیحدہ کردیا غالباً اسکی وجہ ذاتیات کے سوا اور کیا ہو سکتی ہے

ڈسٹرکٹ بورڈ

ڈسٹرکٹ بورڈ کانپور نے پانچ سو روپیہ سے زیادہ آمدنی والون پر ۳ پائی فی روپیہ ٹیکس لگانا تجویز کیا ہے

مقدمہ

ایک طالب نے گورنمنٹ اسکول کے ایک ماسٹر پر زدوکوب کرنے کا مقدمہ چلایا ہے یہ مقدمہ پنج مجسٹریٹی کی عدالت مین چل رہا ہے

مشاعرہ

۲۴ مارچ کو نیشنل مسلم کلب پالس منڈی کانپور کی طرف سے ایک مشاعرہ ہوا مشاعرہ ۹ بجے رات سے ۳ بجے رات تک رہا۔ حاجی محمد سعید صاحب مینوسپل کمشنر صاحب نے نہایت فیاض دلی سے انتظام کیا تھا۔ اس مشاعرہ کی ایک غزل ہم کسی دوسری جگہ شائع کر رہے ہین۔

اُردوے معلی

کانپور کے رسالون مین اُردوے معلی کا جدید اضافہ ہوا ہے یہ رسالہ ہمارے مشہور شاعر اور قوم پرست مولانا حسرت موہانی علیگڈھ سے نکالتے تھے اور اس زمانہ مین اسکی بڑی اشاعت تھی۔ امید کہ یہ رسالہ علم ادب کے لیے ایک مفید خادم ثابت ہوگا۔ اور اہل کانپور بھی اس سے مستفید ہونگے۔

پریس ایسوسی ایشن

کانپور سے کافی رسالے اور اخبارات شائع ہوتے ہین مگر آپس مین تبادلہ خیالات کے لیے کوئی ذریعہ نہین اگر پریس ایسوسی ایشن قائم ہوجائے تو بعض اہم مسائل پر مفید رائے قائم کیجا سکے بعض صاحبان سے اس کے متعلق گفتگو بھی آئی ہے بہتر ہو کہ اب عملی حیثیت سے اس تجویز کو کامیاب بنانے کی کوشش کیجائے۔

کانپور مینوسپل بورڈ اور امپرومنٹ ٹرسٹ

لیجس لیٹو کونسل نے طے کیا ہے کہ کانپور مینوسپلٹی کو واٹر ورکس کی ازسرنو درستگی کیلیے ڈہائی لاکھ روپیہ قرض دے اور کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ کو قریب دو لاکھ کے

نقد و تبصرہ

بر ناقوس حرم

(۶)

نغمہ انا المجنون ہو جو اراسود مین
جھوم کر گر ی لیلیٰ اوج بام کعبہ سے

اس شعر مین سب سے بڑی غلطی یہ ہے کہ قافیہ غلط ہو گیا مینا کلیسا تنہا کا قافیہ کعبہ کس طرح ہو سکتا ہے اگر یہ کہا جاے عربی کی (ۃ) کو فارسی والے (ۃ) پڑھتے ہین اور جس کلمہ مین (ہ) ہو اسکو اُردو والے الف سے بدل لیتے ہین۔ اس لیے (کعبا) کر لیا گیا۔ اور قافیہ صحیح ہو گیا۔ اس صورت مین بام۔کعبا کی اضافت غلط ہو جایگی کیونکہ کعبا اُردو کا لفظ ہو گیا اُردو فارسی مین اضافت صحیح نہین اب رہے شعر کے معنی اسکو مذاق سلیم خود سمجھ لے گا

(۷)

کثرت محبت کو کھو نشاط وحدت مین
ایک کی تمنا کر آرزدے تنہا سے

الفاظ کی نشست مصرع کی ترکیب بتاتی ہے کہ شاعر اپنے مطلب کو ادا کرنے کی قابلیت نہین رکھتا۔ شاید شاعر کا مطلب یہ ہو کہ کثرت (دنیا) کی محبت کا جو کچھ نشاط حاصل ہے اسکو وحدت کی نشاط مین گم کر یعنی دنیا کی محبت کھو دے اور وحدت کی محبت اختیار کر اس صورت مین محبت کثرت کہنا چاہیے تھا مگر کہہ گئے کثرت محبت - یہ راے مین نے اسوجہ قائم کی کہ نشاط وحدت کا تقابل ہی چاہتا ہے کہ محبت کثرت ہو دوسرے مصرع کے الفاظ بھی یہی بتا رہے ہین یعنی ایک کی تمنا کر۔ بہر حال اب تو کثرت محبت سے مبالغہ ہے اس صورت مین الفاظ یہ معنے دے رہے ہین کہ زیادتی محبت کو وحدت کی نشات مین کھو دے

(۸)

وجہ عشرت ہستی ہو تبسم مستی
ہے سوال یک جرعہ ساغر تمنا سے

صرف الفاظ جمع کر دے ہین۔ بالکل مہمل ہے شاعر اپنا مقصد ادا نہین کر سکا۔

(۹)

جوش سینہ سیمین اسپہ احمری ہو جبین
کفر پھوٹ نکلے گا کیا حریم مینا سے

یہ شعر عجائب خانہ مین رکھنے کے قابل ہے محض الفاظ جمع کر دے ہین کوئی معنی نہین - حریم مینا کیا خوب ہے

(۱۰)

پھر رہے کوئی دوشیزہ برہمن ہے ہم آغوش
بوے صندل آتی ہے گوشہ کلیسا سے

شاید اسمین نیوگ کا مسئلہ نظم کیا گیا ہو بالکل بے معنے اور قابل مضحکہ ہے -

(۱۱)

ہو گئین بہ یک جلوہ آنکھ کی رنگین مسکر
جھوم کر یہ کون اٹھا کیف گاہ مینا سے

آنکھ کی رنگین مسکر کیا خوب ہین -

(۱۲)

رعب حسن سے کب تک لرزہ بر عذار آخر
وامقی اداؤنکو دیکھ چشم عذار سے

لرزہ بر عذار بہت ہی خوب ہے یعنی رخسارہ تھر تھر کانپ رہا ہے۔ بالکل بے معنے اور مہمل شعر ہے

(۱۳)

صورت کافری مین ہے کون زمہ پیرا
رقص میز ا ہے کعبہ بھی نغمہ کلیسا سے

سبحان اللہ - شعر البتہ ناقوس حرم کی مناسبت مین آگیا کیونکہ کعبہ ناچنے لگا -

(۱۴)

چاندنی کا ایک روشن منظر نگارین ہے
عکس ماہ کا ملنا نقش موج دریا سے

ناقوس حرم مین یہ چاندنی کا منظر کیسا۔

(۱۵)

پھر کرے جنون کوشی کعبہ کی سیہ پوشی
کوئی عامری نکلے خواب گاہ لیلےٰ سے

عامری وہ جو قبیلہ بنی عامر سے منسوب ہو قیس جسکا دوسرا نام مجنون ہے قبیلہ بنی عامر سے تھا اس لیے اسکو مجنون عامری کہتے ہین اس شعر کے الفاظ کا مطلب یہ ہے۔ کعبہ کی سیہ پوشی نے ایک مرتبہ جنون کوشی کر کے ایک مجنون یعنی عاشق نکالا تھا اب پھر جنون کوشی کرے تا کہ خواب گاہ لیلی سے کوئی اور عاشق نکلے۔
غرضکہ شعر کسی طرح درست نہین - نہ حرم سے سنکھ بجتا ہے اور نہ بتخانہ سے اذان ہوتی ہے -

(۱۶)

لوٹتی رہی تنہا رنگ و بوے صبح وصل
شکوہ سنج ہون ساغر موج آب جمنا تر

یہ شعر معنی دار ہے مگر حرم کا ناقوس نہین

حامد علی خان حامد ایچ۔پی

ٹرکی اور دول عظام

لنڈن ۲۳ مارچ (ٹائمز کا خاص تار) دول عظام نے جو فیصلہ کیا ہے کہ انکے سفرا متعینہ ٹرکی کا قیام قسطنطنیہ مین رہیگا اس سے ترک بہت ناخوش ہوے ہین اور اصرار کر رہے ہین کہ ان سفیرونکو مستقل طور پر انگورہ مین قیام کرنا چاہیے چنانچہ اسی سلسلہ مین ایک نوٹ اتحادیونکے مشن کو حوالہ کر دیا گیا ہے جسمین لکھا گیا ہے کہ دار الحکومت مین سفراء کا قیام بین الاقوامی قانون اور رواج کے مطابق ہے لہذا کوئی وجہ نظر نہین آتی کہ ٹرکی کے متعلق اس قانون و رواج مین کسی قسم کی ترمیم کیجاے۔ دول کو یقین دلایا گیا ہے کہ انگورہ مین جلد سفارتخانے تعمیر کرنے ہوئے تمام سہولتین بہم پہونچائی جائینگی

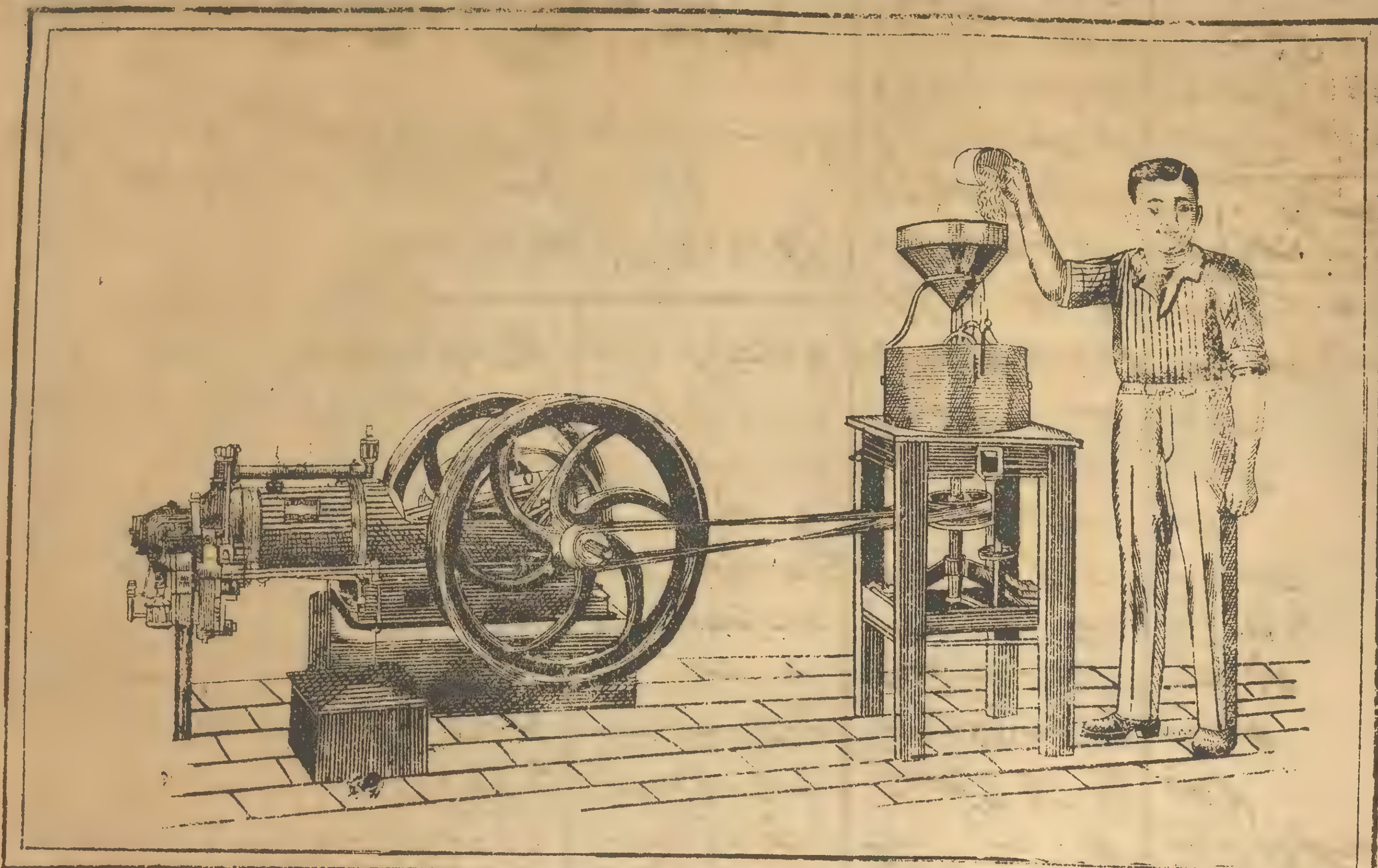
ایران

شاہ کجکلاہ۔ سردار سپاہ

بغداد شریف ۲۳ مارچ (ٹائمز آف انڈیا کا خاص تار) طہران سے جو تازہ ترین خبرین موصول ہوئی ہین اُنسے معلوم ہوتا ہے کہ پہلے جو یہ اندیشہ تھا کہ عہد نوروز کے موقعہ پر ایران مین فتنہ و فساد کی آگ مشتعل ہوجائیگی وہ اب رفع ہوتا جاتا ہے اور ایران کی صورت حال اصلاح پذیر ہوتی جاتی ہے۔

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ چونکہ سردار سپاہ آقائی رضا خان کو کامل فوجی اور فرمانفرمایانہ اختیارات حاصل ہوگئے ہین اور وہ بادشاہ کو جوابدہ ہونے کے بجائے صرف مجلس ملیہ کے سامنے جوابدہ ہین اسلیے اب انکو سوائے اسکے اور کوئی فکر نہین رہی کہ وہ ملک کی حالت مین استقلال پیدا کرین اور شاہ ایران کو سمجھا بجھا کر ایران بلائین اور ان سے کہین کہ مغربی بادشاہون کی طرح ایران پر آئینی طریقہ سے حکومت کرین لیکن ابھی دیکھنا باقی ہے کہ شاہ ایران اس پروگرام کو منظور کرتے ہین یا نہین اگر عرصہ دراز کے بعد بھی شاہ ایران ملک کو واپس نہ آئے تو ممکن ہے کہ رضا خان اس موقعہ سے کام لیکر ملک مین کوئی ایسی حکومت قائم کردین جو انکی فرمانفرمائیت کے عین موافق ہو لیکن یقین نہین کہ وہ یہ کام آیندہ نوروز کو کر ڈالینگے

محمرہ کے معاملہ مین فریقین کے درمیان ایک ایسا مفاہمہ ہوگیا ہے جو دونون کیلیے مفید ہے۔ شیخ محمرہ نے تسلیم کرلیا ہے کہ وہ پچھلی رقوم خراج مرکزی حکومت کو ادا کریگا۔ اور یہ بھی مان لیا ہے کہ منجانب مرکزی حکومت وہ عارفہ محمرہ مین ایک ایرانی فوجی کا تقرر منظور کریگا لیکن اسیکے ساتھ حکومت نے علاقہ محمرہ مین قبائل پر شیخ کے تمام قدیم اختیارات اور حقوق بحال کردیے ہین۔ اسلیے اگر آیندہ کبھی مرکزی حکومت ضعیف ہوگئی تو شیخ پھر ویسا ہی ہوجائیگا جیسا کہ پہلے تھا۔ علاوہ ازین شیخ کی عزت افزائی اس طرح کی گئی ہے کہ اسکے بیٹے بیگ عبدالکریم کو رضا خان کا اے ڈی کا مقرر کیا گیا ہے۔



آزادی کی کُنجی

باوجودیکہ یہ سب کو معلوم ہی کہ پبلک اُسوقت تک بالکل آزاد نہین ہوسکتی جبتک کہ پبلک تمام فارغ البال نہ ہوجاوے مگر کتنے ہین جو وسائل اور ذرائع آمدنی پر غور کرتے ہین اور سوچتے رہتے ہین کہ مقامی ضرورتین کیا کیا ہین اور وہ کیسے پوری ہوسکتی ہین۔ ہمارے کارخانہ کیطرف سے بہت سے سفری ایجنٹ جنکے ذمہ صرف یہی کام ہی کہ وہ شہرون۔ دیہاتون اور قصبون مین دورہ کرکے لوگون سے تبادلہ خیال کرین اور مقامی ضرورتونکو تبلادین۔ مقرر ہین۔ اگر آپ تھوڑے سرمایہ سے معقول آمدنی پیدا کرنا چاہتے ہین یا بیکارونکو برسر روزگار دیکھنا چاہتے ہین تو سفری ایجنٹون سے مقامی ضرورتون کا اظہار کرین اور انکی تکمیل مین جو دقتین و زحمتین محسوس ہوتی ہون، براہ راست دفتر کو اطلاع دین۔ عام طور سے ہر موزون مقامات پر آٹا پیسنے کی چکیان جو آئل انجن سے چلتی ہین لگائی جاسکتی ہین اور معمولی سرمایہ سے کثیر نفع حاصل کیا جاسکتا ہے۔ پسائی کا صرفہ صرف تین آنہ فی من پڑتا ہی اور پبلک ریٹ آٹھ آنہ فی من ہی، چھوٹے سے چھوٹا کارخانہ جو معمولی سرمایہ دو ہزار روپے سے کھولا جاسکتا ہی اور یومیہ ۴۰-۴۵ من آٹا پیس سکتا ہی آئین بعد منہائی اخراجات آٹھ دس روپیہ روزانہ کی بچت ہوسکتی ہے۔ ہمارے کارخانہ مین ہر قسم کے چھوٹے بڑے کارخانہ کے آئل انجن کی چکیان جو تیس من سے ایکسو من تک آٹا تیار کرسکتی ہین، ہر وقت تیار ملتی ہین علاوہ برین ہر سکیر کے آئل انجن۔ کروڈ آئل انجن۔ آٹا پیسنے کی چکیان۔ چونا۔ تمباکو۔ جول کا چھلکا پیسنے کی مشین۔ تیل نکالنے کا کولھو۔ دھان کوٹنے یعنی چاول کی مشین۔ دستی چینی بنانے و چارہ کاٹنے کی مشین۔ کھراد۔ سوہا۔ چاندی کا پتر چوڑا کرنے کی مشین۔ رندہ۔ برما۔ غرضکہ ہر قسم کی مشینین۔ اور اس سلسلہ کی تمام چیزین بھی بہ نسبت دوسرے کارخانون کے نہایت ہی ارزان ہمارے یہان ملسکتی ہین۔ جسکی وجہ یہ ہے کہ ہمارا دفتر ولایت مین ہی اور ہم ہر قسم کی مشنری براہ راست منگواتے ہین۔

سب سے بڑی آسانی و سہولت ہمارے کارخانہ مین خریدارون کے لیے یہ رکھی گئی ہے کہ ہم نے اپنے ورکشاپ و فاؤنڈری موسومہ بھارت آئرن ورکس کانپور مین آئل انجنون کے چلانے کا کام مفت سکھلانے کا انتظام کردیا ہی اور جو لوگ مستریون کے نہ ملنے یا دیہاتون مین انجن چلانیوالون کا انتظام نہ کرسکنے کی وجہ سے مجبور ہون، وہ ہمارے کارخانہ سے انجن و چکیان خریدین۔ ہمارے ورکشاپ مین اونکے آدمیون کو انجن چلانے کا کام مفت سکھلا دیا جایا کریگا۔ اور حتی الوسع تمام مشکلات دور کردی جایا کرینگی۔

المشتہر

بھارت انجنیرنگ کمپنی لاٹوش روڈ کانپور

دہلی آفس کا پتہ " " " " " برن بسٹن روڈ (نیابازار) دہلی
امرتسر آفس کا پتہ " " " " " ریلوے روڈ۔ امرت سر

اطلاع ضروری

ہر خاص و عام کو اطلاع دیجاتی ہے کہ ڈاکٹر این۔ ایل سنہا ایم۔ ڈی۔ ای۔ ایچ نے اپنی پرانی دوکان مسٹن روڈ پر سنہا اینڈ سنس کے نام سے پھر ایک دواخانہ جاری کیا ہے آپ الکٹرک ہومیوپیتھک علاج کے ماہر ہین۔ جو صاحب اپنے علاج کے متعلق مشورہ کرنا چاہین۔ صبح ۷ بجے سے ۱۰ بجے تک اور شام کو ۵ بجے سے ۸ بجے تک لے سکتے ہین دیگر اوقات مین کنٹونمنٹ بنگلہ نمبر ۹ پر ملتے ہین

منیجر سنہا اینڈ سنس مسٹن روڈ کانپور

بندوقین رائفلین ریوالور اور پستولین

ہمارے یہان کم سے کم قیمت پر دستیاب ہوتی ہین ہندوستان کے کسی ریلوے اسٹیشن تک ہم مال کو اپنے خرچ پر پہونچا دیتے ہین اور فرمائیشون پر کمیشن علیحدہ دیتے ہین فہرست

سلیمان اینڈ کو کیمپ کراچی سے طلب فرمایئے

اُردو مصنفین کی بہترین کتابین

ناظرین صداقت کے علمی ذوق کے لیے ایک بک ایجنسی قایم کی گئی ہے جسکی مختصر فہرست درج ذیل ہے - امید ہے کہ جناب نے اگر ابھی تک یہ کتابین نہ ملاحظہ کی ہون تو جلد منگوا کر مطالعہ فرمایئے -

منیجر - صداقت بک ایجنسی توپخانہ بازار کانپور

خیالات عزیز - مولوی عزیز مرزا مرحوم کے مضامین کا بہترین مجموعہ معہ دیباچہ نواب وقار الملک مرحوم قیمت ... ۱۲ر

پریم بتیسی - منشی پریم چند کے بتیس قصون کا مجموعہ دو حصون مین - قیمت فی حصہ ۱۲ر

سیلف گورنمنٹ - زیر سایہ برطانیہ سیلف گورنمنٹ حاصل کرنے کے متعلق نہایت وضاحت سے بحث کی گئی ہے - قیمت چھ آنہ ۶ر

ہوم رول - ہوم رول کے متعلق نہایت وضاحت سے بحث کی گئی ہے - قیمت ۶ر

تفصیل التح چانکیہ - یعنی نامور ہند چانکیہ کی مشہور معروف کتاب کا ترجمہ اُردو قیمت ۶ر

طریق دولتمندی - اسمین دولت حاصل کرنے کے طریقے نہایت خوبی سے دکھائے گئے ہین - قیمت ۸ر

روٹھی رانی - حسن وعشق کی سچی داستان - ترایہٹ کی سچی کہانی قیمت ۶ر

مثنوی سحر - کالیداس کی مشہور و معروف شکنتلا کا لطف لوٹنا ہو تو مثنوی سحر پڑھیئے - قیمت ۶ر

نیل کا سانپ - کلوپیٹرا اور انتانی کی حسرت بھری داستان بالکل تاریخی واقعہ حسن وعشق کی لگاوٹین قیمت ۱۲ر

گورا - دکھیا رانڈون کی رام کہانی وید مقدس اور شرع محمدی کی رو سے حقد بیوگان پر دلائل قیمت دو روپیہ بارہ آنہ

مخزن سرور کامل - حکیم محمد علی مرحوم کا مشہور زمانہ ناول ۳ حصون مین قیمت

امتحان وفا - انگلستان کے مایۂ ناز شاعر لارڈ ٹینس کی ایک مشہور افسانے کا ترجمہ - قیمت ۶ر

جہان آرا بیگم - مشہور بنت شاہجہان کی سوانحعمری - قیمت ۶ر

چورون کا کلب - مؤلفہ ظفر عمر بی - اے علیگ - قابل دید ناول قیمت

بجلی چھتری - سراغرسانی کا عجیب وغریب افسانہ اُردو مین اپنی قسم کا پہلا ناول قیمت

بہرام کی گرفتاری - بجلی چھتری کے ہیرو بہرام کی گرفتاری - قیمت

پیک ابر - کالیداس کی نظم میگھ دوت کا منظوم اُردو ترجمہ معہ آٹھ عکسی تصاویر کے قیمت ۸ر

بزم احباب - اخلاقی کہانیون کا گنجینہ - قیمت ۸ر

مکمل عورت - دو لڑکیون کی تعلیمی و سوشیل حالت کا مقابلہ ایک کو یورپین اسکول اور دوسری کو کنیا ودیالہ مین داخل کرکے یہ ثابت کیا گیا ہے کہ کنیا ودیالیہ کی لڑکی تعلیمی و سوشیل حالت مین بہتر ہے - قیمت ۸ر

حیات بیوہ - بیوگان کی حالت زار کا سچی فوٹو اور انکی جانکاہ مصیبتون کا دلگداز سین - قیمت ۵ر

اُردو مضمون نویسی - جسمین بچون کی اُردو مضمون نگاری کے طریقے درج ہین - قیمت ۸ر

مشاہیر یونان و رومہ - جسمین یونان و رومہ کے اولوالعزم مدبرین کے سوانحی حالات ۱۲ر

البیرونی - علامہ ابو ریحانی یعنی مصنف کتاب ہند کی محققانہ سوانحعمری ۱۲ر

تسخیر فرانس - ۸ر

سلطان اندلس -

مصور غم علامہ راشد الخیری دہلوی کی قابل دید مشہور زمانہ تصانیف

افسانہ بلجیم - بلجیم کے مشرح حالات قیمت ... ۸ر

قربانگاہ حسن قیمت ۴ر

نوحہ زندگی - ایک بیوہ کی دردناک داستان قیمت ۱۲ر

دُرِ شہوار - قابل دید کتاب قیمت ۱۰ر

سوکن کا جلاپا - ایک لڑکی کی بڑساس نے سوکن لاکر کیا کیا مظالم کیے - قیمت ۶ر

گوہر مقصود - تابستان کی پری اور لال کی تلاش قیمت ۶ر

سنجوگ - ایک مصیبت زدہ لڑکی کی داستان قیمت ۶ر

ماہ عجم - ایران پر مسلمانون کی فوج کشی اور حسن وعشق کا نغمہ ایک ساتھ

دیکھنا ہو تو اسکو پڑھیے قیمت ۸ر

عروس کربلا - بنو امیہ و بنو فاتح کی تاریخ قصہ کے پیرایہ مین قیمت

منازل السائرہ - اسکا مطالعہ ہندوستانی کے لیے نہایت مفید ہے - قیمت

سراب مغرب - اسمین یہ دکھلایا کہ موجودہ زمانہ کی روشنی نے لڑکیون پر کیا اثر کیا قیمت ۸ر

محبوبہ خداوند - قیمت

بنت الوقت - ایک فیشن کی دلدادہ لڑکی کی حسرت بھری داستان قیمت ۸ر

جوہر قدامت - دو بہنون کی کہانی قیمت ایک روپیہ آٹھ آنہ

تائید غیبی - مسلمانون نے اندلس مین کیا کیا قیمت آٹھ آنہ

مسدس حالی مولانا حالی کی نہایت مشہور و معروف نظم پاکٹ ایڈیشن ۶ر

عثمان و مریم جنگ صلیبی کے زمانہ کے حالات کا پر لطف سین ۸ر

تجرد ازدواج ازدواج کے متعلق نہایت ضروری معلومات ۸ر

رموز فطرت -

گنج شائگان - دنیا بھر کے ملکون کے سکون کے دونون رخون کی اصلی تصویر دو حصہ ۱۲ر

تاج ونشان دنیا بھر کی سلطنتون اور ریاستون کے تاج و نشان قومی جھنڈے - پھریرے - مونوگرام وغیرہ اصلی قیمت دو حصہ

دستار و کلاہ - تمام دنیا کی مختلف قسم کی ٹوپیون و پگڑیون کے مفصل حالات قیمت ۸ر

ملہم تاریخ - تاریخ گوئی کا مادا وغیرہ اسمین جمع کردیا گیا ہے

عمدۃ التاریخ ابجد کے حساب سے تاریخ نکالنے کے فن مین بے مثل کتاب ہے

تاریخ اودھ کامل دو جلد - نواب سعادت علی کے عہد سے لیکر واجد علی شاہ تک کی معزولی کے مفصل حالات نہایت با محاورہ پیرایہ مین دکھائے گئے ہین -

سوانحعمری - مہاراجہ نرائن پرشاد و مہاراجہ کشن پرشاد وزیر اعظم دولت آصفیہ دام اقبالہ حیدرآباد

کے حالات - قیمت ۱۲ر

مرقع کالج - علیگڈھ کالج کی اندرونی زندگی کے حالات ۱۲ر

فریاد داغ - مرزا داغ دہلوی کی مشہور و معروف مثنوی ۴ر

مختصر الاصول - اُردو مین ایسی کوئی کتاب فقہ کے متعلق نہین لکھی گئی ہے - قیمت

احسن الاذکار - حضرت غوث الاعظم کی سوانحعمری ۱۲ر

تذکرۃ السلوک فلسفہ اور حکمت کو لیے ہوئے مصطلحات صوفیہ کی تشریح کی گئی بزبان اُردو - قیمت

ذکر رحمانی - شاہ فضل الرحمن گنج مراد آبادی کی سوانحعمری ۴ر

کنز الطغری - قابل دید کتاب ہے - قیمت ۱۴ر

سلیمانہ و فرزانہ قابل دید ناول ہے - قیمت ۸ر

مخزن الفوائد کامل دنیا بھر کے اوزان پیمانے - سکے جات - فوٹو گرافی ہاف ٹون بلاک وغیرہ کے مفصل حالات قیمت ۱۲ر

تکمیل لڑکی کی حسین بی بی دلکش ترجمہ قیمت ۱۴ر

شرح کاف - عمل چہل کاف کی مفصل اردو شرح ۴ر

بوہرون کی تاریخ - بوہرا قوم کی محققانہ تاریخ قیمت ۴ر

مثنوی جانستان - عشق کا سچا فوٹو قیمت ۲ر

جنگ یورپ - اگر جنگ یورپ کے مفصل حالات دیکھنا ہون تو اسکو ملاحظہ فرمایئے - ۸ر

افسون - وفاداری - جرأت و ہمت کا سبق آموز ناول - بی بی بچون کے پڑھنے کے لائق -

بحر الغرائب - طریقہ ہائے جفر کے اکابرین کی مفصل شرح ۸ر

لحن بابی - محمود اور پارسی اس کے عشق کا سچا افسانہ ۸ر

مقدمات الطبعیات - علوم طبیعی اس وقت دنیائے تمدن پر حکومت کر رہے ہین - مگر اُردو زبان اس سرمایہ سے خالی تھی یہ کتاب بہت مبسوط ہے

دریائے لطافت - یہ انشاء اللہ خان انشا کی لاجواب کتاب مناسب ترمیم و اختصار کے ساتھ دوبارہ شایع کی گئی ہے

طبقات الارض - اس علم پر اردو زبان مین یہ پہلی کتاب ہے - قیمت ۱۲ر

اسرار رنگون دلچسپ فلسفہ کے پیرایہ مین رنگون کے مختلف النسل باشندون کے معاشرتی حالات

حمایات صلیبی - یورپ نے بیت المقدس کو نکالنے کے لیے کوششین کین تفصیلی حالات

تصانیف علامہ شبلی مرحوم

سیرت النبی صلعم	
الغنشا - حصہ دوم قیمت	
الفاروق -	
المامون	
الغزالی	
سیرت النعمان	
سوانح مولانا روم	
مقالات شبلی	
رسائل شبلی	
شعر العجم	
ایضاً حصہ دوم شعرائے متوسطین کا دور - قیمت	
ایضاً - حصہ سوم شعرائے متاخرین کا دور - قیمت	
الکلام ..... قیمت	۱۲ر
مثنوی صبح امید قیمت	۴ر
مضامین عالمگیر	

ناول

انقلاب پیرس -	۵ر
سفید چڑیل	۲ر
جنگ سمرنا	۲ر
بے زبانی دست	۸ر
معشوق بیوفا	۴ر
خوفناک قتل	۴ر
جنگ عراق	۸ر
شہنشاہ عیاران	۵ر
محبوبۂ شام	۲ر
نظیر عشق	۸ر
خونی بہن	۴ر
خونی بھائی	۵ر
بنگالی جاسوس	۶ر
حسن پرست	۴ر
فلورا فلورنڈا	۱۰ر
خونی آقا	۴ر
بوالہوس بنگالی	۲ر
مرد میدان کامل	
مسٹر نخقو	۵ر
خوبصورت کاہنہ	۴ر
مرغ ارم	۶ر
زر الاعاشق	۸ر
محروم دعالی	۴ر
معشوق بیوفا	
دلگیش نندنی	۵ر
عزیزہ مصر	
الفانسو	۱۲ر
فاتح مفتوح	
ایام عرب کامل	

فتح اندلس	۱۲ر
یوسف نجمہ	
زوال بغداد	
زوجۃ الکبری	
فلپانا	۸ر
شوقین ملکہ	
حسن کا ڈاکو کامل	
دربار حرامپور	۱۰ر
عجیب دان دلہن	
طاہرہ	۴ر
تعصب چین	
قیس لبنی	
بابک خرمی کامل	
آغا صادق کی شادی	۱۰ر
مقدس نازنین	
جویائے حق اول	
" دوم	۱۲ر
اتالیق بی بی	۸ر
خوفناک محبت	
آہ ملک	۱۲ر
افسانۂ قیس	۳ر
ملکہ زنوبیہ	۳ر
سکینہ بنت حسین	۶ر
ابو بکر شبلی	
سوانح جنید بغدادی	
سوانح خواجہ معین الدین چشتی	۸ر
منصور موہنا	۶ر
ملک العزیز ورجنیا	۶ر
حسن انجلینا	۶ر
فردوس برین	۵ر
حسن بن صباح	۸ر
دلچسپ کامل	۶ر
بدر النساء کی مصیبت	۸ر
دلکش کامل	۱۰ر
پاداش عمل اول	
" " دوم	
" " سوم	
" " چہارم	
" " پنجم	
شام جوانی	۱۲ر
زیب النسا	
فدائی ہذ جدار	۱۲ر
جام سرشار	
کہسار کامل	
معشوقۂ فرنگ	۵ر
خلق مجسم	۴ر
گنجینۂ سراغرسانی کامل	
بادشاہ سلامت	۱۲ر
جوش خون	۱۰ر
خونی قسمت	
دھوکا یا طلسمی فانوس	۱۴ر
خواب کلکتہ کامل	
بزم اکبری کامل	۱۲ر
نرنجاز -	
اکیمون -	

The Sadaqat
CAWNPORE

REG-NO. 1424

جمال پر تو حق عزم مستقل میں رہی
زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہی
(احسن سنبھلی)

صداقت

قیمت سالانہ ۳ے/
ششماہی عاصر
فی پرچہ ٹر

ہفتہ وار

اڈیٹر۔ خواجہ عبدالسلام

جلد ۱ | کانپور۔ چہارشنبہ ۸۔ اپریل سنہ ۱۹۲۵ء مطابق ۱۳ رمضان المبارک سنہ ۱۳۴۳ھ | نمبر ۵

ادبیات

جوگن

(از ابو المعانی حضرت اختر شیرانی ٹونکی)

دیکھو! وہ کوئی جوگن جنگل مین گا رہی ہے   موسیقی حزین کے دریا بہا رہی ہے
غمگین نوائیون سے بے خود بنا رہی ہے   دنیا کے ہر اثر کو دل سے مٹا رہی ہے
سوئی ہوئی فضا کا شانہ ہلا رہی ہے   ہر جنبش زبان سے مردے جلا رہی ہے
بیدار کر رہی ہے مدہوش گھاٹیون کو   خوابیدہ ساحلون کی نیندین اڑا رہی ہے
ہر لرزش صبا مین طوفان امنڈ رہے ہین   پنچم مین کیا رسیلی تانین اڑا رہی ہے
دیکھو! وہ کوئی جوگن جنگل مین گا رہی ہے

اٹکھیلیون کا سن ہے ہنس بولنے کے دن ہین   لیکن نہ جانے کیون وہ آنسو بہا رہی ہے؟
آئینہ رنگ سینہ کچھ کھل رہا ہے جس مین   دوشیزگی کی گنگا طوفان اٹھا رہی ہے
اک گیروانہ ساری مین ہے بدن چھپائے   یا ہلکی ہلکی بدلی سورج پہ چھا رہی ہے
اک بجر یاسمین پر لہرا رہی ہے ناگن   یا اسکی زلف مشکین سینہ پہ آ رہی ہے
ہے اک ستار اسکی آغوش نازنین مین   دو نازک انگلیون سے اسکو بجا رہی ہے
دیکھو وہ کوئی جوگن جنگل مین گا رہی ہے

سبزہ پہ چاندنی کے بادل برس رہے ہین   یا کوئی حور جنت آنسو بہا رہی ہے
ہے موجزن فضا مین اک آبشار سیمین   یا ملکۂ پرستان موتی لٹا رہی ہے
اک گرد مرمرین ہے چھائی ہوئی افق پر!   جسکو ہوائے صحرا کو سون اڑا رہی ہے
اک موج گو ہرین سی ہر پھول پر ہے رقصان   نغمہ کی بوئے رنگین جمین سما رہی ہے
یا دن کے مقبرہ پر دوشیزۂ شب آ کر   گلہائے نور کی اک چادر چڑھا رہی ہے
دیکھو! وہ کوئی جوگن جنگل مین گا رہی ہے

فرش زمردین پر کچھ پھول سو رہے ہین؛   نغمہ کے پر کی جنبش جنکو جگا رہی ہے
جنگل مہک رہا ہے کلیان چٹک رہی ہین   ہر تان مین یہ جوگن کیا گل کھلا رہی ہے
وادی مین موجزن ہے نغمونکی کیف ریزی   ہر پھول ہر کلی پر مستی سی چھا رہی ہے
اک نہر بہ رہی ہے تھوڑے سے فاصلہ پر   گاتی ہوئی جو اپنی منزل کو جا رہی ہے
یا ملکۂ سمندر موجون کے زمزمون مین!   تارون کے دیوتا کو نغمے سنا رہی ہے
دیکھو وہ کوئی جوگن، جنگل مین گا رہی ہے

جنگل کے جانور کچھ بیٹھے ہین اسکے آگے   رو رو کے جنکو اپنی بپتا سنا رہی ہے
خونخوار شیر بھی ہین وحشی غزال بھی ہین   لیکن وہ سب کے دل پر سکہ جما رہی ہے
کچھ سانپ جھومتے ہین رہ رہ کے مست ہوکر   اک موج وجد اون کو تڑپا رہی ہے
طاؤس ناچتا ہے یون بیقرار ہو کر   گویا ہر ایک پر مین بجلی سما رہی ہے
غمگین نوائیون سے ایسا سمان بندھا ہے   رو رو کے جیسے فطرت طوفان اٹھا رہی ہے
دیکھو! وہ کوئی جوگن جنگل مین گا رہی ہے

یہ موہنی بنی ہے کسکی لگن مین جوگن؟   یہ سیل درد کسکے غم مین بہا رہی ہے
ہان شاید اسکی ننھی معصوم آتما مین   ہر کی پریم اگنی لو کے لگا رہی ہے
ہر بن مین ہر نگر مین ہر گھر مین ہر ڈگر مین   پھر پھر کے اپنے دلکی چنتا مٹا رہی ہے
یا ہر کی جستجو مین بیستم کی آرزو مین   کاشی سے آ رہی ہے متھرا کو جا رہی ہے
یا جگ کی آفتون سے تنگ آ کے بن مین جا کر   پرماتما کو اپنا دکھڑا سنا رہی ہے
دیکھو وہ کوئی جوگن جنگل مین گا رہی ہے

ہر لفظ مین چھپی ہے وحشت کی ایک دنیا   دلکی ہر آرزو کو مجنون بنا رہی ہے
اک آگ سی بھری ہے غمگین راگنی مین   دیپک سنا سنا کر تن من جلا رہی ہے
روحانیت کے نغمے منھ سے نکل رہے ہین   ملک ابد کی جانب سب کو بلا رہی ہے
پردہ سا اٹھ گیا ہے آنکھون کے سامنے سے   کیا جانے کس جگہ کے جلوے دکھا رہی ہے
کچھ سوز ہے بیان مین کچھ درد داستان مین   شعلے اگل رہی ہے چھریان چلا رہی ہے
دیکھو وہ کوئی جوگن جنگل مین گا رہی ہے

دنیا سے ہو رہی ہے بیزار میری ہستی   دل ہاتھ سے چلا ہے جان لب پہ آ رہی ہے
بتخانۂ جبین مین سجدے مچل رہے ہین   کافر ادا صنم ہے کافر بنا رہی ہے
معمور غم نوائی ہے ہر کلی کا دامن   فیاض مطربہ ہے نغمے لٹا رہی ہے
اک صوت سرمدی ہے ہر ذرہ کی زبان پر   موسیقی ازل کے نغمے سنا رہی ہے
ساری فضا پہ طاری ہے اک غبار ماتم   گویا تمام وادی آنسو بہا رہی ہے
دیکھو! وہ کوئی جوگن جنگل مین گا رہی ہے

اب نغمے سو گئے ہین یا جانے تک چلا ہے   محشر اٹھا چکی ہے فتنے جگا رہی ہے
ایسی دبی صدا ہے گویا عروس نغمہ   منھ پھیر کر ہوا سے دامن چھڑا رہی ہے
یا کچھ غنودگی کے عالم مین مست کوئل   دھرتی کی گود مین کے دل گدگدا رہی ہے
کچھ کھل رہا ہے جیسے بادل کوئی برس کر   یا شمع جل جلا کر اب جھلملا رہی ہے
لو وہ ستار کو بھی نیند آ گئی جنگل مین   لو وہ ستار اٹھا کر جنگل سے جا رہی ہے
دیکھو! وہ کوئی جوگن جنگل مین گا رہی ہے

٧٨٦

ہفتہ وار

صداقت

چہارشنبہ ۸ ؍اپریل سنہ ۱۹۲۵ء

لارڈ کرزن

لارڈ کرزن دنیا سے رخصت ہوے اور اُنکے انتقال سے انگلستان اپنے ایک نامور فرزند سے محروم ہوگیا۔

اسمین شک نہین کہ شان وشوکت لارڈ کرزن کی گھٹی مین پڑی تھی وہ ہمیشہ اپنی تعریف وتوصیف سننا چاہتے تھے اور ہمیشہ دنیا کو اپنے رنگ پر چلانے کی اور لوگون کو اپنا تابع بنانے کی کوشش کرتے تھے۔ وہ آکسفورڈ یونیورسٹی کے چانسلر کی حیثیت سے اپنے کو فصاحت کا بادشاہ تسلیم کرانا چاہتے تھے۔ وہ جب ہندوستان مین وسیرائے ہوکر تشریف لائے تو اس شان سے یہان حکومت کی کہ حکومت کے ہر صیغہ اور ہندوستانی زندگی کے ہر شعبہ مین ایک انقلاب پیدا کرنے کی کوشش کی وہ بعض اوقات اپنے کو ہندوستان کا مطلق العنان حاکم سمجھنے لگتے تھے۔ اور اس کا نتیجہ یہ تھا کہ انکے زمانہ مین افغانستان اور خلیج فارس مین مختلف قسم کی کشمکش رونما ہوگئی۔

دہلی کا دربار انکی شان وشوکت کی ایک تاریخی یادگار ہے جسکی وجہ سے وہ ہندوستانیون کے قلوب پر اپنے جاہ وحشمت کا سکہ بٹھانے مین کامیاب ہوے تھے۔

لارڈ کارنوالس کے بعد سواے لارڈ کرزن کے کسی دوسرے وسیرائے کو دوبارہ ہندوستان کی حکومت کی باگ نہین سپرد کی گئی۔

لارڈ کرزن نے اپنے اصول کے مقابلہ مین وسیرائے کے جلیل القدر عہدہ کو قربان کردیا۔

لارڈ کرزن کے زمانہ حکومت مین یہ ایک خاص خصوصیت تھی کہ انکی نظر سرکاری محکمون کے تمام چھوٹے بڑے واقعات پر رہتی تھی ان سے گورنر سے لیکر معمولی کلرک تک یکسان خائف رہتے تھے۔ انھون نے بڑے بڑے انگریزون کے غرور کو ایک منٹ مین توڑ کر رکھدیا۔

ہندوستانی انکے اس احسان کو ہرگز فراموش نہین کرسکتے کہ انھون نے ہندوستانی قدیمی عمارات کو زمانہ کی دستبرد سے محفوظ کیا۔ ہندوستان کے چپہ چپہ کو بچشم خود ملاحظہ کیا اور جہان کہین کسی قدیم یادگار مین کوئی نقص دیکھا فوراً درست کرنے کا حکم دیا۔ مگر اسکے ساتھ ہی لارڈ موصوف کے اس جملہ کو بھی کبھی نہ بھولین گے کہ ہندوستانی فطرتاً دروغ گو واقع ہوے ہین۔

لارڈ کرزن نے بنگال کو دو خطون مین تقسیم کردیا جسکی وجہ سے بنگال مین ایسا زبردست ایجی ٹیشن ہوا کہ آخر حکومت کو تقسیم بنگالہ کو منسوخ کرنا پڑا اور غالباً لارڈ موصوف کے دل سے یہ داغ کبھی محو نہ ہوا ہوگا۔

لوزان کانفرنس مین عصمت پاشا کی مسکراہٹ نے جو سیاست کے میدان مین شکست فاش دی اسکو لارڈ موصوف منسوخی تقسیم بنگالہ کے صدمہ سے بھی زیادہ محسوس کرتے ہونگے۔

لارڈ کرزن دنیاے اسلام کا ترقی پذیر ہونا ہرگز نہین دیکھ سکتے تھے۔ ترکون کی یہ ترقی انکو بہت ناگوار تھی۔ یہ واقعہ ہے کہ لارڈ موصوف بین الاقوامی معاملات مین ہمیشہ سب سے ممتاز رہے۔ مگر لوزان کانفرنس کے شکست کے بعد انکو اپنی سابقہ نمایان حیثیت نہ حاصل ہوسکی۔

خلاصہ یہ کہ لارڈ کرزن ایک بلند حیثیت رکھتے تھے جنکی زندگی مختلف حالات کا مرقع تھی۔ انگلستان اس صدمہ کو عرصہ تک نہ بھولے گا۔ اور اسکی تلافی انگلستان کے لیے آسان نہ ہوگی۔

اودہ کورٹ بل

پہلی اپریل کو لوکل کونسل مین یہ بل پھر پیش ہوا اور اس کا وہ حصہ خارج کردیا گیا ہے جسمین یہ درج تھا کہ پانچ ججون مین سے کم از کم تین جج ضرور ہندوستانی ہون اسکو موجودہ طریقہ حکومت کے خلاف تبلاکر گورنر صاحب نے بل کو کونسل مین دوبارہ پیش کرنے کے لیے واپس کیا تھا۔ گورنمنٹ تو خیر کونسل نے کیون اس حق تلفی کو منظور کرلیا۔

جانچ کمیٹی

۳ ؍اپریل کو لوکل کونسل مین ریفارم جانچ کمیٹی کی رپورٹ اور سفارشون کو نہایت غیر تسلی بخش تبلاتے ہوے ایک رزولیوشن پاس کیا گیا ہے اور ممبران نے دو عملی حکومت کی سخت نکتہ چینی کی ہے۔ سرکاری ممبران نے اس بحث مین کوئی حصہ نہین لیا۔

کانگریس کی فیس

مہاتما گاندھی نے کانگریس کی ممبری کی فیس مین سوت کے بجاے نقد روپیہ دینے کو خلاف قاعدہ تبلایا ہے آپ یہ فرماتے ہین کہ نقد روپیہ کسی صورت مین کانگریس کمیٹیان چندہ مین نہین لے سکتین کیونکہ کانگریس مین چندہ رکنیت نقدی کی صورت مین ادا کرنے کے مسئلہ پر بحث ہوچکی ہے اور کانگریس نے اس تجویز کو مسترد کردیا تھا۔

دیکھیے اب سوراج پارٹی اس کے متعلق کیا فیصلہ کرتی ہے۔

ظالم پیٹ

حال مین ایک موپلہ عورت اپنے لڑکے کے قتل کے الزام مین گرفتار ہوئی ہے اسنے اپنے بیان مین کہا ہے کہ ایک دن مین بہت بھوکی تھی اور گھر مین کھانے کا ایک دانہ تک موجود نہ تھا اسلیے مینے اپنے بچے کو ابلتے پانی مین ڈالدیا تاکہ ابال کر کھالون لیکن اسکے پکنے اور کھانے سے پہلے ہی مین گرفتار ہوگئی۔

جس ملک مین لوگون کو پیٹ بھرنے کے لیے ایسے سنگین جرم کرنے پڑتے ہین اس ملک کی بدنصیبی کا کیا اندازہ ہوسکتا ہے

دیش بندہو داس کا اعلان

دیش بندہو داس نے مندرجہ ذیل اعلان شایع کیا ہے حال ہی مین اپنے یورپینون دوستون سے گفتگو کے دوران مین مجھے اس امر کا احساس ہوا کہ کسی نہ کسی وجہ سے ان یورپینون کے قلوب مین جو ہندوستان مین رہتے ہین یا برطانیہ مین مقیم ہین یہ خطرہ گھر کرگیا ہے کہ سوراج پارٹی نے سیاسی قتال اور دہشت کی حوصلہ افزائی کی اور کررہی ہے۔ مین متعجب ہون کہ کیونکر سوراج پارٹی کے مقاصد اور اعمال کے متعلق اسقدر عام غلط فہمی پھیل گئی ہے اور اگر واقعات کو دیکھا جاے تو یہ بات اور بھی تعجب انگیز ہوجاتی ہے مہاتما گاندھی چھ سال سے متواتر عدم تشدد کی تلقین ونصیحت کرتے رہے ہین جسمین مین خود اور سوراج پارٹی کے دیگر لیڈران تقریرون کے ذریعہ ہم کھلم کھلا کیا عام اور کیا پرائیوٹ جلسون مین ہر جگہ تشدد کی مذمت کرچکے ہین پھر ہماری طرف سے یہ ڈر ان یورپینون کے دلون مین جو ہندوستان مین رہتے ہین یا انگلینڈ مین کیون برابر لگا رہتا ہے لیکن اس وہم کے وجود سے آنکھین بند کرلینا بھی بے معنی ہے۔ خواہ یہ کتنا ہی غلط کیون نہ ہو۔ لہذا مین چاہتا ہون کہ اس کی قلعی کھول دون اور اسکو بے بنیاد ثابت کرون۔ مین صاف طور پر کہہ چکا ہون اور ایک بار پھر صاف صاف کہدیتا ہون کہ اصولی طور پر سیاسی قتال اور ہر طرح کے تشدد کے خلاف ہون مجھے اور میری پارٹی کو اس سے نفرت ہے اور یہ تو ہماری مذہب کی تعلیمات کے بھی خلاف ہے سیاسی حیثیت سے بھی مجھے یقین واثق ہے کہ اگر ہماری سیاسی زندگی نے تشدد کی جڑ پکڑلی تو سوراج کا خیال ہمیشہ کے لیے ختم ہوجاے گا۔ بنابرین میری خواہش ہے کہ یہ برائی زیادہ نہ بڑھنے پاے اور ہمارے ملک مین اسکو سیاسی ہتھیار کے طور پر استعمال کرنا کلی طور پر دفع ہوجاے۔

مین اس بات کی بھی تصریح کرچکا ہون اور اب دوبارہ کہتا ہون کہ گورنمنٹ کے جبر وظلم کے بھی مین خلاف ہون اور اسکو بھی اتنا ہی ناپسند کرتا ہون جتنا کہ تشدد کو۔ ظلم سیاسی قتال کا کبھی انسداد نہین کرسکتا بلکہ اس سے تو اور حوصلہ افزائی ہوگی اور اس مین نئی زندگی پیدا ہوجائیگی ظلم جیسا کہ تواریخ مین ثابت ہوچکا ہے ہمیشہ اپنے مدعا کو کھونے کا باعث ہوگا۔ اور جس چیز کو تباہ کرنا چاہتا ہے اسکی مطلب براری کریگا۔ ہمنے ہندوستان کے لیے سیاسی مساوات اور سوراج حاصل کرنے و نیز سلطنت مین باعزت طور پر حصہ دار بننے کا تہیہ کرلیا ہے ممکن ہے کہ اس کے لیے جدوجہد زیادہ دیر تک کرنی پڑے ممکن ہے کہ یہ جدوجہد زیادہ سخت ہو لیکن ہم اسکے حصول کے لیے آخری دم تک نہایت صفائی سے لڑنے کے لیے مستعد ہین بنگال کے نوخیز بچون سے مین کہتا ہون کہ سوراج کے لیے کوشش کرو اسکے حصول کیلیے جدوجہد کرو لیکن یہ جدوجہد تشدد سے پاک ہو ہمارے مقصد کی ڈھال پر کسی قسم کا دھبہ نہ ہونا چاہیے۔ تندہی سے اور متواتر طور پر کوشش کیے جاؤ۔ آگے کی طرف بڑھو تمام رکاوٹون کو دفع کردو اور سوراج حاصل کرو۔ یورپینون سے مین یہ کہتا ہون کہ ہماری طرف سے بدگمانی کرنا چھوڑدو اپنے غیر منصفانہ شکوک کو ایک طرف پھینکو تشدد مین حکومت کا ساتھ دیکر ہماری سیاسی زندگی مین تشدد کو

[illegible]

ہندوستانی جیلخانون مین قیدی عورتون کی حالت

از پاربتی دیوی صاحبہ

(جو حال مین قید سے رہا ہوئی ہین)

عورتون کیلیے میدان عمل جس قدر تنگ اور مختصر ہے ان کا حلقہ بھی اسیقدر محدود ہے اور شاید طبعاً بھی عورتین ارتکاب جرم نہین کرسکتین۔ لیکن بہرحال یہ بات تو بالکل صاف ہے کہ مرد ایسے کس طرح کے جرائم کا ارتکاب کر سکتے ہین جن کے ارتکاب کا عورتون کیلیے کوئی امکان ہی نہین ہوتا یہی وجہ ہے کہ ہندوستانی (بالخصوص صوبہ متحدہ) کے جیل خانون مین مردون کی نسبت عورتون کی تعداد بہت ہی کم ہوتی ہے۔ صوبہ متحدہ مین بھانو ایک جرائم پیشہ قوم تصور کی جاتی ہے چوری اور ڈاکہ ان کا آبائی پیشہ ہے۔ انکی عورتین بھی اپنے مردون کی صحیح معنون مین معین ہوتی ہین کیونکہ وہ بھی چوری اور ڈاکہ مین شامل ہوکر مردون کی پوری مدد کرتی ہین۔ اسی طرح چمار اور چھوٹی چھوٹی اقوام کی عورتین بھی چوری اور سکہ بنانے کے جرم مین قید ہوکر آئی ہین ان کے جرائم بھی ویسے ہی ہوتے ہین جیسے انکے مردون کے ہوتے ہین۔ مسلمان عورتین چوری وغیرہ اور بسا اوقات لڑکیان بھگانے اور بیچنے کے جرم مین سزایاب ہوکر آتی ہین اور ناظرین یہ پڑھکر حیران ہونگے کہ عورتون کے جیلخانون مین اعلیٰ ذاتون کی عورتین چھوٹی اقوام کی عورتون سے زیادہ ہوتی ہین۔ اعلیٰ خاندان کی خوبصورت اور نوجوان عورتون کی تعداد بھی کچھ کم نہین ہوتی۔ ان نوجوان عورتون کی تعداد زیادہ ہونے کے باعث ہندوؤن کے مجلسی مظالم ہین۔ جنمین سے خاص طور پر قابل ذکر صغیر سنی کی شادی بے جوڑ رشتے۔ اور عقد بیوگان کی ممانعت ہین۔ یہ اور دیگر ہزارون رسوم قبیحہ جنکو ایک جملہ مین "ہندوؤن کی کلنیتا" کے نام سے موسوم کیا جاسکتا ہے ان کے جرائم کی تہ مین کام کرتی ہین۔

ناٹکون اور ناولون کے مصنفون نے دل ہلا دینے والے واقعات قلمبند کرکے ہندو سماج کو ان مذموم رسوم کی قلعی کھولی ہے جن مین بعض کرآج ہندو سماج کے ٹھیکیدار قوم کی کلنیتا بچاؤ کرنے پر تلے ہوے ہین لیکن انکو معلوم نہین کہ دفتری حکومت کی استبداد پسند طاقت بھی ان ٹھیکیدارون کی مدد کرتی ہے اور بے شمار نازک بدن و نوجوان عورتون کو قید کی سزا اور بان بٹنے کا کام دیکر وہ استبداد پسند طاقت ہندو سماج کی کلنیتا کی حفاظت کرتی ہے۔ ان عورتون کی ہر ایک آہ خوفزدہ اور گھبرائی ناگن کا کام کرتی ہے اور ان کا سارا جیون ہندوستان کے لیے زندہ بددعا ہے۔ جیل خانہ مین قیدیون کے ساتھ نہایت سخت سلوک کیا جاتا ہے۔ اور ان کے رہنے سہنے کا بیوہار بالکل خوفناک ہوتا ہے۔ کیونکہ انکے ساتھ جانورون کا سا سلوک کیا جاتا ہے یہ مانتے ہوے بھی کہ عورتین بڑے سنگین جرائم مین قید ہوکر آتی ہین۔ ان کے ساتھ جو سلوک ہوتا ہے اسے نہایت بے رحمانہ کہنا پڑتا ہے وہ بیچاری چھوٹی چھوٹی چیزون کے لیے ترستی ہین روٹی مردانہ حلقہ سے پک کر آتی ہے ہر ایک قیدی عورت کا حصہ الگ تلا ہوا رکھا ہوتا ہے دلیا اور چنے بھی اسی طرح الگ الگ آتے ہین سر پر لگانے کو ذرا سا تیل ملتا ہے اور دو تین کنگھیان ساری بارک کے لیے آتی ہین سر اور کپڑے دھونے کیلیے سادی مٹی مہیا کی جاتی ہے۔ سنتے ہین کہ بہت سے مرد قیدیون کا آدھ سیر روٹیون سے پیٹ نہین بھرتا اور وہ بھوکے رہتے ہین عورتون مین شاید ہی کوئی روٹی کی کمی سے بھوکی رہتی ہو بھوکی وہ بھی ضرور رہتی ہین مگر انکی روٹی پکتی ہے۔ تیوہارون کے دن جیل کے افسرون کو رخصت منانی ہوتی ہے اس لیے دونون وقت کی روٹی ایک ہی وقت پک کر آجاتی ہے۔ شاید ہی کوئی قیدی عورت ان روٹی کھلانے والی لکڑیون سے پیٹ بھر سکے۔ بارہا وہ پانی مین بھگو کر اور ملائم کرکے کھاتی ہین۔

کپڑون کے بارہ مین یہ کہنے کی ضرورت نہین کہ قیدی عورتون کے سر اور کپڑے جوؤن سے بھرے رہتے ہین جیل کے قانون بنے ہوے ہین کہ قیدیون کو کتنے عرصہ کے بعد کپڑے کا سوٹ ملنا چاہیے اور کتنے عرصہ بعد کمبل تیل کتنی روٹی اور کتنے چنے وغیرہ وغیرہ ملنے چاہین۔ لیکن یہ قواعد کاغذون پر رہتے ہین۔ انسپکٹر جنرل یا کسی اعلیٰ افسر کے آنے پر ہی ان کو نئے کپڑے دے جاتے ہین جس سے اعلیٰ افسرون کی نظر مین گندے چیتھڑون کا نظارہ دکھائی نہ دے۔ ہاتھی کے دانت دکھانے کے اور کھانے کے اور ہوتے ہین۔

حقیقت مین زیادہ عورتین ان گندے چیتھڑون مین رہکر اپنے دن گذارتی ہین سچ بات تو یہ ہے کہ قیدیون کے کپڑون کا تو کہنا ہی کیا۔ ان کے تیل۔ ان کے نون ان کی روٹی تک مین سے چوری ہوتی ہے۔ مین نے دیکھا ہے کہ اگر کبھی دال کے اوپر تیل تیرتا ہو تو جمعدار عورت پکانے والی عورت سے اتروالے گی۔

آپ سوال کرینگے کہ قیدیون کی ہمدردی کسی کے کس کام آتی ہوگی کام کیون نہین آسکتی؟ کیا ان کے حصہ سے لیڈی جیلر کی مرغیان نہین پل سکتین؟ کیا اس روٹی سے اسکے کتون کے پیٹ نہین بھر سکتے؟ اور دلیا ان کی گائے کے کام نہین آسکتا؟ کیا تیل سے کچوریان نہین بن سکتین؟ اس حالت کو سمجھنے کے لیے جیل کے عہدہ دارون کی حالت پر نظر ڈالنا ضروری ہے لیڈی جیلر کو جیلر اور سپرنٹنڈنٹ کی ماتحتی مین کام کرنا ہوتا ہے اگر کہین پر جیلر یا سپرنٹنڈنٹ کی ماتحتی مین یہ کام ہو جیسا کہ آگرہ مین تھا تو اس کی حالت ہمیشہ طبعی ہوتی ہے۔ ورنہ اسے بڑا ہوشیار اور چاپلوس ہونا پڑتا ہے۔

فتح گڈھ مین مجھے اکثر اور یورپین سپرنٹنڈنٹ جیلرون اور لیڈی جیلرون سے سابقہ پڑا قریباً سب ہی کی نسبت سنا کہ وہ طاق یافتہ تھین قیدیون کا وقت کا بہت بڑا حصہ جیل کے منتظمین اور منتظمات کی کہانیون مین گذرتا ہے۔ لیڈی جیلر کی تنخواہ اس کی ضروریات کے مطابق نہین ملتی اسے ۵۰ سے ۱۰۰ روپیہ ماہوار ملتا ہے اس لیڈی جیلر کو کتنے بڑے کنبے کا پیٹ پالنا ہوتا ہے اس کی تفصیل بیان کرتی ہون اول خود پھر انکی دو کنواری لڑکیان اور دو لڑکے ایک گاڑی دو گھوڑے ایک خانساماں ایک سائیس ایک پنکھا قلی ایک گائے ایک بکری۔ کئی کتے اور کئی درجن مرغیان طوطے اور مرغی پالنے والا ایک نوکر۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ اتنی بڑی بستی کے گذارے کیلیے لیڈی جیلر کی معمولی تنخواہ کافی نہین ہوسکتی۔ معمولی معمولی باتون پر قیدیون کو بیڑون کی مار پڑتی اور اکیلی کوٹھری ملتی ہے ان کوٹھری والی قیدی عورتون کو سب کے برابر سیر بھر مونج کا بان بٹنا پڑتا ہے مگر خوراک ایک ایک مرتبہ ملتی ہے کئی بار ایک ایک قیدی عورت کو کمبل لپیٹ کر کئی عورتون سے اچھی طرح پٹوایا گیا ہے۔

مسٹر فضل الحق کے بیان کی تردید

کلکتہ مسٹر داس نے مسٹر فضل الحق کے شائع کردہ بیان کی تردید مین مندرجہ ذیل بیان شائع کیا ہے۔

مسٹر فضل الحق اور دوسرے ممبرون کا بیان پڑھکر مجھے تعجب ہوا مسٹر فضل الحق اور دو یا تین دوسرے ممبر میرے پاس ایک بیان کا مسودہ لیکر آئے تھے مین نے اس مسودہ مین کچھ اصلاحین کردی تھین مگر بدقسمتی سے وہ بیان بغیر تبدیلیون کے شائع ہوا ہے جس سے نہایت غلط اثر پڑتا ہے مین نے مسلمان احباب کو یہ یقین دلایا تھا کہ مین اس صورت مین حکومت کے ساتھ تعاون پر تیار ہون جبکہ وہ باعزت ہو اور یہی میرا رویہ شروع سے رہا ہے باعزت تعاون کے لیے شرائط پر بحث و تمحیص ہوئی تھی مگر کوئی بات قطعی قرار نہین پائی تھی۔

ایک رقاصہ کیلیے پچاس لاکھ

ایک مشہور رقاصہ اقبال بیگم کسی والی ریاست کی منظور نظر ہوگئی ہے اس پر اب تک کئی لاکھ روپیہ صرف ہوچکا ہے۔ رقاصہ اب ریاست سے بھاگ آئی ہے لیکن والی ریاست کی آتش شوق برابر بھڑک رہی ہے اور اقبال کے پچاس لاکھ روپیہ کے مطالبہ پر دس لاکھ روپیہ کی رقم اسکو دی گئی ہے۔

یہ رقاصہ لاہور کی رہنے والی ہے اسکے حالات ممتاز سے زیادہ دلچسپ ہین۔ جنکے عنقریب افشا ہونے کی امید ہے۔

مقدمہ قتل باؤلہ اور مزید انکشافات

ایڈوکیٹ آف انڈیا لکھتا ہے۔ کہ باؤلہ کے مقدمہ قتل کے متعلق جلد ہی حیرت انگیز انکشافات ہونے والے ہین۔ گرفتار شدہ ملزمان مین سے ایک کے متعلق توقع کیجاتی ہے کہ وہ اقبال کرنے والا ہے کہ مین شنکر راؤ گاؤدی کی رہائی کا خواہشمند تھا جو اس وقت اندور کی جیل مین زیر حراست ہے اور جیسکے طفیل ملازمت دربار مین مجھے اسقدر ترقی ملی ہے اس مطلب کے حصول کیلیے ضروری تھا کہ ممتاز کو اندور لایا جاتا کیونکہ شنکر راؤ کی طرف سے وہی صفائی پیش کرسکتی تھی اور جو اشتہا مہاراجہ کے دل مین تھی وہ دور ہوسکتا تھا۔ لیکن سازش کامیاب نہ ہوسکی اور بدقسمتی سے اس کا نتیجہ مسٹر باؤلہ کے ظالمانہ قتل کی شکل مین نمودار ہوا جو اس مقصد کے خلاف تھا۔

برقیات

لارڈ ایلنبی مستعفی ہون گے ؟

لنڈن ۲ر اپریل رسالہ انگلش لائف بیان کرتا ہے کہ حال ہی مین لارڈ ایلنبی نے دوبارہ استعفی پیش کیا ہے انکی جگہ یا تو لفٹنٹ جنرل سر چارلس ہرنگٹن اور یا سر جارج لائڈ مقرر ہونگے

بین الاقوامی جغرافیائی کانگریس

قاہرہ ۲ر اپریل کل بیان بین الاقوامی جغرافیا کانگریس کا افتتاح ہوا شاہ فواد بھی اس جلسہ مین رونق افروز تھے اکثر ممالک کے نمایندگان نے جنکی تعداد چار سو پر مشتمل تھی شرکت کی

لنڈن مین سفیر افغانستان

لنڈن ۴ر اپریل شجاع الدولہ خان مملکت افغانستان کی طرف سے سفیر ہو کر لنڈن پہونچ گئے ہین ۔

ولایت موصل اور برطانیہ

لنڈن ۲ر اپریل ایک اخبار نے بیان کیا تھا کہ ترکی برطانیہ کو موصل اور اناطولیہ مین بہترین اقتصادی مراعات دینا چاہتا ہے ۔ بشرطیکہ موصل کو چھوڑ دیا جاے اس خبر کے متعلق مانچسٹر گارڈین لکھتا ہے کہ یہ تو صرف گذشتہ کئی ہفتون کے واقعات ہین برطانوی وزارت خارجہ نے ترکی سفیر مقیم لنڈن سے بیان کیا کہ موصل ہمارا نہین ہے اور اس پر آخری قبضہ لیگ اقوام کا ہے ۔

سابق شاہ ایران کی وفات

سان ریمو ۵ اپریل محمد علی شاہ سابق شاہ ایران جو موجودہ شاہ کے والد تھے گذشتہ شب مین اپنی جاے رہائش ویلا سان میکل مین قلب کی حرکت بند ہو جانے کیوجہ سے فوت ہو گئے جنازہ کو طہران لے جایا جائیگا ۔ پیرس سے شاہ کے پہونچنے کی امید کیجاتی ہے ۔

برطانیہ اور مصر

لنڈن ۲ر اپریل لارڈ برکن ہیڈ نے بمقام ونڈسر تقریر کرتے ہوے فرمایا کہ مصری صورت حالات اگرچہ ابھی تک تشویشناک ہین مگر پہلے سے کمی ہو گئی ہے ہم مصریون کو موقع دیتے ہین کہ حکومت خود اختیاری کی قابلیت دکھائین لیکن اس تجربہ مین ابتک بظاہر کوئی کامیابی نہین ہوئی آج مین نہایت واضح طور پر کہدیتا ہون کہ مصری گورنمنٹ کیلیے بہتر ہوگا کہ اگر وہ اس بات کو سمجھ لین کہ ہم مصر کو غیر ممالک کی دستبرد سے بچانا اپنا فرض جانتے ہین ۔ یہ صورت یہ نہایت گہرے غور و خوض کے بعد اختیار کی گئی ہے یہ ہمارا فرض ہے جس سے ہم کنارہ کش نہین ہونا چاہتے ہین ۔

جنگ طرابلس مجاہدین کی فتح

اخبار وادی النیل ناقل ہے کہ برقی لی کی طرف سے عربون اور اطالوی فوجون مین کئی مقامات پر جنگ ہوئی مسلمانون کو فتح ہوئی اور لشکر کفار کو شکست ہوئی ایک مقام پر سنوسی فوج نے دو سو اطالوی کو قتل کیا بہت سے اونٹ ہاتھ آئے

ہندوستان

سرنی ۔ این ۔ شرما کی میعاد مین توسیع

شملہ ۴ر اپریل معلوم ہوا ہے کہ سر این ۔ شرما کی میعاد مین ماہ اکتوبر تک توسیع کردی گئی ۔

سر ہارکورٹ بٹلر کی روانگی

رنگون ۴ر اپریل ہز اکسلنسی سر ہارکورٹ بٹلر آج بقصد انگلستان کلکتہ روانہ ہوگئے ۔ سر ولیم کیتھ نے حلف وفاداری لیکر عہدہ گورنری کا چارج لے لیا ۔

پنڈت جواہرلال نہرو کا استعفی

الہ اباد پنڈت جواہرلال نہرو صاحب نے الہ اباد منیوسپل بورڈ کی چیرمینی سے استعفی دیدیا تھا لیکن اب وہ ممبری بورڈ سے بھی مستعفی ہوگئے آج صبح کو بورڈ کے جلسہ مین پنڈت کپل دیو مالویہ نے کہا کہ مسٹر نہرو سے استدعا کی گئی تھی کہ وہ اپنا استعفی واپس لے لین لیکن انھون نے انکار کردیا ۔ لہذا استعفی کمشنر صاحب کے پاس بھیجدیا گیا ۔

دیش بندھو داس اور اسٹیٹسمین

کلکتہ ۳ ۔ اپریل آج صبح کی اشاعت مین اخبار اسٹیٹسمین رقمطراز ہے کہ مسٹر داس کی سب سے پہلی تجویز کا وزیر ہند کا جواب دینا سیاسی حلقون مین غیر اہمیت رکھتا ہے ۔ اخبار مذکور لکھتا ہے کہ مسٹر داس کا ارادہ ہے کہ وہ اس امر کی تصریح کردین کہ مصالحت کیلیے دل سے خواہشمند ہین اور یہ بالکل صحیح ہے کہ انکی جانب سے ہز اکسلنسی لارڈ ولٹن کے پاس بدینغرض ایک پیام بھیجا گیا تھا کہ مسٹر داس اپنے خیالات کو واضح طور پر بیان کرنا چاہتے ہین

دیش بندھو داس کا بطور میئر انتخاب

کلکتہ یکم اپریل دیش بندھو داس اور مسٹر ایچ سہروردی کلکتہ کارپوریشن کے میئر اور ڈپٹی میئر کے آج سہ پہر کو دوبارہ منتخب ہوے ۔

مولانا شوکت علی کا مشورہ

مولانا شوکت علی نے اخبار خلافت مین تنازعہ کوہاٹ کے سلسلہ مین حسب ذیل مشورہ دیا ہے ۔ مین کوہاٹ کی نسبت سواے اسی رپورٹ کے جو مہاتما گاندھی اور مین نے علحدہ علحدہ لکھی ہے اور زیادہ لکھنا نہین چاہتا مین چاہتا ہون کہ صحیح واقعات کا کچھ پتہ دونون رپورٹون سے مل جاے ۔ تاکہ لوگ صحیح راے قائم کرسکین میری یہ بھی خواہش ہے کہ بحث و مباحثہ کا دروازہ بند کیا جاے اور اصلی کام کی طرف تمام ملک متوجہ ہو ۔

وائسراے کب روانہ ہونگے

لارڈ ریڈنگ ۱۰ر اپریل کو انگلستان روانہ ہوجائینگے اور غالباً ۲۴ر اپریل کو انگلینڈ پہونچین گے اور خیال ہے ۱۰ر اگست تک ہندوستان واپس آجائینگے

مسٹر داس کا مینی فسٹو اور مہاتما جی

کلکتہ ۳ر اپریل اخبار انگلشمین کی طرف سے مہاتما گاندھی کی خدمت مین اس مضمون کا ایک تار روانہ کیا گیا تھا کہ مسٹر داس کے مینی فسٹو پر اپنے خیالات کا اظہار کرین مہاتما جی نے حسب ذیل جواب دیا ۔ بلا دیش بندھو داس کے مشورہ اور پیچیدگیون کے سمجھنے کے بغیر مجھے بیان دینے مین تامل ہے لیکن عمومی حیثیت سے مین آسانی سے یہ کہہ سکتا ہون کہ باعزت شرائط پر تمام پارٹیون سے اتحاد عمل کیا جاسکتا ہے ۔

مسٹر داس کا صاحب وزیر ہند کو جواب

پٹنہ ۳ر اپریل مسٹر سچدانند اس نے لارڈ برکن ہیڈ وزیر ہند کی اس تقریر کے جواب مین جو انھون نے دار الامرا مین کی تھی ایک بیان شائع کیا ہے جسمین مسٹر داس ارشاد فرماتے ہین کہ تشدد کی پالیسی کے متعلق جس پر بنگال مین عمل کیا جا رہا ہے صاحب وزیر ہند کی طرف سے اپنی پوزیشن کے متعلق جو کچھ بیان کیا گیا ہے وہ بالکل صاف و واضح اور اخلاق آمیز ہے ۔ مسٹر داس اس پر خوش ہین کہ لارڈ برکن ہیڈ نے تشدد کی پالیسی مین گورنمنٹ کے ساتھ اتحاد عمل کرنے کی انکو دعوت دی ۔ مسٹر داس کہتے ہین کہ مجھے صاحب وزیر ہند کی اس راے سے پورا اتفاق ہے کہ آزادی تشدد کے ذریعہ سے کبھی حاصل نہ ہوگی ۔ لیکن مین اپنے فرض سے کوتاہی کرونگا اگر صاف صاف الفاظ مین اس امر کا اظہار نہ کردون کہ اس باب مین میری کوشش یقیناً رائیگان جائیگی اگر گورنمنٹ کی جانب سے موافق فضا نہ پیدا کی گئی ۔ گورنمنٹ بنگال سے میری شکایت یہ ہے کہ اس نے حکام کو عدالتہاے انصاف کے اختیارات غصب کرنیکا اختیار دیدیا ہے مین لارڈ برکن ہیڈ کو دعوت دیتا ہون کہ انقلابی تحقیق کے اسباب و وجوہ کی اچھی طرح تحقیقات کرین اور بعد تحقیقات اس کا کوئی مناسب علاج تجویز کرین تاکہ مرض کا ہمیشہ کے لیے ازالہ ہو جاے جسوقت انقلاب پسندونکو یہ محسوس ہو جائیگا کہ گورنمنٹ نے آزادی کی

مقامی خبرین

میونسپل بجٹ میونسپل بورڈ کانپور نے جو بجٹ آئندہ سال یعنی ۲۶-۱۹۲۵ء کے لیے پاس کیا ہے وہ کئی لحاظ سے عجیب و غریب ہے۔ ۲۶-۱۹۲۵ء کی آمدنی کا اندازہ بیس لاکھ آٹھ ہزار دو سو انیس ۲۰۰۸۲۱۹ ہے اور خرچ کا اندازہ چھبیس لاکھ دس ہزار چار سو تینتالیس ۲۶۱۰۴۴۳ آمدنی مین ۱۴۱۲۸۴ روپیہ کے عطیہ شامل ہین اس طرح آمدنی و خرچ مین چھ لاکھ ۲ ہزار ۲ سو چوبیس ۶۰۲۲۲۴ روپیہ کی کمی بورڈ کے پاس بقایا مین ۳ لاکھ ۵۱ ہزار ۵ سو باسٹھ ۳۵۱۵۶۲ روپیہ ہے سال گذشتہ کی بقایا شامل کرلینے کے بعد بھی ۲ لاکھ ۵۰ ہزار ۶ سو باسٹھ ۲۵۰۶۶۲ روپیہ کی کمی پڑتی ہے۔

شہر کے انسٹی ٹیوشنون کے مالکون کو یہ سنکر خوشی ہوگی کہ ۳۱ مارچ ۱۹۲۵ء کو قریب ۴۰ لاکھ روپیہ باٹنے کے بعد بھی اس سال کے بجٹ مین ۲ لاکھ ۶۶ ہزار ۵ سو ۲۶۶۵۰۰ روپیہ کا بجون۔ اسکولون۔ انکی عمارتون اور کھیل کے میدانون۔ چندون اور کتب خانون کیلیے رکھا ہے اور شہر مین انسٹی ٹیوشنون کی امداد کے علاوہ توسیع بھی ہوگی۔

عملہ پر ۱۲۹۰۰۰ پبلک ہیلتھ پر ۴۷۵۶۰۰ پبلک حفاظت کیلیے ۱۴۵۶۰۰ متفرقات ۲۳۶۰۰۰ خرچ کیا جائے گا۔

فروگذاشت ۳۱ مارچ ۱۹۲۵ء کو شہر کے مختلف ہندو و مسلم انسٹی ٹیوشنون کو جو عطیہ دے گیے ہین اسمین ہمنے افسوس کے ساتھ کرائسٹ چرچ کالج کانپور کا نام نہین دیکھا۔ چونکہ اس انسٹی ٹیوشن کا کوئی رکن بورڈ مین نہین ہے اس لیے بورڈ اس سب سے پرانے انسٹی ٹیوشن کو بھول گیا۔ اس نوٹ لکھنے کے بعد ہمکو معلوم ہوا کہ بابو نراین پرشاد نگم نے اسکی امداد کیلیے ایک نوٹس بورڈ مین بھیجا ہے۔

ایکزیکیوٹو افسر ۴ اپریل ۱۹۲۵ء کو ایکزیکیوٹو افسر کے انتخاب کیلیے غیر معمولی جلسہ ہوا کل ۳۶ ممبران تشریف لائے تھے مسٹر ایچ گنٹفورڈ ممبر کے قائم مقام بھی تشریف لائے تھے حالانکہ انکو باقاعدہ طور پر قانوناً ووٹ کا حق نہین حاصل ہوا ہے۔ بابو برجندر سروپ کی تحریک اور بابو بھگوانداس کی تائید سے بارہ سو روپیہ ماہوار اور ایک سو روپیہ موٹر الاونس پر ایس۔ این۔ تیواری ایکزیکیوٹو افسر مقرر ہوے ہین۔ کانگرس پارٹی کی طرف سے پرشوتم داس ٹنڈن کے نام پیش کرنیکی تجویز تھی اور بظاہر ۱۸-۱۸ ووٹ دونون طرف تھے مگر برہمن اور کھتری کی کشمکش نے رنگ بدلدیا اور غالباً کانگرس پارٹی نے اسکو محسوس کرلیا اور ڈاکٹر مراری لال صاحب نے اس بات کا اعلان کردیا کہ ٹنڈن جی کا نام نہین پیش کیا جائے گا چیرمین صاحب نے یہ دریافت کیا کہ تیواری جی کا انتخاب بالاتفاق ہو رہا ہے اسپر نراین پرشاد اروڑا جی نے اپنا اختلاف لکھوا دیا۔

اب دیکھنا یہ ہے کہ گورنمنٹ تیواری جی کے بھیجے کو منظور بھی کرتی ہے یا مسٹر کرسٹی کی طرح اس آفر کو بھی رد کردے گی اگر گورنمنٹ نے تیواری جی کے دینے سے انکار کردیا تو بورڈ کو دوبارہ ایکزیکیوٹو افسر کے انتخاب کی ضرورت پیش آئیگی۔ اگر ایسا موقع آے تو مناسب ہے کہ ابکی بورڈ ایسے آدمی کو منتخب کرے کہ اس قسم کے الجھاؤ مین بورڈ کو نہ پڑنا پڑے۔

نامنظور ایڈیٹر صاحب ورتمان کی معافی لوکل گورنمنٹ نے نامنظور کردی۔ افسوس ایڈیٹر صاحب نے مقدمہ کو اس حد تک پہونچا کر معافی مانگنے مین سخت غلطی کی مگر گورنمنٹ نے اسے نامنظور کرکے بھی غلطی کی ہے۔ ابھی موقعہ ہے کہ عدالت نرمی کا سلوک کرکے اس غلطی کی تلافی کرے۔ ہمکو امید ہے کہ کلکٹر صاحب اس موقع سے فائدہ اٹھاکر ایک احسان کرین گے۔

طب یونانی میونسپل بورڈ کانپور نے ایک سو روپیہ ماہوار ایک طبی شفاخانہ کو دینا منظور کیا تھا حال مین بورڈ نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ مبلغ ایک سو روپیہ ماہوار کی رقم حکیم سید اطہر الدین صاحب کو بجاے ہمارے مکرم دوست حکیم سید اظہر الدین صاحب نہایت تجربہ کار اور لائق طبیب ہین اور آپ مسیح الملک حکیم اجمل خانصاحب دہلی کے کالج کے تعلیم یافتہ ہین۔ ہم حکیم صاحب موصوف کو اس کامیابی پر صدق دل سے مبارکباد دیتے ہین۔ اور امید کرتے ہین کہ حکیم صاحب سے پبلک کو فائدہ پہونچے گا۔

آمد ۵ اپریل کو لارڈ ریڈنگ وائسراے بہادر دہلی جاتے ہوے کانپور مین اُترے اور کمپنی باغ کی سیر کرکے دہلی تشریف لے گئے۔

جلسے ایسٹر کی تعطیل مین صوبہ جات متحدہ لبرل کانفرنس کا جلسہ بصدارت پنڈت ہردے ناتھ کنزرو۔ اور سوشل کانفرنس کا جلسہ بصدارت پنڈت گوکرن ناتھ مصر ہوگا۔

ایک دلچسپ رزولیوشن حاجی قمرالدین صاحب نے ایک رزولیوشن اس مضمون کا بھیجا ہے کہ چونکہ بورڈ نہایت فیاضی سے ممبرون کی مختلف اغراض پورا کرنے کی غرض کے لیے عطیہ دے ہین اور اس وقت بجٹ مین کمی ہے لہذا واٹر ورکس ٥ر فی روپیہ کردیا جاے تاکہ یہ کمی پوری ہوجاے۔

مراسلات

جلسہ سالانہ تکمیل الطب کالج لکھنؤ بصدارت ہز اکسلینسی سر ولیم سنکلیر میرس صاحب کے سی۔ ایس۔ آئی کے سی آئی ای گورنر ممالک متحدہ آگرہ و اودھ منعقدہ ۱۳ مارچ سنہ ۱۹۲۵ء

ہر طبقہ کے سربرآوردہ حضرات۔ علماء۔ وکلا۔ اطبا۔ حکامان گورنمنٹ رؤسا و عمائدین شہر جلسہ مین تشریف فرما تھے جنمین سے چند حضرات کے نام نامی درج ذیل کیے جاتے ہین۔

(۱) جناب آنریبل سر راجہ صاحب محمود آباد بالقابہ ہوم ممبر گورنمنٹ ممالک آگرہ و اودھ (۲) جناب آنریبل لفٹنٹ نواب حافظ محمد احمد سعید خانصاحب سی۔ آئی ای رئیس چھتاری و وزیر صنعت و حرفت و زراعت صوبہ جات متحدہ (۳) جناب راجہ شیخ محمد اعجاز رسول خانصاحب سی۔ ایس آئی۔ تعلقدار ریاست جہانگیرآباد (۴) جناب راجہ محمد امتیاز رسول خانصاحب تعلقہ دار (۵) جناب آنریبل سید وزیر حسن صاحب جوڈیشنل کمشنر اودھ (۶) جناب مسٹر ڈبلو۔ ایس کمبل صاحب کمشنر لکھنو ڈویزن (۷) جناب مسٹر سی۔ ڈبلو گوئن صاحب ڈپٹی کمشنر لکھنو (۸) جناب پنڈت گوکرن ناتھ صاحب مصرا ایڈوکیٹ (۹) جناب مسٹر محمد وسیم صاحب بیرسٹرایٹ لا (۱۰) جناب سید عبدالحسن صاحب انڈر سکریٹری ممالک متحدہ گورنمنٹ (۱۱) جناب سید احمد حسین صاحب رضوی آنریری مجسٹریٹ لکھنؤ۔

ہز اکسلنسی جناب گورنر صاحب بالقابہ ۵ بجے تشریف لاے۔ حکیم عبدالعزیز رو ڈپر سکریٹری تکمیل الطب کالج نے بہمراہی طالب علم کالج استقبال کیا۔ اور اظہار خوشی مین پھولون کی نچھاور کی حضور ممدوح نے تعداد طلبا پر اظہار مسرت فرمایا اولاً حضور ممدوح نے اوٹ ڈور شفاخانہ تکمیل الطب کو ملاحظہ فرمایا جہان ممبران مجلس انتظامی تکمیل الطب نے حضور ممدوح کا استقبال کیا۔ انڈور شفاخانہ تکمیل الطب کے دروازہ پر اسٹاف تکمیل الطب کالج نے حضور ممدوح کا استقبال کیا اور حضور ممدوح نے انڈور تکمیل الطب شفاخانہ کے مریضون کو ملاحظہ فرمایا۔

اسکے بعد حضور ممدوح کالج کی عمارت مین تشریف لے گئے اور تمام درجون اور تعلیم علم کیمیا کے مقام کو ملاحظہ فرمایا۔ بعد معائنہ حضور ممدوح نے کرسی صدارت کو عزت دے کر کارروائی جلسہ شروع کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی۔

(۱) حکیم محمد عبدالحمید سکریٹری تکمیل الطب کالج نے سالانہ رپورٹ سنہ ۲۴ء جو کالج کی خدمات جلیلہ پر پوری روشنی ڈالتی تھی حاضرین کو سنائی۔

(۲) حضور ممدوح نے اپنے مبارک ہاتھون سے طلبا کو اسناد و انعامات مرحمت فرماے۔

(۳) ہز اکسلنسی نے بزبان انگریزی ایک پر مغز اور دلچسپ تقریر فرمائی حضور ممدوح نے تکمیل الطب کی خدمات کو پسند فرما کر مبلغ پانسو روپیہ اپنی جیب خاص سے بطور چندہ عطا فرمایا۔

(۴) حکیم محمد عبدالحلیم صاحب پروفیسر تکمیل الطب کالج نے ایک نظم پڑھی جسکو حاضرین نے نہایت دلچسپی سے سُنا اسکے بعد لسان الہند جناب مولانا مرزا محمد ہادی صاحب عزیز لکھنوی نے ایک دلکش اور پُراثر نظم سنائی جسکو سامعین نے بیحد پسند کیا۔

(۵) آخر مین حکیم محمد عبدالحمید صاحب نے ہز اکسلنسی جناب گورنر صاحب بالقابہ و دیگر حاضرین جلسہ کا شکریہ ادا کرتے ہوے اعلان کیا کہ جناب لفٹنٹ راجہ محمد امتیاز رسول خانصاحب نے ہز اکسلنسی کی تشریف آوری کی خوشی مین شفاخانہ تکمیل الطب کے غریب مریضون کی امداد کے لیے مبلغ (عہ) دو ہزار روپیہ عطا فرمانا منظور فرمایا ہے۔

ناظم دفتر تکمیل الطب کالج لکھنو

جوگن

(بقیہ صفحہ ۱)

مین تو مگر کچھ ایسا محسوس کر رہا ہون — جیسے وہ ظالم ابتک ویسے ہی گا رہی ہے
ابتک فضا پہ ہے وہ کھویا ہوا سا عالم! — ابتک فق پہ یکسر مستی سی چھا رہی ہے
ابتک اُٹھا رہا ہے ساز اُس کا ہر نغمہ — ابتک زبان اُسکی بجلی گرا رہی ہے
پھولون سے ابتک اسکے نغمے ٹپک رہے ہین — پتون سے ابتک اُسکی آواز آ رہی ہے
ابتک مین سر جھکاے حیرت زدہ کھڑا ہون — ابتک وہی تجلی آنکھون پہ چھا رہی ہے
دیکھو! وہ کوئی جوگن جنگل مین گا رہی ہے

نقد و تبصرہ

رباعیات عمر خیام بزبان اُردو

دنیا مین کوئی متمدن قوم ایسی نہین جو عمر خیام کے نام سے ناواقف ہو۔ کوئی ترقی یافتہ زبان ایسی نہین جسکا خزانہ اس فلسفی شاعر کے جواہر ریزون سے معمور نہو یورپ مین اسکی رباعیون کے متعدد ایڈیشن شائع ہو چکے ہین اور ہر نئی طباعت مین کوشش کی گئی ہے کہ کچھ نہ کچھ جدت ضرور ہو عمر خیام کو زندہ جاوید بنانے کے لیے یورپ مین اسکے نام کا کلب قائم ہوا اور بڑی خوبی سے اسکے کلام کا ترجمہ یورپین زبانون کے علم ادب مین شامل کیا گیا مگر یہ خیال ہمیشہ رہا کہ ترجمہ سے کہین اصل کلام کی لطافت پر پردہ نہ پڑ جاے اور یہ بیش بہا موتی کوڑیون کے مول نہ ہو جائین یورپ کے کسی مصور نے نہایت دلفریب طریقہ سے اسکی رباعیون کا ترجمہ خوشنما تصویرون کے ذریعہ سے دنیا کے سامنے پیش کیا ہے جو نظر فریب ہونے کے علاوہ دلکش بھی ہے سچ یہ ہے کہ کسی کے خیال کی مصوری کرنا مشکل کام ہے تاہم اس خوبی کے ساتھ تصویرین بنائی گئی ہین کہ کسی تصویر کو دیکھکر اس رباعی کا اصلی کا نقشہ آنکھون مین پھر جاتا ہے جسکی یہ تصویر بنائی گئی ہے

ہندوستان کے مختلف رسالون مین عمر خیام کے متعلق وقتاً فوقتاً اکثر مضامین شائع ہوے ہین۔ لیکن ابتک کوئی ایسا مضمون نہ لکھا گیا جو مستقل تصنیف کی حیثیت رکھتا ہو ضرورت ہے کہ اردو زبان مین بھی کوئی ایسی جامع کتاب شائع کیجاتی جس سے عمر خیام کے حالات پر کافی روشنی پڑتی اور اسکے فلسفیانہ خیالات ایک جگہ جمع کر دیے جاتے افسوس یہ دولت یورپ والون کے حصہ مین رہ گئی اور ہماری زبان کا دامن ان موتیون سے خالی رہا

حال مین ہماری نظر سے ایک چھوٹا سا رسالہ گزرا ہے جو شہر لدھیانہ پنجاب سے شائع ہوا ہے اس رسالے کا نام دیکھتے ہی پہلے تو قلب پر ایک مسرت چھا گئی کیونکہ اسپر لکھا تھا "منظوم ترجمہ رباعیات عمر خیام بزبان اُردو حصہ اول" لیکن مترجم کا نام پڑھکر نہایت مایوسی ہوئی کیونکہ یہ وہی بزرگ ہین جو دیوان حافظ کا منظوم ترجمہ شائع کر چکے ہین۔

مترجم کا نام ان الفاظ مین لکھا ہے "از رونق قلم چودھری عبداللہ خان عسکری لدھیانوی مترجم دیوان حافظ شیرازی وغیرہ سنہ ۱۹۱۹ء"

رونق قلم کا فقرہ بھی عجیب بارونق فقرہ ہے اور آخر مین سنہ ۱۹۱۹ء کا بے جوڑ لفظ بھی قابل غور ہے۔

ہم ناظرین صداقت کی تفریح طبع کے لیے دونون ترجمون کا کچھ اقتباس پیش کرتے ہین جو دلچسپی سے خالی نہو گا۔

آمد سحرے ندا ز میخانۂ ما — کاے رند خراباتی دیوانۂ ما
برخیز کہ پُر کنیم پیمانہ زمے — زان پیش کہ پُر کنند پیمانۂ ما

ترجمہ

صبح کے وقت یہ بولا میخانہ ہمارا — ابھی ہے خواب مین مخمور دیوانہ ہمارا
نگاہین کھول لے غافل کہ بھر دین تیرا پیمانہ — کھڑی ہے موت بھرنے آج پیمانہ ہمارا

سمجھ مین نہین آتا کہ ترجمے کے اشعار کس بحر مین ہین حضرت مترجم کا خیال ترجمہ لکھتے وقت کہان تھا "آمد سحرے ندا ز میخانہ ما" کا ترجمہ "صبح کے وقت یہ بولا یہ میخانہ ہمارا" عجیب و غریب ہے یہ میخانہ کا بولنا کیا معنی رکھتا ہے صبح کے وقت شاید میکدہ مین کسی کو جماہی آئی ہوگی۔ آپ کو دھوکا ہوا ہوگا کہ میخانہ خود بولتا ہے دوسرے مصرعے کا ترجمہ بھی عجیب مضحکہ انگیز ہے نہ جانے آپ نے کیونکر لکھ مارا کہ "ابھی ہے خواب مین مخمور دیوانہ ہمارا" تیسرے مصرعے مین برخیز کا ترجمہ "نگاہین کھول لے" بھی لاجواب ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ خواب کی رعایت سے یہ ترجمہ تجویز کیا گیا ہے چوتھے مصرعے کے ترجمے کا کیا کہنا ہے سبحان اللہ و ما شاء اللہ ملکہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ اور سنیے خیام کہتا ہے

بر دست یکے تیغ جواب است مرا — کز وے ہمہ سال فتح یاب است مرا
پیوستہ دل خصم کباب است مرا — و ز کلۂ او جام شراب است مرا

ترجمہ

تلوار کھینچ بس کہ یہی ہے مرا جواب — اس سے تمام سال رہونگا مین ظفر یاب
دشمن رہا ہے مجھسے ہمیشہ ہی دل کباب — میرے لیے ہے اس کا جسد بادۂ شراب

بر دست یکے تیغ" کا ترجمہ "تلوار کھینچ" کتنا بامحاورہ ہے دوسرے مصرعے مین فتحیاب کے مقابل ظفر یاب اور وہ بھی بسکون فا کتنا موزون اور دلکش ہے چوتھے مصرعے کے ترجمے مین تو آپنے قلم ہی توڑ دیا کلہ کا ترجمہ جسد اور جام شراب کا ترجمہ بادہ شراب قابل غور ہے۔ (باقی آئندہ)

اعظمی

اُردو مصنفین کی بہترین کتابیں

ناظرین صداقت کے علمی ذوق کے لیے ایک بک ایجنسی قایم کی گئی ہے جسکی مختصر فہرست درج ذیل ہے۔ امید ہے کہ جناب نے اگر ابھی تک یہ کتابیں نہ ملاحظہ کی ہوں تو جلد منگوا کر مطالعہ فرمایئے۔

مینجر۔ صداقت بک ایجنسی توپخانہ بازار کانپور

خیالات عزیز۔ مولوی عزیز مرزا مرحوم کے مضامین کا بہترین مجموعہ معہ دیباچہ نواب وقار الملک مرحوم قیمت ... ۱۲ر

پریم بتیسی۔ منشی پریم چند کے بتیس قصوں کا مجموعہ دو حصوں میں۔ قیمت فی حصہ ۱۲ر

سیلف گورنمنٹ۔ زیر سایہ برطانیہ سیلف گورنمنٹ حاصل کرنے کے متعلق نہایت وضاحت سے بحث کی گئی ہے۔ قیمت چھ آنہ ۶ر

ہوم رول۔ ہوم رول کے متعلق نہایت وضاحت سے بحث کی گئی ہے۔ قیمت ۶ر

رفعتی چانکیہ۔ یعنی نامور ہند چانکیہ کی مشہور معروف کتاب کا ترجمہ اُردو قیمت ۶ر

طریق دولتمندی۔ اسمیں دولت حاصل کرنے کے طریقہ نہایت خوبی سے دکھائے گئے ہیں۔ قیمت ۸ر

روٹھی رانی۔ حسن و عشق کی سچی داستان۔ ترایاہٹ کی سچی کہانی قیمت ۶ر

مثنوی سحر۔ کالیداس کی مشہور و معروف شکنتلا کا لطف اوٹھانا ہو تو مثنوی سحر پڑھیئے۔ قیمت ۶ر

نیل کا سانپ۔ کلوپیٹرا اور انتانی کی حسرت بھری داستان بالکل تاریخی واقعہ حسن و عشق کی لگاوٹین قیمت ۱۲ر

گورا۔ دکھیا رانڈوں کی رام کہانی دلیل مقدس اور شرع محمدی کی رو سے عقد بیوگان پر دلائل قیمت دو روپیہ بارہ آنہ ۱۲ر

محسن بھرور کامل۔ حکیم محمد علی مرحوم کا مشہور زمانہ ناول ۳ حصوں میں قیمت للعہ

امتحان وفا۔ انگلستان کے مایہ ناز شاعر لارڈ ڈبنس کی ایک مشہور افسانہ کا ترجمہ۔ قیمت ۶ر

جہان آرا بیگم۔ مشہور بنت شاہجہان کی سوانحعمری۔ قیمت ۶ر

چوروں کا کلب۔ مولفہ ظفر عمر بی۔ اے علیگ۔ قابل دید ناول قیمت للعہ

نیلی چھتری۔ سراغرسانی کا عجیب و غریب افسانہ اُردو میں اپنی قسم کا پہلا ناول قیمت ۸ر

بہرام کی گرفتاری۔ نیلی چھتری کے ہیرو بہرام کی گرفتاری۔ قیمت ۱۲ر

پیک ابر۔ کالیداس کی نظم میگھ دوت کا منظوم اُردو ترجمہ معہ آٹھ عکسی تصاویر کے قیمت ۸ر

بزم احباب۔ اخلاقی کہانیوں کا گنجینہ۔ قیمت ۸ر

مکمل عورت۔ دو لڑکیوں کی تعلیمی و سوشیل حالت کا مقابلہ ایک کو یورپین اسکول اور دوسری کو کنیا ودیالہ میں داخل کرکے یہ ثابت کیا گیا ہے کہ کنیا ودیالیہ کی لڑکی تعلیمی و سوشیل حالت میں بہتر بنی ہے۔ قیمت ۸ر

حیات بیوہ۔ بیوگان کی حالت زار کا سچا فوٹو اور انکی جانگداز مصیبتوں کا دلگداز نقشہ۔ قیمت ۵ر

اُردو مضمون نویسی۔ جسمیں بچوں کی اُردو مضمون نگاری کے طریقہ درج ہیں۔ قیمت ۸ر

مشاہیر یونان و رومہ۔ جسمیں یونان و رومہ کے اولوالعزم مدبرین کے سوانحی حالات ۱۲ر

البیرونی۔ علامہ ابوریحان یعنی مصنف کتاب ہند کی محققانہ سوانحعمری ۱۲ر

تسخیر فرانس - ۸ر

مسلمانان اندلس ۱۲ر

مصور غم علامہ راشد الخیری دہلوی کی قابل دید مشہور زمانہ تصانیف

افسانہ الجحیم کے مشرح حالات قیمت ... ۸ر

قربانگاہ حسن قیمت ۱۴ر

نوحہ زندگی۔ ایک بیوہ کی دردناک داستان قیمت ۱۲ر

دُر شہوار۔ قابل دید کتاب قیمت ۱۰ر

سوکن کا جلاپا۔ ایک لڑکی پر ساس نے سوکن لاکر کیا کیا مظالم کیے قیمت ۶ر

گوہر مقصود۔ تابستان کی پری اور لال کی تلاش قیمت ۶ر

سنجوگ۔ ایک مصیبت زدہ لڑکی کی داستان قیمت ۶ر

ماہ عجم۔ ایران پر مسلمانوں کی فوجکشی اور حسن و عشق کا نغمہ ایک ساتھ

دیکھنا ہو تو اسکو پڑھیے قیمت ۱۲ر

عروس کربلا۔ بنوامیہ و بنو فاتح کی تاریخ قصہ کے پیرایہ میں قیمت ۱۲ر

منازل السائرہ۔ اسکا مطالعہ ہندوستانی کے لیے نہایت مفید ہے۔ قیمت ۱۲ر

سراب مغرب۔ اسمیں یہ دکھلایا کہ موجودہ زمانہ کی روش نے لڑکیوں پر کیا اثر کیا قیمت ۸ر

محبوبہ خداوند۔ قیمت ۱۲ر

بنت الوقت۔ ایک فیشن کی دلدادہ لڑکی کی حسرت بھری داستان قیمت ۸ر

جوہر قدامت۔ دو بہنوں کی کہانی قیمت ایک روپیہ آٹھ آنہ ۱۲ر

تائید غیبی۔ مسلمانوں نے اندلس میں کیا کیا قیمت آٹھ آنہ ۸ر

مسدس حالی مولانا حالی کی نہایت مشہور و معروف نظم پاکٹ ایڈیشن ۱۰ر

عثمان و مریم جنگ صلیبی کے زمانہ کے حالات کا پر لطف میں ۸ر

تجرد و ازدواج ازدواج کے متعلق نہایت ضروری معلومات ۸ر

رموز فطرت - ۱۲ر

گنج شائگان۔ دنیا بھر کے ملکوں کے سکوں کے دونوں رخوں کی اصلی تصویر دو حصہ ۱۲ر

تاج و نشان دنیا بھر کی سلطنتوں و ریاستوں کے تاج و نشان قومی جھنڈے۔ پھریرے۔ مونوگرام وغیرہ اصلی قیمت دو حصہ ۱۲ر

دستار و کلاہ۔ تمام دنیا کی مختلف قسم کی ٹوپیوں و پگڑیوں کے مفصل حالات قیمت ۸ر

ملہم تاریخ۔ تاریخ گوئی کا مادہ وغیرہ اسمیں جمع کردیا گیا ہے ۱۲ر

عدد التاریخ ابجد کے حساب سے تاریخ نکالنے کے فن میں بے مثیل کتاب ہے

تاریخ اودہ کامل دو چار جلدوں میں۔ نواب سعادت علی کے عہد سے لیکر واجد علی شاہ تک کی معزولی کے مفصل حالات نہایت با محاورہ پیرایہ میں دکھائے گئے ہیں

سوانحعمری۔ مہاراجہ نرائن پرشاد و مہاراجہ کشن پرشاد وزیر اعظم دولت آصفیہ و امرای حیدرآباد

کے حالات۔ قیمت ۱۲ر

مرقع کالج۔ علیگڈہ کالج کی اندرونی زندگی کے حالات ۱۲ر

فریاد داغ۔ مرزا داغ دہلوی کی مشہور و معروف مثنوی ۱۴ر

مختصر الاصول۔ اُردو میں ایسی کوئی فقہ کے متعلق نہیں لکھی گئی ہے۔ قیمت ۱۲ر

احسن الاذکار۔ حضرت غوث الاعظم کی سوانحعمری ۱۲ر

تذکرۃ السلوک فلسفہ اور حکمت کو لیے ہوئے مصطلحات صوفیہ کی تشریح کی گئی بزبان اُردو۔ قیمت ۱۲ر

ذکر رحمانی۔ شاہ فضل الرحمن گنج مرادآبادی کی سوانحعمری ۴ر

کنز الطغریٰ۔ قابل دید کتاب ہے۔ قیمت ۱۴ر

سلیمانہ و فرزانہ قابل دید ناول ہے۔ قیمت ۸ر

مخزن الفوائد کامل دنیا بھر کے اوزان پیمانے۔ سکےجات۔ فوٹو گرافی اف ٹون بلاک وغیرہ کے مفصل حالات قیمت ۱۲ر

تشکیل لزلی کی حسین بی بی دلکش ترجمہ قیمت ۱۴ر

شرح کافی۔ علم جفر کی مفصل اُردو شرح ۴ر

بوہروں کی تاریخ۔ بوہرا قوم کی محققانہ تاریخ قیمت ۴ر

مثنوی جانستان عشق کا سچا فوٹو قیمت ۲ر

جنگ یورپ۔ اگر جنگ یورپ کے مفصل حالات دیکھنا ہوں تو اسکو ملاحظہ فرمایئے۔ ۸ر

افسون۔ وفاداری۔ جرأت و ہمت کا سبق آموز ناول۔ بی بی بچوں کے پڑھنے کے لائق۔ ۱۲ر

بحر الغرائب۔ طریقہ ہائے جفر کے اکابرین کی مفصل شرح ۸ر

لگن بائی۔ محمود اور پارسی مس کے عشق کا سچا افسانہ ۸ر

مقدمات الطبیعات۔ علوم طبیعی اس وقت دنیائے تمدن پر حکومت کر رہے ہیں۔ مگر اُردو زبان اس سرمایہ سے خالی تھی یہ کتاب بہت معقول ہے ۱۲ر

بائے لطافت۔ انشاء اللہ خان انشاء کی لاجواب کتاب مناسب ترمیم و اختصار کے ساتھ دوبارہ شایع کی گئی ہے ۱۲ر

طبقات الارض۔ اس علم پر اردو زبان میں یہ پہلی کتاب ہے۔ قیمت ۱۲ر

اسرار رنگون دلچسپ فسانہ

پیرایہ میں زمانوں کے مختلف النسل باشندوں کے معاشرتی حالات ۱۲ر

محاربات صلیبی۔ یورپ نے بیت المقدس کو نکالنے کے لیے کوششیں کیں تفصیلی حالات ۱۲ر

تصانیف علامہ شبلی مرحوم

سیرۃ النبی صلعم ۳ر للعہ
ایضاً حصہ دوم قیمت ۱۲ر
الفاروق - ۳ر
المامون ۱۲ر
الغزالی ۱۲ر
سیرۃ النعمان ۱۲ر
سوانح مولانا روم ۱۲ر
مقالات شبلی ۱۲ر
رسائل شبلی ۱۲ر
شعر العجم ۳ر
ایضاً حصہ دوم شعرائے متوسطین کا دور - قیمت ۱۲ر
ایضاً حصہ سوم شعرائے متاخرین کا دور - قیمت ۱۲ر
الکلام ..... قیمت ۱۲ر
مثنوی صبح امید قیمت ۴ر
سفرنامہ عالمگیر ۱۲ر

ناول

انقلاب روس - ۸ر
سفید چڑیل ۳ر
جنگ ہمزنا ۳ر
بے زبان دوست ۸ر
معشوق بیوفا ۲ر
خوفناک قتل ۲ر
جنگ عراق ۸ر
شہنشاہ عیاران ۵ر
محبوبہ شام ۸ر
نظیر عشق ۸ر
خونی بہن ۴ر
خونی بیلا ۸ر
بنگالی جاسوس ۶ر
حسن پرست ۴ر
فلورا فلورنڈا ۱۰ر
خونی آقا ۲ر
بوالہوس بنگالی ۲ر
مرد میدان کامل ۱۲ر
مسٹر نقو ۸ر
خوبصورت کاہنہ ۴ر
مرغ ارم ۶ر
زال العاشق ۶ر
محروم وصال ۴ر
معشوق بیوفا ۴ر
دوگیش نندنی ۵ر
عزیزہ مصر ۱۲ر
الفانسو ۱۲ر
فاتح مفتوح ۱۲ر
ایام عرب کامل ۱۲ر

فتح اندلس ۱۲ر
یوسف نجمہ ۱۲ر
زوال بغداد ۱۲ر
رومۃ الکبریٰ ۱۲ر
فلپانا ۱۲ر
شوقین ملکہ ۱۲ر
حسن کا ڈاکو کامل ۱۲ر
دربار حرام پور " ۱۰ر
عجیب دلہن ۱۲ر
طاہرہ ۱۲ر
تعبت چین ۱۲ر
قیس لبنیٰ ۱۲ر
بابک خرمی کامل ۱۲ر
آغا صادق کی شادی ۱۰ر
مقدس نازنین ۱۲ر
جوبای حق اول ۱۲ر
" دوم ۱۲ر
اتالیق بی بی ۸ر
خوفناک محبت ۱۲ر
آہ ملک ۱۲ر
افسانہ قیس ۴ر
ملکہ زنوبیہ ۴ر
سکینہ بنت حسین ۶ر
ابوبکر شبلی ۱۲ر
سوانح جنید بغدادی ۱۲ر
سوانح خواجہ معین الدین چشتی ۶ر
منصور موہنا ۶ر
ملک العزیز ورجنا ۶ر
حسن انجلینا ۶ر
فردوس بریں ۵ر
حسن بن صباح ۱۰ر
دلچسپ کامل ۶ر
بدر النسا کی مصیبت ۸ر
دلکش کامل ۱۰ر
پاداش عمل اول ۱۲ر
" " دوم ۱۲ر
" " سوم ۱۲ر
" " چہارم ۱۲ر
" " پنجم ۱۲ر
شام جوانی ۱۲ر
زیب النسا ۱۲ر
خدائی فوجدار ۱۲ر
جام سرشار ۱۲ر
سیر کہسار کامل ۳ر
معشوقہ فرنگ ۵ر
خلق حسیم ۱۴ر
گنجینہ سراغرسانی کامل ۱۲ر
بادشاہ سلامت ۱۴ر
جوش خون ۱۰ر
خونی قسمت ۸ر
دھوکا یا طلسمی فانوس ۱۴ر
خواب شگفتہ کامل ۱۲ر
بزم اکبری کامل ۱۲ر
تریجانہ - ۱۲ر
المیمون - ۱۲ر

باہتمام خواجہ عبد السلام صداقت پریس کانپور سے شایع ہوا

The Sadaqat

CAWNPORE

REG-No. 1424

جمال پرتو حق عزم مستقل میں رہے
زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے
(احسن بمبئی)

صداقت

قیمت سالانہ ۳ روپے
ششماہی عہ ر
فی پرچہ ۵ر

ہفتہ وار

اڈیٹر۔ خواجہ عبد السلام

جلد ۱ | کانپور۔ چہارشنبہ ۱۵۔ اپریل سنہ ۱۹۲۵ء مطابق ۳۰ رمضان المبارک سنہ ۱۳۴۳ھ | نمبر ۶

ادبیات

از جناب فرحت رکن حلقۂ ادبیہ کانپور

اک خلش سی ہے مجھے تقدیر سے
الاماں اس خار دامنگیر سے

حسرتِ نظارہ کی تاثیر سے
پردہ اُٹھا یار کی تصویر سے

شامِ غم کے رونیوالے! صبر کر
صبح بھی ہو گی تری تقدیر سے

اِدعائے ضبطِ غم کرنا پڑا
تنگ آ کر آہِ بے تاثیر سے

مجھکو دیوانہ سمجھ لیں اہلِ ہوش
کیوں الجھتے ہیں مری زنجیر سے

ہائے رے تدبیر کی ناکامیاں
اور کیا اللہ ہو تقدیر سے

ہوتی ہے تسکین فرحت کچھ نہ کچھ
خوش ہوں اپنی آہ بے تاثیر سے

جذبات وارث

از جناب قاضی محبوب حسن صاحب وارث مارہروی
رکن حلقۂ ادبیہ کانپور

ملی آنکھیں گری بجلی دھواں اُٹھنے لگا دل سے
جگر پر داغ لیکر آ رہا ہوں ان کی محفل سے

سمجھتا تھا کہ فطرت کے مناظر دیکھتا ہونگے
مگر کوئی بگولہ بھی نہ اٹھا خاکِ منزل سے

—

جانِ مضطر ہے مصیبت ہے دلِ بیمار پر
ہجر کی شب رو رہی ہے شمع حالِ زار پر

مٹ گئی آخر وہ شان اضطراب مستقل
مجھکو اب خود رحم آتا ہے دلِ بیمار پر

اسلامی دنیا

شیخ سنوسی کی خلافت کا امکان

ایک اطالوی جریدہ "کوریرا ڈی ٹالیں" (قطراز نے "اربک نیوز" (اخبارات عرب) نے اپنے مقالہ افتتاحیہ میں جسکا عنوان اتحاد اسلامی اور تعصب کا خطرہ ہے اس رائے کا اظہار کیا ہے کہ ایک سعود سید محمد سنوسی کو خلیفہ نامزد کرنے والے ہیں جس سے دول یورپ کے لیے خطرہ کا امکان ہے اسنے لکھا ہے کہ شیخ سنوسی کی نامزدگی پر بعض ایسے اہم سوالات پیدا ہوجائینگے جنپر فوری توجہ کی ضرورت ہوگی دول یورپ کے نقطۂ نظر کے مطابق اسکا سب سے پہلا نتیجہ یہ ہوگا کہ خلافت عربوں میں پہنچ جائے گی۔ اور یہ خلافت اس قسم کی نہ ہوگی جو برطانیہ نے تجویز کی ہے بلکہ وہ مسلمانان عالم کی خواہش کے عین مطابق ہوگی اسکا سب سے پہلا نتیجہ یہ ہوگا کہ مسلمانان عالم میں اتحاد اسلام کے جذبات نئے سرے سے پیدا ہوجائینگے جس سے دنیا کی موجودہ تہذیب اور امن سخت خطرہ میں مبتلا ہوجائے گا۔ اور خصوصاً شمالی افریقہ کے امن کے لیے سخت خطرہ پیش ہوگا یہی وجوہ ہیں جنکی بنا پر برطانیہ اپنے آدمی کو مکہ میں خلیفہ بنانا چاہتی تھی لیکن نجدیوں نے مکہ پر قابض ہو کر ان کی تدابیر کو خاک میں ملا دیا اب یہ سنا جاتا ہے کہ نجدی شیخ سنوسی کو خلیفہ بنا رہے ہیں نیز عربی وترکی خصوصیات مشترک ہیں۔ مزاج اور مطمح نظر کے اعتبار سے سنوسی مذہب کے معاملہ میں غالی کی کھال نکالنے والے اور نجدیوں سے متفق الرائے ہیں اور سیاست میں ان کا رجحان زیادہ تر ترکوں کی طرف ہے اسیلئے شیخ سنوسی کی ترقی میں یورپ کے لیے عظیم الشان خطرہ مضمر ہے جسکا انھیں مقابلہ کرنا ہے اور جسکے لیے پہلے سے خبردار ہوجانا چاہیے۔

امیر علی کی فوجوں میں سخت بلچل

اہل جدہ پر مصیبت نازل ہے شریف علی نقد اور قیمتی اشیاء پر قبضہ کرتا ہے اور ان چیزوں کو فروخت کرنے کی کوشش کرتا ہے مگر خریدنے والے ناپید ہیں اکثر تجار جدہ چھوڑ کر چلے گئے صرف اپنے متعلقین کو چھوڑ گئے ہیں بہت لوگ قید کر دیئے گئے ہیں بہت سے گرفتار کر کے عقبہ بھیجے گئے ہیں انہیں بعض ایسے ہیں جنپر سلطان نجد سے سازش کرنے کا الزام ہے جدہ میں پانی کی بہت قلت ہے جو بڑے بڑے تجار بھاگ گئے ہیں ان کے گھروں میں پانی جمع تھا اسے استعمال کیا جا رہا ہے۔ حکومت کی طرف سے نہایت مہنگے داموں پر پانی فروخت ہوتا ہے اور خیال کیا جاتا ہے کہ موجودہ ضرورت کو مدنظر رکھتے ہوئے پانی کی قیمت میں مزید اضافہ ہوگا۔

شہر میں گولے گرتے رہتے ہیں جس سے اہل جدہ بہت خائف ہیں خود شریف علی کے لشکر میں آپا دھاپی پھیلی ہوئی ہے اور ایک دوسرے پر خیانت اور دشمن سے ملجانے کا الزام لگا رہا ہے سپاہیوں کی تنخواہیں ابھی تک نہیں ملی ہیں اور یہاں تک نوبت پہنچگئی ہے کہ ان میں سے بعض نے اپنے افسروں کو ڈرایا کہ یا تو تنخواہ دو ورنہ تمہیں گولی مار دینگے۔

۷۸۶

ہفتہ وار

صداقت

چہارشنبہ ۱۵ اپریل سنہ ۱۹۲۵ء

تشدد کا استیصال

برکن ہیڈ اور داس

پچھلے دنون لارڈ برکن ہیڈ نے دار الامرا مین تقریر کرتے ہوے ہندوستان کے متعلق نہایت امید افزا خیالات ظاہر کیے ہین خدا کرے یہ خیالات پر اثر ثابت ہون آپ نے فرمایا تھا کہ اگر مسٹر داس گورنمنٹ کے ساتھ اتحاد کے لیے آمادہ ہون اور انکی تجاویز گورنمنٹ بنگال اور گورنمنٹ ہند کے لیے قابل غور ثابت ہون تو برطانوی گورنمنٹ ہمدردی کے ساتھ اون پر غور کرنے کے لیے تیار ہو گی۔

ہمکو نہایت خوشی ہے کہ مسٹر داس نے اس موقع سے فائدہ اٹھا کر لارڈ موصوف کی اس راے سے متفق ہو گئے کہ آزادی تشدد کے ذریعہ سے حاصل نہین ہو سکتی۔ لیکن ساتھ ہی آپ نے یہ بھی ظاہر کر دیا کہ اگر گورنمنٹ نے کوئی خوشگوار فضا پیدا کرنے مین کوشش نہ کی تو میری تمام کوششین بیکار ثابت ہونگی۔ آپ نے انقلابی تحریک کی تحقیق اور اسکی اصلاح کی ضرورت ظاہر کی ہے اور لکھا ہے کہ آرڈینیس سے اس کا علاج نہ ہوگا کیونکہ یہ نہایت سخت قانون ہے۔ انقلاب پسندون کو جب معلوم ہوگا کہ گورنمنٹ نے آزادی کی بنیاد قائم کر دی ہے تو انقلابی تحریک خواب و خیال ہو جائیگی آخر مین آپ نے یہ بھی لکھا ہے کہ جب تک گورنمنٹ میری راے پر عمل نہ کریگی اسوقت تک انقلابی تحریک کا دبانا میری کوششون کے امکان سے باہر ہے۔ بہر حال مین عزت کے ساتھ صلح کرنے کا حامی ہون۔

ان بیانات سے یہ مترشح ہو رہا ہے کہ حاکم و محکوم دونون ملک کی موجودہ حالت کی اصلاح کے لیے مستعد ہین۔ مناسب ہے کہ اس موقع سے فائدہ اٹھایا جاے۔ حضور ویسراے بہادر انگلستان روانہ ہو گئے ہین اور حکیم اجمل خان صاحب بھی اسی جہاز مین انگلستان روانہ ہوے ہین ملک کے اور ممتاز لیڈران کا بھی انگلستان پہونچنا کچھ مشکل نہین۔ کیا یہ ممکن نہین کہ لنڈن مین باہمی تبادلہ خیالات کی کوئی صورت نکالی جاے۔ اور ان معاملات پر غور کیا جاے۔ جو رعایا اور حکومت مین مابہ النزاع ہین تاکہ آزادی و آسائش کی ایسی شاہراہ قائم ہو سکے جو حاکم و محکوم دونون کے لیے صراط مستقیم ثابت ہو۔

مسٹر داس کے خیالات کا مضحکہ اڑانا اور ان کو آئرلینش و سوراجسٹ کی شکست پر تمسخر کرنا خود ایک مضحکہ انگیز خیال ہے لڑائی کے میدان مین ہر سپاہی اس پوزیشن سے فائدہ اٹھانے کے لیے تیار رہتا ہے جس سے فتح کی امید ہوتی ہے۔

اسیلیے خیالات کی تبدیلی پر اعتراض بیکار ہے۔

ہماری دعا ہے کہ یہ سلسلہ جنبانی کارگر ثابت ہو اور کتاب سیاست مین ان اصلاحات کے ابواب کا اضافہ ہو جس سے دونون کے تعلقات پر خوشگوار اثر پڑے۔

اب سرکاری حلقون مین بھی یہ احساس پیدا ہو رہا ہے کہ ہندوستان موجودہ حالت پر کسی طرح قانع نہین رہ سکتا اور نہ غلامی کی زنجیر سیاسی تگ و دو سے اسکو باز رکھ سکتی ہین خدا کرے یہ خیالات عملی لباس مین ظاہر ہون اور اس زنجیر کی بندشین کچھ ڈھیلی ہون جو صدیون سے ہندوستان کے پاؤن کا زیور بنی ہوئی ہے۔

مصر کی براے نام آزادی

زیور پاشا نے ایک خط شاہ مصر کے نام بھیجا ہے جسمین زیور پاشا نے پارلیمنٹی حکومت کے ابتدائی اصولون سے بھی انکار کیا ہے اس خط کے مضمون سے ظاہر ہوتا ہے کہ زیور پاشا اپنے ان استادون کے لائق شاگرد ہین جو مصر کی ازادی کا مذاق اڑاتے ہین آپ نے لکھا ہے کہ مین نے پارلیمنٹ توڑنے کی تجویز زاغلول پاشا کے صدر منتخب ہونے کی وجہ سے کی تھی کیونکہ ان کا طرز عمل تباہ کن اور انکے انتخاب سے مجلس کے مخالفانہ رویہ کا اظہار ہوتا ہے۔ جسکی وجہ سے حکومت ملک کا فرض نہین ادا کر سکتی تھی۔" پارلیمنٹ کی اکثریت کو ملک کے نمایندہ ہونے کی حیثیت سے زاغلول پاشا کے انتخاب کا حق حاصل تھا۔ زاغلول پاشا کا طرز عمل تباہ کن ہے یا نہین اس کا فیصلہ ملک اور پارلیمنٹ پر چھوڑنا چاہیے اس مین بہرصورت حکومت خود اختیاری کی شان پائی جاتی ہے۔

دیوان عام مین دلچسپ سوالات و جوابات

لنڈن۔ دیوان عام مین مسٹر ہٹرتل کے سوال کا جواب دیتے ہوے ارل ونٹرٹن نے فرمایا کہ لارڈ برکن ہیڈ نے ابتک مسٹر سی آر داس کی وہی تقریر بلاحظہ فرمائی ہے جو بذریعہ اخبارات ابتک پہونچی ہے اور وہ امید کرتے ہین کہ مسٹر داس نے جو تعمیری تجاویز پیش کی ہین جنکی گورنمنٹ بنگال اور گورنمنٹ ہند حمایت کرتی ہے تو مجھکو یقین ہے کہ ہز میجسٹی کی گورنمنٹ اس پر ہمدردی سے غور کرے گی۔

کرنیل ویجوڈ نے اپنی توجہ اس طرف مبذول کی کہ مسٹر سی آر داس۔ اور مہاتما گاندھی ویسراے کے ساتھ تشریف لا کر انڈیا آفس سے گفتگو کرین اور سوال کیا کہ کیا اس تجویز پر اچھی طرح سے غور کیا جائیگا۔

ارل ونٹرٹن نے فرمایا کہ ہندوستان اور انگلینڈ مین واقعات کے نتائج سے دونون ملکون مین بہتر سمجھوتہ کی امید کیجا سکتی ہے۔

کرنیل ویجوڈ نے فرمایا کہ حالات مین جو تبدیلی واقع ہوئی ہے اس سے کچھ کام لینا چاہیے اور ایک مشترکہ جلسہ کیا جاے جیسا کہ تجویز کی گئی ہے

مسٹر کنورڈی نے سوال کیا کہ کیا اس پالیسی کی تبدیلی کو مدنظر رکھکر حکومت ہند۔ ہندوستان کو مزید سیاسی آزادی دے گی۔؟

ارل ونٹرٹن نے جواب دیا کہ میرا خیال ہے کہ میرا جواب اس سوال کے جواب مین کافی ہے۔

بہار ہندو سبھا مین لالہ لاجپت راے کی تقریر

لالہ لاجپت راے نے بہار ہندو سبھا کی مظفرپور مین صدارت کرتے ہوے ایک زبانی تقریر فرمائی آپ کی تقریر کا خلاصہ یہ ہے، ہندو سوسائٹی مین زمانہ قدیم سے ایک زبردست لچک نظر آتی ہے وہ حالات زمانہ بدلنے کے ساتھ خود بھی بدلتی رہی ہے، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہندو سوسائٹی کی اخلاقی تنظیم مین کسقدر زندگی تھی۔ ہندون نے مہابھارت کی جنگ کے بعد اپنے اخلاقی اور مذہبی اصول مین تغیر و تبدل کیا ہندو سوسائٹی مین زمانہ قدیم سے جو ہندوستان کے باہر سے آئی اپنے مین جذب کر لیا۔ لیکن مسلمانون کے ہندوستان مین آنے کے بعد انکا یہ رویہ بدل گیا اونھون نے مسلمانون سے اخلاقی اور مذہبی ترک موالات کا رویہ اختیار کیا یہی وجہ تھی کہ جب عراق۔ ترکستان اور یونان نے مسلمانون کے وہان پہونچنے پہ اسلام قبول کر لیا اور وہ اسلام مین جذب ہو گئے تو ہندو اپنے کو محفوظ رکھ سکے۔ مین اپکو مشورہ دیتا ہون کہ اگر آپ سوسائٹی مین کوئی اصلاح کرنا چاہتے ہین تو اسکو مذہبی بنیاد پر مبنی نہ رکھنا چاہیے بلکہ اسکی بنیاد سیاسی اور قومی مقاصد کے ماتحت ہونی چاہیے

ہندو مسلم معاہدہ لکھنو

اسکے بعد سنہ ۱۹۱۶ء کے ہندو مسلم معاہدہ لکھنو کا ذکر کرتے ہوے فرمایا کہ مسلمان لیڈران اسوقت یہ خیال کرتے تھے کہ وہ پہلے مسلمان ہین اوسکے بعد ہندوستانی مین نہین کہتا کہ غلط کہتے تھے یا صحیح لیکن میرا خیال ہے کہ ہندوون نے اس معاہدہ کو قبول کر کے خطرناک سیاسی غلطی کی مسلم لیڈرون کا یہ خیال ہے کہ جداگانہ نیابت بہ حیثیت ایک قلیل تعداد جماعت کے اونکے لیے نہایت ضروری ہے۔ مگر ہندوون نے اسکو قبول کر کے دونون فرقون کے درمیان ایک زہریلا عنصر شامل کر دیا۔ مین نہین سمجھتا کہ کس طرح بعض ہندو لیڈران یہ کہتے ہین کہ انکو سوراج لینا چاہیے خواہ کسی طرح اور کسی قیمت پر کیون نہ ملے۔

اپنے کو تباہ کر کے سوراج نہ لو

لالہ جی نے اسکے بعد فرمایا کہ اگر ہم اپنی ہستی کو اپنی موجودہ حالت مین قائم نہ رکھ سکے تو ایسا سوراج لیکر ہم کیا کرین گے؟ اگر ہمنے بحیثیت ایک قوم اپنے کو تباہ و برباد کر دیا تو سوراج ہمارے لیے بیکار اور فضول ہوگا مین یہ نہین چاہتا کہ ہندو اپنے سیاسی حوصلہ کے تحت مین اپنے کو فنا کر دین اور دوسری قومین انکو مٹا کر آگے بڑھتی جائین۔ میرے خیال مین ہندو لیڈران کی یہ غلطی ہے کہ وہ سیاسی معاملات مین جذبات کو دخل کرتے ہین اور انسے کام لیتے ہین۔ اسکے بعد آپ نے ان حملون کا حوالہ دیا جو دیگر جماعتون کی طرف سے ہندو قوم پر کیے جا رہے ہین آپ نے فرمایا کہ تعجب ہوتا ہے کہ ہندو اپنی حفاظت کے لیے کچھ نہین کرتے

کمزورونکی نجات نہین ہو سکتی

لالہ جی نے اسکے بعد فرمایا کہ ہندوون مین چھوت چھات کے متعلق بھی ہندوستان مین بہت سی تبدیلیان ہوتی رہی ہین کبھی جھینری نیچ ذات ہو گئے اور کبھی وہ پھر اونچی ذات مین آ گئے۔ آپ نے فرمایا کہ اگر ہمارے لڑکے یونیورسٹی کے گریجویٹ ہین لیکن کمزور ہین تو ان سے کوئی فائدہ نہین۔

برطانیہ کو ہندوستان مین کیا کرنا چاہیے

مسٹر موسلے جو سابق پارلیمنٹ مین مزدور پارٹی کی طرف سے ممبر تھے انھون نے حال مین ہندوستان کے دورے سے واپس آنیکے بعد "ڈیلی ہیرلڈ" مین ایک مضمون شایع کرایا ہے جسمین آپ تحریر فرماتے ہین مین نے ہندوستان مین جو چیز سب سے زیادہ خطرناک دیکھی وہ ہر اس چیز کے متعلق جسکا تعلق انگریزون سے ہوتا ہے بدگمانی ہے اور اکثر یہ بدگمانی بلا وجہ بھی ہوتی ہے یہ بدگمانی رفتہ رفتہ فرقہ وارانہ حقارت کا رنگ اختیار کرتی جاتی ہے مالی معاملات سے لیکر فرقہ وارانہ معاملات تک ہر بات مین یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہندوستان کے ہر طبقہ اور ہر خیال کے لوگ نہایت درد اور تکلیف کے ساتھ یہ محسوس کرتے ہین کہ ہندوستان پر برطانوی مفاد کیلیے اور ہندوستانیون کے مفاد کے خلاف حکومت کیجاتی ہے ہر برطانوی نام پر شبہ کیا جاتا ہے اور بہترین برطانوی دماغون کے متعلق یہ خیال کیا جاتا ہے کہ اب اس سے کوئی مفید کام انجام نہین ہو سکتا۔

کوئی چیز صورت حالات کو بہتر نہین بنا سکتی جو اس بدگمانی کو رفع کرنے والی ہو موجودہ فضا مین برطانیہ کی طرف سے جو اصلاحات بھی دی جائینگی وہ کامیاب نہ ہونگی۔ اب مسئلہ تو یہ ہے کہ ہم کیا طریقہ عمل اختیار کرین۔

کافی مہارت سے کام لیکر یہ کرنا چاہیے کہ ہندوستانیون پر اسکی ذمہ داری ڈالی جاے کہ وہ اپنی بہبودی کیلیے ایک اسکیم مرتب کرین۔ برطانیہ کے پشت پر ہاتھ کا اس سلسلہ مین اس وقت تک کوئی دخل نہو جب تک مختتم طور پر تجاویز مرتب نہ ہو جائین یہ بالکل بیکار ہے کہ ہم یہ کہکر خواہ مخواہ دیوار سے سر پھوڑین کہ موجودہ نظام حکومت کا ابھی طرح تجربہ نہین ہوا عوام کی دماغی حالت منطقی دلائل پر حاوی ہوجایا کرتی ہے جو شخص یہ سمجھے کہ کسی قوم کی دماغی حالت یا اسکے یقین کو بال کی کھال نکالنے والی منطق سے تبدیل کیا جا سکتا ہے اسکے لیے سیاست کی دنیا مین کوئی جگہ ہی نہین ہے۔ ایک نیا قدم اٹھانا چاہیے ورنہ ہندوستان پر حکومت کرنے کا انحصار صرف قوت پر رہ جائیگا۔ یہ بھی بیکار ہے کہ اس وقت ان وجوہ کا تجربہ کیا جاے جو موجودہ صورت حالات کا باعث ہوے ہین۔

ہندوستان کے موجودہ نظام حکومت پر عمل درآمد مین جو خرابیان ہین انکی اس وقت تحقیقات ہو رہی ہے اسمین ایک یہ چیز بھی ہے کہ وزرا اس بات کی شکایت کرتے ہین کہ معمولی باتون مین بھی انکی بات کو رد کر دیا جاتا ہے اسکے جواب مین صوبون کے گورنر بجا طور پر یہ کہتے ہین کہ اگر خرابی پیدا ہوجاے تو برطانوی پارلیمنٹ کے روبرو ذمہ دار تو ہم ہی ہین کم سے کم ایک بات تو صاف ہے کہ جو اسکیم بھی کامیابی کے ساتھ چلنے کی توقع پر زیر عمل لائی جاے اس مین ایک محدود دائرہ مین وزرا کو پورے اختیارات اور پوری ذمہ داری دینی چاہیے صحیح ہے کہ اصلاحات ہندوستان کیلیے زیادہ مفید ہو سکتی تھین۔ لیکن ملک کی موجودہ دماغی حالت کو دیکھتے ہوے اس قسم کے دلائل کچھ وزن نہین رکھتے عملی آدمیون کو تو یہ سوچنا چاہیے کہ وہ کیا کرین اس سوال کا ایک جواب آپ کو ان تجاویز مین ملیگا جو مین پیش کرنے والا ہون چار سال کی مزید خطرناک تاخیر کیے بغیر تمام پارٹیون کی ایک کانفرنس فوراً مدعو کی جاے تاکہ وہ ... کی تشریح کرے اور صریح تجاویز مرتب کرے۔

یہ تجویز موجودہ راؤنڈ ٹیبل کانفرنس سے بہت کافی حد تک مختلف ہے اس لیے کہ اسمین برطانوی نمایندے شریک نہ ہونگے اگر موجودہ مخالفت اور بدگمانی کی فضا مین وہ اسمین شریک ہونگے تو کانفرنس کی ناکامی ان کے سر منڈھی جائیگی۔

ہندوستانیون کو اسکے متعلق پورا موقع اور پوری ذمہ داری ملنی چاہیے۔

برطانوی مدبرین اور افسران کو بصورت طلبی ضرور ہر وہ معلومات بہم پہونچا دینی چاہیے جو وہ فراہم کر سکین لیکن اس پر زور نہ دیا جاے کہ اس قسم کی امداد لی ہی جاے اگر ہندوستانی امداد طلب کرین تو وہ فوراً انہین مل سکے۔ جب ہندوستانی کسی نتیجہ پر پہونچ جائین۔ اور پارلیمنٹ مین پیش ہونیکے قابل مسودہ قانون مرتب ہوجاے تو اس وقت برطانوی نمایندے یہ بتائین کہ برطانیہ اپنی ذمہ داری کو پورا کرنے اور اپنے فرائض کو ادا کرنے کے لیے اس مسودہ مین کیا کیا تبدیلی کمی یا زیادتی کی ضرورت سمجھتی ہے۔ اس کے بعد اگر ممکن ہو تو ایک متحدہ اسکیم پارلیمنٹ کے سامنے پیش کی جاے۔

کانفرنس کی نمایندگی کا ابتدائی مسئلہ غالباً مشکل نہ ہوگا اس طرح دنیا کے سامنے ہندوستان کو اپنی تباہی سے بچانے کا موقع بہم پہونچایا جاے۔

سلطان ابن سعود کی دعوت حج بیت اللہ کے لیے

مکۃ المکرمہ یکم شعبان المعظم سنہ ۱۳۴۳ھ سلطان نجد عبدالعزیز بن عبدالرحمن الفضیل السعود نے برادران اسلام کے نام جو دنیا کے کسی حصہ مین بھی ہون حسب ذیل دعوت نامہ شایع کیا ہے۔

خداوند کریم نے ہمین توفیق دی کہ ان دیار مطہرہ سے حسین اور اسکی اولاد کو نکالدین اس طرح ظلم و جبروت کی حکومت ختم ہو گئی اب یہان شریعت مقدسہ پر عمل ہو رہا ہے چھوٹا ہو یا بڑا شریف ہو یا کم حیثیت سب کے ساتھ عدل و انصاف کا برتاؤ ہے بلاد مقدسہ کے اندر تو یہ حالت ہے مگر حسین اور اسکی اولاد اور اسکے دوستون نے باہر بیہودہ اور بالکل جھوٹی باتین پھیلا رکھی ہین اور حجاز مین جنگ کی جو صورت ہے اسکے متعلق نہایت لغو خبرین شایع کراتے ہین اور لوگون کے خیالات پریشان کرتے ہین تاکہ لوگ حج سے باز آجائین لہذا ہم ضروری سمجھتے ہین کہ حسب ذیل امور کی طرف مسلمانون کو توجہ دلائین۔

(۱) ہمارے لشکر نے علی بن حسین اور اسکی تمام قوت و لشکر کو جدہ مین محصور کر لیا ہے۔ اسکے گرد خاردار تار اور استحکامات ہین۔ لیکن ان پر عرصہ ہستی تنگ ہو رہا ہے اور انشاء اللہ تعالی وہ وہان سے عنقریب نکل جائینگے۔

(۲) ہم نہایت مسرت کے ساتھ حجاج کے قافلون کو دعوت دیتے ہین کہ وہ امسال ملک کے ہر حصہ سے حج بیت اللہ کے لیے تشریف لائین اور اللہ کے بھروسہ پر ہم انکی راحت اور انکے تمام حقوق کی حفاظت کی ذمہ داری لیتے ہین اور جس بندرگاہ پر وہ اترین وہان سے مکہ مکرمہ تک آرام سے پہونچانے کی ذمہ داری لیتے ہین۔

یہ بندرگاہین رابغ۔ لیت۔ قنفذہ ہین ان بندرگاہون مین کامل امن ہے اور جب سے ہمارے لشکر ان مین داخل ہوے ہین پورا نظام قائم ہے اور انشاء اللہ ان مرکزون مین حجاج کی آسائش کے لیے ہم تمام ضروری وسائل اختیار کرینگے۔

(۳) تمام مسلمان بھائیون کے لیے اعلان کیا جاتا ہے کہ حسین نے دینی اور اقتصادی امور مین جو ۴

ہر مشکلات حائل کردی تھین اب ان کا نشان بھی باقی نہین ہے اور اس قسم کے امور مین ہر شخص کو مقامی حکومت آسانیان بہم پہونچانے کے لیے تیار ہے

(خلافت)

بحکم جناب مولوی مختار احمد صاحب بی-اے-ایل-ایل-بی منصف بہادر اکبرپور

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵- قواعد ۱ و ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی سنہ ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ ۲۲۶ سنہ ۱۹۲۵ء

بعدالت منصفی مقام اکبرپور ضلع کانپور

شیونندن ولد سالگرام قوم برہمن مصر ساکن موضع رورا پرگنہ اکبرپور — مدعی

بنام کنج بہاری لال ولد جودہا پلی قوم کالستھ ساکن موضع رنگدپور پرگنہ بھوگنی پور ضلع کانپور — مدعاعلیہ

واضح ہو کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابت رقعہ عندالطلب معین للعہ ۹-۹-۴۹ روپیہ ۹ پائی کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۲۹ ماہ اپریل سنہ ۱۹۲۵ء وقت ۱۰ بجے دن بمقام منصفی اکبرپور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جوابات ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعوی کی کرو۔ اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہاری حاضری کے لیے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے۔ پس تمکو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہون کو جن کی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جن پر تم بتائید اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو اور تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۸ ماہ اپریل سنہ ۱۹۲۵ء جاری کیا گیا۔

دستخط منصرم

(مہر عدالت) عدالت منصفی اکبرپور

اطلاع

(۱) اگر تمکو یہ اندیشہ ہو کہ تمہارے گواہ اپنی مرضی سے نہ حاضر نہ ہونگے تو تم عدالت ہذا سے سمن بدین مراد جاری کرا سکتے ہو کہ جو گواہ نہ حاضر ہو وہ جبراً حاضر کرایا جاے اور جس دستاویز کو کسی گواہ سے پیش کرانے کا تم استحقاق رکھتے ہو اس سے پیش کرائی جاے بشرطیکہ تم خرچہ ضروری عدالت مین داخل کرکے اس امر کی درخواست گذرانو۔

(۲) اگر تم مطالبہ مدعی کو تسلیم کرتے ہو تو تم کو لازم ہے کہ روپیہ معہ خرچہ نالش عدالت مین داخل کرو تاکہ کارروائی اجراے ڈگری کی جو تمہاری ذات یا مال یا دونون پر ہو کرنا نہ پڑے۔

برقیات

شاہ مصر انگلستان جانیوالے ہین

کہا جاتا ہے کہ عنقریب شاہ فواد انگلستان جانے کا ارادہ رکھتے ہین۔ اسوقت تک انکی روانگی کی کوئی تاریخ مقرر نہین کی گئی ہے۔

فلسطین مین لارڈ بالفور کی آؤ بھگت

لنڈن دار العوام مین مسٹر سکلٹ والا کو جواب دیتے ہوے مسٹر ارمسی گور نے فرمایا کہ جس روز لارڈ بالفور نے سر زمین فلسطین پر قدم رکھا ہے اُسی روز مجسٹریٹ کے جاری کردہ وارنٹون کے ذریعہ ۱۶ آدمی گرفتار کیے گئے تھے کیونکہ انکی حرکتین ایسی تھین جنسے فوراً نقص امن ہوجانے کا خوف تھا یہ سب آدمی ایک چھوٹی سی جماعت اجتماعین کے ممبر تھے

امیر علی کا نیا جنگی جہاز

جدہ مین ایک نیا جنگی جہاز پہونچا ہے اسے حکومت حجاز نے انگلستان سے خریدا ہے اسکے ساتھ بہت سا سامان جنگ اور ایک ہزار بندوقین بھی ہین جہاز مین دو مسلح موٹر بھی آے ہین جنمین تین تین مشین گنین لگی ہوئی ہین اور جدید ضروریات جنگ کے لیے موزون ہین۔

بلقان مین جدید اتحاد کی افواہ

لنڈن ۷ اپریل اس افواہ کے بارہ مین کہ جزیرہ نماے بلقان کی ریاستون کے درمیان جدید معاہدہ ہونے والا ہے ٹائمز کا نامہ نگار بخارسٹ سے لکھتا ہے کہ اس وقت رومانیہ کا یہ خیال نہین ہے کہ رومانیہ معاہدہ یوگوسلافیہ پر قائم رہے اس خیال پر حال ہی مین بہت کچھ بحث ہوچکی ہے اور خیال کیا جاتا ہے کہ اس معاملہ پر آیندہ ماہ مئی مین گفتگو ہوگی اور اسی کانفرنس مین پولنیڈ اور اتحاد ثلاثہ صغری کے تعلقات پر بھی غور کیا جائیگا۔ یہ بھی خیال ہے کہ اس اتحاد مین پولنیڈ اور یونان کو شریک نہ کیا جائے گا۔

مصر اور لارڈ ایلنبائی

لنڈن ۹ اپریل اخبار ڈیلی ٹیلیگراف کا سیاسی نامہ نگار تحریر کرتا ہے کہ عام طور پر یہ سمجھا جاتا ہے کہ لارڈ ایلنبائی مصر کی ہائی کمشنری سے بہت جلد سبکدوش ہونے والے ہین اور یہ امر باور کرنے کے لیے معقول وجوہ ہین کہ لارڈ موصوف کی جانشینی کے لیے سر جارج لائڈ کو دعوت دیجائیگی۔

بغاوت کردستان

لنڈن ۸ اپریل قسطنطنیہ سے ٹائمز کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ کردستان کا ایک اور سردار جسکو شیخ غزالی کہتے ہین باغی ہوگیا ہے اس شخص کے آدمی سرحد عراق پر ایرانی علاقہ مین رہتے ہین۔ حکومت ایران نے باغیون کی سرکوبی کے لیے تعزیری مہم روانہ کی ہے۔ ابھی تفصیل کے ساتھ خبرین معلوم نہین ہوئین اس بغاوت کی اہمیت کا اندازہ کرنا بھی محال ہے۔

سر جارج لائڈ کا کنیا کی گورنری سے انکار

لنڈن ۸ اپریل اخبار منچسٹر گارڈین رقمطراز ہے کہ گورنری کنیا سے سر جارج لائڈ نے انکار کر دیا۔ اخبار مذکور کا خیال ہے کہ وہ کسی بڑے عہدہ کے خیال مین ہین۔

ہندوستان

لاہور سے ایک انگریزی اخبار

بیان کیا جاتا ہے کہ مسٹر کنہیا لال (فرزند لالہ ہرکشن لال) بہت جلد ایک انگریزی اخبار لاہور سے جاری کرنے والے ہین

بہار پراونشیل ہندو کانفرنس

پٹنہ ۷ اپریل بہار پراونشیل ہندو کانفرنس کا اجلاس زیر صدارت لالہ لاجپت مظفر پور مین منعقد ہوا۔

مسٹر پٹیل کی خدمات کا اعتراف

بمبئی ۷ اپریل مسٹر ڈی جے پٹیل سابق صدر کارپوریشن کی خدمات کا آج کے جلسہ مین کمیٹی کے کونسلرون نے اعتراف کیا

بمبئی کا مقدمہ قتل

بمبئی ۹ اپریل چیف پریسیڈنسی مجسٹریٹ کے کمرے مین آج شام کو ممتاز حاضر ہوئی اور اس نے ایک درخواست پیش کی جسمین اس نے ملزمین کے انتقال مقدمہ کی اس بنا پر مخالفت کی ہے کہ اس کی موجودہ حالت کے مطابق اس کے آرام و آسائش کے لیے بمبئی مین جو انتظامات ہو سکتے ہین وہ دوسری جگہ ممکن نہین اس نے یہ بھی بیان کیا کہ اگر اسکی خاطر خواہ حفاظت نہ کی جائیگی (جو صرف بمبئی مین ممکن ہی) تو اس کا بھی امکان ہے کہ کہین وہ لوگ جو میرے پیچھے پڑے ہوے ہین مجھے پکڑ کر نہ لیجائین۔

حکومت بمبئی بھی انتقال مقدمہ کی مخالفت کر رہی ہے بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ بمبئی ہائیکورٹ مین مسٹر باؤلا کی جائداد کی وراثت اور اس قسم کی تقسیم کا جو مقدمہ دائر ہونیوالا ہے اس مین ممتاز کوئی حصہ نہ لے گی اور ممتاز نے مسٹر باؤلا کی جائداد سے ایک لاکھ کے بجاے دس لاکھ کے دعوی کرنے کے ارادہ کو ملتوی کر دیا ہے۔

مہاراجہ اندور انگلستان نہین جائینگے

شملہ ۹ اپریل اطمینان کر لیا گیا ہے کہ یہ خبر جو بعض اخبارات مین شائع ہوئی ہے بالکل بے بنیاد ہے کہ مہاراجہ اندور پانچ سال کے لیے انگلستان جانے والے ہین۔

جیون داس کو ۱۸ ماہ قید کی سزا

لاہور ۹ اپریل لالہ جیون داس سکریٹری سناتن دھرم سبھا کوہاٹ کو جو اس اشتعال انگیز رسالہ کا مصنف تھا جسکی اشاعت کوہاٹ مین فساد ہونیکا اصل سبب بتائی جاتی ہے۔ اسسٹنٹ کمشنر کوہاٹ کی عدالت سے ۱۸ ماہ قید سخت کا حکم سنا دیا گیا۔

لارڈ ریڈنگ کی روانگی

بمبئی ۱۰ اپریل ہز اکسلنسی لارڈ ریڈنگ معہ لیڈی ریڈنگ آج شام کو ۳ بجے بذریعہ اسپشل ٹرین بمبئی پہونچے آپ کے تشریف لانے پر سلامی اتاری گئی ہز اکسلنسی کا استقبال گورنر بمبئی نے کیا جو خاص اسی غرض سے مہابلیشور سے تشریف لاے تھے پہلے سے ممتاز افسران معہ میونسپل کمشنران کے استقبال کے لیے موجود تھے۔ لارڈ ریڈنگ معہ اپنی پارٹی کے فوراً رنک جہاز پر تشریف لے گئے جو ٹھیک چار بجے بندرگاہ سے روانہ ہوگیا۔ جب جہاز کولابہ کی سلامی دینے والی بیٹری کے پاس سے گذرا تو پھر سلامی دی گئی۔

اس جہاز مین جو لوگ جا رہے ہین ان مین خاص طور پر قابل ذکر حضرات حسب ذیل ہین۔

ہز اکسلنسی سر ہارکورٹ بٹلر گورنر برہما۔ ہز ہائینس مہاراجہ سندھیا۔ نواب سر امین الدین خان۔ حکیم اجمل خانصاحب۔ ڈاکٹر انصاری۔

دیش بندھو داس کہان جائین

کلکتہ ۱۰ اپریل دیش بندھو داس کو مشورہ دیا گیا ہے کہ وہ کچھ عرصہ کے لیے سوئزرلینڈ یا اسکاٹ لینڈ مین قیام کرین

لارڈ لٹن نے چارج لے لیا

دہلی ۱۰ اپریل لارڈ لٹن آج صبح دہلی پہونچے اور شام کو آپ نے وائسراےلٹی کا چارج لے لیا۔ اسی سلسلہ مین متعدد مراسم ادا کیے گیے۔ ممبران انتظامیہ کونسل کی موجودگی مین ہوم سکریٹری نے بادشاہ کا فرمان پڑھا۔ سر شادی لال چیف جسٹس پنجاب ہائیکورٹ نے آپ سے حلف لیا یہ تمام مراسم صرف ۱۵ منٹ مین ختم ہوگئے۔

نیپال سے دوستانہ معاہدہ

دہلی ۱۰ اپریل ۸ اپریل کو نیپال سے دوستانہ معاہدہ کی تصدیق ہوگئی۔

مقدمہ بم انارکلی کی سماعت

لاہور ۹ اپریل مقدمہ بم انارکلی لاہور مین شہادت استغاثہ ختم ہوچکی ہے اور فریقین کے وکلا کی بحث ہو رہی ہے ملزمان نے صفائی پیش کرنے سے انکار کر دیا ہے

سوراجی ممبر کا نام بنگال کونسل سے خارج

گورنر بنگال نے اعلان کیا ہے کہ دفعہ ۹۳ (۲) قانون اصلاحات ہند کی رو سے بابو انیل برن راے اور بابو ستیندر چندر مترا ممبران لیجسلیٹو کونسل کی جگہین (جو بنگال ریگولیشن سویم سنہ ۱۸۱۸ء کی ماتحت جیل مین ہین) کونسل مین خالی سمجھی جائینگی کیونکہ یہ دونو ممبران مسلسل دو ماہ تک اپنے فرائض ممبری ادا کرنے سے قاصر رہے ہین چنانچہ ان جگہون کے لیے دوبارہ انتخاب ہوگا۔

مقامی خبرین

تیواری جی کا استقبال

۴ اپریل کو پنڈت تیونراین تیواری صاحب کا اگزیکیٹو افسری کے عہدہ پر ۱۲۰۰ روپیہ ماہوار اور ایک سو روپیہ ماہوار موٹر الاونس پر قریب قریب اتفاق راے سے تقرر ہوا تھا مگر ابھی اُنھون نے اپنے عہدہ کا چارج بھی نہ لیا تھا کہ ۸ اپریل کے جلسہ مین بورڈ کے ممبران نے یہ طے کر دیا کہ کل الاونس بند کر دے جاوین جسمین اگزیکیوٹیو افسر کا الاونس ایک سو روپیہ ماہوار سید محمد ابراہیم اکٹنگ سکریٹری کا پچہتر روپیہ۔ پرسنل اسسٹنٹ چیرمین کا پچیس روپیہ۔ ہیڈ کلارک۔ چیف کلارک ریکارڈ کیپر وغیرہ اور چپراسیون کے ۶ ماہوار کے سائیکل الاونس شامل ہین۔

اسی ایک واقعہ سے پتہ چلتا ہے کہ ممبران بورڈ انکی کیسی قدر کرینگے۔ اور دیکھیے خود تیواری جی اس واقعہ سے کیا نتیجہ اخذ کرتے ہین۔

ہمین شبہ ہے کہ شاید بورڈ کو اپنے اس فیصلہ پر جلد نظر ثانی کرنے کی ضرورت محسوس ہوگی۔

ممبران بورڈ اپنی ان حرکات سے اپنی اور بورڈ کی پوزیشن کو جو نقصان پہونچا رہے ہین وہ ظاہر ہے۔ اور پبلک اپنے قائم مقامون پر جسقدر بھی افسوس کرے وہ کم ہے۔

اڈریس

۱۲ اپریل کو صبح ۹ بجے میونسپل بورڈ کانپور کی طرف سے سیٹھ جمنالال بزاز کو اڈریس دیا گیا۔ اڈریس ہندی زبان مین تھا اور پنڈت اجدھیا ناتھ تواری نے پڑھا تھا جلسہ بابو نراین پرشاد نگم جو نیر وائس چیرمین کی صدارت مین ہوا تھا

توجہ

پچھلے دنون میونسپل صیغہ تعلیم مین تنخواہین بہت دیر سے تقسیم ہونے کی متعدد شکایتین اخبارات مین شائع ہوئی تھین۔ اس کے متعلق بابو ہرچلند رسردیپ چیرمین ایجوکیشن کمیٹی نے بورڈ کو اطمینان دلایا ہے کہ تنخواہ وقت پر تقسیم ہونے کا انتظام کر دیا گیا ہے۔ خیر اتنی ہی متعلقہ نے اس طرف توجہ تو کی۔

محتاج خانہ

مدراس کارپوریشن نے شہر مین گداگرون کے لیے ایک محتاج خانہ قائم کرنے کے لیے پندرہ ہزار روپیہ دیا ہے اور ایک عمارت تعمیر کرنے کی تجویز پاس کی ہے۔ کانپور مین بھی ایک اسی قسم کے محتاج خانہ کی اشد ضرورت ہے اگر ممبران بورڈ کو جنگ زرگری سے فرصت ملے تو وہ کیا اس مسئلہ پر بھی غور کرین گے۔؟

طبی انتظام

ڈسٹرکٹ بورڈ کانپور نے اپنے دیہاتی مدرسان کو ڈاکٹری تعلیم دلاکر ان سے وبائی بیماریون کے زمانہ مین کام لینے کے مسئلہ کو عملی جامہ پہنایا ہے۔ اور غالباً اس اسکیم پر عمل درآمد شروع کر دیا گیا ہے۔ ہم اس انتظام پر ڈسٹرکٹ بورڈ کو مبارکباد دیتے ہین۔

بی۔آئی۔سی

راے بہادر بابو وکرماجیت سنگھ اور راجہ موتی چند رئیس بنارس۔ برٹش انڈیا کارپوریشن کے ڈائرکٹر منتخب ہوے ہین۔

اپیل

ٹاٹا بنک نے ایک لاکھ کی چک کے مقدمہ کے فیصلہ کے خلاف ہائی کورٹ مین اپیل کی ہے جس نے تا حکم اپیل اجراے ڈگری کی کارروائی ملتوی کرنے کا حکم دیا ہے

مقدمہ

۱۶ اپریل کو ایڈیٹر صاحب ورتمان کا مقدمہ کلکٹر صاحب کے اجلاس مین پیش ہوگا۔

ہمکو امید ہے کہ کلکٹر صاحب ایڈیٹر صاحب ورتمان کے ساتھ رعایت سے کام لین گے۔

لبرل کانفرنس

۱۰ اپریل کو بالکا ودیالہ مین صوبہ جات متحدہ کی پانچوین لبرل کانفرنس کا جلسہ نہایت شان کے ساتھ ہوا۔ حاضرین مین ڈاکٹر اینی بسینٹ۔ پنڈت گوکرن ناتھ مصر مسٹر چنتامنی مسٹر جمنا داس دوارکا داس۔ بابو اننتو سرن اور شہر کے تمام لبرل حضرات موجود تھے

بابو انند سروپ (راے بہادر) نے استقبالیہ کمیٹی کی چیرمین کی حیثیت سے اپنا خطبہ پڑھا۔ اسکے بعد مسٹر چنتامنی کی تحریک اور مسٹر گوکرن ناتھ مصر کی تائید اور مسٹر اقبال احمد۔ راے بہادر بابو بشمبھر ناتھ کی تائید مزید سے پنڈت ہردے ناتھ کنزرو صدر منتخب ہوے۔ جناب صدر موصوف نے اپنا خطبہ صدارت جو کافی طویل تھا انگریزی مین پڑھا چونکہ جناب صدر بہترین اُردو جانتے ہین اسلیے ہمین امید تھی کہ جناب موصوف اپنا خطبہ اُردو مین پڑھینگے۔

دوسرا جلسہ ۱۲ اپریل کو ہوا جسمین بہت سے رزولیوشن پاس کیے گیے۔ جو آیندہ ہم ہدیہ ناظرین کرین گے۔

سوشیل کانفرنس

۱۱ اپریل کو سوشیل کانفرنس کا جلسہ بصدارت پنڈت گوکرن ناتھ مصرا منعقد ہوا۔

جلسہ

۱۱ اپریل کو مارواڑی ودیالہ مین کانگرس کے متعلق جلسہ ہوا۔ پنڈت جواہرلال نہرو اور سیٹھ جمنالال بزاز نے تقریرین کین۔

آتشزدگی

پنڈت سر بندر کے گودام کوپر گنج مین ۱۲ اپریل کی رات کو آگ لگی۔ مگر آگ مکمل طور پر نہ لگ سکی۔ پنجاب نیشنل بنک کا ڈیرھ لاکھ روپیہ اس فرم مین لگا ہوا ہے اور اسٹاک وغیرہ سنا جاتا ہے کہ بنک کے زیر نگرانی تھا اس فرم کا انشورنس ۲ لاکھ ۳۵ ہزار کا ہے۔ افواہ ہے کہ آگ دانستہ لگائی گئی ہے واللہ اعلم پولیس تحقیقات کر رہی ہے۔

نقد و تبصرہ

رباعیات عمر خیام بزبان اردو

(گذشتہ سے پیوستہ)

از آتش ما دود کجا بود اینجا　　ور مایۂ ما سود کجا بود اینجا
آنکس کہ مرا نام خراباتی کرد　　در اصل خرابات کجا بود اینجا

ترجمہ

ہماری آگ مین ظالم کہان کا دود تھا اسجا　　ہماری اس بضاعت مین کدھر کا سود تھا اسجا
مجھے بدنام کرتے ہین تباہین لوگ کیا ہمین　　کہان تھا میکدہ عاشق کہان آلود تھا اسجا

ناظرین خود ہی اس ترجمہ کو ملاحظہ فرمائین اور مترجم کی بلند پروازی و نازک خیالی کی داد دین ہمین صرف دو باتین کہنی ہین "اینجا" کا ترجمہ "اس جا" اور "در اصل خرابات کجا بود" کا ترجمہ "کہان تھا میکدہ عاشق کہان آلود تھا اسجا" قابل داد ہے سبحان اللہ رونق قلم اسی کا نام ہے۔

برخیز و بیا بیا برائے دل ما　　حل کن بجمال خویشتن مشکل ما
یک کوزہ مے بیار تا نوش کنم　　زان پیش کہ کوزہ کنند از دل ما

ترجمہ

رنجور جیسے دل کو تسکین دے ہمارے　　دیدار کو دکھا کر دے جان کو سہارے
اک جام دے کہ دم مین بس نوش غم غلط ہو　　ہان پیشتر کہ گل سے میرے اڑین غبارے

مترجم صاحب ذرا دھوکہ کھا گئے غبارے اڑے تو کچھ وہ نہین ہوائی جہاز اڑتے تو لطف بھی تھا اب ترجمہ کی روانی ملاحظہ فرمایئے دیدار کے بعد "کو" کیا بلا ہے اور یہ "سہارے" کیا چیز ہے چوتھے مصرعے کے متعلق کچھ کہنا ہی نہین کوزہ کنند کا ترجمہ اڑین غبارے سے بہت مناسب ہے واہ رے تیسر نیستان سخن۔

چون فوت شوم بہ بادہ شوئید مرا　　تلقین ز شراب و جام گوئید مرا
خواہید بروز حشر یابید مرا　　از خاک در میکدہ بوئید مرا

ترجمہ

مرگ کے بعد شرابون سے نہلانا مجھ کو　　وعظ و تلقین تمہ الدین کی سنانا مجھکو
حشر مین یار ملاقات جو چاہو مجھ سے　　خاک سے جام کی مٹی مین لگانا مجھ کو

سنا آپ نے عمر خیام پرانا آدمی تھا اسلئے زمانہ مین صرف ایک قسم کی شراب بنتی ہو گی اب چونکہ کئی قسم کی تیار ہونے لگی ہے اسلیے ترجمہ مین جمع کے صیغے کی ضرورت ہوئی یعنی خیام کہتا ہے مجھے مرنے کے بعد شراب سے غسل دینا اور مترجم صاحب فرماتے ہین مجھے مرنے کے بعد شرابون سے نہلانا" چوتھے مصرعے کا ترجمہ ایک خاص فلسفیانہ رنگ مین ڈوبا ہوا ہے جسکے معنی سمجھنے سے ہم تو قاصر ہین شاید حاجی بلغ العلے صاحب عرف حاجی لغلول یا ملا رموزی سمجھ سکین۔ عمر خیام کہتا ہے کہ حشر مین مجھے تلاش کرنا چاہو تو میکدے کی مٹی سونگھو میرا پتہ مل جائیگا اور آپ فرماتے ہین کہ خاک سے جام کی مٹی مین لگانا مجھ کو"

برپاے تو بوسہ دادن اے شمع طرب　　بہ ازان باشد کہ دیگران را بر لب
دست من و دامن خیالت ہر روز　　پاے من و جستن وصالت ہمہ شب

ترجمہ

کف پا چومنا تیرا ہمارے دین مین دلبر　　کسی کے ہونٹ سے بڑھکر مرے نزدیک ہے بہتر
ہمارا ہاتھ ہے ہر دم تصور آپ کا ہر دم　　تمہاری جستجو مین رات بھر سی دوڑ ہی مجھپر

اس سے قطع نظر کر لیجیے کہ ترجمہ کی خوبیون کے علاوہ پہلے شعر مین شتر گربہ بھی موجود ہے کیونکہ چوتھے مصرعے کا ترجمہ خود شتر بے مہار کی طرح دوڑ لگا رہا ہے دیکھنا یہ ہے کہ عمر خیام تو دامن تصور کے پکڑنے کی کوشش کرتا تھا اگر مترجم صاحب کے ہاتھ کی گرفت مین خود تصور ہے چوتھے مصرعے کا ترجمہ اپنی آپ نظیر ہے داد دینا بھی ظلم ہے

(باقی آئندہ)　　اعظمی

کرنال ڈسٹرکٹ بورڈ کا فیصلہ

کرنال ڈسٹرکٹ بورڈ نے جسمین ہندو کثرت سے ہین بالاتفاق رائے یہ فیصلہ کیا ہی کہ ڈسٹرکٹ بورڈ کی ملازمتین ہندون اور مسلمانون کو انکی آبادی کی تناسب سے دیجایا کرین۔

مراسلات

منبع الطب کالج کا سالانہ اجلاس

حسب معمول قرار داد سابق مطبوعہ پروگرام کے مطابق منبع الطب کالج لکھنو کا پندرھوان سالانہ اجلاس بغرض تقسیم اسناد و انعامات کامیاب طلباء ۱۵ شعبان المعظم مطابق ۱۱ مارچ سنہ ۱۹۲۵ء بروز چہار شنبہ ۹ بجے صبح کو عمارت کالج واقع وکٹوریہ اسٹریٹ لکھنو نہایت اہتمام و شان کے ساتھ منعقد ہوا عالیجناب نواب صدر یار جنگ بہادر مولانا محمد حبیب الرحمن خانصاحب شروانی رئیس حبیب گنج صدر الصدور امور مذہبی دولت آصفیہ سرکار نظام نے صدارت فرمائی۔ جنکا صدر دروازہ پر "اللہ اکبر" کے پر زور نعرون سے طلباء و اراکین کالج نے خیر مقدم کیا اور پھول برسائے جلسہ گاہ مین اکثر حکام و کلاء بیرسٹر۔ علماء۔ ڈاکٹر و دیگر معززین شریک تھے ہر طبقہ و گروہ کے تقریباً ۵۰۰ اصحاب موجود تھے۔ زبردست خطبہ صدارت مکمل رپورٹ سکریٹری اور مفید و دلچسپ نظمین پڑھی گئین۔ اور اسناد و انعامات کامیاب طلباء کو دے گئے۔ مہمانون کی پان سگرٹ وغیرہ سے عام خاطر و تواضع کی گئی۔ آخر مین طلباب کالج و دیگر معززین کا شاندار فوٹو لیا گیا۔

اسمائے سند یافتگان منبع الطب کالج لکھنو

درجہ عربی

(۱) مولوی حکیم نواب علی صاحب اِ۔دہ نگر	تمغہ و انعام و سند
(۲) مولوی حکیم پیر محمد صاحب رامپور ی	تمغہ و انعام و سند
(۳) مولوی حکیم سمیع اللہ صاحب پرتاب گڈھ	انعام و سند

درجہ فارسی

(۴) مولوی حکیم عبدالستار صاحب چیرادی	انعام و سند
(۵) مولوی حکیم عزیز الحسن صاحب ایٹہ	انعام و سند
(۶) مولوی حکیم فیض اللہ صاحب سیتاپور	انعام و سند
(۷) مولوی حکیم عظمت علی صاحب ملازم گورنمنٹ کالج لدھیانہ	انعام و سند

مرسلہ آنریری سکریٹری منبع الطب کالج لکھنو

اطلاعنامہ بنام رسپانڈنٹ مشعر اطلاع اس تاریخ کے جو اپیل کے لیئے مقرر کی جاے

(آرڈر ۴۱۔ قاعدہ ۱۴۵)

نمبر ۱۳۱۲ سنہ ۱۹۲۴ء

بعدالت صاحب جج خفیفہ بہادر کانپور

بلدیو پرشاد وغیرہ اپیلانٹ بنام نند کشور وغیرہ
اپیل بنا راضی ڈگری عدالت منصفی مقام کانپور
مورخہ ۲۴ نومبر سنہ ۱۹۲۴ء

بنام حیدر حسین عمر تخمیناً ۴۵ سال ولد نامعلوم قوم مسلمان ساکن چوک شہر کانپور مطلع ہو کہ اپیل بنا راضی ڈگری منصفی کانپور اس مقدمہ مین اپیلانٹ نے پیش کیا اور اس عدالت مین درج رجسٹر ہوا اور اس عدالت نے تاریخ ۲۹ اپریل سنہ ۱۹۲۵ء واسطے سماعت اس اپیل کے مقرر کی ہے۔ اگر خود تم یا تمہارا وکیل یا کوئی اور شخص جو قانوناً تمہاری طرف سے اپیل ہذا مین سوال و جواب کرنے کا مجاز ہو حاضر نہ آئیگا تو اس کی سماعت اور تجویز تمہاری غیر حاضری مین کی جائیگی۔

آج بتاریخ ۸ ماہ اپریل سنہ ۱۹۲۵ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

دستخط مہر سہائے منصرم
جج خفیفہ بہادر کانپور

مہر عدالت

بحکم جناب صاحب جج خفیفہ بہادر کانپور

بعدالت جج خفیفہ بہادر کانپور
نمبر مقدمہ الشانوتسی ۲۳ سنہ ۱۹۲۵ء
رام چرن ولد دیبی دین قوم کالستیھ ساکن مصری بازار شہر کانپور سائل

ہرگاہ مقدمہ مندرجہ عنوان مین سائل نے بتاریخ ..... ماہ مارچ سنہ ۲۵ء درخواست بہ استدعاء قرار دے ..... نے دیوالیہ کے عدالت ہذا مین گذرانی ہے لہذا بذریعہ ..... نالش ہذا ہر خاص و عام کو اطلاع دیجاتی ہے کہ جس کسی کو ..... کوئی عذر نسبت درخواست سائل کے ہو وہ بتاریخ ۲۱ مئی سنہ ۱۹۲۵ء حاضر عدالت ہذا آکر پیش کرے۔

المرقوم ۸ اپریل سنہ ۱۹۲۵ء
دستخط ہر سہائے منصرم
مہر عدالت
جج خفیفہ بہادر کانپور

کانپور میونسپلٹی

نوٹس

ہر خاص و عام کو اطلاع دیجاتی ہے کہ وہ لوگ کہ جنکے پاس کسی قسم کی سواریان۔ موٹرین۔ گاڑیان۔ بائسکلین گھوڑے وغیرہ وغیرہ ہون اور انکو میونسپل بورڈ کے حدود کے اندر رکھتے یا استعمال کرتے ہون اپنا وہیل ٹکس زیادہ سے زیادہ ۱۵ مئی سنہ ۲۵ء تک یا اس سے قبل ادا کردینا چاہیے۔ کیونکہ اس تاریخ کے بعد تمام لوگون پر جنکے پاس گاڑیان یا گھوڑے وغیرہ ہونگے لیکن اس کا لائسنس انکے پاس نہوگا۔ ان پر بغیر کسی قسم کے نوٹس دینے یا مطالبہ کے لیے بل پیش کرنے کے مقدمہ قائم کردیا جائے گا۔

دستخط دوارکا پرشاد سنگھ
ایکزیکٹو افسر
میونسپل بورڈ کانپور

بحکم بابو سروپ نراین صاحب سب جج بہادر دویم کانپور

سمن بنابر انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵۔ قاعدہ ۱ و ۵)
نمبر مقدمہ ۳۷ سنہ ۱۹۲۵ء
بعدالت سب جج بہادر دوم کانپور ضلع کانپور

مل بودہ سنگھ ولد اننت سنگھ قوم ٹھاکر ساکن موضع رائے پور پرگنہ و ضلع کانپور مدعی
بنام فرم مدن لعل کنہیا لعل وغیرہ مدعا علیہ

فرم مدن لعل کنہیا لعل بذریعہ کنہیا لعل ولد مدن لعل قوم کھتری ساکن چٹلہ محال شہر کانپور مدعا علیہ

ہرگاہ کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابت ..... کے دائر کی ہے لہذا تمکو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۲۷ اپریل سنہ ۱۹۲۵ء وقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دیسکے یا جسکے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دیسکے حاضر ہو اور جوابدہی دعوی کی کرو۔ اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہارے احضار کے لیے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تمکو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہون کو جن کی شہادت پر نیز تمام دستاویزات جن پر تم اپنی جوابدہی کی تائید مین استدلال کرنا چاہتے ہو اسی روز پیش کرو۔ تمکو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بہ غیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۹ ماہ اپریل سنہ ۱۹۲۵ء جاری کیا گیا

دستخط منصرم
مہر عدالت
عدالت سب ججی دوم کانپور

اطلاع

(۱) اگر تمکو یہ اندیشہ ہو کہ تمہارے گواہ اپنی مرضی سے حاضر نہ ہونگے تو تم عدالت ہذا سے سمن بہ این مراد جاری کرا سکتے ہو کہ جو گواہ نہ حاضر ہو وہ جبراً حاضر کرا دیا جائے اور جس دستاویز کو کسی گواہ سے پیش کرانے کا تم استحقاق رکھتے ہو وہ اس سے پیش کرائی جائے بشرطیکہ تم خرچہ ضروری عدالت مین داخل کرکے اس امر کی درخواست گذرانو۔

(۲) اگر تم مطالبہ مدعی کو تسلیم کرتے ہو تو تم کو لازم ہے کہ زر معہ خرچہ نالش عدالت مین داخل کرو تاکہ کارروائی اجرائے ڈگری جو تمہاری ذات یا مال یا دونون پر ہو کرنا نہ پڑے۔

بحکم جناب مولوی نیاز احمد صاحب بہادر بی۔ ایل۔ بی منصف اکبرپور

(نمونہ قابل فروخت)

سمن بنام مدعا علیہ بنابر حاضری اصالتاً بغرض قرارداد امور تنقیح طلب

(آرڈر ۵۔ قاعدہ ۳)

بعدالت منصفی اکبرپور مقام اکبرپور
نمبر مقدمہ ۱۳۲۶ بابت سنہ ۱۹۲۵ء

پنڈت منوہر لال ولد پنڈت کنج بہاری لال قوم برہمن گور ساکن اومرپور پرگنہ بھوگنی پور مدعی
بنام مسماۃ مونگیا
بنام۔ بہورا ولد نامعلوم وارث قابض جائداد مسماۃ لہریا قوم تیلی ساکن موضع راجپور پرگنہ بھوگنی پور

ہرگاہ کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابت ..... کے دائر کی ہے لہذا حکم دیا جاتا ہے کہ تم بتاریخ ۲۰ ماہ اپریل سنہ ۱۹۲۵ء وقت ۱۰ بجے دن کے عدالت ہذا مین اصالتاً حاضر ہو اور جوابدہی دعوی کی کرو اور تمکو لازم ہے کہ اسی روز جملہ دستاویزات پیش کرو جس پر تم بتائید اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو۔
تمکو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بہ غیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا۔
بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۸ ماہ اپریل سنہ ۱۹۲۵ء جاری کیا گیا۔

دستخط منصرم
مہر عدالت
عدالت منصفی اکبرپور

اطلاع

(۱) اگر تمکو یہ اندیشہ ہو کہ تمہارے گواہ اپنی مرضی سے حاضر نہونگے تو تم عدالت ہذا سے سمن بہ این مراد جاری کرا سکتے ہو کہ جو گواہ نہ حاضر ہو وہ جبراً حاضر کرایا جائے اور جس دستاویز کو کسی گواہ سے پیش کرانے کا تم استحقاق رکھتے ہو وہ اس سے پیش کرائی جائے بشرطیکہ تم خرچہ ضروری عدالت مین داخل کرکے اس امر کی درخواست گذرانو۔

(۲) اگر تم مطالبہ مدعی کو تسلیم کرتے ہو تو تم کو لازم ہے کہ روپیہ معہ خرچہ نالش عدالت مین داخل کرو تاکہ کارروائی اجرائے ڈگری کی جو تمہاری ذات یا مال یا در صورت ضرورت دونون پر ہو کرنا نہ پڑے۔

مسٹر باؤلہ کے قتل کا مقدمہ

تمام ملزمان سشن سپرد کردیے گئے

بمبئی ۱۶ اپریل آج مسٹر باؤلہ کے قتل کا مقدمہ چیف پریسیڈنسی کے اجلاس مین پیش ہوا جہان سے تمام ملزمان (۹) سشن سپرد کردیے گئے مجسٹریٹ کے روبرو ملزمان نے بیان کیا کہ وہ اپنا بیان عدالت سشن مین دینگے اور اسی عدالت مین اپنے گواہ بھی پیش کرینگے انھون نے کہا کہ اب ہمین کسی ایسے وکیل کی جو ہماری پیروی کے لیے سرکار کی طرف سے مقرر کیا جائے ضرورت نہین ہے۔ اس لیے کہ ہمنے اپنے وکلا مقرر کرلیے ہین۔ عدالت نے وکیل سرکار سے دریافت کیا کہ ملزم نمبر ۸ کرامت خان کا اس جرم سے کیا تعلق ہے جسکے جواب مین انہون نے کہا کہ وہ یہ نہین سمجھا سکا کہ اسکے گولی کا زخم کہان اور کیونکر لگا اور اسکے پاس ایسے وقت مین جبکہ وہ ضروری رخصت پر تھا ام اسوپیہ برآمد ہوا۔ انندراؤ فانسے کے متعلق اسکے وکیل نے کہا کہ ان پر الزام قتل عائد کرنے کے لیے کوئی شہادت موجود نہین ہے۔ وکیل سرکار نے کہا کہ فانسے ممتاز کو زبردستی لے جانے کے لیے موٹر کار لایا اور اسنے اس کام کے سلسلہ مین ۱۶ ہزار روپیہ قرض لیا اسمین کوئی شبہ نہین کہ وہ اس سازش مین شریک ہے۔
مسٹر ویلنکر نے اسکے بعد گواہان ملزمان کی فہرست داخل کی اور کہا کہ ملزمان کی طرف سے وائسرائے کو انتقال مقدمہ کے لیے درخواست دیجانے والی ہے لہذا مقدمہ سشن کی تاریخ ایسی مقرر کی جائے جسمین اس درخواست پیش کرنے کا ملزمان کو کافی موقع مل سکے۔
مجسٹریٹ نے کہا کہ مین اس سلسلہ مین کوئی دخل دینا

The Sadaqat
CAWNPORE
REG. No. [illegible]

صداقت

ہفتہ وار
۱۹۲۵ء مطابق رمضان المبارک

ہلال عید

[illegible]

صداقت

چہارشنبہ ۲۲ ... ۱۹۲۵ء

عید مبارک

[illegible]

عید کی خوشی کون ان ... [illegible]

... ماہ رمضان شریف ... [illegible]

... سحری کے وقت سے لیکر غروب کے وقت تک ... [illegible]

... قلوب عید کی خوشی سے زیادہ ... [illegible]

[illegible]

افغانستان میں شاہی اعلان

افغانستان میں ... اعلان ہوا ہے کہ کوئی آدمی ... حکومت کا ... [illegible]

... یتیم لڑکوں کے لیے ... [illegible]

صوفیا میں ایک بم کا گولہ

صوفیا میں ایک ... کے گرجے ... دو سو آدمی زخمی ... جنرل اور ... [illegible]

اکالیوں کا معاملہ

... اکالیوں کے معاملہ ... خدا کرے اکالیوں ... [illegible]

[illegible]

الکٹرو ہومیوپیتھک علاج

[illegible]

مناسب کارروائی

[illegible]

بغاوت کردستان

[illegible]

ترک موالات کے متعلق

ایک امریکن کے خیالات

ایک امریکن نے ترک موالات کے متعلق شرح و بسط کے ساتھ اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے جس کا اقتباس ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

اولاً اس امریکن نے یہ معلوم کیا کہ ہر جگہ بائیکاٹ کی تحریک ناکام ہو رہی ہے بجز غیر ملکی کپڑے کے بائیکاٹ کے آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے صدر کی حیثیت سے گاندھی جی اس امر کا صاف اعلان کرتے ہیں کہ کثیر التعداد اشخاص کا بائیکاٹ پر عملاً کوئی اعتقاد نہیں ہے وہ اس کا اقرار کرتے ہیں کہ دو ہزار وکلا نے پریکٹس شروع کر دی اور ہزاروں لڑکے اور لڑکیاں جنہوں نے سرکاری اسکول اور کالج میں پڑھنا ترک کر دیا تھا اپنے فعل پر توبہ کر کے انہیں اسکولوں اور کالجوں میں پھر پڑھنا شروع کر دیا ہے ان سب بائیکاٹوں میں سب سے زیادہ اہم بائیکاٹ مجالس قانون ساز کا مقاطعہ تھا جو قطعی ناکام رہا کیونکہ پروگرام کی منظوری کے بعد ایک سال کے اندر ہی آل انڈیا کانگریس کمیٹی پر زور دیا گیا کہ کونسل کے خلاف بندش اٹھالی جائے تاکہ حامیان آزادی و خود مختاری عہدے قبول کر کے تسلیم شدہ سیاسی مجالس کے اندر اپنے مقصد کے لیے جنگ کر سکیں ڈی کیتون کا فتوی اسکے خلاف ہوا اس تبدیلی کے حامیوں نے اسکے بعد کانگریس کے اندر مسٹر داس کی رہنمائی میں ایک پارٹی قائم کی جس کا نام سوراج پارٹی رکھا گیا جسنے کانگریس کو اپنا ہم خیال بنانے میں اپنے آپکو مصروف کر دیا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ ستمبر ۱۹۲۳ء کے خاص اجلاس کانگریس میں ان لوگوں پر سے بندش اٹھالی گئی جو انتخابات کونسل میں مقابلہ کے لیے کھڑے ہوں دسمبر کے باقاعدہ اجلاس میں اسکی تصدیق کر دی گئی۔

ان تمام باتوں نے ملکر ایک ایسی حالت پیدا کی جو گاندھی جی کی جانب سے سخت کارروائی کیے جانے کی متقاضی ہوئی۔ اور آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے جلسہ میں انہوں نے رزولیوشن پیش کیے جسمیں ترک موالات کے اصلی پروگرام کی دوبارہ تصدیق کا مطالبہ کیا گیا تھا یہ تجاویز ۶۸ مخالف رایوں کے مقابلہ میں ۷۰ رایوں کی موافقت سے پاس ہو گئیں۔ کوئی دوسرا لیڈر ہوتا تو اسکو اپنی بہت بڑی فتح خیال کرتا لیکن گاندھی جی نے ایسا نہیں کیا بلکہ خود ہی اس امر کا اقرار کیا کہ میں بالکل ناکام اور ذلیل ہوا۔ اور ووٹ کو مسٹر داس کی فتح سے تعبیر کیا۔ اسکے بعد ایک بیان میں جو انکی زبردست اسپرٹ کا اظہار کرتا تھا انہوں نے اس امر کا اعلان کیا کہ میری مطلق شکست کے باوجود مخالفین کو ٹھیک راستے پر چلکر اپنی پالیسی پر چلکر اپنی پالیسی کو عمل میں لانا چاہیے انہوں نے کہا کہ مجالس قانون ساز سے بالفعل الگ علیحدہ ہو جانے کی کوئی وجہ نہیں دکھائی دیتی۔

رجعت [illegible]

لیکن گاندھی تحریک کی ایک دوسری گراوٹ ہوئی جس سے مطلب اس امر واقعہ سے ہے کہ ہندو مسلمانوں کے درمیان مذہبی آگ نہایت زوروں میں مشتعل ہو گئی سنہ ۱۹۲۳ء کے موسم گرما میں مذہبی دیوانگی کے واقعات رونما ہوئے جن میں سے بہت … پامالی اور ناقابل بیان ظلم و تشدد … خونریزیاں ہوئیں … کام … مداخلت کی لیکن انہیں اسباب کی ایک تازہ

شمال مغرب میں کامیابی ہوئی … راہ … کرتا ہے … دیگر اس امریکن نے ظاہر کیا ہے کہ … سو تھے پر گاندھی جی نے بطور کفارہ ۲۱ یوم کے فاقہ کا اعلان کیا جسکا اثر … کی طرح محسوس کیا گیا … معلوم تھا کہ گاندھی جی ایک خطرناک آپریشن سے حال ہی میں شفایاب ہوئے ہیں انکی عمر ۵۵ سال سے زائد ہے ان کا وزن ۹۰ پونڈ سے بھی کم ہے اور بہت کمزور صحت کے شخص ہیں ان کا یہ اعلان ایسا معلوم ہوا کہ گویا انہوں نے اپنے آپکو سزائے موت دی ہے فوراً ہی شور و غل کی آواز بلند ہو گئی اور چند دن کے اندر ہندو مسلمان لیڈروں کی ایک کانفرنس منعقد ہوئی اور اس نے مذہبی صلح کی … اہم و شاندار … مرتب کی جو اس سے پہلے کبھی نظر نہیں آئی تھی لیکن گاندھی جی نے … نہیں جا سکتی تین ہفتہ تک ایک دانہ بھی انکے پیٹ میں نہیں گیا اکیسویں روز انہوں نے نارنگی کا شربت پیا یہ دوسری مصیبت تھی جس سے گاندھی جی نے اپنی رہائی کے بعد سابقہ پایا۔ مکمل آزادی کے حامیوں میں علانیہ تشدد کا آغاز تیسری مصیبت تھی مجھے اس پوائنٹ پر کوئی قطعی اطلاع حاصل نہ ہو سکی لیکن … سیاسی قتل کے حالات بالتفصیل پڑھے … تمام … مقصد کا حوالہ دیا گیا ہے … اپنے پچھلے رویہ کو چھوڑ کر اصول انتقام کی طرفداری اور حامی ہو گئی اور گورنمنٹ کو … تشدد کو آسان ذریعہ خیال کیا۔

اسکا نتیجہ … گورنمنٹ نے نہایت … کی ایک … بنگال میں تشدد … بڑے … کی بات ہے کہ … گاندھی بائیکاٹ کے … سوراجیوں … کو گرفتار کر … جیل … گاندھی جی فوراً اٹھ کھڑے ہوئے کیونکہ اس قسم کی سزا دہی کی موجودگی میں حامیان آزادی کے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہو سکتا تھا گاندھی جی اس موقع پر اپنی گرم … اسپرٹ کو حرکت میں لا کر … زندگی … ایک کام تھا جسے انہوں نے … ایک بائیکاٹ جو … درمیان … بلکہ تمام … بائیکاٹ کے ترک پر … انہوں نے کہا کہ اس وقت … ضرورت ہے کہ آپس میں اتفاق و اتحاد سے کام لیا جائے … گاندھی نے نہایت اخلاص کے ساتھ سوراجیوں کے سامنے … رکھا … انہوں نے … کے ساتھ … نہایت خوشی … اس پر … سوراجیوں کی تمام باتیں منظور … نے ایسا کیا ہے … سوراجیوں کے سامنے … عطا کی۔

سوراجیوں کے سامنے گاندھی کا … کی ایک دلیل کے طور پر … لیکن آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے فیصلہ پر نظر ڈالی جائے

[illegible]

حالات حاضرہ اور مہاتما جی

بمبئی۔ مہاتما جی نے ایک اخبار کے نامہ نگار سے ملاقات کی اور حسب ذیل سوال و جواب ہوئے۔

آل انڈیا کانگریس کمیٹی کا اجلاس

یہ سوال کیا گیا کہ … [illegible] … آل انڈیا کانگریس کمیٹی کا اجلاس … [illegible] … پالیسی پر … کیا جاتا ہے۔

[illegible]

… [illegible] …

[illegible]

اُٹھانے کا حق نہیں یہ صرف کانگریس کے آئندہ اجلاس میں ہو سکتا ہے

داس اور برکن ہیڈ کے اعلانات

یہ درخواست کیے جانے پر کہ آپ داس اور برکن ہیڈ کے اعلانات کے متعلق کیا رائے رکھتے ہیں مہاتما جی نے فرمایا کہ میں اس بابت میں کچھ نہیں کہنا چاہتا ہوں کیونکہ میں نے اس میں کوئی حصہ نہیں لیا

مسٹر داس کا اعلان اور اینگلو انڈین نظریہ

س۔ عدم تشدد کے متعلق دیش بندھو داس کے اعلان کے متعلق اینگلو انڈین لوگوں نے جو رائے قائم کی ہے کیا آپ کو اس سے اتفاق ہے۔

ج۔ نہیں میں نہیں خیال کرتا کہ آپ نے اس موضوع پر پرانے خیالات سے کوئی انحراف کیا ہے۔ مسٹر داس نے اپنے یقین کا زیادہ واضح اور صاف طور پر اعادہ کیا ہے۔

لارڈ ونٹرٹن

س۔ لارڈ ونٹرٹن کی اس تجویز کے متعلق کہ ہندوستانی جو کچھ تجویز کرنا چاہتے ہیں انہیں امپیریل گورنمنٹ یا برٹش پارلیمنٹ سے پہلے ان تجاویز کے متعلق مقامی گورنمنٹوں اور گورنمنٹ ہند کی تائید حاصل کریں

ج۔ میری رائے میں لارڈ ونٹرٹن کے کہنے کا یہ دوسرا طریقہ ہے کہ انڈیا آفس میں ہندوستانیوں کی کسی تجویز پر غور نہیں کیا جائیگا۔ خوبی اس میں ہے کہ انڈیا آفس ہندوستانیوں کی تمام تجاویز بلا لحاظ اس امر کے کہ آیا گورنمنٹ ہند اور مقامی گورنمنٹوں کی اس کے لیے اجازت حاصل کی گئی ہے یا نہیں غور کرنے کے لیے تیار ہو خواہ یہ تجاویز نقطۂ خیال ہندوستان کی طرف ہی سے پیش ہوں۔

فرقہ وارانہ اتحاد

س۔ موجودہ وقت میں فرقہ وارانہ اتحاد کے کیا امکانات ہیں؟

ج۔ میں فوری طور پر زیادہ کامیابی کی کبھی توقع نہیں رکھتا۔ میں چاہتا ہوں کہ اس سوال کو اسی کے حال پر چھوڑ دیا جائے جتنا اسے زیادہ چھیڑا جاتا ہے اتنا زیادہ بڑھتا ہے۔ اور اس فرقہ وارانہ تکلیف نے بھی وہی صورت اختیار کر لی ہے

مولانا محمد علی کی تقریر

ہندو مسلم کشیدگی عارضی ہے

دہلی۔ پوچھلیا والا باغ [illegible] جانے کے لیے مولانا محمد علی کی صدارت میں دہلی کا ایک جلسہ عام منعقد ہوا۔ صدر محترم نے فرمایا کہ ہندو پر اب بھی میرا اتنا ہی زبردست یقین ہے جتنا پہلے تھا اور کہا کہ ہندو مسلم کشیدگی ایک ہنگامی چیز ہے جس کو کبھی دوام و استقلال نصیب نہیں ہو سکتا۔ مسٹر آصف علی اور پروفیسر اندر اور مسٹر شنکر لال وغیرہ نے بھی اسی موضوع پر نہایت وضاحت اور استدلال کے ساتھ پرمغز تقریریں کیں۔

برقیات

مصر کو اطالوی الٹی میٹم

قاہرہ۔ ۱۵ اپریل آجکل اخبار اوس تحریر کو نمایاں خصوصیت دے رہے ہیں جسکو الٹی میٹم اطالوی بنام مصر کہا جاتا ہے اسمیں اطالیہ نے درخواست کی ہے کہ سرحد مصر و طرابلس الغرب کی تجدید اس مفاہمہ کی بنا پر کر لیجائے جو انگلستان و اٹلی کے درمیان ہوا تھا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اطالوی مطالبہ سے مصر کے سیاسی لیڈر متحیر ہو رہے ہیں جسکی وجہ یہ ہے کہ ابھی تو اس معاملہ میں سلسلہ گفت و شنید جاری ہے اور حکومت مصر نے ارادہ کیا ہے کہ اس معاملہ کی تحقیقات کے لیے ایک کمیٹی مقرر کی جائے۔ یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ حکومت مصر نے یہ جواب دیا کہ وہ سرحد کی حد بندی معاہدہ ملز کے مطابق نہیں کر سکتی کیونکہ اس معاہدہ کے گفت و شنید میں حکومت مصر شریک نہ تھی لیکن مصر اس امر پر رضامند ہے کہ بات چیت کر لیجائے۔ اخبار مشورہ دے رہے ہیں کہ برطانیہ عظمی اس معاملہ میں مداخلت کرے۔

لیبر پارٹی اور مسٹر داس کی تجویز پر بحث

لنڈن ۱۵ اپریل کل انڈیپنڈنٹ پارٹی کی کانفرنس میں مسٹر داس کی اس تجویز کو منظور کر لیا گیا کہ ہندوستان کے لیے مسئلہ دستور اساسی کو حل کرنے کے لیے فوراً ایک شاہی کمیشن بنایا جائے

مسٹر فنیز برد کوے نے فرمایا کہ لیبر پارٹی کے رویہ اور طرز عمل سے اہل ہند کو بیحد مایوسی ہو رہی ہے۔ اخبار ڈیلی نیوز تحریر کرتا ہے کہ مسٹر داس کی تجویز پر صرف خاص توجہ ہی نہ دیجائے بلکہ اسکو عملی صورت میں تسلیم کیا جائے۔ اسوقت مفاہمہ کی اصلی صورت نظر آتی ہے اگر یہ موقعہ ہاتھ سے جانے دیا گیا تو بہت بڑی غلطی ہوگی۔

ملک معظم کی بحری سیاحت

لنڈن ۱۵ اپریل سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ ملک معظم و ملکہ معظمہ ۲۵ اپریل کو مراجعت فرمائے لنڈن ہونگے

مسئلہ دردانیال و باسفورس

انجمن اقوام کمیشن نے آستانے میں روس کے نمایندے کو طلب کیا تھا تاکہ وہ آکر دردانیال اور باسفورس کے متعلق گفت و شنید کرے مگر حکومت روس نے دعوت قبول نہیں کی اور آخری دعوت کے جواب میں یہ لکھدیا کہ اتحادیوں کے پاس روس کے بیڑے کا جو حصہ ابتک موجود ہے اسکی بابت کوئی فیصلہ نہیں ہوا ہے جب تک یہ فیصلہ نہ ہو روس انجمن کمیشن کے مباحثوں میں شریک نہیں ہو سکتا ابھی تک روس نے معاہدہ آبنائے کی تصدیق نہیں کی ہے۔

بطریق کا معاملہ طے ہو گیا

لنڈن ۱۵ اپریل یونانی ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ بطریق کے معاملہ کو طے شدہ سمجھنا چاہیے قسطنطنیہ کے پادری قسطنطائن کی جگہ دوسرے بطریق کا انتخاب کریں گے

ہندوستان

ایک فیاض پارسی

مسٹر جمشید اردیشیر واڈیا نے سات لاکھ روپیہ خیرات کے لیے وقف کیا ہے ۱۳ اپریل کو اسکی باضابطہ رجسٹری بھی ہو چکی ہے اپنے چھوٹے لڑکے کی شادی کے موقعہ پر بھی انھوں نے ایک لاکھ روپیہ اسی طرح وقف کیا تھا چنانچہ ان آٹھ لاکھ روپیہ کا سود خیرات میں صرف کیا جائے گا جس کا نصف پارسیوں کے لیے مخصوص کر دیا گیا ہے۔

کیا مہاتما جی اور مسٹر داس انگلستان جائیں گے

کلکتہ ۱۳ اپریل اخبار انگلشمین کلکتہ کا خیال ہے جس کے لیے اس کے پاس کافی وجوہ موجود ہیں کہ مہاتما گاندھی اور مسٹر داس انگلستان جانے کے لیے تیار ہیں بشرطیکہ انھیں دعوت دیجائے۔

مہاتما گاندھی علالت

بمبئی کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ مسلسل شبانہ روز کے جاگنے اور سفر کی وجہ سے مہاتما گاندھی علیل ہو گئے ہیں اور بخار آ گیا ہے چنانچہ ۱۴ اپریل کی روانگی آپ کی ملتوی کی گئی اور آپ کا پروگرام منسوخ کر دیا گیا تاہم حالت تشویشناک نہیں ہے۔

ہندوستانی سپاہیوں کے بچوں کو امداد

شملہ ۱۶ اپریل گورنمنٹ ہند نے صاحب وزیر ہند کی منظوری سے متوفی ہندوستانی سپاہیوں کے بچوں کو پنشن اور الاونس دینے کا فیصلہ کیا ہے۔

نارتھ ویسٹرن ریلوے اسٹرائک

لاہور ۱۶ اپریل نارتھ ویسٹرن ریلوے اسٹرائک لاہور تک وسعت پذیر ہو گئی ہے۔ جہاں لوکو اور کیرج ورکشاپ کے کئی ہزار کاریگروں نے آج سے کام چھوڑ دیا۔ اور جلوس کے ساتھ شہر سے گذرے مسٹر مال صدر ریلوے یونین مسٹر مسٹر ملر اور خان آگے آگے تھے ان تمام لوگوں نے ہڑتالیوں کو باغیوں میں خطاب کیا بعد میں ۳۵۵۸ لوکو شاپ اور ۳۰۴۶ کیرج شاپ میں واپس گئے۔

مسٹر باؤلا کی وصیت

بمبئی ۱۵ اپریل مسٹر باؤلا کی وصیت کا مقدمہ آج جسٹس مسٹر للو بھائی شاہ کی عدالت میں سماعت کے لیے پیش ہوا بیان کیا جاتا ہے کہ مسٹر باؤلا نے انتقال سے پہلے جو وصیت کی تھی اسمیں ایک لاکھ روپیہ اپنی منسوبہ ممتاز کے لیے اور ۱۶ لاکھ روپیہ قیمت کا اثاثہ البیت اپنی ماں کے لیے دینا تجویز کیا تھا لیکن مسٹر باؤلا کے عم زاد بھائیوں نے اس وصیت نامہ پر اعتراض کیا کہ ہوش و حواس کی حالت میں وصیت نہیں کی گئی اور مسٹر باؤلا کی ماں پر قانون محمدی کا اطلاق نہ ہوگا بلکہ شاستر کا اطلاق ہوگا۔ مسٹر جناح [illegible]

مقامی خبرین

معاملات میونسپل بورڈ

ووٹ آف سنسر ۱۸ اپریل کو بورڈ کا معمولی جلسہ ہوا کانگریس پارٹی نے چیرمین صاحب کے جمنالال بزاز کے ایڈریس مین عدم توجہی پر پروٹسٹ کرکے جلسہ ملتوی کرنا چاہا لیکن چیرمین صاحب نے اسکو منظور نہ کیا۔ تو کانگریس پارٹی کے ممبران جلسے سے اُٹھ آے۔ اس طرح جب صرف ایک ہی پارٹی رہگئی تو پچھلی کارروائیون کو صاف کرنا شروع کردیا گیا۔ اور چند منٹون کا کام منٹون مین ختم ہو رہا تھا کہ حاجی قمرالدین صاحب کے رزولیوشن پر معاملہ اٹک گیا۔ (کیونکہ حاجی صاحب کے چلے جانے سے جلسہ کا کورم نہین رہا) حاجی صاحب کا رزولیوشن یہ تھا کہ جن لوگون کو چیرمین صاحب کی منظوری سے الاؤنس خاص مل چکے ہین وہ واپس کر لیے جاوین مگر چیرمین صاحب نے اسکو بے قاعدہ قرار دیا اور تحقیقاتی کمیٹی مقرر کرنے سے بھی صاف انکار کردیا۔ ہم سمجھتے ہین کہ چیرمین صاحب نے اپنے اوپر یا اپنے افسران پر سنسر کا ووٹ پاس کرنے سے انکار کرکے زبردست خودداری اور اصول پرستی کی نظیر قائم کی ہے۔ چیرمین صاحب کی کسی کارروائی کو رد کرنا یا اس پر کمیٹی مقرر کرنا سخت ملامت ہے جسکے بعد چیرمین کے لیے سواے استعفے کے اور کوئی چارہ کار نہین ہے

خاص رزولیوشن گذشتہ بورڈ نے دو خاص رزولیوشن پاس کیے ہین ایک مین شیخ محمد ابراہیم صاحب سینیر وائس چیرمین میونسپل بورڈ پر اعتماد کا ووٹ پاس ہوا اور دوسرے مین گورنمنٹ سے درخواست کی گئی ہے کہ کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ کا کام بغیر تنخواہ دار چیرمین کے نہین چل سکتا ہے اسلیے گورنمنٹ تنخواہ دار چیرمین قائم رکھے۔ جہان تک اول رزولیوشن کا تعلق ہے بورڈ نے شیخ صاحب کی جفاکشی، فرض شناسی اور ایثار نفسی کی قدر کرکے مناسب کارروائی کی ہے کیونکہ آپ بڑی محنت سے بورڈ کا کام کرتے ہین۔

دوسرا رزولیوشن شخصی اور پارٹی کے لحاظ سے چاہے جسقدر مفید ہو لیکن اسکے صریح یہ معنی ہین کہ بورڈ جسقدر روپیہ ٹرسٹ کے ذریعہ برباد کراچکا ہے اس سے آسودہ نہین ہے اور [illegible] پبلک کا مزید نقصان کرانے کے لیے تیار ہے۔

سکرٹری اسوقت میونسپل بورڈ کے سکرٹری کے عہدہ کے لیے دو نام خاص طور پر لیے جاتے ہین۔ ایک سید محمد ابراہیم آفیشیٹنگ سکرٹری جو بورڈ کے سینیر ملازم ہین اور ہر طرح سے اس جگہ کے حقدار ہین اور سکرٹری و اسسٹنٹ سکرٹری کا کام کرچکے ہین اور کافی تجربہ رکھتے ہین مگر کچھ لوگون کو انکی فطرت [illegible] کی نظر آتی ہے مگر [illegible] کی قابل قدر خوبیان انمین موجود ہین۔ دوسرا سوال یہ ہے کہ زندگی کے بہترین سال بورڈ کی نذر کرکے اب وہ کہان جا [illegible]

اس سے بڑھکر ان پر ظلم کیا ہوگا کہ تین سَو کے بجاے ڈیڑھ سَو کی ہیڈ کلرکی کے عہدہ پر انکی قسمت کا فیصلہ کردیا جاے دوسرے ہمارے شہر کے سرگرم لیڈر اور [illegible] کے چیرمین یعنی ڈاکٹر عبدالکریم ہین۔ آپ کی لیاقت مستعدی پبلک اسپرٹ اور قومی خدمات کو خیال کرکے آپ کو ہم بہترین امیدوار قرار دے سکتے ہین۔ لیکن ہمکو خوف ہے کہ آپ کو اس تنگ حلقہ مین ہوکر اپنی قومی سرگرمیون سے سبکدوش ہونا پڑے جسکو ہم قومی نقصان سمجھتے ہین۔ ممکن ہے کہ یہ خیال خودغرضی پر مبنی سمجھا جاے۔ تاہم آپ کا انتخاب بہترین ثابت ہوسکتا ہے۔ بہرحال ہم یہ نہین چاہتے کہ ان دونون امیدوارون کے مقابلہ مین کوئی تیسرا شخص کامیاب ہوجاے اسلیے ہم امید کرتے ہین کہ معاملہ فہمی سے کام لیکر ایک امیدوار کو بٹھا دیا جاے گا۔

عطیہ بورڈ نے ۱۵ اپریل کے جلسہ مین سناتن دہرم کالج اور اسکول کو ایک گرانقدر عطیہ دیا ہے مگر اس موقعہ پر بھی کرائسٹ چرچ کالج کی امداد کی طرف توجہ نہین کی گئی۔ بورڈ کی اس تنگدلی پر بجز افسوس کے اور کیا کہا جاے۔

قانونی نکتہ ہمارے ایک قانون دان نامہ نگار لکھتے ہین کہ الاؤنس بند کرنے والا رزولیوشن ایگزیکٹو افسر اور پرسنل اسسٹنٹ چیرمین کے الاؤنس کو نہین بند کرسکتا ہے کیونکہ یہ رزولیوشن چھ ماہ سے قبل کے ہین اور انکو منسوخ کرنے کے لیے ۱۸ ووٹ کی ضرورت ہے اور یہ رزولیوشن صرف ۱۴ ووٹ سے پاس ہوا ہے

گٹی کا مقدمہ میونسپل بورڈ کے مشہور مقدمہ گٹی کے انتقال کی درخواست ہائی کورٹ سے نامنظور ہوگئی ہے۔ اسکے لیے غالباً ایک خاص مجسٹریٹ کا تقرر ہوگا۔

پانی کا انتظام ملون کے متعلق یہ شکایت ہے کہ وہان مزدورون کو ٹھنڈا پانی پینے کو نہین ملتا ہمارا خیال ہے کہ یہ تکلیف آسانی سے رفع ہوسکتی ہے۔ اگر مالکان مل اسکا انتظام خود نہ کرنا چاہین تو مزدورون کو اختیار دیدین کہ وہ ذاتی طور پر خود انتظام کرلین۔

غرقابی صدر اسپتال کے ڈاکٹر باجپئی کے داماد راعشیور گھاٹ پر نہاتے ہوے ڈوب گیے۔ آپ سناتن دہرم کالج کے ایک ہونہار طالب علم تھے۔ ہم مرحوم کے اعزا کے ساتھ دلی ہمدردی کا اظہار کرتے ہین۔

پارٹیان راے بہادر بابو بہاری لال نے لبرل اور سوشیل کانفرنس کے معزز مہمانون کو پارٹی دی۔ اور لالہ جنگی مل نے سوشیل کانفرنس کے مہمانون کو پارٹی دی۔ اور راے صاحب گوپی ناتھ اور بابو جگت بہادر نے مسٹر [illegible] وائی چنتامنی پنڈت ہردے ناتھ کنزرو کو دعوت دی۔ اور خان بہادر چودہری واحد حسین نے سر تیج بہادر سپرو۔ سی۔ وائی چنتامنی۔ پنڈت ہردے ناتھ کنزرو۔ پنڈت اقبال نراین گرٹو کو دعوت دی۔

دفینہ موضع بارہ تحصیل اکبرپور مین ایک مندر کی نیو کھودتے ہوے ایک تانبے کی تختی ملی ہے اسکو حکام نے شملہ بھیجدیا ہے خیال ہے کہ اس سے دفینہ کا پتہ چلیگا۔ کام سردست بند کردیا گیا ہے۔

بحکم جناب مولوی محمد شفیع صاحب
جج خفیفہ بہادر کانپور

بعدالت صاحب جج خفیفہ بہادر مقام کانپور ضلع کانپور

نمبر انسالونسی ۱۹ سنہ ۱۹۲۴ء

ملو ولد گوپال قوم اہیر ساکن مولگنج شہر کانپور سائل

ہرگاہ مقدمہ مذکورہ بالا مین ملو سائل نے درخواست بغرض قرار دے جانے دیوالیہ کے عدالت ہذا مین گذرانی ہے جسکی سماعت کے لیے ۱۱ جولائی سنہ ۱۹۲۵ء عدالت ہذا مین مقرر ہوئی ہے۔ لہذا بذریعہ نوٹس ہذا ہر خاص و عام کو اطلاع دیجاتی ہے کہ جس کسی کو کچھ عذر نسبت درخواست ملو سائل مذکورہ بالا کے ہو تو تاریخ معینہ اصالتاً خواہ وکالتاً حاضر ہوکر پیش کرے

المرقوم ۲۰ اپریل سنہ ۱۹۲۵ء

دستخط ہرسہاے منصرم
مہر عدالت
عدالت جج خفیفہ بہادر کانپور

بحکم جناب مولوی محمد شفیع صاحب
جج خفیفہ بہادر کانپور

بعدالت صاحب جج خفیفہ بہادر مقام کانپور ضلع کانپور

نمبر انسالونسی ۱۳ سنہ ۱۹۲۵ء

بدھو ولد رام ادھین قوم حجام ساکن مونڈھا ٹولی متعلقہ شہر کانپور سائل

ہرگاہ مقدمہ مذکورہ بالا مین بدھو سائل نے درخواست بغرض قرار دے جانے دیوالیہ کے عدالت ہذا مین گذرانی ہے جسکی سماعت کے لیے ۳۰ مئی سنہ ۱۹۲۵ء مقرر ہوئی ہے لہذا بذریعہ نوٹس ہذا ہر خاص و عام کو اطلاع دیجاتی ہے کہ جس کسی کو کچھ عذر نسبت درخواست بدھو سائل مذکور الصدر کے ہو تو تاریخ معینہ اصالتاً خواہ وکالتاً حاضر ہوکر پیش کرے

المرقوم ۲۰ اپریل سنہ ۱۹۲۵ء

دستخط ہرسہاے منصرم
مہر عدالت
عدالت جج خفیفہ بہادر کانپور

بحکم جناب مولوی محمد شفیع صاحب
جج خفیفہ بہادر کانپور

بعدالت صاحب جج خفیفہ بہادر مقام کانپور ضلع کانپور

انسالونسی نمبر مقدمہ ۱۲ سنہ ۱۹۲۵ء

ڈبلو۔ کلگور۔ نمبر ۴۷ کنٹونمنٹ کانپور سائل

ہرگاہ مقدمہ مذکورہ بالا مین مسٹر ڈبلو۔ کلگور سائل نے درخواست بغرض قرار دے جانے دیوالیہ کے عدالت ہذا مین گذرانی ہے جسکی سماعت [illegible] سنہ ۱۹۲۵ء مقرر ہوئی ہے لہذا بذریعہ نوٹس ہذا ہر خاص و عام کو اطلاع دیجاتی ہے کہ جس کسی کو کچھ عذر نسبت درخواست سائل مذکور کے ہو تو تاریخ معینہ اصالتاً خواہ وکالتاً حاضر ہوکر پیش کرے

المرقوم [illegible] سنہ ۱۹۲۵ء

دستخط ہرسہاے منصرم
مہر عدالت
عدالت جج خفیفہ بہادر کانپور

نقد و تبصرہ

رباعیات عمر خیام بزبان اردو

(گذشتہ سے پیوستہ)

[illegible] | آمد سحرت و نہایت پیدا ست
[illegible] | کین آمدن از کجا و رفتن بکجاست

ترجمہ

[illegible] | نہیں ہے کچھ [illegible] اُسکا نہیں آئے جاتے ہیں
کسی کی کچھ نہیں چلتی یہ حل نہیں ہوتا | کہاں سے آرہے ہیں اور جا کس ٹھکانے ہیں

[illegible] آمد و رفت یعنی پیدائش و موت سے متعلق ہے [illegible] اس ترجمہ میں ٹھیک ٹھیک دم نہیں مارتا یعنی صاف صاف نہیں بتاتا کہ یہ آنا کہاں سے ہوا اور جانا کہاں ہے اب ترجمے کے اشعار پڑھیے اور مزے لیجیے [illegible] اسی ترجمہ کی تعریف میں شاید بیان امانت لکھنوی کہ گئے ہیں۔

[illegible] گرد و دشت | آن کار من از گشت ہمین یک گشت
در ناخوشی زمانہ بار عمر م | گر خوش نگذشت یک دمے خوش نگذشت

ترجمہ

ہنسی کرتی ہے سیر بہت دہر و دشت کی | کچھ بھی ملا نہ سیر میں بیکار گشت کی
اس بزم میں ہے عمر بس بوجھ ہی مجھے | کم ہو اگر یہ بوجھ خوشی خاک مست کی

[illegible] مترجم صاحب کی عمر دراز ہو اور [illegible] کیا فصیح اردو ہے [illegible] قابل تعریف ہے [illegible] تو صاف صاف [illegible] کاش آج خیام زندہ ہوتا اور [illegible] خیام کی روح ضرور خوش ہوئی ہوگی۔ جو رباعیاں ہم نے لکھی ہیں "مشتے نمونہ از خروارے" کے طور پر ہیں ورنہ ساری کتاب اسی قسم کی [illegible] دیوان حافظ کے چند اشعار بھی مع ترجمہ سن لیجیے حافظ

[illegible] | [illegible] کرد و سامان خطرہا

ترجمہ

[illegible] | [illegible] انداز کیسی ہو کیسا مگر [illegible]
[illegible] کیا مزہ دے رہا ہے اور میر [illegible] محفل کی ترکیب کس قدر پاکیزہ ہے۔

ساقی بنور بادہ برافروز جام ما | مطرب بگو کہ کار جہان شد بکام ما

ترجمہ

[illegible] ساقی تو جام کو | [illegible] نغمہ کے کام کو
[illegible] کار جہان شد بکام ما کے مقابلہ میں [illegible] کس قدر دلچسپ ہے۔ (باقی آئندہ)

اعظمی

ایک قدیم ترین مدفون شہر
دس ہزار سال قبل خواتین کی حکومت

اطلاع ملی ہے کہ نیویارک میں ہی فاؤنڈیشن [illegible] کی ایک اکتشافی جماعت نے امریکہ میں آج سے دس ہزار سال قبل کا مدفون شہر دریافت کیا ہے "سنٹرل نیوز" لکھتا ہے کہ یہ دنیا میں قدیم ترین مدفون شہر یقین کیا جاتا ہے۔ اور سینٹ جوزف اور [illegible] شہروں کے درمیان ایک دریا کے کنارے پر واقع ہے۔

سمن بنام مدعا علیہ بنا بر جاری
اصالتاً بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ - قاعدہ ۱۳)

بعدالت اڈیشنل منصفی اول کانپور

مقام کانپور ضلع کانپور

مقدمہ نمبر ۱۴۷ بابت سنہ ۱۹۲۵ء

لالہ [illegible] گوپال داس — مدعی
بنام سیتارام وغیرہ — مدعا علیہ

بنام سیتارام ولد کرپارام قوم اگروال ساکن [illegible] شہر کانپور مالک فرم سمپت رائے شیام سندر

ہرگاہ کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابت [illegible] کے دائر کی ہے لہذا تمکو حکم دیا جاتا ہے کہ تم بتاریخ ۲۹ ماہ اپریل سنہ ۱۹۲۵ء بوقت ۱۰ بجے دن کے عدالت ہذا میں اصالتاً حاضر ہو اور جوابدہی دعوی کی کرو اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہارے حاضری کے لیے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی [illegible] پس تمکو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو حاضر کرو [illegible] دستاویزات جن پر تم بتائید اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو اسی روز پیش کرو۔

تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہو گے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۹ ماہ اپریل سنہ ۱۹۲۵ء جاری کیا گیا۔

(مہر عدالت) دستخط منصرم عدالت اڈیشنل منصف اول

اطلاع

(۱) اگر تمکو یہ اندیشہ ہو کہ تمہارے گواہ اپنی مرضی سے حاضر نہ ہوں گے تو تم عدالت ہذا سے سمن بہ این مراد جاری کرا سکتے ہو کہ جو گواہ نہ حاضر ہو وہ جبراً حاضر کرایا جائے اور جس دستاویز کو کسی گواہ سے پیش کرانے کا تم استحقاق رکھتے ہو وہ اس سے پیش کرائی جائے بشرطیکہ تم خرچہ ضروری عدالت میں داخل کر کے اس امر کی درخواست گذرانو۔

(۲) اگر تم مطالبہ مدعی کو تسلیم کرتے ہو تو تم کو لازم ہے کہ روپیہ معہ خرچہ نالش عدالت میں داخل کرو تاکہ کارروائی اجرائے ڈگری کی جو تمہاری ذات یا مال یا بصورت ضرورت دونوں پر ہو کرنا نہ پڑے۔

قدیم زمانہ میں خواتین کا رتبہ

انکشاف شدہ آثار سے ثابت ہوتا ہے کہ ابتدائی دور کے انڈین لوگوں کے آباد ہونے سے قبل کے زمانہ میں یہ علاقہ کوئی زیادہ ریتلا اور صحرائی نہ تھا اور عورتین سوسائٹی کے سیاہ و سفید کی مالک تھیں

(نمونہ قابل فروخت)

سمن واسطے قرارداد امور تنقیح طلب

(آرڈر ۵ - قاعدہ ۵ و ۸)

نمبر مقدمہ ۳۷ سنہ ۱۹۲۵ء

عدالت اڈیشنل منصف اول صاحب بہادر کانپور

فرم امرلعل داس سالگرام ذریعہ امرلعل ولد بین سکھ داس قوم بیداس ساکن چھپر محال شہر کانپور

بنام بینڈی ولد نا معلوم قوم تنبولی ساکن [illegible]

ہرگاہ کہ مدعیان نے تمہارے نام ایک نالش بابت تخلیہ و کرایہ مکان کے دائر کی ہے لہذا تمکو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۲۴ اپریل سنہ ۱۹۲۵ء بوقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور کل امورات اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جسکے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعوی کی کرو اور تمکو لازم ہے کہ اسی روز جملہ دستاویزات پیش کرو جن پر تم بتائید اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو۔ تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۴ ماہ اپریل سنہ ۱۹۲۵ء جاری کیا گیا

(مہر عدالت) دستخط منصرم عدالت اڈیشنل منصف اول

اطلاع

(۱) اگر تم کو یہ اندیشہ ہے کہ تمہارے گواہ اپنی مرضی سے حاضر نہ ہونگے تو تم عدالت ہذا سے سمن بہ این مراد جاری کرا سکتے ہو کہ جو گواہ حاضر نہ ہو وہ جبراً حاضر کرایا جائے اور جس دستاویز کو کسی گواہ سے پیش کرانے کا تم استحقاق رکھتے ہو وہ اس سے پیش کرائی جائے بشرطیکہ تم خرچہ ضروری عدالت میں داخل کر کے اس امر کی درخواست گذرانو

(۲) اگر تم مطالبہ مدعی کو تسلیم کرتے ہو تو تمکو لازم ہے کہ روپیہ معہ خرچہ نالش عدالت میں داخل کرو تاکہ کارروائی اجرائے ڈگری کی جو تمہاری ذات یا مال یا دونوں پر ہو کرنا نہ پڑے

روحانیت

یہ ماہوار رسالہ ہر مہینے کے شروع میں گورکھپور سے بالالتزام شائع ہوتا ہے مولانا آزاد سبحانی کا فلسفہ نگار و ادب نواز قلم اس کی ترتیب و تدوین کا کفیل ہے مولانا کا طرز تحریر اور عجیب فلسفہ روحانیت کا بیان گویا مطالعہ کے لیے ایک غیر مترقبہ نعمت ہے
فلسفہ روحانیت اور اردو و ادب کے دلدادہ حضرات ضرور اس رسالہ کا مطالعہ فرمائیں۔ رسالے کے شروع میں نغمات سبحانی کے عنوان سے مولانا کا تازہ [illegible]

[illegible] کلام بھی شائع ہوتا رہتا ہے
حجم ۴۸ صفحہ قیمت سالانہ [illegible]
منیجر رسالہ روحانیت [illegible] گورکھپور

جبلپور میونسپلٹی کے خلاف مقدمہ

جبلپور [illegible] میونسپلٹی کے خلاف ایک [illegible] روپیہ کا مطالبہ کیا [illegible] کے مطابق [illegible]

[illegible] کو ختم ہو جانا چاہیے تھا [illegible] ۹-۱۱-۱۸۵۲ [illegible] ڈگری دی [illegible]

ایک طالب علم ڈوب کر مر گیا

[illegible] سال [illegible] دس سال [illegible]

مشاعرہ حلقہ ادبیہ کانپور

صلائے عام ہے یاران نکتہ داں کیلیے

معزز حضرات

حلقہ ادبیہ کانپور کے سالانہ جلسے کے سلسلے میں ۹ مئی ۱۹۳۵ء بروز شنبہ بوقت ۸ بجے شب بمقام [illegible] ایک عظیم مشاعرہ منعقد ہوگی۔ جلسے آزمائی کے لیے دو مصرعہ طرح تجویز کیے گئے ہیں ایک اردو، دوسرا فارسی۔ اردو مصرعہ کے لیے صلائے عام ہے لیکن فارسی مصرعہ صرف [illegible] کے لیے مخصوص کیا گیا ہے جو شعراء کرام [illegible] چاہیں اس میں بھی طبع آزمائی فرمائیں۔
نظم کے لیے کوئی عنوان مقرر نہیں ہے۔ اگر کوئی صاحب نظم پڑھنا چاہیں تو منتظم مشاعرہ کو پہلے سے مطلع کر دیں
طرح کے مصرعے حسب ذیل ہیں

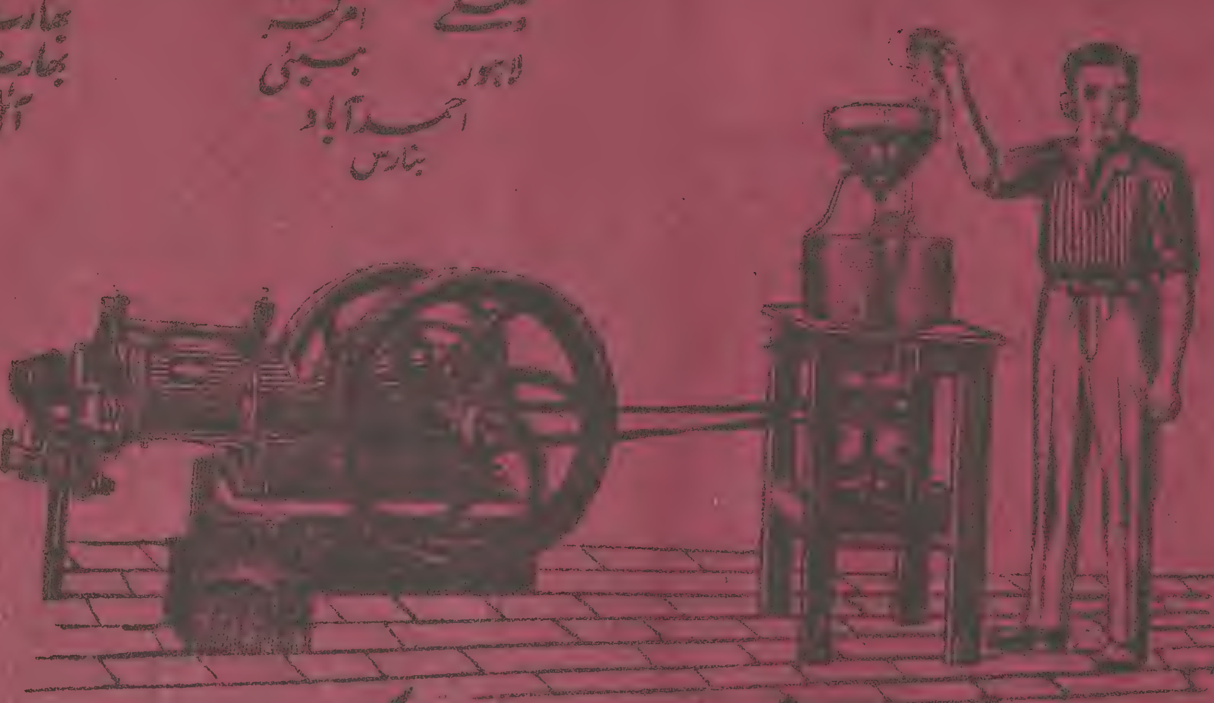
(۱) وہ دل ہی مست لیلےٰ محمل نشین تھا
قافیہ تھا ردیف
(۲) ناز جو خویش می کند [illegible] عشق
قافیہ عشق ردیف

نوٹ شعرائے کرام منتخب اشعار [illegible] مشاعرہ میں [illegible] سنانا مناسب ہے۔

الملتمس۔ جی۔ این۔ فرحت۔ رکن حلقہ ادبیہ

دفاتر
لنڈن کانپور
دہلی امرتسر
لاہور بمبئی
احمد آباد
بنارس

تار کا پتہ
بھارت لنڈن
بھارت کانپور
بھارت امرتسر
آئل انجن دہلی



آزادی کی کنجی

اب وہ دیکھیے سب کو معلوم ہے کہ پبلک سو وقت تک مل آزاد نہیں ہو سکتی جب تک کہ پبلک تمام فارغ البال نہ ہو جائے مگر کتنے ہیں جو وسائل و ذرائع آمدنی پر غور کرتے ہیں اور سوچتے ہیں کہ ان کو مقامی ضرورتیں کیا کیا ہیں اور وہ کیسے پوری ہو سکتی ہیں ہمارے کارخانہ کے بہت سے سفری انجینئر جنکے ذمے صرف یہی کام ہے کہ وہ شہروں، دیہاتوں اور قصبوں میں دورہ کرتے ہیں اور مقامی ضرورتوں کو بتلاتے ہیں اگر آپ تھوڑے سرمایہ سے معقول آمدنی پیدا کرنا چاہتے ہیں یا بیکاروں کو برسر روزگار دیکھنا چاہتے ہیں تو سفری انجینئر سے مقامی ضرورتوں کا اظہار کریں اور انکی تکمیل میں جو دقتیں محسوس ہوتی ہوں براہ راست دفتر کو اطلاع دیں عام طور سے ہر موزوں مقامات پر آٹا پیسنے کی چکیاں جو آئل انجن سے چلتی ہیں لگائی جا سکتی ہیں اور تھوڑے سرمایہ سے کثیر نفع حاصل کیا جا سکتا ہے پسائی کا خرچ صرف ۳ آنہ فی من پڑتا ہے اور پبلک ریٹ ۸ آنہ فی من ہے چھوٹے سے چھوٹا کارخانہ جو معمولی سا ہو دو ہزار روپیہ کو لگوایا جا سکتا ہے ۔ ۵۰ من آٹا پیس سکتا ہے جس میں بعد منہائی اخراجات دس روپیہ روزانہ کی بچت ہو سکتی ہے ہمارے کارخانہ میں ہر قسم کے چھوٹے بڑے کارخانے کے آئل انجن کی چکیاں جو ۵ من سے ۵۰ من تک روزانہ آٹا تیار کر سکتی ہیں علاوہ ازین ہر قسم کے آئل انجن کروڈ آئل انجن ۔ آٹا پیسنے کی چکیاں ۔ چونا ۔ تمباکو ۔ ببول کا چھلکا پیسنے کی مشین تیل نکالنے کا کولہو ۔ دھان کوٹنے یعنی چاول کا مشین ۔ دستی چھپی بنانے و چارہ کاٹنے کی مشین ۔ کھراد ۔ سونا چاندی کا تار کھینچنے کی مشین ۔ رندہ ۔ برما ۔ غرضکہ ہر قسم کی مشینیں اور اس سلسلہ کی تمام چیزیں بھی بہ نسبت دوسرے کارخانوں کے نہایت ہی ارزان ہمارے یہاں مل سکتی ہیں جسکی وجہ یہ ہے کہ ہمارا دفتر ولایت میں ہے اور ہم ہر قسم کی مشنری براہ راست منگواتے ہیں ۔

آپ کی آسانی و سہولت ہمارے کارخانہ میں خریداروں کے لیے یہ رکھی گئی ہے کہ ہم نے اپنے ورکشاپ فاؤنڈری موسومہ بھارت آئرن ورکس کانپور میں آئل انجنوں کے چلانے کا کام مفت سکھلانے کا انتظام کر دیا ہے اور جو لوگ مستریوں کے نہ ملنے یا دیہاتوں میں انجن چلانے والوں کا انتظام نہ کر سکنے کی وجہ سے مجبور ہوں وہ ہمارے کارخانہ سے انجن و چکیاں خریدیں ہمارے ورکشاپ میں انکے آدمیوں کو انجن چلانے کا کام مفت سکھلا دیا جایا کریگا ۔ اور حتی الوسع تمام مشکلات دور کر دی جایا کرینگی

المشتہر

بھارت انجینئرنگ کمپنی لاٹوش روڈ کانپور

دہلی آفس کا پتہ ؍؍ ؍؍ ؍؍ ؍؍ ؍؍ ؍؍ ؍؍ برن بسٹن روڈ (نیا بازار) دہلی
امرتسر آفس کا پتہ ؍؍ ؍؍ ؍؍ ؍؍ ؍؍ ؍؍ ؍؍ ریلوے روڈ امرتسر

The Sadaqat
CAWNPORE

REG-No
1424

صداقت

جمال پرتوِ حق عزمِ مستقل مین رہی
زبان پر بھی وہی ہو جو تیری دلمین رہی
(احسن سنبھلی)

اڈیٹر - خواجہ عبد السلام

ہفتہ وار

قیمت سالانہ [illegible]
ششماہی [illegible]
فی پرچہ [illegible]

جلد ۱ | کانپور - چہارشنبہ ۲۹ - اپریل ۱۹۲۵ء مطابق ۵ - شوال المکرم ۱۳۴۳ھ | نمبر ۸

ادبیات

مسلم سے خطاب

(از جناب محمد زبیر صاحب روحی رکن حلقۂ ادبیہ کانپور)

عزتِ قومی شریکِ نورِ ایمانی نہین — آہ مسلم تجھ مین وہ ذوقِ مسلمانی نہین
وائے ناکامی کہ تجھسے تیرے جوہر مٹ گئے — نام کو گوہر ہی لیکن اب درخشانی نہین
ظلمت و کفر و ضلالت نے اندھیرا کر دیا — اسلیے مسلم ترا قلب آج نورانی نہین
اپنے ہاتھون پردۂ ناموس کر ڈالا ہی چاک — اسلیے سر پر ترے وہ ظلِ سبحانی نہین
کامرانی ہو چکی جوشِ عمل بھی مٹ گیا — دل تو ہی دلبر مگر نقشِ سلیمانی نہین
پرچمِ اسلام اوڑتا تھا فضائے دہر مین — حیف تیرے سر پہ وہ تاجِ جہانبانی نہین
کیسے کیسے جان نثارِ قوم تھے اسلام مین — جنکا تاریخِ جہان مین آجتک ثانی نہین
کیا حمیت تھی کہ کٹ مرتے تھے نامِ حق پہ وہ — خون مین اب مسلم تری پہلی سی جولانی نہین
جنگ مین ہو جاتے تھے بچے ترے سینہ سپر — وہ شجاعت اب نہین وہ شوقِ قربانی نہین
آہ بھی بچون سے یہ رکھینگے بڑھکر شرمِ قوم — آہ انکی بھی مگر کافی نگہبانی نہین
جل رہا ہے انکو درسِ غفلت و آوارگی — صحبتِ علمی نہین ذوقِ زباندانی نہین
اڑ کے معراجِ ترقی تک پہنچنا تھا انھین — وائے قسمت دلمین اب شوقِ پرافشانی نہین
آہ وہ دنیائے فانی لذتون پر ہین نثار — کچھ بھی انکے دلمین خوفِ قہرِ یزدانی نہین
تیرے بچے اسطرح ہون کفر کے حلقہ بگوش — دیکھکر یہ حال مسلم تجھکو حیرانی نہین
تیرے پودے یون ہوئے کفر سے پامال ہون — یاد اب شاید تجھے طرزِ جہانبانی نہین
آہ میدانِ عمل مین یہ تیری واماندگی — وائے مسلم پھر بھی تجھکو کچھ پشیمانی نہین
تھی کبھی تیری روانی موجِ دریا کیطرح — اب وہ چشمہ ہی کہ جسمین نام کو پانی نہین
حیف تو غافل پڑا سوتا ہی خوابِ عیش مین — کیا زمانہ تیرا مسلم دشمنِ جانی نہین
اے خدا دو جہان مسلم کو پھر مسلم بنا — پھر یہ سنوا دے کہ مسلم کا کوئی ثانی نہین
اپنی پامالی کا یارب ہمکو خود ہی اعتراف — ہم مسلمان ہین مگر ہم مین مسلمانی نہین

سن کے یہ رنگین بیانی خوش نہ ہون اہلِ سخن
نوحۂ ملت ہی روحی یہ غزل خوانی نہین

دنیائے اضطراب

(از جناب فرحت رکن حلقۂ ادبیہ کانپور)

بیتاب کر رہی ہے تمنائے اضطراب — یارب یہ دل ہی یا کوئی دنیائے اضطراب
دل وقفِ غم ہی جان ہے شیدائے اضطراب — مجھسا بھی کوئی ہو نہ شناسائے اضطراب
انکی نگاہ شوخ کی گردش نظر مین ہے — مین آجتک ہون سرخوشِ صہبائے اضطراب
دلکو دیا ہی عشق نے کیا کیا فریب ورد — کس حسن سے ہین مجھپہ ستمہائے اضطراب
جب بیخودئ عشق مین اپنی خبر نہو — ہم انکو کیا دکھائین تماشائے اضطراب
پھر برقِ حسنِ یار کی چشمک نظر مین ہے — پھر ہو رہا ہون محوِ تماشائے اضطراب

فرحت سکون پذیر نہون بیقراریان
اترے کبھی نہ نشۂ صہبائے اضطراب

نمبر ۱۷
ہفتہ وار
صداقت
چہارشنبہ ۲۹ اپریل سنہ ۱۹۲۵ء

سعی مشترک

یعنی

مشترکہ پلیٹ فارم

زمانے کی خوبی دیکھیے ایک طرف تو تحریک عدم تعاون آغوش فنا میں پہونچ چکی اور دوسری طرف تحریک خلافت بھی تقریباً دم توڑ رہی ہے رہے سوراجسٹ پارٹی وہ بھی آج گورنمنٹ سے تعاون عمل کرنے پر تیار ہے۔ نان کوآپریٹر حضرات صرف تعمیری پروگرام کو اپنی ساری کوششوں کا جولان گاہ سمجھنے لگے ہیں۔ اور یہ خیال کرتے ہیں کہ کسی وقت شاید نون کوآپریشن کا پھر عروج ہو مگر وہ خواب پہلے دیکھ چکے ہیں اسکے دوبارہ دیکھنے کی کوشش فضول ہے وہ نیند کے جھونکے وہ خواب آور وہ بولے کہاں جنکے دامن مین خواب وخیال کے ایسے ایسے ہزارون نقشے پوشیدہ تھے مختصر یہ کہ سیاسی تحریک اس وقت ملک مین بالکل مردہ ہوگئی ہے یعنی ان جراحتون کا اندمال ہوچکا جنکے دم سے نشاط انگیز اور لذت آگین درد کا احساس ہوتا تھا وہ ناسور مٹ گئے جن سے خون کی ندیان بہنے کی توقع تھی۔ اب صرف اس بھولے ہوئے خواب کی یاد باقی ہے جسکو دیکھنے والے گذشتہ چند برسون تک متواتر دیکھتے رہے۔

واقعہ یہ ہے کہ ہندو مسلم نااتفاقی اور شدھی وتبلیغ نے اس غضب کی ٹکر لی کہ اشتراک عمل کی چولین ڈھیلی ہوگئین اور اتحاد واتفاق کی پوری عمارت متزلزل ہوگئی لیڈران قوم اور ملک وملت کا حقیقی درد رکھنے والون نے سنبھالنے کی بہت کوشش کی مگر سنبھالتے سنبھالتے پوری عمارت زمین پر آرہی۔ ہندوؤن نے شدھی سنگٹھن کا سہارا ڈھونڈا مسلمانون نے تبلیغ وتنظیم کا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ساری گذشتہ کارروائی پر پانی پھر گیا۔

گو وہ جوش وخروش مٹ گیا لیکن چند خیرخواہان ملک وملت دامن بچاکے اب بھی اپنے کام مین لگے ہوے ہین اور یہ چاہتے ہین کہ پھر ایک مشترکہ پلیٹ فارم مرتب کیا جائے جس کے ذریعہ سے مشترکہ قوتین پھر یکجا ہوسکین۔ مسز بیسنٹ نے سوراجیہ کا مسودہ مرتب کرلیا ہے اور اس کوشش مین منہمک ہین کہ تمام پارٹیان اسکو قبول کرلین اور سب ملکر ایک ساتھ آگے بڑھین۔ لالہ لاجپت رائے جی نے بھی حال مین ایک مضمون لکھا ہے کہ تمام پارٹیون کا مورچہ ایک ہی ہونا چاہیے اور مشترکہ قوت سے کام کرنا چاہیے پنڈت ہردے ناتھ کنزرو صدر لبرل کانفرنس (منعقدہ کانپور) نے دوعملی حکومت سے آزادی حاصل کرنے اور انگریزی رعب کو کم کرنے کے لیے سنہ ۱۹۱۶ء کی طرح سب کو ساتھ ملکر کام کرنے کی ضرورت پر زور دیا ہے۔ مسٹر سرینواس شاستری سوراجسٹ سے ملنے کے لیے کچھ شرطون کے ساتھ تیار ہین ان تمام حالات کو غور سے مطالعہ کرنے سے یہ محسوس ہوتا ہے کہ مشترکہ پلیٹ فارم کی بنیاد پڑ رہی ہے۔

گورنمنٹ بھی یہ محسوس کررہی ہے کہ اس ناقص ریفارم پر ہندوستانی زیادہ دنون تک قانع نہین رہ سکتے۔ دوعملی حکومت ناکامیاب ثابت ہوچکی ہے۔ بمبئی۔ بنگال سی۔ پی اور صوبہ متحدہ کے لیڈرون نے جو وزارت کے عہدہ جلیلہ پر فائز رہ چکے ہین وزارت کی خوب مرثیہ خوانی کی ہے۔ اور سچ یہ ہے کہ کوئی ذی فہم شخص بھی اس نمائشی عہدہ کی وقعت نہین کرسکتا۔

گورنمنٹ بھی اس پھندے کی کمزوریون سے آگاہ ہوچکی ہے اور یہ چاہتی ہے کہ کوئی دوسری اسکیم ایسی تیار کیجائے تاکہ کچھ دنون اور لبرل حضرات اسکے پھیر مین آکر گورنمنٹ کی ہان مین ہان ملاتے رہین کیونکہ جب تک کچھ آدمی گورنمنٹ کے ساتھ نہون اسوقت تک گورنمنٹ کی مشنری کا کام نہین چل سکتا۔ گورنمنٹ نے یہ بھی چاہا ہے کہ کوئی ایسی اسکیم تیار کیجائے کہ لبرل تو لبرل بلکہ داس اور نہرو جیسے سوراجسٹ بھی گورنمنٹ کے معین ومددگار ہوجائین۔ بہت ممکن ہے کہ اگر سوراجسٹ پارٹی کے لیڈران گورنمنٹ سے تعاون کیلیے تیار ہوجائین تو گورنمنٹ ریفارم کی دوسری قسط صوبون کی گورنمنٹون مین ایک حد تک اصلاح کردے وہ خوب سمجھتی ہے کہ لبرل حضرات کا اثر ملک پر کسقدر ہے اور اب سوراجسٹ کے ملائے بغیر کام نہین چل سکتا۔

لیکن سوراجسٹ خفیف اصلاحات کے پھیر مین آنے والے نہین۔ اسلیے یہ توقع بعید نہین کہ گورنمنٹ ریفارم کی دوسری قسط اسی وقت ہندوستانیون کو دیدے مگر لارڈ برکن ہیڈ سوراجسٹ پارٹی کو اشتراک عمل کی دعوت دینے کے ساتھ ساتھ سول سروس کو مضبوط کررہے ہین اور انکی تنخواہ۔ پنشن اور سفر الاونس مین مزید اضافہ کررہے ہین اور ہر معاملہ مین ہندوستانیون کے حقوق پس پشت ڈالے جارہے ہین۔

ہماری سمجھ مین نہین آتا کہ دو متضاد باتین کیسے جمع ہوسکتی ہین اور اس طرح اشتراک عمل کیونکر ممکن ہوگا۔

اسلیے ہم اہل وطن کو مشورہ دیتے ہین کہ وہ سب ایک ساتھ ملکر کام شروع کردین۔ اور جسوقت گورنمنٹ یہ سمجھ لیگی کہ تمام پارٹیان ایک ہوگئین تو وہ سب کچھ دینا پڑے گا جو وہ سوچ چکی ہے۔ ہم سمجھتے ہین کہ متحد ہوکر تمام پارٹیان اچھا سودا کرسکین گی اور ملک کی بھلائی بھی اسی صورت مین ممکن ہے۔ خدا کرے ملک کی تمام پارٹیان اشتراک عمل کی ضرورت محسوس کرکے آپس مین ملجاوین اور ملکی فائدے کو تمام خیالات پر ترجیح دین۔

بے رخی بے اعتنائی ہوچکی
آؤ من جاؤ لڑائی ہوچکی

لارڈ بالفور کی ذلت پر

انگریزی اخبارات کی رائین

لارڈ بالفور کے سفر فلسطین وشام پر اخبارات آج تک سخت تبصرہ کررہے ہین

مارننگ پوسٹ رقمطراز ہے کہ جو اطلاعات موصول ہوئی ہین ان سے ظاہر ہے کہ فلسطین مین مسلمانون کا مظاہرہ فوجی قوت سے روکا گیا۔ ہمنے ہمیشہ اس رے کا اظہار کیا ہے کہ فلسطین مین جو حکومت کی حکمت عملی ہے۔ اس سے یقیناً دشواریون اور مصائب کا سامنا کرنا پڑیگا۔ لارڈ بالفور کو معلوم ہونا چاہیے کہ بیت المقدس تین مذاہب کا مقدس شہر ہے اور جب کبھی ان مذاہب مین سے کسی ایک مذہب کی طرف جانبداری کا برتاؤ کیا گیا تو اسی وقت دوسرے مذاہب کے پیرو سخت مخالفت کرین گے۔ ہم ایک فرانسیسی کے خطوط کی طرف توجہ منعطف کرانا چاہتے ہین جس نے لکھا ہے کہ برطانیہ جدید مصر [illegible] کو تباہ کرسکتی ہے جن کے اتحاد کی وجہ سے دنیا کے مسلمان ان سے نفرت کرتے ہین لیکن وہ عربی جذبات یا مذہب اسلام پر بغیر عربون اور دنیا کے مسلمانون مین شورش پیدا کیے ہوے بغیر حملہ نہین کرسکتی۔ مارننگ پوسٹ آگے چلکر لکھتا ہے یہودی تحریک کی پیرو دستیون سے مسیحی دنیا بھی سخت برافروختہ ہوگئی ہے۔

ٹائمس نے لکھا ہے کہ شام سے لارڈ بالفور کا فرار ایک ایسا واقعہ ہے جس نے انکے کامیاب سفر کو افسوسناک بنادیا ہے بہرحال یہی غنیمت ہے کہ لارڈ بالفور اپنی جان سلامت لیکر واپس لوٹ آے۔

ہم یہ معلوم کرنا چاہتے ہین کہ بیت المقدس سے روانگی کے وقت دمشق کی شورش کا حال لارڈ موصوف کو کیون نہین بتایا گیا۔ ہم ان لوگون کو جنہون نے لارڈ بالفور کو دمشق جانے کی راے دی نہ صرف اس بات کا ذمہ دار قرار دیتے ہین کہ انہون نے لارڈ موصوف کی جان کو خطرہ مین ڈالا بلکہ ہمارے نزدیک اگر وہ مارے جاتے تو اس سے انگریزی فرانسیسی تعلقات مین جو کشیدگی پیدا ہوجاتی اس کے ذمہ دار بھی وہی ہوتے۔

شام وفلسطین کا اتحاد

لنڈن۔ ایک فرانسیسی افسر اعلی نے ٹائمس کے نامہ نگار مقیم بیروت سے بحث کے دوران مین دمشق کے بلوہ پر گفتگو کی انہون نے لارڈ بالفور کے اسقدر جلد فرار پر توجہ منعطف کرانے کے بعد فرمایا کہ مسلمانان فلسطین وشام کے درمیان بہت زیادہ گہرے تعلقات ہین اور دونون ملکون مین ایک ہی قسم کے واقعات کا رونما ہونا اس حقیقت کو واضح کرتا ہے کہ وہ ایک ہی قوم ہین اور ان کا مذہب بھی ایک ہی ہے اس لیے اسکی بے انتہا ضرورت ہے کہ فرانسیسی اور انگریزی حکام بھی آپس مین متحد ہوکر کام کرین گذشتہ زمانہ مین دونون کے ماتحت افسرون نے یہ سمجھ کر کہ وہ اپنی ملک کی خدمت کررہے ہین ایکدوسرے کو پریشان کیا لیکن مجھے خوشی ہے کہ اب زیادہ سنجیدہ خیالات پیدا ہورہے ہین اور اس امر کو محسوس کیا جارہا ہے کہ فلسطین وشام کے حکمبردار افسران کو متحد ہوکر متحدہ مقاصد کے لیے یکسان اصولون پر متفق ہوکر کام کرنا چاہیے۔

لندن۔ کہا جاتا ہے کہ حکومت ٹرکی نے ٹیلیفون کے محکمہ مین مسلمان لڑکیون کے علاوہ اور جسقدر لڑکیان کام کرتی تھین انکو برخاست کردیا گیا ہے۔ یہ انتظام فوجی اور غیر فوجی رازون کے افشا کے لیے کیا گیا ہے۔

مسئلہ سود کا عملی دور

نوشتہ سید طفیل احمد۔ ولایت منزل علیگڈھ

۱۔ مسئلہ سود کی اشاعت چند سال سے مسئلہ سود کے بارے مین خوب بحثین ہورہی ہین۔ اخبارات مین مضامین نکلے اسکے موافق اور مخالف کتابین اور رسالے شائع ہوے جن سے ملک مین اس مضمون کا خوب چرچا ہوا یہ سب کچھ قومی اخبارات کی بدولت ہوا جن مین سے اکثر نے باوجود خلاف رائے کے بڑی کشادہ دلی سے میری ناچیز تحریرات کو اپنے قیمتی کالمون مین جگہ دی جس کا مین نہایت شکرگذار ہون اخبارات کے ذریعہ میرے مضامین لاکھون مسلمانون کی نظرون سے گزرے اور دس ہزار سے زیادہ کتابین اور رسالے قوم کے ہاتھون مین پہونچے ان مباحث سے یہ نفع ہوا کہ نہ صرف ہندوستان مین بلکہ افریقہ امریکہ اور جزائر مین جہان جہان یہ اخبارات جاتے ہین بالعموم قوم کو اور بالخصوص علمار کرام کو مسلمانون کی مالی حالت کی طرف توجہ ہوئی چنانچہ مولوی سید محمد حسن صاحب رضوی امروہوی کی ایک تحریر اخبار مدینہ بجنور مورخہ ۲۹ مارچ مین "مسئلہ سود پر ایک نظر" کے عنوان سے شائع ہوئی ہے جس مین آپ نے تحریر فرمایا ہے "ایک باقاعدہ اسلامی بنک کھولا جاے جسکی ہر ضلع مین شاخین ہون اور انکا قابل اطمینان انتظام ہو۔" اسی طرح ایک صنعتی بنک کا اعلان لکھنؤ سے ہوا ہے اور لاہور مین کریسنٹ بنک پچاس لاکھ کے سرمایہ سے قائم ہو رہا ہے اور مسلم بنک لاہور کا سرمایہ ڈہائی لاکھ سے دس لاکھ تک بڑہایا جا رہا ہے اور بہت سے خطوط سے جو مختلف مقامات سے آتے ہین پتہ چلتا ہے کہ انجمنہاے امداد باہمی قائم ہو رہی ہین اور مسلمانون مین کسی نہ کسی شکل مین روپیہ کا کاروبار جاری ہو رہا ہے ان امور سے نتیجہ نکلتا ہے کہ مسلمان اب میدان خیال سے نکل کر میدان عمل مین داخل ہو رہے ہین۔

۲۔ دار الحرب مین مسلمانون کے فرائض اسی کے ساتھ اب تک اکثر اصحاب کے دلون مین طرح طرح کے شکوک موجود ہین جنکی نسبت کچھ عرض کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے مثلاً جناب مولوی محمد حسن صاحب نے مضمون مذکور مین ارشاد فرمایا ہے کہ اگر ہندوستان کو دار الحرب قرار دیکر غیر مسلمون سے سود لیا جاے تو دیکھنا یہ ہے کہ اس سے حربیون کے مقابلہ مین مسلمانون پر کیا کیا فرائض عائد ہوتے ہین اور موصوف نے اندیشہ ظاہر فرمایا ہے کہ دار الحرب ہونے کی صورت مین مسلمان غیر مسلمون کے ہاتھ نہ آلات حرب فروخت کر سکین گے اور نہ انکے پاس روپیہ امانت رکھ سکین گے کیونکہ غیر مسلم جب اس روپیہ سے اور روپیہ پیدا کرین گے تو اس سے انھین امداد ملے گی مگر سوال یہ ہے کہ آلات حرب فروخت کرنے کی بندش سے مسلمانون کو کیا نقصان پہونچ سکتا ہے جب کہ انکے پاس نہ سرمایہ ہے اور نہ کارخانے ہین جن مین آلات حرب تیار کر کے انھین غیر مسلمون کے ہاتھ بیچین۔ اب تو نوبت یہان تک پہونچ رہی ہے کہ اسلامی سلطنتون کو بھی آلات حرب زیادہ تر غیر مسلم سلطنتون سے خریدنے پڑتے ہین باقی رہا غیر مسلمون کے پاس امانت نہ رکھ سکنے کی دقت اول تو غربت سے مسلمان امانت رکھنے کے قابل ہی نہین ہے تاہم خود ممدوح کی تجویز ہے کہ اس کے لیے اسلامی بنک کھولے جائین جن مین مسلمان اپنی امانتین رکھ سکین۔

۳۔ ہندوستان دار الامن یا دار الحرب ہے البتہ لفظ دار الحرب کے خوفناک ہونے سے بڑی غلط فہمی پیدا ہوتی ہے اور محض اسکا نام سنکر لوگ بہت چونکتے ہین در اصل دار الحرب کی دو قسمین قرار دی گئی ہین دار الامن اور دار الفرار۔ دار الامن وہ دار الحرب ہے جسمین مسلمان بادشاہ نہ ہو اور اسلامی قوانین جاری نہون مگر مسلمانون کو وہان عبادات مذہبی ادا کرنے کی آزادی حاصل ہو جیسے کہ آجکل ہندوستان ہے یا صلح حدیبیہ کے بعد مکہ معظمہ تھا۔ اور دار الفرار وہ دار الحرب ہے جہان مسلمانون کو مذہبی آزادی بھی حاصل نہ ہو جیسا کہ سکھون کی عملداری مین پنجاب کی حالت تھی یا صلح حدیبیہ سے قبل مکہ معظمہ کی حالت تھی۔ موجودہ حالت مین چونکہ ہندوستان مین ارکان مذہبی ادا کرنے کی آزادی ہے اسلیے وہ دار الامن دار الحرب ہے نہ کہ دار الفرار دار الحرب۔ اسی بنا پر شاہ عبد العزیز صاحبؒ نے ہندوستان مین غیر مسلمون سے سودی لین دین جائز قرار دیا اور مولانا عبد الحی صاحب فرنگی محلی نے سرکاری تمسکات کا سود لینے کا جواز کا فتوی دیا۔ مگر جہاد کرنے یا ہجرت کرنے کے ہدایت نہ فرمائی کیونکہ یہان ارکان مذہبی ادا کرنے کی آزادی حاصل تھی۔

۴۔ علمار کرام کے جلسون مین مسئلہ سود امر دوم یہ ہے کہ جناب مولوی سید محمد حسن صاحب رضوی نے تحریر فرمایا ہے کہ کسی امر کو جائز یا ناجائز بنانا علمار کرام کا حق ہے اسلیے موصوف نے مسئلہ سود کی طرف جمعیۃ العلمار ہند کو توجہ دلائی اور اس امر کی شکایت کی ہے کہ جمعیۃ موصوف نے اپنے گذشتہ جلسہ مین مسئلہ سود کو طے نہین کیا مین خود اس مسئلہ مین پانچ سال سے اسی قسم کی کوششین کر رہا ہون فرداً فرداً علمار کرام کی خدمت مین حاضر ہوا۔ ان سے خط وکتابت کی۔ ان کے پاس کتابین۔ رسالے اور استفتے بھیجے۔ چوبیس سوالات مرتب کر کے ارسال کیے جلسہ آل انڈیا سنی کانفرنس مرادآباد مین مسئلہ سود پیش کرنے کی اجازت چاہی اور جمعیۃ العلمار ہند مرادآباد و ندوۃ العلمار کے جلسہ ہائے ندوہ مین متواتر مسلسل کئی روز تک حاضر رہا اور کوشش کرتا رہا کہ مجھے جلسہ خاص یا عام مین کچھ عرض کرنے کا موقع ملے مگر نہین ملا۔

۵۔ علمار کرام کی مجبوریان باوجود اسکے مین ان جماعتون کو قابل الزام نہین سمجھتا جیسا کہ جناب مولوی محمد حسن صاحب سمجھتے ہین وجہ یہ ہے کہ جلسون اور مجموعون مین چونکہ مختلف الخیال اصحاب ہوتے ہین اسلیے وہان کسی ایک یا چند افراد کو پورا اختیار نہین ہوتا۔ بلکہ ہر مسئلہ اس قابل نہین ہوتا کہ اسے کثرت راے کی بنا پر طے کر دیا جاے بالخصوص سود جیسے مسئلہ مین جسکے نام سے لوگ پہلے ہی سے بھڑکتے ہین عام جذبات کا لحاظ اور احترام لامحالہ کرنا پڑتا ہے اور کسی ایک شخص کی ناراضی بھی گوارا نہین کیجا سکتی جو اندرونی اختلافات کی موجب ہو۔ بالخصوص ایسی حالت مین جب کہ مسلمانون کی اکثر جماعتون اور خود علمار کرام کی بعض انجمنون مین اسقدر اختلافات ہین کہ ایک دوسرے کے متعلق بدگمانیان اور غلط خیالات پھیلانے مین کوئی دقیقہ اٹھا نہین رکھا جاتا اور ایک دوسرے کو کافر مرتد کہا جاتا ہے اسی قسم کے وجوہ سے مین علمار کی جماعتون کو معذور سمجھتا ہون اور انکی شکایت نہین کرتا اور شکایت کرنے کی ضرورت بھی اسوقت ہوتی کہ میرے تبلیغی کام مین کوئی رکاوٹ ہوتی نہین بلکہ رکاوٹ کی جگہ مجھے ہر طرف سے مدد مل رہی ہے۔ علمار کرام تک کے جلسون مین جب جاتا ہون تو بجاے نفرت کے اپنے مقصد سے ہمدردی پاتا ہون بعض متقی پرہیزگار بزرگ سبجکٹ کمیٹیون مین کوشش کرتے ہین کہ مجھے وقت دیا جاے مگر اور اصحاب مذکورہ بالا اندیشون کی بنا پر عذر کرتے ہین اور مین خود ان اصحاب کی مشکلات سے متاثر ہو کر اصرار نہین کرتا اور اصرار کی ضرورت بھی نہین پاتا جب سود کی مختلف صورتون کے متعلق چند علمار کے فتوے موجود ہین جنکی بنا پر قوم کو متوجہ کیا جا رہا ہے۔ البتہ جس امر کی اس وقت ضرورت ہے وہ علمار کرام کا متفقہ فتوی ہے جس سے قوم پر مجموعی اثر پڑے اور روپیہ کا کاروبار سرعت کے ساتھ پھیلے۔ کیونکہ اب مسلمانون مین اتنی سکت باقی نہین رہی کہ وہ مالی کشمکش اور قرضداری کے اور زیادہ متحمل ہو سکین انکی حالت اس وقت اس کمانی کی سی ہے جس پر انتہائی بوجھ پڑ چکا ہے اور ہر وقت اندیشہ ہے کہ وہ ذرا سی ٹھیس سے ٹوٹ نہ جاے اگرچہ وہ دب کر زمین سے مل گئی ہے تاہم اس مین اتنی قوت باقی ہے کہ اگر اس کا بوجھ ہلکا کر دیا جاے تو وہ کھل کر اپنی اصلی جگہ پر نہین تو اس کے قریب پہونچ سکتی ہے۔

۶۔ کاریگرون مین مسلمانونکی بیشی تعداد بعض مسلمان سمجھتے ہین کہ وہ کاہل ہونے کی وجہ سے خطرہ مین ہین حالانکہ میرا تجربہ یہ ہے کہ مسلمان اب بھی سب سے زیادہ محنت کش قوم ہے خود صوبہ متحدہ مین دیکھ لیجیے کہ مسلمانونکی مردم شماری صرف چودہ فیصدی ہے مگر مسلمان کاریگر چوالیس فی صدی یعنی اپنی تعداد سے تین گونے سے زیادہ ہین تاہم کارخانہ دار اور سرمایہ دار ہونے کے اعتبار سے بالکل پستی مین ہین اور دیگر اقوام کے روپیہ سے کاروبار کر کے اپنی زندگی کے دن پوری کرتے ہین

۷۔ ربا اور سود مین فرق جب مسلمانون سے کہا جاتا ہے کہ تم بھی روپیہ کا کاروبار کر کے اس کشمکش سے نکلو تو وہ سود کا نام سنکر کانپ اٹھتے ہین حالانکہ جو سود ربا کے حکم مین ہے وہ دنیا بھر کے نزدیک صرف اس روپیہ کا کرایہ ہے جو صرف تمدن و عیش پرستون یا غیر نفع آور کامون مین لگانے والونکو دیا جاتا ہے اور بنی نوع انسان کے لیے مضر ہے برخلاف اسکے جو روپیہ نفع آور کامون کے لیے دیا جاتا ہے جس سے ملک کی صنعت و حرفت اور زراعت و تجارت کو ترقی ہو وہ سراسر سوسائٹی کیلیے مفید ہے اور وہی موجودہ تمدن کی بنیاد ہے مگر مسلمان اب تک ہر قسم کے سود کو ایک لاٹھی ہانکے چلے جاتے ہین۔

۸۔ شہرون کی ترقی مین مسلمانون کا اخراج کسی زمانہ مین مسلمانون کا تمدن دنیا کے لیے ایک قابل تقلید نمونہ تھا جب مسلمان اسپین مین تھے تو ان سے اہل پیرس نے سڑکون پر روشنی کرنا اور دوسرے طریقون سے اہل شہر کو آرام پہونچانا سیکھا تھا اور اب تو یہ نوبت آگئی ہے کہ جب کسی شہر یا قصبہ مین راستے چوڑے کیے جاتے ہین سڑکین نکالی جاتی ہین گنج اور پارک بناے جاتے ہین تو مسلمانون کے گھر [illegible] کر انھین شہر سے باہر نکالا جاتا ہے محض اس لیے کہ ان کا تمدن کم درجہ کا ہے وہ دولت اور [illegible] مین کم ہین مالی اعتبار سے کم ہین انکے گھٹیا مکانات خوبصورت شہرون کے [illegible] نہین [illegible] ترقی کے [illegible] ہین وہ بوجہ کم مائیگی کے ان پر بند ہین یونیورسٹیون اور یونیورسٹیون کالجون اور اسکولون مذہبی درسگاہون اور دینی تبلیغ کے کامون مین سب کیلیے روپیہ کی ضرورت ہے اور جب روپیہ نہین ملتا تو مسلمان تجویز کرتے ہین کہ زکوۃ فنڈ

کھولا جائے اور بیت المال فنڈ قائم کیا جائے اور قوم سے خیرات اور چندے وصول کیے جائیں مگر انھیں یہ خبر نہیں کہ خیرات نتیجہ ہوتا ہے افراط دولت کا جب کسی قوم میں روپیہ کی کثرت ہوتی ہے تو خیرات مثل چشمہ کے ابلتی ہے اور کسی کے روکے بھی نہیں رک سکتی بغیر کسی کے مانگے بلا نام کے دیجاتی ہے۔ لنڈن کے ایک کم آباد حصہ میں پارک بنانے کیلیے ایک شخص نے دس لاکھ روپیہ حال میں دیا۔ بمبئی میں ابھی ایک پارسی نے زچہ عورتوں کے شفاخانہ کے لیے سوا لاکھ روپیہ دیدیا۔ ایک انگریز نے تنہا اپنے روپیہ سے ایک یونیورسٹی قائم کردی۔ یہ روز کے قصے ہیں کہاں تک لکھے جائیں۔ اور مسلمان ہیں کہ تمام ملک میں دورے کرتے ہیں۔ اپیلیں کرتے ہیں تب بھی مدرسے بند ہوے جاتے ہیں کیوں؟ محض اسلیے کہ انکے چشموں اور کنوؤں کے سوت سوکھ چکے اور ان میں سے خیرات اور زکوٰۃ کھینچکر بھی نہیں نکالی جاسکتی۔

۹۔ مسلمان امرا کی مشکلات اس حالت کو دیکھکر مسلمان اپنے امرا، رؤسا، اور تجار پر جھنجلاتے ہیں کہ وہ مالی امداد نہیں کرتے مگر مسلمان امرا، رؤسا، اور تجار فی الواقع دولتمند ہی نہیں وہ صرف نادار افراد قوم کو دولتمند نظر آتے ہیں اور جو چند دولتمند ہیں انکی ڈاڑھی [illegible] ہوتی جاتی ہے اس لیے انھیں روز کے چندوں سے مجبوراً منہ چھپانا پڑتا ہے اور اصل یہ ہے کہ جب تک کہ قوم کے زیادہ تر افراد خوشحال نہوں چند دولتمندوں کی مٹی اسی طرح خراب رہے گی۔

۱۰۔ عملی پروگرام کی ضرورت پس عین وقت ہے کہ جلد سے جلد ایک پروگرام بناکر بچوں سے لیکر بوڑھوں تک مسلمان اسکی تکمیل میں مصروف ہوں اور ہر مقام پر جو انجمنیں، جمعیتیں، منتظمہ جماعتیں موجود ہیں وہ مالی حالت کی درستی کو اپنے پروگرام کا جزو اعظم بنائیں جن کے لیے میں ایسے طریقے عنقریب پیش کرونگا جن سے اخراجات نکلتے رہیں۔ جہاں کوئی انجمن نہیں ہے وہاں ایک انجمن از نام "فلاح المسلمین" قائم کرکے اسکے ذریعہ ابتدا سے بچوں کو پیسوں کا بچانا اور بڑھانا سکھایا جائے۔ ہر بچہ کا تعلیمی بیمہ کرایا جائے تاکہ اوقات معینہ پر اسے روپیہ ملتا رہے خواہ والدین زندہ رہیں یا نہ رہیں۔ ہر کنبہ دار آدمی زندگی کا بیمہ کرایا جائے تاکہ اسکے پس ماندگان کو بھیک نہ مانگنی پڑے۔ کاریگروں کو چھوٹی رقوم کے بیمہ کے طریقے بتائے جائیں یہ لوگ حالانکہ خوب کماتے اور اچھا پہنتے ہیں مگر مسرفانہ عادات کی وجہ سے ہر دم گداگری کے عمیق غار کے کنارے پر زندگی بسر کرتے ہیں اور ذرا سی بیماری بیکاری یا حادثہ سے گر کر اس کی تہ میں جا سوتے ہیں۔

۱۱۔ رسالہ سودمند کا اجرا گر غنیمت ہے کہ اس قسم کی ضرورتوں کا احساس قوم میں بڑھ رہا ہے اور ہر طرف تقاضا ہے کہ کوئی رسالہ جاری کیا جائے جسکے ذریعہ مسلمانوں کو کفایت شعاری کے عملی طریقے بتائے جائیں۔ میں اس کام پانچ سال سے کر رہا ہوں بالآخر یہ وقت آگیا کہ یہ کام وسیع پیمانہ پر ہو چنانچہ ایک کمپنی نے اس کام کو لیکر ایک پندرہ روزہ رسالہ "سودمند" نکالنا تجویز کیا ہے۔ اسکے پہلے پرچہ میں علماء کرام کی خدمت ایک مفصل عرضداشت ہوگی۔ جو صاحب رسالہ "سودمند" ملاحظہ فرمانا چاہیں وہ ایک کارڈ بھیجکر طلب فرمالیں قیمت یا محصول ڈاک بھیجنے کی ضرورت نہیں البتہ جو اصحاب مسئلہ سود کی *

مورخہ ۱۵ اپریل سنہ ۱۹۲۵ء

طفیل احمد
ولایت منزل علیگڑھ

* تفصیل کے واسطے [illegible] ملاحظہ فرمائیں [illegible] رسالہ [illegible] سود [illegible]

برقیات

سرحد موصل کا قضیہ

لنڈن ۲۰ اپریل کرنل پولیس نے جو سرحد موصل کا تصفیہ کرنے والے تین ثالثوں میں سے ایک ہیں ٹائمز کے نامہ نگار مقیم برسلز کو بیان دیتے ہوے فرمایا کہ مجھے افسوس ہے کہ بعض انگریزی اخبارات ہم لوگوں کی غیر جانبداری پر شک و شبہ کا اظہار کر رہے ہیں صاحب موصوف نے فرمایا کہ ہر ایک ممبر کلی آزادی سے تفتیش میں مصروف رہا ہے۔ اور یہ کہ عنقریب ہم جنیوا میں اپنا جلسہ منعقد کرینگے یا ممکن ہے کہ خارجی اثرات سے محفوظ رہنے کے لیے کسی اور جگہ اکھٹے ہوں۔ آپ نے اس پر بہت زور دیا کہ ثالثوں کے فیصلہ سے کسی کو علم نہیں اور یہ فیصلہ محض خیالی نہیں بلکہ اسکی بنیاد ان واقعات اور اطلاعات پر مبنی ہے جو خود موقع واردات پر جاکر جمع کی گئی ہیں۔

برطانیہ کے اندیشے

ترکی افواج کا اجتماع کچھ معنی رکھتا ہے

لنڈن ڈیلی ٹیلیگراف کا نمایندہ کہتا ہے کہ حکومت انگورا نے افواج کو جمع کرنے کا حکم دیا ہے وہ ایسے موقع پر جبکہ سرحد عراق کے متعلق جمعیۃ اقوام کا کمیشن اپنی رپورٹ تیار کرنے والا ہے اور بغاوت کردستان ناکام ہو چکی ہے یقیناً معنی خیز ہے لنڈن میں اس عجیب خبر کی بھی کوئی تصدیق نہیں ہوئی ہے کہ ایران نے ترکی عراقی سرحد پر کردوں کے اس سیلاب کو روکنے کے لیے جو اناطولیہ کی جنوبی و مشرقی ولایت سے آرہا ہے فوج روانہ کی ہے۔ ان تمام واقعات سے یہ شبہات پیدا ہوتے ہیں کہ حکومت انگورا کے ارادے کچھ اور ہی ہیں۔

شاہ انگلستان کی مراجعت

لنڈن ۲۶ اپریل ملک معظم اور ملکہ کل بعد از دوپہر لنڈن تشریف لے آے ہیں آپ نہایت خوش و خرم نظر آتے ہیں اسٹیشن پر شاہی خاندان کے اکثر حضرات نے آپ کا خیر مقدم کیا تمام راستے میں لوگ استقبال کی خاطر کھچا کھچ بھرے ہوے تھے مجمع اتنا زیادہ تھا کہ اسکی مثال نہیں پائی جاتی حال ہی میں پیرس اور صوفیہ میں اشتراکین نے جن سرگرمیوں کا اظہار کیا ہے ان کو مدنظر رکھتے ہوے بعض اخبارات نے تجویز پیش کی تھی کہ پیش بندی کے طور پر خاص انتظامات کرنے از بس ضروری ہونگے لیکن اسکاٹ لینڈ یارڈ (انگلستان کے محکمہ سی۔ آئی۔ ڈی) نے کہا کہ کوئی خاص انتظام کرنے کی ضرورت نہیں بخلاف اسکے بجاے موٹر سوار میں تشریف لے جانے کے بادشاہ سلامت گاڑیوں میں تشریف لے گئے کوئی خاص انتظام نہ تھا ہاں البتہ حسب معمول سڑک پر سپاہیوں کا پہرہ تھا ملک معظم تمام راستہ میں کھلے سر رہے۔

صدر جمہوریہ جرمنی کا انتخاب

برلن ۲۶ اپریل وان ہنڈنبرگ جمہوریہ جرمنی کے صدر منتخب ہوگئے۔

ہندوستان

نارتھ ویسٹرن ریلوے کی اسٹرائک

دہلی۔ نارتھ ویسٹرن ریلوے کی اسٹرائک جس سرعت کے ساتھ پھیلی ہے اسپر نظر کرتے ہوے یہ معلوم کرنا مسرت بخش ہے کہ دہلی ڈویژن میں جس کا سلسلہ سہارنپور تک چلا گیا ہے کوئی بے چینی نہیں ہے

لاہور ۲۷ اپریل۔ نارتھ ویسٹرن ریلوے یونین کا ایک کمیونک مظہر ہے کہ بہاولنگر اور مانٹگمری کے رننگ اور شیڈ اسٹاف میں بھی آج کام بند ہوگیا اس وقت تک نارتھ ویسٹرن ریلوے کے تقریباً تین چوتھائی جنکشن اسٹیشنوں پر ہڑتال کا اثر پڑا ہے مسٹر ہال نے جو یونین کے صدر ہیں تمام یورپین اور اینگلو انڈین ڈرائیور، گارڈ، فائرمین اور اسٹیشن کے تمام ملازمین کو مخاطب کرکے ایک اپیل کی ہے کہ وہ ہندوستانی مزدوروں کے مسئلے کو طے کرانے میں اخلاقی اور مادی تائید سے مدد دیں آپ نے یہ بھی اپیل کی ہے کہ ایک دن کی تنخواہ بغرض سب لوگ یونین کو دیدیں کہ یہ کام چلایا جاسکے اپیل میں آپ نے اس امر کی طرف بھی اشارہ کیا ہے کہ یورپین اور اینگلو انڈین حضرات ہندوستان کی آیندہ حکومت میں اپنی پوزیشن کا خیال کریں نیز یہ بھی یاد دلایا گیا ہے کہ گورنمنٹ ہند افواج اور ملازمتوں میں ہندوستانی عنصر بڑھانے کی اسکیموں میں انھیں ہندوستانی باشندہ قرار دیتی ہے اب میں ایک منٹ کے لیے آپ کے ان لوگوں کی وفاداری میں حارج نہیں ہونا چاہتا ہوں جو آپ کی فلاح و بہبود کے متمنی ہیں۔

کلکتہ میں ایک پیر کی قبر کا قضیہ

لاش ایک قبر سے دوسری قبر میں منتقل کردیجاے

کلکتہ ۲۶ اپریل۔ کلکتہ کارپوریشن نے ہاگ مارکیٹ [illegible] ایک پیر کے قبر کے قضیہ کی تحقیقات کے لیے جو اسپیشل کمیٹی مقرر کی تھی اس نے اپنی رپورٹ پیش کردی ہے کمیٹی نے سفارش کی ہے کہ لاش کو قبر سے نکالکر ایک دوسری جگہ دفن کردیا جائے کمیٹی کی متفقہ راے ہے کہ دفن کرنے کے لیے کوئی اجازت نہیں دی گئی اس امر کی شہادت موجود ہے کہ متوفی عیسائی تھا اور ایک قتل کے مقدمہ میں قید کی سزا پا چکا تھا۔

گردوارہ بل اور راجہ نریندر ناتھ

لاہور ۲۶ اپریل راجہ نریندر ناتھ نے جو پنجاب کونسل میں ہندو پارٹی کے لیڈر ہیں گوردوارہ بل پر کوئی خاص راے ظاہر نہیں کی لیکن آپ کا خیال یہ ہے کہ اس مسودہ قانون میں سکھوں کو وہ سب مل گیا ہے جسکی ان کو خواہش تھی اور جس کے لے وہ جدوجہد کر رہے تھے لیکن زیادہ تر انحصار مسودہ قانون کے گوشوارہ پر ہے جس وقت تک وہ شائع نہ ہو اسوقت تک وہ کوئی صحیح راے ظاہر نہیں کرسکتے۔

مقامی خبرین

ایڈیٹر ورتمان کو سزا ۲۴ر اپریل کو خان بہادر کلکٹر صاحب نے ایڈیٹر صاحب ورتمان کی قسمت کا فیصلہ کردیا آپ نے تین جرمون مین آٹھ آٹھ ماہ کی قید سخت اور سو سو روپیہ جرمانہ کیا ہے۔ درصورت عدم ادائیگی جرمانہ دو ماہ کی مزید قید سخت ہوگی۔ چونکہ سزائین ایک ساتھ شروع ہونگی اس لیے جرمانہ ادا ہوجانے کی حالت مین آٹھ ماہ ورنہ دس ماہ کی قید سخت جھیلنا ہوگی۔ کلکٹر صاحب نے اپنے فیصلہ مین لکھا ہے کہ ان جرمون مین دریاے شور تک کی سزا ہوسکتی ہے لیکن رعایت کے ساتھ سزا دیگئی ہے۔

ٹیکس کانپور دسٹرکٹ بورڈ نے دیہاتیون پر ٹکس لگانے کی تجویز پاس کردی ہے۔ ٹیکس ہزار روپیہ کی آمدنی والون سے لیا جائیگا تعلیم اور سڑکون کی درستی پر صرف کیا جائیگا۔

اموات کانپور شہر مین اموات کی تعداد بڑھ رہی ہے، چنانچہ ہفتہ مختتمہ ۱۸ اپریل مین ۷ ۱۰ اپیڈالشی اور ۲۰۹ موتین ہوئی ہین۔ منیوسپل بورڈ کو اس پر خاص طور پر توجہ کرنی چاہیے۔

الیس این۔ تواری الیس۔ این۔ تواری جدید اگزکیوٹیو افسر صاحب بھی بورڈ کی غیر مستقل روش تلون طبع سے متاثر ہوے ہین۔ اور ہمکو معلوم ہوا ہے کہ وہ اپنی خدمات گورنمنٹ سے مستقل کرانے کے پھیر مین ہین۔ واقعی جو بورڈ متضاد باتین طے کرسکتا ہے اسکے متعلق جو کچھ بھی راے قائم کیجاے وہ ناکافی ہے۔

سالگرہ ۲۶ر اپریل کو راے بہادر بابو بہاری لال کی ۶۳ ترسٹھوین سالگرہ حسب معمول بڑی شان و شوکت سے منائی گئی شہر کے اکثر معززین شریک تھے

سکرٹیری منیوسپل بورڈ کے سکرٹیری کے عہدے کے لیے ہم دو امیدوارون کا پچھلے ہفتہ ذکر کرچکے ہین۔ ہم نے دو اور امیدوارون کا ذکر دانستہ نہین کیا تھا۔ یعنی مسٹر قدوائی اور پنڈت بدری پرشاد دوبے اب معلوم ہوا ہے کہ کانگرس پارٹی بدری پرشاد دوبے کے لیے زیادہ زور لگا رہی ہے مگر ہم سمجھتے ہین کہ اس آخری عہدہ کے لیے ایک مسلمان ہی کو انتخاب کرنا چاہیے اور کانگریس پارٹی کا فرض ہے کہ وہ اس انتخاب کو ہندو مسلم سوال نہ بننے دے۔

نوٹس چیرمین منیوسپل بورڈ کانپور نے ڈاکٹر مراری لال اور مسٹر جوگ سکرٹری کانگریس کمیٹی کو بلا اجازت پھول باغ مین پبلک جلسہ کرنے کے متعلق نوٹس دیا ہے یہ جلسہ پنڈت جواہرلال نہرو کی آمد کے موقعہ پر ہوا تھا اور اسمین قومی جھنڈا لہرایا گیا تھا اور بھجن گاے گئے تھے۔ ہم اس بات کو تسلیم کرتے ہین کہ اس جلسہ کے لیے کارکنان کانگریس کمیٹی کو چیرمین بورڈ یا پارک کمیٹی کے چیرمین سے اجازت لینی چاہیے تھی۔ مگر جبکہ کانگریس کمیٹی سے یہ فروگذاشت ہوگئی ہے تو چیرمین صاحب بورڈ کانگریس کمیٹی کو متنبہ کرکے اس معاملہ کو یہین پر ختم کردین تو زیادہ مناسب ہے اور کانگریس کمیٹی کو اپنی فروگذاشت تسلیم کرلینی چاہیے۔

کانگریس آیندہ اجلاس نیشنل کانگریس کے لیے حلیم ہائی اسکول کے پاس امپرومنٹ ٹرسٹ کا میدان منتخب کیا گیا ہے۔ مگر اسکے لیے امپرومنٹ ٹرسٹ سے کانگریس کمیٹی کو پہلے سے اجازت حاصل کرلینا چاہیے ایسا نہو کہ اسکے لیے بھی نوٹس بازی شروع ہوجاے

کانیکبج یودک سمیلن اس صوبہ کے برہمن قوم کے نوجوانون کی سمیلن پچھلے دنون بڑی دھوم سے منعقد ہوئی جلسہ کے ساتھ مشاعرہ اور مباحثہ بھی ہوا تھا۔

مقدمہ گٹی منیوسپل بورڈ کانپور کا مشہور و معروف مقدمہ گٹی شروع ہوگیا ہے اور اسی سلسلہ مین بعض ممبران بورڈ کی شہادتین بھی ہوئی ہین۔ آیندہ ہم مفصل کارروائی لکھیں گے۔

مولانا ظفر علی صاحب ایڈیٹر زمیندار لاہور۔ دہلی سے ایک روزانہ انگریزی اخبار "ینگ مسلم" کے نام سے جاری کرنے کے خیال مین ہین۔

مشاعرۂ حلقۂ ادبیہ کانپور

معزز حضرات

حلقۂ ادبیہ کانپور کے سالانہ جلسے کے سلسلے مین ۹ر مئی سنہ ۱۹۲۵ء بروز شنبہ بوقت ۸½ بجے شام بمقام احاطہ پنڈت چندشیر مصر (پریڈ) ایک بزم مشاعرہ منعقد ہوگی۔ دو مصرعہ طرح تجویز کیے گئے ہین ایک اردو دوسرا فارسی۔

(۱) وہ دل ہی مٹ گیا مجھے جس دل پہ ناز تھا
ناز قافیہ تھا ردیف

(۲) ناز بہ خویش می کند بخبر نیاز عشق
نیاز قافیہ عشق ردیف

نظم کے لیے کوئی عنوان مقرر نہین ہے۔
نوٹ شعراے کرام منتخب اشعار پڑھیں۔ ۹ شعر ہون تو مناسب ہے

الملتمس۔ جی۔ این۔ فرحت۔ رکن حلقہ ادبیہ
احاطہ پنڈت چندشیر مصر (پریڈ) کانپور

بحکم اڈیشنل منصف اول بہادر کانپور
حکم امتناعی درحالیکہ جائداد غیر منقولہ قابل قرقی ہو

(آرڈر ۲۱۔ قاعدہ ۵۴)

بعدالت اڈیشنل منصف اول بہادر کانپور

مقدمہ نمبر ۶۶ ۷ بابت سنہ ۱۹۲۴ء

اوجاگر لال ولد منولال قوم برہمن باجپئی ساکن موضع بھیوتی پرگنہ اکبرپور ڈگریدار مدعی

بنام شنکر ولد کشمیر قوم برہمن تواری ساکن محلہ پورانی چاولمنڈی شہر کانپور مدعا علیہ

بنام شنکر مدیون مدعا علیہ

ہرگاہ تم نے ایفاے اس ڈگری کا نہین کیا جو تم پر بتاریخ ۶ر ماہ جنوری سنہ ۱۹۲۵ء بمقدمہ نمبر ۶۶ ۷ سنہ ۱۹۲۴ء بحق مدعی بابت مبلغ سالعہ صادر ہوئی تھی لہذا حکم دیا جاتا ہے کہ تم شنکر مدیون مذکور تا وقتیکہ حکم ثانی صادر نہو جائداد مصرحہ فرد تعلیقہ منسلکہ کو بذریعہ بیع یا ہبہ کے یا اور طور پر منتقل کرنے سے ممنوع اور باز رکھے گئے ہو اور تمام اشخاص جائداد مذکور بذریعہ خرید یا ہبہ کے یا اور طور پر لینے سے ممنوع اور باز رکھے گئے ہین۔

آج بتاریخ ۲۷ر ماہ اپریل سنہ ۱۹۲۵ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

فرد تعلیقہ

مکان نمبری $\frac{۳۰}{۱۵۵}$ واقعہ چاولمنڈی شہر کانپور محدودہ ذیل مالتی للعہ

شرقی	غربی
مکان گوری چودھری	دروازہ مکان کشمیر پرشاد
جنوبی	شمالی
دینیدیال سکھدیوداس	سدا سکھ مینیشری

مہر عدالت

دستخط منصرم
عدالت اڈیشنل منصف اول

بحکم اڈیشنل منصف اول بہادر کانپور
نوٹس تاریخ مقررہ نسبت تصفیہ (شرائط) اشتہار نیلام

(آرڈر ۲۱۔ قاعدہ ۶۶)

بعدالت اڈیشنل منصف اول بہادر کانپور ضلع کانپور

مقدمہ نمبر ۶۶ ۷ بابت سنہ ۱۹۲۴ء

اوجاگر لال ولد منولال قوم برہمن باجپئی ساکن موضع بھیوتی پرگنہ اکبرپور ضلع کانپور ڈگریدار مدعی

بنام شنکر و کشمیر قوم برہمن تواری ساکن محلہ پورانی چاولمنڈی شہر کانپور مدعا علیہ

بنام شنکر مدیون ڈگری

چونکہ بمقدمہ مندرجہ عنوان اوجاگر لال ڈگریدار نے واسطے نیلام غیر منقولہ کے درخواست گذرانی ہے لہذا تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ تاریخ ۹ر ماہ مئی سنہ ۱۹۲۵ء واسطے طے کرنے شرائط اشتہار نیلام کے مقرر ہوئی ہے

آج بتاریخ ۲۷ر اپریل سنہ ۱۹۲۵ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

مہر عدالت

دستخط منصرم
عدالت اڈیشنل منصف اول

بمبئی کے راے بہادر سری بدرام نے اپنے انتقال سے پہلے ٹیلیگو اسپتال کے لیے چار لاکھ روپیہ دیا ہے۔
مہاراجہ صاحب نیپال نے غلامی کے رواج کو بند کرنے کے لیے ۳۹ لاکھ روپیہ دیا ہے۔

باہتمام خواجہ عبدالسلام صداقت پریس کانپور سے شائع ہوا

The Sadaqat
CAWNPORE

REG-No A
1424

صداقت

جمال پرتو حق عزم مستقل مین رہی
زبان پر بھی وہی ہو جو تیری دلمین رہی
(احسن سنبھلی)

قیمت سالانہ ۳ روپے
ششماہی عگار
فی پرچہ عہ

ہفتہ وار

اڈیٹر - خواجہ عبد السلام

جلد ۱ | کانپور - چہارشنبہ ۶ - مئی ۱۹۲۵ء مطابق ۱۲ شوال المکرم ۱۳۴۳ھ | نمبر ۹

ادبیات

محسوسات اثر

(از جناب مرزا جعفر علی خان صاحب بی۔ اے اثر لکھنوی)

جناب اثر لکھنوی کا کلام ہندوستان کے مؤقت المطبوع رسائل مین اکثر شائع ہوتا رہتا ہے اسلیے دنیاے ادب مین آپ کا اسم گرامی کسی خاص تعارف کا محتاج نہین۔

آپکی غزلین عموماً حقیقی جذبات کا آئینہ اور معارف وحقائق کا مرقع ہوتی ہین۔

آپ اپنی غزلون مین اکثر میر وسودا کی پیروی کرتے ہین یہی وجہ ہے کہ آپ کے بعض بعض شعر کتابت کی شرط سے بے نیاز ہوکر ضرب الامثال کی طرح زبان زد عوام ہین۔ ذیل مین ہم مرزا صاحب کی ایک تازہ ترین غزل شائع کرتے ہین اور انشاءاللہ آیندہ اشاعتون مین بھی آپ کی تازہ ترین غزلین ہدیۂ ناظرین کرتے رہین گے۔ (اڈیٹر)

تمھی فیض سے ہر ذرہ مین اک مہر تابان ہے
خزینہ دار صد گلشن خس وخار بیابان ہے

اسے اے یاس رہنے دے انیس شام ہجران سے
یہ اک داغ تمنا جو مرے دلمین فروزان ہے

نحیف وزار اثر مین ہون اگر وہ سست پیمان ہے
شکست عہد کی پہلے شکستہ رشتۂ جان ہے

بہم سرگوشیان ہونے لگین تیمار دارون مین
تم اپنے گھر سدھارو اب یہان کچھ اور سامان ہے

تصور مین کسیکے بیخبر ہون دونون عالم سے
نہ مجھکو کفر سے رغبت نہ مجھکو ذوق ایمان ہے

دل بسمل خدا کیواسطے دم بھر سنبھلنے دے
ابھی تو دور میرے ہاتھ سے قاتل کا دامان ہے

چلے جا تا ستارون کو فلک پر جھلملانے دو
یہ شب آخر ہے ہم آخر ہین گل شمع شبستان ہے

خلشہا ئے فراوان کا مداوا چارہ گر کب تک
جسے تو دل سمجھتا ہے کسی کافر کا پیکان ہے

خموشی مین خدا جانے نہان اسرار ہون کیا کیا
پلٹ آجانے والے اسطرف گور غریبان ہے

وہی پھر سامنے آنکھون کے ہے اک خون کی چادر
وہی ہے سر وہی سودا وہی دیوار زندان ہے

اسے اے کارساز عشق تخت حسن مین لکھدے
یہ اک لفظ وفا جو داستان دل کا عنوان ہے

یہی اک قطرۂ خون جگر سرمایۂ مژگان
ٹپک جاے سر دامن تو ساز و برگ طوفان ہے

برا ہو دست شل تیرا کہ ایکی مہم گل مین
رہا جو چاک ہونیسے اثر کا وہ گریبان ہے

پریشان آرزو

رنگینی فلک سے عیان ہے پیام شوق
گویا شفق ہی جلوۂ عنوان آرزو

پھر دامن فلک سبد گلفروش ہے
پھر بڑھ رہی ہے وسعت دامان آرزو

پھر آرہے ہین جھونکے ہواے بہار کے
پھر جوش عشق دلمین ہے مہمان آرزو

پھر کالی بدلیان نظر آتی ہین چرخ پر
پھر اڑ رہی ہے زلف پریشان آرزو

پھر ہو رہا ہے ابر بہاری گہر فشان
پھر بھر رہے ہین شوق سے دامان آرزو

پھر برق شعلہ ریز کو جنبش ہے چرخ پر
رقصان ہے پھر یہ شعلۂ عریان آرزو

پھر ماہتاب بام فلک پہ ہے جلوہ ریز
پھر ضو فشان ہے شمع شبستان آرزو

پھر باصرہ نواز ستارے چمک اٹھے
پھر شعلہ زا ہے سوزش پنہان آرزو

پھر یاد آگیا کوئی محفل فروز حسن
پھر بڑھ رہی ہے رونق ایوان آرزو

پھر بڑھ گئین کسیکے تصور کی شوخیان
پھر تازہ کشمکش مین پھنسی جان آرزو

رخصت ہوئی مناظر لطف آفرین کی سیر
اب مین ہون اور کاوش پنہان آرزو

جمعیت نشاط کا سامان کہان نصیب
اک دل ہی سو وہ بھی پریشان آرزو

۷۸۶

ہفتہ وار

صداقت

چہارشنبہ ۶ مئی سنہ ۱۹۲۵ع

ایک تازہ روح

جرمنی کے نیمجان قالب مین

یورپ کے جنگ عظیم کے بعد، جرمنی کی ہستی، صرف اتحادیون کے رحم وکرم کی دست نگر تھی، عام طور پر یہ خیال کیاجاتا تھاکہ جرمنی صرف ایک جسم بیجان ہے جس مین نام کو بھی روح نہین۔ کیونکہ اتحادیون کے مطالبون پر سر تسلیم خم کرنے اور فرانس کی سخت گیری پر چپ رہنے کے معنی یہی تھے کہ جرمنی اپنی جنگی قوت کے ساتھ اپنی خودداری کو بھی خیرباد کہہ چکا۔

دنیا کو حیرت تھی کہ وہ جرمنی جس نے ساری دنیاکو زیر نگین کرنے کا منصوبہ باندھا تھا کیونکر اس ذلت کو برداشت کررہا ہے۔ لیکن واقعہ یہ ہے کہ مصلحت وقت نے اسے مجبور کردیا تھا۔ وہ اچھی طرح جانتا تھا کہ عموماً دبی بلی کو چوہون سے کان کتروانا پڑتا ہے۔ اس لیے وہ بھی مار ونا چار ان ناروا مصائب کو برداشت کرتا رہا جو ایک خوددار قوم کیلیے باعث عار تھے۔

حقیقت یہ ہے کہ جس وقت دنیا اسکو مردہ خیال کرچکی تھی اسوقت بھی اس مین دم تھا لیکن وہ خود مردون کی صف مین پڑا ہوا وقت کا انتظار کررہا تھا۔ آخر وہ وقت آگیا اور وہ ان مرجھائے ہوے پودون کی طرح جو بارش کے پہلے ہی چھینٹے مین یک بیک ہوا مین جھومنے لگتے ہین سرفرازی کی بہار دکھانے پر آمادہ ہوگیا یعنی شاہی تخت پر مارشل فان ہنڈنبرگ کے قدم رکھتے ہی گویا جرمنی کی جان مین جان آگئی۔

مارشل فان ہنڈنبرگ اپنے گزشتہ کارنامون کی وجہ سے دنیا مین محتاج تعارف نہین۔ یہ سابق قیصر جرمنی کا داہنا بازو اور سرفروشان وطن کا علمبردار تھا۔

اہل جرمنی نے کثرت آرا سے فان ہیڈنبرگ کو جرمنی کا پریسیڈنٹ منتخب کرلیا ہے۔

جرمنی کے تخت پر مارشل فان ہیڈنبرگ کے جلوس کا کچھ اثر ہو یا نہ ہو لیکن بالفعل تو ساری دنیا منتظر ہے کہ دیکھین یہ بہادر سپہ سالار شاہی لباس مین کیسا نظر آتا ہے۔ قیاس کیاجاتا ہے کہ رعایاے جرمنی ابھی جنگ کے خونین مناظر کے نظارے سے سیر نہین ہوئی اور ممکن ہے کہ مارشل ہنڈنبرگ کی قیادت اس جوش کو اور اکسادے۔

بلاشبہ مارشل ہیڈنبرگ کا انتخاب صدارت جرمنی مین فوجی عروج کا پیش خیمہ ہے اور ایک فوجی شخص کی ذات سے اسی قسم کی امید ہو بھی سکتی ہے۔ آخر فرانس کی سخت گیری یہ رنگ لائی۔ اور خدا وہ دن نہ لاے کہ کہین انتقام کا جوش دبی ہوئی آگ کو پھر نہ بھڑکادے۔

مارشل فان ہیڈنبرگ کے انتخاب نے فرانس انگلستان امریکہ کو ایک سخت تشویش مین مبتلا کردیا ہے اور یہ تشویش ایک حد تک حق بجانب ہے۔ کیونکہ وہ سختیان جو جرمنی پر صلح کے دوران مین ہوئی ہین ایک ایک کرکے یاد آتی ہونگی اور باداش کا خیال بھیانک شکل مین سامنے آکر آنکھین دکھاتا ہوگا۔

کاش اب بھی اتحادی اپنے طرز عمل سے جرمنی کو دوست بنانے کی کوشش کرین۔ کسی نے سچ کہا ہے "کہ دشمن کو کبھی حقیر نہ سمجھنا چاہیے،، ممکن ہے کہ وہ کسی وقت مین قوت حاصل کرلے۔

ممکن ہے کہ جرمنی اپنی آبرو لیے ہوے چپ چاپ بیٹھا رہے۔ لیکن وقتی طور پر اتحادیون کے خیالات مین جو تلاطم برپا ہے وہ بہت ہی پرلطف ہے۔

یہ بھی ممکن ہے کہ ہیڈنبرگ کو گزشتہ جنگ، کے عبرتناک نتیجہ نے امن کوشی کا سبق پڑھا دیا ہو اور بہ لحاظ حالات ماحول اسکے جوش مین بھی کمی آگئی ہو۔ اور بہ لحاظ عمر بھی کیونکہ اسکا سن ۸۰ سال کا بتایا جاتا ہے کیونکہ یہ عمر جنگ وجدال کے لیے موزون نہین۔

بہرحال ہماری تو یہ دعا ہے کہ خدا جلد ایسے اسباب پیدا کردے کہ دنیا کو اطمینان نصیب ہو۔

دنیاے ادب کا ایک افسوسناک حادثہ

افسوس ہزار افسوس کہ ہندوستان کے مایہ ناز شاعر وانشاپرداز جناب مولوی احمد علی شوق قدوائی نے اس دنیاے ناپایدار سے رحلت فرمائی۔ آپ کچھ دنون سے مرض استسقا مین مبتلا تھے۔ اور مرض اس حد کو پہونچ گیا تھا کہ زندگی کے آخری ایام آپ کو خود دوبھر معلوم ہورہے تھے۔

اگرچہ زندگی کے لیے موت ایک لازمی چیز ہے اور ہم جانتے ہین کہ ایک دن ہمکو بھی اس سراے فانی سے کوچ کرنا ہے تاہم جب کوئی عزیز ترین ہستی ہم سے جدا ہوتی ہے تو فطرتاً ہمین اسقدر ملال ہوتا ہے کہ یہ کلیہ یاد نہین رہتا انتہاے غم مین باربار خیال ہوتا ہے کہ موت نے ہمارے ساتھ سخت ظلم کیا ہے۔ شوق مرحوم کی جدائی بھی ہمین بہت شاق گذری ہے اگر موت پر ہمارا بس ہوتا توہم اسکو اپنے ارادے مین ہرگز کامیاب نہ ہونے دیتے۔

شوق مرحوم نظم ونثر پر یکسان قدرت رکھتے تھے وہ ایک مدت تک اخبار آزاد لکھنؤ کے ادارت کا فرض نہایت خوبی سے ادا کرچکے تھے اودھ پنچ کی گزشتہ جلدون اور اکثر موقت الشیوع رسالون کی فائلون مین مرحوم کی انشاپردازی کے قابل قدر نمونے موجود ہین غزلون کے علاوہ ترانۂ شوق عالم خیال وغیرہ آپ کی غیرفانی تصنیفیں ہین جو قیامت تک دنیاے ادب کو آپ کی یاد دلاتی رہینگی۔

مرحوم ایک مدت تک ریاست رامپور مین مقیم تھے سناگیا ہے کہ وہان امیر اللغات کی ترتیب وتدوین آپ کے سپرد تھی۔ لیکن بعض اسباب ایسے رونما ہوئے کہ آج سے چند مہینے پیشتر آپ وہان سے چلے آیے ان دنون آپ اپنے عزیز خاص کے یہان گورکھپور مین مقیم تھے اور بروز دوشنبہ مغرب کے وقت ۲۷ اپریل کو انتقال فرمایا انا للہ وانا الیہ راجعون۔

افسوس کہ بزم اردو کا ایک ممتاز رکن اٹھ گیا جسکی جگہ اردو کی محفل مین مدتون خالی رہیگی۔

ایسے دلخراش حوادث وسوانح مین عام طور پر مرحومین کے اعزا واحباب کو تلقین صبر کیجاتی ہے مگر حقیقت یہ ہے کہ ان مواقع پر صبر ایک لفظ بے معنی سے زیادہ وقعت نہین رکھتا۔ لیکن انسان مجبور ہے اور سچ پوچھیے تو مجبوری ہی کا نام صبر ہے۔

ہم دعا کرتے ہین کہ خدا مرحوم کو اپنے جوار رحمت مین جگہ دے اور مرحوم کے اعزا واقارب کو صبر عطا فرمائے۔

ہم مرحوم کے شاگردون اور دوستون کو مرحوم کی کلیات اور سوانح عمری کی ترتیب وتدوین کی طرف توجہ دلاتے ہین۔ اس سے مرحوم کی روح بھی خوش ہوگی اور دنیاے ادب کو بھی فائدہ پہونچےگا۔

گاے کانفرنس مین مہاتماجی کی تقریر

بمبئی۔ مہاتما گاندھی نے گاے کانفرنس کے خاص اجلاس کی صدارت کی جو لوگ موجود تھے ان مین خاص طور پر قابل ذکر مسز سروجنی نائڈو، سر پرشوتم داس ٹھاکر داس اور مولانا شوکت علی تھے۔

آپ نے گایون کے ساتھ عمدہ سلوک کرنے اور انکی نگہداشت کرنے کے متعلق عام راے کو تیار کرنے کی ضرورت پر زور دیا آپ نے فرمایا کہ گایون کی حفاظت کے معنی صرف یہ نہین ہین کہ انہین ذبح نہ کیا جاے بلکہ اسکے معنی یہ ہین کہ گایون کو اچھی طرح کھلایا جاے اس سلسلہ مین لوگونکی عام راے کو تیار کرنے پر زور دیتے ہوے لوگون سے اپیل کی کہ وہ گایون کے تحفظ کی تحریک کی مدد کرین آپ نے بمبئی مین ڈیری فارم قائم کرنے کی تجویز کی بھی تائید کی۔

مولانا شوکت علی نے گایون کی حفاظت کی جدوجہد کو فروغ دینے کی تائید کرتے ہوے کہا کہ میرا مسلمان ہونا اس مین مانع نہین ہے کہ مین ہندوون کے اس جذبہ احترام کو جو ان کے دلون مین گاے کے متعلق ہے احترام کی نظر سے دیکھون۔

آل انڈیا گاے کانفرنس کا نظام اساسی جو حال ہی مین دہلی مین مرتب کیاگیا تھا منظور کیا گیا۔

جمعیۃ العلماء ہند کا تار وائسرائے کے نام

دہلی یکم مئی صدر جمعیۃ العلماء ہند نے ہز اکسلنسی وائسرائے کی خدمت مین مندرجہ ذیل تار ارسال کیا ہے۔

حج کے جانے کا یہی وقت ہے جون جون وقت گذرتا ہے مسلمانان ہند حج کے لیے بیتاب ہین سلطان ابن سعود نے اپنے اعلان مین بندرگاہ قنفذہ۔ رابغ۔ اور لیت سے مکہ معظمہ تک جانے مین حاجیونکی حفاظت کا وعدہ کیا ہے۔ آپ کی حکومت کے اعلان سے مسلمان غیر مطمئن ہین مین آپ کی توجہ اس طرف مبذول کرانا چاہتا ہون کہ آپ مسلمانون کی بےچینی پر غور فرمائین اور مندرجہ بالا بندرگاہون پر حاجیون کے پہنچانے کیلیے جہازون کا انتظام کیجیے۔ آپ کی حکومت کے لیے یہ نہایت آسان کام ہے۔ ایک اعلان ہونا چاہیے جسمین یہ بتلایا جاے کہ کون کون سی جہاز کی کمپنیان کس کس بندرگاہ پر جہاز بھیجینگی نیز متعلقہ کمپنیون کو ہدایت ہونی چاہیے کہ وہ جہازونکی روانگی کی

تاریخ اتحاد اطالیہ

اطالیہ اسوقت ایک متحد ملک ہے لیکن ایک زمانہ تھا کہ سلطنت رومہ کی تباہی کے بعد چھوٹی چھوٹی ریاستین قائم ہوگئی تھین جنمین سے اکثر غیر ممالک کی محکوم یا زیر اثر تھین - چونکہ یہ تقسیم باہمی بغض و عناد کا باعث تھی - لہذا اطالیہ کا اتحاد ناممکن معلوم ہوتا تھا -

اسوقت ہندوستان کی بھی ایسی ہی حالت ہے اور گو مختلف ریاستون مین وطن عزیز منقسم نہین ہے تاہم مختلف اقوام و مذاہب کی تفریق نہایت پریشان کن ہے - اس لیے اطالیہ کا اس زمانہ کا خاکہ پیش کیا جاتا ہے جب اطالیہ مین اتحاد کا قیام ناممکن معلوم ہوتا تھا لیکن ایک زمانہ کے بعد ضرورت نے ان ریاستون کو متحد کردیا -

اسی طرح ہندوستان مین بھی ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ قوم کے شریر طبقون کو شکست ہوگی - اور آپس کا نفاق دور ہوگا - اور اتحاد قائم ہوجائے گا - (ایڈیٹر)

ابتدائی حالات

انیسوین صدی کی ابتدا مین اطالیہ قومی یگانگت کے احساس سے قریب قریب بالکل ناآشنا تھی - ہرچند اس زمانہ کی یاد جب رومہ نے اپنے قوانین مغربی دنیا مین رائج کیے تھے کبھی فراموش نہ ہوئی تھی - خاندان کوئلنس کی حکمت عملی کی تہ مین اطالیہ کو غیر ملکی حکومت سے نجات دلانے کی نیم مبہم کوششین موجود تھین تاہم جب اٹھارہوین صدی نے عملاً ہسپانوی اقتدار کے خاتمہ کا مشاہدہ کرلیا اور یہ بھی دیکھ لیا کہ آسٹریا اب شمالی حصہ مین محدود ہوگئی اور پیڈمانٹ آہستہ آہستہ استقلال کے ساتھ آگے کو بڑھ رہا ہے - اسوقت بھی اطالوی ان چھوٹی چھوٹی ریاستون کے مجموعہ سے مطمئن تھے جو ایک متحدہ قوم کے بجائے قائم تھین - اس صدی کا آخری نصف حصہ امن و امان اور اصلاح کا دور تھا - اسی زمانہ مین جوزف ثانی والی ٹسکنی اور لیوپولڈ اول والی ہکارہ یا حکمران تھے اس دور کے طفیل مین اطالیہ مین خوشحالی اور معاشرتی قوانین نے تو خاص ترقی کی لیکن من حیث الکل ملک کی حالت یہ رہی کہ اسکی زندگی کا انحصار اسلاف کے کارنامون کی یاد اور فنون لطیفہ کی خصیات پر تھا گویا اطالیہ کرہ ارض کی وہ شاعرانہ زمین تھی جو عورتونکی طرح تعریف و توصیف محبت اور سعی حصول کے قابل سمجھی جاتی تھی لیکن جو آزادی اور خودمختاری سے محروم تھی انقلاب فرانس نے ان حالات کو شدید صدمہ پہونچایا اور ممنت سے بیزاری - عیش پسندی مہذب بداخلاقی اور نمود مذہب کو پارہ پارہ کردیا ۱۷۹۶ء اور ۱۸۰۱ء کے حملون نے والیان ریاست کے تخت الٹ کر پھینک دیے اور نپولین کی قائم کردہ جمہوری ریاستون اور شخصی حکومتون نے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے قدیم نظام سیاست و معاشرت کو مٹا دیا

نپولین اور اطالیہ

اطالیہ وہ واحد ملک تھا جہان نپولین نے بالارادہ قومیت کی روح کو ترقی دی جو لوگ اسکی لڑائیون مین حصہ لے کر اسے امداد پہونچاتے اور اسکے خزانہ کو پر کرتے تھے ان کو اگرچہ حقارت کی نظر سے دیکھتا تھا تاہم اسے صاف یہ نظر آتا تھا کہ رسوم رواج زبان اور علوم و فنون کے اشتراک سے کبھی نہ کبھی ایک متحدہ اطالوی قوم ضرور پیدا ہوگی - اپنے اطالوی النسل ہونے کا فخر قیصریت کے تاریخی مسکن کے ساتھ ہمدردی اور فرانس کی حکمت عملی کی روایات جس کے ماتحت اسے اطالیہ مین آسٹریا کے خلاف ایک دیوار قائم کرنا تھی وہ اسباب تھے جنھون نے اسکے دل مین اپنے اطالوی منصوبون کے ساتھ محبت پیدا کردی متعدد امور ایسے موجود ہین جن کی بنا پر یہ کہنا غلط نہ ہوگا کہ نپولین نے جدید اطالیہ کا سنگ بنیاد رکھا مادی اور معاشرتی طریقہ پر اطالیہ کو فرانسیسی حکومت سے بہت فائدہ ہوا اسکی بدولت جہان فیوڈلزم اب بھی قائم تھی برباد ہوگئی ملک مین یکسان اور روشن خیالی پر مبنی قوانین کا نفاذ ہوگیا - اہل علم کے لیے ترقی کے راستہ کھل گئے اور صنعت و حرفت مین نئی روح پیدا ہوگئی - خانقاہون کے ٹوٹنے سے قومی قرضہ کی ادائیگی کی صورت پیدا ہوئی - اور قوانین آراضی مین انقلاب پیدا ہوگیا - ابتدائی مدارس تمام لومبارڈی اور نیپلس مین پھیل گئے - اطالوی سپاہیون نے نپولین کی مہمون مین شرکت کرکے بعد بہادری اور قوت برداشت کے لیے نام پیدا کرلیا اور تمام قوم نے زیادہ عملی زندگی بسر کرنے کا ارادہ کرلیا سیاسی لحاظ سے بھی نپولین کے نظام سیاست نے اسی قدر دوررس فائدے پہونچائے - شہزادون کے وقار مین ہمیشہ کے لیے خلل آگیا - جزیرہ نما کی دس ریاستین بالکل نیست و نابود ہوگئین - شرق مین پیڈمانٹ جنوو سیٹ پارما، ٹسکینی، اور کوہ اپنیاین تک کی وہ ریاستین جنکا تعلق یورپ سے تھا فرانس مین شامل ہوگئین - لومبارڈی وینیشیا مورنیا - روماگنا، اور مارچز کو سلطنت اطالیہ کے نام سے متحد کردیا گیا جس پر شہنشاہ کا سوتیلا بیٹا یوجین بوہارنائے وائسرائے مقرر ہوا - نیپلز مورات کے ماتحت ایک سلطنت تھی - ان تین ریاستون مین باہمی تعلقات بہت اچھے تھے اور انتظام حکومت بھی ایک ہی تھا تقریر و تحریر کی گو اب تک آزادی نہ تھی تاہم زمانہ قدیم کی سختی زائل ہوچکی تھی پیشہ در اور صاحب جائداد کی آبادی کے طبقہ وسطی کو حکومت مین شرکت حاصل تھی اور گو ملحقہ صوبون کی تمام سرکاری آسامیون پر فرانسیسی قابض تھے لیکن سلطنت اطالیہ مین وائسرائے کے علاوہ ہر افسر اطالیہ کا باشندہ تھا -

نپولین کی قوت کا خاتمہ

لیکن نپولین کی قوت کا خاتمہ ہوگیا اور اس کے ساتھ ہی اسکی تدابیر نے حالانکہ بہت فائدہ پہونچایا تھا لیکن قومی جذبات و تعصبات سے نہایت شدت کے ساتھ متصادم ہوئی تھین - ساٹھ ہزار اطالویون سے زیادہ نے ہسپانیہ اور روس مین ایک ایسے مقصد کے لیے جان دی جن کا ان سے کوئی تعلق نہ تھا - محاصل کی کثرت سے مالی ادبار بڑھتا گیا - سیاسی پولیس اور احتساب نے یہ ثابت کردیا کہ غیر ملکی حکومت اور آزادی کا بیک وقت زندہ رہنا محال ہے شہریونکو یہ ناگوار گزرا کہ ان کے فنون لطیفہ کے سلسلہ مین مصنوعات کے ذخیرے خالی ہورہے ہین نپولین کی طرف سے یورپ کے ساتھ گستاخی کے برتاؤ نے عام اطالویونکے مذہبی اور وطنی محسوسات کو مجروح کیا لیکن اسکا کارنامہ اسکی حکومت کے بعد بھی زندہ رہا اور سلطنت اطالیہ کی یاد محبان وطن کے دلونمین احترام کے ساتھ قائم رہی جسکے مظالم و معائب جلد فراموش ہوگئے اور جو ایک اعلی نصب العین کی حیثیت سے فال نیک اور زیادہ بلند حوصلونکی ترغیب دلانے کا ذریعہ رہی نپولین کے دشمن بھی اس قومی زندگی کو تسلیم کرنے پر مجبور ہوے جو اسکی بدولت عالم وجود مین آئی تھی اور اس کے خلاف آخری جد و جہد مین اتحادیون نے ملک کو اطالوی آزادی کے نعرہ سے بیدار کرنے کی سعی کی -

۱۸۱۴ء مین ہر جگہ کی طرح اطالیہ مین بھی نپولین کا قائم کردہ نظام بسرعت منہدم ہونے لگا -

ریوجین کی ناکامی

جب اس سے قبل کے موسم خزان مین شہنشاہ کو دریائے رہائن کے اس کنارہ پر پسپائی ہوئی تو اس نے ریوجین کو حکم دیا کہ اطالیہ خالی کرکے میرے ساتھ اپنی فوجین ملالو - وائسرائے نے انکار کردیا - ریوجین غدار نہ تھا اور وہ جس سازش مین حصہ لینے سے پہلے ہی انکار کرچکا تھا جو مورات کے ذہن مین تھی لیکن اسے اپنے خاص انداز مین اس ملک کے ساتھ ہمدردی تھی جسے وہ اپنا وطن بنا چکا تھا اور سلطنت کی لازمی تباہی کے بعد جو اب قریب نظر آتی تھی وہ شمالی اطالیہ کا تاج اپنے سر پر رکھنا چاہتا تھا اس کے لیے کامیابی کی واحد امید اسمین تھی کہ اپنی قسمت کو نپولین کی قسمت کا شریک نہ بنائے اس لیے کہ روسی مہم کی ناکامیون کے بعد جب فرانسیسی حکومت کی کوتاہیان زیادہ واضح ہوگئین تو نپولین کی حکومت سے لوگونمین نفرت پیدا ہوگئی فوج اور سرکاری ملازمون کی ایک بڑی تعداد اسکی وفادار تھی اور چند دوسرے لوگ جنکو اسکی بادشاہت مین اطالیہ کی آزادی کی بہترین امید نظر آتی تھی اسکی کسی حد تک تائید پر آمادہ تھے لیکن اس کا گزرنے والے نظام سے بہت عمیق تعلق تھا - گو وہ اطالوی محب وطن تھا لیکن پھر بھی فرانسیسی تھا - اس کے دربار کی بداخلاقی اس کے بہت سے افسرون کی بدزبانی شہنشاہ کے خلاف بغاوت سے اسکا انکار ان تمام باتون نے جمع ہوکر اسکی ہر دلعزیزی کے باقی حصہ کو فنا کردیا میلان مین رائے عامہ آسٹریا کے طرفدارون اور نام نہاد اطالوی جماعت مین تقسیم تھی ہر وہ شخص جو صرف اسکا خواہان تھا جو فرانس کو اب بھی سب سے بڑا خطرہ سمجھتا تھا - اور جو بقول فاسکولو "اسپر راضی تھا کہ ہر اس غیر ملکی کے سامنے سر نیاز جھکا دے جو اسکے ہزاروین حصہ کا بھی وعدہ کرے جو نپولین نے چھین لیا تھا" آسٹریا کی واپسی کے لیے راستہ صاف کررہا تھا اس قسم کے لوگون کو میریا تھریسا اور جوزف کے عہد حکومت کی نرمی اور نیم خودمختاری یاد تھی گزشتہ سال وائنا کے مدبرین نے آزادی اور قومیت کے احترام کے متعلق نہایت افراط سے وعدے کیے تھے اور ایسے ایماندار محب وطن موجود تھے جو ان مدبرین سے حکومت خوداختیاری اور آئینی آزادی کا کچھ حصہ حاصل کرنے کی امید کرتے تھے لیکن میلان کے امراء کی کثرت آسٹریا کے بھی اسی قدر خلاف تھی جیسی کہ ریوجین کے اور فیڈریگو کانفیل کی قیادت کے ماتحت انہون نے - اطالوی لبرل جماعت،، کا نظام قائم کیا - انکی حکمت عملی سے ان پر "برعکس نہند نام زنگی کافور،، کی مثال صادق آتی تھی جب تک انھین موجودہ سلطنت اطالیہ کی خودمختاری حاصل تھی اسوقت تک انہین اسکی پرواہ نہ تھی کہ حکمران شہزادہ کا تعلق آسٹریا سے ہے یا انگلستان سے یا اطالیہ سے

اس سے وسیع تر قومی زندگی کا خیال بہت کم لوگونکو ہوگا تھا کانفیلا نیری کے دماغ مین تو شاید خاندان سبوائی کے ماتحت متحدہ اطالیہ کا کچھ ہیولی موجود تھا لیکن اکثریت کو اسکا زیادہ خیال تھا کہ "میلان" مین دار السلطنت اور شاہی دربار قائم رہے اور بوسبارڈ کے امرا کو وہ مراعات مل جائین جو فرانس نے کالعدم کردی تھین لیکن اس واحد شخص کی طرف کسی کا میلان نہ تھا جو اطالیہ کی آزادی کی حفاظت کر سکتا تھا۔ یوجین کا جب امرانے ساتھ چھوڑ دیا تو اسے صاف نظر آنے لگا کہ اب میرے لیے واحد طریقہ یہ ہے کہ انتخابی حلقوں سے (جنکو نپولین نے اپنے آئین مین نیم جمہوری اصول پر قائم کیا تھا) خطاب کر کے عوام سے اپیل کرون لیکن وہ ایسی تدبیر اختیار کرنے کی ہمت نہ کر سکا جس سے اسپر مہر لگ جاتی کہ وہ نپولین کے خلاف غدار ہے اس نے ایک درمیانی طریقہ اختیار کیا اور میلان کے ایوان سے درخواست کی کہ وہ اپنی اوپر ذمہ داری لیکر اتحادیونکو اسے بادشاہ بنانے پر راضی کرلے ایوان نے وسیرائے کی کچھ یونہی سی تعریف کی جس سے ظاہر ہوگیا کہ ارکان ایوان اب اسکی حکومت سے اکتا گئے لیکن ایوان بھی یوجین سے زیادہ ہردلعزیز نہ تھا اور شہر کی دونون رقیب جماعتین متحد ہوگئین کہ وائسرائے اور ایوان دونون کو معزول کردین۔ نپولین کے استعفے کی خبر آتے ہی اطالوی جماعت نے وہ آلہ استعمال کیا جسکو ہاتھ مین لینے سے یوجین خائف تھا۔ اور حلقہ ہائے اجتماع کا مطالبہ کیا جمہور مین حرکت پیدا کرکے ایوان کو ڈرالیا گیا جس نے اپنی رضامندی کا اظہار کردیا جب مجمع نے ایوان کی عمارت جلادی تو اس نے وزیر مالیات پرائنا کو جس سے لوگون کو سخت نفرت تھی پکڑ لیا اسے پہلے تو اتنا زد وکوب کیا کہ وہ نیم جان ہوگیا پھر اسکی نعش کو گلیون مین کھینچا حتی کہ بالآخر اسکا پہچاننا بھی دشوار تھا۔

کس کا قصور تھا

یہ مسئلہ اب تک حل نہین ہوا کہ اس جرم کا کون ذمہ دار تھا آسٹریا پارٹی کے چند لوگ اس مین شک نہین کہ قبضہ کرنے کا حیلہ تلاش کرتے تھے۔ کانفیلونیری پر کم وبیش جرم مین حصہ لینے کا الزام لگایا گیا۔ اور شاید اس نے اس طوفان کو بپا کرنے مین مدد کی جو پھر اسکے قابو سے باہر ہوگیا اور اتنی زیادتیون کا مرتکب ہوا کہ اسکے خیال مین بھی نہ تھین۔ مقامی افواج کے افسر بانھون نے غالباً اس امید مین کہ اسکے ساتھ افسرون پر نادرات اور مورات کی طرح شاید ایک تاج اسکے بھی ہاتھ لگ جاے پرائنا کی جان بچانے کے لیے سپاہ بھیجنے مین تساہل کیا تھا لیکن ہر جماعت کا اس جرم مین کتنا ہی حصہ کیون نہ ہو فائدہ تمام آسٹریا کے دولتون کو پہونچا۔ یوجین کی فوج میلان پر حملہ کر کے پرائنا کی موت کا انتقام لینے کے لیے تیار تھی لیکن وائسرائے خانہ جنگی سے خائف تھا۔ ایوان تو خاموشی سے غائب ہوگیا اور بلدیہ نے ایک عارضی جماعت قائم کی جسمین قریب قریب تمام تر ایسے لوگ تھے جن کے مفاد "میلان" کی قدیم دلچسپی تک پہونچکر محدود ہوجاتے تھے اور جو اسپر راضی تھے کہ اسے اطالیہ کی قسمت سے جدا کرکے آسٹریا کی حکومت کے حوالہ کردیا جاکر حلقہ ہائے انتخاب کو طلب کیا گیا لیکن سلطنت کے بہت کم حصہ سے اور صرف اس علاقہ سے جہان زبان لوکبارڈ کا رواج تھا رائے عامہ کو مطمئن کرنے کی غرض سے انھون نے "کون فیلانیری"، کو اتحادیون کے پاس اس غرض سے بھیجا کہ خودمختاری اور آئینی حکومت کی درخواست کرے لیکن دانستہ یا غیر دانستہ وہ آسٹریا کے مقاصد کی تائید کررہے تھے بقیہ ۳

برقیات

ہسپانیہ کا مراکو چھوڑنے کا ارادہ

لنڈن ۲۰ مئی مراکو سے اسپینی افواج کی واپسی کے متعلق جو خیال آرائیان ہورہی ہین۔ ان مین جنرل دی ریویرا کی اس تقریر سے ہیجان پڑ گئی ہے جو آپ نے بمقام سیوائل کی ٹائمز کے نامہ نگار مقیم میڈرڈ کے بیان کے مطابق انھون نے اس تقریر مین اس امر پر زور دیا کہ مراکو مین اسپین نے جو کچھ خرچ کیا ہے اور جس قدر جانین ضائع ہوئی ہین انکی تلافی کی کچھ بھی امید نہین ہے صاحب موصوف نے فرمایا کہ مین اس ذمہ داری کو مدنظر رکھتے ہوے جو مجھپر حکومت کے افسر اعلی ہونے کی حیثیت سے عائد ہوتی ہے اعلان کرتا ہون کہ مراکو مین نہ آج اور نہ آئندہ اسپین کو کسی قسم کا اقتصادی معاوضہ مل سکتا ہے۔ اس لیے یہ حماقت ہوگی کہ ہم اپنی جان اپنے مال اور اپنے بچون کو ورطہ ہلاکت مین ڈالے رکھین۔

فرانس اور ترکی

لنڈن ۲۰ مئی فتحی بے ترکی سفیر متعینہ فرانس نے موسیو دومرگ کے سامنے اپنی سندات پیش کرتے ہوے فرمایا کہ ترکی گورنمنٹ نے مجھکو خاص طور پر نصیحت کی ہے کہ فرانس اور ترکی مین دوستی کو زیادہ بڑھائین۔

برطانوی بیڑہ

لنڈن ۲ مئی گذشتہ شب برنگٹن ہاؤس مین دعوت طعام کے موقع پر مسٹر برج مین وزیر بحریہ نے برطانیہ کے ان ارادون کا ذکر کیا جن پر وہ بحر الکاہل مین عامل ہونا چاہتا ہے صاحب موصوف نے فرمایا کہ اگرچہ مطلع جنگ کے سیاہ بادلون سے پاک وصاف ہے لیکن پھر بھی برطانیہ کا بحری بیڑہ کسی دوسری قوم سے دوسرے درجہ پر نہ ہوگا۔

مارشل فان ہنڈنبرگ کا انتخاب

روسیون کی توقعات

لنڈن یکم مئی مارشل فان ہنڈنبرگ کے انتخاب نے سوویٹ کے لیڈرون مین بہت اثر کیا ہے۔ "ازدستیا" لکھتا ہے کہ اس انتخاب نے ان لوگونکی امیدون پر پانی پھیر دیا ہے جو یورپ مین امن وامان کا قیام چاہتے ہین کیونکہ جرمنی کی خارجہ پالیسی اب دوبارہ پیچیدگی اختیار کرلیگی۔

ہندوستان

فریدپور کانفرنس مین دیش بندھو داس کا خطبہ صدارت

اخبارات کی رائین

کلکتہ ۲ مئی براونشیل کانفرنس منعقدہ فریدپور مین مسٹر سی آر داس نے جو ایڈریس دیا ہے اس پر اخبار "اسٹیٹسمین" نکتہ چینی کرتا ہوا لکھتا ہے کہ اس ایڈریس مین اگر ایک طرف امن کا پیام دیا گیا ہے تو دوسری طرف اسکے توازن کو پورا کرنے کے لیے دوسری چیزین بھی موجود ہین۔

اخبار "انگلشمین" کا خیال ہے کہ مسٹر داس کا بیان اب تک ملک مین اُنھون نے جو کچھ کیا ہے اس سے بہت زیادہ آگے ہے اخبار مذکور نے اس امر کی توقع ظاہر کی ہے کہ فریدپور کانفرنس سے بنگال کی تاریخ کا ایک نیا ورق الٹا جائے گا۔

اخبار "بنگالی"، کا خیال ہے کہ دیش بندھو داس نے یہ بیان کرکے ایک جائز خدمت انجام دی ہے کہ سب سے الگ ہوکر مکمل آزادی حاصل کرنے سے یہ بہتر ہے کہ آزاد حکومتون کی جماعت مین مساوی حقوق ملین

این ڈبلو آر ہڑتال کے خاتمہ کی امید

لاہور ۲ مئی نارتھ ویسٹرن ریلوے یونین کی طرف سے آج جو کمیونک شائع ہوا ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ ہڑتال کرنے والے اور ان کے لیڈران مصالحت اور ہڑتال کو ختم کرنے کے لیے بےچین ہین کیونکہ اسکو تقریباً ایک ماہ ہوگیا۔ کمیونک مین یہ بیان کیا گیا ہے کہ یونین کو کوئی اعتراض نہ ہوگا اگر ایک مصالحتی بورڈ بنایا جائے جسمین یونین کے دو لیڈران دو ریلوے افسران اور تین عوام مین سے سربرآوردہ آدمی ہون۔ ابتک تو یہ معلوم ہوا ہے کہ آیا یہ صورت حکام ذیل کو منظور ہے یا نہین اور نہ اسکے متعلق کوئی سرکاری بیان شائع ہوا ہے ہڑتال کی حالت بدستور ہے کوئی جدید بات پیدا نہین ہوئی ہے۔

پٹنہ ہائیکورٹ کے ایڈوکیٹون کا کیا لباس ہو؟

پٹنہ ۲۰ اپریل بار کمیٹی کی سفارشات کے مطابق پٹنہ ہائی کورٹ کے ۲۳ وکلا کو ایڈوکیٹ بنایا گیا ہے۔ کل ہائی کورٹ مین یہ مسئلہ درپیش تھا کہ ان کا لباس کیا ہو۔ اس مسئلہ کو چیف جسٹس کے سامنے پیش کیا گیا لیکن کوئی فیصلہ نہ ہوسکا۔

امید کا خاتمہ

جب کانفیلانیری پیرس آیا تو اسے معلوم ہوا کہ لومبارڈی کی قسمت پر مہر لگ چکی ہے اور یوجین نے تو بغیر مقابلہ آسٹریائی جنرل بیلگارڈے کی اطاعت قبول کرکے ۲۶ اپریل کو استعفی دیدیا بیلگارڈے نے پہلے تو بہت نرم الفاظ استعمال کیے اور آخر مین میلان آیا یہان پہونچکر وہ بے نقاب ہوگیا اور لومبارڈین کے سلطنت آسٹریا کے ساتھ الحاق کا اعلان کردیا لیکن ابھی اسکا اقتدار بالکل مخفی طور تھا ایک فرمان سے جسمین تمام خفیہ جماعتون کے استقلال کا حکم تھا ظاہر ہوتا ہے کہ وہ ان خفیہ جماعتون سے جو فرانسیسیون کی حکومت کا تختہ الٹ چکی تھین کس قدر خائف تھا۔ فوج تیار تھی کہ مورات کی تائید کرے لیکن جنرلونکی بزدلی اور پاپیون کی غداری سے سازشین دیر لگتی رہی حتی کہ بیلگارڈے نے حفظ ماتقدم کے تمام ذرائع

مقامی خبرین

آتش زدگی ۳۰ اپریل رات کو ۹ بجے میور مل کے بڑھئی خانہ مین یکا یک آگ لگ گئی میونسپل فائر بریگیڈ کے فوراً پہونچ جانے سے آگ جلد قابو مین آگئی۔ سنا جاتا ہے کہ نقصان زیادہ نہین ہوا

سونے کی چوری کا مقدمہ ۲۹ اپریل کو سشن جج نے اس مقدمہ کا فیصلہ سنا دیا جسمین او۔ آر۔ آر۔ اسٹیشن کے چند آدمی سونے کی بڑی مقدار اُڑا دینے کے جرم مین چالان کیے گئے تھے۔ یہ سونا نیشنل بنک آف انڈیا لمیٹڈ کو جا رہا تھا۔ ملزمین کو دس اور سات سات سال کی سزائین دی گئی ہین۔

جھگڑا ہمعصر پرتاب مین یہ خبر پڑھکر افسوس ہوا کہ کرنیل گنج مین ایک مندر مین سنکھ بجنے پر ہندو اور مسلمانون مین چپقلش ہے۔ ہم ہندو اور مسلمان لیڈرون سے امید کرتے ہین کہ وہ جلد اپنے اثر سے کام لیکر اس مسئلہ کو طے کر دین گے۔

گنی کا مقدمہ گنی کے غبن کے مقدمات کی سماعت جنٹ مجسٹریٹ کی عدالت مین ہو رہی ہے گواہان استغاثہ گذر رہے ہین۔

برتمان ایڈیٹر صاحب برتمان نے مبلغ تین سو روپیہ سار جرمانہ کا داخل کر دیا ہے۔

بردہ فروشی ہمعصر نظام عالم لکھتا ہے کہ انور گنج مین ایک مرد اور تین عورتین بردہ فروشی کے جرم مین گرفتار ہوے ہین۔

ایگزیکیوٹو افسر امید ہے کہ ۱۵ اپریل تک نئے ایگزیکیوٹو افسر صاحب تشریف لے آئین گے۔

پنڈت بہارے کشن رینا سپرنٹنڈنٹ ٹرمینل ٹکس پنج سالہ تشخیص ہاؤس ٹکس اور میونسپل ووٹر لسٹ کی تیاری کے لیے تین سو روپیہ ماہوار پر مقرر ہوے ہین۔

اپیل استقبالیہ کمیٹی نیشنل کانگریس کی ممبری کے لیے ڈاکٹر مراری لال صاحب نے ایک پُرزور اپیل شائع کی ہے۔ جس کا اہل شہر کو نہایت وسیع پیمانہ پر استقبال کرنا چاہیے۔ چونکہ اس کی ممبری کے لیے سوت کاتنے کی شرط بھی ضروری نہین ہے اور ارکان استقبالیہ کمیٹی کے ممبران کی نشست کا بھی خاص انتظام ہوگا۔ اسلیے اسمین وہ حضرات بھی جو بعض معاملات مین اختلاف رکھتے ہین وہ بھی شریک ہو سکتے ہین۔ اور سب سے بڑا فرض اہل کانپور کا یہ ہے کہ وہ اپنے شہر کی عزت و وقار کو قائم رکھنے کے لیے استقبالیہ کمیٹی کے ممبر ہون۔ اور اسوقت پارٹی بندی کے خیال کو چھوڑ کر سب ملکر کانپور کی عزت کو قائم رکھنے کی کوشش کرین۔ آخر مین ہم مسلمانان کانپور سے خاص طور پر اپیل کرتے ہین کہ وہ بھی کانگریس کے ہر کام مین اپنی آبادی کے تناسب سے شریک ہونے کی کوشش کرین۔ اور اس بات کے کہنے کا موقع نہ دین کہ مسلمانان کانپور نے بہت کم دلچسپی کا اظہار کیا۔ مسلمانان کانپور پر بھی کانگریس کے اسی قدر فرائض عائد ہین جتنے کہ دوسرون پر۔

مشاعرہ ۹ مئی ۷½ بجے شب کو حلقہ ادبیہ کے سالانہ جلسہ کے سلسلہ مین بمقام احاطہ پنڈت چندیسر مصر (پریڈ) ایک مشاعرہ ہوگا۔

وفد ہلال احمر ترکی

اعلیحضرت حضور نظام کا شرف باریابی

اعلیحضرت حضور نظام دکن خلد اللہ ملکہٗ نے گزشتہ یکشنبہ کو وفد ہلال احمر ترکی کو شرف باریابی بخشا حضور وفد سے ملاقات کر کے بہت خوش ہوے حضور نے وفد سے بہت آزادانہ گفتگو کی اور وعدہ فرمایا کہ ریاست کی کونسل سے مشورہ کرنے کے بعد مین اپنے عطیہ کا اعلان کر دون گا۔ مولوی محمد شفیع داؤدی جمعہ کے روز مدراس جا رہے ہین۔ شوکت علی۔

اخبار مرہٹہ پر

ازالہ حیثیت عرفی کا مقدمہ

اخبار پرتاب لاہور اپنی تازہ ترین اشاعت مین رقمطراز ہے کہ اخبار مرہٹہ پر ناگپور کے ایک تحصیلدار نے پندرہ ہزار روپیہ کا مقدمہ ازالہ حیثیت عرفی دائر کیا ہے

بحکم جناب بابو انند بہاری لال صاحب بہادر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی ایڈیشنل منصف اول کانپور

سمن بنام مدعا علیہ بنابر حاضری اصالتاً بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قاعدہ ۲۰)

بعدالت اڈیشنل منصف اول کانپور

مقدمہ نمبر ۱۴۷ بابت سنہ ۱۹۲۵ء منصفی کانپور

فرم بنسی دھر گوپالداس واقع جرنیل گنج شہر کانپور بذریعہ گوپالداس پسر متبنی لالہ بنسی دھر قوم رستوگی ساکن محلہ بنی بادہو شہر فرخ اباد مقیم حال

سیتارام وغیرہ مدعا علیہ

بنام مرلیدھر ولد کرپارام قوم بقال ساکن سرکی محال شہر کانپور مالک فرم سمپت رائے شیام سندر۔ مدعا علیہ

ہرگاہ کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابت ۹۵۲ روپیہ کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم دیا جاتا ہے کہ تم بتاریخ ۱۵ ماہ مئی سنہ ۱۹۲۵ء بوقت ۱۰ بجے دن کے عدالت ہذا مین اصالتاً حاضر ہو اور جوابدہی دعوی کی کرو اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہاری حاضری کے لیے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تمکو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہون کو حاضر کرو۔ نیز جملہ دستاویزات جن پر تم بتائید اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو اسی روز پیش کرو۔

تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۳۰ ماہ اپریل سنہ ۱۹۲۵ء جاری کیا گیا۔

(مہر عدالت) دستخط حاکم

اطلاع

(۱) اگر تم کو یہ اندیشہ ہو کہ تمہارے گواہ اپنی مرضی سے حاضر نہ ہونگے تو تم عدالت ہذا سے سمن بہ این مراد جاری کرا سکتے ہو کہ جو گواہ نہ حاضر ہو وہ جبراً حاضر کرایا جاے اور جس دستاویز کو کسی گواہ سے پیش کرانے کا تم استحقاق رکھتے ہو وہ اس سے پیش کرائی جاے بشرطیکہ تم خرچہ ضروری عدالت مین داخل کر کے اس امر کی درخواست گذرانو۔

(۲) اگر تم مطالبہ مدعی کو تسلیم کرتے ہو تو تم کو لازم ہے کہ روپیہ معہ خرچہ نالش عدالت مین داخل کر دو تاکہ جو کارروائی اجراے ڈگری کی جو تمہاری ذات یا مال یا دونون پر بصورت ضرورت ہو کرنا نہ پڑے۔

لارڈ ریڈنگ

لندن ۳۰ اپریل آج لارڈ ریڈنگ دفتر ہند مین گئے آپ کے معائنہ کو کوئی خاص اہمیت نہین دی گئی۔ وہان لارڈ ریڈنگ کے لیے ایک دفتر کھول دیا گیا ہے

امید کی جاتی ہے کہ لارڈ ریڈنگ روزانہ وہان جایا کرینگے

نگۂ نیلوفری

(از جناب شمیم بلہوری)

تاریخ عالم کا مشہور سنہ ..... ۱۳۹۰ء کا زمانہ تھا... سلطان مراد اول کا لشکر جرار... نشۂ فتح و مسرت سے چور میدان قزہ مین خیمہ زن تھا جسکو منہگاروی زبان مین گمبزن کے نام سے موسوم کرتے ہین.... یہان سے وہان تک خیمہ و بارگاہ ہین نظر آتی تھین... اور بادی النظر مین یہ گمان ہوتا تھا کہ کوئی نئی لبستی آباد ہو گئی ہے۔ سارا لشکر پے در پے منازل طے کرنے کے بعد ذرا آرام کرنے کے لیے اس جگہ فروکش ہو گیا تھا۔

چھوٹے سے دریائے شیطرا کے دونون کنارون پر خیمے نصب تھے جس کا صاف و شفاف پانی عثمانی فوج کے جزو لاینفک بار برداری کے شترون اور سوارون کے رہوارون کی پیاس بجھانے کا کام دیرہا تھا۔

ہر خیمہ و بارگاہ کے قبے پر ہلالی کلس آویزان تھا جس پر اسلامی علم پھریرے لے رہا تھا فوج کے سردارون کی شاندار و اعلی بارگاہون کے دل فریب و خوش نما مختلف رنگ کچھ ایسا دیدہ زیب اور عظمت آفرین نظارہ پیش کر رہے تھے کہ آنکھین محو ہو جاتین ....اور طبیعت کو سیری ہی نہ ہوتی۔

فوج کے بالکل وسطی حصے مین سلطان مراد کی بارگاہ نصب تھی جس کے چارون طرف وہ جان نثار جمع تھے جنھون نے کریانیہ کے شاہزادونکے خلاف جنگ مین صدہا مرتبہ جنگ کی مایوس حالت کو فتح و نصرت مین مبدل کر دیا تھا۔

سلطان کے خیمے سے ذرا ہٹ کر مگر برابر فاصلے سے مربع شکل مین چار خیمے اور نصب تھے جنکا مرکز سلطانی بارگاہ تھی ان مین سے پہلا خیمہ سلطانی حرم کا تھا جسمین خواص و سہیلیان بھی شامل تھین.... دوسرا اس کے بڑے بیٹے شاہزادہ بایزید تیسرا اسکے چھوٹے بیٹے شاہزادہ یعقوب کا تھا اور چوتھا یقدبیگ تیمورتاش کا تھا جسکے مانند جنگ جو جری و شجاع ماہر جنگ جنرل عثمانی فوج مین کوئی نہ تھا۔

عثمانی افواج کے میدان قزدہ مین پڑاو ڈالنے کے دوسرے روز صبح کو ایک قاصد مع چند محافظ سوارون کے فوج مین در آیا اور سلطان مراد سے ملاقات کی تمنا کی...... یہ شخص شاہ لازر بادشاہ سرویہ کا قاصد تھا باریابی کی اجازت مل گئی اور اسکو فوراً سلطان کے سامنے پیش کیا گیا جو اس وقت اپنی بارگاہ مین فوجی جرنلون کے درمیان گھرا ہوا قیمتی صوفہ پر دراز تھا۔

قاصد نے اپنے محافظ سوارون کو در بارگاہ پر ٹھیرنے کا اشارہ کر کے باآہستگی مودبانہ قدم بڑھائے اور عثمانی مملکت کے بادشاہ کو بعد عجز و نیاز آداب بجا لایا۔

اس کے بعد ذیل کی گفتگو ترکی زبان مین واقع ہوئی جسمین قاصد کو خاصکر ملکہ تھا

"تیرا کیا نام ہے" سلطان نے اس سرو سی نوجوان کو سر سے پیر تک دیکھکر دل ہی دل مین اسکے موزون جسم اور خوبصورت تناسب اعضا کو جذبہ تعریف سے خیال کرتے ہوے کہا اس شخص کی خوبصورتی اور اس کے ساتھ حسن شباب ۲۱ سالہ مردانہ وجاہت کے ساتھ مل کر بلا کا نظارہ پیش کر رہا تھا۔

"یاوش قو لباسش" جواب ملا۔

"اور تیرا کام... مقصد" سلطان نے سوال کیا۔

والا قدر... اعلیحضرت... عالی مرتبت... لازر شاہ سرویہ نے مجھے سفید علم کے ساتھ حضور پر نور کی خدمت مین اس لیے روانہ کیا ہے کہ مین مبادیات صلح طے کر لون شاہ لازر اچھی طرح واقف ہے.... کہ ترکی لشکر اس کے لشکر جرار کے مقابلہ مین بلحاظ تعداد کوئی بھی مناسبت نہیں رکھتا... وہ یہ بھی جانتا ہے کہ یوروپی قواعد جنگ اس درجہ بہتر و اعلی ہین کہ جنکی برتری عثمانی فوج کی مشرقی قواعد دانی پر ظاہر و معلوم تاہم شاہ لازر اپنی وفادار رعایا کا بلاوجہ خون نہین کرانا چاہتا اور اس لیے اس نے مجھے ایسی شرائط صلح طے کرنے کے لیے روانہ کیا ہے جو ایک دائمی امن و امان کا پیش خیمہ ثابت ہون۔"

اے نوجوان سلطان نے بہت ہی پر سکون لہجے مین نظرین اٹھا کر کہا۔ تیرا فرض نہایت لغو و بیہودہ ہے۔ تو نہین جانتا کہ سلطان مراد سے .... ایک باجگزار کی حیثیت سے علٰحدہ ہو کر مساویانہ طریق پر گفتگوے صلح کرنا عثمانی علم و اقتدار کی ہتک کرنا ہے۔

(باقی آئندہ)

نقد و تبصرہ

اب فاختہ اڑیگی کیونکر خلیل خان سے

(۱)

پنچ اخبارون کے نامہ نگار بھی ستم کرتے ہین بعض اوقات سیدھی سی مثل کو بھی ظریفانہ رنگ مین اس انداز سے بیان کر جاتے ہین کہ لطف آجاتا ہے یہ مثل تو شاید آپ نے بھی سنی ہوگی کہ "وہ دن گئے کہ خلیل خان فاختہ اڑاتے تھے" دیکھیے پنچ بہادر مرحوم کا ایک نامہ نگار اسکو اس مصرع مین ادا کرتا ہے "اب فاختہ اڑیگی کیونکر خلیل خان سے" اور پھر لطف یہ کہ مفہوم مین رتی بھر بھی فرق نہین۔ اصل مثل سے یہی یہی ظاہر ہوتا ہے کہ خلیل خان اب فاختہ نہین اڑا سکتے۔

لیکن اب بھی بعض مثالین اس قسم کی نظر آجاتی ہین کہ اس مثل کا وزن بہت کم ہو جاتا ہے اگر پنچ بہادر کا نامہ نگار گلزار سخن پونہ کے دسمبر نمبر مین جناب خلیل بسوانی برادر جگر بسوانی کی فاختہ بازی دیکھ پاتا تو ہرگز یہ نہ کہتا۔

گلزار سخن مین جناب خلیل نے "برادر جگر" نہ لکھدیا ہوتا تو شاید دنیاے ادب مین آپکا وجود و عدم برابر ہی رہتا اور باوجود آپ کی بے محل پر افشانی کے کوئی یہ بھی نہ سمجھتا کہ آپ ہین کون بزرگ اور فرماتے کیا ہین کیونکہ ادبی دنیا اس قسم کی کائین کائین کو زاغ و زغن کی آواز سے زیادہ وقعت نہین دیتے۔

آپ فرماتے ہین "نومبر ۳۴ء کے زمانہ مین جو غزلین شائع ہوئی ہین بعض بے کیف اور پھیکی ہونے کے علاوہ معنوی غلطیون سے لبریز ہین" اسکے بعد آپ نے جناب احسن سمیتھی ناظم حلقۂ ادبیہ کی غزل اور جناب اعظمی کی نظم پر تنقید کی ہے ہم بالفعل جناب اعظمی کی نظم کے متعلق کچھ عرض کرنا چاہتے ہین۔

جناب اعظمی بحیثیت تنقید نگار ادبی دنیا مین ایک خاص شہرت رکھتے ہین آپکی تنقیدین اکثر رسالہ زمانہ کانپور مین شائع ہوتی رہتی ہین چنانچہ زمانہ بابت نومبر ۳۴ء مین "دیوان جگر" پر آپ کی ایک تنقید شائع ہو چکی ہے جسمین موصوف نے جگر صاحب بسوانی کے محاسن شاعری کے ساتھ ساتھ معائب پر بھی روشنی ڈالی ہے اور سچ پوچھیے تو ایک تنقید نگار کا فرض بھی یہی ہے۔ لیکن جناب جگر اور انکے شاگردان باتمیز کو یہ کیونکر گوارا ہوتا کہ جناب جگر کی الہامی شاعری کے خلاف ایک لفظ بھی کوئی منہ سے نکالے آخر ضبط کا پیمانہ چھلک گیا اور منہ پر آنچل لیکر کوسنے کیلیے تیار ہو گئے چنانچہ گلزار سخن کی فاختہ بازی اسی ہنگامہ بے تمیزی کی ابتدا ہے۔

جناب خلیل کو اگر کچھ لکھنا تھا تو کسی موقر رسالہ مین لکھتے اور ادبی دنگل مین اتر کر اپنے کرتب دکھاتے۔ پونہ کے اس غیر معروف رسالہ کو پڑھتا کون ہے اور پھر ٹائیٹل کے آخری ورق پر (جسمین عموماً اشتہارات ہوتے ہین) مضمون کچھ اس انداز سے شائع ہوا ہے گویا ادویا کا اشتہار ہے۔ آیندہ اگر خلیل صاحب کچھ لکھنے کی جرأت فرمائین تو کسی مشہور رسالہ مین لکھیں اور کم سے کم ایک کاپی حضرت احسن سمیتھی کے پاس بھجوا دیا کرین۔ ہمیشہ یہ کیسے ممکن ہے کہ جناب خلیل انتہائی رازداری کے ساتھ دو سرونکو منہ چڑائین اور ہم ہر مرتبہ دیکھ لیا کرین۔

جناب اعظمی کی نظم "دعوت نظارہ" کا پہلا شعر یہ ہے

تھی شب غم اعظمی اک محشرستان خیال ہاے کن لفظون مین شرح دفتر غم کیجیے

خلیل صاحب فرماتے ہین۔

"اس شعر مین شوکت الفاظ دکھانیکے لیے محشرستان خیال زبردستی قید کیا گیا ہے ورنہ شعر سے اسے کوئی تعلق نہین یون کہنا چاہیے تھا

اعظمی برپا تھا طوفان بلا شام فراق ہاے کن لفظون مین شرح دفتر غم کیجیے

طوفان کا دفتر سے اور بلا کا غم سے تعلق ہے۔ شعر مین کچھ حسن پیدا ہو سکتا ہے"

اچھا خلیل صاحب خود ہی بتائین کہ دنیا انکی سمجھ پر ہنسیگی یا روئیگی کجا طوفان بلا اور شام فراق، اور کجا شام غم اور محشرستان خیال۔

بندۂ خدا! آپ نے شاید اس نظم کو بھی غزل سمجھ لیا اور غزل بھی ویسی ہی جیسی جگر صاحب بسوانی کہتے ہین۔ ورنہ آپ شام فراق کا بے تکا لفظ کبھی زبان سے نہ نکالتے۔

اعظمی صاحب نے شب غم کا نقشہ کھینچا ہے اور یہ دکھایا ہے کہ خیالات ایسے برہم تھے کہ گویا رات ایک محشرستان خیال تھی۔ محشر کی خصوصیت شاید آپ کو بھی معلوم ہوگی اور ممکن ہے یہ بھی علم ہو کہ محشر مین ساری دنیا اپنے اعمال کا فیصلہ سننے کیلیے نہایت

آگ جلانے کی مشین

اس مشین سے کئی کام لیے جاسکتے ہیں۔ مثلاً بغیر مدد دیاسلائی آگ جلانا سگریٹ جلانا وغیرہ وغیرہ قیمت فی مشین عہ

بجلی پنکھا

یہ پنکھا ہاتھی دانت کا بنا ہوا ہے صرف بٹن دبانے سے ہی فوراً چلنے لگتا ہے گرمیوں کے لیئے نہایت ہی کارآمد چیز ہے۔ قیمت فی پنکھا صرف ۱۲؍

بجلی چھاپہ خانہ یا مُہر گھر

یہ انگریزی کا بجلی چھاپہ خانہ قابل تعریف ہے اس سے لفافہ ملاقاتی کارڈ اور مہر بن وغیرہ جو دل چاہے چھاپ سکتے ہیں۔ قابل تعریف ہے
قیمت فی چھاپہ خانہ صرف ۶؍

ہینڈ کیمرہ

یہ کیمرہ خاص طور پر جرمنی سے تیار کروایا گیا ہے عورت۔ مرد۔ جانور۔ درخت۔ مکان۔ ترجا سمندر۔ اور ریل وغیرہ چلتے پھرتے اور بیٹھے ہوئے کی خوبصورت اور دل پسند فوٹو اتارنے کے لیئے کم از کم ایک ضرور منگا لیں۔ قیمت فی کیمرہ ہاف سائز صرف پانچ روپیہ عہ، ہاف سائز صرف دس روپیہ عسہ، فل سائز صرف عسہ، علاوہ خرچ ڈاک۔

بائیسکوپ

گھر بیٹھے ہوئے سینما کے نظارے یعنی مردہ جانوں کو زندوں کی طرح حرکت کرتے ہوئے دیکھنے کے لیئے عجیب چیز ہے یہ کوئی معمولی چیز نہیں ہے ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو رہی ہیں جلد طلب کریں ورنہ ختم ہوجانے پر جلدی نہ مل سکیگی قیمت فی مشین معہ سامان کمل صرف ۲۲ روپیہ علاوہ خرچ ڈاک

المشتہر۔ منیجر کماس اینڈ کمپنی پوسٹ بکس نمبر ۹۹۔ لاہور

آم کے آم اور گٹھلیوں کے دام

سگریٹ کے خالی پیکٹوں پر انعام

سگریٹ کے خالی پیکٹوں کو مت پھینکیے۔ کیونکہ وہ بھی قیمتی ہیں۔
معزز ناظرین سگریٹ کو بذریعہ نوٹس ہذا اطلاع دیجاتی ہے کہ مندرجہ ذیل سگریٹ کے خالی پیکٹوں پر انعام دیا جاویگا۔ جو آپ سگریٹ کے دوکانداروں سے بالخصوص دس خالی پیکٹوں کے دس سگریٹ ذیل کی قسم کے جو آپ پسند کریں یا ایک آنہ نقد حاصل کرسکتے ہیں۔

اقسام سگریٹ

فٹ بال۔ ریڈ لیٹ۔ لاٹھی گرہ کولمبیا۔ ریوٹے۔ اسٹریلا۔
پیکٹ ہر دو سگریٹ کے صرف اندر کا حصہ لیا جاویگا۔ جسپر کہ سرخ مُہر چھپی ہوئی ہے۔
ضروری نوٹ۔ تعداد پیکٹ میں خواہ ایک قسم کی سگریٹ کے ہوں یا مجموعہ مختلف اقسام مندرجہ بالا ہو انعام مندرجہ بالا ۳۰ جولائی ۱۹۲۵ء تک دیا جاویگا۔

عرق خضاب



آجکل عموماً نہایت کمسنی کے زمانہ میں بالوں کے سفید ہوجانیکی عام طور سے شکایت پیدا ہوگئی ہے لہذا ضرورت کو محسوس کرکے میں نے ایک عرق خضاب جس سے آسان طریقہ بالوں کے سیاہ کرنے کا نہیں ہوسکتا تھا تیار کیا ہے بعد تجربہ کثیر کے عام فائدہ کی غرض سے اسکا شائع کرنا بہت مناسب سمجھا صرف ایک دو ہی کی پھریری عرق کی دو تین سفید بالوں پر لگالینے سے ۵ منٹ کے اندر بال بالکل اصلی بالوں کی طرح ہوجاتے ہیں اور پھر کم از کم ۱۵ دن تک دوبارہ استعمال کی ضرورت نہیں ہوتی قیمت فی شیشی جسمیں ۳ تولہ ہوتا ہے صرف عہ محصول ڈاک ۳ شیشی منی آرڈر ۲ روپیہ مع خرید اسپہ

ملنے کا پتہ۔ حکیم محمد عبدالشکور کانپور۔ کوٹھی شیخ ولایت علی

موسم گرما کے دو بڑے دشمن یعنی ہیضہ اور طاعون

سردی گرمی کسی کیفیت کھانسی وغیرہ ہر انسان کے ساتھ لگے ہی رہتے ہیں مگر ہیضہ اور طاعون یہ دو ایسے مرض ہیں جنکے ہوتے ہی گھر میں ماتم پڑجاتا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ ہیضہ اور طاعون کے مریض بہت ہی کم بچتے ہیں۔

کلکتہ کے نامی ڈاکٹر ایس۔ کے برمن کا

اصلی عرق کافور اور طاعون کی گولیاں ۴۱ برس سے تمام ہندوستان میں مشہور ہو رہی ہیں ہیضہ کے لیے اصلی عرق کافور ایک ہی دوا ہے ہیضہ کے ہوتے ہی اگر ڈاکٹر برمن کا اصل عرق کافور دیا جائے تو سو میں ننانوے آدمی بچتے ہیں یہی حالت طاعون کی گولیوں کی ہے طاعون کے زمانہ میں ایک گولی روز صبح کو ٹھنڈے پانی کے ساتھ کھا لینے سے خون میں کچھ ایسا اثر ہوتا ہے جس سے پلیگ کے کیڑے نہ ٹھہر سکتے اور نہ انکا زہر اثر کرسکتا ہے عجب یہ بات ہے تو اصل عرق کافور کی ایک شیشی اور طاعون کی گولیوں کی ایک ڈبیہ ہر گھر گرہست کو ضرور رکھنا چاہیئے۔ قیمت بھی کچھ زیادہ نہیں ہے عرق کافور فی شیشی ۶؍ طاعون کی گولیاں ۶۰ گولیوں کی بڑی ڈبیہ عہ ۳۶ گولیوں کی چھوٹی ڈبیہ ۱۲؍ محصول ڈاک ۶؍

ڈاکٹر ایس کے برمن لمیٹڈ نمبر ۵ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

ایجنٹ۔ دیبی دین اینڈ سنس کلکٹر گنج۔ کانپور

پانچ سوالوں کا صرف ایک ہی جواب

(۱) سب سے بڑی ویدک فارمیسی کا نام بتاؤ۔
(۲) آجکل اشتہاروں میں سب سے مقوی اور ٹانک کونسی دوا ہے۔
(۳) کاٹھیاوار کی سب سے بڑی پرانی ایسی لائبریری کا نام بتلاؤ جسمیں ہر زبان کے اخبارات موجود رہتے ہیں
(۴) گجرات میں ایسے کارخانہ کا نام بتلاؤ جسکے نام پر ڈاکخانہ جاری ہو۔
(۵) کاٹھیاوار کے سب سے معتبر پریس کا نام بتلاؤ۔

جواب آتنک نگرہ

حال کی مقوی دواؤں میں آتنک نگرہ گولیاں سب سے اعلیٰ ہیں اس دوا سے قبضیت کی جملہ شکایتیں درست ہوکر دست صاف ہوتا ہے۔ پیٹ کی جملہ شکایتیں دور ہوجاتی ہیں خون اور منی بکثرت پیدا ہوتی ہے منی کی تمام شکایتیں رفع ہوجاتی ہیں۔ ہر قسم کی کمزوری رفع ہوکر بدنکو نہایت درجہ طاقت توانائی حاصل ہوتی ہے۔ دماغ اور حافظہ کو بڑی ترقی ہوتی ہے اس دوا کی مشہوری سے اسی کے نام پر پریس۔ ڈاکخانہ لائبریری وغیرہ قایم ہوئے ہیں۔ قیمت فی ڈبیہ عہ (ایک روپیہ) پانچ ڈبیوں کی قیمت للعہ (چار روپیہ)۔

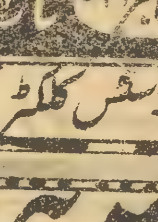
طلائے بےنظیر واجی کرن

عام مفید۔ بلاضرر۔ خارجی علاج دو ہفتہ کے اندر نامرد کو مرد بنا دیتا ہے اور لاکھوں مریض شفا پاچکے ہیں تعریف خلاف تہذیب۔ قیمت فی شیشی ۵؍ پانچ روپیہ۔ لیکن اسکے خریدار کو ایک روپیہ کی دوا کمیشن میں دیجاتی ہے
مزید آگاہی کے لیئے ہماری کتاب مفت منگوا کر دیکھیئے۔

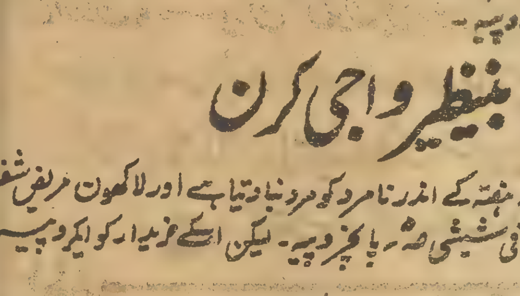
ویدشاستری منی شنکر گووند جی آتنک نگرہ فارمیسی جام نگر کاٹھیاواڑ

اگر آپ بہت ہی ذائقہ دار پان کھانا چاہتے ہیں تو

پنڈت پیارے لال شکل ہولاگنج کانپور والے کا



پان بلاس کھایئے
مکھ بلاس و ضرور
خوشبودار و خوش ذائقہ ہے۔ یقین کے لیئے نمونہ مفت منگایئے
قیمت مکھ بلاس فی ڈبیہ ۵؍ ایکدرجن ۱۲ لعہ
پان بلاس " ۶؍ " ۱۲ لعہ
تھوک خریداروں کو کافی کمیشن دیا جائیگا۔



تزئین حسن کیلئے سُندری سُہاگ تیل کا استعمال نہایت ضروری ہے

گھنے۔ لانبے۔ ملائم۔ اور سیاہ تاب بالوں کی پیدائش اس کے استعمال کا ایک ادنیٰ کرشمہ ہے طبقہ نسواں میں اسکی بیمثل قبولیت ایک خاص شہرت رکھتی ہے۔ مہارانیاں۔ بیگمات۔ اور خواتین معظم اپنے روزانہ استعمال میں اسے نہایت پسند فرماتی ہیں۔ والیان ریاست۔ اطبائے ملک۔ وید۔ کبیراج۔ اور ڈاکٹروں نے سندری سہاگ تیل کے استعمال کی خاص اہمیت دی ہے۔ دماغی مصروفیتوں۔ کثرت مطالعہ۔ اشتغال دافکار میں اس کا استعمال ازبس مفید ہے۔ شاہی نسخہ کی نایاب ادویات اور نادر جڑی بوٹیوں سے مرکب ہے اعلیٰ قسم کے روغن بیلہ کی اعلیٰ ترین ترکیب خاص الخاص تیار کیا جاتا ہے۔ اسمیں مختلف قسم کے چیدہ تازہ پھولوں کی بسی ہوئی بھینی بھینی مست خوشبو عجب راحت اور لطف بخشتی ہے

ایس۔ اے۔ بی۔ بخشی۔ اینڈ کمپنی ۷۰ کولوٹولہ اسٹریٹ کلکتہ

باہتمام خواجہ عبدالسلام صداقت پریس کانپور سے شائع ہوا

The Sadaqat
CAWNPORE

REG-No. A
1424

جمال پر تو حق عزم مستقل میں رہی
زبان پر بھی وہی ہو جو تیری دل میں رہی
(احسن سنبھلی)

صداقت

اڈیٹر - خواجہ عبد السلام

ہفتہ وار

قیمت سالانہ ۳ روپے
ششماہی عہ
فی پرچہ ۲ ر

جلد ۱	کان پور - چہارشنبہ ۱۳ - مئی ۱۹۲۵ء مطابق ۱۹ - شوال المکرم ۱۳۴۳ھ	نمبر ۱

ادبیات

مشاعرہ کانپور کی ایک بہترین غزل

(از جناب مرزا جعفر علیخاں صاحب - بی - اے اثر لکھنوی)

حلقہ ادبیہ کانپور کے جس مشاعرہ کا ذکر صداقت کے گزشتہ پرچون مین ہو چکا ہے آج کی اشاعت مین ہم اس مشاعرہ کی ایک بہترین غزل ہدیۂ ناظرین کرتے ہین۔ یہ مشاعرہ حلقہ ادبیہ کانپور کے سالانہ جلسہ کے سلسلہ مین جناب فرحت صاحب کن حلقہ ادبیہ نے ترتیب دیا تھا۔ مقامی شعرا کے علاوہ باہر کے شعرا بھی تشریف لائے تھے۔

فارسی غزلون مین جناب حافظ و جناب فرحت کانپوری کی غزلین بہت اچھی تھین۔

ہم انشاء اللہ آیندہ اشاعتون مین اس مشاعرہ کی اور غزلین بھی ہدیۂ ناظرین کرین گے۔ (ایڈیٹر)

وہم نمود و بود طلسم مجاز تھا — دیوانہ ہوگیا جسے کچھ امتیاز تھا
حیران ہون کیا شکستگیٔ دل مین راز تھا — اس آئینہ مین جلوہ آئینہ ساز تھا
ناآشنائے نالہ طاقت گداز تھا — جبتک یہ دل رہین ستمہائے ناز تھا
صورت پذیر معنیٔ رنگین نہو سکے — گہرا ہر ایک چیز پہ رنگ مجاز تھا
وہ تو کہو کہ پارۂ دل کام آگئے — بپھرا ہوا یہ دیدۂ طوفان طراز تھا
حرمان تو دیکھ پھر بھی جگر خام رہگیا — ہر چند نالہ شعلۂ آتش گداز تھا
اہل جہان نے حشر سے تعبیر کردیا — اک مختصر سا قصۂ زلف دراز تھا
یہ کسکے انتظار مین ساقی تمام رات — آغوش کیطرح در میخانہ باز تھا
کیونکر سمجھ مین آئین تری پردہ داریان — جب رازدار ہی نہین بیکار راز تھا
جز تشنگیٔ شوق نہ تھا مدعائے شوق — رسوا ہوا جو محو سجود نیاز تھا
ممکن یہ دلکشی تھی کہان ممکنات مین — تیرا ہی حسن غازۂ روئے مجاز تھا
کل تک یہ دل فروغ شبستان ناز تھا — مسعود شمع قبر ہے جسکی فسردگی
صورت کوئی نباہ کی تھی ہی نہین اثر
وہ بے نیاز اور مجھے دل پہ ناز تھا

نوحۂ وطن

(از جناب انیس صاحب مصوری)

برباد آہ قوم کے میخانے ہو گئے — گم بادۂ خلوص کے پیمانے ہو گئے
میخانے اتحاد کے ویرانے ہو گئے — فرزانے اپنے دیس کے دیوانے ہو گئے
ابروتنے مژہ صفت تیر کھنچ گئی — اس ہند مین نفاق کی تصویر کھنچ گئی
آپس کی چھیڑ مونس و ہمراز ہو گئی — افسوس جنگ باعث اعزاز ہو گئی
بیکار اتفاق کی آواز ہو گئی — کاوش بہ صدقے قوت پرواز ہو گئی
بے پر کے بزم یار مین پروانے ہو گئے — خالی اثر سے قوم کے افسانے ہو گئے
حالت ہے انقلاب و تشتت کی آشکار — جدت پسند خیال ہے تفریق ہے شعار
کیا ہند کی فضا کا بھیانک ہوا غبار — اب کس کی دوستی کا کرے کوئی اعتبار
بلبل مین ہے خلوص نہ بو مین بو رہی — پروانو مین نہ سوز کی اگلی سی خو رہی
ہستی کے دو نو قوم مین سامان ہو گئے — تصویر بنکے رہ گئے بے جان ہو گئے
وہ اجتماع پہلے سے ویران ہو گئے — کیسی ہوا چلی کہ پریشان ہو گئے
ہستی کی ساری شورشین خاموش ہو گئین — ذی ہوش ہستیان بھی تو بیہوش ہو گئین
اب ارتباط قلب و زبان خواب ہو گیا — اقوال سے جدا ہوئے اعمال برملا
کیا انقلاب دہر مین یارب بپا ہوا — ہمکو انیس مکر سے خالی نہ اک ملا
کیسی بہار باغ مین ظلمت کا دور ہے — اندھیر ہے وطن مین جہالت کا دور ہے (مدینہ)

۷۸۶
ہفتہ وار
صداقت
چہارشنبہ ۱۳ مئی سنہ ۱۹۲۵ء

میدان صحافت

اخبار نویسی کے فرائض

یہ سچ ہے کہ کسی قوم اور ملک کی ترقی کا اندازہ اسکے اخبارون سے ہوتا ہے۔ لیکن یہ بھی یقینی ہے کہ وہی صحائف بداخلاقیون اور چھپی ہوئی کمزوریون کو نمایان بھی کر دیتے ہین جس طرح آئینہ چہرے کی خوبیون کے ساتھ ساتھ چہرے کی ذراسی بدنمائی کو بھی ظاہر کر دیتا ہے۔ بالکل اسی طرح ایک اخبار اپنے ایڈیٹر اور اپنے ملک کے مذاق کو دنیا والون کے سامنے کھول کر رکھ دیتا ہے۔ یورپ کے اخبارون نے اپنی ملک کی مدح سرائی کا فرض جس خوبی سے ادا کیا ہے۔ کہ آج ہم انکی روشن خیالی اور عالی دماغی کے انسے زیادہ معترف لیکن انھین کے ذریعہ سے ہمین ان حالات وخیالات کا بھی علم ہوگیا ہے۔ جنکو ہم پسندیدہ نظر سے نہین دیکھتے۔

ہندوستان مین بھی اخبار نویسی کا فرض روز بروز ترقی کر رہا ہے اور آے دن نئے نئے اخبار نکلتے رہتے ہین لیکن انمین بہت کم ایسے ہوتے ہین جو اخبار نویسی کے فرائض سے کماحقہ آگاہ ہون۔

اخبار نویسی جتنی آسان ہے اتنی ہی مشکل بھی ہے یہی سبب ہے کہ ایڈیٹران اخبار جب کسی مضمون پر قلم اُٹھاتے ہین تو یہ بھول جاتے ہین کہ جو کچھ ہم لکھتے ہین وہ قوم اور ملک کے لیے لکھتے ہین اور انھین اپنے مذاق سے زیادہ قوم اور ملک کے مذاق کا خیال رکھنا چاہیے۔

ہر ایڈیٹر جانتا ہے کہ اخبار نویسی کے فرائض مین دو اہم اور مفید فرض یہ بھی شامل ہین۔

(۱) قوم اور ملک کو ترقی کی شاہراہ پر لگانا۔

(۲) اور باہمی اختلافات کو مٹانا۔

لیکن جب وہ مضمون لکھنے بیٹھتا ہے تو اکثر اوقات اپنے خیالات اور جذبات کی دھن مین ان فرائض کو پس پشت ڈالدیتا ہے۔

بعض اخبارون کی زندگی کا مقصد ہی یہ ہوتا ہے کہ وہ اختلافات کو بڑھائین، اور ایک گروہ کو دوسرے گروہ کے مقابلہ مین اُبھارتے رہین۔ ہندوستان مین اس قسم کے اخبارون کی تعداد بہت زیادہ ہے جنکا مقصد سوا اسکے کچھ نہین کہ وہ مذہب کی آڑ لیکر دوسرے مذہب والون کی دل آزاری کرین۔ اس طرح مذہبی دیوانون کو اپنی طرف متوجہ کرلین گویا انکی نظر مین اخبار نویسی کا سب سے بڑا فرض حصول زر ہے جو بغیر ان دل آزار ہنگامہ آرائیونکے پورا نہین ہوسکتا۔

بدقسمتی سے آجکل ہندوستان مین ہندو مسلم کشمکش کے ایسے ایسے اسباب فراہم ہوگئے ہین کہ ایک ذراسی بات بھی انھین ایک دوسرے کے خلاف مخاصمانہ کارروائیون پر آمادہ کر دیتی ہے۔ اکثر ہندو مسلم اخبارات باہمی اختلافات کی دبی ہوئی آگ کو دامن سے ہوا دیکر بھڑکاتے رہتے ہین۔ ناعاقبت اندیشون کو یہ خبر نہین کہ جب یہ بھڑک اُٹھیگی تو خدا جانے کتنون کو جلاکر چھوڑیگی۔

ان اخبارون کو اپنی ڈیڑھ اینٹ کی مسجد الگ بنانے مین صرف اسوجہ سے لطف آتا ہے کہ قوم کا جاہل طبقہ ان تحریرون سے بہت متاثر ہوتا ہے اور اس طرح انکے قدردانون اور خریدارون کی تعداد بڑھتی ہے۔

ابھی زیادہ عرصہ نہین ہوا کہ لاہور سے دو اخبار "شیطان و لاحول" نکلے تھے جنکا مقصد زندگی صرف یہ تھا کہ ایک دوسرے کے خلاف زہر اگلین۔ کھُلی کھُلی گالیان دین اور اگر ہوسکے تو جلد سے جلد ہندو مسلمانون کو میدان مین معاندانہ حیثیت سے جمع کر دین شکر ہے کہ وہ دونون اپنے کیفر کردار کو پہونچ گئے۔ لیکن ہم دیکھتے ہین کہ لاحول و شیطان کے قائممقامون کی اب بھی کمی نہین جو دل کھولکر ایک دوسرے پر حملہ کرتے رہتے ہین۔

کیا ایسے دریدہ دہن ناعاقبت اندیش اور خود مطلب اخبارون کے متعلق کوئی تھوڑی دیر کیلیے بھی یہ خیال کرسکتا ہے کہ وہ فرائض اخبار نویسی کو بخوبی ادا کرتے ہین۔ کیا صلح کے بجاے جنگ اور امن کے بجاے فساد کی کوشش کرنا مستحسن ٹھرایا جاسکتا ہے

اس سے ہمارا یہ مدعا نہین کہ "صداقت" فرائض اخبار نویسی کو اچھی طرح ادا کر رہا ہے۔ ہان یہ ضرور ہے کہ وہ امن کو فساد اور اتفاق کو اختلاف پر ترجیح دیتا ہے۔ اسکی یہ خواہش نہین کہ ہندو و مسلم کی آتش اختلاف کو ہوا دیکر بھڑکا ہے بلکہ اسکی دلی تمنا ہے کہ اگر ہوسکے تو اسی آگ سے گلزار خلیل پیدا کر دے وہ ہندو و مسلم دونون کا خیر خواہ ہے وہ دونون کے اتحاد و اتفاق کو ملک کی بہبودی و فلاح کا واحد ذریعہ سمجھتا ہے۔ "صداقت" اگرچہ ایک مسلمان اڈیٹر کی نگرانی مین شائع ہوتا ہے لیکن نہ وہ مسلمانون کی بیجا حمایت کو مستحسن سمجھتا ہے نہ ہندوؤن کی بیجا تنقیص کو اب اگر کوئی اسے اس بنا پر ناقابل التفات سمجھے کہ وہ ایک اسلامی پرچہ ہے تو اسکا کوئی علاج نہین۔

ذیل مین ہم اپنے ایک مکرم دوست کا خط درج کرتے ہین جسمین آپ نے فرائض اخبار نویسی اور موجودہ کشمکش کے متعلق فاضلانہ وحکیمانہ خیالات کا اظہار کیا ہے۔ صداقت اپنے محترم دوست کی حوصلہ افزا تحریر کو رسمی شکریہ سے بے نیاز سمجھ کر مخلصانہ اظہار تشکر کا یہ انداز پسند کرتا ہے کہ وہ اپنے معزز کرم فرما کی خدمت مین کسی مستقل مضمون کی درخواست پیش کر دے۔ (ایڈیٹر)

از فرنگی محل لکھنو

برادر محترم دام مجدہ۔ السلام علیکم

صداقت پہونچا ممنون ہون پڑھا اور شوق ودلچسپی سے پڑھا اس دور مین میدان صحافت مین آنا اور اخبار نکالنا بڑی ہمت کی بات ہے ملک ایک شدید ہیجان مین ہے تقریباً تمام قواے عملی معطل ہورہے ہین بڑھتے ہوے قدم نہ صرف رک گئے ہین بلکہ جمعیت قہقری ہورہی ہے۔ پُرانے پروگرام سے نہ صرف بے اعتمادی ہے بلکہ ایک بڑی جماعت اسکو بیکار اور سچ یہ ہے کہ مہلک سمجھ رہی ہے۔ مقابلہ اور ترک موالات کی رو ظالمون اور غاصبون کی طرف نہین بلکہ ابناے وطن اور پڑوسیون کی طرف ہے۔

مسلمانونکی حالت سب سے زیادہ قابل توجہ ہے ۱۹ء کے بعد سے انکو ایک دشمن سے مقابلہ تھا مگر آج انکا آشیان نگاہ باغبان اور برق خاطف دونون کی زد مین ہے۔ دو دشمن ہین جنمین کس کا ضرر زیادہ ہے؟ اسکا تصفیہ تاہنوز نہین ہوا۔ ملک کا عام دلپسندیدہ مذاق یہ ہے کہ سنگھٹن اور پنڈت مدن مالوی اور انکے رفقا کے مقابلہ مین تمام قلمی، علمی، عملی اور دماغی قوتین صرف کر دی جائین لیکن کیا یہی ذریعہ نجات وفلاح ہے؟

بدقسمتی یا بعض بندگان شکم صنفیون اور صوفیونکی خوش بختی سے وہابیت وسنیت نجدیت وقادریت کا الگ ایک مستقل میدان کارزار گرم ہے غرض مجموعی حیثیت سے ملک علی العموم اور مسلمان بالخصوص ایک شدید ہیجان اور مختل کن اضطراب مین ہین سچ کہیے تو مسند مقتدائی ورہنمائی جاتی ہے عام مذاق کی مراعات کیجیے تو رب کعبہ ضمیر وایمان کی مخالفت کیجیے زیادہ عمیق نظر نہ ڈالیے اسی کانپور مین آپنے علی برادران اور مولانا عبدالباری کے شاندار جان نثارانہ خیر مقدم بلا مبالغہ کئی بار دیکھے ہین کل انکے ارشادات وحی ربانی اور ارشاد خداوندی کے بعد ہمارے لیے سب سے زیادہ مقدس وقابل عمل تھے لیکن آج جو بے اعتمادی بے خبری اور بدظنی ان محترم افراد کے متعلق ملک مین ہے اس سے آپ پوری طرح باخبر ہین۔ کل مولانا محمد علی آنکھون پر بٹھاے جاتے تھے لیکن آج وہ ہمدرد اور کامریڈ کیلیے اپیل پر اپیل کر رہے ہین لیکن ملک پنبہ بگوش ہے۔ کل ایک چھوٹے سے ضلع مین انکے درشن کیلیے جسقدر لوگ جمع ہوجاتے تھے غالباً آج انکے دونون اخبارونکی خریدارونکی فہرست کا آخری نمبر اس سے کئی سو کم ہوگا۔ اسکی علت واضح ہے کہ انھون نے وہ رنگ اختیار نہین کیا جو مسلمانون کی عام بدمذاقی کی وجہ سے مطلوب ہورہا ہے۔

پیارے بھائی! مین نے آپنے ایک زمانہ تک ساتھ پڑھا ہے۔ نہ صرف ہم لوگ بلکہ ہمارے اساتذہ آپ کی سنجیدگی، سلامت روی، اور رسائی دماغ کے مداح تھے۔ اسلیے آج جبکہ آپ ایک اخبار کے ادرات کے فرائض انجام دے رہے ہین مین آپ سے اسی سنجیدگی وسلامت روی کا متوقع ہون۔

قرآن شریف مین ہے قولوا قولا سدیدا یعنی اپنی ذمہ داری کو پوری طرح ملحوظ رکھکر بات کرو دوسری جگہ ارشاد ہوا ہے کہ سمع وبصر او قلب سب سے خدا کے یہان بازپرس ہوگی۔ کچھ نہ کہیے، کچھ نہ لکھیے، اور زاویۂ خمول مین پڑے رہیے یہ پروردگار عمرؓ کی قسم اس سے بہت اچھا ہے کہ کہیے اور غلط کہیے، لکھیے اور حقیقت سے دور ہوجایۓ۔

آپ مجھ سے زیادہ اس حقیقت کو سمجھ سکتے ہین کہ فرائض ادرات ادا کرنا بڑی ذمہ داری کی بات ہے حکومت کی ذمہ داریان نہین اسکو تو آپ ایسے باہمت پوری طرح برداشت کرسکتے ہین بلکہ اس شہنشاہ کی ذمہ داریان جو ہمارے دل کے ادنی وسواس سے بھی پوری طرح آگاہ ہے۔ دنیا کے سب سے زیادہ مکمل انسان کو اسوقت رہبری وہدایت کی ذمہ داری دی جاتی ہے جب ہزارون طویل راتین یاد خداوندی اور بہت سے دن ملک اور قوم کی حالت عرب کی سیاست پر غور کرکے اور اپنی صداقت و امانت کا کامیابی سے امتحان دے چکا ہے۔ پھر وہ معرکہ بدر مین اسوقت شمشیر بکف تشریف لاتا ہے جب ایک زمانہ تک غار حرا مین نفس اور قواے مادی کو پوری طرح زیر کرچکا تھا۔

محترم دوست اخبار نویسی بھی حقیقتاً قوم کی ہدایت ورہنمائی ہے اور انسانون کو خدا کی آواز پہونچانے کا ٹھیکہ لینا ہے مین جانتا ہون کہ آپ کا مقصد کسب زر نہین ہے بلکہ اس صداقت کا اظہار ہے جو ایک زمانہ سے آپ کے دل ودماغ مین جوش مار رہی تھی اسلیے مجھے عرض کرنے دیجیے کہ نفس نہین بلکہ ایمان معبودان باطل نہین بلکہ خداے برحق، عام مذاق نہین بلکہ آواز قرآنی کی اتباع کیجیے۔ اس طرح اگر خدا نہ کردہ آپ ناکام و غیر مقبول رہے تو اجر اخروی ضرور ملے گا۔

اسلیے آپ ہی جبکہ میدان صحافت مین آے ہین اور گویا اپنے کمزور سفینہ کو متلاطم سمندر مین ڈال رہے ہین بلالحاظ طغیانی وحوادث خدا پر اعتماد کرکے قوم کی ناخدائی فرمایئے اور ایک باخدا انسانکی طرح دنیاوی نہین تو اخروی کامیابی حاصل کیجیے۔

آخر مین آپ کو اجراے صداقت واعلان صداقت پر مبارکباد دیتا ہون خدا صداقت کو مکمل صداقت بنادے اور آپ کو اپنے مقاصد مین

([illegible] مولانا [illegible] انصاری [illegible])

بنگال پراونشل کانفرنس فرید پور مین

دیش بندھو داس کا خطبہ صدارت

بنگال پراونشل کانفرنس مین جس کا اجلاس ۲ مئی کو بمقام فریدپور منعقد ہوا دیش بندھو داس نے بنگالی زبان مین مندرجہ ذیل خطبہ صدارت ارشاد فرمایا۔

ہندوستان مین بار بار یہ سوال کیا جاتا ہے کہ ہماری نجات کا راستہ کونسا ہے۔"؟

ماضی کے تاریک دنون مین یہ سوال انفرادی طور پر اس روح کی طرف سے کیا جاتا تھا جو پرچھائیون کو دیکھتے دیکھتے تھک گئی تھی اور حقیقت کے حصول کے لیے بے تاب تھی لیکن آج تو ہندوستان کی مظلوم روح کی یہ آواز ہے کہ بتاؤ نجات کا راستہ کونسا ہے۔؟

آج مین بھی سوال آپ لوگون سے پوچھتا ہون تاکہ واضح طور پر یہ معلوم ہو جاے کہ وہ کیا کام ہے جسے ہمین پورا کرنا ہے۔ افراد کیطرح قوم کے سامنے بھی آج یہی سوال ہے کہ وہ غلامی زنجیرون کے گناہ سے کیونکر نجات کرے۔

اس گناہ کا ارتکاب ان لوگون کی طرف سے ہوتا ہے جو ان زنجیرون کو تیار کرتے ہین ان کے علاوہ وہ لوگ بھی گناہ کے مرتکب ہین جو ان زنجیرون کو بننے دیتے ہین۔

اس کے متعدد علاج ہین کیے جاتے ہین مثلاً "سلف گورنمنٹ" "ہوم رول" "مکمل آزادی" اور سوراج لیکن اسوقت تک یہ سب الفاظ ہی الفاظ ہین جبوقت تک کہ ان کا مفہوم واضح نہو اور پورے طور پر یہ نہ معلوم ہو کہ اپنے مقصد کے حصول کے لیے کونسا طریقہ اختیار کرنا چاہیے۔

ہندوستان مین ایسے لوگ بھی ہین جو جائز اور پرامن ذرائع سے اپنا مقصد حاصل کرنا چاہتے ہین۔ اور ایسے لوگ بھی ہین جو یہ سمجھتے ہین کہ تشدد کے بغیر سوراج حاصل کرنا ممکن ہے مین چاہتا ہون کہ چند تجاویز آپ کی خدمت مین پیش کرون تاکہ ان سوالات کے حل کرنے مین آپ کو کچھ مدد مل سکے۔ بنگال پراونشل کانفرنس کو نہایت صاف الفاظ مین بتا دینا چاہیے کہ آزادی کا نقطۂ نظر کیا ہے اور وہ کونسا طریقۂ کار ہے جو وہ اس مقصد کے لیے پیش کرتی ہے۔

میرے خیال مین آزادی سوراج کی نسبت بہت کم وسیع ہے اس مین شک نہین کہ اسکے معنی محکومی کے نہین ہین لیکن اپنی ذات مین یہ کوئی خاص نقطۂ نظر ہمارے سامنے پیش نہین کرتی مین یہ تو ایک لمحہ کے لیے بھی نہین کہتا کہ آزادی اور سوراج متضاد چیزین ہین لیکن ہمین جس بات کی ضرورت ہے وہ صرف آزادی نہین بلکہ سوراج کا قیام ہے۔ اگر یہ ہو کہ انگریز ہمین چھوڑ کر چلے جائین تو اس حالت مین ہندوستان آزاد تو ہو جاے گا۔ لیکن اس سے ہمین وہ تو حاصل نہ ہوگا جو ہم سوراج کے ذریعہ قائم کرنا چاہتے ہین۔ مین نے گیا مین اپنی تقریر صدارت مین کہا تھا کہ ہندوستان کی قوم ان لوگون پر مشتمل ہے جو بظاہر مختلف اور متضاد قسم کے ہین ان سب لوگونکو متحد کرنا ایک وقت طلب کام ہے لیکن بغیر اس کے سوراج ممکن نہین

اس سلسلہ مین مہاتما گاندھی کا تعمیری پروگرام بہت کافی تدبیر پر مبنی ہے اسوقت میرے لیے آپ کے پروگرام پر اظہار خیال کرنا اس لیے غیر ضروری ہے کہ آپ کو خود انکی مبارک زبان سے اُن کے پیام کے سننے کا فخر حاصل ہوگا۔ مین اس پروگرام سے پورے طور پر متفق ہون اور مین نہایت زور کے ساتھ اپنے اہل ملک سے درخواست کرونگا کہ وہ اس پر پورا پورا عمل کرین۔

آزادی کے متعلق دوسری بات یہ ہے کہ وہ آپ کے لیے ایک ایسا نظام لیکر نہین آیگی جو آپ سوراج کے ذریعہ قائم کرنا چاہتے ہین۔ لوگون مین اتحاد اور یکجہتی پیدا کرنے سے جن کا مین نے ابھی ذکر کیا ہے۔ میری مراد نظام اور امن کے قیام سے ہے۔

لیکن ایک بات صاف طور پر سمجھ لینا چاہیے کہ ہم جو کچھ قائم کرنا چاہتے ہین وہ ہندوستانیون کے مذاق، ان کے جذبات اور انکی روایات کے مطابق ہونا چاہیے۔ میرے خیال مین تو سوراج کا مقصد یہ ہے کہ اول تو ہم کو آزادی ہو کر ہم ایسے اثرات کو جو ایک دوسرے کے خلاف ہین اس طرح ٹھیک کرین کہ ان مین یکجہتی پیدا ہو جاے دوم یہ کہ ہم قومی بنیادون پر یہ کام کرین لیکن ہماری نگاہین ہزار دو ہزار برس قبل پر نہ پڑین بلکہ مستقبل پر ہماری نظر ہے اور ہمارے ذہن مین ہندوستانیون کی دائمی حالت جو ہے مثلاً جب مین نظم و نظام کا ذکر کرتا ہون تو میرا مفہوم اس سے مختلف ہے جو یورپ مین سوسائٹی اور گورنمنٹ کی بنیاد ڈسپلن پر ہے اور ڈسپلن (نظم) کی جس اسپرٹ پر یہ ساری عمارت کھڑی ہوئی ہے وہ فوجی ہے اور انگلستان جیسا کہ آج یورپ کی نظر کے سامنے ہے وہ اس فوجی ڈسپلن کی بدولت بنا ہے۔ یہ میرا کام نہین ہے کہ مین یورپین تہذیب کی مذمت کرون لیکن ہمارا راستہ اس سے بالکل مختلف ہے۔ تیسرے یہ کہ ہمارے کام مین کسی غیر طاقت کا دخل نہ ہو۔

اس لیے ہمین جو کچھ طے کرنا ہے وہ سوراج کا نصب العین ہے کہ محض آزادی جو ممکن ہے کہ سوراج کے منافی ہو۔ جب ہم سے یہ سوال کیا جاے کہ قومی آزادی کا نصب العین ہمارے نزدیک کیا ہے۔ تو ہم اس کا ایک ہی جواب دے سکتے ہین وہ یہ کہ "سوراج" مین نہ ہوم رول، چاہتا ہون اور نہ سلف گورنمنٹ، ممکن ہے کہ یہ چیزین اس مین آجائین جسے مین سوراج کا نام دیتا ہون۔ لیکن میری فطرت ہی رول (حکومت) کے لفظ سے بغاوت کرتی ہے چاہے وہ ہوم رول" یا فارن رول (غیر ملکی حکومت) سلف گورنمنٹ پر بھی میرا اعتراض یہی ہے لیکن اگر انکے معنی یہ ہون کہ اپنی حکومت اور اپنی ملازمت کے لیے حکومت، تو میرا اعتراض رفع ہو سکتا ہے لیکن اس حالت مین تو یہ سب باتین سوراج مین شامل ہونگی

اس کے بعد سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ یہ نصب العین سلطنت برطانیہ کے اندر رکھکر حاصل کیا جا سکے یا اسکے باہر اس کا کانگریس نے جو کچھ جواب دیا ہے۔ وہ یہ ہے کہ اگر سلطنت ہمارے حقوق کو تسلیم کرے تو سلطنت کے اندر رہکر اور اگر سلطنت ہمارے حقوق تسلیم نہ کرے تو سلطنت کے باہر۔ بہرحال ہمین اس کا موقع اس کا موقع چاہیے کہ ہم خود اپنی حالت کا احساس کرین۔ اپنے ملک کی ترقی کرین اور اپنے مقصد کو پورا کرین اصل مقصد یہ ہے کہ ہم آزادی سے زندگی بسر کر سکین اگر سلطنت ہمین اس کا کافی موقع دیتی ہے کہ ہم اپنی قومی ترقی کی راہ پر گامزن ہو سکین تو سلطنت کے اندر رہنے کے خیال کو ترجیح دینی چاہیے۔ لیکن جگناتھ کی گاڑی کی طرح سلطنت ہمارے جذبات کو اپنی شہنشاہیت کی تگ ودو سے پامال کرے تو سلطنت کے باہر سوراج کا قیام جائز ہوگا۔

اس مین شک نہین کہ سلطنت کے اندر رہنے کے خیال مین بہت سے فوائد معلوم ہوے ہین۔ آج نوآبادیون کی حکومت قائم کرنے کے خیال مین تو سلطنت سے علیحدگی کا مفہوم موجود نہین ہے یہ ایک ایسا اتحاد ہے جو ان فریقین کی مرضی سے ہوتا ہے جو اسے کرتے ہین اور اس اتحاد مین یقیناً علیحدگی کا رجحان پایا جاتا تھا لیکن اگر جنگ کے بعد تو عام طور پر یہ خیال کیا جاتا ہے کہ سلطنت اور اس کے ضروری حصے ایک دوسرے کے ساتھ مل جلکر رہ سکتے ہین۔

یہ محسوس کیا جاتا ہے کہ اس وقت کوئی قوم بھی دوسرے سے منقطع ہو کر نہین رہ سکتی جب کہ نوآبادیون کے سے درجہ کی حکومت مین اس سلطنت کے تمام حصص کی جن سے کہ سلطنت برطانیہ بنی ہے، پوری محافظت موجود ہو اور اس کا حق تسلیم کیا جاے کہ سلطنت کا بڑا حصہ پورے طور پر اپنی ترقی کر سکے تو اس مین وہ تمام باتین آجاتی ہین جو مین سوراج مین چاہتا ہون۔

میرے لیے تو یہ خیال خاص طور پر اہمیت رکھتا ہے مین اس کا خواہشمند ہون کہ ہر قوم پوری آزاد ہو اور دنیا مین امن و امان قائم ہو اور میرے خیال مین مختلف اقوام کا وہ مجموعہ جسے سلطنت برطانیہ کہا جاتا ہے اگر وہ صحیح راہ پر چلے تو اس کے ذریعہ یہ کام ہو سکتا ہے۔ اس لیے میرے نزدیک یہ ہندوستان کے لیے مفید ہے یہ سلطنت کے لیے مفید ہے اور یہ دنیا کے امن و امان کے لیے مفید ہے۔ ہندوستان سلطنت کے اندر رہکر آزادی حاصل کرے اور اس طرح عالم انسانیت کی ایک اہم خدمت انجام دے اب رہا طریقہ کار یہ ہمیشہ نصب العین کا جزو ہوا کرتا ہے۔ اس لیے جب ہم طریقہ کار کے متعلق سوچین تو ہم کو نصب العین کو ہمیشہ پیش نظر رکھنا چاہیے۔

اس نصب العین کو پیش نظر رکھتے ہوے تشدد ہماری زندگی اور اسکے ضمیر کے منافی ہے۔ مین ایک لمحہ کے لیے بھی یہ نہین کہتا کہ ہندوستان مین جنگین نہین ہوئین یا تشدد استعمال نہین کیا گیا تاریخ کا ہر طالب علم جانتا ہے کہ یہ بات نہین ہے لیکن بعض اوقات بہت سی باتین ایسی ہوتی ہین جو زبردستی ہماری زندگی ہی ہو جاتی ہین اور تاریخ کا طالب علم اسے بھی جانتا ہے کہ ان باتون کو کس طرح کسی قوم کی فطرت سے علیحدہ کیا جا سکتا ہے۔ تشدد یورپ کی طرح ہمارے خمیر مین داخل نہین ہے یورپ کے تشدد کے رجحان کو قانون سے روکا جاتا ہے جو موجودہ جسمانی قوت پر منحصر ہے۔

ہندوستان ہمیشہ روایات اور رواج کی پابندی کے عادی ہین اور وہ اپنے آپ کو تشدد کے طریقون سے علیحدہ رکھتے ہین ہمارا گاؤن کا نظام عدم تشدد کا بہترین نمونہ ہے ہمارے ہان قصے ہوے لیکن ہمیشہ وہ آپس کے سمجھوتہ سے طے ہوتے آے ہین۔ کوئی چیز جو ہماری اس فطرت کے خلاف ہوگی وہ ناکام رہیگی اس لیے مجھے یہ اعلان کرنے مین ذرا بھی تامل نہین ہے کہ ہماری آزادی انقلابی کارروائیون سے حاصل نہین ہوگی اگر ہندوستانیون کی نفسیات سے قطع نظر بھی کر لیجیے تو ایک محکوم کس طرح ایک نہایت منظم حکومت کے خلاف اس قسم کا تشدد کر سکتی ہے جس کے ذریعہ سے وہ کوئی کامیابی حاصل کر سکے۔ فرانس اور بعض دیگر ممالک کے انقلابات کی مثالین پیش کرنا بالکل فضول ہے وہ زمانے وہ تھے جب دست بدست جنگ ہوا کرتی تھی اور لوگ کامیاب بھی ہو جایا کرتے تھے کیا آج کوئی شخص یہ خیال کر سکتا ہے کہ جدید قسم کی ایک منظم حکومت کو ان طریقون سے درہم برہم کر سکتا ہے؟ مین تو یہ سمجھتا ہون کہ اس قسم کا مسلح انقلاب آج انگلستان مین بھی ناممکن ہے

دوسری بات یہ ہے کہ تشدد اس اجتماعی قوت کی جڑون پر کلہاڑی مارتا ہے جسمین اجتماعی قوت کے بغیر سوراج کا حصول ناممکن ہے۔ تشدد کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ حکومت کی طرف سے بھی تشدد ہو اور ممکن ہے کہ وہ اس قدر شدید ہو کہ لوگون مین سوراج کا جوش و خروش کم ہو جاے مین ان نوجوانون سے پوچھتا ہون جو انقلابی

کاروائیاں کرتے ہین کہ کیا وہ سمجھتے ہین کہ لوگ ان کا ساتھ دینگے جب جان و مال کا خطرہ ہوتا ہے تو وہ لوگ جو یہ خیال کرتے ہین کہ انکو نقصان پہونچیگا تو وہ لوگ ایسے طریقہ کار سے کنارہ کرتے ہین جس سے انکو نقصان پہونچے اس لیے یہ طریقہ کار نا قابل عمل ہے یہ مجھ سے بہت بعید ہے کہ مین ان نوجوانون کی نسبت یا ان کے حب وطن کے خلاف ایک حرف بھی کہون لیکن جو طریقہ کار انھون نے اختیار کیا ہے وہ ہمارے ضمیر کے خلاف ہے اس لیے وہ بقول مہاتما جی کے "وقت اور قوت کی تضیع ہے" مین بنگال کے نوجوانون سے اپیل کرونگا کہ چاہے وہ دل سے اس طریقہ کار کے کتنے بھی حامی ہون لیکن اس خیال کو ترک کردین اور مین بنگال پراونشل کانفرنس سے کہونگا کہ وہ نہایت صاف الفاظ مین اعلان کردے کہ تشدد کے ذریعہ آزادی حاصل نہین ہوسکتی

(باقی آئندہ)

بحکم بابو انند بہاری لال صاحب بہادر بی-اے ایل-ایل-بی-اڈیشنل منصف اول کانپور

نوٹس نسبت دکھانے وجہ کے (عام طور پر)

بعدالت اڈیشنل منصف اول کانپور

مقدمہ دیوانی نمبر ۳۳۸ بابت سنہ ۱۹۲۴ء

متفرقات نمبر ۵۰ بابت سنہ ۱۹۲۵ء

پنڈت ٹیکناتھ ولد پنڈت بساون لال برہمن مصر وزمیندار موضع سیسہ مئو پرگنہ وضلع کانپور

بنام نیلکنٹھ وغیرہ

بنام منشی شوکت حسین ولد ہدایت اللہ قوم مسلمان ساکن محلہ گوالٹولی شہر کانپور

چونکہ مدعی نے درخواست اس عدالت مین گذرانی ہے کہ حسب دفعہ ۱۵۱ ضابطہ دیوانی- لہذا تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ تم اصالتاً یا معرفت کسی وکیل کے جو حالات مقدمہ سے بخوبی واقف ہو- بتاریخ ۲۳ مئی سنہ ۱۹۲۵ء بوقت ۱۰ بجے دن قبل دوپہر اس عدالت مین حاضر ہوکر- درخواست کے خلاف وجہ دکھاؤ- اگر ایسا نہ کروگے تو درخواست مذکور تمہاری غیر حاضری مین یکطرفہ سماعت ہوگی-

آج بتاریخ ۱۱ ماہ مئی سنہ ۱۹۲۵ء میرے دستخط اور مہر عدالت کے جاری کیا گیا-

دستخط منصرم

(مہر عدالت) عدالت اڈیشنل منصف اول کانپور

مولانا شوکت علی کا پیغام عازمان حج کو

بمبئی ۱۱ مئی مولانا شوکت علی بذریعہ تار مطلع کرتے ہین کہ خدا کا شکر ہے کہ آج یہان حج کی اجازت کے متعلق احکام نافذ ہوگئے ہین کل سے ٹکٹ جاری کیے جاینگے تیسرے درجہ کا کرایہ ۱۲۵ روپیہ ہے اور کرایہ واپسی ۱۹۵ روپیہ ہے ٹرنر مارسین اسٹیمر جہانگیر جمعہ کو (۱۵) روانہ ہوگا- ۶ سو عازمان حج یہان سے اور ۵ سو عازمان حج کراچی سے روانہ ہونگے ٹرنر مارسین اسٹیمر اکبر ۲۲ مئی کو یہان سے روانہ ہوگا اور تیسرا اسٹیمر ۲۷ مئی کو اور چوتھا شروع جون مین روانہ ہوگا- اگر ضرورت ہوئی ایک یا دو جہاز اور دستیاب کرلیے جائینگے شوشتری کا جہاز سلطان ۲۰ مئی کے بعد مل سکے گا- جو لوگ حج کا ارادہ رکھتے ہین ۴

بیرونیات

بغاوت کردستان

روزنامہ خلافت ناقل ہے کہ کردستان کی بغاوت مین انگریزون کا ہاتھ ہے اس حقیقت کا ثبوت ان ہتھیارون اور گنیون سے ملتا ہے جو باغیون کے پاس سے برآمد ہوئی ہین بمقام گنج کافی مقدار مین ایسے ہتھیار پائے گئے جو انگلستان کے تھے-

شیخ سنوسی کی مصروفیتین

مکہ معظمہ کی خبرین مظہر ہین کہ سید السنوسی الکبیر بلاد حجاز کے مختلف علاقون مین سفر کررہے ہین اس سیاحت کا مقصد یہ معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانون مین حج کا خیال پھیلایا جائے اور سید سنوسی نے ہندوستان کے متعدد اکابر اسلام کو بھی خطوط لکھے ہین جنمیں بلاد مقدسہ کی زیارت کرنے کی دعوت دی ہے- حجاز کی خبر ہے کہ سید سنوسی نے ایک تقریر بھی کی جسمین تمام اقوام اسلامیہ سے اتحاد کی اپیل کی- ابھی تک اس خبر کی تصدیق نہین ہوئی کہ سلطان ابن سعود ریاض جانے والے ہین- حربی حلقون مین جو سکون اسوقت ہے وہ اس حقیقت پر دلالت کرتا ہے کہ حجازیون اور نجدیون مین عملاً جنگ ملتوی ہے جیسا کہ ماہ رمضان المبارک کے احترام کا تقاضا تھا- کیا اچھا ہو اگر دنیاے اسلام کے روشن خیال حضرات اس موقع کو غنیمت سمجھین- عرب کی دو اسلامی جماعتون مین مصالحت کرانے کا ایک اور موقع پیدا ہوگیا ہے- یہ تو ظاہر ہے کہ گو انہین آج اختلافات ہون مگر مستقبل مین انھین اس امر کا احساس ضرور کرنا پڑیگا کہ وہ آپس مین اتفاق اور مفاہمت سے رہین-

امام یحییٰ اور اطالیہ

امام یحییٰ کے جس لشکر نے حدیدہ پر قبضہ کرلیا ہے اسکی تعداد صرف چار ہزار ہے معلوم ہوا ہے کہ اطالوی حلقون مین ادریسی کی شکست پر بہت مایوسی ہے کیونکہ اطالیہ نے عرصہ دراز کی کوششون کے بعد ادریسی پر اپنا اثر قائم کیا تھا- یہ بھی خبر ہے کہ اطالیہ سے بہت جلد ادریسی کے لیے سامان جنگ پہونچیگا- اور اطالیہ کی یہ کوشش ہوگی کہ ادریسی کا علاقہ پھر واپس ملجاے- امام یحییٰ نے اعلان کیا ہے کہ مین جو کچھ کررہا ہون اس کا مقصد اتحاد عرب ہے-

فرانس اور ریف

لنڈن ۸ مئی پیرس کے اخبارات مراکو مین فرانس کی کارروائیون کی طرف اپنی توجہ مبذول کررہے ہین ٹائمز کا نامہ نگار مقیم پیرس لکھتا ہے کہ کسی قسم کے خطرہ کا اظہار نہین کیا جارہا ہے لیکن اس امر پر زور دیا جارہا ہے کہ اسکی فوجی حیثیت نظر انداز کرنے کے قابل نہین ہے ریف نہایت ہوشیاری سے حملہ کرتے ہین اور اسمین اکثر گولی بارود کا استعمال ہوتا ہے- ریفیون کو سزا دینی چاہیے اور انکے اپنے علاقہ مین انکو لوٹانا چاہیے-

جرمنی اور فرانس

لنڈن ۹ مئی موسیو بریان نے وزارت کے روبرو بیان کیا کہ جرمنی کو بھیجنے کیلیے مین نے جو یادداشت تیار کی ہے اسکی رو سے جرمنی کو اس امر پر مجبور نہین کیا جاے گا کہ حفاظتی پیکٹ پر بحث ومباحثہ کرنے سے قبل وہ لیگ اقوام مین شرکت کرے لیکن اسکو مطلع کردیا جائیگا کہ جب تک کوئی عملی قدم نہ اٹھایا جاے فرانس کوئی فیصلہ نہ کریگا مزید برآن یہ کہ پیکٹ ایسا ہو کہ وہ پہلے صلحنامون پر تصدیق کرے-

لارڈ ملنر کی نازک حالت

لنڈن ۱۰ مئی- لارڈ ملنر کی حالت بہت نازک بیان کی جاتی ہے-

ہندوستان

حج کے متعلق سرکاری اعلان

شملہ ۱۱ مئی نظارت خارجیہ کی طرف سے حسب ذیل مزید اطلاع جو اسکو حج کی حالت کے متعلق ریذیڈنٹ عدن کی جانب سے موصول ہوئی ہے شائع کی گئی ہے-

عدن مین سلطان ابن سعود کے ایجنٹ کا یہ بیان ہے کہ رابغ اگرچہ ابن سعود کے قبضہ مین ہے مگر وہ بالفعل اس قابل نہین ہے کہ وہان عازمان حج اتر سکین انکے خیال مین انکے لیے مناسب بندرگاہ قنفذہ اور لیث ہین- اور لیث کو ترجیح دینی چاہیے کیونکہ وہ مکہ سے قریب ہے قنفذہ کے ذریعہ سے ۸ دن سے کم کا سفر نہین ہے سنیر بحری افسر بحر احمر کا بیان ہے کہ جہاز کا لیجانا خالی از خطرہ نہین ہے اور زائرین کے جہاز کو اسکی کوشش نہ کرنی چاہیے اسوقت تک صرف ایک اسٹیمر "ہلال" عدن سے قنفذہ گیا ہے- رابغ کے متعلق یہ ہے کہ جدہ مین ملک معظم کی کونصل نے یہ رپورٹ کی ہے کہ رابغ سے مکہ کو جانیوالا راستہ اب بھی دشمنون کے رقبہ مین واقع ہے اور اگر کوئی شخص اس راستہ سے جائیگا- تو خطرات جنگ سے اسکو دوچار ہونا پڑے گا-

انجمن ہلال احمر کو حضور نظام کا عطیہ

سکندرآباد حضور نظام نے انجمن ہلال احمر کو ان مسلمانون کی امداد کے لیے جنکو تبادلہ آبادی کے سلسلہ مین ٹرکی مین آکر آباد ہونا ہوگا پچاس ہزار روپیہ کا شاندار عطیہ مرحمت فرمایا-

مسز بسینٹ کا مسودہ سوراج

ستارا ۱۱ مئی مہاراشٹر پراونشیل کانفرنس نے آج کے اجلاس مین بالاتفاق راے مسز اینی بسینٹ کے مسودہ قانون سے عام طور پر اپنی موافقت اور اس پر اپنی خوشی کے اظہار مین ایک تجویز پاس کی ہے-

مہاتما جی اور مسٹر داس کو لنڈن بلانے کی تحریک

اخبار فارورڈ کے نامہ نگار لنڈن کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ لارڈ ونٹرٹن نے دارالعوام مین جو جواب دیا اس کے باوجود سیاسی حلقون مین یقین کیا جاتا ہے کہ مہاتما گاندھی اور مسٹر سی آر داس کو گورنمنٹ کی طرف سے انگلستان مین مدعو کرنے کی سلسلہ جنبانی ابھی تک ہورہی ہے چنانچہ لارڈ ریڈنگ اور وزیر ہند مین ابھی تک اس مسئلہ پر گفت وشنید جاری ہے- نامہ نگار مذکور لکھتا ہے کہ مجھے یقین دلایا گیا ہے کہ چند ذمہ دار اصحاب کی طرف سے لارڈ برکن ہیڈ وزیر ہند پر زور دیا جارہا ہے کہ اس نادر موقع کو ہاتھ سے نہ جانے دین اور مسٹر داس و گاندھی کو مدعو کرکے ہندوستانی کی سیاسی مشکلات کا خاتمہ کردین

کھدر پر چنگی نہ لی جاے

الہ آباد ۹ مئی پنڈت جواہر لال نہرو جنرل سکریٹری آل انڈیا کانگریس کمیٹی نے الہ آباد مینوسپل بورڈ کو ایک تحریر بھیجی ہے جسمین یہ تجویز پیش کی ہے کہ تمام ایسے کپڑون پر جو ہاتھ سے بنے گئے ہون چنگی نہ لی جایا کرے اسی تحریر مین آپ نے یہ بھی لکھا ہے کہ مینوسپلٹی مین تمام کام کرنے والون کی وردی کھدر کی بنائی جاے اس خط پر مینوسپلٹی کے اس اجلاس مین غور کیا جاے گا- جو ۱۶ مئی کو منعقد ہوگا-

---

۴ انہین ۱۶-۱۷ مئی سے قبل بمبئی پہونچ جانا چاہیے-

مقامی خبرین

زمین کا معاملہ ۶ مئی کے جلسہ بورڈ مین زمین کے قطعات مینوسپل کے عملہ کو نیلام شدہ قیمت پر دینے کے مسئلہ پر بڑی دلچسپ بحث ہوئی بالآخر ملازمین کو زمین دینے کا رزولیوشن پاس ہوگیا۔

ترقیان دوسرا معاملہ عملہ کی ترقیون کا تھا بورڈ نے اول گریڈ کے سب ملازمون کو علاوہ دو شخصون کے ترقیان دی ہین۔ ہم نہین سمجھے کہ بورڈ نے ان دو شخصون کو کیون محروم کیا اور انھون نے کیا ایسا جرم کیا تھا جو ترقی سے محروم رہے؟ اور سکنڈ و تھرڈ گریڈ کے ملازمون نے کیا قصور کیا جو انکو بالکل ہی نہین دی گئی۔ حالانکہ ضروریات کے لحاظ سے یہی سب سے زیادہ ترقی کے مستحق تھے۔

الاونس بورڈ نے الاونس کے مسئلہ پر مزید غور کرنے سے انکار کر کے قاعدے کی پابندی کی ہے اور اسکے لیے بورڈ مبارکباد کا مستحق ہے۔ لیکن آفیٹنگ الاونس بورڈ کیسے بند کر سکتا ہے کیونکہ آفیٹنگ الاونس اس لیے دیا جاتا ہے کہ ایک کم تنخواہ کا ملازم ایک بڑی تنخواہ کے ملازم کا کام انجام دیتا ہے اور اگر وہ الاونس کا مستحق نہین قرار دیا جاے تو اسکو اس جگہ کی پوری تنخواہ دی جاے۔ ورنہ بلا اسکے بڑی ذمہ داری لینے کی اس کو ضرورت کیا ہے۔ اور اسکو دلچسپی کیا ہوسکتی ہے۔

ایگزیکیوٹو افسر مسٹر ایس۔ این تیواری ایگزیکیٹو افسر تشریف لے آے اور انھون نے اپنے عہدہ کا چارج لے لیا۔ بورڈ مین آپ کی ذات سے بڑی بڑی اصلاحون کی توقع کی جاتی ہے۔

اخباری دنیا ایڈیٹر صاحب برتمان کانپور جیل سے تبدیل کر کے نینی جیل بھیجدیے گئے ہین ہفتہ وار اخبار ہوشیہ ہندی اب روزانہ شایع ہونے لگا ہے۔

علالت بابو پرشوتم داس ٹنڈن لاہور سے واپسی مین بیمار ہوجانے کیوجہ سے کانپور مین اتر پڑے ہین آپ کی طبعیت ابھی تک اچھی نہین ہوئی ہے خدا آپ کو جلد صحت عطا کرے۔

جدید ٹکس ڈسٹرکٹ بورڈ کے جدید ٹکس کی حمایت مین پنڈت شیو کمار جی نے ایک طولانی مضمون لکھکر ٹکس کی ضرورت اور اسکے فوائد دکھاے ہین۔ لیکن بجٹ کی کاپی لوگون کو طلب کرنے پر بھی نہین دیجاتی اور بورڈ کے جلسون مین پبلک کے آنے کی ممانعت ہے اور بورڈ کی کارروائی پبلک اخبارون مین نہین چھاپی جاتی اور اس طرح بورڈ کے حالات پبلک سے پوشیدہ رکھتے ہین ایسی حالت مین اگر پبلک کو بدگمانی ہو تو کچھ بیجا نہین۔ اگر عوام کو یہ یقین ہوجاے کہ آمدنی مناسب طریقہ سے خرچ کیجاتی ہے اور ٹکس کے اضافہ کی واقعی ضرورت ہے تو وہ اس کے لیے تیار ہوسکتی ہے۔

آمد مزدور سبھا کے سالانہ جلسہ کے موقع پر اسی ماہ مین لالہ لاجپت راے جی تشریف لائینگے اسوقت ہندو سبھا مینوسپل بورڈ اور بعض دیگر انسٹی ٹیوشن کی طرف سے آپ کو اڈریس دے جاوینگے۔

قتل مہیشوری محال مین ایک عورت قتل کردی گئی ہے۔ اسکی باقاعدہ تحقیقات ہورہی ہے۔

اموات سیول والی گلی مین ۴ آدمی قفلی کھاکر مرگئے ہین اور متعدد اشخاص بیمار پڑے ہوے ہین۔ معلوم ہوا ہے کہ پولیس اسکے متعلق تحقیقات کررہی ہے۔

ترکی پہلوان کانپور مین ترکی پہلوان محمد آفندی نے اپنی خداداد طاقت کے حیرت انگیز کرشمے دکھاے یعنی نصف انچ موٹی بارہ فٹ لانبی سریا کو ایک ہاتھ سے کلائی پر لپٹنا ۱۲ انچ موٹے پتھر کو سر پر رکھکر ہتھوڑے سے تڑوانا ڈیڑھ انچ موٹی لوھے کی سلاخ کو سینے پر رکھکر چھینی سے کٹوانا۔ کچے انڈے کو دو انگلیون سے توڑنا۔ وغیرہ وغیرہ بس

جلسہ ۱۰ مئی ۸ بجے رات کو مارواری ودیالیہ مین آیندہ کانگرس کے انتظامات کے سلسلہ مین ایک جلسہ منعقد ہوا کانگرس کے پنڈال کے لیے کئی جگہین تجویز کی گئی ہین مگر اسکے متعلق ابھی تک کوئی فیصلہ کن راے نہین قائم کی گئی ہے۔

مراسلات

ایڈیٹر صاحب تسلیم۔

آپ نے کانگرس پارٹی سے رواداری و انصاف سے کام لیکر مسلم سکریٹری کے تقرر کی اپیل کی ہے مگر آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ کانگرس پارٹی حکمران پارٹی کے امیدوار کا ساتھ اصولاً نہین دے سکتی کیونکہ حکمران پارٹی نے اپنی کثرت کے زعم مین اقلیت پارٹی کے ساتھ ادنی رواداری بھی کبھی نہین برتی اس دفعہ دو ایک کمیٹیان دی گئی ہین مگر ان مین کثرت ممبران ایسی رکھی گئی ہے جو چیرمینون کے خلاف پارٹی کے ہین۔ ڈاکٹر مراری لال صاحب کو انسداد گندگی دریا کی کمیٹی کا چیرمین بناکر کوئی حوصلہ افزائی نہین کی گئی ہے بابو نراین پرشاد صاحب نگم کو جو کمیٹیان دی گئی ہین ان مین ممبران اس طرح کے ہین کہ کورم کا ہونا ہی مشکل ہے۔ اور ان کمیٹیون کے چیرمین اردلیون سے بھی محروم ہین (جو کمیٹی کی چیرمینی کا ظاہری فائدہ ہے)۔ ایسی حالت مین کانگرس پارٹی دوسری پارٹی کے امیدوار کو کس طرح سپورٹ کر سکتی ہے اور اسکی کوئی شکایت بھی نہ ہونی چاہیے۔ اگر مسلم جماعت یہ چاہتی ہے کہ کوئی مسلمان سکریٹری ہو تو مسلم حضرات مسٹر قدوائی کو سپورٹ کرین تو کانگرس پارٹی بھی انکی امداد کے لیے تیار ہے اور اس طرح مسٹر قدوائی دونون پارٹیون کے اتفاق راے سے منتخب ہوسکتے ہین۔

ایک ہندو۔ کانپور

کیا یہ ممکن ہے کہ کانگرس پارٹی مسٹر قدوائی کو اپنے کنڈیڈیٹ کی حیثیت سے پیش کرے؟ (ایڈیٹر)

الکٹرو ہومیو پیتھی

اس علاج مین جملہ قسم کے پھوڑے خواہ وہ اندرونی ہون یا بیرونی بلا عمل جراحی کے بلا کسی تکلیف کے کامیابی کے ساتھ شفایاب ہوتے ہین دوا کے استعمال کرتے ہی درد کافور ہوجاتا ہے اور نشتر لگانے کی ضرورت محسوس نہین ہوتی۔ اچھے ہونے کے بعد پھوڑے کا نام و نشان بھی باقی نہین رہتا اور نہ کسی قسم کا عیب باقی رہ جاتا ہے جیسے کہ ناسور وغیرہ جو کہ اکثر عمل جراحی کرنے سے ہوجاتا ہے۔ یہان تک کہ کینسر یعنی سرطان۔ دُمبل۔ کاربنکل۔ اور ہر طرح کے ٹیومر یعنی بتوری وغیرہ کلی طور سے شفایاب ہوتے ہین۔

B. Hamme [illegible] کی راے ہے کہ میرے منہ مین ایک بتوری ہوئی اور دو مرتبہ آپریشن کرانیکے بعد ڈاکٹر کی راے تھی کہ اسکے پھر پیدا ہونے کا اندیشہ ہے چنانچہ پھر پیدا ہوا۔ مگر الکٹرو ہومیو پیتھی علاج کرنے سے بالکل اچھا ہوگیا اور پھر کسی قسم کی شکایت نہوئی۔

ڈاکٹر این۔ ایل سنہا۔ سٹیشن روڈ کانپور

سلطان عبد الحمید کے صاحبزادے کی شادی ایک یورپین لیڈی سے

ایک قریبی اشاعت مین ولایتی معاصر ایوننگ اسٹنڈرڈ نے خبر دی ہے کہ سلطان عبد الحمید خان کے چھوٹے صاحبزادے پرنس برہان الدین لیڈی شولٹو ڈگلس سے شادی کرنے والے ہین یہ خبر یورپین حلقون مین نہایت دلچسپی کے ساتھ سنی گئی ہے۔ کیونکہ یہ پہلا موقع ہے کہ ایک ترکی شہزادہ عیسائی لیڈی سے شادی کرے گا۔ نیز اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اب ترک کسقدر آزاد ہوگئے ہین۔

شہزادہ موصوف نہایت وجیہ الشکل آدمی ہین اپنے والد کی بادشاہت کے زمانہ مین انکی سواری نہایت شان و شوکت کے ساتھ قسطنطنیہ کی سڑکون پر گذرا کرتی تھی اور شہزادہ کی زرق برق پوشاک اور شاندار چہرہ دیکھا جاتا تھا۔

ٹرکی مین طلاق دیدینا نہایت آسان ہے صرف یہ خواہش کافی ہے کہ وہ آزاد ہونا چاہتا ہے اور بس امام یا قاضی اعلان کردے گا کہ طلاق ہوگئی۔

نقد و تبصرہ

اب فاختہ اُڑیگی کیونکر خلیل خان سے

(گذشتہ سے پیوستہ)

(۱)

گذشتہ ہفتہ مین بوجہ عدم گنجائش اس تنقید کا صرف ایک ٹکڑا شائع ہو سکا تھا۔ لیکن اس نمبر مین ہم اسے مکمل شائع کیے دیتے ہین۔ سلسلہ کا ربط قائم رکھنے کے لیے۔ ناظرین اس شعر کو پیش نظر رکھین۔

تھی شب غم اعظمی اک محشرستان خیال
ہائے کن لفظون مین شرح دفتر غم کیجیے

کیونکہ تنقید کا ابتدائی حصہ اسی شعر سے متعلق ہے (ایڈیٹر)

اعظمی صاحب کہتے ہین میری غم کی رات بھی ایک محشرستان خیال تھی یعنی خیالات پریشان کا ایسا ہجوم تھا کہ ایک حشر کیا خدا جانے کتنے حشر بپا ہوا کرتے تھے۔ پھر دوسرے مصرع مین فرماتے ہین کہ ہاے وہ الفاظ کہان سے لاؤن جن کی مدد سے اپنے دفتر غم کی شرح کرون۔ اگر آپ مناسبت تلاش کرتے ہین تو محشر اور دفتر کے لطیف تناسب پر غور کیجیے۔ میدان حشر مین اعمال انسانی کے دفتر کھولے جائینگے۔ شاعر کہتا ہے کہ رات کیا تھی ایک محشرستان خیال تھی (محشر نہین بلکہ محشرستان) اور اس محشرستان مین غم کا دفتر کھلا تھا۔ لیکن افسوس کہ مجھے وہ الفاظ نہین ملتے جنکی مدد سے اس دفتر کی شرح کرون۔ اب بتایئے "شام فراق" زیادہ مناسب ہے یا "محشرستان خیال" نظم کے اگلے اشعار پڑھیے تو محشرستان خیال کا مضمون خود بخود صاف ہو جائیگا۔ اور ساتھ ہی یہ بھی معلوم ہو جائیگا کہ غریب "طوفان بلا" کو اس نظم سے کوئی واسطہ نہین۔ ؎

یاس کہتی تھی کہ میرا دل بہلنے کے لیے
پھر تمناؤن کو وقف رقص بیہم کیجیے

دل یہ کہتا تھا کہ صدقے اس فریب ناز کے
بزم ہم ترتیب دین اور آپ برہم کیجیے

نالہ کہتا تھا کہ اب خاموش رہنے دیجیے
کیا تمنا ہے کہ پھر رسوائے عالم کیجیے

اشک کہتے تھے کہ اپنی جان کو ہم رو چکے
اب نہ ہنسکر ہم کو گریان مثل شبنم کیجیے

روح کہتی تھی کہ پھر یہ آگ کیون بھڑکایئے
کس لیے پھر مجکو وقف سوزش غم کیجیے

ہو رہی تھی میری تخئیل پریشان بھی ادا(س)
وہ بھی کہتی تھی کہ ان جگر کو کباب کم کیجیے

قوت ادراک بھی یہ کر چکی تھی فیصلہ
بیٹھ رہیے اور تمناؤن کا ماتم کیجیے

کہیے اب محشرستان خیال کی حقیقت سمجھ مین آئی پہلے شعر مین شاعر نے اعتراف کر لیا ہے کہ ناکردہ الفاظ کہان کہ مین دفتر غم کی شرح کر دون۔ لیکن آگے چلکر جن الفاظ مین بھی ہو سکا ان خیالات کے ادا کرنے کی کوشش کی ہے اور سچ یہ ہے کہ کامیاب کوشش ہے معاف کیجیے گا اگر چند ناشناس ادب نہ سمجھین تو نظم کی خوبیون پر حرف نہین آسکتا۔ سعدی صاحب فرماتے ہین ؎

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم
چشمہ آفتاب را چہ گناہ

دوسرے شعر کے متعلق آپکی فاختہ بازی ملاحظہ ہو

کیا یاس کے بھی دل ہوتا ہے، ہاتھ پاؤن ہوتے ہین اس بناوٹ کا سامع کے دل پر کیا اثر ہو سکتا ہے دوسرے مصرع مین رقص بیہم کی ایک ہی کہی، یہ رقص بیہم دنیا مین کس قسم کا ناچ ہوتا ہے تمناؤن کے یہ فعل ہونگے، دل تڑپائیگی، گدگدائیگی، ولولے بڑھائیگی، ذرا اتنا سمجھا دیجیے کہ تمنائین رقص بیہم کیونکر ہونگی"

خدا کے لیے ذرا خلیل صاحب کے دماغ کی خبر لینا، دیکھنا آخر یہ فرماتے کیا ہین الٰہی خیر۔ چار سطرون کا لکھنا بھی مشکل ہو گیا، تمناؤنکے یہ فعل ہونگے، دل تڑپائیگی، گدگدائیگی، ولولے بڑھائیگی ذرا اتنا سمجھا دیجیے، تمنائین رقص بیہم کیونکر ہونگی" سبحان اللہ

معلوم ہوتا ہے کہ آپ تمناؤن کے رقص ہی کے قائل نہین جناب خلیل صاحب آپ تو ماشاء اللہ تمناؤن کا رقص اکثر دیکھتے رہتے ہین۔ فاختہ بازی نہ سہی شعر بازی سہی کیا وہان تمنا کا رقص نہین ہوتا۔ اگر رقص تسلیم ہے تو رقص بیہم مین کیا تردد ہے۔ ایک تمنا نکلی دوسری اسکے بعد پھر رقص کرتی ہوئی موجود ہوئی یا تھیٹر کی سہیلیون کی طرح یکے بعد دیگرے تمنائین متواتر رقص کرتی رہین۔

اگر بیہم کی ترکیب کھٹکتی ہے تو مومن سے پوچھیے وہ حضرت بھی فرما گئے ہین ؎

بیہم سجود پائے صنم پر دم وداع
مومن خدا کو بھول گئے اضطراب مین

ہمین افسوس ہے کہ خلیل صاحب کی یہ فاختہ بازی بیکار رہی انشاء اللہ اگلے نمبر مین ہم ان اعتراضات پر روشنی ڈالینگے۔ جو آپ نے جناب احسن سمبھی کی غزل پر وارد فرمائے ہین۔

فی الحال بیٹنگی صرف اتنا سُن لیجیے کہ آپ نے آئینہ دار کے معنی حجام خوب بتائے ہین۔ ماشاء اللہ اسی طرح اپنی ذاتی قابلیت کی قلعی کھولی جاتی ہے۔ کاش خلیل صاحب ان اعتراضات کے جواب دینے کی بھی زحمت گوارا فرماتے جو زمانہ کے اسی نمبر مین جناب اعظمی نے جگر صاحب کے شعرون پر وارد کیے ہین۔ اعظمی صاحب نے تو نہایت شائستہ پیرایہ مین اعتراضات کو شکی بناکر پیش کیا ہے۔ لیکن ہم ان پر مزید روشنی ڈالنا چاہتے ہین کیا خلیل صاحب یا خود جگر صاحب جواب دینے کی زحمت گوارا فرمائین گے۔

ہمین چھوڑکر رفتگان جا رہے ہین
تو ہم بھی پس کاروان جا رہے ہین

۱۔ رفتگان جا رہے ہین صحیح نہین اور بغیر فارسی اضافت کے اس کا استعمال محتاج سند ہے یاد رفتگان۔ نقش پاے رفتگان۔ اور خیال رفتگان تو لکھا جاتا ہے مگر رفتگان کی یاد۔ یا رفتگان ہمکو چھوڑ گئے وغیرہ وغیرہ صحیح نہین اور اگر صحیح ہے تو جگر صاحب ثبوت دین۔ کیا آپ کے نزدیک رفتگان اور روندگان مین کچھ فرق نہین ہے۔ ؎

بھڑک کر آتش گل نے لگا دی آگ گلشن مین
عجب کیا ہے چھپے صیاد بلبل کے نشیمن مین

آتش گل کے بھڑکنے کے یہ معنی ہین کہ فصل بہار جوش پر ہے مگر صیاد کا چھپنا دکھانا ہے کہ گلشن مین آگ لگا دی۔ اگر جوش بہار مراد ہے تو صیاد کا چھپنا کیا معنی رکھتا ہے اسکو تو اور خوش ہونا چاہیے کہ بلبلون کے ہجوم مین اسکی بن آیگی پھر یہ بھی تعجب ہے کہ بلبل کے آشیانے مین صیاد کیونکر چھپ سکیگا یہ مثل تو سننے مین آئی تھی گھبراہٹ مین لوگ پناہ کے لیے چوہے کا بل تلاش کرتے ہین مگر یہ آج معلوم ہوا کہ جب آتش گل بھڑک کر گلشن مین آگ لگاتی ہے تو صیاد چھپنے کیلیے بلبل کا آشیانہ ڈھونڈھتا ہے۔

۲۔ اگر چاہ کنعان مین یوسف نہ گرتا
تو وہ راستہ کاروان چھوڑ دیتے

اعظمی صاحب نے اس شعر کی تنقید مین جگر صاحب کی بہت رعایت کی ہے یعنی مذاق مین ٹالدیا ہے ہم شرح کرتے ہین خلیل صاحب ملاحظہ فرمائین۔ جگر صاحب کا مطلب یہ ہے کہ اگر کنعان کے کنوئین مین حضرت یوسف نہ گرتے تو قافلہ اس کنوئین تک بھی نہ آتا بلکہ وہ راستہ ہی چھوڑ دیتا گویا مشیت الٰہی کو حضرت یوسف کا بچانا منظور تھا۔

مضمون خوب ہے لیکن شعر سے یہ مضمون ظاہر نہین ہوتا۔ جگر صاحب نے قافلے کو قافلے والون کے معنی مین لکھا ہے جمع کی ضمیر سے شعر کے یہ معنے ہوے کہ اگر حضرت یوسف چاہ کنعان مین نہ گرتے تو قافلے وہ راستہ چھوڑ دیتے۔ اگر ایک قافلہ ہوتا تو وہی قافلہ مراد ہوتا جسنے حضرت یوسف کو کنوئین سے نکالا تھا لیکن جمع کی ضمیر سے معلوم ہوتا ہے کہ اکثر قافلے اس طرف سے گزرتے رہتے ہین اسی لیے شاید جناب اعظمی نے یہ لکھا ہے کہ پہلا مصرعہ گویا تاریخ ہے اور دوسرا مصرعہ جغرافیہ یعنی پہلے مین ایک تاریخی واقعے کا ذکر ہے اور دوسرے مین ایک مقام کی حالت بیان کی ہے (یعنی قافلون نے چاہ کنعان کی طرف کا راستہ نہین چھوڑا بلکہ ابھی تک برابر چلے جاتے ہین) تعجب ہے کہ جناب اعظمی نے جگر صاحب کے اس شعر کی تعریف لکھی ہے ؎

مجھے معلوم ہے جو شمع کا انجام ہوتا ہے
مرے دل کی طرح بجھ کر تیری محفل سے نکلیگی

شعر صاف ضرور ہے لیکن بالکل سیدھی سی بات کہی ہے بلکہ ایک حد تک قابل اعتراض بھی ہے شمع کا بجھنا یقینی ہے۔ اگر یون کہا جاتا کہ میرا دل بھی شمع کی طرح بجھکر تیری محفل سے نکلیگا۔ تو بہتر ہو جاتا۔ اسکے علاوہ اصولاً یہ تشبیہ بھی کمزور اور بھی پھسپھسی ہو گئی اس مضمون مین جگر صاحب نے شمع کو مشبہ اور دل کو مشبہ بہ قرار دیا ہے یعنی شمع دل کی طرح بجھ جائیگی کیسی اُلٹی بات ہے مشبہ مین وہ خوبی مشبہ سے زیادہ ہونا چاہیے جو وجہ شبہ قرار دی گئی ہے یا مشبہ بہ مین وہ خوبی ذاتی ہو اور مشبہ مین نہ ہو جو سبب تشبیہ ہے مثلاً اس کا منھ چاند کی طرح چمکتا ہے چاند مشبہ بہ ہے لیکن اگر یہ کہا جائے کہ چاند اسکے منھ کی طرح روشن ہے تو یہ یقیناً بھدی اور ناپسندیدہ تشبیہ ہو گی۔ بعینہ یہی حال جگر صاحب کے شعر کا ہے اسلیے کہ بجھنا شمع کی ذاتی صفت ہے لیکن دل کی ذاتی صفت نہین پس یہ تشبیہ یا تو غلط ہو گی یا ویسی ہی بھدّی جیسی کہ چاند اوسکے منھ کی طرح روشن ہے۔

ہم اس مضمون کو یہین ختم کرتے اور خلیل صاحب سے گذارش کرتے ہین کہ آئندہ آپ کچھ لکھین تو ایسے گمنام گلدستے مین نہ چھپوائین جسکا عدم اور وجود برابر ہو دور کیون جایئے "صداقت" ہی مین آپ بھی شائع رہئین بہتر ہے۔ لیکن یہ یاد رہے کہ آپ جو کچھ لکھین سوچ سمجھ کے لکھین یا جگر صاحب سے کہدیجیے کہ خود بہ نفس نفیس میدان مین آئین ہم انشاء اللہ آئندہ نمبر مین جگر صاحب کے دیوان سے چند اور قابل قدر شعر پیش کرین گے۔

جی۔ این۔ فرحت کانپوری

آگ جلانے کی مشین

اس مشین سے کئی کام لیے جا سکتے ہیں۔ مثلاً بغیر مدد دیاسلائی آگ جلانا۔ سگریٹ جلانا وغیرہ وغیرہ۔ قیمت فی مشین عہ

جیبی پنکھا

یہ پنکھا ہاتھی دانت کا بنا ہوا ہے صرف بٹن دبانے سے ہی فوراً چلنے لگتا ہے۔ گرمیوں کے لیے نہایت ہی کارآمد چیز ہے۔ قیمت فی پنکھا صرف ۱۲ر

جیبی چھاپہ خانہ یا مُہر گھر

یہ انگریزی کا جیبی چھاپہ خانہ قابل تعریف ہے اس سے لفافہ ملاقاتی کارڈ اور مہریں وغیرہ جو دل چاہے چھاپ سکتے ہیں۔ قابل تعریف ہے
قیمت فی چھاپہ خانہ صرف ۱۲ر

ہینڈ کیمرہ

یہ کیمرہ خاص طور پر جرمنی سے تیار کروایا گیا ہے عورت۔ مرد۔ جانور۔ درخت۔ مکان۔ گرجا۔ مسجد۔ مندر اور ریل وغیرہ چلتے پھرتے اور بیٹھے ہوئے کی خوبصورت اور دل پسند فوٹو اتارنے کے لیے کم از کم ایک ضرور منگائیں۔ قیمت فی کیمرہ ۱/۲ سائز صرف پانچ روپے عہ، ۱/۴ سائز صرف دس روپے عہ، فل سائز صرف ۱۵ علاوہ خرچ ڈاک۔

بائیسکوپ

گھر بیٹھے ہوئے سینما کے نظارے یعنی مرد و جانوروں کو زندوں کی طرح حرکت کرتے ہوئے دیکھنے کے لیے عجیب چیز ہے یہ کوئی معمولی چیز نہیں ہے ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو رہی ہیں جلد طلب کریں ورنہ ختم ہو جانے پر جلدی نہ مل سکیگی قیمت فی مشین معہ سامان مکمل صرف ۲۵ روپیہ علاوہ خرچ ڈاک

المشتہر- منیجر کماس اینڈ کمپنی پوسٹ بکس نمبر ۹۹- لاہور

آم کے آم اور گٹھلیوں کے دام

سگریٹ کے خالی پیکٹوں پر انعام

سگریٹ کے خالی پیکٹوں کو جمع کیجیے۔ کیونکہ وہ بھی قیمتی ہیں۔
معزز شائقین سگریٹ کو بذریعہ نوٹس ہذا اطلاع دیجاتی ہے کہ مندرجہ ذیل سگریٹ کے خالی پیکٹوں پر انعام دیا جاویگا۔ جو آپ سگریٹ کے دوکانداروں سے بالخصوص دس خالی پیکٹوں کے دس سگریٹ ذیل کی قسم سے جو آپ پسند کریں یا ایک آنہ نقد حاصل کر سکتے ہیں۔

اقسام سگریٹ

فٹ بال۔ ریڈ لیمپ۔ ٹائیگر۔ کولمبیا۔ ریلوے۔ امریلا۔
پیڈرو سگریٹ کے صرف اندر کا حصہ لیا جاویگا۔ جس پر کہ سرخ مہر چھپی ہوئی ہے۔
ضروری نوٹ۔ تعداد ایک پیکٹ میں خواہ ایک قسم کی سگریٹ کے ہوں یا مجموعہ مختلف اقسام مندرجہ بالا ہو۔ انعام مندرجہ بالا ۳۰ جولائی ۱۹۳۵ء تک دیا جاویگا۔



عرق خضاب

آجکل عموماً نہایت کمسنی کے زمانہ میں بالوں کے سفید ہو جانے کی عام طور سے شکایت پیدا ہو گئی ہے لہذا ضرورت کو محسوس کر کے میں نے ایک عرق خضاب جس سے آسان طریقہ بالوں کے سیاہ کرنے کا نہیں ہو سکتا تھا تیار کیا ہے بعد تجربہ کثیر کے عام فائدہ کی غرض سے اسکا شایع کرنا بہت مناسب سمجھا صرف ایک عمل کی تحریری عرق لگا کر سفید بالوں پر لگا لینے سے ۵ منٹ کے اندر بال بالکل اصلی بالوں کی طرح ہو جاتے ہیں اور یہ کم از کم تین روز تک وباتہ استعمال کی ضرورت نہیں ہوتی قیمت فی شیشی جسمیں عرق ۲ تولہ ہوتا ہے صرف عہ محصول ڈاک ۳ رفیس منی آرڈر ۲ ر دو سو خرید اریے

ملنے کا پتہ۔ حکیم محمد عبدالشکور کانپور۔ کوٹھی شیخ ولایت علی

موسم گرما کے دو بڑے دشمن یعنی ہیضہ اور طاعون

سردی گرمی۔ کف کھانسی وغیرہ ہر انسان کے ساتھ لگا ہی رہتا ہے مگر ہیضہ اور طاعون یہ دو ایسے مرض ہیں جیکے ہوتے ہی گھر میں ماتم پڑ جاتا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ ہیضہ اور طاعون کے مریض بہت ہی کم بچتے ہیں۔

کلکتہ کے نامی ڈاکٹر ایس۔ کے برمن کا

اصل عرق کافور اور طاعون کی گولیاں ۱۲ برس سے تمام ہندوستان میں مشہور ہو رہی ہیں ہیضہ کے لیے اصل عرق کافور ایک ہی دوا ہے ہیضہ کے ہوتے ہی اگر ڈاکٹر برمن کا اصل عرق کافور دیا جائے تو سو میں ننانوے آدمی بچتے ہیں۔ بحالت طاعون کی گولیاں ہے طاعون کے زمانہ میں ایک گولی روز صبح کو ٹھنڈے پانی کے ساتھ کھا لینے سے خون کچھ ایسا اثر ہو جاتا ہے جس سے پلیگ کے کیڑے نہ ٹھہر سکتے اور نہ انکا زہر اثر کر سکتا ہے جب یہ بات ہے تو اصل عرق کافور کی ایک شیشی اور طاعون کی گولیوں کی ایک ڈبیہ ہر گھر گرہست کو ضرور رکھنا چاہیے۔ قیمت بھی کچھ زیادہ نہیں ہے عرق کافور فی شیشی ۶ر طاعون کی گولیاں ۶۰ گولیوں کی بڑی ڈبیہ عہ ۳۶ گولیوں کی چھوٹی ڈبیہ ۱۲ر محصول ڈاک ۶ر

ڈاکٹر ایس کے برمن۔ پوسٹ بکس نمبر ۵۴۴ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

ایجنٹ- دیبی دین اینڈ سنس کلکٹر گنج- کانپور

پانچ سوالوں کا صرف ایک ہی جواب

(۱) سب سے بڑی ویدک فارمیسی کا نام بتاؤ۔
(۲) آجکل اشتہاروں میں سب سے مقوی اور ٹونک کونسی دوا ہے۔
(۳) کاٹھیاوار کی سب سے بڑی پرانی ایسی لائبریری کا نام بتلاؤ جسمیں ہر زبان کے اخبارات موجود رہتے ہیں
(۴) گجرات میں ایسے کارخانہ کا نام تلاؤ جسکے نام پر ڈاکخانہ جاری ہو۔
(۵) کاٹھیاوار کے سب سے معتبر پریس کا نام بتلاؤ۔

جواب آتنک نگرہ

حال کی مقوی دواؤں میں آتنک نگرہ گولیاں سب سے اعلی ہیں اس دوا سے قبضیت کی جملہ شکایتیں درست ہو کر دست صاف ہوتا ہے۔ پیٹ کی جملہ شکایتیں دور ہو جاتی ہیں خون اور منی بکثرت پیدا ہوتی ہے منی کی تمام شکایتیں رفع ہو جاتی ہیں۔ ہر قسم کی کمزوری رفع ہو کر بدن کو نہایت ویسی طاقت توانائی حاصل ہوتی ہے۔ دماغ اور حافظہ کو بڑی ترقی ہوتی ہے اس دوا کی مشہوری ہے اسی کے نام پر پریس۔ ڈاکخانہ لائبریری وغیرہ قایم ہوئے ہیں۔ قیمت فی ڈبیہ عہ (ایک روپیہ) پانچ ڈبیوں کی قیمت للعہ (چار روپیہ)۔

طلائے بنظیر واجی کرن

عام مفید۔ بلا ضرر۔ خارجی علاج دو ہفتہ کے اندر نامرد کو مرد بنا دیتا ہے اور لاکھوں مریض شفا پا چکے ہیں تعریف خلاف تہذیب۔ قیمت فی شیشی ۵ر پانچ روپیہ۔ لیکن اسکے مزید ایک روپیہ کی دوا کمیشن میں دیجاتی ہے
مزید آگاہی کے لیے ہماری کتاب مفت منگوا کر دیکھیے۔

ویدشاستری منی شنکر گووندجی آتنک نگرہ فارمیسی جام نگر کاٹھیاوار



تزئین حسن کیلئے سُندری سُہاگ تیل

کا استعمال نہایت ضروری ہے

گھنے۔ لانبے۔ ملائم۔ اور سیاہ تاب بالوں کی پیدائش اس کے استعمال کا ایک ادنیٰ کرشمہ ہے طبقہ نسواں میں اسکی بےمثل قبولیت ایک خاص شہرت رکھتی ہے مہارانیاں۔ بیگمات۔ اور خواتین معظم اپنے روزانہ استعمال میں اسے نہایت پسند فرماتی ہیں۔ والیان ریاست۔ اطبائے ملک۔ وید کبیراج۔ اور ڈاکٹروں نے سندری سہاگ تیل کے استعمال کی خاص اہمیت دی ہے۔ دماغی مصروفیتوں۔ کثرت مطالعہ۔ اشتغال و افکار میں اس کا استعمال از بس مفید ہے۔ شاہی نسخہ کی نایاب ادویات اور نادر جڑی بوٹیوں کے مرکب سے اعلیٰ قسم کے روغن بیلہ کی ایپلی زمین پر بترکیب خاص الخاص تیار کیا جاتا ہے۔ اسمیں مختلف قسم کے چیدہ تازہ پھولوں کی بسی ہوئی بھینی بھینی مست خوشبو عجب راحت اور لطف بخشتی ہے

ایس۔ اے۔ بی۔ بخشی۔ اینڈ کمپنی ۷۰ کولوٹولہ اسٹریٹ کلکتہ

اگر آپ بہت ہی ذائقہ دار پان کھانا چاہتے ہیں تو

پنڈت پیارے لال شکل ہولا گنج کانپور والے کا

مکھ بلاس و پان بلاس ضرور کھائیے

REGD. No. 105
TRADE MARK

خوشبودار و خوش ذائقہ ہے۔ یقین کے لیے نمونہ مفت منگائیے
قیمت مکھ بلاس فی ڈبیہ ۵ر ایک درجن ۱۲/۸ ہے،
پان بلاس ۶ر ۱۲ر
تھوک خریداروں کو کافی کمیشن دیا جائیگا۔

باہتمام خواجہ عبدالسلام صداقت پریس کانپور سے شائع ہوا

The Sadaqat
CAWNPORE

REG-No A
1424

جمال پر تو حق عزمِ مستقل مین رہی
زبان پر بھی وہی ہو جو تیری دل مین رہی
(احسن سنبھلی)

صداقت

اڈیٹر-خواجہ عبد السلام | ہفتہ وار | قیمت سالانہ للعہ ، ششماہی عمر ، فی پرچہ ۱ر

جلد ۱ | کان پور-چہار شنبہ ۲۰ مئی ۱۹۲۵ء مطابق ۲۶-شوال المکرم ۱۳۴۳ھ | نمبر ۱۱

ادبیات

(مشاعرہ حلقہ ادبیہ کانپور کی دو غزلین)

جناب جگت موہن لال صاحب رواں ایم-اے-ایل-ایل-بی اناؤ

سب کو یہی گمان کہ مین آگاہ راز تھا
کس درجہ کامیاب فریب مجاز تھا

شمل دو ہفتہ وہی سرفراز تھا
جسکی جبین شوق پہ داغ نیاز تھا

پوچھو نہ حال کشمکش یاس و آرزو
وہ بھی عجیب مرحلۂ جانگداز تھا

جب تک حقیقتون سے مرا دل نہ تھا بخبر
بیچارہ مبتلائے غم امتیاز تھا

جھونکا ہوائے سرد کا رندونکے واسطے
اس ساقیٔ بہار کا حکم جواز تھا

اہل جہان کے کفر و توہم کا کیا علاج
آئینہ کہہ رہا ہے کہ آئینہ ساز تھا

مضمر ہین مری ذات مین اسرار کائنات
مین آپ راز، آپ ہی خود شرح راز تھا

آئین پسند کیا اسے دنیا کی راحتین
جو لذت آشنائے ستمہائے راز تھا

خلقت سمجھ رہی تھی جسے اضطراب دل
پنہاں اسی مین ہستیٔ عاشق کا راز تھا

کل شب رواں ہمیشہ کو خاموش ہو گیا
اک اک نفس غریب کا ہستی گداز تھا

(جناب جلیل قدوائی (علیگ)

مانوس اضطراب تھا وقف گداز تھا
یہ دل ازل سے نذر ستمہائے ناز تھا

مین محو اصل تھا نہ اسیر مجاز تھا
اک راز تھا کہ محو تماشائے راز تھا

دل نے تڑپ کے کر دئے طے سارے مرحلے
مین مبتلائے کشمکش ضبط راز تھا

آگاہ خود نہ اپنی حقیقت سے ہو سکا
مین بھی عجیب عالم ہستی کا راز تھا

لرزش مین جسکے نور سے تھی ساری کائنات
وہ دل مین اپنے نیکے غم جانگداز تھا

قسمت سے اپنی خاک سر پر ہے آج تک
وہ دل جو بار یاب شبستان ناز تھا

مر کر بھی کشمکش سے فراغت نہ مل سکی
کتنا جلیل سلسلہ غم دراز تھا

(جناب منشی علی مقصود صاحب)

کشمکشہائے انتظار نہ پوچھ
گریۂ چشم اشکبار نہ پوچھ

کچھ خلش سی جگر مین ہوتی ہے
داستان دل کی بار بار نہ پوچھ

مثل نرگس مین دیکھتا تھا اُسے
نشۂ دید کا خمار نہ پوچھ

جو گذرتی ہے بس گذرتی ہے
مجھ سے کچھ حال قلب زار نہ پوچھ

بے گناہون سے حشر مین مقصود
کس قدر ہین وہ شرمسار نہ پوچھ

۷۸۶

ہفتہ وار

صداقت

چہارشنبہ ۲۰ مئی سنہ ۱۹۲۵ء

ریف اور فرانس

کھتا ہے ہاتھ اٹھا کر سوے شجر یہ گلچین

کیون بدنصیب تونے پھر آشیان بنایا

تاریخ عالم شاہد ہے کہ دنیا ہمیشہ مسلمانون کے خون کی پیاسی رہی ہے۔ ہمسایہ قومون نے جب کبھی موقع پایا ہے اسلام کے مٹانے کی کوششین کی ہین۔ عیسائیت نے بارہا اسلام کو صفحہ ہستی سے مٹانا چاہا لیکن خداے اسلام نے ہمیشہ بچالیا سلطان صلاح الدین کے زمانہ کی صلیبی لڑائیان عیسائیون اور مسلمانون دونون کے دلون پر منقش ہین۔ عیسائیون کے قلوب مین ہزیمت کے داغ ہین اور مسلمانون کے قلوب مین فیروزمندیون کے نقوش جو کبھی مٹاے نہ مٹ سکین گے۔

بہرحال اس قسم کے متعدد تاریخی واقعات موجود ہین جو عیسائی سلطنتون کے اس اندرونی غیظ و غضب کے ثبوت مین پیش کیے جا سکتے ہین۔ جو انکے دلون مین اسلام اور پیروان اسلام کی طرف سے جاگزین ہین۔

اکثر دیکھا گیا ہے کہ جب کبھی کسی اسلامی سلطنت نے اپنی طاقت کو بڑھانیکی کوشش کی تو یورپ کا دل دھڑکنے لگا گذشتہ جنگ یورپ مین ٹرکی کو جس جس طرح مٹانے کی کوشش کی گئی وہ دنیا جانتی ہے۔ اب یہ ترکون کی بدنصیبی ہے کہ وہ یورپ کی اداے ناز پر قربان نہ ہو سکے۔ طرابلس والے بھی اپنی سخت جانی سے اٹلی کا مقابلہ کیے جاتے ہین ورنہ اندلس کی طرح آج طرابلس بھی مسلمانون سے خالی ہوتا۔ خدا کی شان وہی اسپین جو کسی زمانہ مین مسلمانون کے زیر نگین تھا عیسائیت کا طرفدار بنکر پیروان اسلام کے مٹانے پر آمادہ ہے۔ شاید اسنے یہ سمجھ لیا تھا کہ جن تلوارون نے قیصر و کسریٰ کے تخت و تاج کے ٹکڑے اڑا دیے تھے اب انمین وہ جوہر باقی نہین رہا۔ آخر ایک غیر متمدن اور وحشی قوم کے ہاتھون خداے اسلام نے اسپین کو نیچا دکھا دیا اور خود اسکے سپہ سالار نے اقرار کر لیا کہ ریف والے اگرچہ وحشی ہین مگر انسے مقابلہ آسان نہین غازی عبدالکریم جو مجاہدین ریف کے سرگروہ ہین چار برس سے اسپین کو بہادری کا سبق دے رہے تھے۔ ایک طرف افریقہ کے غیر تربیت یافتہ وحشیون کا گروہ اور دوسری طرف اسپین کی باقاعدہ فوجین ایک طرف جدید آلات حرب کی فتنہ خیزیان اور دوسری طرف وہی پرانی قسم کی بندوقین اور تلوارین لیکن فرق یہ تھا کہ ایک طرف دین کا جوش تھا اور دوسری طرف صرف دنیا طلبی کی توقع اسپین والون کو اپنی توپون کی گرج پر ناز تھا اور مجاہدین ریف کو اللہ اکبر کی آواز پر۔ انجام کار اللہ اکبر کی آواز غالب آئی اور اسپین کی فوجین گھونگھٹ کھا کر میدان سے نکل گئین۔

اسپین کی شکست تو کوئی بڑی بات نہ تھی لیکن ایک اسلامی جماعت کا غالب آجانا بہت اہمیت رکھتا تھا عیسائیت کہین اسکو ٹھنڈے دل سے دیکھ سکتی تھی آخر اس کا ایک عیش پرست اور دنیا طلب سپوت سیاست کی آڑ مین آگے بڑھا اور اس دعوی سے آگے بڑھا کہ ریف والون کا شمالی افریقہ سے نام و نشان تک مٹا دے گا۔

فرانس کوئی معمولی سلطنت نہین جرمنی کے مقابلہ مین کمزوری دکھانے کے یہ معنی نہین کہ وہ دراصل کمزور ہے اسکی فوجین اتنی ہین کہ اگر ہمت کرکے مجاہدین ریف پر ٹوٹ پڑین تو بغیر توپون اور ہوائی جہازون کے میدان صاف ہے۔ مگر یہ ہمت کہان سے لائین مذہبی دیوانون کا مقابلہ کرنا کیا کچھ آسان ہے۔ ادھر اسپین والے میدان چھوڑ کر رخصت ہوے اور ادھر نازک مزاج عندلیب فرانس نے شہباز ریف کو للکار کر سنا دیا۔ ؎

"کیون بدنصیب تونے پھر آشیان بنایا"

فرانس کو یہ کب گوارا ہو سکتا ہے کہ جس مراکش کو اسنے برباد کرکے اپنا اقتدار قائم کیا ہے اس مین پھر یہ توانائی آجائے کہ وہ فرانس کے ایک حلیف کو اپنے زور بازو سے نیچا دکھا دے لیکن اسے یہ معلوم نہ تھا۔ ؎

"اسلام کی فطرت مین قدرت نے لچک دی ہے"
"اتنا ہی یہ ابھرے گا جتنا کہ دبا دین گے"

ممکن ہے کہ فرانس نے ریف کو لقمہ تر سمجھ رکھا ہو مگر تازہ ترین خبرون سے معلوم ہوتا ہے کہ نوالہ سخت تھا۔ حلق مین پھنس کے رہگیا بعض موقعون پر فرانس کی فوجون کو ہوائی جہاز کے ذریعہ سے پانی پہونچانا پڑا اور پانی بھی کیسا منجمد یعنی ہوائی جہازون نے اوپر ہی اوپر سے برف کی سلین لڑھکائین۔ خیال فرمایے فرانس کی عیش پرستی کہان تک ان سختیون کا تحمل کرے گی۔

پہلے تو غازی عبدالکریم نے اعلان کر دیا تھا کہ ہم کو فرانسیسی علاقہ سے کوئی تعرض نہین لیکن فرانس کے غمزہ جانگداز نے ذرا انھین بھی گرما دیا اور اب غازی عبدالکریم نے اعلان جہاد بھی کر دیا ہے اس اعلان جہاد نے فرانس کے ہوش اڑا دے ہین۔ فرانسیسی علاقے کے باشندے پہلے ہی سے امیر عبدالکریم کے اثر مین تھے اب اس مذہبی اعلان نے اور بھی ابھار دیا ہوگا۔ اگر وہ جہاد مین شریک ہوے (اور انشاء اللہ ضرور شریک ہونگے) تو فرانس کو معلوم ہو جائے گا کہ کس طرح لوگ روزے کے لیے جاتے ہین اور نماز گلے پڑ جاتی ہے۔

یقین ہے کہ اس جہاد مین فرانس کو بہت نقصان اٹھانا پڑے گا۔

کہا جاتا ہے کہ مجاہدین ریف کے پاس بھی نئی قسم کی توپین اور ہوائی جہاز ہین جنکو وہ بلا تکلف افواج فرانس کے مقابلہ مین استعمال کر رہے ہین۔ اب تک جتنی خبرین آئی ہوئی ہین انسے پتہ چلتا ہے کہ ہر موقع پر فرانس کو کچھ نہ کچھ نقصان اٹھانا پڑا ہے اسکے ساتھ ہی خبرون نسے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اہل ریف کا نقصان فرانسیسون سے دس گنا ہوا ہے۔

خدا جانے مبالغہ آمیز خبرین دینے والون کو جھوٹ بولنے مین کیا مزا آتا ہے۔ کیا ایسی صورت مین جب مجاہدین ریف بھی انھین ہتھیارون سے مسلح ہین جو فرانسیسیون کے پاس ہین تو کیا یہ قرین قیاس ہے کہ فرانس کا صرف ایک سپاہی کام آوے اور ریف کے دس۔

پیرس کے اخبارات اہل ریف کے خلاف خوب خوب زہر اگل رہے ہین لیکن انکی ہرزہ سرائیون سے جنگ کا نقشہ نہین بدل سکتا کچھ تعجب نہین کہ مراکش کے اچھے دن آے ہون اور دنیا اپنی آنکھون سے دیکھ لے کہ فرانس اور اسپین۔ مراکش سے بیک بینی دو گوش اپنے اپنے گھر کو جا رہے ہون۔

شیخ سنوسی بھی ترکون کے ساتھ حملہ کرین گے

موصل کے لیے ۷۰ ہزار ترکی فوج کا اجتماع

ڈیلی ٹیلیگراف نے عنوان اجتماع افواج عظیم کے ماتحت آستانہ سے شکاگو ٹریبون کے نامہ نگار کا ایک بیان نقل کیا ہے جس کا مفہوم یہ ہے کہ ترک کا موصل کے معاملہ مین اصرار روز بروز بڑھتا جاتا ہے اور اس جگہ عام خیال یہ ہے کہ مصطفےٰ کمال پاشا نے یہ طے کر لیا ہے کہ اگر جمعیۃ الاقوام کا فیصلہ ترکون کے خلاف ہوا تو وہ جنگ کو ترجیح دینگے۔ کردستان مین اسوقت جنرل کمال الدین سامی پاشا کے زیر قیادت ۷۰ ہزار فوج مقیم ہے اور گو بظاہر ان کا مقصد باغیون کی سرکوبی ہے لیکن فی الحقیقت اسقدر اجتماع کا مقصد قوت کا اظہار اور جمعیۃ الاقوام کے ذہن نشین یہ امر کرنا ہے کہ ترکی موصل کی واپسی کا عزم مصمم کر چکی ہے ان لوگون کا یہ بھی خیال ہے کہ شیخ سنوسی نے جن کو ترکی نے مکہ بھیجا ہے ابن سعود سے یہ وعدہ لے لیا ہے کہ انھون نے اگر جمعیۃ الاقوام کا فیصلہ ترکون کے خلاف ہوا تو وہ ترکون کے ساتھ عراق پر حملہ کرین گے۔ نیز اس نے جو ترکون کو برابر عراق سے برطانی اثر ڈہانے کے لیے اکساتا رہتا ہے یہ وعدہ لے لیا ہے کہ وہ انکی ہر قسم کے سامان حرب اور گھوڑے جہازون وغیرہ سے امداد کرے گا۔ اس ضمن مین انقرہ مجلس وطنی کی بعض کارروائیان بھی نہایت اہم ہین چنانچہ مجلس نے دو وطنی محافظین کا حدود موصل پر جانا منظور کر لیا ہے نیز یہ کہ مصطفےٰ کمال پاشا نے جدید وطنی ہوائی انجمن کو اجازت دی ہے کہ تمام ملک مین وہ اپنی شاخین قائم کرے اور مزید طیارات خریدنے کے لیے چندہ فراہم کرے۔ (الامان)

مسیحت کے تعصب کی تازہ مثال

اگر ریفیون کے بجاے ارمنی جیسی قوم پر حملہ ہوتا تو مسیحت کی اخلاقی دنیا مین آگ لگ جاتی لیکن حملہ چونکہ محض ریفیون پر ہوا ہے لہذا یورپین اقوام کے ضمیر کو بے رحمی اور غرور کے نشہ نے مردہ کر دیا ہے ظاہر ہے کہ فرانس کو ریفیون پر حملہ مین دوسری قوم کی تائید حاصل ہے۔ ریفیون نے ہسپانیہ کا بہادری کے ساتھ مقابلہ کیا اور اپنی تمام طاقت صرف کر دی اب ہسپانیہ ایک ساتھی لیکر میدان مین اترا ہے کہ ایک کے مقابلہ مین گیارہ کی لڑائی ہو۔ اب ریفیون کے لیے کیا امید ہے۔ ریفی ایک ابتدائی زمانہ کی قوم ہے جسکو اپنی آزادی بہت عزیز ہے یہی ان کا واحد گناہ ہے اور جب یہ جذبہ کسی غیر یورپین قوم مین موجود ہو تو اسے کچلکر نکالنا یورپ کا فرض ہے (الامان)

بنگال پراونشل کانفرنس مین دیش بندھو داس کا خطبہ صدارت

(گذشتہ سے پیوستہ)

لیکن جس حالت مین کہ مین تشدد کے ذرائع کے خلاف ہون مین اپنا فرض محسوس کرتا ہون کہ حکومت کے تشدد نے انقلابی تحریک کی ترقی مین کافی مدد دی ہے میرے خیال مین وہ پروفیسر ڈیکے ہی ہین جنھون نے یہ کہا کہ گذشتہ ۳۰ سال مین زیر قسم کے انگریزون مین قانون کے احترام کی کمی کا نتیجہ پیدا ہو گیا ہے۔ اس کا نتیجہ جدید قوانین سے چلتا ہے جسمین قانونی عدالتون کے اقتدار کو کم کرکے قانون کی حکومت کو خطرہ مین ڈالا گیا دوسرے الفاظ مین یہ سمجھنا چاہیے کہ تشدد کے جواب مین ہمیشہ تشدد ہی کیا جاتا ہے اگر حکومت لوگون کی جائز کاروائیون کو روکنے کیلیے غیر آئینی کارروائیان کرے تو اس سے تشدد آمیز بغاوت پیدا ہوتی ہے جسے ڈیکے غیر آئینیت کے ذوق سے تعبیر کرتا ہے۔ بنگال کی تاریخ پروفیسر ڈیکے کے قول کی تائید کرتی ہے۔

ہندوستان مین انقلابی تحریک دفعتاً پیدا نہین ہوئی دوسرے ممالک کی طرح اس ملک مین بھی اس تحریک نے بہت سے منازل طے کیے ہین اسکی پہلی منزل یہ تھی کہ تقریباً ایک صدی تک ہندوستان مین انگلستان کے مفاد کے لیے حکومت کی گئی اور اس سے ایک بےچینی پیدا ہوئی یہ بےچینی جاری رہی بلکہ اسکو مزید تقویت ہوئی جب سنہ ۱۸۵۸ء مین ہندوستان براہ راست تاج برطانیہ کے ماتحت ہو گیا اس صدی کے آخر تک غیر ملکی دفتری حکومت نے ہندوستان پر ہندوستانیون کے مفاد سے بالکل بےگانہ ہوکر اس ملک کا انتظام کیا۔ اس زمانہ کو خاص اہمیت اس لیے حاصل ہے کہ ہندوستان کے سمجھدار اور تعلیم یافتہ اشخاص نے اس زمانہ مین نہایت غائر نظر سے مطالعہ کیا کہ ہندوستانیون کے مفاد کو پوست طور پر نظر انداز کیا گیا ہے مین ایک لمحہ کے لیے بھی اس سے منکر نہین ہون کہ ملکہ وکٹوریہ کی حکومت کے آخری ایام مین ہمدردانہ مطلق العنانی کی کارروائیان کی گئین مثلاً یہ کہ لارڈ رپن نے ورنیکلر پریس ایکٹ کی تنسیخ کی۔ لوکل سلف گورنمنٹ کا طریقہ جاری کیا گیا۔ البرٹ بل پاس ہوا اور سنہ ۱۸۹۱ء مین لارڈ لینس ڈون کے زمانہ حکومت مین انڈین کونسل ایکٹ کی نظرثانی کی گئی۔ مین ان کارروائیون کو ہمدردانہ مطلق العنانی اس لیے کہتا ہون کہ اس کے پردہ مین دفتری حکومت کی تقویت مقصود تھی۔ ان تمام باتون مین جو چیز حقیقی طور پر اہمیت رکھتی ہے وہ لوکل سلف گورنمنٹ ہے لیکن اگر کوئی شخص اس امر پر غائر نظر ڈالے تو وہ آسانی سے اندازہ کر سکے گا کہ یہ چیز حقیقت مین وہ تو نہین ہے جو یہ بظاہر معلوم ہوتی ہے حقیقی اقتدار کو کبھی بھی اپنے سے جدا نہین کیا گیا حالانکہ ایسی کارروائیان کی گئین جن سے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ ملک کے باشندون کی بہبودی کے لیے ہین اسکے برخلاف لارڈ لٹن کے پریس اور لارڈ ڈفرن نے ہندوستان کے تعلیم یافتہ حضرات کی نسبت جو کچھ کہا اور انکو ناقابل خیال اقلیت سے تعبیر کیا یہ سب باتین ایسی تھین جن سے ایسی بےچینی پیدا ہو گئی جس پر بعد مین انقلابی تحریک کی عمارت کھڑی کی گئی۔

لارڈ کرزن نے دوسری منزل کیا افتتاح کیا یا دوسرے لفظون مین اپنے وائسرائے ہونے کے زمانہ مین انقلابی جذبات مین ہیجان پیدا کر دیا آپ ہی تھے جنھون نے سب سے پہلی مرتبہ بہتر انتظام کا ایک ہیولا قائم کیا اور ایسے لوگون کی ضروریات کے خیال پر مقدم تھا ایک طرف تو آپ نے یہ ہیولا قائم کیا اور دوسری طرف نہایت بری طرح ہندوستانی عام رائے کو نظر انداز کیا۔ ہدایات پر ہدایات شائع ہوتین اور قومی تحریک کا مقابلہ کیا جائے اور اسے فنا کیا جائے اور اس کے بعد تشدد اور ظلم و جبر سے کام لیا گیا اسکی بدولت ہندوستان کے تعلیم یافتہ لوگون کے دلون مین انقلابی کارروائیون کی بنیاد پڑی۔

لارڈ کرزن کے بعد اسکی تیسری منزل شروع ہوئی جب کہ بعض نوجوانون نے آزادی کے جذبہ کو پورا کرنے کے لیے انقلابی کارروائیان شروع کین جب لارڈ منٹو وائسرائے تھے تو دہشت انگیزی کی گئی۔ بنگال کے نوجوانون نے ایک حصہ نے خوفزدہ کر دینے والی کارروائیون کے جواب مین بم اور ریوالور استعمال کیے اگر اس مسئلہ کا وسیع النظری سے مطالعہ کرنا ہے تو اس نئے حلقہ کے قابل خیال حصہ کو بھی نظر انداز کرنا نہ چاہیے اور وہ یہ ہے کہ ہندوستانی بےچینی اور انقلابی تحریک کی بنیاد ہندوستانیون کی عام رائے کی تذلیل اور جبر و استبداد پر قائم ہوئی۔ لیکن اس کا اقرار کرنا پڑتا ہے کہ گذشتہ صدی کے آخر مین روس پر جاپانیون کی کامیابی اور اسکی وجہ سے ایشیا مین بیداری پیدا ہوئی۔ مصری قوم پرستون کی منتشر طور پر لوگون کو مار ڈالنے کی کارروائیون سے اور آئرلینڈ کی جمہوریت کی جد و جہد روس کے انقلاب اور بالشویک پروپیگنڈا اور آخر مین انگورہ گورنمنٹ کا یونانیون اور انگریزون کو نیچا دکھانا یہ سب ایسی باتین ہین جن سے لوگون کے دلون مین اس خیال کو تقویت ہوئی کہ جس طرح بھی ممکن ہو ہندوستان کی آزادی حاصل کی جائے یہ تکلیف دہ ضرور ہے لیکن مفید ہوگا اگر سنہ ۱۹۰۵ء سے سنہ ۱۹۰۹ء تک جو واقعات ہوے ہین انکو ترتیب وار بیان کیا جاے۔

سنہ ۱۹۰۵ء

۴ر فروری کو لارڈ کرزن نے ہندوستانی یونیورسٹیون کو سرکاری بنانے کے متعلق ایک مسودہ قانون پیش کیا اور یہ مسودہ قانون ۱۰ر فروری کو کونسل نے پاس کیا۔ ۱۱ر فروری کو لارڈ کرزن نے کلکتہ یونیورسٹی کے سالانہ جلسہ اسناد مین تقریر کرتے ہوے ہندوستانیون کی صداقت پر حملہ کیا۔ ۱۹ر جولائی تقسیم بنگال پر گورنمنٹ کا رزولیوشن شائع ہوا۔ ۷ر اگست تقسیم بنگال کے خلاف شورش شروع ہوئی مہاراجہ صاحب قاسم بازار کی صدارت مین ٹاؤن ہال مین جلسہ ہوا اور بائیکاٹ (مقاطعہ) کی تحریک شروع ہوئی ۱۲ر اگست وائسرائے کے عہدہ سے لارڈ کرزن کے مستعفی ہونے کا اعلان ہوا (۷ر نومبر کو وہ ہندوستان سے روانہ ہو گئے)

یکم ستمبر شملہ سے تقسیم بنگال کے متعلق اعلان شائع ہوا۔ ۲ر ستمبر تمام بنگال مین تقسیم بنگال کے اعلان پر یوم ماتم منایا گیا۔

۲۲ر ستمبر تقسیم بنگال کی شورش اور سودیشی تحریک کے سلسلہ مین کلکتہ ٹون ہال مین مسٹر لال موہن گھوش کی صدارت مین ایک ایک عام جلسہ منعقد ہوا جسمین ۴۰۰۰ آدمی شریک ہوے۔

۲۵ر ستمبر کلکتہ کے میدان مین تقسیم بنگال کے خلاف جو مظاہرہ ہونے والا تھا اسے پولیس نے روکدیا۔ ۲۹ر ستمبر شملہ مین سپریم لیجسلیٹو کونسل کا ایک اجلاس منعقد ہوا جسمین تقسیم بنگال کے متعلق مسودہ قانون بنگیا۔ ۸ر اکتوبر بائیکاٹ کی تحریک کی وجہ سے ممتاز مارواڑی تاجرون نے مانچسٹر کو کپڑے کی فرمائش دینے سے انکار کر دیا ۱۰ر اکتوبر گورنمنٹ بنگال کے ایک رکن مسٹر کارلائل نے سودیشی تحریک کے خلاف ایک سرکلر (اعلان) شائع کیا جسمین طلبا کے دوکانون پر پہرہ دینے کی مخالفت کی گئی تھی ۱۲ر اکتوبر تقسیم بنگالہ کے متعلق سرکاری کاغذات شائع ہوے۔ ۱۶ر اکتوبر مشرقی بنگال اور آسام کے صوبہ کا سر بمفیلڈ فلر پہلے گورنر نے شیلانگ مین افتتاح کیا۔ فیڈریشن ہال کی بنیاد رکھی گئی۔ تمام بنگال مین ماتم کا اظہار کیا گیا اور مسٹر اے۔ ایم بوس کی صدارت مین ایک یوم اتحاد منایا گیا۔ یکم نومبر باشندگان کی طرف سے عام اتحاد کا اعلان تمام صوبہ مین پڑھکر سنایا گیا۔

۸ر نومبر مسٹر پی سی لائف چیف سکریٹری مغربی بنگال نے ایک اعلان شائع کیا جسمین بازارون اور راستون مین بندے ماترم کے نعرے لگانے کی ممانعت کی گئی تھی۔

سنہ ۱۹۰۶ء

۱۲ر جنوری انڈین ایسوسی ایشن کے ایک وفد کے جواب مین لارڈ منٹو نے کہا کہ تقسیم بنگال ایک طے شدہ واقعہ ہے۔ ۱۵ر اپریل مسٹر ایمرسن کے حکم سے باریسال کانفرنس کو منتشر کیا گیا۔ ۲۷ر اکتوبر میمن سنگھ مین بعض اشخاص اور طلبا کو پولیس نے بری طرح زد و کوب کیا۔

سنہ ۱۹۰۷ء

یکم جنوری۔ میدان مین ملکہ وکٹوریہ کا جو مجسمہ ہے اسکی توہین کیگئی ۹ر مئی۔ ریگولیشن ۳ کے ماتحت لالہ لاجپت رائے کو گرفتار کرکے جلاوطن کیا گیا۔ ۲۰ر مئی سراج گنج مین گورکھون کا ایک دستہ پہنچا جس سے وہان کی ہندو آبادی مین بہت ہیجان پیدا ہو گیا۔ ۷ر جون ضلع امرتسر مین عام جلسون کے متعلق قانون کا نفاذ ہوا۔ اور لاہور مین اخبار ہندوستانی کے ایڈیٹر کو گرفتار کیا گیا۔ اور انکے ہتھکڑیان ڈال دی گئین۔ ۱۱ر جولائی فریدپور کانفرنس کے جلسے صدر مسٹر بھوپندرا ناتھ بوس تھے کے انعقاد کی ممانعت کر دی گئی۔ ۲ر اکتوبر ہیڈن اسکوائر مین سودیشی تحریک کے سلسلہ مین جو جلسہ منعقد ہو رہا تھا پولیس نے اسے زبردستی منتشر کر دیا۔ اور رات کو قرب و جوار کی سستی دوکانون کو لوٹ لیا۔ ۱۰ر اکتوبر مسٹر ہوین ہو پریسیڈنسی مجسٹریٹ کے حکم سے سوائے گیر بارگی کے تمام دوسرے پارکون مین جلسون کی ممانعت کر دی گئی۔ یکم نومبر باغیانہ جلسون کے متعلق مسودہ قانون نے قانون کی شکل اختیار کی ۲۶ر دسمبر۔ سورت مین تیئسوین انڈین نیشنل کانفرنس کے اجلاس مین اختلاف و انشقاق پیدا ہوا۔

بابو ہردیال ناگ کی مہاتما جی سے ملاقات

چٹگام۔ ۱۳ر مئی چاند پور مین مسٹر ہردیال ناگ نے مہاتما جی سے ملاقات کی مسٹر ناگ نے مہاتما جی سے سوراج پارٹی کی جد و جہد تعمیری پروگرام اور سوراج پارٹی کا رویہ۔ ڈاکٹر سی۔ پی۔ رائے کی فریدپور کانفرنس کی صدارت کے انتخاب مین جو نامناسب طریقہ روا رکھا گیا اسکے متعلق سوالات کیے مہاتما جی نے ان سوالات کے جواب مین کہا کہ میرا اب بھی یہ خیال ہے کہ سوراج ہمین باہر نہین مل سکتا۔ بلکہ خود اندرونی جد و جہد سے قائم ہو سکتا ہے مسٹر ناگ نے فریدپور کانفرنس مین مسٹر داس کی اُس تقریر کا حوالہ حوالہ دیا جسمین انھون نے تحریک ترک موالات پر اعتراض کیا تھا اور کہا کہ آپ نے اس تقریر کے موافق یا مخالف کچھ نہین کہا۔ مہاتما جی نے جواب دیا کہ بلگام کانگریس کے رزولیوشن مین بحیثیت ایک فریق ہونے کے جس کے ذریعہ سے تحریک ترک موالات ملتوی کیا گیا ہے، مین نے کانگریس کے پلیٹ فارم سے اوسکے متعلق کچھ کہنے کے حق کو زائل کر دیا ہے۔

مہاتما گاندھی نے مسٹر ناگ کے اس خیال کی تائید کی کہ بنگال مین اُنکی تشریف آوری کو سوراجیون نے ناپسند کیا ہے۔ مسٹر ناگ کے خیال کے مطابق سوراجیون کو اس وقت بڑی ناامیدی ہوئی جب مہاتما جی نے مخالفین تغیر کی دعوت قبول کر لی۔ مسٹر ناگ نے کہا کہ سوراجیون نے مہاتما گاندھی کو صرف اس لیے فریدپور کانفرنس مین بلایا تھا۔ کہ تحریک ترک موالات کو فنا کر دیا جاے

بحکم جناب سید جعفر حسین رضوی صاحب بہادر
ایڈیشنل منصف بجنور
(نمونہ قابل فروخت)

سمن واسطے قرارداد امور تنقیح طلب

(آرڈر ۵ - قاعدہ ۱ و ۵)

نمبر مقدمہ ۲۱ سنہ ۱۹۲۵ء

عدالت منصفی بجنور

مسماۃ میمونہ بیگم زوجہ فاضل خان قوم پٹھان
بنام مسماۃ بھوری وغیرہ

بنام علاء الدین خان ولد انتخاب الدین خان قوم پٹھان ساکن قصبہ بجنور حال وارد مقام ضلع فتحپور ہسوہ ملازم موٹر ڈرائیور جناب پنڈت مہیش بل صاحب بہادر کلکٹر ضلع فتحپور ہسوہ متعلقہ منصفی فتحپور

ہرگاہ کہ مدعیہ نے تمہارے نام ایک نالش بابت مسدودی پرنالہ کے دائر کی ہے لہذا تمکو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۱۷ ماہ مئی سنہ ۱۹۲۵ء بوقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور کل امورات اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعوی کی کرو اور تم کو لازم ہے کہ اسی روز جملہ دستاویزات پیش کرو جن پر تم بتائید اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو۔ تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہو گے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج ۱۵ ماہ مئی سنہ ۱۹۲۵ء جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم عدالت

(مہر عدالت)

اطلاع

(۱) اگر تم کو یہ اندیشہ ہو کہ تمہارے گواہ اپنی مرضی سے حاضر نہ ہونگے تو تم عدالت ہذا سے سمن بہ این مراد جاری کرا سکتے ہو کہ جو گواہ حاضر نہ ہو وہ جبراً حاضر کرایا جاوے اور جس دستاویز کو کسی گواہ سے پیش کرانے کا تم استحقاق رکھتے ہو وہ اس سے پیش کرائی جاوے۔ بشرطیکہ تم خرچہ ضروری عدالت مین داخل کر کے اس امر کی درخواست گذرانو۔

(۲) اگر تم مطالبہ مدعی کو تسلیم کرتے ہو تو تم کو لازم ہے کہ روپیہ معہ خرچہ نالش عدالت مین داخل کرو تاکہ کارروائی اجرائے ڈگری کی جو تمہاری ذات یا مال یا دونوں پر ہو کرنا نہ پڑے۔

بقیہ صفحہ ۳

مہاتما جی نے اس بیان کی پوری تردید کی اور کہا کہ یہ بیان واقعات پر مبنی نہیں ہے آخر مین مہاتما جی نے چرخہ پر اہمیت دی اور اس خیال کا اظہار کیا کہ اگر والسرائے صرف چرخہ کاتنا شروع کردین تو ان سے بھی موالات کرنے کے لیے وہ تیار ہین۔ مہاتما جی نے مسٹر ناگ کے اس خیال کی تائید نہین کی کہ بنگال مین ان کی تشریف آوری کو سوراجیوں نے پسند نہین کیا۔

برقیات

لنڈن مین بولشویکی مراکز

لنڈن ۱۳ مئی ڈیلی کرانیکل کا بیان ہے کہ لنڈن کی خفیہ پولیس نے وہان کے بولشویکون کے مرکزون پر حملہ کیا اور جن کے پاس بولشویکی پاس تھے ان مین سے بعض کے ہان سے کاغذات بھی نکلے۔ اس سے ظاہر ہے کہ انگریزی حکومت کی روش بولشویکون کے متعلق درشت ہو گئی ہے چنانچہ حکومت کے ایسے پروانے منسوخ کردیے ہین جن کی رو سے بولشویکون کو برطانیہ مین رہنے کی اجازت تھی۔ ساتھ ہی کئی بولشویک کتب فروشون نے لنڈن مین اپنی دوکانین بند کردی ہین اخبار وایٹ یونین ریویو نے اپنی اشاعت ملتوی کردی ہے۔

جاپان مین آتشزدگی

لنڈن ۱۴ مئی ٹائمز کا نامہ نگار مقیم ٹوکیو اطلاع دیتا ہے کہ ٹوکیو سے ۲۰ میل شمال کی جانب شہر کوماگیا ریشمی صنعت کے مرکز مین آگ لگ جانے سے ۲۵ ہزار آدمی بے خانمان ہوگئے ہین دو ہزار عمارتین جنمین ٹاون ہال۔ ڈاکخانہ۔ بنک۔ اسکول تھیٹر اور سنیما شامل ہین ضائع ہو گئین۔

مارشل فان ہنڈنبرگ کا انتخاب

لنڈن ۱۴ مئی یہ بات خاص طور پر یاد رکھنے کے قابل ہے کہ مارشل فان ہنڈنبرگ کو غیر ممالک کی حکومتون نے مبارکبادی کا پیغام بھیجا ہے لیکن اتحادیون نے اس قسم کا کوئی پیغام نہین بھیجا برطانیہ کو، اب سرکاری طور پر مارشل موصوف کے عہدہ صدارت پر متمکن ہونے کی اطلاع موصول ہو گئی ہے۔ رسمی مبارکبادی کا پیغام بھیج رہا ہے۔

ریفیون کا نقصان

لنڈن ۱۴ مئی رباط کا ایک پیغام مظہر ہے کہ فرانسیسی افواج زیر قیادت موسیو کولمبات اور موسیو فریڈ برگ نے مجاہدین ریف کو انکی محفوظ اور مستحکم جگہون سے باہر نکالدیا ہے ان افواج کے ساتھ بہت سے ہوائی جہاز اور توپخانے تھے مجاہدین ریف نے مقابلہ بہت سخت کیا۔

لارڈ ملنر کا انتقال

۱۳ مئی لارڈ ملنر کا انتقال ہو گیا ہے۔

لارڈ ایلنبی کے جانشین کا تقرر

لنڈن ۱۵ مئی سر جارج لائیڈ نے لارڈ ایلنبی کی جگہ مصر کا ہائی کمشنر بننا منظور کرلیا ہے۔

ایران مین بغاوت

ترکمانون اور ایرانی افواج کا مقابلہ

مشہد ۱۵ مئی بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ ترکمان شہر بوجنرد پر حملہ کرنے کا عزم مصمم کر چکے ہین لیکن تفصیل ابتک موصول نہین ہوئی مقامی حالات سے ظاہر ہوتا ہے کہ بوجنرد یا اس کے قرب وجوار کی صورت حالت قابل اطمینان نہین ہے۔

بعد کی خبر۔ بوجنرد سے متضاد خبرین موصول ہو رہی ہین معلوم ہوتا ہے کہ ترکمانون نے عزم بالجزم کرلیا ہے لیکن سرکاری افواج خوب دلیری سے ان کا مقابلہ کر رہی ہین اور ان پر اپنی دھاک بٹھا رہی ہین۔

ہندوستان

سر سریندر ناتھ بنرجی اور اخبارات کی ایڈیٹری

کلکتہ ۱۴ مئی سر سریندر ناتھ بنرجی سابق وزیر گورنمنٹ بنگال نے ۷۷ سال کی عمر مین اخبار بنگالی، نیوایمپائر اور دیسی اخبار سوراج کی چیف ایڈیٹری منظور کی ہے۔ یہ اخبار لبرل لیگ کا پروپیگنڈا کرنے کے لیے چلائے جائینگے۔

مسٹر داس کے ایڈریس کی تعریف

بمبئی ۱۴ مئی مہاتما گاندھی نے ینگ انڈیا کی تازہ اشاعت مین مسٹر داس کے ایڈریس کی بڑی تعریف کی ہے۔

بمبئی گورنمنٹ کے ریونیو ممبر

بمبئی ۱۴ مئی مسٹر سی۔ وی مہتا ریونیو ممبر گورنمنٹ بمبئی چار ماہ کی رخصت پر انگلستان جانے والے ہین انکی جانشینی کے لیے معتبر حلقون مین مسٹر للوبھائی ساملداس کا نام لیا جاتا ہے

ریاست بھاولپور کے نئے وزیر

شملہ ۱۳ مئی ہز ہائنس نواب صاحب بھاولپور نے نواب مولا بخش خان بہادر سی۔ آئی۔ ای کو بھاولپور کا چیف منسٹر مقرر کیا ہے۔

مہاتما گاندھی ہندی کانفرنس کی صدارت کرینگے

ناگپور ۱۶ مئی بہار اور صوبہ متوسط کی ہندی کانفرنس کا چھٹا اجلاس آیندہ ماہ مین اکولا مین ہوگا مہاتما گاندھی بنگال کے دورہ سے واپس تشریف لانے کے بعد اس کی صدارت کرینگے

ایران مین پارسیون کی نوآبادی قائم کرنیکا خیال

بمبئی ۱۶ مئی بمبئی کے پارسیون کی ایک پارٹی زیر سرکردگی ہرمزجی کاوس جی ڈنشا آج بہ سیر کو جہاز داستا بصرہ روانہ ہو گئی ہے۔ ان لوگون کے جانے کا مقصد یہ ہے کہ اس کا اندازہ کرین کہ ایران مین پارسیون کی نوآبادی قائم کرنا کس حد تک ممکن اور مفید ہے یہ لوگ یہ بھی معلوم کرینگے کہ ایران مین زرد شتیون کی کیا حالت ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ یہ لوگ خشکی کے ذریعہ روس اور جرمنی ہوتے ہوئے انگلستان جائینگے۔

بمبئی کا مقدمہ قتل

بمبئی ۱۶ مئی مسٹر باولہ کے قتل کے مقدمہ مین آج وکیل استغاثہ اور گواہون کو پیش کرنا چاہتے تھے ایک خط کو شناخت کرنے کے ماہر اور دوسرا ایک ڈاکٹر کیونکہ یہ دونون گواہ موجود نہین تھے اس لیے جسٹس کرمپ نے مقدمہ دوشنبہ کیلیے ملتوی کر دیا اس کے بعد جیوری کی عدم موجودگی مین قانونی نقطہ نظر سے اس امر پر بحث کی گئی کہ ماخوذین نے جو بیان اندور کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے روبرو دیے ہین وہ شہادت مین شامل ہوسکتے ہین یا نہیں۔

بمبئی مین آتشزدگی

بمبئی ۱۵ مئی عبدالرحمن اسٹریٹ مین آگ لگ جانے کی وجہ سے چھتری کانٹے اور برتن کی کئی دوکانین تباہ ہو گئین تقریباً دولاکھ روپیہ کے نقصان کا تخمینہ کیا جاتا ہے۔

مقامی خبرین

لالہ جی کی آمد

پنجاب کیسری لالہ لاجپت رائے صاحب ۲۷ مئی کو کانپور تشریف لائے اسٹیشن پر آپ کے شایان شان استقبال ہوا۔ ٹھیک ۹½ بجے آپ کو منیوسپل بورڈ کانپور کی طرف سے ایڈریس دیا گیا حاضرین مین علاوہ ممبران بورڈ کے معززین شہر بھی شریک تھے۔ ایڈریس بابو نراین پرشاد نگم جو نیروائس چیرمین نے پڑھا جو ہندی زبان مین چھپا ہوا تھا جسکو ہم دوسری جگہ شائع کر رہے ہین۔ ادریس کا جواب لالہ جی نے دیتے ہوے فرمایا کہ خدمت خلق کے کام مین کسی مذہب و ملت کا لحاظ کرنا اور اپنے فرائض کو بھول جانا سخت غلطی ہے۔ آپ نے صنعتی تعلیم پر بھی بہت زور دیا اور لالہ جی نے بورڈ کی عام حالات پر نظر ڈالتے ہوے ہندو مسلم تنازعات پر خاص طور سے توجہ دلائی۔ خدا کرے ممبران بورڈ لالہ جی کی نصیحت سے متاثر ہو کر ملکر کام کرین اور اتحاد کے فوائد سے مستفید ہون۔

شام کو لالہ جی نے ہندو سبھا کے دفتر کا معائنہ کیا۔ اور پریڈ گراونڈ مین مزدورون کے سالانہ جلسہ مین تقریر کی۔ آپ نے مزدورون کو نصیحت کی کہ وہ اتحاد اور باقاعدگی کو اپنے ذہن نشین کرین اور اگر وہ اس پر پورا عمل درآمد کرین تو کامیابی انکے سامنے ہے۔ اور دراصل اسی مین کامیابی کا راز ہے۔ دوسرے روز شام کو آریہ سماج ہال مین ہندو سنگھٹن پر لکچر ہوا۔ اور آریہ سوراجیہ سبھا کی طرف سے آپ کو اڈریس بھی دیا گیا۔ اور اسی روز آپ تشریف لے گئے۔

مقدمہ گنگی

گنگی کے مقدمہ مین ثبوت کے گواہ گزر کر فرد جرم لگا دی گئی ہے اب صفائی کے گواہان پیش ہون گے۔

پربھا

ہمکو یہ معلوم کر کے افسوس ہوا کہ پرتاب پریس کا ہندی ماہوار رسالہ پربھا بند ہو گیا ہے۔ پربھا ایک اعلی پیمانہ کا باتصویر رسالہ تھا۔ اسکے بند ہونے پر ہم کو یہ کہنا پڑتا ہے کہ ابھی ملک مین قدردانی کا مادہ بہت کم پیدا ہوا ہے۔

تشخیص ٹکس

پنڈت پیارے کشن رینہ تشخیص ٹکس اور فہرست ووٹران کی تیاری کیلئے مقرر ہوے ہین ہم کو امید ہے کہ آپ تشخیص ٹکس مین انصاف و ہمدردی کو پوری طرح کام مین لائینگے۔ ووٹرون کی فہرست ایسی تکمیل تیار کرنے کی کوشش کرینگے کہ کوئی ووٹ کا مستحق باقی نہ رہے گا۔

امریکن مشن اسکول

امریکن مشن اسکول آئندہ جولائی سے مالی مشکلات کی وجہ سے بند کر دیا جائے گا۔ یہ ایک بہت پرانا اسکول تھا اور غالباً اہل شہر کو اس اسکول کے بند ہونے پر کافی افسوس ہو گا۔

اعزاز

بابو بھگوان داس مہرو گنگا پرشاد باجپئی کے آنریری مجسٹریٹ مقرر ہونے کا گزٹ مین اعلان ہوا ہے ہم بابو صاحبان موصوف کو اس اعزاز پر مبارکباد دیتے ہین۔

لالہ لاجپت رائے جی کی تقریرون کا خلاصہ

لالہ لاجپت رائے جی نے منیوسپل بورڈ کے ایڈریس کا جواب دیتے ہوے دو خاص باتین فرمائی ہین ایک یہ کہ خدمت خلق اللہ۔ پبلک خدمت اور دوسرون کی ہمدردی و امداد کے کام مین ذات پات مذہب ملت عیسائی مسلمان کسی امتیاز کی گنجائش نہین ہے دوسری بات یہ کہ آپنے گزشتہ قحط کے اس صوبہ کی امداد کی قدردانی کے جواب مین فرمایا کہ مین نہین چاہتا کہ میری زندگی مین ایسے مصیبت کے زیادہ موقعہ آوین لیکن اگر ایسا ہو گا تو مجھے آپ مدد کے لیے اوسی طرح تیار پاوین گے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم کے ساتھ ساتھ روزی پیدا کرانے کی تعلیم کے انتظام کی اپیل کی۔ بچون کی تندرستی کی طرف خاص توجہ دینے کی ہدایت کی۔

مزدور سبھا کے ایڈریس کا جواب دیتے ہوے آپ نے مزدورون کو ارگنائز کرنے اور ہندو مسلم جھگڑے سے بچنے کی اپیل کی اور فرمایا کہ محض سنگھٹن سے تمہارے مصائب دور ہون گے۔ کسی اور طریقہ سے تم سرمایہ دارون کا مقابلہ نہین کر سکتے ہو اسی طرح آپ نے سیاسی جدوجہد مین قوت پیدا کرنے کی اپیل کی اور فرمایا کہ یہ کہنا کہ مانگو سرکار انصاف کر کے کچھ دے گی غلط اصول ہے۔ سرکار اس وقت تک کچھ نہ دیگی جب تک تمہارے اندر طاقت نہ ہو گی۔ سرکار ایسی فیاض نہین ہے۔ اسکے ساتھ ہی آپ نے موجودہ حالت سے فائدہ اٹھانے کی اپیل اور کہا کہ جس طرح میدان جنگ امین اپنا راشن نہ ملتے ہوے دشمن کی خوراک ہاتھ لگ جاوے تو اسے کھا کر محاصرہ کے لیے تیار ہو جانا چاہیے اوسی طرح ملے ہوے موقعہ سے فائدہ اٹھانا چاہیے۔

آخری لکچر ہندو سنگھٹن پر ہوا آپ نے فرمایا کہ جب مین ہندوؤن کی بزدلی کی داستانین پڑھتا ہون اور انکے لوٹنے کی داستانین سنتا ہون تو ایسی بے عزت بے غیرت قوم کا ممبر ہونے پر شرماتا ہون اور کہتا ہون کہ وہ اسی قابل ہے کہ مٹ جاوے۔ آپ نے فرمایا کہ چور۔ ڈاکو مجرم ہین مگر اس سے زیادہ مجرم وہ ہے جو اپنی چیز کی حفاظت نہین کرتا ہے۔ ہندون مین سنگھٹن اور ارگنیزیشن کی کمی ہے اور اسکی ضرورت ہے۔ اس ملک کے تھوڑے سے عیسائی ۷ کرور مسلمان

سنگھٹن کی ضرورت محسوس کرتے ہیں پھر ۲۲ کروڑ ہندو کیوں نہ سنگھٹن کریں۔ لیکن ساتھ ہی یہ سنگھٹن اپنی حفاظت کے لیے ہو مگر کسی کے دل دکھانے کے لئے نہیں۔

مسلمان عربی پڑھتے ہیں اس زبان کے لیے خاص مدرسہ ہیں اور عربی زبان کی خاص طور پر تعلیم دیجاتی ہے۔ اگر ہندو سنگھٹن نہ کریں گے تو ہندی زبان کی متحدہ قومیت رسم و رواج کی اصلاح تعلیم کیسے ہوگی۔

نیچ ذاتوں کے متعلق آپ نے فرمایا کہ کوئی تہذیب کوئی مذہب اور کوئی شاستر انسانوں کی حقارت کی اجازت نہیں دیتا ہے اور ہندوں کو نیچ ذاتوں کو اسقدر حقوق ضرور دینا چاہیے جسقدر ہندو عیسائی اور مسلمانوں کو دیتے ہیں۔ آپ نے یہ بھی کہا کہ میں اپنی زندگی میں یہ نہیں دیکھنا چاہتا کہ ایک اچھوت عیسائی یا مسلمان ہو۔ میری زندگی انکو حقوق دلانے کے لیے وقف رہے گی۔ میں چاہتا ہوں کہ ہندو اس قابل نہیں کہ اپنی حفاظت کر سکیں۔ اپنی بہو بیٹیوں کی حفاظت کر سکیں۔ میں یہ نہیں چاہتا کہ ہندو قوم دوسروں کا شکار ہو۔

ایڈریس

پنجاب کیسری لالہ لاجپت رائے صاحب شریمان

آج ہم اس مبارک موقع پر جب آپ ایک عرصہ کے بعد کانپور پھر تشریف لائے ہیں باشندگان شہر کی طرف سے آپ کا تہ دل سے خیر مقدم کرتے ہیں۔ گو اس سے پہلے بھی ہمارے شہر کو کئی بار آپ کے استقبال کا اعزاز نصیب ہو چکا ہے مگر ہماری خوش نصیبی یہ ہے کہ ہم آج اہل شہر کے نمایندوں کی حیثیت سے آپ کو سواگت کر رہے ہیں۔

آپ کی ذات والاصفات پر ہم لوگ جسقدر فخر کریں کم ہے آپ نے اپنی مفید اور بے لوث زندگی کے ذریعہ قومی خدمت اور حب الوطنی کی جو شاندار مثال ہمارے سامنے پیش کی ہے وہ نہ صرف آپ کے ہمعصروں کے لیے ایثار نفس اور قومی ہمدردی کا ایک اونچا نمونہ ہے۔ بلکہ آپ کے کارنامے آیندہ نسلوں کے لیے ادرش ثابت ہوں گے۔

آپ نے پیارے دیش کی خاطر جو بڑی بڑی قربانیاں کی ہیں ملکی جد و جہد میں جو تکلیفیں برداشت کی ہیں اور جس طرح ہر مصیبت کے وقت نہ صرف آرام و آسائش بلکہ اپنے جان و مال کو بھی آپ نثار کرتے رہے ہیں۔ اسکے لیے اہل ملک آپ کے احسانات سے کبھی سبکدوش نہیں ہو سکتے ہیں۔

آپ کی دیش بھگتی قوم و فرقہ مذہب و ملت کے تنگ دائرے سے بالا رہی ہے۔ ہندوستان کی تمام قومیں آپ کو یکساں عزیز ہیں آپ سب کی ترقی کے خواہشمند ہیں اور آپ کی یہی دلی آرزو ہے کہ چھوٹا طبقہ یا بڑا کوئی کسی کے ظلم و زیادتی کا شکار نہ ہو سکے اور اعلیٰ ادنیٰ سب ملکی ترقی میں شامل و شریک رہیں۔

آپ کو ہمیشہ یہ خیال مد نظر رہا ہے کہ ملکی عروج اور قومی ترقی کی بنیاد مضبوط اور مستحکم قائم ہو چنانچہ آپ نے محض سیاسی جد و جہد پر اکتفا نہ کی بلکہ ترقی تعلیم۔ سوشل اصلاح توسیع صنعت و حرفت کے لیے عملی کوشش کرنا اپنا دھرم سمجھا۔ اور ان تمام مفید ملک تحریکات کے لیے اپنا قیمتی وقت اور اپنا سرمایہ وقف فرماتے رہے۔

دیانند اینگلو ویدک کالج لاہور اور تلک اسکول آف پالٹکس آپ کی قربانیوں کی زندہ مثالیں ہیں۔ اچھوت جاتیوں کے اودھار اور اونتی میں آپ ہمیشہ مستعد رہے اور مزدور پیشہ بھائیوں کی ترقی کے واسطے آپ برابر کوشاں ہیں۔

رفاہ عام کے متعلق آپ کی سرگرمیاں کسی خاص صوبہ تک محدود نہیں رہی ہیں۔ کانگڑے کا زلزلہ یا قحط سالی کی آفت آپ نے پبلک کی خدمت گذاری کا پورا حق ادا فرمایا۔ پچھلے قحط میں آپ نے اس صوبہ کی جو خدمت کی وہ کبھی ہمارے دلوں سے بھول نہیں سکتی۔ غرض جس طبقہ پر مصیبت آئی آپ نے بلند خیالی اور اولوالعزمی کے ساتھ اس سے عملی ہمدردی کی۔ آپ نے یورپ و امریکہ میں جا کر ملکی آزادی کی پرزور وکالت کی اور قوم و ملک کا نام بلند کیا۔

جناب والا۔ آپ ممالک غیر کا مفصل اور طولانی دورہ کر چکے ہیں۔ آپ کو نہ صرف اپنے ہی ملک کی میونسپلٹیوں کی حالت کا اندازہ ہے بلکہ دیگر ممالک کے میونسپل انسٹی ٹیوشن کا بھی آپ نے معائنہ کیا ہے۔ اس لیے آپ ہمارے بورڈ کی مشکلات کا بخوبی اندازہ فرما سکتے ہیں۔ ہمارے صوبہ میں کانپور کی حالت بالکل خاص واقع ہوئی ہے۔ ایک تنگ دائرے میں گھنی آبادی اور ایک معمولی و مختصر رقبہ میں تجارتی ترقی کی بدولت جو جو مسائل پیدا ہو سکتے ہیں انھی مسائل سے آج ہمارا سامنا ہے۔

بچوں کی موت کا خوفناک اوسط۔ مزدور پیشہ طبقہ کی رہائش کا اہم مرحلہ۔ شہر کی اصلاح و توسیع کا مسئلہ۔ حفظان صحت کی ترقی اور واٹر ورکس کی توسیع اور سڑکوں کی درستی کا معاملہ۔ طبی و تعلیمی ضروریات کا حل۔ یہ سب اہم سوالات ہماری توجہ کو اپنی طرف کھینچے ہوئے ہیں۔ اور ہم حتی الامکان انکے حل سے غافل نہیں ہیں۔ ہم نے ابتدائی تعلیم کو مفت کر دیا ہے۔ شہر کے دو وارڈوں میں لازمی تعلیم کے اصول کو بھی نافذ کیا ہے۔ ہمارا بورڈ شہر کے متعدد یتیم خانوں اور شفا خانوں اور لائبریریوں۔ اسکولوں اور کالجوں کو مالی امداد دے رہا ہے توسیع شہر کے متعلق لوکل گورنمنٹ نے ایک امپرومنٹ ٹرسٹ قائم کر رکھا ہے اور بورڈ کو بھی شہر کی اصلاح و درستی کا پورا خیال ہے۔

بہرحال ہم اپنے فرائض ادا کرنے کی حسب موقع کوشش کر رہے ہیں مگر ہمارے مقاصد و ضروریات کے پورا کرنے کے لیے ابھی زمانہ درکار ہے اور اگر ہم کبھی اس خیال سے مایوس ہونے لگتے ہیں تو آپ جیسے دیش بھگتوں کی مستقل مزاجی اور اعلیٰ ہمتی ہمارے حوصلہ کو بڑھاتی رہتی ہے پرماتما ہم کو آپ جیسے دیش بھگت کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے اور آپ کو مدت دراز تک ہماری رہنمائی کے لیے قائم و برقرار رکھے۔ ہم آپ کی تکلیف فرمائی کے لیے بیحد شکر گذار ہیں کہ آپ نے ہمارا ایڈریس قبول فرما کر ہماری عزت افزائی فرمائی۔ آخر میں ہم ایک بار پھر اہل شہر کی طرف سے آپ کا خیر مقدم کرتے ہیں۔

ہم ہیں آپ کے خادم

ممبران میونسپل بورڈ کانپور

نگہ نیلوفری

(از جناب شمیم ملہوری)

(سلسلہ کے لیے صداقت ۲۰ مئی دیکھیے)

عالی جاہ، میرا فرض اس نوعیت کو پیش نظر رکھتے ہوئے جنکے لیے حضور پرنور نے بہ نفس نفیس اور عالی جاہ کی ہمراہی فوج نے یہاں تک سفر کرنے کی زحمت گوارا کی ہے بہت زیادہ دلیری و شجاعت کا مظہر نہیں،، مالوش نے بہت دلیری سے جواب دیا۔

اے گستاخ سروی اگر تیرا شباب تیری سفارش نہ کرتا سلطان کی ابروؤں پر بل آگیا اور اس نے غضبناک ہو کر کہا تو اس وقت صرف تیرا خون ہی ان گستاخانہ الفاظ کو دھو سکتا تھا جا دور ہو اور اپنے آقا سے کہدے کہ سلطان مراد تجھ سے بہتر جانتا ہے کہ کس طرح دشمن کو مفتوح کر کے اس کا سر کچلا جاتا ہے۔ جا میں تیری خطا سے درگزر کرتا ہوں۔ اور یقین رکھ کہ میں انشاء اللہ بہت جلد پا بجولان کر کے بروصہ لے جاؤنگا۔ سن۔ جس وقت تو اس وقت فوجی پڑاؤ سے باہر ہو جائے تو سمجھ لے کہ ہمارے درمیان عدویانہ جنگ کا آغاز ہو گیا اگر اپنے مالک کے پاس واپس جاتے ہوئے اثناء راہ میں تجھے میری فوج کا کوئی دستہ نظر آجائے تو تجھے اختیار دیا جاتا ہے کہ تو ان پر براہ حملہ کر دے اور اگر تو ان پر کامیاب ہو جائے تو انھیں گرفتار کر، قتل کر یا جو تیری مرضی ہو اور اگر اسکے برعکس تو ناکامیاب ہو کر خود گرفتار ہو جائے تو یاد رکھ کہ تیرا دوبارہ یہاں آنا لابدی موت ہوگی۔ بس جا دور ہو یہ ہے تیرے پیغام کا جواب،،

مالوش کے خون میں جوش آگیا۔ دنیا سیاہ ہوگئی،،، وفور غضب نے سینہ میں تلاطم روح میں ہیجان پیدا کر دیا قریب تھا کہ وہ زبان سے ان الفاظ کا کچھ جواب دے کہ معاً بقد بیگ تیمور تاش نے اس نوجوان پہ رحم کھا کر اور یہ ڈر کر کہ کہیں یہ نوجوان سلطانی عتاب کا فوری شکار نہ ہو جائے اس کا بازو تھام لیا اور اتنا موقع ہی نہ دیا کہ اس موضوع پر مزید گفتگو ہو سکے چنانچہ بجلی کی طرح تیزی سے درمیان آگر وہ مالوش کو ہاتھ پکڑے سلطان کے سامنے سے ہٹا کر باہر نکال لایا۔ جہاں مالوش کا محافظ دستہ منتظر کھڑا تھا

اے ناتجربہ کار، جلد باز نوجوان" جب دونوں بارگاہ سے کچھ پرے ہٹ کر آئے تو تیمور تاش نے کہا۔ کیا تو نہیں جانتا کہ شیر کی کچھار میں ہاتھ ڈالنا کیا معنی رکھتا ہے۔

اُف سلطان نے ایک باعزت و شریف النسب سروی کی انتہائی ہتک کی ہے مالوش نے اپنے تلوار کے قبضے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا اور خدا گواہ ہے کہ میں اس کا انتقام لونگا

بے وقوف نوجوان عمل کر کے دکھا لفاظی نہ کر تیمور تاش نے طنز آمیز مسکراہٹ سے کام لے کر کہا۔ مسلمان عمل کی قدر کرتے ہیں۔ اس کے بعد اس نے بہت ہی عنایت آمیز لہجہ میں باہستگی ان الفاظ کا اضافہ کیا۔ لیکن میں کسی کی غیبت نہیں کیا کرتا تیرے یہ الفاظ میرے ہی سینہ میں محفوظ رہیں گے میں انھیں سلطان کے سامنے بیان نہیں کرونگا جا جلدی کر اور یہاں سے روانہ ہو جا تو نہیں سمجھتا کہ اس وقت تو ایک مہیب غار کے دہانہ سے پر کھڑا ہے۔،،

بس اتنا کہکر تیمور تاش اس خشمگین نوجوان کو محافظوں کے درمیان چھوڑ کر ایک نوکر سے مخاطب ہو گیا اور اس کو حکم ہدایت کی کہ ان سب کو فوجی پڑاؤ کے باہر بحفاظت پہونچا دے۔

(باقی آئندہ)

باہتمام خواجہ عبدالسلام صداقت پریس کانپور سے شایع ہوا

The Sadaqat
CAWNPORE
REG-N[o.] 142

صداقت

جمال پر تو حق عزم مستقل مین رہی
زبان پر بھی وہی ہو جو تیری دل مین رہی
(احسن سمبھی)

[ایڈ]یٹر- خواجہ عبدالسلام
ہفتہ وار
قیمت سالانہ ۳ روپے
ششماہی عگر
فی پرچہ ۵ر

[ج]لد ا | کان پور- چہارشنبہ ۲۷- مئی سنہ ۱۹۲۵ء مطابق ۳- ذیقعدہ سنہ ۱۳۴۳ھ | نمبر ۱۲

اَدبیات

آئینۂ ماضی

(از جناب احسن سمبھی ناظم حلقہ ادبیہ کان پور)

وہ دن کہان کہ سوز محبت سے ساز تھا — انکو نظر پہ ناز سبھے دل پہ ناز تھا
اِک جوش تھا جو عشق مین ہنگامہ ساز تھا — سینے مین دل تھا دل مین غم جانگداز تھا
ہر گل مری نظر مین گلستان ناز تھا — وہ تھی بہار تھی دل ہنگامہ ساز تھا
اچھا ہوا کہ زندگی مختصر ملی — ورنہ امید و یاس کا قصّہ دراز تھا
ناکامیون مین آکے کسی نے خبر نہ لی — کِسدن کیواسطے کرم کارساز تھا
آئینۂ جہان کو مین دیکھا کیا، مگر — میری نظر مین جلوہ آئینہ ساز تھا
نالے کیساتھ سینے سے نکلی تھی کوئی چیز — اب یہ خبر نہین کہ وہ دل تھا کہ راز تھا

لو اب اُمید و یاس کا جھگڑا ہی مٹگیا
احسن عجیب چیز غم دلگداز تھا

جناب وارث مارہروی

جب دل اسیر شورشِ سوز و گداز تھا — ہر سانس ایک نالۂ ہنگامہ ساز تھا
پیشِ نظر جو مرحلۂ سوز و ساز تھا — پہلو مین دل تھا، دل مین غم جانگداز تھا
عرض نیازِ عشق کی پرسش نہ ہو سکی — جسپر کہ دلکو ناز تھا وہ بے نیاز تھا
وارث یہ کیا ستم ہے کہ تو اور آہِ سرد — پوشیدہ آجتک غمِ الفت کا راز تھا

اعلان حق

ایک فاضل اڈیٹر کی رائے

رسالہ اُردوے معلے (بابتہ ماہ مئی سنہ ۱۹۲۵ء) کے صفحہ ۲ پر بسلسلۂ شذرات تحریر ہے کہ،

"ہمین افسوس ہے کہ ہم اپنے دوست حکیم ضبط صاحب کی تنقید جو اُنھون نے جناب احسن سمبھی (ناظم حلقہ ادبیہ کان پور) کے کلام پر لکھکر بھیجی ہے شایع کرنے سے معذور ہین۔ اسیلیے نہین کہ ہم بذات خود اس تنقید کے مخالف ہین۔ بلکہ اسیلیے کہ یہ تنقید دراصل تنقید نہین بلکہ تخریب ہے۔ جسکا مدعا اسکے سوا اور کچھ نہین کہ دلی بخار ناجائز الفاظ مین نکالا جائے۔

حکیم صاحب کے تمام اعتراضات غلط ہین اگر ضبط صاحب اجازت دین تو ہم ان کی تنقید کو اپنے تبصرے کے ساتھ شائع کرنے کو موجود ہین"

(اُردوئے معلی دھلی)

اب تو ضبط صاحب کو شاید یقین آگیا ہوگا کہ تنقید ناقد کی قابلیت کا آئینہ ہوتی ہے کسی باکمال پر اعتراض کرنا حصول شہرت کا ذریعہ ضرور ہے۔ لیکن یاد رہے کہ ایسی شہرت مین رسوائی کا پہلو بھی نکلتا ہے۔ کیا ضبط صاحب اڈیٹر اردوئے معلے کو تنقید مع تبصرہ شائع کرنے کی اجازت عطا فرمائینگے (یا اڈیٹر اردوے معلے کو بھی نشانۂ تنقید بنائین گے۔

حافظ اشرف علی حافظ کانپوری

(رکن حلقۂ ادبیہ کانپور)

۷۸۶

ہفتہ وار

صداقت

چہارشنبہ ۲۷ مئی سنہ ۱۹۲۵ء

معذرت — پریس کی مشینوں کی خرابی کی وجہ سے اخبار کی اشاعت میں دو روز کی دیر ہو گئی امید ہے کہ ناظرین کرام معاف فرمائیں گے۔

ہنگامۂ امن
مغربی اقوام کی صلح کوشی

دنیا میں امن صلح اور انصاف کے نام پر اکثر خونریزی قتل وغارتگری کا بازار گرم رہا ہے۔ اور اب بھی مدعیان امن اسی خونریز روش پر قائم ہے۔ یورپ کے سیاسی مطلع پر ہر طرف جنگ کے بادل منڈلا رہے ہیں۔ ایک سلطنت دوسری سلطنت کو شک وشبہ کی نگاہ سے دیکھ رہی ہے۔ جرمنی میں ہنڈنبرگ جیسے فوجی آدمی کا انتخاب۔ فرانس کے وزیر اعظم کو استعفیٰ کے لیے مجبور کیا جانا رلفیوں پر فرانس کے مظالم۔ سنگاپور میں عظیم جنگی بیڑہ اور فوج کا انتظام۔ لنکا میں سامان جنگ کا اجتماع یہ سب ایسی باتیں ہیں جو زبان حال سے ایک خطرناک جنگ کی پیشین گوئی کر رہی ہیں۔ اور یہ جنگ ایک نہ ایک دن ضرور ہو کے رہیگی لیکن کب ہوگی اور کہاں ہوگی اسکا بتانا مشکل ہے مگر ہوگی ضرور ایک طرف تو یہ تیاریاں ہو رہی ہیں لیکن دوسری طرف ایسے افراد بھی کافی تعداد میں موجود ہیں جو دل سے امن کی سلطنت چاہتے ہیں انگلستان کے سابق وزیر اعظم مسٹر میکڈانلڈ نے فرانس بلجیم۔ اٹلی۔ رومانیہ وغیرہ سے ملکر امن قائم کرنے کا ایک نیا لی راستہ نکالا تھا اور کچھ ایسی شرطیں رکھی گئیں تھیں کہ کوئی سلطنت ہتھیاروں کے ذریعہ سے دوسرے ملک پر جبر وتشدد نہ کر سکے اونکے وقت میں اس سمجھوتہ کی کچھ عزت بھی تھی مگر نئی حکومت نے آتے ہی اسکو ٹھوکر لگا کر ردی کی ٹوکری میں ڈالدیا

مگر آج قیام امن کے پردے میں علانیہ دوسروں کے حقوق غصب کیے جا رہے ہیں۔ کمزوروں پر زور آزمائی کیجاتی ہے غریب ہندوستان بھی انھیں سیاسی چالوں کا زخم خوردہ ہے اور وہ بھی برسوں امن سبھا کے دام میں گرفتار رہ چکا ہے۔

جرمنی کی طرف سے بھی ایک اسکیم دنیا کے امن کے لیے پیش کی گئی ہے اور آجکل اسکی بڑی دھوم ہے۔ اسکا خلاصہ یہ ہے کہ برطانیہ۔ اٹلی۔ بلجیم اور جرمنی میں ایک صلحنامہ ہوجاوے جرمنی فرانس کی موجودہ سرحد تسلیم کرنے کو تیار ہے اور یہ شرط کرنے کو تیار ہے کہ یہ سرحد ہمیشہ قائم رہے گی۔ لیکن دوسری طرف کی سرحدیں اوسے قبول نہیں۔ مسٹر چیمبرلین اس اسکیم کی تائید کر رہے ہیں ظاہر ہے کہ جرمن اپنی موجودہ حالت سے مطمئن نہیں ہے اور جب تک اسکو مطمئن ہونے کا موقع نہ ملے اور اسکی ترقی کا راستہ نہ کھلے وہ کبھی امن کی زندگی نہیں بسر کر سکتا۔ لیکن فرانس اور اسکے دوستوں کو یہ کب گوارا ہو سکتا ہے کہ اس کا خواب صحیح ثابت ہو۔

دنیا کے اکثر ممالک غیر ملکی حکمرانوں کے ہاتھوں نالان اور آزادی کی فکر میں سرگرداں ہیں اور بعض ایسے بھی بدنصیب ممالک ہیں جو اپنے ہی ہاتھوں اپنی پریشانی کے سامان مہیا کر رہے ہیں۔ اطالیہ آزاد ہوتے ہوے بھی اپنے فوجی حکام کے ہاتھوں تباہ ہے۔ ابھی تھوڑے ہی دن ہوے کہ موسولینی اطالیہ کے مشیروں کی آزادی ہضم کر چکا ہے۔ یعنی وہ آزادی سے اپنی رائے ظاہر نہیں کر سکتے اور مخالف پارٹی کا لیڈر اعظم قتل کر دیا گیا۔ اور اخبارات کی آزادی سلب کر لی گئی۔ خفیہ سوسائٹیوں کے خلاف کارروائی کے لیے ایک کالا قانون پاس ہوا ہے۔ یہ ایسی باتیں ہیں جو اسکو زوال کے راستہ پر لیے جا رہی ہیں اور رعایا انکے خلاف ہو رہی ہے کیا یہ امن پسندی کے کرشمے ہیں!

اسپین بھی اپنے فوجی جنرل کے جور سے نالان ہے اور کئی دفعہ اسکی مخالفت کر چکا ہے۔ اسپین میں آجکل فوجی قانون کا دور دورہ ہے۔ یہ واقعہ ہے کہ جب اسپین کی افواج کو مراکو میں منہ کی کھانا پڑی اور غازی عبدالکریم نے اپنی سرزمین وطن کو اسپین کی فوج سے خالی کرالیا تو اس جنگ کے بانی جنرل کے خلاف اسپین میں بڑی شورش پھیل گئی۔ بادشاہ بھی خلاف ہو گیا۔ اور اسکو مجبوراً فوجی قانون میں ترمیم وتنسیخ کرنی پڑی۔

فرانس امن قائم کرنے کے لیے آج کل ریف میں اپنی پوری جنگی طاقت سے کام لے رہا ہے اور وطن پرست قبائل ریف کی فوجوں سے امن کے خونریز پودے کو مصروف ہے۔

یہ ہیں موجودہ امن پسندی کے کرشمے جسکو مغربی قومیں سرمایۂ ناز سمجھتی ہیں۔ "فاعتبروا یا اولی الابصار"

مسٹر بھروچہ کی اپیل

(جناب قریشی کے قلم سے)

"ہندو مسلم اتحاد" سیاست ہند کی جان ہے اگر ہم نے اتحاد کی طرف کوئی کارگر قدم نہ اٹھایا۔ تو آزادی واستقلال کی منزل لحظہ بہ لحظہ بعید تر ہوتی جائیگی۔ ناظرین کرام کو یاد ہوگا کہ ہندو مسلم اتحاد کے قیام کے لیے گذشتہ ایام میں جو آخری تجویز اختیار کی گئی تھی وہ دہلی میں آل پارٹیز کانفرنس کا انعقاد تھا۔ اس کانفرنس کے ابتدائی اجلاس کی کارروائی سے یہ ثابت ہوتا تھا کہ کانفرنس اتحاد کے بارے میں کوئی کامیاب راستہ پیدا کرے گی۔ لیکن بعد میں لالہ لاجپت رائے اور پنڈت مدن موہن مالویہ کی طرف سے جو مشکلات پیدا کی گئیں انھوں نے تمام توقعات پر پھیر دیا اور مہاتما گاندھی اور پنڈت موتی لال نہرو جو محبت واتحاد کے متعلق دہلی میں بڑی بڑی آرزوؤں کے ساتھ تشریف لائے تھے بہت ہی بڑی مایوسی کے ساتھ واپس گئے۔ اور کانفرنس کے انقطاع کے بارے میں اس کے سوا کوئی اعلان نہ کر سکے کہ کانفرنس کے لیے ابھی کوئی موزوں فضا موجود نہیں ہے اور اگر کبھی اراکین کانفرنس نے اجراے کار کا مطالبہ کیا۔ تو از سر نو اجلاس کے انعقاد کا انتظام کر دیا جاے گا۔

مسٹر بھروچہ سکرٹری آل انڈیا کانگریس کمیٹی کا خیال ہے کہ اگر مہاتما گاندھی کانفرنس کے انعقاد کا انتظام کریں تو ملک کی موجودہ فضا اسکے موافق ہوگی۔ معلوم ہوتا ہے کہ مسٹر بھروچہ نے اس بارے میں رہنمایان ملت وملک کے ایک طبقہ سے مشورت کی ہے۔ اور اسکے بعد اونھیں کانفرنس کے انعقاد کی ضرورت محسوس ہوئی ہے لیکن ہمارے خیال میں ابھی انعقاد کا وقت نہیں آیا۔

مسٹر بھروچہ نے اپنے بیان میں جن قابل ذکر افراد ملک کے متعلق اعتماد کا اظہار کیا ہے وہ ممکن ہے کہ انعقاد کانفرنس کے حق میں ہوں۔ لیکن جس روز دہلی کانفرنس کے انقطاع والتوا کا اعلان ہوا تھا۔ اُس روز بھی ایک جماعت کانفرنس کی کامیابی کی خواہاں تھی صرف رہنمایان ملک کے ایک طبقہ کا کانفرنس کے مقاصد کی حمایت کرنا کافی نہیں ہے۔ ضرورت یہ ہے کہ منکران کانفرنس اور دشمنان اتحاد کی طرف سے بھی پیش قدمی ہو۔ اور اس طرح تمام ملک بہ ہیئت مجموعی کانفرنس کی ضرورت کا عملی طور پر اظہار کرے۔

ہر وہ شخص جس کو واقعات کا علم ہے کبھی اس حقیقت سے انکار نہ کرے گا۔ کہ کانفرنس کی ناکامیابی کا خون لالہ لاجپت رائے صاحب کی گردن پر ہے۔ آپ کو انعقاد کانفرنس کے متعلق مہاتما گاندھی سے "جلد بازی" کی شکایت تھی۔ آپ نے آل پارٹیز کانفرنس۔ میثاق ملی اور مہاتما گاندھی کے خلاف جو شہرۂ آفاق مضامین لکھے۔ ان میں مہاتما جی کی جلد بازی کو مطعون کیا گیا تھا۔ ہمارے خیال میں کانفرنس کے متعلق سب سے پہلے لالہ لاجپت رائے سے سوال کرنا چاہیے اور پوچھنا چاہیے کہ کیا ابھی انعقاد کانفرنس کے لیے مناسب وقت پیدا ہوا ہے یا نہیں؟ اور انکی مزعومہ جلد بازی کی میعاد کب تک ہے؟ اگر لالہ صاحب انعقاد کانفرنس کے متعلق مزید سلسلہ جنبانی کو جلد بازی کہنے کے لیے تیار نہ ہوں۔ تو مہاتما گاندھی کا فرض ہے کہ مسٹر بھروچہ کی دعوت کو لبیک کہیں۔

آل پارٹیز کانفرنس کے متعلق ہمارا ذاتی خیال یہ ہے کہ وہ آل مسلم پارٹیز کانفرنس کے بعد ہونی چاہیے لیکن اسکی تیاری کا صحیح وقت یہی ہے جس طرح آل مسلم پارٹیز کانفرنس کے متعلق چند آدمی ذاتی طور پر سرگرم عمل ہیں۔ اسی طرح ملک کے چند ضرورت شناس اور بارسوخ اصحاب کو آل پارٹیز کانفرنس کے لیے وقف ہونا چاہیے اور تمام ملک کا چکر لگانا چاہیے اور ہر ایک سیاسی جماعت کے ساتھ کانفرنس کے متعلق تبادلہ خیالات کرنا چاہیے۔ اور سرکردہ اصحاب سے شمولیت کا وعدہ لینا چاہیے۔ کسی جدید تحریک کو شروع کرتے وقت ہمیشہ یہ خیال رکھنا ضروری ہے کہ دنیا کی کوئی تحریک خواہ وہ کیسی ہی خفیف اور حقیر کیوں نہ ہو منظم محنتوں اور پرجوش خدمتوں کے بغیر کامیاب نہیں ہو سکتی "آل پارٹیز کانفرنس" کی تحریک جواب سے تھوڑے عرصہ پیشتر پیدا ہو کر مدفون ہو گئی۔ کیوں؟ صرف اس لیے کہ اسکی پشت پر کوئی منظم محنت موجود نہ تھی۔ مسٹر بھروچہ اگر اتحاد ہندو مسلم کے عقدۂ لاینحل کو حل کرنا چاہتے ہیں تو ان کا پہلا فرض یہ ہے کہ وہ اپنے ساتھ چند بارسوخ اصحاب کو متفق کر کے ملک کے بڑے بڑے مرکزوں میں دورہ لگانے اور مختلف سیاسی جماعتوں اور سرکردہ لیڈروں سے تبادلۂ خیالات کرنے کا انتظام کریں۔ لیکن اگر وہ صرف کاغذی گھوڑے دوڑا کر "ہندو مسلم اتحاد" اور میثاق ملی جیسے مسائل عظیمہ کی تکمیل چاہیں۔ تو یہ ہرگز ممکن نہیں ہو گا۔

(تنظیم)

بنگال پراونشل کانفرنس دیش بندھو داس کا خطبہ صدارت

(گذشتہ سے پیوستہ)

سنہ ۱۹۰۸ء

۳ فروری۔ میمن سنگھ کو تین اضلاع میں تقسیم کرنے کی مجوزہ اسکیم کا اعلان کیا گیا۔ ۳۰ اپریل مظفر پور میں بم کا حادثہ ہوا یہ بم اس گاڑی پر پھینکا گیا تھا جس میں مس اور مسنر کنیڈی بیٹھی ہوئی تھیں۔ یکم مئی مانک ٹولہ کے بم کے سازشی گرفتار کیے گئے دانی میں خودی رام بوس کو مس اور مسنر کنیڈی کے قاتل ہونے کے شبہ مین گرفتار کیا گیا۔ ۲ مئی ہیم چندر داس کو گرفتار کیا گیا باوارابند و گھوس ستیندر ناتھ بوس اپناش چندر بھٹاچاریہ و منیجر و اسسٹنٹ منیجر نواشکتی کے دفتر مین بم کے سازش کی شرکت کے شبہ مین گرفتار کیے گیے۔ برندر اکمار گھوش۔ اولاسکر دت اندو بھوشن رائے اور دس اور اشخاص معہ بم اور آتشگیر مادے اور اسلحہ حرب کے گرفتار کیے گئے ۲ مئی۔ پرفلا چندر اچا کی نے جب کہ وہ مس اور مسنر کینیڈی کے قاتل ہونے کے شبہ مین گرفتار کیا جا رہا تھا تو اسنے اپنے آپ کو ریوالور سے مار ڈالا۔ ۵ مئی نریندرا ناتھ بم کی سازش کے سلسلہ مین سیرام پور مین گرفتار کیے گیے ۱۲ مئی ۵ بنگالی ہندو مسٹر کنگس فورڈ پر گولی چلانے کے الزام مین کوسٹیا مین گرفتار کیے گیے۔ ۱۵ مئی۔ گرے اسٹریٹ کلکتہ مین ٹریم کی لائن پر ایک بم پھٹا جس سے ۴ آدمی زخمی ہوے۔ ۲۴ مئی ہاوڑہ پر تیسرے درجہ کی گاڑی مین دو بم ملے۔ ۲ جون۔ بارہ ضلع ڈھاکہ مین ایک مسلح ڈاکہ پڑا جس مین ۴۰ آدمی مسلح ڈاکوان کی ۲۰۰ گاؤن والون کی جنگ ہوئی چار گاؤن والے مارے گئے۔ ۸ جون۔ گورنر جنرل بہ اجلاس کونسل نے اخبارات اور آتشگیر مادہ کے متعلق ایک قانون پاس کیا ۱۲ جون۔ کاکی نراہ مین ریل کے دوسرے درجہ کی گاڑی مین ایک بم پھینکا گیا جس سے ایک یورپین سخت زخمی ہوا ۲۲ جون۔ نریندرا ناتھ گوسوامی مانک ٹولہ کے حادثہ بم کا ایک ملزم سرکاری گواہ بن گیا اور اس نے ایک حسرت انگیز بیان دیا جس مین بابو آرابند و گھوش اور بہت سے دیگر ممتاز بنگالیون کو قتل اور ڈاکہ کی سازش مین ملوث بتایا۔ ۲ اگست۔ پرنس روڈ مین ناجائز طور پر اسلحہ رکھنے کے سلسلہ مین جو لوگ گرفتار کیے گیے تھے ان مین سے ناگن گپتا۔ دہلی رانی گپتا۔ اور اولاسکر دت کو سات سال قید با مشقت کی سزا دی گئی اور باقی بری کر دے گیے ۱۱ اگست خودی رام کو پھانسی دی گئی۔ ۱۲ اگست چندر نگر ریلوے اسٹیشن کے قریب ۲ بم ملے ۲۸ اگست راجہ ترنیدر لال خان بہادر نارا جول اور ۱۸ معززین کو اس جرم مین گرفتار کیا گیا کہ وہ مدناپور کے تمام انگریزون کے قتل کرنے کی سازش مین شریک ہین یہ لوگ ۱۸ ستمبر کو ضمانت پر رہا کر دیے گیے اور ۱۹ دسمبر کو آنریبل ایس۔ پی۔ سنہا نے ان پر سے مقدمہ اٹھا لیا) ۳۱ اگست نریندر ناتھ گوسوامی اقبالی مجرم سازش علی پور کو علی پور جیل مین گولی سے مار دیا گیا۔ ۸ ستمبر دادا بھائی نوروزجی نے ایک پیام بھیجا جس مین تشدد سے لوگون کو باز رہنے کی ترغیب دی گئی تھی ۳۰ ستمبر تلک مہاراج کو بغاوت کے جرم مین ۶ سال کی عبور دریائے شور کی جو سزا دی گئی تھی اسمین حکومت بمبئی نے تخفیف کر دی اور چھ سال کی قید محض رہ گئی۔ ۱۴ اکتوبر بنگال گورنمنٹ نے ایک رزولیوشن شایع کیا چیف پریسیڈنسی مجسٹریٹ کلکتہ اور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ چوبیس پرگنہ کے اس حکم کو جو عام مقامات مین جلسون کے متعلق تھا ۲۲ اکتوبر سے مزید چھ ماہ کیلیے وسعت دیگئی

۷ نومبر۔ اورٹن ہال کلکتہ مین ایک جلسہ کے موقع پر جتیندر ناتھ رائے چودہری نے سر اینڈریو فریزر لفٹنٹ گورنر بنگال کی جان کی جان لینے کی کوشش کی۔ ۹ نومبر کلکتہ کی سی۔ آئی۔ ڈی کے ایک شخص نندالال بنرجی کو جس نے پرفلا چندر چاکی کو گرفتار گرفتار کرنے کی کوشش کی تھی کلکتہ کی ایک گلی مین گولی سے مار دیا گیا۔ ۱۰ نومبر کنہیا لال دت کو علی پور سنٹرل جیل مین پھانسی دی گئی اور اس کے جنازہ کے ساتھ ہندوستانی مردون اور عورتون کا بہت بڑا مجمع تھا۔ ۲۳ نومبر ستیندر ناتھ بوس نرین گوسین کے دوسرے قاتل کو علی پور جیل مین پھانسی دی گئی۔ ۳۰ نومبر۔ مسٹر گوکھلے نے، نیو ریفارم کلب لنڈن مین تقریر کرتے ہوے بیان کیا کہ ہندوستان کی حالت نہایت تشویشناک ہوتی جاتی ہے۔ اور اس کا سواے اسکے اور کوئی علاج نہین ہے کہ تقسیم بنگال کو منسوخ کر دیا جاے اور تمام سیاسی قیدیون کو چھوڑ دیا جاے اس لیے کہ اس سے بنگال مین سکون پیدا ہو سکتا ہے۔ یکم دسمبر دار العوام مین یہ تجویز پیش ہوئی کہ فرانس سے ہندوستان مین باغیانہ لٹریچر کے جانے کی مخالفت کی جاے۔ ۱۱ دسمبر ہندوستان کی مجلس آئین کے صرف ایک جلسہ مین ایک قانون پاس کیا گیا جس کا مقصد یہ تھا کہ سیاسی ملزمین کے مقدمات سرسری طور پر کیے جائین چند مجالس کو خلاف قانون قرار دیا جاے۔ کرشنا کمار متر کو ریگولیشن ۳ مجریہ سنہ ۱۸۱۸ء کے ماتحت گرفتار کر کے جلاوطن کر دیا گیا۔ ۱۳ دسمبر اسوانی کمار دت سبودھ چندر ملک اور ۵۱ اور اشخاص کو ریگولیشن ۳ مجریہ سنہ ۱۸۱۸ء کے ماتحت گرفتار کر کے جلاوطن کیا گیا۔

سنہ ۱۹۰۹ء

۶ جنوری۔ مشرقی بنگال مین کئی سمتیون کو جدید قانون جرائم کی ماتحت غیر آئینی قرار دیا گیا۔ ۱۰ فروری علی پور مجسٹریٹ کی عدالت کے احاطہ مین بابو آشوتوش بسواس کو جو ۲۴ پرگنہ مین وکیل سرکار تھے ایک شخص چارو چندر باسو نے گولی سے مارا۔ ۲ مارچ۔ دار العوام مین مسٹر لیسٹن نے دریافت کیا کہ روس اور ہندوستان کے تشدد مین کیا فرق ہے۔ نائب وزیر ہند نے اس کا کوئی جواب نہین دیا۔ ۱۵ اپریل کلکتہ کے محلون مین غروب آفتاب کے نصف گھنٹہ بعد کوئی جلسہ نہ کرنے کی میعاد کو ایک سال کر دیا گیا۔ ۶ مئی مسٹر بیچکرافٹ نے علی پور کے مقدمہ کا فیصلہ سنا دیا۔ موسم گرما مین پارلیمنٹ مین قانون اصلاحات ہند کی نظر ثانی منظور ہوئی جسکی رو سے مارلے منٹو کی اصلاحات کا نفاذ ہوا

سنہ ۱۹۱۰ء

مارلے منٹو اسکیم کا نفاذ ہوا اور ایک جدید قانون متعلق مطابع پاس ہوا۔ مین نے اس تفصیل سنہ ۱۹۱۰ء سے اسوقت تک کے واقعات کا ذکر نہین کیا ہے کیونکہ وہ آپ کو یاد ہون گے تقسیم بنگال کی منسوخی۔ لارڈ ہارڈنگ پر اسوقت جبکہ وہ شاہی جلوس مین چاندنی چوک دہلی سے گذر رہے تھے بم کا پھینکا جانا قانون تحفظ ہند کی رو سے کثیر نظر بندیان۔ رولٹ ایکٹ۔ جلیانوالہ باغ۔ اور گوماگاٹا مارو۔ وغیرہ کے اس اثنا مین ایسے واقعات ہوے ہین جنکا خصوصیت سے ذکر کیا جا سکتا ہے۔

پس یہ ظاہر ہے کہ انقلابی تحریک کے بعد تشدد کا آغاز ہوا ہے جسکے بعد پھر مزید تشدد کا دور آیا اور جب کبھی حکومت برطانیہ نے ایسے قوانین منظور کیے ہین جنہین فیاضانہ کہا جا سکتا ہے تو اس کے بعد ہی اس قسم کے قوانین کا بھی نفاذ ہوا ہے جو سخت تشدد آمیز ہوتے تھے۔

• جلیانوالہ باغ کے افسوسناک حادثہ سے اس دور کی ابتدا ہوئی ہے جسمین مہاتما گاندھی نے ہندوستان کی آزادی حاصل کرنے کیلیے ایک ہی صورت تجویز کی اور وہ عدم تشدد کے ذریعہ جنگ کرنا تھا تمام ہندوستان نے اسے قبول کر لیا۔ اور مین حکومت اور اپنے انقلاب پسند دوستون پر زور دونگا کہ تشدد کسی صورت مین بھی ہو بے کار چیز ہے۔ جدید آرڈنینس کا قانون لوگون پر تشدد کرنے کا ایک غلط طریقہ ہے تمام ہندوستان نے ایک زبان ہو کر اس کی مذمت کی اور مین اس پر زیادہ زور کے ساتھ کچھ کہنا نہین چاہتا اس لیے کہ مین اس موقع پر نہایت احتیاط کے ساتھ تقریر کرنا چاہتا ہون اسوقت مین صرف اسقدر کہنا چاہتا ہون کہ مین نے لارڈ برکن ہیڈ کی دعوت اتحاد کار کا وہی جواب دیا جو ایک ہندوستانی دے سکتا تھا دیش بندھو داس نے اسکے بعد لارڈ برکن ہیڈ کی تقریر اور بعض واقعات کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا۔

ہم سے کہا جاتا ہے کہ سوراج ہمارے قریب ہے اگر ہم موجودہ قانون اصلاحات کو کامیاب بنانے مین حکومت کے ساتھ اشتراک کار کرین۔ اس دلیل کے جواب مین میری پوزیشن بالکل صاف ہے اور مین اسے واضح کر دینا چاہتا ہون تاکہ اس پر بحث و مباحثہ کی ضرورت باقی نہ رہے اگر مجھے یہ یقین ہو جاے کہ قانونی اصلاحات نے حقیقی ذمہ داری دی ہے اور لوگون کو اس قانون کے ماتحت اس کا موقع حاصل ہے کہ وہ اپنی حالت کو درست کر سکین گے اور ترقی کر سکین گے تو فوراً مین حکومت کے ساتھ اشتراک کار کرنے پر آمادہ ہون اور فوراً کونسل کے اندر تعمیری پروگرام شروع لیکن مین پرچھائیون کے لیے حقیقی چیزون کی قربانی نہین کر سکتا! اگر حقیقت مین کوئی ذمہ داری دی جاے تو کوئی وجہ نہین کہ ہم حکومت کے ساتھ اشتراک کار نہ کرین لیکن اشتراک کار کے پہلے دو چیزین ضروری ہین اول یہ کہ ہمارے حکمرانون کے دلون مین حقیقی تبدیلی پیدا ہو دوسرے یہ کہ حقیقی معنون مین ہمین فوراً سوراج کی منظوری دی جاے اور وہ مستقبل قریب مین قائم ہو جاے مین نے ہلفنیہ یہ کہا کہ ہم کو فوراً تعمیری کام شروع کرنے کے مواقع حاصل کرنے کے لیے کافی قربانی کرنی پڑیگی آپ محسوس کرینگے کہ ایک قوم کی تاریخ مین چند سال کوئی حقیقت نہین رکھتے بشرطیکہ سوراج کی بنیاد اسوقت قائم ہو جاے اور حاکم و محکوم کے دلون مین حقیقی تبدیلی ہو جاے آپ مجھ سے کہین گے کہ "دلون کی تبدیلی" ایک مبہم سا جملہ ہے اس کے اظہار کی کوئی عملی صورت ہونی چاہیے مین اسے تسلیم کرتا ہون لیکن اس قسم کے اظہار کا بہت کچھ انحصار اس پر ہے جو کسی قرارداد کے بعد پیدا ہو اعتماد اور عدم اعتماد کا اندازہ اس طرح ہو سکتا ہے کہ کوئی پرامن سمجھوتہ کس طرح ہوتا ہے اس کا اندازہ بجاے سمجھوتہ کے شرائط کے بہتر طریقہ پر اس سے پیدا ہو سکتا ہے کہ وہ شرائط کس جذبہ کے ساتھ طے کیے جاتے ہین۔ اس وقت اس قسم کے کسی سمجھوتہ کی شرائط پیش کرنا ناممکن ہے لیکن اگر دلون مین تبدیلی ہو جاے اور دونون طرف سے صلح جوئی ایک دوسرے پر اعتماد اور معقولیت کی اسپرٹ مین گفت و شنید ہو تو شرائط کا طے ہونا کچھ مشکل نہین۔

مین بنگال کے لوگون کے دلون کی حالت کو مدنظر رکھتے ہوے چند تجاویز پیش کرتا ہون۔ اول تمام سیاسی قیدی چھوڑ دیے جائین۔ دوم حکومت کی طرف سے ہم کو اس امر کی ذمہ داری دی جاے کہ مستقبل قریب مین سوراج قائم ہو جائیگا اور سوراج قائم ہونے سے پہلے فوراً سوراج کی معقول بنیاد قائم کر دی جاے۔

سوراج کی معقول بنیاد کیا ہو؟ اس کا فیصلہ نہ صرف حکومت اور ہندوستانیون کو کرنا ہے بلکہ اس کا فیصلہ ہندوستان کی تمام قومون کو کرنا ہے جسمین اینگلو انڈین بھی شامل ہین۔

مین یہ بھی کہنا چاہتا ہون کہ ہم کو اس کی ذمہ داری لینی چاہیے کہ ہم الفاظ عمل اور خیال غرض کسی طرح سے بھی انقلابی تحریک

کی ہمت افزائی نہ کرینگے بلکہ ہم اس تحریک کو فنا کرنے کی ہر ممکن کوشش کرینگے۔ دلون مین تبدیلی ہوگی اور اس طرح کوئی بات طے ہوگی جس طرح کہ مین نے بیان کیا ہے۔ تو انقلابی تحریک کا ذکر ایک افسانہ ہوگا اور جو قوت حکومت کے خلاف صرف ہوتی ہے وہ ملک کی بہبودی کے لیے صرف ہوگی۔ لیکن اگر ہمارے سمجھوتے کی دعوت پر توجہ نہ کی گئی تو ہم اس طرح اپنے قومی کام کو جاری رکھین جس طرح کہ ہم دو سال سے کر رہے ہین۔

حکومت کو اس ملک کے نظام حکومت کو چلانا بغیر خاص اختیارات کے استعمال کے ناممکن بنا دینگے ایسے لوگ بھی ہین جو اس کارروائی سے پہلو تہی کرتے ہین۔ وہ کہتے ہین ہم کو اسوقت تک وسائل مہیا کرنے سے انکار کرنے کا کوئی حق نہین ہے جس وقت تک کہ ہم ملک سے یہ نہ کہین کہ ٹیکس دینا بند کر دو اس کے متعلق میرا جواب یہ ہے کہ مین عام سول نافرمانی کی فضا پیدا کرنا چاہتا ہون جو آزادی کے لیے مرٹنے والون کا آخری ہتیار ہونا چاہیے۔

اگر انگلستان کی تاریخ کو دیکھیے تو اس مین ایک مثال ایسی ملے گی۔ جو ہماری موجودہ جدوجہد سے مطابقت رکھتی ہے یعنی انگلستان اسٹورٹ بادشاہون کے زمانہ مین عدم ادائیگی ٹیکس کی تحریک شروع ہوئی لیکن یہ تحریک پارلیمنٹ کے وسائل و ذرائع مہیا کرنے کی تحریک سے کئی سال بعد شروع کی گئی۔ خلاف ورزی قانون کی فضا اس طرح پیدا کی جائے گی کہ حکومت اپنے اخراجات کو پورا کرنے کے لیے خاص اختیارات استعمال کر کے روپیہ فراہم کرے اور جب اس کا وقت آئیگا تو ہم اپنے اہل ملک سے یہ کہنے مین بھی تامل نہ کرین گے کہ ٹیکس دینا بند کر دو۔ میرا خیال ہے کہ یہ وقت کبھی بھی نہ آئیگا۔ مجھے تو دلون کی تبدیلی کے آثار ہر طرف نظر آ رہے ہین لیکن ہمین اس بات کو ذہن مین رکھنا چاہیے کہ اگر مصالحت کی تمام کوششین ناکام ہوئین تو خلاف ورزی قانون کی تجویز پر عمل کرنا پڑے گا۔ لیکن اسکے ساتھ ہمین یہ بھی یاد رکھنا چاہیے۔ خلاف ورزی قانون کے لیے نہایت زبردست تنظیم قربانی کرنے کی کافی قابلیت اور ذاتی اور فرقہ دارانہ خیالات کو ملک کے عام مفاد پر ترجیح دینے کی ضرورت ہے۔

ایک عالمگیر جنگ جسکا آغاز عراق عرب سے ہوگا۔

دول یورپ اور امریکہ اس جنگ مین شریک ہونگے

ایک جاپانی جوتشی کی پیشین گوئی

ایک ممتاز جاپانی ماہر علم ریاضی و جوتش مسٹر یاشو کماٹو نے جس نے سنہ ۱۹۲۱ء مین پیشین گوئی کی تھی کہ جاپان مین سنہ ۱۹۲۳ء ایک نہایت خوفناک تباہی ہوگی۔

جوتشی مذکور کی سابقہ پیشین گوئی بالکل درست نکلی تھی کیونکہ سنہ ۱۹۲۳ء مین جاپان مین ایک ایسا خوفناک زلزلہ آیا تھا کہ جس نے تمام جاپان کو جڑ بنیاد سے ہلا دیا تھا۔

اب مسٹر یاشو کماٹو کی موجودہ پیشین گوئی یہ ہے کہ سنہ ۱۹۲۶ء مین یا ایک سال بعد ایک ایسی عالمگیر جنگ ہوگی کہ جس کے سامنے گذشتہ جنگ بالکل ایک مصنوعی جنگ معلوم دے گی۔ جنگ کی چنگاری سب سے پہلے ایشیا کوچک کے ایک کونہ مین اغلباً عراق عرب مین شروع ہوگی جو بہت جلد ایک خوفناک صورت اختیار کر لے گی۔ اور یورپ و امریکہ کی تمام بڑی بڑی طاقتین اس کی لپیٹ مین آ جائین گی۔ جاپان پر بھی اس کا اثر پڑیگا۔

(تنظیم)

خریدار صاحبان روپیہ بذریعہ
منی آرڈر جلد روانہ فرمائین ورنہ ۱۰ جون کا صداقت بذریعہ وی پی روانہ ہوگا

برقیات

امیر علی صلح نہین چاہتے

لنڈن ۲۲ مئی رائٹر کو معلوم ہوا ہے کہ ناجی الاصیل کے تار کے جواب مین جسمین التوائے جنگ کی تجویز پیش کی گئی تھی۔ امیر علی نے جواب دیا ہے کہ جب تک ابن سعود مکہ معظمہ کو نہ چھوڑ دین اور حجاز کے علاقہ کو خالی نہ کر دین وہ جنگ کو ملتوی کرنے پر راضی نہیں ہین۔ امیر علی نے اس تجویز سے بھی اتفاق نہین کیا کہ خرما اور طربہ کے دوگانون ابن سعود کے حوالہ کر دے جائین صاحب موصوف نے اعلان کیا ہے کہ وہ آخری دم تک حجاز کو فتح کرنے کی کوشش کرین گے۔ یہان تک کہ یا تو حجاز فتح ہو جائے اور یا ان کا خاتمہ ہو جائے۔

فرانس کی پریشانی

لنڈن ۲۰ مئی اس افواہ کی وجہ سے فرانس مین پریشانی پھیل رہی ہے کہ مراکش مین فرانس کی حالت ہر نوع عمدہ اور اطمینان بخش نہین ہے "ٹائمز" کا نامہ نگار متعینہ پیرس اعتراف کرتا ہے کہ مراکش مین جو نقصانات فرانس کو برداشت کرنے پڑین ہین حکومت فرانس انکو شاذو نادر ہی شائع کرتی ہے لیکن باوجود اسکے اس کا خیال ہے کہ فرانس کی سرکاری اطلاعات غلط نہین ہین۔ فرانس کو صورت حالات کے مشکلات سے لبریز ہونے کا احساس ہے لیکن چونکہ جو لڑائیان ہو رہی ہین وہ کچھ ایسے اعلی پیمانہ پر نہین ہو رہی ہین اس لیے فرانس کے نقصانات کچھ ایسے زیادہ نہین ہو سکتے ان تمام حقائق کے باوجود یہ احساس موجود ہے کہ حکومت فرانس اصلی واقعات کو عمداً ظاہر نہین ہونے دیتی۔ مخالف اخبارات نے بڑے زور شور سے یہ مطالبہ کرنا شروع کر دیا ہے کہ جنگ مراکش کے متعلق حکومت کو چاہیے کہ مکمل اطلاعات روز مرہ شائع کرے وہ یہ معلوم کرنا چاہتے ہین کہ مراکش کی جنگ کی وجہ کیا ہے اور اسوقت جنگ کا محاذ کسقدر ہے۔ اس کی موجودہ صورت کیا ہے یہ اخبارات اس امر پر زور دے رہے ہین کہ فرانس کو چاہیے کہ وہ اپنی فوجی کارروائیون کو فقط اپنے علاقے کے تحفظ تک محدود رکھے اور اس سے آگے ہرگز نہ بڑھے "طامس" بیان کرتا ہے کہ متذکرۃ الصدر اخبارات کی یہ جہاں آرائی موجودہ حکومت فرانس کو تباہ و برباد کرنے کی ابتدا ہے۔

رلیف اور اسپین

لنڈن ۲۱ مئی پیرس کا ایک پیام مظہر ہے کہ بعض قبائل مراکو کے متعلق بیان کیا گیا ہے کہ اسپین کے ساتھ وہ صلح کرنے پر راضی ہین۔ غازی عبدالکریم کے نمایندہ کے عنقریب شیشوان پہونچنے کی توقع کی جاتی ہے۔ جہان وہ اسپین کے نمایندہ سے ملاقات کرین گے۔

شیخ محمود اور برطانوی افواج مین جنگ

لنڈن ۲۲ مئی بغداد کا ایک پیغام مظہر ہے کہ چونکہ شیخ محمود کی فوجین لڑنے پر آمادہ نہین تھین اس لیے عرصہ کے وقفہ کے بعد لڑائی ہوتی رہی ہے جمعرات کے دن شیخ موصوف کی فوجون نے رسالہ پر حملہ کرنے کا تہیہ کر لیا اور سلیمانی اور حلبوا کے درمیان حملہ کیا گیا۔ ہوائی جہاز نے دشمن (شیخ سعید) کا بہت بھاری نقصان کیا۔

جمہوریہ جرمنی پر اعتماد کا ووٹ

برلن ۲۰ مئی ریشتاغ نے ۱۲۹ ووٹون کے مقابلہ مین ۲۱۴ ووٹون سے گورنمنٹ کے خلاف بے اعتمادی کی تحریک کو مسترد کر دیا جو سوشلسٹون نے پیش کی تھی ۲۰ ممبرون نے کسی طرف ووٹ نہین دیے۔

ہندوستان

چلتی ریل مین ڈاکہ

آگرہ ۲۲ مئی ای آئی آر کی ایک سواری گاڑی مین جو آگرہ سے ٹونڈلہ جا رہی تھی ڈاکہ پڑا چند ڈاکو مسافرون کی گاڑی مین بیٹھ گئے راستے مین انھون نے زنجیر کھینچ کر گاڑی ٹھرائی اور بندوقین چلائین اور گارڈ کی گاڑی مین گھسکر نقدی کا صندوقچہ کھولا اور ۳ ہزار روپیہ لے کر چلدیے پولیس سرگرم تحقیقات ہے۔

اسمبلی کی صدارت

۲۲ مئی ایسوسی ایٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ شیخ مشیر حسین قدوائی (تعلقدار گدیہ) اسمبلی کے آئندہ سشن کے موقع پر جب صدارت کی جگہ خالی ہوگی تو اس عہدہ کے امیدوار ہونگے۔ آپ کسی پارٹی کے طرف سے نہ کھڑے ہون گے۔

این۔ ڈبلو۔ آر کی ہڑتال

لاہور ۲۲ مئی۔ این۔ ڈبلو۔ آر کی ہڑتال کی حالت مین کوئی خاص تبدیلی نہین ہوئی ایک ملازم نے لاہور کے ہڑتالیون کے خلاف دفعہ ۳۴۲ تعزیرات ہند کے ماتحت ایک مقدمہ دائر کیا ہے کہ اسے حبس بے جا مین رکھا گیا اور اس کا منہ کالا کر کے اور گدھے پر چڑھا کر شہر مین گشت کرایا گیا اس لیے کہ اس نے ہڑتال مین شریک ہونے سے انکار کر دیا تھا اس مقدمہ کی سماعت لالہ درگا پرشاد مجسٹریٹ درجہ اول کر رہے ہین۔

حج کو چلو

مولانا شوکت علی صاحب بمبئی سے ۲۰ مئی کو اطلاع دیتے ہین کہ خدا کا شکر ہے "جہانگیر" ۹۰۲ مسافرون کو لیکر مغرب سے ذرا قبل روانہ ہو گیا تقریباً ڈھائی سو مسافر کراچی سے اس جہاز پر سوار ہون گے

عازمان حج کو روانگی مین دیر نہ کرنی چاہیے

نمازی کمپنی کا "گرجستان" اور "ٹرنر ماریسن کمپنی کا "اکبر" اسی ہفتہ روانہ ہونے کے لیے تیار ہے صرف حجاج کا انتظار ہے تمام عازمان حج کو بہت جلد بمبئی پہونچ جانا چاہیے یہ دونون جہاز نہایت اچھے ہین اور تقریباً دو ہزار مسافران پر جا سکتے ہین۔

ملتان مین پولیس اور مسلمانون مین فساد

تقریباً دس آدمی زخمی ہوے

ملتان ۲۰ مئی اطلاع موصول ہوئی ہے کہ پاک دروازہ کے تھانہ کے کانسٹبلون اور مسلمانون کی برات کے آدمیون مین تنازعہ ہو گیا جسکے نتیجہ مین دس یا اس سے زیادہ آدمی زخمی ہوے لیکن زخم معمولی ہین۔

مہاراجہ اندور کی زہد پرستی

ممتاز بیگم ملکہ شاہجہان کے فلم کی ممانعت

معاصر پرتاپ لاہور کو اطلاع ملی ہے کہ ریاست اندور کی حدود مین ممتاز بیگم کی فلم جو شاہجہان بادشاہ کی بیگم تھی اس وجہ سے ممنوع قرار دی گئی ہے کہ اس مین مسٹر باولہ والی ممتاز بیگم کا نام ہے۔

شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی نے جیتو کو دو اکالی جتھون کے جو پانچ پانچ سو افراد پر مشتمل ہوگا بھیجنے کا انتظام کر دیا ہے پہلا جتھا ۳۰ مئی کو اور دوسرا جون کے اوائل مین روانہ ہوگا۔

مقامی خبرین

دعا جمعہ کو شہر کی تمام بڑی مسجدون مین بعد نماز جمعہ دعا مانگی گئی کہ خدایا اہل ریف کو فرانس کی فوجون پر فتح و نصرت عطا فرما۔

نتیجہ ڈی۔اے۔وی کالج۔ اور سناتن دہرم کالج کانپور نے تھوڑے عرصہ مین جو غیر معمولی ترقی کی ہے وہ ہر اعتبار قابل داد و تعریف ہے۔ سناتن دہرم کالج سے ۱۴ لڑکے کامرس کی ڈگری کے لیے بھیجے گئے تھے وہ سب کے سب کامیاب ہو گئے اس سے زیادہ اچھا نتیجہ کیا ہو سکتا ہے ڈی۔اے۔وی کالج نے بی۔اے کیلیے ۴۱ لڑکے بھیجے تھے جسمین سے ۲۸ لڑکے کامیاب ہوے ہین یعنی ۶۸ فی صدی کامیاب ہوے صوبہ کے ۶ وظیفہ پانے والون مین سے ۳ لڑکے اس کالج کے ہین اور یونیورسٹی کا اول لڑکا بھی اسی کالج کا ہے۔ اس کامیابی پر مہتمم۔ پرنسپل اور پروفیسران ہر طرح قابل مبارکباد ہین۔

ہندو قوم اپنے ایسے ایثار مجسم کام کرنے والون پر جسقدر فخر کرے بجا ہے۔

ٹرسٹ گورنمنٹ نے اپنے رزولیوشن مین ٹرسٹون کی مالی حالت خراب بتائی ہے اور عملہ کی حد سے زائد خرچ کی شکایت کی ہے۔ مگر میونسپل بورڈ کانپور ٹرسٹ کے عملہ کے مصارف کی تخفیف نہین پسند کرتا اور بورڈ کی راے ہے کہ بلا تنخواہ دار چیرمین کے ٹرسٹ کا کام نہین چلیگا ہم کو معلوم ہونا چاہیے کہ ٹرسٹ نے کیا کیا ہے؟ اور کیا کر رہا ہے؟ ماضی سے مستقبل کا اندازہ لگایا جاتا ہے۔ ہمارا خیال ہے کہ ٹرسٹ نے جسقدر روپیہ خرچ کیا ہے اوس سے قرب و جوار مین ایک جدید شہر آباد ہو سکتا تھا۔

دعوت لالہ لاجپت راے جی کو راے بہادر بابو آنند سروپ اور پنجاب سبھا کی طرف سے شاندار پارٹیان دی گئی تھین۔

اصلاح دسٹرکٹ بورڈ مین آجکل بڑی سرگرمی ہے اسکولون مین انگریزی جاری کیجائیگی۔ اسپتال کھولے جائینگے۔ مواضعات مین کنوون کا انتظام کیا جائے گا۔ سڑکون کی اصلاح کیجائیگی۔ اور کیون نہ ہو آئندہ ہونے والے انتخاب کے بھی تو چھ ہی ماہ رہ گئے ہین۔ ہم تو یہی کہین گے کہ جب ڈھائی برس مین کچھ نہ ہوا تو اب چھ ماہ مین کیا ہوگا۔ ہان غریب دیہاتیون کو عارضی کارگذاری سے خوش ضرور کیا جا سکتا ہے۔

کھٹائی مین میونسپل بورڈ کے سکرٹری۔ تعلیمی کمیٹی کے سکرٹری۔ اور ٹیکس سپرنٹنڈنٹ یہ تینون عہدے کھٹائی مین پڑ گئے ہین۔ دیکھیے ان کے انتخاب کا موقع کب آتا ہے اور کس کو سرخرو ہونے کا موقع ملتا ہے۔

انسداد سشن جج صاحب بہادر انسداد رشوت ستانی کی طرف بڑی سرگرمی سے توجہ دے رہے ہین۔

فیصلہ ہم کو یہ معلوم کرکے بڑی خوشی ہوئی کہ کرنیل گنج کے مندر کا جھگڑا طے ہو گیا۔ اور نماز کے پہلے یا بعد سنکھ بجانے پر ہندو صاحبان راضی ہو گئے ہم اس مصالحانہ کارروائی پر ہندو صاحبان کو مبارکباد دیتے ہین۔

تصحیح ہمنے گذشتہ پرچہ مین لکھا تھا کہ جو ایڈریس میونسپل بورڈ کی طرف سے لالہ لاجپت راے جی کو دیا گیا تھا وہ ہندی مین چھپا ہوا تھا۔ حالانکہ ایڈریس اُردو اور ہندی دونون زبانون مین چھپا تھا اور بابو نراین پرشاد نگم جونیر وائس چیرمین نے اُردو ہی ایڈریس پڑھا تھا۔

بمبئی کے مقدمہ قتل کا فیصلہ

۳ ملزمون کو پھانسی اور ۳ کو حبس دوام بعبور دریاے شور کا حکم

بمبئی ۲۳ مئی مسٹر باؤلا کے قتل کے مقدمہ کا فیصلہ آج عدالت نے سنا دیا جوری ۷۵ منٹ تک مشورہ کرنے کے بعد واپس آے اور انھون نے بالاتفاق یہ راے ظاہر کی کہ شفیع احمد پانڈے۔ ڈگیھے۔ آنند راو پھانسے۔ بہادر شاہ۔ ممتاز کو اغوا کرنے کی سازش اور مسٹر باؤلہ کے قتل مین حصہ لینے وشریک ہونے کے ملزم ہین۔ اکبر شاہ۔ اور عبد اللطیف کو ۸ جوریون نے بمقابلہ ایک جوری و ۷ جوریون نے بمقابلہ ۲ جوریون کے مجرم قرار دیا۔ ممتاز محمد و کرامت خان کے متعلق کل جوریون نے بالاتفاق یہ راے ظاہر کی کہ وہ مجرم نہین ہین اور انکو رہا کر دینا چاہیے۔

جوریون کی راے لینے کے بعد جسٹس کرمپ نے فیصلہ سنایا ملزم شفیع احمد پانڈے۔ آور ڈگیھے کو پھانسی اور ۳ ملزمان پھانسے۔ بہادر شاہ۔ اکبر شاہ۔ اور عبد اللطیف کو حبس بعبور دریاے شور کا حکم سنایا گیا۔ ممتاز محمد و کرامت خان جن کو جوریون نے بھی ملزم قرار نہین دیا تھا رہا کر دیے گئے۔ فاضل جج نے اپنے فیصلہ مین یہ بھی لکھا ہے کہ شفیع احمد پانڈے اور ڈگیھے کے متعلق اس خیال سے کہ انھون نے اس سنگین جرم کا ارتکاب کیا اور دوسرون کی جان لینے کی مسلسل جد و جہد کی۔ پھانسی سے کم کوئی سزا نہین دیجا سکتی تھی۔ پھانسے کے متعلق فاضل جج نے لکھا ہے کہ اس امر کو پیش نظر رکھتے ہوے کہ وہ حادثہ قتل کے اصل منظر سے علیحدہ کر لیے گئے اور صرف دفعہ ۳ تعزیرات ہند کے تحت مین جوریون نے اونکو قتل کا ملزم قرار دیا لہذا انکو صرف حبس دوام بعبور دریاے شور کی سزا دیجاتی ہے۔

نگہ نیلوفری

از جناب شمیم ملبوری

(گذشتہ سے پیوستہ)

ترکی پڑاؤ کی عظمت آفرین آبادی اور دل فریب نظاروں سے ملو مقام کے باہر آتے ہی مالوش کے جذبات پھر ایک مرتبہ برانگیختہ ہوگئے اور وہ دانت کٹکٹا کر قسمین کھانے لگا کہ اگر زندگی باقی ہے تو اس مغرور سلطان سے ضرور بالضرور بدلہ لونگا جس نے میرا استقبال آج اس ہتک آمیز طریق پر کیا ہے۔ لبس اب مالوش نے اپنے محافظ دستے سے مخاطب ہوکر کہا سمجھ لو کہ جنگ کا آغاز ہوگیا۔ اور مین ہر مقدس ہستی کی قسم کھا کر کہتا ہون کہ جہان کوئی بھی دستہ یا فوجی رسالہ پڑاؤ کے باہر نظر آئے، ہم فوراً حملہ کردین گے اور یاد رکھو خواہ اُنکی تعداد ہم سے دوگنی ہی کیون نہ ہو کچھ پرواہ نہ کرنا یہی قسم ہم سب کو مجبور کرتی ہے کہ یا تو ہم اپنے دشمنون تہ تیغ کرکے ہلاک کر ڈالین یا اُنھین گرفتار کرکے اپنے بادشاہ کی خدمت مین لے چلین یا پھر میدان جنگ مین ہم سب کی جان جائے۔ تمام محافظ دستہ کی متفقہ آواز نے اس عزم صمیم پر لبیک کہا اور یہ مختصر رسالہ اُن پر بہار سبزہ زارون اور نزہت بخش کھیتون سے جنہین عنقریب انسانی خون کی آب پاشی ہونے والی تھی گزرنے لگا قاصد اور اسکے محافظ دستہ نے مشکل سے ایک میل راستہ طے کیا ہوگا کہ اُنھین دریائے شیطرا کے دوسرے کنارے پر ایک دستہ سوارون کا نظر پڑا۔ آفتاب عالمتاب کی بلندی اس وقت نصف النہار پر تھی اسکی تیز چمک مین اُنھین ان سب کے خودون پر ہلالی نشان چمکتا ہوا نظر آیا۔ اسی مختصر جماعت مین ایک سمت ایک سوار کے ہاتھ مین سلطنت عثمانی کا ہیبت شکن ہلالی علم بھی ہوا مین فراٹے بھر رہا تھا۔ آہا دشمن مالوش کی زبان سے نکلا۔ یہ کہتے ہی اُس نے اپنے رہوار کی باگ کو جنبش دی اور گھوڑا روک کر دشمن کی تعداد کا اندازہ لینے لگا۔ دیکھو اس دریا کے کنارے تقریباً سو تیغ باز سوار ہین اور ہم صرف ساٹھ نفر ہین وہ جذبہ شجاعت جو ہر شجاع جنگ جو کے سینہ مین ہونا چاہیے کسقدر صادق ہے کہ ہمین اپنی اظہار شجاعت وفنون سپہ گری کا اسقدر جلد موقع مل گیا۔ یہی وقت ہے کہ مین اپنی قسم کو پورا کرون،، مالوش فتح ونصرت،،

اس بہادر سفیر کے محافظ دستہ نے چلا کر کہا۔ جوانو بڑھو اور حملہ کردو،، مالوش نے نہایت جوش مین اسی تیزی سے جواب دیا۔ اس نے اپنے گھوڑے کو ایڑ لگائی رہوار ہلاکی اسپرٹ سے اس میدان کو طے کرنے لگا۔ جو اسکے اور دریا کے درمیان حائل تھا ذرا سی دیر مین وہ دریا کے ساحل پر پہنچ گیا، مالوش نے فوراً گھوڑا پانی مین ڈالدیا چشم زدن مین وہ اُس پار تھا۔ اس کا محافظ دستہ بھی برابر عقب مین چلا آرہا تھا چنانچہ یہ سب لوگ عثمانی دستہ کے بالکل قریب پہنچ گئے۔ مالوش کو پہلی مرتبہ یہ علم ہوا کہ یہ محض چند خواتین کو اپنی حفاظت مین لیے ہوئے۔ پڑاؤ کی سمت جارہا تھا یہ خواتین برقعہ پوش سر تا پا ملبوس بلاکی خوبصورت عربی النسل گھوڑیون پر سوار تھین۔ اس محافظ فوج کے عین وسط مین جو خاتون تھی اس کے لباس کی ندرت اعلی طرق اور سواری کی گھوڑی کا طلائی جھول اور اس کے گرد اگرد چند برقعہ پوش خواتین کا جھرمٹ اُن کا تعظیمی طرز عمل زبان حال سے یہ کہہ رہا تھا کہ یہ خاتون بہت ہی عالیہ پایہ اور بلند مرتبہ ہے غرضکہ مالوش نے اس تفریحی دستہ کی سیر وتفریح کو معرکہ رزم وخون ریزی مین تبدیل کرنے کے لیے عثمانی سوارون کو للکار کر آگاہ کیا کہ ہشیار ہوجاؤ۔ سرویّ جوانون کی عدویانہ روش معلوم کرکے ان سب کی چیخین زبان سے چیخین نکل گئین۔ لیکن ترکی افسر نے یہ دیکھکر کہ ہماری تعداد دشمنون سے زیادہ ہے اپنے ساتھیون کو اُبھارا اسے یقین کامل تھا کہ وہ سب طلبان عیسائی کتون کو کاٹ کر رکھ دینگے مگر افسوس ان لوگونکی یہ آرزو خلاف عقل تھی یہ لشکر سے ہرگز اس امید پر نہین نکلے تھے کہ راستہ مین انھین کبھی بھی جنگ وخون ریزی کا مقابلہ کرنا پڑے گا۔ زیادتی نفوس بلا اسلحہ جنگ مین کام نہین دے سکتی۔ بس چشم زدن کی دیر تھی کہ جانثاران صلیب وہلال معرکہ آرائی مین مشغول ہوگئے۔ خون باری کا سماں قائم ہوگیا۔ ایک لمحہ کے لیے ایسا معلوم ہوا کہ ترکی سوارون نے بازی مارلی مگر سرویّ سوارون کی چابک دستی اور جوش انتقام اس موقع پر کام آیا اور اُنھون نے زیادتی تعداد کو بہت جلد کم کردیا ترکی تیغ بازون کے نیچے دشمن کی فولادی زرہ بکترون کا کچھ نہ لگا سکے اور ان کی ساری جد وجہد بیکار ورایگان گئی۔ جب حالت جنگ قائم ہوئے تھوڑا عرصہ ہوگیا تو مالوش نے اپنے آدمیون کو اشارہ کیا کہ وسطی حصہ کی طرف زور ڈالو۔ چنانچہ اسنے خود پیش قدمی کرکے اس طرف گھوڑا بڑھایا بس یہ حملہ فیصلہ کن تھا۔ ترکی سوارون نے قدم قدم پر دشمن کو روکا مگر تا کجا۔ آخرش مارے گئے یہان تک کہ دستہ کا ایک ایک فرد اپنے فرض حفاظت مین قربان ہوگیا۔ بس ایک ہی گھنٹہ کے قلیل عرصہ مین جنگ کا فیصلہ یکسو ہوگیا۔ مالوش کے سوارون نے ترکی سوارون کا قلع وقمع کرکے۔ شاہزادی اور اسکی محافظ سہیلیون کو نرغہ مین لے کر گرفتار کرلیا۔ ناز آفرین حسینہ خوف نہ کر نوجوان فاتح نے خوف زدہ دوشیزہ کی طرف بڑھکر کہا۔ تم فیاض دشمنون کے ہاتھ مین ہو،، اور اگر قسم کا پاس نہ ہوتا جو محض ظالم مراد کے کہنے سے مجھ پر واجب ہوگئی۔ تو یقین ہے کہ،، او عیسائی مراد میرا باپ ہے۔ خبردار اس کی بابت کوئی کلمہ بد زبان سے نہ نکالنا،، شہزادی نے بہت ہی مستقل لہجہ مین کہا اور اس بدبخت ساعت کی قدر کر کہ شاہزادی نیلوفر تیرے ہاتھ مین قید ہوگئی۔،، مالوش چونک پڑا۔ آہ یہ کون تھا۔ شاہزادی نیلوفر جسکے عدیم المثال حسن جہان سوز کے چرچے اس نے غائبانہ طور پر بہت سُنے تھے۔ اور لوگون کا بیان اور لوگون کا بیان تو یہان تک تھا کہ مملکت عثمانی مین اس کے حسن کا جواب ملنا محال وناممکن تھا۔ آہ یہ خوبی قسمت کہ ملکہ حسن سرخیل خوبان۔ شاہزادی نیلوفر آج سرزمین یورپ مین اسکی اسیر تھی۔ اب عجب گومگو کا عالم تھا آیا وہ اس کو اپنے آقا اپنے ملک شاہ لازر کے پاس لے جائے یا پھر اسے اجازت دیدے کہ وہ بحفاظت اپنے پدر بزرگوار سلطان مراد کی خدمت مین چلی جائے۔ اس نوجوان سردار کے دل مین جذبات کی جو کشمکش واقع ہوئی اس کی نوعیت نہایت دل خراش تھی مگر بایں خود داری قسم کا لحاظ اس موقع پر غالب آیا۔ اور وہ فرائض کی مجبوریون کو نظرانداز نہ کرسکا اس نے دل پر انتہائی قابو پانے کے بعد حسرت بھرے الفاظ مین وہ واقعات بیان کیے جن کے زیر اثر وہ شاہزادی کو ایک باعزت قیدی کی حیثیت سے شاہ بوسینا کی خدمت مین لے جانے پر مجبور تھا جو اس وقت اتحادیون کی ہراول فوج کا قائد اعظم تھا۔ اس کے بعد پھر اسکی قسمت کا آخری فیصلہ شاہ لازر سپہ سالار اعظم کے حکم پر منحصر رہے گا۔ فیاض اجنبی،، شاہزادی نے باوقار انداز سے کہا تیرا اخلاق تیری رواداری خود اس امر کی کافی ضمانت ہے کہ تیرے افسران بالا بھی میرے ساتھ خاص توجہ وعزت سے برتاؤ کرین گے۔ مجھے معلوم ہے کہ اہالیان یورپ اپنے قیدیون سے نرمی کا برتاؤ کرتے ہین اور بہت ممکن ہے کہ عنقریب میرا باپ ایک کثیر رقم زر فدیہ بھیجکر میری مخلصی کرالے،، مالوش نے بہت ہی موزون ومودب الفاظ مین شاہزادی نیلوفر کو مکرر یقین دلایا کہ وہ اسکے افسران بالا کے ہاتھون کسی سختی وبُرے برتاؤ کا قطعی خوف نہ کرے اس طرف شاہزادی نے اپنے اسیر کرنے والے پر یہ ظاہر کرنے کے لیے کہ وہ کس درجہ اسکی ممنون احسان ہے اپنے برقعہ کا نقاب اولٹ دیا اس زمانہ مین مشرقی ممالک مین یہ عام قاعدہ تھا کہ اگر کوئی خاتون کسی غیر جنس پر اپنے دلی تشکر کا اظہار کرنا تو وہ بالکل بے حجابانہ نقاب اولٹ کر سر خم کردیتی تھی۔ اسمین انتہائی التجا سے رحم کے علاوہ ممنونیت تعظیم اور احساس تشکر بھی مضمر ہوتا تھا۔ مالوش کو یہ امید تھی کہ شنیدہ روایات کے مطابق اس کے سامنے کوئی خوبصورت چہرہ برآمد ہوگا مگر جس وقت وہ نقاب اس روئے آفتاب سے ہٹی تو مالوش پر ایک بجلی سی گر پڑی اور حسن عالم سوز کی ضیاء جلوہ ریزی نے اسے بوکھلا دیا اسکی آنکھین کھلی کی کھلی رہگئین اُف یہ کیا تھا حسن یا حسن کا حسین ترین نمونہ آج تک اسکی قوت متخیلہ بھی ایسی حسین تصویر کے تصور سے محروم تھی اُس کا ملانک فریب حسن انسانی عقل کو ورطہ حیرت مین ڈال سکتا تھا کہ آیا واقعی یہ اسی دنیا کی کوئی ہستی ہے یا حوران جنت کی ملکہ جس کا بے عیب حسن تاب نظر بھی برداشت کرنے کے ناقابل تھا۔ (باقی آیندہ)

(نمونہ قابل فروخت)

سمن بنابر انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قاعدہ ا و ۵)

نمبر مقدمہ ۶۶ سنہ ۱۹۲۴ء

بعدالت اڈیشنل منصف اول بہادر کانپور

مسماۃ مٹھانہ کنور

مدعی

بنام رگھوراج سنگھ وغیرہ

تانی سنگھ ولد جواہر سنگھ و ڈلارے سنگھ ولد جواہر سنگھ اقوام ٹھاکر ساکن موضع کوٹیا رام پور پرگنہ گھاٹم پور ضلع کانپور

ہرگاہ کہ مدعیہ نے تمہارے نام ایک نالش بابت باغ کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم دیا جاتا ہے کہ تم بتاریخ ۱۱ ماہ جولائی سنہ ۱۹۲۵ء وقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعوی کی کرو۔ اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہارے احضار کے لیے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تم کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہون کو جن کی شہادت پر نیز تمام دستاویزات جن پر تم اپنی جوابدہی کی تائید مین استدلال کرنا چاہتے ہو اسی روز پیش کرو۔ تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بہ غیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲۲ ماہ مئی سنہ ۱۹۲۵ء جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم عدالت (مہر عدالت)

اطلاع

(۱) اگر تم کو یہ اندیشہ ہو کہ تمہارے گواہ اپنی مرضی سے حاضر نہ ہونگے تو تم عدالت ہذا سے سمن بہ این مراد جاری کراسکتے ہو کہ جو گواہ نہ حاضر ہو وہ جبراً حاضر کرا دیا جائے اور جس دستاویز کو کسی گواہ سے پیش کرانے کا تم استحقاق رکھتے ہو وہ اس سے پیش کرائی جائے بشرطیکہ تم خرچہ ضروری عدالت مین داخل کرکے اس امر کی درخواست گذرانو۔

(۲) اگر تم مطالبہ مدعی کو تسلیم کرتے ہو تو تم کو لازم ہے کہ روپیہ مع خرچہ نالش عدالت مین داخل کردو تاکہ کارروائی اجرائے ڈگری جو تمہاری ذات یا مال یا دونون پر ہو کرنا نہ پڑے۔

آگ جلانے کی مشین

اس مشین سے کئی کام لیے جاسکتے ہیں۔ مثلاً بغیر دیاسلائی آگ جلانا۔ سگریٹ جلانا وغیرہ وغیرہ قیمت فی مشین عہ

جیبی پنکھا

یہ پنکھا ہاتھی دانت کا بنا ہوا ہے صرف بٹن دبانے سے ہی فوراً چلنے لگتا ہے گرمیوں کے لیے نہایت ہی کارآمد چیز ہے۔ قیمت فی پنکھا صرف ۶ مار

جیبی چھاپہ خانہ یا گھر گھر

یہ انگریزی کا جیبی چھاپہ خانہ قابل تعریف ہے اس سے لفافہ ملاقاتی کارڈ اور حصرت وغیرہ جو دل چاہے چھاپ سکتے ہیں۔ قابل تعریف ہے
قیمت فی چھاپہ خانہ صرف عار

ہینڈ کیمرہ

یہ کیمرہ خاص طور پر جرمنی سے تیار کروایا گیا ہے عورت۔ مرد۔ جانور۔ درخت۔ مکان۔ ...
... کی خوبصورت اور دل پسند فوٹو اتارنے کے لیے ہم نے ایک ہزار منگائے ہیں۔ قیمت فی کیمرہ ... سائز صرف پانچ روپیہ ... سائز صرف دس روپیہ ... سائز صرف ... علاوہ خرچ ڈاک

بائیسکوپ

گھر بیٹھے ہوئے سینما کے نظارے یعنی مرد و عورتوں کو زندوں کی طرح حرکت کرتے ہوئے دیکھنے کے لیے عجیب چیز ہے یہ کوئی معمولی چیز نہیں ہے ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو رہی ہیں جلد طلب کریں ورنہ ختم ہو جانے پر جلدی نہ مل سکیگی قیمت فی مشین معہ سامان مکمل صرف ۲۵ روپیہ علاوہ خرچ ڈاک

المشتہر۔ منیجر کماسوا اینڈ کمپنی پوسٹ بکس نمبر ۹۹۔ لاہور

آم کے آم اور گٹھلیوں کے دام

سگریٹ کے خالی پیکٹوں پر انعام

سگریٹ کے خالی پیکٹوں کو جمع کیجیے۔ کیونکہ وہ بھی قیمتی ہیں۔
معزز شائقین سگریٹ کو بذریعہ نوٹس ہذا اطلاع دی جاتی ہے کہ مندرجہ ذیل سگریٹ کے خالی پیکٹوں پر انعام دیا جاویگا۔ جو آپ سگریٹ کے دوکانداروں سے بالعوض دس خالی پیکٹوں کے دس سگریٹ ذیل کی قسم سے جو آپ پسند کریں یا ایک آنہ نقد حاصل کرسکتے ہیں۔

اقسام سگریٹ

فٹ بال۔ ریڈ لیمپ۔ ٹائیگر۔ کولمبیا۔ ریلوے۔ اٹریلا۔
پیدٹرو سگریٹ کے صرف اندر کا حصہ لیا جاویگا۔ جس پر کہ سرخ مہر چھپی ہوئی ہے۔

ضروری نوٹ۔ تعداد پیکٹ میں خواہ ایک قسم کی سگریٹ کے ہوں یا مجموعہ مختلف اقسام مندرجہ بالا ہو انعام مندرجہ بالا ۳۰ جولائی ۱۹۲۶ء تک دیا جاویگا۔

پانچ سوالوں کا صرف ایک ہی جواب

(۱) سب سے بڑی ویدک فارمیسی کا نام بتاؤ۔
(۲) آجکل اشتہاروں میں سب سے مقوی اور ٹونک کونسی دوا ہے۔
(۳) کاٹھیاوار کی سب سے بڑی پرانی ایسی لائبریری کا نام تلاؤ جسمیں ہر زبان کے اخبارات موجود رہتے ہیں
(۴) گجرات میں ایسے کارخانہ کا نام تلاؤ جسکے نام پر ڈاکخانہ جاری ہو۔
(۵) کاٹھیاوار کے سب سے معتبر پریس کا نام تبلاؤ۔

جواب آتنک نگرہ

حال کی مقوی دواؤں میں آتنک نگرہ گولیاں سب سے اعلیٰ ہیں اس دوا سے قبضیت کی جملہ شکایتیں دور ہو کر دست صاف ہوتا ہے۔ پیٹ کی جملہ شکایتیں دور ہو جاتی ہیں خون اور منی کثرت پیدا ہوتی ہے منی کی تمام شکایتیں رفع ہو جاتی ہیں۔ ہر قسم کی کمزوری رفع ہو کر بدنکو نہایت درجہ طاقت تو انائی حاصل ہوتی ہے۔ دماغ اور حافظہ کو بڑی ترقی ہوتی ہے اس دوا کی مشہوری سے اسی کے نام پر پریس۔ ڈاکخانہ لائبریری وغیرہ قایم ہوئے ہیں۔ قیمت فی ڈبیہ عہ (ایک روپیہ) پانچ ڈبیوں کی قیمت للعہ (چار روپیہ)۔

طلائے بنظیر واجی کرن

عام مفید۔ بلا ضرر۔ خارجی علاج دو ہفتہ کے اندر نامرد کو مرد بنا دیتا ہے اور لاکھوں مریض شفا پاچکے ہیں تعریف خلاف تہذیب۔ قیمت فی شیشی ۵ر پانچ روپیہ۔ لیکن اسکے خریدار کو ایک روپیہ کی دوا کمیشن میں دیجاتی ہے
مزید آگاہی کے لیے ہماری کتاب مفت منگوا کر دیکھیے۔

ویدشاستری منی شنکر گووندجی آتنک نگرہ فارمیسی جام نگر کاٹھیاواڑ



عرق خضاب

آجکل عموماً نہایت کمسنی کے زمانہ میں بالوں کے سفید ہو جانیکی عام طور سے شکایت پیدا ہو گئی ہے لہذا ضرورت کو محسوس کرکے میں نے ایک عرق خضاب جس سے آسان طریقہ بالوں کے سیاہ کرنے کا نہیں ہوسکتا تھا تیار کیا ہے بعد تجربہ کثیر کے عام فائدہ کی غرض سے اسکا شایع کردینا بہت مناسب سمجھا صرف ایک روئی کی پھریری عرق ... سفید بالوں پر لگا لینے سے ۵ منٹ کے اندر بال بالکل اصلی بالوں کی طرح ہو جاتے ہیں اور پھر کم از کم ... روز تک دوبارہ استعمال کی ضرورت نہیں ہوتی قیمت فی شیشی جسمیں ۲ تولہ ہوتا ہے صرف ... محصول ڈاک ۳ شیشی منی آرڈر ۲ روز ... خرید ...

ملنے کا پتہ۔ حکیم محمد عبدالشکور کانپور۔ کوٹھی شیخ ولایت علی

موسم گرما کے دو بڑے دشمن یعنی ہیضہ اور طاعون

سردی گرمی۔ کف کھانسی وغیرہ ہر انسان کے ساتھ لگا ہی رہتا ہے مگر ہیضہ اور طاعون یہ دو ایسے مرض ہیں جسکے ہوتے ہی گھر میں ماتم پڑ جاتا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ ہیضہ اور طاعون کے مریض بہت ہی کم بچتے ہیں۔

کلکتہ کے نامی ڈاکٹر ایس۔ کے برمن کا

اصل عرق کافور اور طاعون کی گولیاں ۴۱ برس سے تمام ہندوستان میں مشہور ہو رہی ہیں ہیضہ کے لیے اصل عرق کافور ایک ہی دوا ہے ہیضہ کے ہوتے ہی اگر ڈاکٹر برمن کا اصل عرق کافور دیا جائے تو سو میں ننانوے آدمی بچتے ہیں یہی حالت طاعون کی گولیوں کی ہے طاعون کے زمانہ میں ایک گولی روز صبح کو ٹھنڈے پانی کے ساتھ کھا لینے سے خون میں کچھ ایسا اثر ہوتا ہے جس سے پلیگ کے کیڑے نہ ٹھہر سکتے اور نہ انکا زہر اثر کرسکتا ہے جب یہ بات ہے تو اصل عرق کافور کی ایک شیشی اور طاعون کی گولیوں کی ایک ڈبیہ ہر گھر گرہست کو ضرور رکھنا چاہیے۔ قیمت بھی کچھ زیادہ نہیں ہے عرق کافور فی شیشی ۶ر طاعون کی گولیاں ۶۰ گولیوں کی بڑی ڈبیہ عہر ۳۶ گولیوں کی چھوٹی ڈبیہ ۱۲ر محصول ڈاک ۶ر

ڈاکٹر ایس کے برمن پوسٹ بکس نمبر ۵۴۴ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

ایجنٹ۔ ویدی دین اینڈ سنس کلکٹر گنج۔ کانپور

اگر آپ بہت ہی ذائقہ دار

پان کھانا چاہتے ہیں تو

پنڈت پیارے لال شکل ہولاگنج والے کا

REGD No 109
TRADE MARK

کانپور مکھ بلاس و فرور پان بلاس کھائیے

خوشبودار و خوش ذائقہ ہے۔ یقین کے لیے نمونہ مفت منگائیے
قیمت مکھ بلاس فی ڈبیہ ۵ر ایک درجن ۳ر
پان بلاس ۶ر ۲ر
تھوک خریداروں کو کافی کمیشن دیا جائیگا۔

میں کون ہوں

اننگا پر بھایا قوتی

وید لوگ جن کی تعریف کرتے ہیں۔ حکیم لوگ جن پر مغرور ہیں۔ ڈاکٹر لوگ اپنے مریضوں کو استعمال کراتے ہیں وہ میں ہوں (رجسٹر شدہ) میں اس نام سے ساری دنیا میں مشہور و معروف ہو چکی ہوں۔ کمزوروں اور ناطاقتوں کو زوردار اور طاقتور بنا دیتی ہوں پژمردہ چہرہ والوں کو گلاب کے مثال کر دیتی ہوں۔ احتلام یا پیشاب کی راہ سے منی کو جانے سے بند کرکے کاڑھی مثل دہی کے بنا دیتی ہوں۔ گئی طاقت کو واپس لاکر پورا مرد بنانیوالی وہ بھی میں ہوں ایک مرتبہ ضرور استعمال کرکے آزمائش کیجیے قیمت ۳۰ گولیوں کی شیشی عہ دس روپیہ علاوہ محصول ڈاک۔ مزید وتفصیت کے لیے کتاب وید ودیا مفت منگوا کر مطالعہ فرمائیے

پتہ راج وید نارائن جی کیشوجی ہیڈ آفس جام نگر کاٹھیاواڑ

باہتمام خواجہ عبد السلام صداقت پریس کانپور سے شائع ہوا

The Sadaqat
CAWNPORE

REG-No. A
1424

جمال پر تو حق عزم مستقل مین رہو
زبان پر بھی وہی ہو جو تیری دلمین رہی
(احسن سنبھلی)

صداقت

اڈیٹر- خواجہ عبد السلام

ہفتہ وار

قیمت سالانہ سے
ششماہی عمار
فی پرچہ ۔ر

جلد ۱ | کان پور- چہارشنبہ ۳- جون ۱۹۲۵ع مطابق ۱۰- ذیقعدہ ۱۳۴۳ھ | نمبر ۲۱

ادبیات

قند پارسی

ہم اُن قارئین کرام کی تفریح طبع کے لیے، جو فارسی ادب سے ذوق رکھتے ہین. حلقۂ ادبیہ کانپور کی دو فارسی غزلین پیش کرتے ہین گو ہندوستان مین فارسی شاعری کا مذاق کم ہوتا جاتا ہے. لیکن اس سکۂ ناروا کی پرکھنے والی نگاہین اب بھی موجود ہین۔ (اڈیٹر)

جناب حافظ کانپوری رکن حلقہ ادبیہ

اے کہ بہ قلب عاشقان گشتہ نہان چو راز عشق | پرتو روئے حسن تو جلوۂ سوز و ساز عشق
دل بربود بوسۂ تو آمدہ ام ببوسۂ تو | ایکہ بخاکِ کوئے تو ناز کند نیاز عشق
غمکدۂ خیال را بزم نشاط ساختی | خوش بنشین و شاد باش اے غم دلنواز عشق
نوش نفسانِ شوق را کعبہ و بتکدہ یکیست | نیست خیالِ کفر و دین در رہِ امتیاز عشق
ہدیۂ جانِ ناتوان پیش کنم برائے او | آنکہ بداغ دل نہاد حاصلِ سوز و ساز عشق
محو خیالِ دلنواز در نکند بخلق باز | سجدۂ سہو را جواز نیست درین نماز عشق

حافظِ پاکباز را حسن پرست کردہ
ساختۂ ز نازِ خویش جلوہ گہ نیاز عشق

جناب فرحت کانپوری رکن حلقۂ ادبیہ

گشت عیان ز اشکِ خون، جلوۂ ترکِ تاز عشق | شد دلِ لختِ لختِ من پردہ کشائے راز عشق
اے دلِ داغدارِ من! باغِ من و بہارِ من | با توچہ کرد یارِ من سوزِ جگر گداز عشق
زاہدِ خود پرست را با غم عاشقی چہ کار | ناز بخویش میکند سخیبر نیاز عشق
زلف بہ دام آوردمرغِ نگاہِ شوق را | غمزہ بپائے دل نہد سلسلۂ دراز عشق

فرحتِ مدعا طلب از دلِ او وفا طلب
نالہ کن و دوا طلب از در چارہ ساز عشق

آدب العالیہ

جناب ثاقب کان پوری

بے فائدہ ہلاکِ فریبِ جسود تھا | دنیا تھی اک طلسم زیان تھا نہ سود تھا!
مین خود سمجھ سکا نہ معانی حیات کے | ہر شے مین ورنہ دہر کی رنگِ نمود تھا!
دنیا کی کشمکش سے فراغت نصیب تھی | جتبک اسیرِ حلقۂ دامِ قیود تھا!
زاہد قیام کر نہ سکا پیش رُعبِ حُسن | سرگشتۂ خمار رکوع و سجود تھا
دنیا کو جانتا تھا فریب خیال مین | میری نظر مین ایک عدم اور وجود تھا
منظور عشق ہی کو پرستش تھی حُسن کی | یعنی ہلاکِ لذتِ ذوقِ قیود تھا

برعکس تھا معاملۂ فہم حُسن و عشق
ثاقب ضرر سمجھتا تھا جسکو وہ سود تھا

۷۸۶

ہفتہ وار

صداقت

چہارشنبہ ۳ر جون سنہ ۱۹۲۵ء

سیاسی کھیل

زمانۂ سلف کے فرشتہ صفت لوگون کے نزدیک دنیا بازی گاہ طفلان تھی لیکن اس دور ارتقا و ابتلا مین دنیا بازی گاہ طفلان سے بازی گاہ سیاست بنگئی نیک خواہی کا نام سادہ لوحی اور فریب کاری کا نام پالیسی رکھا گیا۔ سیاست پہلے آئین ملک داری کا نام تھا جس سے ملک اور رعایا کی حفاظت و شادمانی مقصود تھی لیکن اب ایک شاہی کھیل ہے جو مظلومون کو ستانے اور مٹی ہوئی ہستیون کو مٹانے کی ایک زبردست مشین ہے۔

نوشیروان اپنے محل مین ایک زنجیر لٹکواتا ہے کہ فریادی براہ راست اپنی فریاد پہنچا سکین، اور اب چپراسیون کے خوشامد کے بغیر کسی حاکم تک رسائی کا خیال ایک مسرور کن وہم سے کم نہین اگلے زمانہ مین سیاست صرف ریاست کے انتظامات تک محدود تھی، لیکن اب اسکی آڑ مین عموماً انصاف اور راستی کے گلے پر چھری پھیری جاتی ہے سلطنت کی طرف سے سیاست کے پردے مین ناروا سے ناروا ظلم بھی رحمت و کرم کا حکم رکھتا ہے لیکن رعایا کی طرف سے جائز مطالبات بھی سیاسی جرائم کی حدود مین داخل ہو جاتے ہین۔ رعایا کا اپنے حقوق کی طلبی مین زبان ہلانا بھی گناہ، لیکن حکومت اگر زبان کے بدلے سر بھی کاٹ لے تو "رموز مملکت خویش خسروان دانند" کا جادو زبان بندی کے لیے موجود ہے۔

یورپ سیاسی کھیل کا اسقدر دلدادہ ہے کہ جہان کہین بھی کوئی سیاسی کھیل کے قابل میدان نظر آتا ہے یہ فوراً خونین بازی شروع کر دیتا ہے۔

چین کا سیاسی کھیل جنگ روس و جاپان کا پیش خیمہ ثابت ہوا یہ کس کو امید تھی کہ یورپ کے سیاسی کھلاڑی اس طرح منھ دیکھکر رہ جائینگے اور ایک ایشیا کا نو آموز بازی جیت لے گا جنگ یورپ سے پہلے ایران کا میدان سیاسی کھلاڑیون کا اکھاڑہ تھا ادھر سے روس اور ادھر سے برطانیہ ایسی ایسی خونین بازیان ہوئین کہ ایران کو جان کے لالے پڑ گئے۔ اسکا بیڑا خون کے سمندر مین غرق ہو رہا تھا جو افراسیاب و اسفندیار کے زمانہ سے دست بدست موجودہ ایرانیون تک آیا تھا لیکن ادھر سیاسی کھیل کے لیے دوسرا میدان تجویز ہوا اور ادھر ایران کی گلو خلاصی ہوئی۔ تاہم سیاسی کھلاڑیون کو اس ٹھوکر کا مزا ایک مدت تک شبستان ناز مین بھی یاد رہیگا۔

طرابلس کا میدان اگرچہ کچھ زیادہ دلچسپ میدان نہ تھا ترک پہلی ہی بازی مین ہار مان کر چلے آئے لیکن شیخ سنوسی کے ڈٹے آج تک اٹلی کو لڑائی کے داؤ پیچ سکھا رہے ہین۔ اٹلی بھی ایسا بودا نکلا کہ ساحل سے آگے بڑھ سکے ہاتھ ملانا ختم ہو گیا۔

اسکے بعد سب سے بڑا میدان جو سیاسی کھلاڑیون نے تجویز کیا وہ اپنی وسعت کے لحاظ سے بہت بڑا میدان تھا جہان چار پانچ برس تک اس سیاسی کھیل کا سلسلہ جاری رہا۔ ایک طرف فرانس کے حسن آفرین میدانون مین بازی بچھی تھی دوسری طرف افریقہ اور عرب کے خشک ریگستانون مین کھیل ہو رہا تھا۔ خشکی ہی پر کچھ منحصر نہین سمندر مین آبدوز کشتیان دریائی مخلوق کو نوید دیتی پھرتی تھین اور ہوائی جہاز فضائے بسیط کے اڑنے والے پرندون کو۔ غرض یہ کھیل بہت دلچسپ تھا خدا جانے کب تک یہ سلسلہ قائم رہتا اگر نئی دنیا والے آکر پرانی دنیا والون مین بیچ بچاؤ نہ کرا دیتے

فرانس اس کھیل مین بہت خستہ ہو گیا تھا بھلا اس کی نزاکت اس جانکاہ کھیل کی سختیون کا کہان تک تحمل کر سکتی، وہ تو کہیے کہ خدا نے لاج رکھ لی ورنہ پردہ کھلنے مین کیا کسر رہ گئی تھی لیکن اس ماندگی کا اثر کب تک قائم رہتا آخر عیش پرستی سے طبیعت گھبرا گئی، سیاسی کھیل کھیلنے کا جی چاہا۔

اسپین مجاہدین ریف سے زور آزمائی کر رہا تھا۔ فرانس بھی جان پر کھیل کے خرامان خرامان میدان مین پہونچ گیا لیکن عجیب اتفاق فرانس کے پہونچنے سے پہلے اسپین میدان خالی کر کے جا چکا تھا۔ اب فرانس کو تن تنہا جیتے ہوئے فریق سے ہاتھ ملانا پڑا خیال تھا کہ فرانس کے پہلے ہی حملہ مین ریف والے میدان سے ہٹ جائینگے لیکن معلوم ہوتا ہے کہ ابھی انہین دم ہے۔ اور عجب نہین کہ یہ کھیل فرانس کو بھی راس نہ آئے۔

آج کل جاپان کے ایک منجم نے ایک بہت بڑے سیاسی کھیل کی پیشین گوئی کی ہے جو بقول اسکے سنہ ۱۹۲۶ء مین شروع ہونے والا ہے اور شاید یہ کھیل گزشتہ کھیلون سے سوا خطرناک ہوگا۔ غیب کا حال تو خدا کو معلوم ہے لیکن اتنا ہم بھی محسوس کرتے ہین کہ مارشل فان ہنڈن برگ کی تخت نشینی کسی بڑے کھیل کی تمہید ضرور ہے۔

"آگے آگے دیکھیے ہوتا ہے کیا"

مراکو۔اور فرانس

مراکو کے ساتھ فرانس نے جنگ شروع کر کے اہل ریف کو صفحۂ دنیا سے مٹانے اور کم از کم اسکی آزادی جو عرصہ سے یورپین اقوام کی آنکھون مین کانٹے کی طرح کھٹک رہی تھی چھین لینے کا عزم بالجزم کر لیا ہے۔ فرانس کے اس بیان کو کون تسلیم کر سکتا ہے کہ فرانسیسیون نے اپنی حفاظت کے لیے ہتھیار اٹھائے ہین۔ اور اہل ریف فرانس کو نقصان پہونچا رہے تھے۔ یہ کون مان سکتا ہے کہ اسپین کو شکست دیکر غازی عبدالکریم اسقدر مغرور ہو گئے ہین کہ انھون نے فرانس جیسے زبردست ملک کو بھی لگے ہاتھ سمجھ لینے کا ارادہ کر لیا۔ غازی عبدالکریم ایسے غیر مدبر نہین ہو سکتے کہ دیدہ و دانستہ آگ مین کود پڑین۔ اور قوم و ملک کو تباہ کرا دین۔

غازی موصوف نے مجبوراً جنگ کی مصیبت مول لی ہے اور ذلت کے مقابلہ مین بہادری سے مرنا پسند کیا ہے۔

اہل ریف بڑے بہادر ہین وہ آزادی کے بدلے اپنی جان دیدینا پسند کرتے ہین۔ قدیم راجپوتانہ کی طرح ریف بھی آزادی کا گہوارہ ہے۔

قبائل ریف شہر کی محکومانہ زندگی پر جنگلون اور پہاڑون کی آزادانہ زندگی کو ترجیح دیتے ہین وہ آزادی کو سب سے اعلیٰ و برتر سمجھتے ہین۔ اور ہمیشہ آزاد رہنا چاہتے ہین۔ اسلیے ہم سمجھتے ہین کہ وہ بغیر خاص وجوہات کے خواہ مخواہ فرانس سے نبرد آزمائی کر کے اپنی آزادی کو خطرہ مین ڈالنے کے لیے ہرگز تیار نہ ہونگے۔ ضرور اس مین کوئی ایسی بات ہوگی جس کو وہ برداشت نہ کر سکے ہون گے۔

اسمین کوئی شک نہین کہ وہ فرانس کا مقابلہ نہین کر سکتے پھر ایسی صورت مین جب فرانس و اسپین دونون ساتھ ہون؟

قبائل ریف کا اسپین پر فتح پانا کوئی معمولی بات نہ تھی جس کو فرانس ٹھنڈے دل سے دیکھ سکتا

جاپان کی فتح اور روس کی شکست نے تمام یورپین اقوام کو غم و غصہ مین مبتلا کر دیا تھا لیکن جاپان کے مقابلہ مین کسی سلطنت کا صف آرائی کرنا آسان نہ تھا اس لیے دل کی آگ دل ہی مین دبی رہ گئی لیکن وحشی اور غریب ریف کی فتوحات کے سیلاب کو اہل یورپ نہ برداشت کر سکے اور فرانس مقابلے مین آدھمکا۔

پچیس تیس برس سے فرانس مراکو سلطنت پر دانت لگائے تھا اور برابر اپنی خواہش پوری کرنے کی کوشش کر رہا تھا برسون سے فرانس کے اسی ہزار سپاہی مراکو مین اپنا خفیہ کام کر رہے تھے۔ جب فرانس نے دیکھا کہ اس وقت موقع اچھا ہے۔ کیونکہ انگلستان اور اسپین اسوقت سد راہ نہ ہون گے تو اسنے اپنی دیرینہ تمنا کے پورا کرنے کی کوشش شروع کر دی۔

کہان ہین اسوقت کمزورون کی حمایت کرنے والی مغربی قومین کیا اسقدر خونریزی کے بعد بھی خون آشام یورپ کی پیاس نہین بجھی۔ فرانس ناانصافی کر رہا ہے ایک چیتا ایک خوبصورت اور بے ضرر ہرنے کا شکار کر رہا ہے۔

دنیا کی آزادی چاہنے والون کو اہل ریف کی حفاظت کے لیے اپنی آواز بلند کرنا چاہیے۔ فرانس نے ہوائی جہازون اور گولہ باری کے زعم مین ایک آزاد قوم کو مٹانے کا بیڑہ اٹھا لیا ہے۔ ایک غریب قوم کی اسنے آزادی چھیننی چاہی ہے۔ آخر امن پسندون کے ہونٹون پر کب تک مہر خاموشی لگی رہے گی۔

مضافات موصل مین مشکلات

ترکی کمالیون نے جہان اپنی فوجی اور تنظیمی قابلیت کے ثبوت دے ہین وہان یورپین ڈپلومیسی (فریب سیاست) کا جواب بھی اسی شاطرت کے ساتھ دیا ہر جوان مغربیون کا شعار ہے کردستانی بغاوت مین تقریباً تمام ترکی اور عربی اخبارونکا خیال ہے برطانوی ہاتھ کام کر رہا تھا۔ اس کا جواب دینے کیلیے مضافات موصل مین شہر سلیمانیہ کے پرانے شیخ اور فیصل کے خاص عنایت فرما شیخ محمود اپنی سو گرما مین اپنے ساتھیون کو لیکر پھر برطانوی سرحدی دستون پر حملہ آور ہو گیا اور ایک سوارون کی رجمنٹ پر حملہ کر کے شدید نقصان پہونچا چکا ہے اور اگر ہوائی دستہ بروقت امداد کو نہ پہونچ جاتا تو شاید زیادہ نقصان کا باعث ہوتا سلیمانیہ کردستان علاقے کا ایک مشہور شہر ہے اور موصل کے قریب ہے گویا شیخ محمود عین اس موقع پر اپنے ساتھیون کے ساتھ محاصل اور ٹیکس وصول کر رہا جو برطانیہ اور ترکون کا مرکز سیاست بنا ہوا ہے اسلیے انگریزی اخبارات کا یہ خیال ہے کہ شیخ محمود کا مسلح حملہ ترکی تبلیغ کا نتیجہ ہے

یورپ مین دول عظمیٰ کی جدید صف بندی

فرانس، روس، ترکی اور جاپان کا اتحاد

ایک فرانسیسی مدبر کے انکشافات

موسیو فرنیکلن بوئلن انگورہ سے پیرس آپہنچے ہین۔ واپس جاتے ہوئے آپ قسطنطنیہ ترکی جرائد کو دلچسپ انکشافات دیتے گئے آپ نے فرمایا کہ یورپ مین پھر صف بندی شروع ہوگئی ہے یعنی امن پسند اقوام ایک طرف جمع ہورہی ہین اور جارحانہ اقدام کرنے والی دول دوسری طرف مجتمع ہورہی ہین۔

فرانس کو امن وتحفظ کی سخت ضرورت ہے۔ امریکہ اور انگلستان نے میثاق جنیوا کا خون کردیا ہے۔ جو فرانس کو امن وتحفظ دے سکتا تھا بلجیم واطالیہ بھی ان دول عظمیٰ کے ساتھ ہین۔ ترکی کو بھی اپنی نئی تعمیر وترقی کے لیے امن وتحفظ کی ضرورت ہے لیکن اسوقت تک وہ جماعت بندی سے بالکل الگ تھلگ ہے اور علیحدہ رہنے کی حکمت عملی پر سختی سے کاربند ہے لیکن اس حکمت عملی پر کاربند ہونا ممکن نہین۔ یہ خودکشی کے مترادف ہے۔

موسیو فرنیکلن بوئلن کا بیان بہت اہم ہے اسکے معنی یہ ہین کہ فرانس اپنے آپ کو مسلح اقوام کے درمیان تن تنہا پاتا ہے اسلیے وہ نئے حلفا کی تلاش مین باہر نکلا ہے۔ طاقت وقوت کا توازن قائم رکھنے کے لیے اسکے لیے ترکی کے ساتھ دوستی کا رشتہ قائم کرنا۔ اور سودیٹ روس کے ساتھ اپنے اختلافات مٹادینا نہایت ضروری ہوگیا ہے اور مشرق اقصیٰ کی عظیم الشان سلطنت یعنی جاپان کے ساتھ روس کے تعلقات دوستانہ ہین علاوہ برین فرانس اپنے حلفا یعنی پولینڈ اور رومانیہ وغیرہ کو اس امر کی ترغیب دینے پر مجبور ہے کہ وہ روس کے خلاف متمردانہ رویہ نہ رکھین گویا اس طرح انگلستان امریکہ اطالیہ بلجیم اور جرمنی کی دول تو ایک طرف صف بستہ ہورہی ہین کیونکہ انگلستان جرمنی کے ساتھ مفاہمت کرنے کا خواہان ہے اور فرانس۔ ترکی۔ سودیٹ۔ اور جاپان دوسری طرف متحد ہونے کی کوشش کررہے ہین۔ آیندہ جنگ کے بادل سیاسی فضا پر گھر گھر کر آرہے ہین۔ انگلستان ایک اور ہی کھیل کھیلنے کا خواہان ہورہا ہے۔ اس کی تجویز ہے کہ میثاق جنیوا کی جگہ پانچ دول کا ایک معاہدہ طے کیا جائے جن مین فرانس۔ اطالیہ بلجیم جرمنی۔ اور انگلستان شامل ہون۔ تاکہ وہ ان دول کو امریکہ کی مدد سے سودیٹ روس کے خلاف استعمال کرسکے اور اس عظیم الشان خطرہ کو صفحہ ہستی سے محو کردے جو اس کے شہنشاہی اقتدار کو لاحق ہورہا ہے۔ ازان بعد وہ امریکہ اور جرمنی کی مدد سے فرانس اور جاپان کو کمزور کردے۔ دنیا کی سیاسیات پھر ایک کروٹ لینے والی ہین۔ ہندوستانیون کو چاہیے کہ اپنے لیے راہ عمل طے کرلین اور منزل مقصود تک پہنچنے کی تدابیر سوچ لین۔ (الجمعیۃ)

فیصلہ باردولی

اور مہاتماجی کے تازہ خیالات

دیناج پور۔ ۲۴ر مئی۔ مہاتما گاندھی کے یہان تشریف لانے پران سے دلچسپ ملاقات کی گئی۔ یہ ملاقات اپنی قسم کی پہلی ہے جس کے دوران مین مہاتماجی نے اپنے بہترین خیالات کا اظہار [فرمایا] نمایندہ اخبار نے۔ دریافت کیا۔

سوال کیا آپ اپنے فیصلہ باردولی کو ایک حتمی فیصلہ تسلیم کرتے ہین۔

مہاتماجی نہین فیصلہ باردولی میری زندگی مین بہتر ترین اور پاک ترین فعل تھا آیندہ مورخین مجھے ہندوستان کا محافظ قرار دین گے کہ مین نے ایک نازک ترین وقت مین ہندوستان کو بچالیا۔ اگر اس وقت مین باردولی مین اپنی قوم کو قدم روکنے کا حکم نہ دیتا۔ تو دنیا کے مورخ مجھے پولٹیکل لیڈر کے بھیس مین ایک ناموزون شخص قرار دیتے اور ہندوستان کی آیندہ نسلین مجھے بھاری گناہ کا مرتکب تصور کرتین۔ تیزی سے آگے جاتی ہوئی فوج کو کھڑا ہونے کا حکم دینا بہادری کا کام ہے اور مجھے فخر ہے کہ مین نے باردولی مین کھڑا ہونے کا حکم دیا۔ مین نے وائسرائے کو جو الٹی میٹم دیا تھا اسکی کچھ حقیقت نہ تھی ایک بچہ بھی کاغذ پر دستخط کرکے وائسرائے کے پاس بھیج سکتا ہے۔ لیکن ساری کی ساری قوم کو جو میدان جنگ مین پیش قدمی کررہی جارہی ہو۔ حوصلہ کا کام تھا۔ آپ نے مسکراتے ہوئے فرمایا۔ معلوم ہوتا ہے کہ مین اپنی تعریف آپ کررہا ہون۔ لیکن جو محسوس کرتا ہون اسے ضرور ظاہر کرون گا۔

انگریز کانپ اُٹھے تھے

سوال۔ آپ کا پروگرام کامیابی کے بالکل قریب تھا جیسا کہ مسٹر لائڈ جارج نے تسلیم کیا تھا۔ کہ انگریز کانپ اُٹھے تھے

مہاتماجی بیشک وہ کانپ گئے تھے لیکن اسکی وجہ یہ تھی کہ وہ سمجھ گئے تھے کہ میرا پروگرام ... بلا تشدد وسیول نافرمانی کی جگہ تشدد آمیز ہوچلا تھا۔ آپ جانتے ہین کہ مین نے اپنی ملک کی آزادی کا جو ہتھیار بنایا وہ ان کے لیے بالکل نئی چیز ہے۔ اس کے جواب مین اُنکے پاس کوئی ہتھیار نہ تھا کہ وہ مجھے بے دست وپا بنا سکتے۔ لیکن میرے ہموطنون نے تشدد کرکے سارا کام بگاڑ دیا۔

سوال۔ جب کہ فوج مارچ کررہی تھی اور آپ کا ہتھیار کامیاب ہورہا تھا تو قدم روکنا غلطی تھی۔

جواب نہین میرے بھائی ملک میرے ہتھیار کے لیے تیار نہ تھا چوری چورا مین ملک کی مانسک اوستھا کا اظہار ہوگیا۔ وہ فساد ہمارے کارکنون نے کرایا غیض وغضب قبضہ مین نہ تھا۔ اگر سوراجیہ حاصل ہوجاتا تو ایک دن بھی قائم نہ رکھا جاسکتا۔

سوال۔ آپ کا پروگرام کیا ہے۔

جواب۔ کسی سے پوشیدہ نہین مین نے چرخہ کو ملک کے سامنے رکھا ہے کئی لوگون کو یہ مذاق معلوم ہوتا ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ اسکے بغیر ہندوستان کی نجات نہ ہوگی۔ (تنظیم)

شہزادہ برہان الدین کی نئی بیوی

جسٹس ہوفٹ نے عدالت طلاق مین لیڈی شولٹو ڈگلس کو اپنے شوہر لارڈ شولٹو ڈگلس سے طلاق دلوادی۔ لیڈی موصوفہ نے آزادی حاصل کرتے ہی ۸ر اپریل کو اس امر کا اعلان کیا کہ وہ پرنس برہان الدین سے (خلف سلطان عبدالحمید) جو وائنا مین رہتے ہین شادی کرینگی بیان کیا جاتا ہے کہ لیڈی ڈگلس نے اس رائے کا اظہار کیا۔ کہ پرنس کے ساتھ انکی یہ شادی خالص محبت کے جذبات پر مبنی ہے اور ساتھ ہی یہ بھی کہا کہ پرنس کو تین چار سال کے عرصہ مین ترکی سلطان ہونے کی توقع۔ لیڈی ڈگلس ایک نہایت متمول خاتون ہین انھین اپنے دادا مسٹر جارج ڈرے بال کی وصیت کی رو سے جو ڈچ ایسٹ انڈیز کا ملک التجار تھا ۸۰ لاکھ پونڈ کی دولت ملی ہے۔ اس کے علاوہ لیڈی ڈگلس کو اپنی پھوپی مسز تھرکو کے ترکہ سے لاکھون پونڈ ملے ہین۔

(شادی کے معاملہ مین جہان تک حقیقی راحت اور محبت کا تعلق ہے مشرقی خاوند کو جو تلخ تجربہ اپنی مغربی بیوی سے حاصل ہوتا ہے وہ ایک کھلی حقیقت ہے اگر لیڈی ڈگلس کی شادی "خالص محبت کے جذبات" پر مبنی ہے تو پرنس برہان الدین اور لیڈی ڈگلس کی یہ شادی یقینی طور پر دونون کے لیے خیر وبرکت ہے لیکن اگر لیڈی ڈگلس کو سلطانہ بننے کی ہوس دامنگیر ہے جو موجودہ صورت حالات مین ایک ناممکن صورت ہے تو پھر پرنس موصوف کو بھی لارڈ شولٹو کی طرح تلخ گولی نگلنے کے لیے ابھی سے تیار رہنا چاہیے) (خلافت)

افغانستان اور تیل کے چشمے

اخبار فارورڈ رقمطراز ہے کہ افغانستان مین تیل کے جو چشمے دستیاب ہوے ہین اُس پر تعجب کرنے کا کوئی موقع نہین ہے ایران مین تیل کے چشمے موجود ہین اور اسی طرح پنجاب مین بھی لیکن اس سے بہت قلیل افغانستان مین برطانیہ انجینیرون نے تیل کے چشمون کی تلاش کی تھی مگر ان کی سعی بار آور نہ ہوئی اسی وجہ سے اخبارات مین جب اس خبر کا اعلان ہوا تو اس پر اظہار استعجاب کیا گیا۔

حال ہی مین ہز اکسلنسی شجاع الدولہ خان جدید سفیر افغانستان متعینہ کابل نے اخبار فائنیشل نیوز کے نمایندہ سے اس خبر کی تصدیق کردی اور بیان کیا کہ اُنکے عہد گورنری ہرات مین تیل کے چشمون کی تلاش کے لیے ہر ممکن ہمت افزائی کی گئی تھی اور اس غرض کے لیے جرمن انجینیر بھی مقرر کیے گئے تھے۔ اسی تلاش وجستجو کا یہ نتیجہ نکلا کہ ہرات سے ساٹھ میل کے فاصلہ پر بعض تیل کے چشمے برآمد ہوے جو ایک بہت بڑی اہمیت رکھتے ہین۔

ابھی تک ان چشمون کے متعلق مزید تفصیلی اطلاعات موصول نہین ہوئین لیکن اگر وہ چشمے ایسے ہی ہین جیسا خیال کیا جاتا ہے تو افغانستان کو اس کامیاب جستجو پر اپنے کو مبارکباد دینی چاہیے۔ (خلافت)

غازی کمال پاشا کا عزم استنبول

حکام متعلقہ کو خبر دیدی گئی

غازی مصطفےٰ کمال پاشا کے استنبول جانے کا بہت عرصہ سے ترکی اخبارون مین چرچا ہورہا تھا "اقدام" کی تازہ ترین ڈاک سے معلوم ہوتا ہے کہ اب فی الواقع طے پاگیا ہے کہ غازی کمال پاشا ۲۷ر مئی کو استنبول مین ہون گے انکی اقامت گاہ کے متعلق ضروری انتظامات ہونے کے لیے حکام متعلقہ کو احکام جاری ہوگئے ہین۔

معلوم ہوا ہے کہ دولمہ باغچہ سرائے مین کوئی مقام اُنکے قیام کے لیے مخصوص کیا جائیگا دو ہفتہ استنبول مین رہنے کا ارادہ ہے ان کے ساتھ ان کا تمام اسٹاف بھی رہے گا غازی پاشا کے استقبال کے لیے زبردست پروگرام تیار ہورہا ہے۔ (خلافت)

بحکم جناب مولوی علی حماد صاحب بہادر
بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی جج خفیفہ
ومنصف۔ طرب گنج۔ مقام گونڈہ

سمن لغرض انفصال مقدمہ

نمبر مقدمہ ۲۷۷ سنہ ۱۹۲۵ء

بعدالت خفیفہ جناب منصف صاحب بہادر طرب گنج

رگھونندن سنگھ ولد مہراسنگھ عمر تخمیناً ۲۸ سال پیشہ زمینداری ساکن جعفراپور پرگنہ ڈکسر تحصیل طرب گنج

بنام۔ مسماۃ پاین دیئی زوجہ ملشیر بھوج ساکن موضع جعفراپور پرگنہ ڈکسر تحصیل طرب گنج ضلع گونڈہ

۔۔۔ ۱۱۔۔۱۴۱

ہرگاہ مدعیہ نے تمہارے نام ایک نالش بابت مالہ للعہ کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۲۱ ماہ جولائی سنہ ۱۹۲۵ء بوقت ۱۰ بجے دن اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حال سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دیسکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو جو ایسے سوالات کا جواب دیسکے حاضر ہو اور جوابدہی دعوی کی کرو اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہارے احضار کے لیے مقرر ہے واسطے انفصال مقدمہ کے قطعی تجویز ہوئی ہے پس تم کو لازم ہے کہ اپنے جواب دعوی کی تائید میں جن گواہوں کی شہادت پر یا جن دستاویزات پر تم استدلال کرنا چاہتے ہو اسی روز ان کو پیش کرو۔

مطلع رہو کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہو گے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہو گا۔

آج بتاریخ ۲۵ ماہ مئی سنہ ۱۹۲۵ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

دستخط منصرم

(مہر عدالت) عدالت منصفی طرب گنج ضلع گونڈہ

وقت حاضری بدفتر خفیفہ منصفی طرب گنج

دس ۱۰ بجے دن سے چار ۴ بجے تک۔

بلقان کی نازک حالت

یونان۔ رومانیا۔ اور سرویہ کا اتحاد

بلقان کی صورت حال کچھ زیادہ امید افزا نہیں ہے جو خبریں مختلف حلقوں سے موصول ہوئی ہیں ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ یونان۔ یوگوسلافیہ اور رومانیا اتحاد کی کوشش کر رہے ہیں۔ اگر ان ممالک میں اتحاد ہو گیا تو بلغاریہ کے لیے بہت دشوار ہو جائیگا کہ وہ اتحاد میں شامل نہ ہو۔ اور ترکی کے لیے بھی اپنی موجودہ غیر جانبداری پر قائم رہنا ناممکن ہو جائے گا۔ کیونکہ ایسے اپنی زندگی کے لیے کسی نہ کسی سلطنت کے ساتھ خاص تعلقات قائم کرنا پڑیں گے۔ یہ صورت حال اسقدر پیچیدہ ہے کہ وہ لوگ بھی کہ خواص کے مو ئد ہیں۔ اس کے نتائج کو خطرات سے خالی نہیں سمجھتے (الجمعیۃ)

برقیات

غازی عبدالکریم کی حکمت عملیاں

لندن ۲۹ مئی مراکو میں فرانس جس پالیسی پر کاربند ہو رہا ہے وہ اب ظاہر ہو چکی ہے۔ اہل ریف کے جوش کو ٹھنڈا کرنے اور صلح کی خاطر ہسپانیہ سے سمجھوتہ کی کوشش کی جا رہی ہے۔

موسیو بریان نے چیمبر میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ اب تک غازی عبدالکریم کی حکمت عملیوں کی وجہ سے یہ ممکن نہ ہوسکا۔ فرانس سے تو وہ نرم نرم الفاظ کہتے ہیں مگر ہسپانیہ سے لڑ رہے ہیں اور اگر ہسپانیہ سے نرم الفاظ کہتے ہیں تو فرانس سے آمادہ پیکار ہوتے ہیں لہذا اب اتفاق اسپر ہوا کہ صلح اگر ہو سکتی ہے تو فرانس اور ہسپانیہ کے آپس میں معاہدہ ہو جانے سے تاکہ دونوں حکومتیں ملکر ایک ہی وقت میں کوئی کارروائی کرسکیں یہ تو کھلی ہوئی بات ہے کہ حکومت فرانس اس بات سے بخوبی آگاہ ہے کہ اگر مراکو کی جنگ نے طول کھینچ لیا تو جیسے ہسپانیہ میں اس کو پسندیدگی کی نگاہ سے نہیں دیکھا گیا ویسی حشر فرانس میں بھی ہو گا۔ اس حقیقت سے باخبر ہونے کے بعد فرانس کی خواہش ہے کہ جسقدر جلد ہو سکے فرانسیسی سرحد پر امن بحال کیا جائے۔ اور مجاہدین کو پیچھے کی طرف ڈھکیل دیا جائے۔

بغاوت ایران

مشہد ۳۰ مئی۔ بوجنرد کے قریب اب تک ترکمان مجتمع ہیں۔ ۲۹ مئی کو سرکاری افواج سے دوبارہ ان کی مٹ بھیڑ ہوئی۔

شیخ محمود پر چڑھائی کی تیاریان

ہمعصر اقدام قسطنطنیہ کو انگورہ سے ۲ مئی کو چلا ہوا پیغام موصول ہوا ہے جسمیں اس امر کی اطلاع دی گئی ہے کہ چونکہ ولایت موصل کے شیخ محمود نے تحقیقاتی وفد کے روبرو انگریزوں کے خلاف اظہار رائے کیا ہے اس لیے اسکے خلاف فوجی کارروائی کے لیے تیاریان ہو رہی ہیں شیخ محمود کے قبائل بھی مقابلہ کے لیے تیار ہو گئے ہیں۔ ان قبائل کی تعداد ۱۴ ہزار نفوس پر مشتمل ہے۔

مسئلہ انسداد تجارت اسلحہ وسامان حرب

علاقہ جات ممنوعہ کی تفصیل

جنیوا ۲۷ مئی اسلحہ کانفرنس کی جغرافیائی کمیٹی نے ابھی تک فیصلہ نہیں کیا ہے کہ ملک حبش کو بھی ان ہی ممالک میں شامل رکھا جائے یا نہیں جہاں اسلحہ اور سامان جنگ کا داخلہ ممنوع ہے، علاقہ جات ممنوعہ میں فی الحال حسب ذیل مقامات داخل ہیں جزیرۃ العرب تمام افریقہ۔ اتحاد جنوبی افریقہ۔ مصر۔ ٹیونس الجزائر لیبیا۔ اور علاقہ جات زیر حکمبرداری۔

مہاراجہ گوالیار کی علالت

لنڈن ۲۸ مئی مہاراجہ گوالیار عارضہ ذیابیطس مبتلا ہیں اور بوجہ ضعف آپ کی حالت تشویشناک ہے لیکن جب سے دوسرا عمل جراحی ہوا ہے اس وقت سے کسی قدر افاقہ ہے۔

تردید۔ لنڈن ۲۸ مئی سرکاری طور پر بیان کیا گیا ہے کہ یہ افواہ صحیح نہیں ہے کہ لارڈ ریڈنگ دو برس تک اور ہندوستان کے وائسرائے رہیں گے۔

ہندوستان

مسٹر پٹیل چرخہ کی مخالفت میں

پونہ ۲۸ مئی مسٹر وٹھل بھائی پٹیل نے کل شام کو ایک عظیم الشان جلسہ میں تقریر کی جو زیر صدارت مسٹر کیلکر منعقد ہوا تھا آپنے فرمایا کہ کانگریس کی رکنیت میں سوت کاتنے کی قید لگا دینے سے اس میں تفرقہ پڑ گیا اور کانگریس کی فوقیت جاتی رہی آپ نے اعلان کیا کہ میرا ہرگز یہ اعتقاد نہیں ہے کہ صرف چرخہ کے ذریعہ سے سوراج حاصل ہو جائے گا۔ آپ نے فرمایا کہ ملک میں اسوقت اس سبب سے سناٹا ہے کہ لیڈروں میں اختلاف ہے۔ آپ نے اپیل کی کہ تمام جماعتوں کو متحد ہو کر کام کرنا چاہیے اور کہا کہ ہمنے عرصہ دراز تک آپس میں جنگ کی اب ہمکو متحد ہو کر اپنے مشترکہ دشمن سے مقابلہ کرنا چاہیے۔ آخر میں آپ نے فرمایا کہ سوراج کانفرنس نے ملک کی صحیح نمائندگی کی ہے تاکہ ملک میں اتحاد واتفاق کا دور دورہ ہو۔

مہاتما گاندھی اور علی برادران

احمدآباد ۲۸ مئی مہاتما جی ینگ انڈیا کی تازہ ترین اشاعت میں تحریر فرماتے ہیں کہ یہ بھی زمانہ کے رنگ ہیں کہ آج کچھ ایسے لوگ بھی ہیں جو خیال کرتے ہیں کہ چونکہ علی برادران میں سے کوئی بھی میرے ہمراہ نہیں ہے۔ لہذا مجھ میں اور انمیں کوئی کشیدگی ہے۔ حالانکہ اس کا کوئی قرینہ نہیں ہے لیکن ایسا اگر کبھی ہوا تو میں اسکو اسی قدر جلد شہرت دیدونگا جسقدر جلد میں نے انسے میں نے اپنی دوستی کی شہرت کر دی تھی۔ مولانا شوکت علی تو بمبئی سے اسوقت تک بندھے ہوئے ہیں، جبتک کہ خلافت کمیٹی کی لوٹی ہوئی بارک کی مرمت نہ ہو جائے مولانا محمد علی کو اپنے دونوں اخباروں سے فرصت نہیں مل سکتی کیونکہ وہ انکی قوت سے زیادہ ان پر بوجھ ڈالے ہوئے ہیں۔ علاوہ برین سنہ ۱۹۲۱ و ۱۹۲۰ء میں جو ضرورت ساتھ ساتھ دورہ کرنے کی تھی۔ وہ اب باقی نہیں۔ میں انسپکٹر جنرل کی طرح دیکھ رہا ہوں کہ نئی شرط رائے دہندگی (سوت کاتنے) کے مطابق کس طرح عمل درآمد ہو رہا ہے کانگریس کا عہدہ قبول کرنے کے بعد میں ان فرائض کو اس مبارک سال ان جگہوں پر سفر کر کے بہتر طور پر ادا کر سکتا ہوں کہ جہان مجھ سے یہ خواہش ظاہر کی جائے۔ کہ میں ایک مسلمان دوست کے ساتھ آؤں وہاں اگر ممکن ہو تو انکو بھی اپنے ہمراہ لے جاؤں یا اگر ضرورت ہو تو بغیر انکے جاؤں۔

خوست کے باغیوں کو پھانسی

پشاور ۲۹ مئی خوست کے باغیوں کے پھانسی کے متعلق رفتہ رفتہ تفصیلی اطلاعات موصول ہو رہی ہیں معلوم ہوا ہے کہ صرف ۵ قیدیوں کو گولی سے مار ڈالا گیا اور ۴ قید کیئے گئے اسکے دیکھنے کے لیے ایک جم غفیر موجود تھا خود امیر صاحب نے ان قیدیوں کے نام پڑھکر سنائے جنکے لیے موت کی سزا تجویز کی گئی تھی۔ لنگڑے ملا اور انکے تین فرزند اور ایک داماد ان لوگوں میں شامل ہیں جنھیں سزائے موت

مقامی خبرین

طوفان ۲۷ مئی ۵ بجے شام کو اس زور سے آندھی آئی کہ شہر مین بہت سے درخت جڑ سے اکھڑ گئے اور درختون کے گرنے سے اکثر مقامات پر بجلی کے تار ٹوٹ گئے جسکی وجہ سے تقریباً سارے شہر مین اندھیرا ہوگیا۔ اور کئی جانون کا بھی نقصان ہوا۔

سکرٹری میونسپل بورڈ کی تعلیمی کمیٹی کے سکرٹری کا انتخاب ہوگیا اور ایک سکرٹری کی جگہ پر دو تقرریان ہوئین۔ بابو رام نراین سکرٹری اور مسٹر محمد حنیف جوائنٹ سکرٹری مقرر ہوئے ہین وائس پریسیڈنٹ کا عہدہ پہلے ہی قائم ہوچکا ہے مرض بڑھتا گیا جون جون دوا کی۔

جلسہ آئندہ کانگریس کے انتظامات کے سلسلہ مین ۲۱ مئی سنہ ۲۵ء کو ایک جلسہ ہوا اور کیمپ وغیرہ بنانے کے انتظامات پر غور ہوا شہر مین چندہ وصول کرنے کی باقاعدہ کوشش ہورہی ہے۔

مقدمات مقدمہ گئی میونسپل بورڈ مین سہروں سے ملزمون کی طرف سے گواہان ثبوت پر جرح شروع ہوگی۔
پنڈت پیارے لال تسکل کے پان بلاس تکمہ بلاس کے ٹریڈ مارک کے مقدمہ کی سماعت بھی ہورہی ہے۔
یہ دونون مقدمات نہایت معرکۃ الارا ہین۔

ڈاکہ پچھلے دنون تیور اجپور کے ایک موضع مین نہایت دلیرانہ ڈاکہ پڑا تھا۔ پولیس اور ڈاکون سے مقابلہ ہوا۔ ایک ڈاکو مارا گیا۔ کئی گرفتاریان بھی ہوئی ہین

بحکم جناب مولوی محمد شفیع صاحب جج خفیفہ بہادر مقام کانپور

عدالت جج خفیفہ بہادر کانپور

نمبر ۷ سنہ ۱۹۲۳ء الساولنسی کانپور

شیونراین ولد شنکرلال قوم اگروالہ ساکن نبیہ منی رام اشہر نام گوری شنکر ولد للومل قوم کہتری ساکن محلہ ٹیکاپور کانپور ہرگاہ مقدمہ مذکورہ بالا مین گوری شنکر السالونٹ بتاریخ ۱۹ جنوری سنہ ۱۹۲۴ء عدالت ہذا سے دیوالیہ قرار دیا گیا ہے۔ اور اب عدالت ہذا مین ۱۱ جولائی سنہ ۱۹۲۵ء بغرض ثبوت قرضہ وسماعت درخواست سائل بابتہ کمپوزیشن اسکیم کے مقرر ہوئی ہے لہذا بذریعہ نوٹس ہذا جملہ قرضخواہان السالونٹ مذکور کو اطلاع دیجاتی ہے کہ جس کسی کو اپنا قرضہ ذمہ السالونٹ مذکور ثابت کرنا ہو یا کوئی عذر نسبت درخواست کمپوزیشن اسکیم کے داخل کرنا ہو تو بتاریخ معینہ اصالتاً خواہ وکالتاً حاضر ہوکر پیش کرے۔

۲ جون سنہ ۱۹۲۵ء

مہر عدالت

دستخط حاکم عدالت

حکم امتناعی درحالیکہ جائداد غیر منقولہ قابل قرقی ہو

(آرڈر ۲۱ - قاعدہ ۵۴)

بعدالت منصفی ایٹہ ضلع علیگڈھ

مقدمہ نمبر ۷۰۹ بابت سنہ ۱۹۲۵ء

دیو سکہ ولد ٹھاکرداس قوم برہمن ساکن قصبہ ایٹہ خاص
پرگنہ ایٹہ سکیٹ و ضلع ایٹہ　　مدعی
بنام کلیان سنگہ ولد ننگل سنگہ قوم برہمن ساکن موضع
چوچاین گانون پرگنہ ایٹہ سکیٹ تحصیل و ضلع ایٹہ　　مدعاعلیہ
بنام کلیان سنگہہ　　مدعاعلیہ

ہرگاہ تم نے ایفاء اس ڈگری کا نہین کیا جو تم پر بتاریخ ۱۳ ماہ دسمبر سنہ ۱۹۲۲ء بمقدمہ نمبر ۱۸۹۵ سنہ ۱۹۲۲ء بحق ڈگریدار بابت مبلغ مالعہ صادر ہوئی تھی - لہذا حکم دیا جاتا ہے کہ تم مدیون مذکور تا وقتیکہ حکم ثانی صادر نہ ہو لگان مصرحہ فرد تعلیقہ منسلکہ کو کاشتکاران شکمی سے وصول کرنے سے ممنوع اور باز رکھے گئے ہو اور کاشتکاران تم کو ادا کرنے سے ممنوع اور باز رکھے گئے ہین۔

تاریخ پیشی ۹ر جولائی سنہ ۱۹۲۵ء

آج بتاریخ ۲۵ ماہ مئی سنہ ۱۹۲۵ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

نام کاشتکاران شکمی معہ ولدیت و قومیت و سکونت

۱- نوری کبجٹر پسران رجو قوم کنجڑہ ساکنان قصبہ ایٹہ خاص

نمبر کھیت	رقبہ کھیت	تعداد لگان سالانہ	حال لگان	لگان جواب ادے
۱۱۳۶/۱	۰-۴۷	عہ	سنہ ۱۳۲۹ و سال خریف تا ربیع سنہ ۱۳۳۲	ہ
۱۱۳۶/۲	۰-۲			
۱۱۳۳	۰-۳۶	عہ	ایضاً	ہ
۱۱۳۷	۰-۱۰			
۱۱۳۹	۰-۲۵			
۱۱۳۲	۰-۳۴	للعہ	ایضاً	ما
۱۱۳۷ منجملہ	۰-۱۰			
۱۱۳۸	۰-۱۸			
۱۱۳۹ منجملہ	۱۸ لو			
۱۱۴۰	۰-۴۶			
۱۱۴۲	۰-۲۷			
۱۱۴۳/۱	۰-۱۳			
				مالعہ

دستخط حاکم عدالت　　　(مہر عدالت)

فوزی پاشا کا شکریہ

وزیر اعظم عصمت پاشا اور دیگر وزراء فوجر بہ مین تشریف لے گئے اور کردستان کی بغاوت فرو کرنے پر حکومت کی طرف سے فوزی پاشا کا شکریہ ادا کیا گیا۔

باجلاس جناب منشی محمد عبد الصمد صاحب اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دویم تحصیل بلہور ضلع کانپور

اطلاعنامہ حسب دفعہ ۶۰ ایکٹ ۲ سنہ ۱۹۰۱ء ممالک مغربی و شمالی

نمبر ۱۷۰

بعدالت مال　مقام بلہور ضلع کانپور

چونکہ بمقدمہ نالش لالہ ہر پرشاد ولد منشی بدھ سین قوم کائستھہ ساکن موضع سرائے میران ضلع فرخ اباد ڈگریدار موضع منورپور پرگنہ بلہور
بنام درگا سنگھہ و بھوج سنگھہ پسران لالتا سنگھہ و مسماۃ بیوہ دسیراج سنگہ قوم ٹھاکر ساکنان موضع منورپور پرگنہ بلہور۔
بنام تم درگا سنگھہ و غیرہ کے جو عدالت مین فیصل ہوا ایک ڈگری بقایا لگان -
بابت لگان　Rs 17-12-6
بتاریخ ۱۲ر نومبر سنہ ۱۹۲۴ء صادر ہوئی اور مبلغ ۱۷/۱۲/۶ جواب ازروے ڈگری مذکور واجب الادا ہین - اونکی تفصیل حاشیہ پر درج کیجاتی ہے -

	روپیہ	آنہ	پائی
اصل	4	7	-
خرچہ نالش	2	13	3
سود بابت زر اصل و خرچہ نالش	.	.	.
خرچہ اجرائے ڈگری	10	8	3
سود بابت خرچہ اجرائے ڈگری	.	.	.
میزان	17	12	6

اور چونکہ آج کی تاریخ تک ڈگری بلا ایفا رہی ہے لہذا بذریعہ اس تحریر کے تم بھوج سنگھہ ولد لالتا سنگھہ خود و مسماۃ بیوہ دسیراج سنگہ قوم ٹھاکر ساکنان موضع منورپور بلہور پرگنہ بلہور ضلع کانپور مذکور کو اطلاع دیجاتی ہے کہ تم زر مذکور یعنی
مبلغ ۱۷/۱۲/۶ Rs 17-12-6 جو ازروے ڈگری کے واجب الادا ہین اس عدالت مین پندرہ روز کے اندر تاریخ موصول ہونے اطلاعنامہ ہذا سے ادا کرو ورنہ وجہ ظاہر کرو کہ تم مندرجہ ذیل کھیتون سے جن کی بابت بقایا ڈگری شدہ واجب الادا ہے بیدخل کیون نہ کیے جاو۔

تاریخ پیشی ۱۸ر جون سنہ ۱۹۲۵ء

تفصیل آراضی

پرگنہ	موضع	محال	تھوک	پٹی	نمبر کھیت	رقبہ کھیت
بلہور	منورپور بلہور	.	.	.	۳۹۲	۱۴ لبو بلعہ ۳
					۹۸۰	۱۰ لبو

۲ قطعہ ۱۴ لبو بلعہ ۳

دستخط حاکم عدالت　　　(مہر عدالت)

باجلاس جناب منشی محمد عبد الصمد صاحب اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دویم تحصیل بلہور ضلع کانپور

اطلاعنامہ حسب دفعہ ۶۰ ایکٹ ۲ سنہ ۱۹۰۱ء ممالک مغربی و شمالی

نمبر مقدمہ ۱۷۱

بعدالت مال　مقام بلہور ضلع کانپور

چونکہ بمقدمہ نالش لالہ ہر پرشاد ولد منشی بدھ سین قوم کائستھہ ساکن موضع سرائے میران ضلع فرخ آباد ڈگریدار موضع منورپور بلہور پرگنہ بلہور
بنام تم درگا سنگہ وغیرہ کے جو عدالت مین فیصل ہوا ایک ڈگری بقایا لگان
بابت لگان　47-14-6
بتاریخ ۱۲ر نومبر سنہ ۱۹۲۴ء صادر ہوئی اور مبلغ ۴۷/۱۴/۶ جواب ازروے ڈگری مذکور واجب الادا ہین انکی تفصیل حاشیہ پر درج کی جاتی ہے -

	روپیہ	آنہ	پائی
اصل	32	5	-
خرچہ نالش	5	1	3
سود بابت زر اصل و خرچہ نالش	-	-	-
خرچہ اجرائے ڈگری	10	8	3
سود بابت خرچہ اجرائے ڈگری	-	-	-
میزان	47	14	6

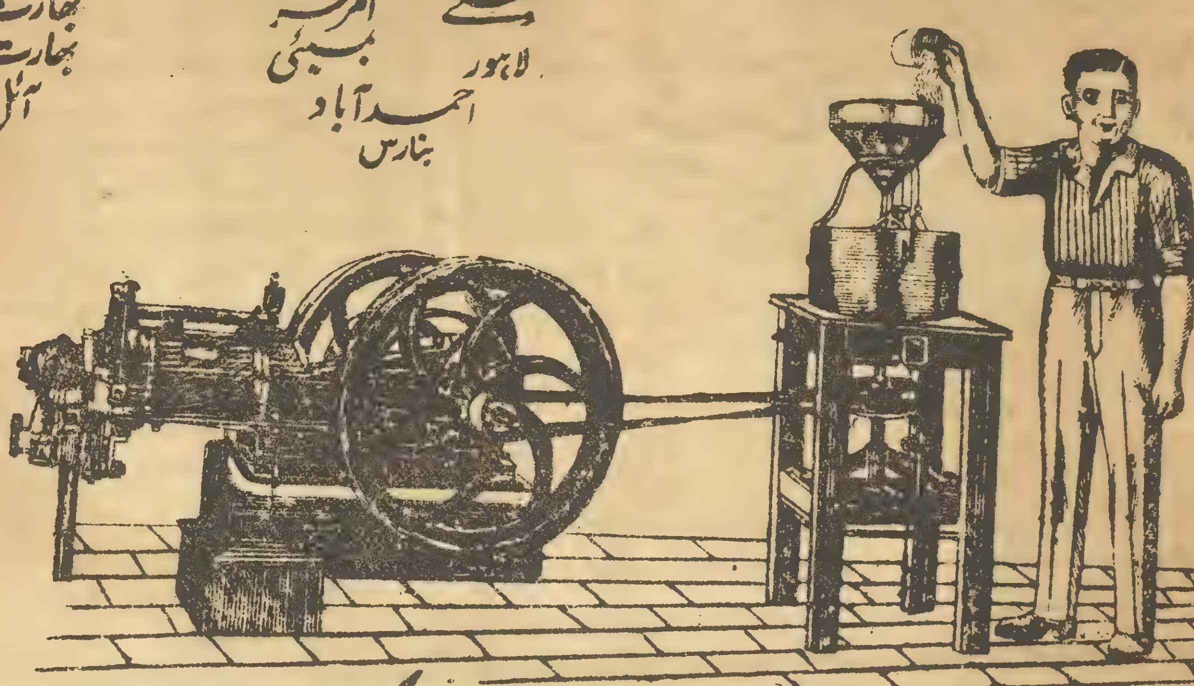
اور چونکہ آج کی تاریخ تک ڈگری بلا ایفا رہی ہے لہذا بذریعہ اس تحریر کے تم بھوج سنگہ ولد لالتا سنگہ خود و وارث درگا سنگہ متوفی و مسماۃ بیوہ دسیراج سنگہ قوم ٹھاکر ساکن موضع منورپور بلہور پرگنہ بلہور مذکور کو اطلاع دیجاتی ہے کہ تم زر مذکور یعنی مبلغ 47-14-6 ۴۷/۱۴/۶ جو ازروے ڈگری کے واجب الادا ہین اس عدالت مین پندرہ روز کے اندر تاریخ موصول ہونے اطلاعنامہ ہذا سے ادا کرو ورنہ وجہ ظاہر کرو کہ تم مندرجہ ذیل کھیتون سے جن کی بابت بقایا ڈگری شدہ واجب الادا ہے بیدخل کیون نہ کیے جاو۔

تاریخ پیشی ۱۸ر جون سنہ ۱۹۲۵ء

تفصیل آراضی

پرگنہ	موضع	محال	تھوک	پٹی	نمبر کھیت	رقبہ کھیت
بلہور	للواپور	.	.	.	۳۹۰	۹ لبو ۳
					۸۷۲	۱ البو
					۹۸۵	۱۷ البو
					۳ قطعہ	۱۷ البو ۳

دستخط حاکم عدالت　　　(مہر عدالت)



دفاتر
لنڈن کانپور
دہلی امرتسر
بمبئی لاہور
احمد آباد
بنارس

تار کا پتہ
بھارت لنڈن
بھارت کانپور
بھارت امرتسر
آئل انجن دہلی

آزادی کی کنجی

باوجودیکہ یہ سب کو معلوم ہی کہ پبلک اسوقت تک بالکل آزاد نہیں ہوسکتی جبتک کہ پبلک تمام فارغ البال نہ ہو جائے مگر کہتے ہیں جو وسائل اور ذرائع آمدنی پر غور کرتے ہین اور سوچتے رہتے ہین کہ مقامی ضرورتین کیا کیا ہین اور وہ کیسے پوری ہوسکتی ہین ہمارے کارخانہ کیطرف سے بہت سے سفری ایجنٹ جنکے ذمے صرف یہی کام ہی کہ وہ شہرون۔ دیہاتون اور قصبون مین دورہ کرکے لوگون سے تبادلہ خیال کرین اور مقامی ضرورتونکو تبلاوین مقرر ہین اگر آپ تھوڑے سرمایہ سے معقول آمدنی پیدا کرنا چاہتے ہین یا بیکارونکو برسر روزگار دیکھنا چاہتے ہین تو سفری ایجنٹونسے مقامی ضرورتون کا اظہار کرین اور انکی تکمیل مین جو دقتین اور زحمتین محسوس ہوتی ہون براہ راست دفتر کو اطلاع دین عام طور سے ہر موزون مقامات پر آٹا پیسنے کی چکیان اور آئل انجن سے چلتی ہین لگائی جاسکتی ہین اور معمولی سرمایہ سے کثیر نفع حاصل کیا جاسکتا ہی پسائی کا خرچ صرف ۳ آنہ فی من پڑتا ہی اور پبلک ریٹ ۸ آنہ فی من ہی چھوٹے سے چھوٹا کارخانہ جو معمولی سرمایہ دو ہزار روپیہ سے کھولا جاسکتا ہی اور یومیہ ۴۰-۴۵ من آٹا پیس سکتا ہی اسمین بعد منہائی اخراجات آٹھ دس روپیہ روزانہ کی بچت ہوسکتی ہی ہمارے کارخانہ مین ہر قسم کے چھوٹی بڑی کارخانہ کے آئل انجن کی چکیان جو ۴۰ من سے ایکسو من تک روزانہ آٹا تیار کرسکتی ہین علاوہ برین ہر بیکرے آئل انجن کروڈ آئل انجن۔ آٹا پیسنے کی چکیان۔ جو آٹا۔ تیل کا چھلکا پیسنے کی مشین تیل نکالنے کا کولھو۔ دھان کوٹنے یعنی چاول کا مشین۔ دستی چینی بنانے و چارہ کاٹنے کی مشین۔ کھراد۔ سونا چاندی کا تار پترا کرنے کی مشین۔ رندہ۔ برما۔ غرضکہ ہر قسم کی مشینین اور اس سلسلہ کی تمام چیزین بھی بہ نسبت دوسرے کارخانون کے نہایت ہی ارزان ہمارے یہان ملسکتی ہین جسکی وجہ یہ ہی کہ ہمارا دفتر ولایت مین ہی اور ہم ہر قسم کی مشنری براہ راست منگواتے ہین۔

سب سے بڑی آسانی و سہولت ہمارے کارخانہ مین خریدارونکے لیے یہ رکھی گئی ہے کہ ہمنے اپنے ورکشاپ فاونڈری موسومہ "بھارت آئرن ورکس" کانپور مین آئل انجنون کے چلانیکا کام مفت سکھلانیکا انتظام کردیا ہی اور جو لوگ مستریون کے نہ ملنے یا دیہاتون مین انجن چلانے والونکا انتظام نہ کرسکنے کیوجہ سے مجبور ہون وہ ہمارے کارخانہ سے انجن و چکیان خریدین ہمارے ورکشاپ مین انکے آدمیونکو انجن چلانے کا کام مفت سکھلادیا جایا کریگا۔ اور حتی الوسع تمام مشکلات دور کردی جایا کرینگی

المشتہر

بھارت انجنیرنگ کمپنی لاٹوش روڈ کانپور

دہلی آفس کا پتہ دو دو دو دو دو برن بیسٹن روڈ (نیا بازار) دہلی
امرتسر آفس کا پتہ دو دو دو دو دو ریلوے روڈ امرتسر

دیوار مین لگانے کی گھڑی قیمت ۱۲ روپیہ

آپکے مکانکو زینت دینے والی گھڑی ہشیار قیمت وقت کو بچانیوالی۔
ہماری دیوار کی گھڑی نے ٹھیک وقت بتانے کی بدولت لاثانی شہرت حاصل کی ہے

نقل سارٹیفکٹ

بشن پور۔ ۱۰ مارچ سنہ ۱۹۲۵ء۔
جناب من۔ گھڑی موصول ہوکر
تشفی ہوئی بڑا شکریہ
تین گھڑیان اور بھیجدیجیے
دستخط کرشن گوسوامی۔

فہرست مفت۔ سب صاحبان
سے درخواست کی جاتی ہے کہ
اپنا نام اور پتہ صاف انگریزی یا
اردو مین لکھین



دنیا کی مشہور ترین پاکٹ واچ قیمت ۲ روپیہ
گارنٹی ۲ سال
رولڈ گولڈ رسٹ واچ
نمبر ۲۰۶ قیمت ۷ روپیہ
بلیک برڈ فاونٹن پن
قیمت ۱ روپیہ
قلمون کے کلپ قیمت ۲
پیشین فاونٹین پن قیمت ۲
زیرہ رات کو چمکنے والی
اکٹ ریو واچ قیمت
۶ روپیہ

THE INDIAN AGENCY CO.
RAYEAPETTA
MADRAS

انڈین ایجنسی کمپنی
رایاپیٹا۔ مدراس

غازۂ یوسفی

شہزادہ پرنس آف ویلز کی سفارش سے ڈاکٹر لامنڈیل صاحب نے مہاراجہ میسور کے لیے بنایا تھا جسکو سات دن ملکر نہانے سے گلاب کے پھول کی سی رنگت ہوجاتی ہے منھ پر سیاہ داغ مہاسے پھنسی داد کھاج ہاتھ پاؤن کا پھٹنا بغل مین بدبودار پسینا وغیرہ آنا سب تکلیفات کو دور کرکے چمڑے کو نرم کردیتی ہے یہ وہ پوڈر نہیں ہے جسکو بازاری عورتین رات کے وقت لگاکر چمک دمک کرلیتی ہین یہ پھولون سے بنایا گیا ہے اسکی خوشبو مہینون جسم سے نہین نکلتی۔ قیمت فی شیشی عہ تین شیشی کے خریدار کو ایک شیشی مفت۔ محصولڈاک ۳

ملنے کا پتہ
محمد شفیق اینڈ کو آگرہ

بندوقین رائفلین ریوالور اور پستولین

ہمارے یہان کم سے کم قیمت پر دستیاب ہوتی ہین ہندوستان کے کسی ریلوے اسٹیشن تک ہم مال کو اپنے خرچ پر پہنچادیتے ہین اور فرمایشونپر کمیشن علیحدہ دیتے ہین فہرست
سلیمان اینڈ کو کراچی کیمپ
سے طلب فرمایئے

باہتمام خواجہ عبدالسلام صداقت پریس کانپور سے شائع ہوا

The Sadaqat
CAWNPORE

REG=No A 1424

جمال پر تو حق عزم مستقل بن رہی
زبان پر بھی وہی ہو جو تیری دل میں رہی
(احسن سنبھلی)

صداقت

قیمت سالانہ ۲ روپے
ششماہی ۱ روپیہ
فی پرچہ ۱ آنہ

ہفتہ وار

اڈیٹر - خواجہ عبد السلام

جلد ۱ | کان پور - چہار شنبہ ۱۰ - جون ۱۹۲۵ء مطابق ۱۷ - ذیقعدہ ۱۳۴۳ھ | نمبر ۱۴

ادبیات

ماسٹر شیام سندر لال صاحب بظاہر شاعر نہیں لیکن سچ یہ ہے کہ انکے دل میں شاعری کا ایک متلاطم سمندر پنہان ہے جسکی موجیں انکی بے تکلف گفتگو انکی صاف و شستہ تحریر اور ان کے معنی خیز تبسم میں اکثر نمایان ہوتی رہتی ہین یہ بھی چھپے ہوئے سمندر کی لہرین ہین جو آئینۂ مشاعرہ کے پردے مین معانی کا دریا بہاتے نکلی ہین - ماسٹر صاحب نے جن شعرون پر تبصرہ کیا ہے اس سے ان کی خوش فہمی اور ادب پرستی کا اندازہ ہوتا ہے - ہم اس مضمون کو بغیر کسی تصرف کے انھین کے لفظون مین شائع کرتے ہین -

ناظرین مطالعے سے پہلے یہ ذہن نشین کرلین کہ ماسٹر صاحب سخن فہم ہین سخنور نہین - بہت ممکن ہے کہ ماسٹر صاحب سے بھی شاعری کا کوئی پہلو نظر انداز ہوگیا ہو - (ایڈیٹر)

آئینۂ مشاعرہ

(از جناب ماسٹر شیام سندر لال صاحب کم)

صابر و شاکر، خاموش، خادم ادب، فقیر منش، احسن کی بزم ادب کی زیارت کا فخر خوش قسمتی سے مجھے بھی میسر آیا تھا - زمانہ حاضرہ ہندوستان ہی کی سرزمین کی یہ نمایان خصوصیت ہے کہ احسن جیسے باکمال علم دوست انکسار مجسم، اور مہمان نواز، عسرت اور کس مپرسی، ناقدری اور گمنامی کی زندگی بسر کرنے پر مجبور رہتے ہین -

حلقۂ ادبیہ کانپور کے سالانہ مشاعرہ کی اکثر غزلین اور اشعار ایسے پر لطف اور مسرت بخش تھے کہ جنکو سننے سے سیری نہوتی تھی ناظرین صداقت کی تفریح اور دلچسپی کے لیے یہان وہ اشعار درج ذیل ہین جو راقم کو بہت پسند آئے ناظرین پڑہین لطف اوٹھائین اور اس بزم ادب کے روح روان حضرت احسن سنبھلی کو دعائے خیر سے یاد کرین -

مستو نکو اسقدر تری رحمت پہ ناز تھا | توبہ نہ کی اگرچہ در توبہ باز تھا

کتنا پیارا شعر ہے - شاعر کا مقصود بظاہر یہ ہے کہ اگرچہ متوالون کے سامنے دروازہ کھلا ہوا تھا مگر انکو رحمت خدا پر اسقدر بھروسہ تھا کہ انہون نے توبہ کی طرف توجہ نہ کی - دوسرا مطلب یہ ہو سکتا ہے کہ زندان بادہ خوار کو اسقدر رحمت کے طلبگار تھے کہ توبہ کرکے رحمت سے محروم ہونا انھین منظور نہ تھا کہ انھین یقین تھا کہ گنہگارون پر رحمت ہوتی ہے اسی لیے انھون نے توبہ نہ کی باوجودیکہ توبہ کا دروازہ کھلا ہوا تھا -

اسے مرنیوالے دیکھ تماشائے بیکسی | تھوڑیسی زندگی پر بہت تجھکو ناز تھا

دنیا کی بے ثباتی کی اصلیت مرنے کے وقت اچھی طرح لوگون پر منکشف ہو جاتی ہے - اور دیکھنے والے اس سے عبرت حاصل کرتے ہین - شاعر نے اس صداقت کو پیش کیا ہے کہ اے مرنے والے تھوڑی سی زندگی پر تجھکو بہت ناز تھا - اسکی حقیقت کو آنکھ کھولکر دیکھ مرنے والے کے بجائے اگر اہل دنیا کو خطاب ہوتا تو زیادہ بہتر ہوتا - کیونکہ مرنے والا کیا دیکھے گا اور کیا عبرت حاصل کریگا - تاہم عبرت کا اچھا سمان پیش کیا ہے -

ساقی نے جام مے جو چھلکتا ہوا دیا | یہ اتفاق صبح تھی وقت نماز تھا

ساقی نے رات بھر اپنا فرض ادا کیا اور شراب کے جام تقسیم کرتا رہا لیکن جب میرا نمبر آیا تو مجھے چھلکتا ہوا جام مے دیا جو در اتفاق سے صبح کا موقع تھا اور نماز کا وقت تھا گویا اتفاق سے یہ موقع ملگیا [illegible]

سب محو تھے کسیکو کسیکی خبر نہ تھی | جب حسن دوست فتنہ گر بزم ناز تھا

جب بزم عشاق مین اسکا حسن تجلی کر رہا تھا تو سبکے حسن کے جلوے کی کشش و فرحت سے سب بیہوش تھے اور کسی کو کسی کی خبر نہ تھی معشوق کے حسن کی اچھی تعریف کی ہے - حسن کا سب پر یکسان اثر ہوا - اور سب بیہوش ہوگئے -

دل بنکے راہبر مجھے اس راہ لیگیا | جسمین قدم قدم پہ نشیب و فراز تھا

حضرت دل رہبر بنکر مجھے اس راستہ سے لے گئے - یعنی منزل عشق مین گامزن کیا - جہان قدم قدم پر نشیب و فراز ہے - جہان ہر قدم پر ایک نئی مصیبت ہے - اور دل نے رہبر بنکر مجھے دھوکا دیا اور مصیبت مین پھنسایا سارا قصور دل کا ہے اور میری تباہی کا کوئی ذمہ دار نہین ہے نہ سنگدل معشوق اور نہ کج رفتار فلک اور نہ رقیب - یہ سارا قصور دل کا ہے - کسقدر سچا شعر ہے -

آثار عشق نزع مین اخر نہ چھپ سکے | ماتھے کی ہر شکن پہ محبت کا راز تھا

تمام عمر مین عشق کے آثار کو چھپاے رہا لیکن آخری وقت نہ چھپ سکا اور نزع کے وقت ماتھے کی ہر شکن نے افشائے راز کر دیا - عام طور پر مرنے کے بعد بھی جوہر کھلتے ہین اور بھلائی برائی طشت ازبام ہوتی ہے - اسی صداقت کا اظہار کیا گیا ہے -

ہنگامۂ بہار مین توبہ کا ذکر کیا | اتنا خیال ہے کہ در توبہ باز تھا

بہار کے زمانہ مین توبہ کا ذکر ہی کیا ہمین اسقدر سلام ہے کہ توبہ کا دروازہ کھلا ہوا تھا اور مین بہار کے لطف مین اسقدر وارفتہ تھا کہ مجھے توبہ کرنے کا موقع کہان تھا - یہ عام دستور ہے کہ توبہ کا خیال بعد کو ہوتا ہے - لیکن یہانپر یہ لطف ہے کہ دروازۂ توبہ کے باز ہونے کی خبر تھی - مگر بہار کی دلچسپیون نے توبہ کرنے کی فرصت نہ دی -

ممکن یہ دلکشی بھی کہان ممکنات مین | غازہ اسی کا غازۂ حسن مجاز تھا

حسن مجاز مین یہ دلکشی ممکن ہی نہ تھی - لیکن میرے محبوب کا حسن غازۂ حسن مجاز تھا - اسلیے اسمین اسقدر دلکشی پیدا ہوگئی ہے - حسن محبوب کی تعریف اس سے زیادہ کرنا نا ممکن ہے - اور یہ بات نہایت خوبی سے ثابت کی گئی ہے کہ حسن مجاز عکس ہے حسن حقیقت کا اسیوجہ سے حسن مجاز کو دلکشی ملی ہے - بہت بلند پایہ شعر ہے -

آئین پسند کیا اسے دنیا کی راحتین | جو لذت آشنائے ستمہاے راز تھا

انسان دنیا کی راحتون کے لیے ہر گھڑی کوشان رہتا ہے - یہ انسانی خاصہ ہے - لیکن حضرت [illegible] فرماتے ہین کہ دنیا وی راحتین عاشق کو کیا پسند آتین کیونکہ وہ معشوق کے ستم کی لذت سے واقف تھا - معشوق کے ستم کی لذت کے اظہار کا اس سے بہتر طریقہ ممکن نہ تھا -

مرکر بھی کشمکش سے فراغت نہ ملسکی | کتنا طویل سلسلۂ غم دراز تھا

انتہائی غم و تکلیف مین انسان موت مانگتا ہے - کیونکہ عام خیال ہے کہ موت تمام غم و الم مصائب تکلیف کا خاتمہ کردیتی ہے اور روح تمام احساسات سے آزاد ہوجاتی ہے - غم و الم کا سلسلہ ختم ہوجاتا ہے - شاعر نے اس حقیقت کو ظاہر کیا ہے کہ میرے غم کا سلسلہ اسقدر دراز تھا کہ مرنیکے بعد بھی ختم نہو سکا اس سے زیادہ غم کی طوالت اور کیا ہوسکتی ہے کہ مرنے کے بعد بھی ختم نہوا -

(باقی بر صفحہ ۶)

۷۸۶

ہفتہ وار

صداقت

چہارشنبہ ۱۰ رجون ۱۹۲۵ء

سیاسی کھیل کا نیا میدان

چین سے گرما گرم خبرین آرہی ہین چارون طرف سے فوجون کا اجتماع ہو رہا ہے اور دم بدم جنگ کے آثار نظر آرہے ہین۔ سنگھائی کی عظیم ہڑتال رونما ہے۔ چینیون مین انگریزون اور جاپانیون کے خلاف سخت جوش و ناراضگی اور غم و غصہ پھیل رہا ہے۔ روسی فوجین چین کی سرحد پر جمع ہو رہی ہین فوجی عملہ مین تبدیلی ہو رہی ہے فوجون کی نقل و حرکت کے لیے ریلوے کا خاص انتظام ہو رہا ہے۔ اگر یہ خبرین صحیح ہین تو سمجھ لیجیے بساط بچھ گئی ہے صرف مہرے رکھنے کی دیر ہے۔

چین کے وہ عناصر جو برطانیہ، فرانس، اطالیہ، اور امریکہ کو چینی آزادی کا دشمن سمجھتے ہین پوری طاقت سے جمع ہون گے اگر انکا اجتماع ناممکن ہوا تو اتحادیون کے مقابلے مین چینی شکست یقینی ہے۔ بولشویک بھی اپنی مطلب براری کے لیے اس موقع سے ضرور فائدہ اٹھائین گے۔

لیگ آف نیشن اس موقع پر دخل دیکر جنگ کو روک سکتی ہے مگر وہ تو زبردستون کی معاون ہے۔ کمزورون کی حمایت کی ہمت اُس مین کہان ہے وہ یورپین اقوام کے سوتے ہوے فتنون کو جگانا زیادہ پسند کرتی ہے۔

فوجی طاقت سے چین کی بساط اُلٹ دینا تو آسان ہے لیکن اس پر قبضہ رکھنا آسان نہین اور اگر کچھ عرصہ تک قبضہ رہا بھی تو مفید ثابت نہ ہوگا۔

چین مین اتحادیون کی فوری فتح کا نتیجہ یہ ہوگا کہ چین بولشویکون کے قبضہ مین چلا جاے گا اور اسوقت بھی بولشویکون کا چینی پالیسی پر کافی اثر ہے۔ مگر یہ ضرور ہے کہ اتحادیون کی فتح مستقل خرابیون کا بیج بودیگی۔

بہت سے لوگون کا خیال ہے کہ اگر جنگ ہوئی (جسکی پیشین گوئی بھی کی گئی ہے) تو ایشیا ہی سے شروع ہوگی لہذا کچھ عجب نہین کہ چین کی چپقلش کسی بڑے سیاسی کھیل کے لیے میدان تیار کر رہی ہو۔

ایڈیٹوریل نوٹ

ریف کے باشندے اسلام کے ہیرو اور مصداق "کُل مُومِنُ اَخوَتہ" ہندی مسلمانون کے بھائی ہین۔ اس لیے انکی ہمدردی اور امداد ہندوستانی مسلمانون پر فرض ہے لیکن وہ بجز دعا کے اور کر ہی کیا سکتے ہین۔ لیکن جو قوم اپنی آزادی کے لیے کچھ نہین کر سکتی وہ دوسرون کو کیونکر آزادی کی نعمت عطا کرا سکتی ہے اگر اُن مین وہ سچی اخوت اُس سچی بہادری کا جوش باقی ہوتا جو اپنے مرکز سے لپکے لگے تھے۔ تو وہ خود اس پستی و بے عزتی کی زندگی نہ بسر کرتے۔ تاہم یہ بڑی خوشی کی بات ہے کہ ایک بنگالی مسلمان صاحب کئی ہزار بنگالی مسلم نوجوانون کی ایک جماعت کو مجاہدین ریف کی مدد کے لیے پہونچانا چاہتے ہین معلوم نہین کہ یہ خیالی اسکیم کہان تک قابل عمل ہے۔ آزادی کی جنگ مین وہ ہی لوگ شریک ہو سکتے ہین جنکے دل مین آزادی کی لگن ہو۔ اگر دل مین جوش اور جوش مین صداقت ہوتی تو یہ نوجوان ملک مین کچھ کام کرتے نظر آتے۔ محکوم قوم کے لوگ آزادی کی حفاظت کے لیے آزاد قومون کی کیا مدد کر سکتے ہین۔

آخر شدھی و تبلیغ کا معاملہ یہان تک پہونچ گیا کہ ایک نجیب آبادی مولوی صاحب پانی پت مین ہندو و مسلمانون کی چوتھی لڑائی کا خواب دیکھ رہے ہین اور اُنکا یہ خیال ہے کہ ہندو، مسلمان آپس مین لڑکر یہ فیصلہ کر لین کہ کون زیادہ بہادر ہے۔ اسمین شک نہین کہ اس سے زیادہ بہادری اور کیا ہو سکتی ہے کہ خانہ جنگی کر کے اپنا ہی گھر برباد کیا جاے حقیقت یہ ہے کہ ہندوستان کے ہندو، مسلمان دونون ناعاقبت اندیشی پر اُتر آے ہین۔ جہان بہادری، ہمت، قربانی، اور ایثار کی ضرورت ہے وہان آنکھین چراتے ہین لیکن جہان شریفانہ صلح کی ضرورت ہوتی ہے وہان جوش بہادری دکھانے کے لیے تیار ہو جاتے ہین۔

پنجاب مین کچھ لوگ ایسے پیدا ہو گئے ہین جو مولانا ظفر علی خان صاحب ایڈیٹر زمیندار کے پیچھے پڑ گئے ہین اور ان پر کفر کے فتوی صادر ہو رہے ہین۔ اونکی سنگساری کا حکم دیا جاتا ہے اور انکو اسلام سے خارج کرنے کی دھمکی دیجا رہی ہے۔ اور خطا صرف اتنی ہے کہ اظہار صداقت مین وہ کسی فرقے کے جذبات کی پروا نہین کرتے۔

ہندو مسلمانون مین ایک جماعت ایسی پیدا ہو گئی ہے جسنے شدھی و سنگھٹن اور تبلیغ و تنظیم کو مالی منفعت کا ذریعہ بنا لیا ہے۔ یہ جماعت مذہبی خدمت سے زیادہ اپنے اغراض پروری کی دھن مین مست رہتی ہے اور سچ پوچھیے تو ان حضرات کو ہندو مسلم اتفاق کا خواب دیکھنا بھی گوارا نہین۔ اسمین انکے مقاصد تعیش کی شکست ہے۔

اخبارون کی دنیا بھی اسی رنگ مین ڈوبی نظر آرہی ہے کہین خواجہ حسن نظامی اور ڈاکٹر کچلو پر حملے ہو رہے ہین۔ کہین سوامی شردھانند اور مالوی جی کی خبر لی جا رہی ہے صلح کل اور امن پسند اخبارون کی مٹی خراب ہے۔ ہندو ہون

یا مسلمان دونون اپنی اپنی حد سے تجاوز کر گئے ہین۔ آتش خاموش سے پیہم شعلے اُٹھ رہے ہین۔ فتنہ انگیز اخبارات اور خود پرست مذہبی لیڈر گھر پھونک تماشا دیکھنا چاہتے ہین دیکھیے یہ آگ کیون کر بجھتی ہے۔

یہ بات بڑے رنج کے ساتھ سُنی جائیگی کہ ۵ رجون کو پیرس مین مہاراجہ صاحب گوالیار نے انتقال فرمایا۔ آپریشن کے بعد آپ کی صحت کی بڑی امید ہو چلی تھی مگر مشیت ایزدی کو یہی منظور تھا آپ دیسی راجاؤن مین خاص عزت رکھتے تھے اور رعایا کے بڑے خیرخواہ تھے مسلمانون سے بھی آپ کو خاص ہمدردی تھی خدا آپ کو غریق رحمت کرے۔

بڑی مہارانی صاحبہ نے راجکمار جیاجی راو کے راجہ ہونے کا اعلان کیا ہے آپ کی عمر اس وقت ۹ سال کی ہے۔

لارڈ ریڈنگ وائسراے ہند ہندوستانیون کی قسمت کا فیصلہ کر کے ۲۷ رجولائی ۱۹۲۵ء کو انگلستان سے روانہ ہونگے وزیر اعظم، وزیر ہند اور لارڈ ریڈنگ سے جو تبادلہ خیالات ہوے ہین اسکے متعلق اس وقت تک کوئی بات ظاہر نہ ہوگی جب تک کہ آپ ہندوستان تشریف نہ لے آئین گے ہندوستانیون کے یہ امید و یاس کے دن بڑی مشکل سے ختم ہونگے۔

گورنمنٹ بنگال نے جمعہ کے دن نماز کے لیے ۱۲½ بجے سے ۲ بجے تک دیوانی و فوجداری عدالتون مین نماز پڑھنے کے لیے رخصت دی ہے۔ دوسری گورنمنٹون کو بھی اس طرز عمل کی پیروی کرنی چاہیے۔

صوبہ متحدہ کی گورنمنٹ نے قومی فسادون کے قیدیون کے ساتھ کچھ رعایت کی ہے۔ کٹارپور کے ۲۰ سال یا تمام عمر کے کالے پانی کے قیدیون کی سزا گھٹا کر دس سال کر دی گئی ہے۔ باقی سب قیدی رہا کر دے گئے ہین۔ سہارنپور کے قیدیون کے ساتھ بھی اسی قسم کی رعایت کی گئی ہے۔ باگپت و رسیلا اور گونڈا کے فساد کے سب قیدی چھوڑ دے گئے ہین۔

شکر ہے کہ شاہی سالگرہ کے موقع پر گورنمنٹ نے طب یونانی کی قدر افزائی کی ضرورت کو بھی محسوس کیا۔ لکھنو کے مشہور خاندان اطبا کے جوائی ٹولہ کے ایک قابل ترین رکن یعنی حکیم عبد الحمید صاحب آنریری سکریٹری تکمیل الطب کالج لکھنو کو گورنمنٹ نے "شفاء الملک" کے خطاب سے سرفراز فرما کر حکیم صاحب موصوف کی طبی خدمات کی قدر افزائی فرمائی ہے۔ ہم بھی حکیم صاحب موصوف کی خدمت مین اس اعزاز پر مبارکباد پیش کرتے ہین۔

اصلاحات کی بانگ بے ہنگام

فوری ہوم رول بدرجہ نوآبادیات

ایک انگریز کا نقطۂ نظر

مسٹر ہیری الیف ولمڈ "نیشن" میں اصلاحات ہند کے عنوان سے ایک مقالہ شائع کرتے ہیں، ترک موالات کا عمدہ الفاظ میں تذکرہ کرنے کے بعد سوراجیوں کے برسر اقتدار آنے اور مہاتما جی کی سیاسی قیادت کے آفتاب غروب ہونے کا بیان کرتے ہوئے مضمون نگار صاحب لکھتے ہیں:-

عملی گئے علمی آئے

ہندوستان کی قیادت سیاسی کے اس محیر العقول انقلاب کے معنی یہ ہیں کہ ہندوستان میں عملی لوگوں کا دور ختم ہوا اور علمی لوگوں کا زمانہ آیا۔ ان لوگوں نے اس جمود وخمود کو جو سیاسی زندگی میں گاندھی جی کے جیل میں جانے سے پیدا ہو چکا تھا دوبارہ توڑا۔ اصل میں ایک اقتصادی سوال کا نتیجہ تھا۔ انہیں سے اکثر یونیورسٹیوں میں تعلیم پائے ہوئے تھے اور ترک موالات کی تحریک میں اکثر بے روزگار اور بے کار ہونے کے باعث اپنی مالی حالت خراب کر چکے تھے۔ ان لوگوں نے اب قومی تحریک کی صف اولین میں جگہ لی زیادہ تر بنگال میں اور وہ نظام عمل تیار کیا جس کی پیروی آج کل سوراج پارٹی کر رہی ہے اعتدال پسند قوم پرست جنکو لبرل یا آزاد خیال کہا جاتا ہے اور اور بمبئی کی طرف زیادہ تر پائے جاتے ہیں ان کو سیاسی حالات کا زیادہ تجربہ تھا یہ لوگ جنگ عظیم سے قبل کی سیاست کے جنرل ہیں اور برطانیہ کے ساتھ ملکر ہندوستان کی آزادی کی منزل کی طرف گامزن ہونا چاہتے ہیں بشرطیکہ رفتار بہت سست نہ رکھی جائے۔ اگر لبرل حضرات جنہوں نے کانگریس کی شرکت سے گاندھی جی کے اس پر قبضہ کر لینے سے دامن کھینچ لیا تھا وہ پھر کانگریس میں شریک ہو جائیں اور سوراجیوں سے ملکر کام کریں تو اسکے معنی علمی لوگوں کی اتحادی رہنمائی ہوگی۔ بحالات موجودہ لبرل حضرات اس فیصلہ پر ابھی تک نہیں پہونچے کہ انہیں کیا طرز عمل اختیار کرنا چاہیے اور حکومت اگر چاہے تو کافی مدارات کے ذریعہ انہیں اس اشتراک سے روک سکتی ہے جس کی مہاتما گاندھی کوشش کر رہے ہیں

اس اشتراک عمل کے نتائج

اس اتحاد و اشتراک میں سوراجیوں کی روش مزاحمت کہ پہلے کونسل میں جانا اور پھر اس کی تمام کاروائی میں رکاوٹ ڈالنا جیسا پارنل نے مدت تک برطانی پارلیمنٹ میں برتا تھا بہت کامیابی سے شروعات کر لی گئی اور گاندھی جی تو اپنے مثلث پروگرام ہندو مسلم اتحاد، چھوت چھات کا دور کرنا، اور چرخہ کا رواج، میں کوشش کیے جائیں گے۔ یہ پروگرام ہندوستان کی آزادی کی گہرائیوں سے متعلق ہے اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مہاتما جی حکومت خود اختیاری کی تیاری میں اسکے فوری حصول کی بہ نسبت زیادہ توجہ صرف کر رہے ہیں سوراج کا باقی پروگرام دیہات کی تنظیم سے متعلق ہے ان کو حکومت خود اختیاری کے سلسلہ میں جکڑا جائیگا اقتصادی اصلاح اور اشتراک عمل کی عادت ڈالی جائیگی یہ کام ایک منظم کرنیوالی جماعت کریگی جس کے لیے بہت سا روپیہ جمع کیا گیا ہے پیش نظر مقصد یہ ہے کہ ہندوستانی گاؤں کی وہ ابتدائی انفرادی خود اختیاری اور اقتصادی آزادی بروئے کار لائی جائے یہ ایک بہت اولوالعزمانہ نظام کار ہے اور گو زیادہ آئرلینڈ کے طریقہ کار سے ملتا جلتا ہے لیکن اسکو بہت عرصہ ہوا بنگال میں شروع کیا جا چکا ہے

اگرچہ یہ پروگرام کامیاب ثابت ہو تو دوسرا قدم عدم ادائیگی محصول کا ہوگا اور اسکے بعد تشدد کا وہ لوگ استعمال کرینگے جو اسکے حامی ہیں

اصول عدم تشدد برقرار ہے

فی الحال ترک موالات کے التوا کے یہ معنی نہیں کہ اسکے ساتھ ہی عدم تشدد کے اصول کو بھی بالائے طاق رکھدیا گیا ہے سوراج پارٹی کا ایک حصہ ایسا بھی ہے جو عدم تشدد کو صرف ایک وقتی ضرورت سمجھتا ہے لیکن مسٹر داس اپنے خطبہ صدارت میں جو [illegible] کانگریس میں دیا گیا صاف طور پر لکھتے ہیں کہ میں اسکو اخلاقی وجوہ سے تسلیم کرتا ہوں اور یہ امر کہ انہیں اپنی جماعت میں کافی تعداد میں اپنے متبعین حاصل ہیں یا نہیں جنکے باعث وہ اپنی حیثیت و وقار کو قائم رکھ سکیں مشکوک ہے لیکن جو لوگ عدم تشدد کو محض ایک وقتی ضرورت قرار دیتے ہیں وہ بھی مہاتما گاندھی کے ساتھ رہنا چاہتے ہیں کیونکہ عوام انہیں کے قبضہ میں ہیں لیکن کیا گاندھی جی کو انکی زندگی کے مرکزی اور بنیادی اعتقاد سے متزلزل کیا جا سکیگا جو انکے دل میں اس وقت سے پورے طور پر جانشین ہو گیا ہے جب انھوں نے جنگ عظیم کے دوران میں انگلستان کو رنگروٹوں کی امداد دینے کیلیے ملتوی کر دیا تھا یہ سوال تمام دنیا کے اور ہندوستان کیلیے بوجہ انکے زبردست اخلاقی رسوخ کے بہت اہم ہے فی الحال گاندھی جی نے عدم تشدد کی خاطر سے ترک موالات کو ملتوی کر دیا۔ مہاتما جی ذاتی طور پر قیادت سیاسی سے دست بردار ہوتے ہیں اور اپنے اصول کے لیے اپنا پروگرام ہاتھ سے دے رہے ہیں۔ تو کیا انھوں نے خود کو اسطرح ایک ایسے ضغطے میں ڈالدیا ہے جسمیں دیر سویر کوئی ایسی ناگزیر ضرورت پیش آجائیگی کہ جب وطن میں انھیں اپنا اصول ترک کرنا پڑے گا۔ یہ صورت حال پیش آئے یا نہ آئے حکومت برطانیہ کیلیے سب سے زیادہ قابل غور بات ہندوستان کی قیادت کے اس انقلاب میں یہ ہے کہ مسٹر داس اور انکے متبعین سے وہ بہادری و سرفروشی کا اظہار نہ ہوگا جو گاندھی جی کے زمانہ میں ہوا موجودہ قیادت خالص سیاسی اسلحہ سے لڑائی لڑیگی اور ہر ایک پہلو پر حملہ آور ہوگی۔

اصلاحات کی موت

برطانوی پہلو میں ایک واضح انقلاب رونما ہوا ہے جو قریب قریب ہندوستان کی تبدیلی قیادت کے مترادف ہے بنگال میں تشددانہ اور جابرانہ طریقوں کا استعمال جن کی رو سے حقوق سماعت مقدمہ سے کامل طور پر محروم کرکے لوگوں کو غیر محدود عرصہ کیلیے نظربند اور قید کرنے کی اجازت ہے ایک اعتراف صحیح ہے نیم آئینی طرز عمل سے بھی حکومت کرنے کی ناقابلیت کا گورنر بنگال نے اجلاس عام میں اس قانون کی حمایت میں اسی قسم کا بیان دیا ہے۔ جیسا مچل پامر اور اسکے حامیوں نے ریاستہائے متحدہ امریکہ میں دیا تھا۔

گورنر بنگال کہتا ہے ہمیں انارکسٹوں سے سابقہ پڑ رہا ہے ان لوگوں نے خود کو قانون کی حد سے باہر نکال لیا ہے۔ اسلیے انکے ساتھ سلوک بھی قانون کے بغیر ہی ہونا چاہیے" لیکن اس مطلب سے تو حکومت کو بھی انارکسٹ بنانا اور امن و امان کی بنیادوں کو برباد کر دینا ہے اعتراض کا جواب دیتے ہوئے کہ اس نے بنگال کے انارکسٹوں کی ایک قلیل التعداد جماعت کے مقابلہ کے لیے ان لوگوں سے کیوں نہ مدد لی جن سے انگلستان کہہ رکھا ہے کہ اپنی قوم کے لیے تدریجی اختیارات حکومت حاصل کرنے میں میرے ساتھ تعاون کرو۔ وائسرائے نے کہا کہ اس سے بات نکل جاتی اور اس شہرت سے حکومت کے تحفظ کو صدمہ پہونچتا۔ یقیناً یہ خیال ایک کھلا ہوا اعتراف ہے اس روح

موالات کے حصول میں ناکامیاب ہونے کا جو اصلاحی اسکیم کی جان ہے یہ ایک دوسری شہادت ہے اس امر کی کہ اصلاحات موت کے گھاٹ اتر چکی ہیں اور انکی دو عملی کی اسکیم ناممکن العمل ہو چکی ہے ایک طرف سوراج پارٹی نے "اصلاحات" کو مزاحمت کی پالیسی سے تباہ کر دیا ہے دوسری طرف ہندوستان کے برطانوی نظام سلطنت کے ایک حصہ نے اس قتل میں حصہ لے لیا کیونکہ وہ لوگ ان جذبات کو ترقی دینے میں ناکام رہے جن کے بغیر اصلاحات کی زندگی محال ہے۔ یہ بات شک و شبہ سے بالاتر ہے کہ انگلستان ہندوستان سے وہ اشتراک عمل اور تعاون نہیں حاصل کر سکتا جو حکومت ہند کے لیے ضروری ہے خواہ وہ اختیارات کے تدریجاً تفویض کرنے کی تجویز کی بنیادوں ہی پر ہو۔ اس امر واقعہ کا افسوسناک احساس ہی اس کا باعث ہے کہ ہندوستان میں سول سروس کے بے تعلق برطانوی حضرات اپنے عہدے سے سبکدوش ہونے کے وقت کی آمد کا خوشی سے استقبال کرتے یا اسوقت کے آنے سے پہلے ہی علیحدہ ہو جانے لگے ہیں اور اسی امر واقعہ کے انگلستان میں معلوم ہو جانے ہی کا نتیجہ ہے کہ ہندوستانی سول سروس کیلیے امیدوار بھرتی کرنے کے مسئلہ پر غور کرنے کے لیے ایک کمیشن مقرر کیا جاتا ہے موجودہ زمانہ میں حکومت کرنا خصوصاً ہندوستان میں نہ صرف محکوموں کی رضامندی کا مسئلہ ہے بلکہ رعایا کے اپنے معاملات کا انتظام کرنے میں تعاون کا بھی سوال ہے حکومت کے معنی ہیں تعلیم حفظان صحت اور اقتصادی ترقی کا انتظام اور حکام خواہ کتنے ہی قابل اور مخلص کیوں نہ ہوں انتظام نہیں چل سکتا اگر رعایا ہر ہر قدم پر رکاوٹ ڈال رہی ہو

ہندوستان میں برطانیہ کی موجودگی
اخلاقی رو سے ناجائز ہے

یہاں ایک اور اس سے بھی زیادہ اصولی امر واقع ہے جس کا سامنا انگلستان کو کرنا ہے اور وہ ہندوستان کے باشندوں میں انکے اخلاقی وقار و اعتماد کا نقصان ہے زمانہ ماضی میں یہ شے اسکے لیے زبردست قوت کا موجب تھی اور جب یہ جاتی رہی ہے تو انگلستان اس حسینہ کی طرح رہ گیا ہے جسکے خوبصورت گیسو کاٹ لیے گئے ہوں سابق میں ایک انگریز کا قول عام ہندوستانیوں کے لیے انکی بے امن زندگی کی موجوں میں ایک امان کی جگہ تھی" لیکن آج ہندوستان کی عام آبادی برطانوی خصوصیات پر کھو بیٹھی ہے ابتدا میں یہ بے اعتمادی صرف تعلیم یافتہ حلقوں میں محدود تھی لیکن آج یہ مرض جمہور عوام میں پھیل چکا ہے۔ جنگ کے دوران میں ہزاروں ہندوستانی یورپ گئے اور واپس اپنے دیہات اور شہروں میں آئے۔ انہوں نے نئی دنیا دیکھی اور نئی ہوا میں سانس لی اسکے بعد گاندھی جی کی تحریک نے آزادی اور سوراج کا احساس انکے دلوں میں پیدا کیا بعد ازاں ترک موالات نے جو سوراج کے فوری حصول کا وعدہ کیا تھا۔ اسکے ناکام رہنے سے یہ یقین پیدا ہوا اور اس یقین کا ایک حصہ درست تھا کہ انگلستان نے جو وعدہ جنگ میں ہندوستانیوں کو شامل کرنے کیلیے کیا تھا پورا نہیں کیا لہذا آج برطانیہ عظمی کو ہندوستان میں بجز اسکے اور کوئی اخلاقی حق حاصل نہیں کہ رؤسا اور سرمایہ داروں کا خود غرضانہ مفاد اور زیادہ پائدار ہو گیا ہے۔ ہندوستان میں یہ بات زبان زد عام ہے کہ موجودہ زمانہ کے سب سے افسروں کے قول کا وہ اعتبار نہیں جو پہلے دنوں میں ہوا کرتا تھا لیکن زیادہ زبردست شے جو اخلاقی فضا میں مائل پرواز ہے وہ برطانیہ کے ٹوٹے ہوئے وعدوں کا احساس ہے اور یہی شے یورپ و امریکہ کی فضا کو مسموم کر رہی ہے

انگلستان کو تنبیہ

ابھی انگلستان کے لیے وقت ہے کہ یہ اخلاقی وقار و اعتماد کا نقصان

اور ہندوستانیوں کی قابلیت مزاحمت کی روز افزون ترقی نہ صرف اصلاحات کی موت کے مترادف ہے بلکہ انگلستان کے قبضۂ ہندوستان کے لیے بھی عدم امکان موجب ہے انگلستان کی حالت اب اس شخص کی سی ہے جس نے بچھو کو دم سے پکڑ رکھا ہو لیکن نہ اسکو تھام سکتا ہو نہ آسی چھوڑ کر زندہ ہی رہ سکتا ہو جب تک انگلستان ہندوستان کو چھوڑنے کا وقت طریقہ نہ متعین کر دے گا۔ بنگال میں ایک دوسرا آئرلینڈ پیدا ہو جائے گا۔ بنگال کے بعد پنجاب کا نمبر ہے جہاں کے لوگ زیادہ تر بہادر اور جری ہیں اور یہ داستان ایک ہی سے ہوگی۔ انگلستان ہندوستان سے اسلحہ مفقود کر دے لیکن کیس کا کیا علاج ہے کہ وہ ایک ایسا ہتھیار ہے جو دونوں طرف کے لوگوں کے پاس موجود ہے اور عملاً روکے جانے کے ناقابل ہے

بہتری کی صورت

اب صرف ایک بات ہی صورت حالات کو بہتر کر سکتی ہے اور وہ حکومت خود اختیاری کی تعین اور ایک کانفرنس کا فوری انعقاد جو وقت مقرر کر دے یہ بحث و مباحثہ ۱۹۲۹ء تک ملتوی اور موخر نہیں کیا جا سکتا ہے جلسا رفایم اسکیم میں مقرر کیا گیا ہے جتنی جلد مختلف باقتدار خدمات کا انتقال ہو سکتا ہے اسی قدر جلد حکومت خود اختیاری بدرجہ نو آبادیات دیے جانے کی تعین کی جا سکتی ہے۔ اہندوستان کے اکثر لوگوں کے لیے یہ بات قابل ہوگی کہ وقت کا تعین مشترکہ رائے سے ہو جائے لیکن جلد ہی یہ بات بھی بعد از وقت ہو جائیگی۔ تھوڑی سی زیادہ تاخیر ہوئی اور جو لوگ آزادی تام کے مدعی ہیں کامیاب ہو جائیں گے۔ اور اس کے بعد انگلستان کیا کرے گا۔؟ (مدینہ)

بندرگاہ سوڈان پر "جہانگیر" روکدیا گیا

رابغ کی بندرگاہ کا امیر علی نے محاصرہ کر لیا ہے

بمبئی ۷ جون مولانا شوکت علی کو حج کے متعلق مسٹر قمر احمد نے پورٹ سوڈان سے جو بحری تار ارسال کیا ہے اسکی اشاعت نے مسلمانوں میں ایک ہیجان و تلاطم پیدا کر دیا ہے یہ تار ۵ جون کو دیا گیا تھا جو حسب ذیل ہے "جہانگیر جہاز کو بندرگاہ سوڈان پر اس بنا پر روک دیا گیا ہے کہ امیر علی نے بندرگاہ رابغ کی ناکہ بندی کر دی ہے اور بیان کیا جاتا ہے کہ وہ اس بندرگاہ پر بمباری کر رہا ہے تمام زائرین احرام باندھے ہوئے ہیں اور اس خبر سے سخت پریشان ہیں"

مولانا شوکت علی صاحب دریافت کرتے ہیں کہ انگریز جو سمندروں پر تسلط کا دعوی کیا کرتے تھے اب وہ کہاں ہیں بحری فوج کیا کر رہی ہے بلاشک ہمیں یہ حق حاصل ہے کہ ہم یہ مطالبہ کریں کہ سطح سمندر پر بندی حاجیوں کو کوئی چھو نہیں سکتا۔ اور بندرگاہ قنفذہ و لیث میں حاجی جہازوں سے اتر سکتے ہیں اور گورنمنٹ کو یہ بھی دیکھنا چاہیے کہ جہاز "جہانگیر" یا تو بندرگاہ لیث میں جا کر لنگر انداز ہو یا قنفذہ میں۔ (ہمدرد)

لارڈ ریڈنگ کی مدت وائسرائلٹی میں توسیع

لنڈن ۷ جون سنڈے اکسپریس کا پارلیمنٹری نامہ نگار لکھتا ہے کہ لارڈ ریڈنگ اور لارڈ برکن ہیڈ کی گفتگو نے حالات کا نہایت اطمینان بخش طور سے انکشاف کیا ہے اب یہ قریب قریب یقینی ہے کہ لارڈ ریڈنگ سے درخواست کی جائیگی کہ اپنی مدت کے اختتام پر ایک سال مزید وائسرائے رہیں۔

روم ۴ جون اٹلی اور روس کے درمیان میں جو تجارتی معاہدہ ہوا تھا چیمبر نے اسکی منظوری دیدی ہے

بیرونیات

شاہ ہسپانیہ کی جان خطرے میں

لنڈن۔ ۵ جون۔ بارسلونا سے جو مسافر آئے ہیں وہ بیان کرتے ہیں کہ جس گاڑی پر شاہ ہسپانیہ اور ملکہ میڈرڈ جانے والے تھے اسکو اڑانے کی کوشش کی گئی تھی سرنگ میں ایک بم پایا گیا جس کا وزن اسی کلوگرام تھا بیان کیا جاتا ہے کہ اسی اشخاص گرفتار کیے جا چکے ہیں شاہ ہسپانیہ نے روانگی کے ارادے کو ملتوی کر دیا ہے آپ بارسلونا ہی میں قیام فرمائیں گے۔

بغاوت ایران

ایرانی افواج نے میرجاوہ خالی کر دیا

مشہد ۵ جون سرحد دزداب کی حالت آگے سے بہتر ہو گئی ہے لیکن ایرانی افواج نے میرجاوہ خالی کر دیا ہے ریلوے لائن اور دزداب دونوں محفوظ ہیں۔

فرانس کو شکست فاش

مجاہدین ریف نے بھگا دیا

برلن کا ایک بے تار کا پیغام مظہر ہے کہ ریفی لشکر نے جنرل کا سب کے لشکر کو بہت بڑی شکست دی نہایت بے ترتیبی کے ساتھ جنرل کا سب کی فوج پسپا ہوئی اور بہت سا سامان حرب چھوڑ گئی جو داسپر ریفیون کے قبضہ میں آ گئے۔ کرنیل فریڈنبرگ کی ماتحتی میں جو فوج لڑ رہی تھی اسے بھی شکست فاش ہوئی اور جو ہوائی جہاز ان کی مدد کر رہے تھے ان میں سے کئی ریفیوں نے گرا لیے چودہ ہوا باز اس معرکہ میں کام آئے (وطن استنبول)

مہاراجہ گوالیار کی وفات

پیرس ۵ جون۔ مہاراجہ گوالیار کل چار بجے بعد دوپہر ناگہانی طور سے فوت ہو گئے۔ گذشتہ دنوں میں انکی صحت اچھی خاصی ہو گئی تھی لیکن کل انکے پھیپھڑوں میں سوزش شروع ہو کر نمونیا ہو گیا نعش کو صبح سویرے ہندو دھرم کے مطابق جلایا جائیگا مہاراجہ صاحب کے عیال نے خواہش ظاہر کی تھی کہ ہندو رسم و رواج کے مطابق سب کام ہونا چاہیے اور ان رسوم کی ادائیگی میں ہر ممکن کوشش کیجائیگی۔ سر آغا خان اور مہاراجہ بڑودہ غالباً اس میں شرکت کریں گے

چین میں بد نظمی

پیکن ۴ جون طلبا دوکانداروں کو اسٹرائک کرنے پر آمادہ کر رہے ہیں اتبک جتنے مظاہرے ہوئے وہ انگریزوں اور جاپانیوں کے خلاف ہوئے ہیں اتبک کوئی متحدہ کارروائی نہیں کی گئی صرف بحری فوج وغیرہ پہونچی ہیں کسی انگریز کے زخمی ہونے یا ہلاک ہونے کی خبر نہیں پہونچی۔ ریڈیو یونین کانگرس نے مسٹر بالڈون سے درخواست کی ہے کہ شنگھائی سے مسلح افواج واپس بلالیں۔

امیر علی کا خط حکومت مصر کے نام

قاہرہ ۳ جون حکومت حجاز نے حکومت مصر کو ایک خط بھیجا ہے جسمیں بیان کیا گیا ہے کہ رابغ، مالیت قنفذہ اور الوجہ کی بندرگاہوں پر جو حاجی اتریں گے وہ (حکومت حجاز) انکی کسی طرح ذمہ دار نہیں ہوسکتی کیونکہ مذکورہ بالا مقامات حلقہ جنگ میں واقع ہیں اور دولت ہاشمیہ کے جہازوں کو ان پر مجبوراً گولہ باری کرنی پڑیگی۔

ہندوستان

خطابات و اعزازات سالگرہ شہنشاہی

حضور ملک معظم کی سالگرہ پر جن اصحاب کو خطابات ملے ہیں انمیں سے بعض حضرات کے اسما ذیل میں درج کیے جاتے ہیں۔

جی سی۔ ایس۔ آئی - ارل آف لٹن قائم مقام ہندوستان

کے۔ سی۔ ایس۔ آئی - ہز ہائنس مہاراجہ جودھپور سر فیڈرک وائٹ پریسیڈنٹ لیجسلیٹو اسمبلی۔ سر لیسلی ہڈسن سینئر ممبر کونسل بمبئی۔ سر عبد الرحیم وائس پریسیڈنٹ اکزیکٹیو کونسل بنگال

سی۔ ایس۔ آئی - میجر جنرل بی۔ ٹی۔ مسٹر ایف لیوس چیف سکریٹری گورنمنٹ برہما۔

کے۔ سی۔ آئی۔ ای - مسٹر سی پی راما سوامی آئر ممبر اکزکٹیو کونسل مدراس مسٹر ایس۔ پی۔ او ڈانل ممبر اکزکٹیو کونسل صوبہ متحدہ۔ مسٹر بی۔ پی اسٹینڈن ممبر اکزکٹیو کونسل ممالک متوسط

سی۔ آئی۔ ای - راؤ بہادر۔ او۔ بی۔ رگھبیر سنگھ پریسیڈنٹ بھرتپور اسٹیٹ کونسل۔ مسٹر کے۔ رستم جی فنانس و ہوم ممبر ریاست بیکانیر۔ لفٹنٹ کرنیل۔ آر۔ پی۔ ولسن قائم مقام سرجن جنرل گورنمنٹ بنگال مسٹر اے۔ ڈی۔ اشڈون انسپکٹر جنرل پولیس صوبہ جات متحدہ۔ مسٹر ڈبلو گیسکل انکم ٹیکس کمشنر و اوپیم ایجنٹ صوبہ جات متحدہ۔ مسٹر جے۔ ایم۔ کلے۔ کلکٹر صوبجات متحدہ۔ قاضی عزیز الدین احمد دیوان ریاست دتیا۔ نواب زادہ سید اشرف الدین احمد وائس پریسیڈنٹ بہار و اڑیسہ پراونشل جج لیمیٹی۔ مسٹر ہیرندرا ناتھ ملک پلیڈر بنگال۔

کے۔ بی۔ ای - مسٹر جے۔ اے۔ والنگر انڈین پولیس

سی۔ بی۔ ای - لفٹنٹ کرنل اے۔ جی منچن سابق ایجنٹ گورنر جنرل ریاستہائے پنجاب

او۔ بی۔ ای - مسٹر کوزسنس جج پشاور شیخ عبد العزیز سپرنٹنڈنٹ پولیس پنجاب مسٹر جے۔ ان تکر جی چیف الکٹریشن محکمہ تار و ڈاک۔ مس ایچ۔ جی اسٹوارٹ چیف انسپکٹرس مدارس نسوان صوبجات متحدہ

نائٹ - مسٹر سی۔ ڈی۔ ایم ہنڈلے چیف کمشنر ریلوے مسٹر چنی لال مہتا ممبر ایگزکٹیو کونسل بمبئی۔ مسٹر ایس۔ ایچ فریمینٹل ممبر بورڈ آف ریونیو صوبہ جات متحدہ۔ مسٹر اے۔ آر۔ بنرجی دیوان میسور۔ لفٹنٹ کرنل ڈبلو۔ الیف او کانر برٹش سفیر نیپال راجہ آف کولنگوڈ ملاباری۔ مسٹر ایل۔ ایس ہڈسن پریسیڈنٹ یورپین ایسوسی ایشن بنگال۔ مسٹر سی۔ راس۔ السٹن بیرسٹر الہ آباد

تمغۂ قیصر ہند (درجۂ اول) ریورنڈ سی۔ آئی۔ آر۔ جونیر پرنسپل الونگ کرسچین کالج آباد

مہاراجہ (ذاتی) راجہ صاحب محمود آباد

مہارانی۔ (ذاتی) رانی سورت کنور صاحبہ آف عیر گڑھ

راجہ بہادر (ذاتی) راجہ سرت چندر رائے چودھری مالدہ بنگال۔

راجہ (ذاتی) بابو ٹارک ناتھ چودھری رام گنج دیناجپور

شمس العلما خانصاحب مولوی حافظ نذیر احمد محمڈن ہیبڈ ماسٹر بنگال۔ مولوی سید سبط حسن پرنسپل عربک اسکول لکھنؤ۔

ماہموا ودیھیا پنڈت سری نواس سنسکرت کالج میسور

سردار بہادر خان بہادر میر سہراب خان بلوچستان۔ کپتان سنت سنگھ بہادر

خان بہادر مرزا عاشق حسین ایم۔ ایل سی بریلی۔

حافظ ہدایت حسین ایم - ایل سی بیرسٹر کانپور - سید حامد حسین انجینیر صوبہ جات متحدہ - سید ہادی حسین آنریری مجسٹریٹ بارہ نکی - منشی موجود حسین خان تحصیلدار صوبہ جات متحدہ - منشی مسعود الحسن بیرسٹر لا چیرمین مرادآباد میونسپلٹی - خانصاحب منشی علی حسین صوبہ جات متحدہ - خواجہ محمد غلام محمد صادق بیرسٹر امرتسر

رائے بہادر رائے صاحب اننت رام بہار گو اکزکٹیو افسر علیگڈھ میونسپلٹی - رائے صاحب سنت لال گورنمنٹ پلیڈر مرادآباد

بابو بینی مادھو ٹکر درتی ڈپٹی کلکٹر صوبہ جات متحدہ

شفاء الملک حکیم عبدالحمید تکمیل الطب کالج لکھنؤ

خانصاحب منشی نیاز محمد ڈپٹی کلکٹر صوبجات متحدہ - شیخ سعیدالدین قنوج - سید احمد حسین رضوی آنریری مجسٹریٹ و زمیندار لکھنؤ منشی امیر حسن خان ملازم محکمہ زراعت صوبہ جات متحدہ -

رائصاحب پنڈت مہاراج نراین چکبست لکھنؤ - ٹھاکر تو سنگھ اٹاوہ - بابو ان کشور بنارس - بابوان سنگھ علیگڈھ

اردو کا سفری کتب خانہ

بمبئی سوشیل سروس لیگ نے تین ماہ سے اردو کا ایک سفری کتب خانہ قائم کیا ہے اس عرصہ میں ۷۰ مختلف ممبران کو کتابیں جاری کی گئی ہیں -

انڈین سول سروس کا امتحان داخلہ

شملہ ۵ رجون انڈین سول سروس کا امتحان داخلہ ۲۴ رفروری ۱۹۲۶ء کو بمقام الہ آباد منعقد ہوگا -

سوراجی اور رشوت احمدآباد ۴ رجون سوراجیون کے خلاف رشوت کا جو الزام لگایا جاتا ہے مہاتما گاندھی نے ینگ انڈیا کی تازہ اشاعت میں اس کا ذکر کیا ہے - مہاتما گاندھی ارشاد بتاتے ہیں چند ممتاز پبلک اشخاص میرے پاس آئے اور مجھے متنبہ کیا کہ مجھے سوراجیون کے ہاتھ میں کھلونا نہ بننا چاہیے اور مجھ پر زور دیا کہ بنگال کی سیاسی زندگی کو پاک و صاف کرنے کے لیے مجھے اپنا اثر استعمال کرنا چاہیے میں نے لوگوں سے کہا کہ جو الزامات آپ حضرات لگارہے ہیں انکے باور کرنے کے لیے میرے پاس کوئی وجہ نہیں ہے لیکن اگر آپ لوگ بہت سے واقعات کی مجھے اطلاع دینگے اور انکے ثابت کرنے کے لیے تیار ہوجائینگے تو میں خوشی سے تحقیقات کرونگا اور اگر میں انھیں صحیح پاؤنگا تو مجھے سوراج پارٹی کی مذمت کرنے میں کوئی پس و پیش نہ ہوگا -

صوبہ بہار میں سخت بلوہ
پولیس ہٹنے پر مجبور کردی گئی

پٹنہ ۴ رجون لاکھو چک واقع لکھی سرائے تھانہ میں سخت بلوہ ہوگیا مقامی پولیس کو اطلاع دی گئی کہ گوالون کی پنچایت پر حملہ کرنے کی غرض سے بدمعاش جمع کیے جارہے ہیں سپرنٹنڈنٹ پولیس ۱۵ مسلح سپاہیوں کے ساتھ پہونچ گئے ۳ ہزار بدمعاشوں نے جو لاٹھیون وغیرہ سے مسلح تھے ایک زبردست حملہ کیا اور پولیس کو مجبوراً واپس ہونا پڑا بلوائیون میں سے ایک قتل اور ایک مجروح ہوا -

صوبہ متحدہ کی گورنمنٹ کے تعلیمی وظائف

الہ آباد ۵ رجون صوبہ متحدہ کی گورنمنٹ نے چار وظائف اُن طلبا کے لیے منظور کیے ہیں جو ریاضیات اور علم نباتات کے پڑھنے اور علمی تحقیقات کرنے کے مغربی طریقے سیکھنے کے لیے غیر ممالک کو جائیں -

مقامی خبرین

کانگریس انڈین نیشنل کانگریس کے آیندہ جلسہ کے انعقاد کے لیے سیسہ مئو کا میدان بھی مناسب خیال کیا گیا ہے اسکے حاصل کرنے کے لیے امپرومنٹ ٹرسٹ کانپور سے خط و کتابت ہو رہی ہے - استقبالیہ کمیٹی کا باقاعدہ جلسہ اور عہدیداران کا انتخاب آیندہ ماہ تک کی ہونے کی امید ہے - عام خیال ہے کہ ڈاکٹر مراری لال چیرمین اور مسٹر گنیش شنکر ودیارتھی جنرل سکریٹری منتخب ہون گے صوبہ کی طرف سے ممبرون کے بنانے کی کوشش ہو رہی ہے شہر میں بھی چندہ ہو رہا ہے مگر اس کی رفتار اطمینان بخش نہیں سیوا دل کے نام سے والنٹیرون کی تعلیم کے لیے بھی ایک باقاعدہ انجمن قائم ہوئی ہے -

اہل شہر کو اس اہم ذمہ داری کے پورا کرنے میں انتہائی کوشش کرنی چاہیے -

سکریٹری اب یہ طے ہوگیا ہے کہ میونسپل بورڈ کے سکریٹری کا انتخاب جولائی کے پہلے ہفتہ میں ہوجائیگا لیکن اسکے لیے ابھی تک کوئی خاص نامزدگی نہیں ہوئی ہے مز کانگریس پارٹی مسٹر قدوائی کو سپورٹ کرنے کو رضامند ہے لیکن تمام دوسری پارٹی میں بدقسمتی سے مقبول نہیں ایسی حالت میں مسٹر کا انتخاب کی امید نظر نہیں آتی -

حادثات پچھلے دنون سخت طوفان باد سے کئی آدمی جان سے گذر گئے تھے اور کئی معصوم لڑکے اجل کے شکار ہوئے تھے - اس کے علاوہ ایک شخص نہر میں ڈوب کر مرگیا اسکی لاش نکال لی گئی تھی - ایک نوجوان پچھلے دنون ٹرامیوے کی زد میں آکر مرگیا - ہرسٹ پر ایک مزدور دھوپ میں کام کرتے کرتے راہی ملک عدم ہوگیا - یہ سب حادثات سخت حسرتناک ہیں

روانگی مسٹر نلسن کلکٹر و مجسٹریٹ کانپور ۶ رجون کو میسوری تشریف لے گئے ہیں - مسٹر براؤن جائنٹ مجسٹریٹ قائم مقامی کرین گے -

گٹی کا مقدمہ گٹی کے مقدمہ میں گواہان ثبوت سے جرح ہو رہی ہے - میونسپل بورڈ کے دفتر کے بھی کئی گاڑی کاغذات ملزمان کی طرف سے طلب کرلیے گئے ہیں خیال ہے کہ یہ مقدمہ تقریباً دو ماہ میں اس عدالت سے طے ہوگا -

جدید ٹکیس ڈسٹرکٹ بورڈ کے جدید ٹکیس پر غور کرنے کے لیے ایک کانفرنس منعقد کرنے کی تجویز ہو رہی ہے لیکن جب تک ڈسٹرکٹ بورڈ اپنی موجودہ آمدنی کو مناسب و مفید نہ ثابت کردے اس وقت تک نو جدید ٹکیس کی اجازت نہیں دی جاسکتی ہے اس لیے اس کانفرنس میں کم از کم ڈسٹرکٹ بورڈ کے تین سال کے آمد و خرچ پر بھی غور ہونا چاہیے اور یہ حسابات ڈسٹرکٹ بورڈ سے طلب کرکے جلسہ میں پیش ہونا چاہیے - ہمارا خیال ہے کہ میونسپل بورڈ کی طرح ڈسٹرکٹ بورڈ میں بھی روپیہ بے دردی سے خرچ کیا جاتا ہے -

مقدمہ ہائی کورٹ الہ آباد میں سودیشی ملز لمیٹڈ بمبئی بنام جگی لال کملاپت ملز کانپور - کی سماعت ہو رہی ہے مدعی نے ۲۵ ہزار کا دعویٰ کیا ہے کیونکہ مدعاعلیہ نے اوکا ٹریڈ مارک استعمال کرکے لوگوں کو دھوکا دیا ہے - یہ مقدمہ سب جج کانپور کی عدالت سے منتقل ہوکر الہ آباد گیا ہے - مقدمہ بڑا دلچسپ ہے

پنچ قومون کیلیے اسکول ۸ رجون کو صبح ۹ بجے مہتہ لکشمی داس صندی ماٹھ نشالا واقع ریل بازار کا افتتاح ڈاکٹر بی - آر - بھلا نے کیا - یہ اسکول مسٹر کندن لال و مسٹر چمن لال سپروائزر ان بھارت انجیرنگ کمپنی کانپور نے اپنے والد بزرگوار کی یادگار میں پنچ قومون کی تعلیم کے لیے قائم کیا ہے ہم مسٹر کندن لال و چمن لال کی اس قابل قدر کام کے معترف ہیں - اور امید کرتے ہیں کہ اس اسکول کے کامیاب بنانے میں موصوفان پوری مستعدی سے کام لین گے - اور چھوٹی قومون کے لوگ اپنے بچون کو اس اسکول میں تعلیم دلانے کی غرض سے بھیجیں

عطیہ انڈین ریڈ کراس سوسائٹی نے دو ہزار روپیہ گوالٹولی کے اس شفاخانہ کو دیا ہے جسمیں بچون اور زچون کے علاج کے لیے قائم ہوا ہے -

گرفتاری پچھلے دنون بارہ ایسے گرفتار ہوئے ہیں جو ڈور لگارہے تھے جس سے راستہ چلنے والون کی جان کو خطرہ تھا - سپرنٹنڈنٹ پولیس نے انکو بڑی ہوشیاری سے گرفتار کیا ہے اور ان پر مقدمہ چلایا جائیگا - عرصہ سے یہ وبا یہان زور پکڑ رہی تھی اور کسی حادثہ ہوجانے پر بھی انکی گرفتاری مشکل ہوجاتی تھی -

بے عنوانی مسٹر ولسن عیسائی سنیٹری انسپکٹر کنٹونمنٹ کے خلاف ایک مہترانی نے چھاؤنی بورڈ کے چیرمین اور اکزکٹیو افسر صاحب سے شکایت کی ہے کہ وہ اس سے چھیڑ چھاڑ کرتے تھے اور ایک روز اسکو پکڑے لیے جاتے تھے مگر اسکے چلانے پر چھوڑ دیا - ہم کو امید ہے کہ اس قسم کی شکایتوں کی پوری تحقیقات اور انسداد کی کوشش کی جائے گی -

کنونشن کلب مسز اینی بسنٹ کے کامن ویلتھ آف انڈیا بل کی تقویت کے لیے یہ کلب کچھ دنون سے قائم ہے مگر آج کل اس کلب کو مفید اور کارآمد بنانے کے لیے خاص طور پر کوشش کیجارہی ہے -

خطابات سالگرہ شہنشاہی کے خطابات کی ذیل میں کانپور سے تعلق رکھنے والے حسب ذیل حضرات کو خطابات ملے ہیں

سی - آئی - ای - مسٹر جے - ایم - کلے سابق کلکٹر کانپور -

تمغہ قیصر ہند - مسٹر سوانجیت انسپکٹر فیکٹریس اینڈ بوائلرس -

خان بہادر حافظ ہدایت حسین ایم - ایل سی بیرسٹر

حافظ صاحب موصوف ایک پورانے قومی کارکن ہیں آپ کے دل میں قوم کے درد کا احساس ہے - ۲ برس میں آپ نے صوبہ کے کونسل میں جو کام کیا ہے اس سے بھی یہ ثابت ہوتا ہے کہ آپ مسلمانون کے سچے خیرخواہ اور محب وطن ہیں -

"خان بہادری" کا خطاب اگرچہ آپ کی قومی خدمات کو دیکھتے ہوئے کچھ وقعت نہیں رکھتا اور آپ اس سے زیادہ اعزاز کے مستحق تھے تاہم گورنمنٹ نے آپ کو یہ اعزاز دیکر آپ کے قومی کامون کی قدردانی شروع کردی ہے ہم بھی حافظ صاحب موصوف کو اس اعزاز پر مبارکباد پیش کرتے ہیں - اور امید کرتے ہیں کہ آپ قومی کامون میں مزید سرگرمی سے کام لین گے -

---

باہتمام خواجہ عبدالسلام صداقت پریس کانپور سے شائع ہوا

The Sadaqat
CAWNPORE
REG-No A 1424

جمال پر تو حق عزم مستقل مین رہی
زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل مین رہی
(احسن سنبھلی)

صداقت

قیمت سالانہ ہے ر
ششماہی عـــہ ر
فی پرچہ ۔ ر

اڈیٹر۔ خواجہ عبد السلام
ہفتہ وار

جلد ۱ | کان پور۔ چہارشنبہ ۱۷۔ جون ۱۹۲۵ء مطابق ۱۴۔ ذیقعدہ ۱۳۴۳ھ | نمبر ۱۵

ادبیات

محسوسات اثر

(از جناب مرزا جعفر علیخان اثر بی۔ اے لکھنوی)

اودہر تھا جوش سجدہ اُدہر سینے مین طوفان تھا
کبھی زخمی تھی پیشانی کبھی ٹکڑے گریبان تھا

وہ دل آوارہ منزل درد جسکا میر سامان تھا
کبھی وسعت مین صحرا تھا کبھی تنگی مین زندان تھا

شب غم تھی ہجوم یاس تھا وحشت کا سامان تھا
گریبان تھا کبھی دامن کبھی دامن گریبان تھا

تماشا ہی نگاہ شوق سے اُسکو حجاب آیا
وہ نور سرمدی جو لاکھ پردون مین نمایان تھا

دل بیتاب آخر مجھکو وہ عالم دکھا لایا
جہان سرشار تھے جلوے نظارہ گل بدامان تھا

نہ پوچھو خانہ ویرانی کسی حسرت بھرے دلکی
نظر جس سمت اُٹھتی تھی بیابان ہی بیابان تھا

سسکنے مین حیات اِسکی تڑپنے مین مزا اسکو
ازل ہی سے دل بسمل کا شیرازہ پریشان تھا

سلام آخری اسکی طرف سے ای چمن والو!
قفس جسکا نشیمن تھا قفس جسکا گلستان تھا

مبارک اہل دنیا کو بساط آرائیان اُنکی
ہمارے پاس تو اک دل تھا وہ بھی داغ سامان تھا

کہین بھی یہ سنا ہے قید خانہ کی ہو آرایش
سواد دیدۂ یعقوب ہی یوسف کا زندان تھا

غضب تھا لیکے انگڑائی کسی کا مسکرا دینا
مثال ماہ نو ہر داغ دل آتش بدامان تھا

وہ مرگ بیکسی جسمین کفن پایا نہ لاش اُٹھی
اجل مجھسے پشیمان تھی اجل سے مین پشیمان تھا

ہر اک غنچہ کو ڈھالا جسنے قالب مین نزاکت کی
ترا رنگ گل عارض وہ معمار گلستان تھا

وہ اک جذب سکون جسپر حیات جاودان صدقے
اثر اس زندگی کا راز مرجانے مین پنہان تھا

جلوۂ زار شہید

(از جناب مولوی صبغت اللہ شہید انصاری فرنگی محلی لکھنوی)

ظاہر نہ شرر ہوتے پیدا نہ دھوان ہوتا
ای کاش یہ سوز دل اک راز نہان ہوتا

قاصد امراد در دل پھر خوب بیان ہوتا
تو میری نظر بنتا تو میری زبان ہوتا

جس گود کا پالا تھا اس گود مین نیند آتی
ای خاک وطن مرکر مین تجھ مین نہان ہوتا

وہ پوچھتے تھے حالت منہ دیکھ رہا تھا مین
بھولا ہوا افسانہ کس طرح بیان ہوتا

پہنچا ہوا یہ زینہ تا بام حقیقت ہے
اللہ کا ہو جاتا جو وقف بتان ہوتا

وہ سنکے نہ گھبراتے افسانۂ درد دل
ای کاش شہید ایسا انداز بیان ہوتا

(از جناب قاضی ظہور الحسن صاحب برق)

بھر دے مرا پیمانہ اے ساقی میخانہ
ہو جاؤن مین مستانہ کر لطف کریمانہ

سر مین وہی سودا ہو لب پر وہی افسانہ
خمخانۂ وحدت سے بھر جائے جو پیمانہ

وہ آپ ہی اپنا ہے وہ آپ ہی بیگانہ
اُس شمع حقیقت کا جو ہو گیا پروانہ

مین کون ہون مین کیا ہون یہ ہوش نہین مجھکو
آنکھو نمین سمایا ہے وہ جلوۂ جانانہ

ای شیخ تو کعبہ کی توصیف نہ کر اتنی
کہتے تھے اسی گھر کو کچھ دن ہوئے بتخانہ

وہ مست مہ خوبی جسدن سے نہین دلمین
اُجڑا نظر آتا ہے اُسدن سے یہ کاشانہ

سیراب ہوئے لاکھون خمخانۂ وحدت سے
اتبک وہی باقی ہے انداز کریمانہ

جو کچھ بھی ہو دیکھینگے کیا اس سے غرض تجھکو
بے پردہ دکھا دے تو وہ جلوۂ مستانہ

اب برق نے تو اپنی ہستی ہی گنوا دی ہے
اسواسطے پہنی ہے پوشاک فقیرانہ

۸۶

ہفتہ وار

صداقت

چہار شنبہ ۱۷ رجون سنہ ۱۹۲۵ء

اتحاد عمل کی ضرورت

حال مین مسٹر وی جے پٹیل نے اس بات پر زور دیا ہے کہ مختلف جماعتون کے منتخب لیڈرون کی ایک کانفرنس منعقد کیجاے اور ہندو مہاسبھا و مسلم لیگ کے کام بند کر دے جائین۔

اسمین شک نہین کہ آج ہندوستان کی دو بڑی قومون مین جو اختلافات موجود ہین اسکی تمام تر ذمہ داری انھین بزرگوارون پر ہے جو مختلف جماعتون کے سرگروہ ہین اگر یہ حضرات مصنوعی جماعتی بہبودی کے خیال کو حقیقی ملکی بہبودی پر نثار کرنے کے لیے تیار ہوجائین تو آج قوم و ملک کا بیڑا پار ہوجاے۔ اور اتحاد و اخوۃ کا وہی رنگ نظر آجاے جو سنہ ۲۱-۱۹۲۲ء مین تھا۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ کیونکہ آپس کی خانہ جنگیون کی پریشانی کے منظر کو پیش نظر رکھتے ہوئے انکو اتحاد مین زیادہ لطف آئیگا۔ مگر افسوس تو یہ ہے کہ ہمارے یہ نام نہاد لیڈر اپنی خود ساختہ لیڈری کے لیے اپنی ڈیڑھ اینٹ کی مسجد الگ ہی بنانا زیادہ ضروری سمجھتے ہین۔

ہمکو بھی اس راے سے اتفاق ہے کہ مختلف جماعتون کے منتخب لیڈرون کی ایک کانفرنس منعقد کی جاے۔ جسمین مندرجہ ذیل حضرات شامل ہون:-

(۱) کانگریس۔ مہاتما گاندھی، مسٹر وی جے پٹیل، شریمتی سروجنی نائیڈو۔ مولانا محمد علی، مولانا ابو الکلام آزاد،

(۲) سوراج پارٹی۔ مسٹر سی آر داس، پنڈت موتی لال نہرو

(۳) کنونشن۔ ڈاکٹر بسنیٹ

(۴) لبرل فیڈریشن۔ ڈاکٹر سپرو۔ مسٹر چنتامنی، مسٹر شاستری

(۵) شدھی و سنگٹھن پارٹی۔ سوامی شردھانند

(۶) ہندو مہاسبھا۔ لالہ لاجپت راے۔ پنڈت موتی لال نہرو

(۷) مسلم لیگ۔ مسٹر جناح۔ مسٹر رضا علی

(۸) خلافت کمیٹی مولانا شوکت علی مولوی ظفر علی

(۹) تنظیم " ڈاکٹر کچلو

(۱۰) جمعیۃ العلما۔ مولوی کفایت اللہ، سید سلیمان ندوی

(۱۱) نیشنلسٹ پارٹی۔ مولانا حسرت موہانی

اگر ان منتخب لیڈرون کی کانفرنس واقعی طور پر اتحاد عمل کی ضرورت کو محسوس کرتی ہوے اور آپس کے اختلافات کو دور کر کے یکجہتی کے ساتھ ملکی کام کرنے کے لیے تیار ہو جاے تو بہت جلد مفید نتیجہ برآمد ہو سکتا ہے۔

اور اگر بالغرض یہ منتخبہ جماعت اس پر آمادہ نہ ہو کہ تمام جماعتین توڑ دی جائین تو صرف ان جماعتون کا توڑنا البتہ نہایت ضروری ہے یعنی تنظیم اور شدھی و سنگٹھن۔

در اصل یہ سلسلہ فساد انھین دونون جماعتون کا پیدا کیا ہوا ہے۔ جسنے برادران ملک کے اتحاد و اتفاق پر پانی پھیر دیا ہے۔ اب رہا یہ سوال کہ تبدیل مذہب کی اگر ضرورت پڑے تو اسکے لیے کیا کارروائی اختیار کی جاے۔ اور اگر اسکا کوئی انتظام نہ ہوا تو پھر وہی چپقلش پیدا ہو جائیگی۔

ہمارے خیال مین اسکا حل یہ ہے کہ ہر شہر مین ہندو مسلم جماعت کی ایک کمیٹی بنائی جاے اور جب کوئی شخص تبدیل مذہب کے لیے آمادہ ہو تو وہ شخص اس کمیٹی کے پاس بھیجدیا جاے اور یہ کمیٹی اس شخص سے تمام ضروری امور طے کر کے اس بات کا اعلان کردے کہ فلان شخص بخوشی تبدیل مذہب کے لیے آمادہ ہے۔ تاکہ شہر مین اس کے متعلق کسی قسم کی بدگمانی نہ پھیلنے پاے۔

ہمارے خیال مین اسکے بعد یہ سوال ہی باقی نہین رہتا کہ فلان شخص نے اپنا مذہب کیون تبدیل کیا کیونکہ کسی شخص یا قوم کو یہ حق حاصل نہین ہے کہ وہ کسی کو تبدیل مذہب کرنے سے روکے در اصل مذہب کا معاملہ تو انسان اور اسکے خدا کے درمیان ہے اس مین کسی کو تعرض کرنے کا حق نہین البتہ تبدیل مذہب کے لیے کسی قسم کی لالچ وغیرہ دینے کا بھی کسی کو حق نہین ہے۔

اب رہا یہ سوال کہ سیاسی حیثیت سے بھی یہ لوگ ایک پلیٹ فارم پر آجائین اور قریب قریب سب کا ایک نقطہ نظر ہو اس کے لیے یہ نہایت ضروری ہے کہ کانگریس مین کوئی ایسی شرط داخلہ نہ ہونی چاہیے جو عام طور پر قابل اعتراض ہو۔ ہمکو بھی مسٹر پٹیل کی اس راے سے اتفاق ہے کہ سوت کاتنے کی شرط کانگریس کے داخلہ کے لیے بالکل فضول ہے مہاتما گاندھی کو چاہیے کہ وہ اس شرط کے نکالنے مین ضد سے کام نہ لین جس طرح انھون نے سوراج پارٹی کے لیے بہت سی قربانیان کی ہین۔ اسی طرح کانگریس کو مقبول عام بنانے کے لیے انکو یہ آخری قربانی کرنا بھی ضروری ہے اگر یہ سب کچھ ہوجاے تو اگلی سال کی کانگریس مین وہی لطف آجاے جو سنہ ۱۹۱۶ء مین لکھنو کانگریس مین آیا تھا جسمین لوکمانیہ تلک سورت سنہ ۱۹۰۷ء کی کانگریس کے بعد کانگریس مین آکر شریک ہوے تھے اور سنہ ۱۹۱۶ء کا اتحاد اس قدر خوشگوار ثابت ہوا کہ سب پر ظاہر ہے۔

اور یہ سنہ ۱۹۱۶ء ہی کے اتحاد کا نتیجہ تھا کہ مسلم جماعت من حیثیت قوم کانگریس مین شریک ہوئی۔ اور یہ سنہ ۱۹۱۶ء کے ہندو مسلم پیکٹ کا ثمرہ تھا کہ مسلمان ہر قومی کام مین اپنے برادران وطن کے شریک رہے۔

اب چاہے لالہ لاجپت راے سنہ ۱۹۱۶ء کے ہندو مسلم پیکٹ کو احمقانہ فرمائین یا اور جو کچھ انکی خوشی ہو مگر ہمارا تو خیال ہے کہ اگر بجاے سنہ ۱۹۱۶ء کے لالہ لاجپت راے اور ڈاکٹر انصاری کا پیکٹ سنہ ۱۹۱۶ء مین بنتا تو غالباً مسلم جماعت من حیثیت قوم اتحاد عمل کے لیے تیار نہ ہوتی۔ اور اب بھی اس پیکٹ نے جو نقائص پیدا کر دے ہین وہ ظاہر ہین۔

لہذا مہاتما گاندھی سے ملک اور قوم کی آخری التجا یہ ہے کہ وہ سوت کاتنے کی شرط کو اڑا دین اور کانگریس مین داخلہ کی معمولی شرائط کو کافی سمجھین۔ ہمیں امید ہے کہ مہاتما جی کا یہ ایثار قوم اور ملک کے لیے بیحد مفید ثابت ہوگا۔

چین کی بے بسی

چین کی خبرون سے کم سے کم یہ نتیجہ ضرور نکلتا ہے کہ سنگھائی مین چینیون پر غیر ممالک والون نے بڑے ظلم کیے ہین اور طالب علمون کو ستایا ہے۔ اور گولیان چلاکر اغیار رعب جمانا چاہا ہے۔ اس وقت چین کو ڈرانے دھمکانے کے لیے سب ملک تیار ہین۔ جاپان۔ فرانس۔ امریکہ اور اٹلی چالبازی اور دھوکے سے کام لے رہے ہین۔

اس پر ہر آزادی کے چاہنے والے کو رنج ہونا چاہیے۔

اس وقت صرف روس ہی ایک ایسا ملک ہے جو غریب چین کی حمایت کر رہا ہے۔

اتحادیون نے اپنے جہاز بھی بھیجدے ہین۔ دیکھیے اس چپقلش کا کیا نتیجہ ہوتا ہے۔

ہندوستان پر قبضہ رکھنے کی سازشین

روس اور جرمنی سے خطرات

(مسٹر آگنس سمڈلے کے قلم سے)

ہندوستان کے خلاف دوسری قومون کا استعمال جس طرح سے انگلینڈ نے ہندوستان کو اپنی غلامی کی زنجیرون مین مضبوطی سے جکڑنے کے لیے بری، اور بحری، راستون کو فتح کرنے مین وحشیانہ طاقت سے کام لیا۔ اسی طرح اس مقصد کے حصول کے لیے اس نے دوسری قومون سے معاہدے کیے، رشتۂ اتحاد باندھا، اور ان سے ملکر ہندوستان کے خلاف کولیتین بنائے وائنا کی کانگریس اس امر کی ایک حیرت انگیز مثال ہے کہ کس طرح برطانیہ کی خلاف قانون کارروائیون پر تصدیق کی مہر ثبت کردی ہے سنہ ۱۹۰۷ء کا انگریزون اور روسیون کے مابین معاہدہ، جسمین ایران، افغانستان اور تبت سے مشورے کیے بغیر ان ممالک کی قسمت کا انگلستان نے فیصلہ کردیا اس قسم کی ایک اور مثال ہے اسی طرح سے انگلینڈ اور جاپان کے مابین معاہدہ جو سنہ ۱۹۰۲ء مین کیا گیا اور جس پر سنہ ۱۹۰۵ء مین پھر نظر ثانی کی گئی تواریخ کے لحاظ سے نہایت اہمیت رکھتا ہے نظر ثانی کردہ معاہدہ کی تین شرائط مین سے دو حسب ذیل ہین۔

شرط (الف) مشرقی ایشیا اور ہندوستان مین امن برقرار رکھنا

شرط (ج) مشرقی ایشیا اور ہندوستان مین معاہدہ کی متعلقہ پارٹیون کے غیر ملکی حقوق کی محافظت اور اس علاقہ مین انکے خاص حقوق کی برقراری۔

اس سمجھوتہ پر سنہ ۱۹۱۱ء و سنہ ۱۹۲۱ء مین پھر نظر ثانی کی گئی لیکن سنہ ۱۹۲۱ء مین واشنگٹن مین چار طاقتون کے مابین ایک معاہدہ ہوا جس کے باعث یہ گذشتہ معاہدہ بیکار ہوگیا ہے۔

جب جاپان، روس کو شکست دے چکا تو انگلینڈ کو بڑا اطمینان حاصل ہوا لیکن اگرچہ روس کو شکست ہوچکی تھی اور جاپان سمجھوتہ کی شرائط سے بندھا ہوا تھا تاہم اسکے بعد ہی انگلینڈ نے روس کے بعد دوسری خطرناک طاقت کے خلاف جو روس کے مقبوضات پر اثر ڈال سکتی تھی اتحادی طاقت کھڑی کرنی شروع کردی ہے اور یہ اتحادی طاقت جرمنی کی تھی۔ فرانسیسیون اور جرمنی کی جنگ کے بعد جرمنی کی تجارت بڑی سرعت سے ترقی کر رہی تھی اور جنگ عظیم سے پہلے ہندوستان سے تجارت کے لحاظ سے انگلینڈ کے بعد جرمنی دوسرے درجہ پر تھا اس کی تجارتی بری اور بحری طاقت اس قدر تیزی سے ترقی کر رہی تھی کہ پہلے انگلینڈ نے اس ترقی کو معاہدہ سے محدود کرنے کی کوشش کی اور اسکے ساتھ ہی ساتھ جرمنی کو دوسرون سے علیحدہ کرنے کی پالیسی پر عمل کرتا رہا اس کے بعد جرمنی برلن بغداد ریلوے تعمیر کر رہا تھا جسے ہندوستان مین انگلینڈ کی فوقیت کے خلاف ایک اور خطرناک اور براہ راست کوشش تصور کی گئی۔ اور انگلینڈ کے پاس اس کے سوا اور کوئی چارہ نہ تھا کہ جرمنی کے ساتھ تباہی خیز جنگ کرے اس نے فوراً فرانس سے صد سالہ تنازعہ اور دشمنی کو خیرباد کہا اور روس سے خطرہ کو بھلا دیا اس سے اتحادی رشتہ باندھا اور اسے جرمنی کے خلاف استعمال کیا۔ اسی تباہی کا مقصد محض جرمنی کی بحری اور فوجی طاقت کو تباہ کرنا نہ تھا بلکہ افریقہ مین جرمن نوآبادیون پر قبضہ کرنا مقصود تھا کیونکہ کیپ سے قاہرہ تک تمام برطانوی راستہ کی حفاظت وسلسلہ کو محفوظ رکھنے کیلیے یہ لازمی خیال کیا جاتا تھا کہ ان نوآبادیون پر بھی برطانیہ کا قبضہ ہو اس سے جرمنی کو ایشیا سے تجارتی حریفون کے طور پر باہر نکالنا منظور تھا جس طریقہ سے انگلینڈ نے اپنا مقصد حاصل کیا وہ ..... پھر سنہ ۱۸۱۵ء کی وائنا کانگریس کی یاد دلاتا ہے جس نے انگلینڈ کو ہندوستان کے آنے والے تمام بری و بحری راستون کا مالک بنا دیا جنگ کے بعد ایک انجمن لیگ اقوام کے نام سے قائم ہوئی اور برطانوی سلطنت مین شمشیر کے زور سے جو علاقے شامل اور ملحق کیے گیے ہین ان پر اس نے منظوری کی مہر لگا دی ہے اس بین الاقوامی انجمن کی امداد سے انگلینڈ کو افریقین ممالک مین سے ۹ لاکھ ۳۰ ہزار مربع میل کا مزید علاقہ مل گیا ہے جو امریکہ کی ریاستہائے متحدہ کے رقبہ کا تیسرا حصہ ہے علاوہ ازین جرمنی کی نوآبادیان بھی انگلینڈ کو نذر کردی گئین۔

اس بین الاقوامی انجمن نے فلسطین اور عراق کو بھی برطانوی حکمرداری مین شامل کردیا دونون ممالک ہندوستان کو آنے والے راستون مین اہم حیثیت رکھتے ہین عراق ہمسائی تیل کا سب سے بڑا چشمہ ہے اور تیل جنگ مین استعمال ہونے والی سب سے زیادہ ضروری چیز ہے۔

فلسطین کے متعلق انگلینڈ کی پالیسی بھی نہایت اہمیت رکھتی ہے یہودی نواز پالیسی مین انگلینڈ کا سب سے بڑا کارنامہ سنہ ۱۹۱۷ء کا لارڈ بالفور کا اعلان ہے جس نے فلسطین کو یہودیون کا قومی ملک قرار دیا۔ یہ اعلان ایام جنگ مین کیا گیا تھا اور اس کا مقصد یہ تھا کہ جرمن یہودیون کو انگلینڈ کا موافق کیا جاے یہ "یہودیون کا گھر،، مصر اور ہندوستان کے درمیان ایک کڑی کی حیثیت رکھتا ہے۔ فلسطین برطانوی سلطنت کی ایک اہم ترین چوکی ہے اور جو انگلینڈ سے ہندوستان کو آنے والے بری اور ہوائی راستون مین اہم مقامی حیثیت رکھتا ہے۔ خواہ یہودی اسے پسند کرتے ہون یا نہ، وہ اس بات کو سمجھتے ہون یا نہ، حقیقت یہ ہے کہ انگلینڈ دانستہ انھین ہندوستان مین اپنی مملکت پرست امپیریل پالیسی کی تقویت اور حفاظت کے لیے استعمال کر رہا ہے، اور یہ امر باعث حیرت نہین ہوسکتا کہ لارڈ ریڈنگ وائسراے ہند یہودی ہین گورنر مدراس بھی یہودی ہین ہندوستان مین پہلا برطانوی ہائی کمشنر سر ولیم یہودی تھے یا یہ کہ انگلینڈ نے ایک یہودی کو ہی مصر کا گورنر بنا کر بھیجا اور آج بھی گورنر فلسطین ایک یہودی ہے۔ تمام انگریز یہودیون کے دماغ اور دوسرے بہت سے یہودیون کی ہمدردی کو انگلینڈ کی مملکت پرست پالیسی کی ترقی کے لیے برطانوی غلبہ کے لیے انجمن کے طور پر استعمال کر رہے ہین۔

دنیا کی سیاست پر ایک سرسری نظر سے ظاہر ہوجاتا ہے کہ اب جہان تک ہندوستان کا تعلق ہے روس اور جرمنی خطرناک حریف نہین رہے اور معلوم ہوتا ہے کہ ان طاقتون کی جگہ اب جاپان نے لے لی ہے اور اب یہ ہی قوم ہے جس کی طرف برطانیہ توجہ دے رہا ہے ان حالات مین یہ قدرتی امر ہے کہ سنہ ۱۹۲۱ء مین واشنگٹن مین تخفیف اسلحہ کے متعلق جو نمایشی کانفرنس منعقد ہوئی۔ یہ جاپان کے خلاف امریکیون اور انگریزون کے اتحاد کے سوا اور کوئی شے نہین اسکے نتیجہ کے طور پر جو چار طاقتون کا معاہدہ ہوا اس نے انگریزون اور جاپانیون کے مابین معاہدہ کی جگہ لے لی کیونکہ آیندہ جنگ کے لیے ایک بہانہ مل گیا ہے کہ جاپان ایشیا مین برطانیہ اور امریکہ کے علاقون کے لیے ایک خطرہ ہے۔

انگریزون اور روسیون کے تازہ تعلقات مین ہندوستان پھر ایک اہم حیثیت رکھتا ہے سنہ ۱۹۲۱ء مین روسیون اور انگریزون مین تجارتی معاہدہ کے لیے جو گفت وشنید ہوئی تھی اس مین سوویٹ روس (روس کی بالشویک حکومت) کے خلاف ایجی ٹیشن کے حق مین یہ دلیل دی گئی تھی کہ روس ہندوستانی انقلاب پسندون کی امداد کرکے ہندوستان کی برطی سلطنت کو نقصان پہونچا رہا ہے۔ انگلینڈ کے تنخواہ دار ہندوستانی ملازمین خفیہ پولیس مقیم روس انگلینڈ کو ہندوستان کے متعلق روس کی کارروائیون کی حرف بحرف رپورٹ بھیجتے رہے ہین آخر مین انگریزون اور روسیون مین تجارتی معاہدہ پر دستخط ہوگئے۔ لیکن یہ شرط رکھی گئی ہے کہ ہندوستان مین روسی تمام پروپگنڈا بند کردین اور ہندوستانیون کو جو مالی امداد دیتے ہین وہ بھی بند کردین یہ مثال ظاہر کرتی ہے کہ ہندوستان دوسری غیر ملکی طاقتون سے تجارتی معاہدون تک مین کس قدر اہم حصہ لیتا ہے۔

جنگ عظیم مین تباہی کے بعد جرمن لوگ اپنی مصیبت مین اس قدر سرگردان رہے ہین کہ وہ یہ نہین سمجھ سکے کہ ہندوستانی انکی غلامی مین کس قدر اہم حصہ لے رہے ہین، عہدنامہ ورسیلز کی رو سے جرمنون کو پانچ سال کے لیے ہندوستان مین داخل ہونے کی ممانعت کردی گئی تھی اور حال ہی مین انگریزون اور جرمنون مین جو نیا معاہدہ ہوا ہے اس مین دو فقرات خاص طور پر اہم ہین جنکی رو سے جرمنون کو اس علاقہ مین داخل ہونے کی دو مزید سالون کے لیے ممانعت کردی گئی۔ انگلینڈ نے عزم کر رکھا ہے کہ جرمنی کی تمام تجارت انگریزی فرمون کے ذریعہ ہو۔ اور جرمنی براہ راست ہندوستان سے کوئی تجارتی تعلق قائم نہ کرسکے اس تجویز کی مطابقت مین جرمن اخبارات مین پروپگنڈا کیا جا رہا ہے کہ ہندوستان سے براہ راست خطرناک ہے کیونکہ ہندوستانی تجار دیانتدار نہین ہین اگرچہ انگریز انہی بد دیانت ہندوستانیون سے تجارت کرتے ہین اور انہین اس تجارت سے نقصان بھی نہین پہونچتا ہے لیکن جرمنون کو ہندوستانیون اور دوسرے غلام ماتحت ممالک کی طرح اپنے مفاد کی حفاظت کے لیے انگلینڈ جیسی فیاض پارٹی کی ضرورت ہے۔

جب سے جرمنی اتحادیون کے ہاتھ مین کٹھ پتلی ہوگیا ہے انگلینڈ نے جرمنی کو متعدد مراسلے اس امر کے لکھے کہ وہ اپنے ملک مین ہندوستانی سیاسی پناہ گیرون کو جگہ نہ دے انگریزی گورنمنٹ دوسرے ممالک کو بھی اس امر کے لیے مجبور کرنے مین کامیاب ہوئی ہے۔

انگلینڈ کے امریکہ کے ساتھ تعلقات اور بھی زیادہ اہمیت

رکھتے ہین کیونکہ ہندوستان پر ہی نہین بلکہ سارے ایشیا پر مستقبل پر اثر انداز ہین ۱۹۲۱ء تک امریکہ مین مقیم آئرش لوگ جو کئی مقامات مین امریکنون سے زیادہ تعداد رکھتے ہین انگریزون اور امریکنون مین کوئی سمجھوتہ نہ ہونے دیتے تھے آئرلینڈ کو آزاد حکومت کا آئین دینے کی یہ مراد نہ تھی کہ انہین حقیقی آزادی دی جاے بلکہ یہ امریکہ مین مخالفت کم کرنے کے لیے ایک چال تھی امریکہ کی زبردست تحریکون مین سے ایک تحریک برطانیہ کے خلاف ہندوستانیون کے پروپگنڈا کی تھی اس تحریک کا مالی اور اخلاقی طور پر آئرلینڈ کی تحریک سے بھی تعلق تھا۔

جب سے آئرلینڈ مین "آزاد حکومت" قائم ہوئی ہے امریکہ مین آئرش مخالفت بھی دو حصون مین منقسم ہو گئی ہے اور ہندوستانی تحریک اپنا بھاری امدادی ستون کھو چکی ہے واشنگٹن مین کانفرنس تخفیف اسلحہ کے بعد امریکہ کی سپریم کورٹ نے فیصلہ کیا ہے کہ کوئی ہندوستانی امریکہ کا شہری بننے کا حق نہین رکھتا جو نیا قانون بنایا گیا ہے وہ حکومت کو اختیار دیتا ہے کہ وہ جب چاہے ہندوستانیون کو وہان سے نکالکر انکے پیدائشی وطن مین بھیجدے یہ قانون سیاسی اہمیت رکھتا ہے امریکہ مین بڑھتے ہوے برطانوی غلبہ کا مظہر ہے اسکی یہ علامتین امریکہ مین جنگ کے دوران اور اس کے بعد بہت عرصہ پہلے ظاہر ہو چکی تھین مین ایک ایسے واقعہ کو ذاتی تجربہ سے بیان کر سکتا ہون ۱۹۱۸-۱۹ء مین جب لارڈ ریڈنگ امریکہ مین برطانوی سفیر بنکر گئے ہوے تھے تو ہندوستانی جلاوطنون کی ایک تعداد کو ہندوستان واپس جلاوطن کرنے کا فیصلہ کیا گیا تھا۔ لیکن جب امریکنون نے اپنے ملک سے اپیل کی اور کہا کہ ہندوستانی انگریزون کی نظرون مین غدار سمجھے گئے ہین۔ باغی ہین اور یہ کہ انگریزی حکومت انھین عمر بھر قید کر سکتی ہے یا پھانسی دے سکتی ہے تو ایک نہایت دلچسپ واقعہ ہوا۔

کولمبیا یونیورسٹی کے ایک یہودی پروفیسر نے نیویارک ٹائمز مین ایک مضمون لکھا جس مین اس نے ان بیانات اور ہندوستان مین برطانوی حکومت کے ظلم کے متعلق بیانات کی تردید کی۔ یہ پروفیسر کے ایک دوست نے اس سے اس معاملہ پر بحث کی پروفیسر نے کہا کہ مین نے یہ آرٹیکل کوئی اس لیے تھوڑا لکھا ہے کہ مین ہندوستان سے کوئی زیادہ واقف ہون بلکہ مین نے یہ مضمون تو اس لیے لکھا ہے کہ میرے دوست لارڈ ریڈنگ نے مجھسے کہا تھا کہ یہ لکھ دو۔ اس سے سمجھئے کہ انگلینڈ کس طرح معمولی سے معمولی ہندوستانیون کے خلاف بھی امریکہ مین خفیہ کاروائیان عمل مین لا رہا ہے اور آج دیکھتے ہین کہ انگریزون اور امریکنون نے ایشیا کے خلاف بحیثیت مجموعی اتحاد کر رکھا ہے۔ (خلافت)

مہاتما گاندھی کو یورپین ایسوسی ایشن کی دعوت

دارجلنگ ہمسٹر سکار تھیر مین یورپین ایسوسی ایشن دارجلنگ برانچ نے مہاتما گاندھی کو دعوت دی ہے کہ وہ انکی ٹی اسٹیٹ (علاوہ کاشت چاء) کا معاینہ کرین مہاتما نے دعوت کو قبول کر لیا ہے آپ لیڈیز کانفرنس مین تقریر کر چکے ہین جو دارجلنگ کے پبلک ہال مین منعقد ہوئی تھی۔

برقیات

مراکش مین فرانس کو شکست

پیرس ۱۰ ارجون فرانس کی ایک سرکاری اطلاع جو وزان سے موصول ہوئی ہے مظہر ہے کہ مجاہدین ریف نے فرانس کی فوج پر زبردست حملے کیے اور کئی جگہ فرانسیسی محاذ کو شکست کرتے ہوے آگے بڑھ گئے یہ حالت دیکھکر فرانسیسی کمانڈر نے فیصلہ کیا کہ بطور پیش بندی واحتیاط سول آبادی کو وزان سے جنوب کی طرف روانہ کردے شہر نہایت خاموشی کے ساتھ خالی کر دیا گیا۔

ترکی انجینئر کی ایجاد

اخبار وقت قسطنطنیہ کی ایک اطلاع مظہر ہے

سرنگ اڑانے کا آلہ

کہ تورک الونیم کمپنی کے انجینئر ماہر بے نے ایک آلہ ایجاد کیا ہے جس سے مخالف کی سرنگ مین بہ آسانی آگ لگائی جا سکتی ہے اس آلہ کے حقوق محفوظ کرانے کی درخواست حکومت کے پاس آئی ہے۔

یونان کی وزارت شکست ہو گئی

لنڈن ۱۱ ارجون یونان کی وزارت ٹوٹ گئی اور وزرا نے استعفیٰ دیدیا۔

امیر فیصل کا سفر انگلستان

وطن استنبول کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ امیر فیصل عنقریب انگلستان کا سفر کرنے والے ہین اس سفر کا مقصد یہ ہے کہ حکومت برطانیہ سے درخواست کرین کہ یا تو مجھ سے مزید امداد کا وعدہ کیا جاے ورنہ مین تخت سے دست بردار ہوتا ہون۔

سرحد ایران وبلوچستان کی بغاوت

ہمعصر پاینیر لکھتا ہے کہ سب سے آخری اطلاعات جو موصول ہوئی ہین انسے پتہ چلتا ہے کہ آقا رضا خان نے ایرانی بلوچستان کے باغیون کی شکایتین سننے کی طرف جو آمادگی ظاہر کی اسکو وہ بہ نظر استحسان دیکھ رہے ہین اور انھون نے اپنی شکایتین بیان کرنے کی دعوت کو قبول کر لیا ہے۔

کیا باولا کے مقدمہ کی مزید تحقیقات ہوگی

لنڈن ۱۱ ارجون کل دیوان عام مین ارل ونٹرٹن نے ایک سوال کا جواب دیتے ہوے فرمایا کہ اگر قتل باولا کے مقدمہ کے سلسلہ مین مزید تحقیقات کی ضرورت محسوس ہوئی تو وہ جلدی کیجائیگی۔

محافظتی پیکٹ اور امریکہ

واشنگٹن ۱۱ ارجون اسٹیٹ ڈپارٹمنٹ نے اس امر سے انکار کیا ہے کہ وہ مجوزہ یورپین محافظتی پیکٹ مین بحیثیت پارٹی کے شریک ہے اور بیان کیا ہے کہ وہ اسکی کسی طرح ذمہ دار نہین۔

کیا جرمنی مجاہدین ریف کی مدد کر رہا ہے

لنڈن ۱۰ ارجون مراکو سے جو خبرین موصول ہوئی ہین جرمنی سفیران سے انکار نہین کرتا ان خبرون مین بیان کیا گیا ہے کہ جرمنی کے رندہ وفیران کی ایک بہت بڑی تعداد (غازی) عبدالکریم کی فوجون کے ساتھ جاملی ہے لیکن سفیر مذکور نے بیان کیا ہے کہ یہ عمل حکومت جرمنی کی خواہشات کے خلاف ہے۔ ۱۵ ارجون کو بمقام میدرڈ فرانسیسی ہسپانوی کانفرنس منعقد ہوگی جس مین مراکو کی صورت حالت پر بحث ومباحثہ کیا جائیگا۔

ہندوستان

حضور نظام کا شاندار چندہ

سکندرآباد ۹ رجون حضور نظام نے سرمایہ امداد مریضان جذام مین ۵۰ ہزار روپیہ چندہ دیا ہے۔

لنکا مین دیوزاد بچہ

لنکا مین عجیب الخلقت بچہ ابھی حال ہی مین پیدا ہوا ہے اسکی شکل بندر اور الو سے مشابہ ہے ہزارہا آدمی اسے دیکھنے چلے آتے ہین جس طرح الو کی گردن نہین ہوتی اسی طرح اسکی گردن اور ٹھوڑی ندارد ہے آنکھین پیشانی پر گڑی ہوئی ہین ناک بلی جیسی ہے اس کے سر پر ایک سینگ بھی ہے اور ایک ننھی دم بھی موجود ہے۔

نارتھ ویسٹرن ریلوی اسٹرائک کی لنڈن مین اپیل

کلکتہ ۱۰ ارجون جنرل سکریٹری آل انڈیا ریلوے مین یونین فیلڈ رشتی کلکتہ نے ورکس لیگ آف انڈیا لنڈن کے نام حسب ذیل تار روانہ کیا ہے چالیس ہزار ملازمان ریل نے جنکا تعلق نارتھ ویسٹرن اور بنگال نارتھ ویسٹرن ریلوے جات سے تھا اسٹرائک کر دی ہے انکے خاندان والے بے خانمان ہو گئے اور وہ سخت مصیبتین جھیل رہے ہین ریلوے حکام سختی کر رہے ہین اور گورنمنٹ ہند نے ملازمان ریل کے مطالبہ مصالحت کی کوئی پروا نہین کی مہربانی فرماکر پارلیمنٹ سے مداخلت کی تحریک کیجیے۔

مدراس کارپوریشن کیلیے ایک لیڈی کا انتخاب

مدراس ۹ رجون ڈاکٹر ولسن نے مدراس کارپوریشن کی ممبری سے استعفیٰ دیدیا ہے انگلو انڈین ایسوسی ایشن نے انکے بجاے ایک لیڈی کو اپنا نمائندہ منتخب کیا ہے۔

انتخاب مین رشوت

نواکھالی ۹ رجون اول منصف کی عدالت مین بابو ستیش چندر چکرورتی اور مولوی سعید الحق ایم۔ ایل سی نے مولوی فضل اللہ اور دیگر کامیاب امیدواران لوکل بورڈ کے خلاف جو مقدمہ دائر رکھا تھا اس کا فیصلہ سنا دیا گیا۔ منصف نے رشوت اور دیگر ناجائز کاروائیون مین ان لوگون کو مجرم پاکر انکا انتخاب منسوخ کر دیا اور انکو ہمیشہ کے لیے ممبری سے محروم کر دیا۔

آل انڈیا کانگرس کمیٹی کی مجلس عاملہ کا جلسہ

الہ آباد ۱۲ ارجون آل انڈیا کانگرس کمیٹی کی مجلس عاملہ کا جلسہ ۳ رجولائی کو کلکتہ مین منعقد ہوگا۔

ہرتالی کام پر واپس نہ آئین گے

لاہور ۱۲ ارجون نارتھ ویسٹرن ریلوے یونین نے اعلان کیا ہے کہ ہرتالی اس وقت تک کام پر واپس نہ آئین گے جب وقت تک کہ ان کی شکایات رفع نہ کر دی جائین آج راولپنڈی سکھر اور کراچی مین ہرتالیون کے جلوس نکلے ایک ایک سرخ جھنڈا جلوس کے ساتھ تھا۔

علی کو مولانا شوکت علی کی تنبیہ،

حجاز جمیع اہل اسلام کا ہے عرب کی طرف کوئی نگاہ نہ اُٹھائے

بمبئی ۱۱ جون۔ مولانا شوکت علی صاحب بذریعہ تار مطلع فرماتے ہین اکبر جہاز آج کراچی سے روانہ ہو گیا حکومت بمبئی نے اس کا انتظام کردیا کہ کامران مین قرنطینہ نہ ہو ٹرنر ماریسن کمپنی نے وعدہ کیا ہے کہ یہ جہاز زیادہ سے زیادہ ۲۲ جون تک پہونچ جائیگا انشاء اللہ تمام حجاج حج سے قبل مکہ معظمہ پہونچ جائینگے۔

مین نے امیر علی کے پاس مندرجہ ذیل بحری تار بھیجا ہے۔

امیر علی (جدہ) پرامن اور احرام باندھے ہوئے حاجیون کو مکہ کی خبر نے ہندوستان مین بے چینی پیدا کردی ہے براہ کرم حاجیون کو بحفاظت ساحل پر اُتر جانے دیجیے حج کا رک جانا تمام عالم اسلام مین برہمی پیدا کردے گا۔ حاجی سب کے مہمان ہوتے ہین اور کوئی سچا مسلمان نہ اُنھین کبھی دق کرے گا نہ حج کے مقدس فریضہ کی ادائگی مین حارج ہوگا۔ اگر آپ ایسا کرین گے تو خدا کے اور انسانون کے سامنے روسیاہی کا باعث ہوگا۔ برطانیہ کا یا کسی اور غیر مسلم طاقت کا حجاز سے کوئی مطلب نہین ہے۔ وہ تمام دنیا کے مسلمانون کا ہے مین خلافت کمیٹی اور تمام اہل اسلام کی جانب سے اعلان کرتا ہون کہ ہم نے یہ ٹھان لی ہے کہ کسی قسم کی یورپین مداخلت نہین حجاز مین گوارا نہین کی جاسکتی ہم سب کو یقین کیے دیتے ہین کہ ملک عرب کی طرف نگاہ نہ اٹھائین۔ (ہمدرد)

مختلف پارٹیون کے لیڈرون کی کانفرنس کی تجویز

ہندو مہاسبھا، اور مسلم لیگ کو بند کردیا جائے

بمبئی ۱۱ جون ایک انٹرویو کے دوران مین مسٹر وی جے پٹیل نے ملک مین اتحاد قائم کرنے پر زور دیا اور تجویز کی تمام جماعتون کے برسر آوردہ لیڈرون کی ایک مجموعی سی کانفرنس منعقد کی جائے اس کانفرنس کا مقصد یہ ہونا چاہیے کہ ملک کے سامنے ایک متحدہ متفقہ پروگرام طے کرکے پیش کرے پولیٹکل پروگرام سے سوت کاتنے کی شرط کو نکالنا تمام پارٹیون کے اتحاد کے لیے پہلی اور ضروری چیز ہے جس وقت یہ لیڈران پولٹیکل پروگرام کے متعلق متفقہ فیصلہ کرلین انھین ایک اعلان شائع کرنا چاہیے جس مین وہ اپنے پیروون سے کانگرس مین داخل ہونے کے لیے کہین مسٹر پٹیل نے کہا کہ پنڈت مدن موہن مالویہ اور مہاتما گاندھی کے اتحاد سے کوئی فائدہ حاصل نہین ہو سکتا۔ اس سوال کا جواب دیتے ہوے کہ مختلف پارٹیون کی نمایندگی کون کون کرے مسٹر پٹیل نے کہا کہ ڈاکٹر مینٹ کونشن کی طرف سے مسٹر جناح مسلم لیگ کی طرف سے علی برادران خلافت کی طرف سے پنڈت موتی لال نہرو اور دیش بندھوداس سوراجیہ پارٹی کی طرف سے مہاتما گاندھی اور سرجنی نائیڈو کانگرس کی طرف سے پنڈت مدن موہن مالویہ اور لالہ لاجپت رائے ہندو مہاسبھا کی طرف سے مسٹر چنتامنی مسٹر شاستری اور ڈاکٹر تیج بہادر سپرو لبرل فیڈریشن کی طرف سے اس کانفرنس مین نمایندہ ہون۔ مسٹر پٹیل نے کہا کہ متحدہ کانگرس کو میونسپلٹیون لوکل بورڈ اور کونسلون پر قبضہ کرنا چاہیے ان مین آپس کی کشمکش پیدا ہوجائے

سے لوگون مین بیداری پیدا ہوگی اور لوگ فرقہ وارانہ کشیدگی کو بھول جائینگے۔

مسٹر پٹیل چاہتے ہین کہ مسلم لیگ اور ہندو مہاسبھا دونون کے کام بند کردیا جائے اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو ان کے ممبر پہلے کانگرس کے ممبر بنین۔ آپ نے بمبئی میونسپل پارٹی کی مثال دی جس کے ممبرون کے لیے پہلے کانگرس کا ممبر ہونا ضروری ہے۔ (ہمدرد)

اخبارات مین فرقہ وارانہ پروپگنڈا روکا جائے

امرتسر ۱۱ جون مقامی انجمن صحیفہ نگاران (جرنلسٹ ایسوسی ایشن) نے شہر مین ہندو مسلمانون کے درمیان روز افزون کشیدہ تعلقات پر اظہار افسوس کیا ہے اور ایک جلسہ مین یہ طے کیا ہے کہ فرقہ وارانہ جذبات کو قابو مین لانے کے لیے تدابیر اختیار کی جائین ایسوسی ایشن نے تمام اخبار نویسون سے درخواست کی ہے کہ وہ ایسے پروپگنڈا کو بڑھنے سے روکین جس سے فرقہ وارانہ منافرت پیدا ہوتی ہو۔

صوبہ متوسط کی سوراجیہ جماعت کا مستقبل

ڈاکٹر مونجے کا بیان

ناگپور ۹ جون مقامی لبرلون کی اس تجویز کے متعلق کہ تمام پارٹیون کی صوبجاتی کانفرنس سوراجیون کے وزارت منظور کرنے کے سوال پر غور کرنے کے لیے بلائی جائے ڈاکٹر مونجے نے اسوشی ایٹڈ پریس کو اطلاع دی ہے کہ سوراجیہ پارٹی کی کارکن کمیٹی کا اجلاس ۲۸ جون کو بلانے کا انتظام کیا گیا ہے اور سوراجیہ پارٹی کے ممبران کی ذاتی رائین اس خیال سے طلب کی جارہی ہین کہ برار سی پی کی طرف سے نیشنل کانگرس کی موجودہ حالت کے متعلق مشترکہ جواب دیا جاسکے ڈاکٹر مونجے کا خیال ہے کہ وقت آگیا ہے کہ کانگرس کے آئین کی بنیاد ان صادقانہ کوششون پر رکھ کر (کانگرس) مین مختلف سیاسی پارٹیون مین اتحاد ہو سکے۔ پائدار سیاسی لائن پر کانگرس کو نئی ترتیب دی جائے۔ قانونی کونسلون مین کانگرس کی پالیسی اور پروگرام کے متعلق آپ کا خیال ہے کہ جب تک لارڈ برکن ہیڈ لارڈ ریڈنگ کے ساتھ اپنی گفتگو اور مڈیمن رپورٹ کے متعلق پارلیمنٹ مین اپنا موعودہ بیان دے نہ لے تب تک کسی قسم کی تبدیلی کے متعلق کچھ نہین کہا جا سکتا۔

مرد کے پیٹ مین توام بچے

بلگریڈ (سربیا) کے شفاخانہ مین ایک کاشتکار اپنی بیوی کو داخل کرانے کی غرض سے لے گیا وہ حاملہ تھی جب ڈاکٹر سے ملاقات ہوئی تو انھون نے دیکھا کہ اس کاشتکار کے شکم مین غیر معمولی ایک دُنبل ہے جس کی وجہ سے اس کو بیحد تکلیف ہے عمل جراحی کیا گیا دنبل مین سے دو توام بچے برآمد ہوے ایک بچہ طول مین ۹ انچہ اور وزن مین ½ پونڈ تھا اسکے سر پر لمبے لمبے بال اور منھ مین کئی دانت تھے تمام اعضا درست اور مکمل حالت مین تھے۔

دوسرا بچہ بالکل نامکمل اور ناقص حالت مین تھا صرف سر اور جسم تھا۔ بازو وغیرہ نہ تھے دونون بچے پیٹ کے بالائی حصہ مین تھے۔ عمل جراحی کے بعد یہ شخص مرگیا۔ قابل ڈاکٹر کا بیان ہے کہ نطفہ کے بعض جراثیم ابتدا ہی سے اس مرد کے شکم مین موجود تھے جو رفتہ رفتہ انسانی صورت اختیار کرتے گئے اور چونکہ مرد کے اندر وہ لوازمات موجود نہین ہوتے ہین جو بچے کی نشوونما مین

مدد ہوتے ہین بدین وجہ نشوونما مین غیر معمولی سست رفتاری واقع ہوئی۔ بہرحال یہ واقعہ بیسوین صدی

مقامی خبرین

کانگرس کانپور مین ہونیوالی کانگرس کے لیے زمین کا انتخاب ہوگیا ہے۔

استقبالیہ کمیٹی کے اسوقت تک ۹۰ ممبر بن چکے ہین۔ قریب ۸ ہزار روپیہ کے وعدے ہوچکے ہین۔ آخری ہفتہ جون سے چندہ جمع کرنے اور ممبر بنانے کے لئے صوبہ کا دورہ شروع کیا جائیگا

ہندو سیوادل پنڈت بھودیو شرما کی صدارت مین کانپور مین ایک ہندو سیوادل قائم کیا گیا ہے جسکے مقاصد یہ ہین کہ ہندو نوجوانون کی جسمانی طاقت کو ترقی دینا اور ہندو کمیونٹی کی ہر امکانی کوشش سے خدمت کرنا اور ایک اکھاڑے کے قیام کی کوشش کرنا۔

کیا مسلمان حضرات بھی ان ضرورتون کو محسوس کرینگے؟

وظیفہ کانپور مین بورڈ آف انڈسٹریز کا ایک جلسہ ہوا تھا اس جلسہ مین یورپ مین جاکر تعلیم حاصل کرنے کے وظیفون کے لیے آٹھ نام پیش ہوے تھے اسمین سے دو نامون کا انتخاب ہوا ہے۔

ظلم ہمعصر پرتاب مین محلہ سیسہ مئو کے ایک صاحب نے ایک خطرناک تالاب کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ اس تالاب مین دو بچے ڈوب کر مر چکے ہین، اسی تالاب مین ہمارے ایک دوست کا ہونہار بچہ بھی گزشتہ سال ڈوب کر مرگیا تھا افسوس کہ میونسپل بورڈ باوجودیکہ اس محلہ سے ٹیکس وصول کرتا ہے مگر اس محلہ کی آبادی کا کوئی انتظام نہین کرتا اور اس قسم کے خطرات سے رعایا کو محفوظ رکھنے کی ضرورت کو مطلق محسوس نہین کرتا ممکن ہے کہ بورڈ کا یہ خیال ہو کہ یہ رقبہ امپرومنٹ ٹرسٹ کے تحت مین ہے، مگر اصل سوال یہ ہے کہ اگر ٹرسٹ دس بیس برس تک عضو معطل کی حالت مین رہے تو کیا بورڈ اپنے فرائض سے سبکدوش رہے گا؟ ہمارا مطالبہ ہے کہ خطرناک نالون کے بند کرنے کا اور برساتی پانی نکلنے کا فوراً انتظام ہونا چاہیے۔

ان فوری ضروریات کو چاہے ٹرسٹ پورا کرے یا بورڈ مگر جلد اسکے متعلق انتظامات ہونے چاہیے۔

مقدمہ گٹی مقدمہ گٹی مین ثبوت کے گواہون پر آج کل جرح ہو رہی ہے اور ممبران بورڈ کو جرح کے اکھاڑہ مین دیکھنا ایک عجیب و غریب منظر ہے ہم فی الحال کسی قسم کی رائے زنی نہ کرتے ہوے۔ صرف اس قدر لکھنے پہ اکتفا کرین گے کہ یہ قابل دید دراپ سین ہین۔

ہمعصر "ایوننگ اسٹینڈرڈ"، رقمطراز ہے کہ لارڈ ڈالینبی کی ناکامی پر بہت کچھ کہا جارہا ہے ان کے خلاف اظہار رائے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ ان کا انکے پیش رو لارڈ کچنر سے مقابلہ کیا جاتا ہے لارڈ کچنر عربی جانتے تھے اور مشرق سے واقف تھے اور یہ بھی جانتے تھے کہ کیونکر مصریون سے بسر آسکتے ہین برخلاف اسکے لارڈ ڈالینبی مین یہ خوبیان نہ تھین اور اسی وجہ سے یہ ناکام رہے۔

حسن کی کرشمہ سازیان

چور دام محبت مین پھنس گیا

جنیوا کا ایک بحری تار جو آسٹریلیا کے اخبارات مین شائع ہوا ہے مفصلہ ذیل ہے اس تار کی تاریخ ۱۷ مئی ہے۔

لگانو واقعہ سوئزرلینڈ کے ایک متمول کی پری جمال بیوی جب علی الصباح سو کر اُٹھی تو اس نے اپنی مسہری کے ایک گوشہ مین ذیل کا مکتوب اطالوی زبان مین پڑا پایا۔

میری سرکار! شب گزشتہ مجھے جناب کی خواب گاہ مین حاضر ہونے کا فخر حاصل ہوا۔ اس وقت جناب پر خواب ناز کا عالم تھا۔ چونکہ نیازمند کو جناب سے ذاتی تعارف کا شرف بیشتر ازین کبھی نہ ہوا تھا۔ لہذا مین کھڑکی کی راہ سے اندر داخل ہوا اور مین نہایت صاف دلی کے ساتھ عرض کرتا ہون کہ میرا ارادہ نقب زنی کا تھا آپ دیکھ لینگی کہ مین نے آپ کے تمام جواہرات اور قیمتی اشیاء اس نیت سے اکھٹے کیے کہ انھین اُٹھا کر لے جاؤن، لیکن یک بیک میری نظر جناب کے رخ پُر تنویر اور محو خواب جمال پر جا پڑی اور بمجرد اس کے مین دام محبت مین گرفتار ہو گیا کامل دس منٹ تک مین مسہری کے کنارے بیٹھا۔ آپ کے حسن جہان سوز اور جمال افروز کا نظارہ کرتا رہا اور اپنے کیے (جواہرات وغیرہ چرانے) پر بہت نادم ہوا۔ اس لیے مین نے جناب کے جملہ جواہرات جون کے تون واپس کر دے ہین،

(راقم جناب کا گرویدہ) (تنظیم)

مہاتما گاندھی اور مسٹر داس کی سیاسی گفتگو

کلکتہ ۵ جون بمبئی کرانیکل کا نامہ نگار رقمطراز ہے۔ دارجلنگ کے چند روزہ قیام سے مہاتما گاندھی مین اس قدر طاقت پیدا ہو گئی ہے کہ وہ بنگال و آسام کے دورہ کو ختم کر سکین گے۔ جہان تک واقعات اور حالات کا اندازہ کیا جا سکتا ہے ان سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ گاندھی جی اور دیش بندھو کے درمیان مختلف معاملات پر خوب بحث ہوتی رہی مہاتما نے مسٹر داس پر زور دیا کہ وہ چرخہ کو ایک عالمگیر تحریک قرار دین مسٹر موصوف نے مہاتما کی اس تجویز کو منظور کر لیا ہے دیش بندھو نے افسوس ظاہر کیا ہے کہ ان کی کمزور صحت نے اس قابل نہ رکھا کہ چرخہ کے لیے کچھ پروپگنڈا انہون نے علیحدہ کر رکھا ہے وہ اس کے متعلق مہاتما کے ہمسفر ہون کانگرس مین مسئلہ اتحاد کے بارے مین دونون رہنمایان قوم اس نتیجہ پر پہنچے ہین کہ لبرل انڈیپنڈنٹ اور کنسٹیٹیوشنلسٹ جماعت کے سربرآوردہ اصحاب کو کانگرس مین مدعو کیا جائے اور مشترکہ دستخط سے ایک متحدہ کانگرس کے لیے اپیل کی جائے چونکہ مہاراشٹر نے کانگرس کی رکنیت کے سوت کی شرط کے خلاف ۔۔۔

۔۔۔ عام خواہش ظاہر کی ہے اس لیے اس مسئلہ کا فیصلہ کرنے کے لیے عنقریب ماہ جون مین آل انڈیا کانگرس کمیٹی کا اجلاس منعقد کیا جائے گا۔

مراسلات

(ایڈیٹر کا نامہ نگارون سے متفق الرائے ہونا ضروری نہیں)

عام ریلوے تکلیف

ریلوے ٹکٹ ریلوے قانون کے موافق دن بھر بارہ گھنٹہ بلا قید وقت بلا انتظار گاڑی یعنی متواتر اسٹیشن پر ہر مسافر ٹکٹ خرید سکتا ہے دیکھو ریلوے گائڈ او۔ آر۔ آر قاعدہ نمبر ۲۰ اور ای۔ آئی۔ آر قاعدہ نمبر ۴۷ اور دیکھو ٹکٹ گھر کی کھڑکی کے اوپر صاف لکھا ہے ہر ایک کمپنی کا صاف قانون ہے کہ ہر چھوٹے ضلع کے اسٹیشن پر دن بھر بارہ گھنٹے بلا قید وقت بلا انتظار گاڑی آنے کے تیسرے درجہ کا ٹکٹ ملنے کا حکم ہے اور چھوٹے اسٹیشن پر ایک گھنٹے پہلے ریل گاڑی آنے سے تیسرے درجہ کا ٹکٹ ملنے کا صاف قانون ہے مگر یہ تکلیف ہر شخص اچھی طرح سے معلوم ہے کہ ٹکٹ بابو صرف پندرہ ۱۵ یا بیس ۲۰ منٹ پہلے جا کر بڑے۔ بڑے اسٹیشنون پر ٹکٹ بانٹنا شروع کرتے ہین آپ لوگ خود خیال فرمایے کہ اتنے کم وقت مین اس قدر مسافرون کو ٹکٹ کس طرح مل سکتا ہے بھیڑ اور مجمع زیادہ ہو جاتا ہے۔

(۱) لوگون کے کپڑے پھٹ جاتے ہین۔

(۲) چوٹ آتی ہے۔

(۳) جیب کٹ جاتی ہے۔

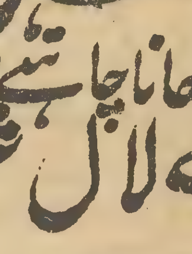
(۴) ہر شخص کے پاس گھڑی ہونا غیر ممکن ہے اس لیے زیادہ تر مسافر وقت سے پہلے اسٹیشن پر پہونچ جاتے ہین مگر پھر بھی ٹکٹ نہ ملنے سے مجبوراً بغیر ٹکٹ سفر کرنا پڑتا ہے اور ڈبل یا پنیلٹی دینا پڑتی ہے یہ مسافر کا نقصان ہے۔

(۵) مسافر روپیہ پیسہ جانچ نہین کر سکتا اس حالت مین بھی مسافر کا نقصان ہے۔ اگر

اگر ریلوے قانون کے موافق ہر وقت متواتر ٹکٹ بٹتا رہے تو بھیڑ اور مجمع کبھی نہین ہو سکتا ہے اس لیے آپ کو چاہیے کہ جس وقت آپ اسٹیشن پر پہونچین خواہ تین گھنٹے پہلے یا دو گھنٹے پہلے فوراً ٹکٹ خرید کیجیے اور اگر ٹکٹ بابو ٹکٹ دینے سے انکار کرین تو آپ لوگ ملکر یا علیحدہ علیحدہ بنام ایجنٹ صاحب ریلوے۔ لکھنو۔ کلکتہ۔ بمبئی فوراً ایک کارڈ پر خواہ کسی زبان مین رپورٹ کر دین قطرہ قطرہ کر کے دریا ہو جاتا ہے جس وقت ایک ہی ایک کر کے کافی رپورٹین ایجنٹ صاحب ریلوے کے نام پہونچین گی قانوناً سماعت ہو گی اور آپ کی ذات سے دنیا کو فائدہ ہو گا۔ قانون تو صاف کھلم کھلا ہے۔

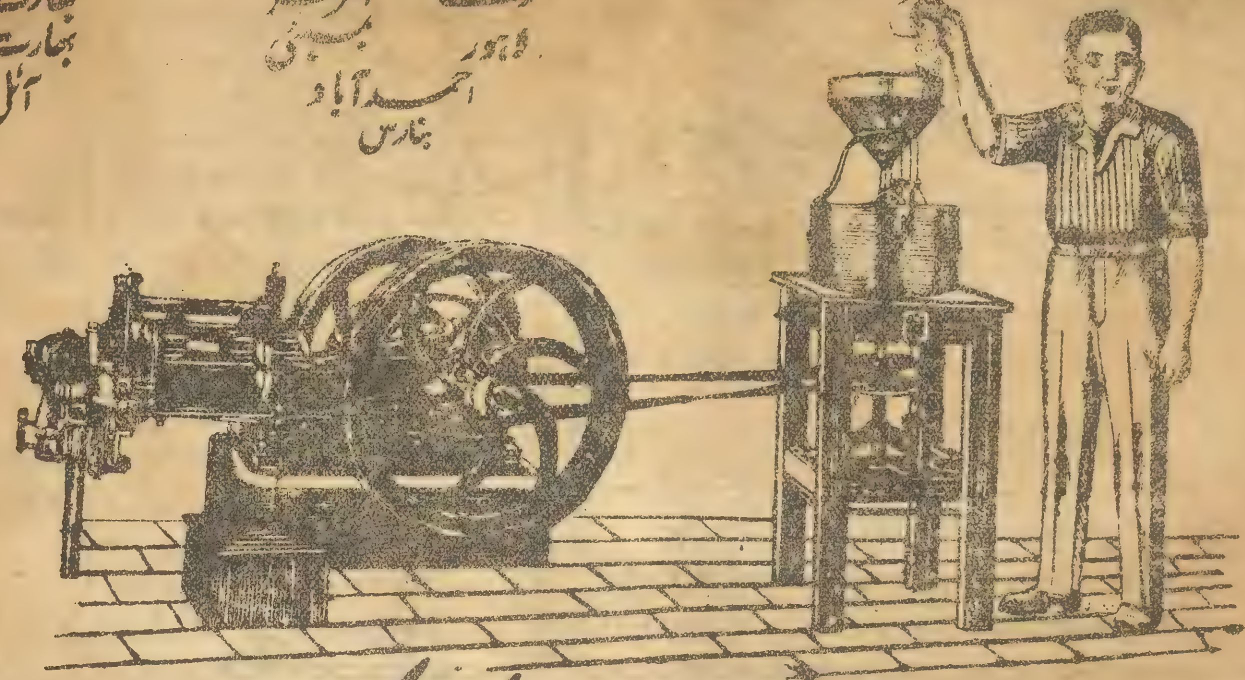
۴ مگر بہ خواست پبلک سے عموماً گورنمنٹ ریلوے افسران اور وکلا سے خصوصاً ہے کہ اسمین ریلوے قانون کی پابندی ہر صورت سے کراوین تاکہ فائدہ عام ہو۔ (ایک خیر خواہ قوم)




REGD No 105
TRADE MARK

تار کا پتہ
بھارت لنڈن
بھارت کان پور
بھارت امرتسر
آئل انجن دھلی

دفاتر
لنڈن
کان پور
دھلی
امرتسر
لاھور
بمبئی
احمد آباد
بنارس



آزادی کی کنجی

باوجودیکہ یہ سب کو معلوم ہے کہ پبلک سوقت تک مکمل آزاد نہیں ہو سکتی جبتک کہ پبلک تمام فارغ البال نہ ہو جائے مگر کتنے ہین جو وسائل ورزرائع آمدنی پر غور کرتے ہین اور سوچتے رہتے ہین کہ مقامی ضرورتین کیا کیا ہین اور وہ کیسے پوری ہو سکتی ہین ہمارے کارخانہ کیطرف سے بہت سے سفری ایجنٹ جنکے ذمے صرف یہی کام ہے کہ وہ شہرون ـ دیہاتون اور قصبون مین دورہ کرکے لوگون سے تبادلۂ خیال کرین اور مقامی ضرورتون کو بتلاوین مقرر ہین اگر آپ تھوڑے سرمایے سے معقول آمدنی پیدا کرنا چاہتے ہین یا بیکارون کو برسر روزگار دیکھنا چاہتے ہین تو سفری ایجنٹون سے مقامی ضرورتون کا اظہار کرین اور انکی تکمیل مین جو دقتین اور زحمتین محسوس ہوتی ہون براہ راست دفتر کو اطلاع دین عام طور سے ہر موزون مقامات پر آٹا پیسنے کی چکیان جو آئل انجن سے چلتی ہین لگائی جا سکتی ہین اور معمولی سرمایہ سے کثیر نفع حاصل کیا جا سکتا ہے پسائی کا خرچ صرف ۲ آنہ فی من پڑتا ہے اور پبلک ریٹ ۸ آنہ فی من ہے چھوٹے سے چھوٹا کارخانہ جو معمولی سرمایہ دو ہزار روپیہ کی لگا جا سکتا ہے اور یومیہ ۴ ـ ۵ من آٹا پیس سکتا ہے اسمین بعد منہائی اخراجات آٹھ دس روپیہ روزانہ کی بچت ہو سکتی ہے ہمارے کارخانہ مین ہر قسم کے چھوٹی بڑی کارخانہ کے آئل انجن کی چکیان جو تین سے اسی من تک روزانہ آٹا تیار کر سکتی ہین علاوہ برین ہر سائز کے آئل انجن کرود آئل انجن ـ آٹا پیسنے کی چکیان ـ چونا ـ تنباکو ـ بنولہ کا چھلکا پیسنے کی مشین تیل نکالنے کا کولھو ـ دھان کوٹنے یعنی چاول کا مشین ـ دستی چینی بنانے و چارہ کاٹنے کی مشین ـ کھراد ـ سونا چاندی کا پتر چوڑا کرنے کی مشین ـ رندہ ـ برما ـ غرضکہ ہر قسم کی مشینین اور اس سلسلہ کی تمام چیزین بھی بہ نسبت دوسرے کارخانون کے نہایت ہی ارزان ہمارے یہان مل سکتی ہین جسکی وجہ یہ ہے کہ ہمارا دفتر ولایت مین ہے اور ہم ہر قسم کی مشنری براہ راست منگواتے ہین ـ

سب سے بڑی آسانی وسہولت ہمارے کارخانہ مین خریدارون کے لیے یہ رکھی گئی ہے کہ ہمنے اپنے ورکشاپ فاونڈری موسومہ "بھارت آئرن ورکس" کانپور مین آئل انجنون کے چلانیکا کام مفت سکھلانیکا انتظام کر دیا ہے اور جو لوگ مستریون کے نہ ملنے یا دیہاتون مین انجن چلانے والونکا انتظام نہ کر سکنے کیوجہ سے مجبور ہون وہ ہمارے کارخانہ سے انجن و چکیان خریدین ہمارے ورکشاپ مین انکے آدمیونکو انجن چلانے کا کام مفت سکھلا دیا جایا کریگا ـ اور حتی الوسع تمام مشکلات دور کر دی جایا کرینگی

المشتھر
بھارت انجینیرنگ کمپنی لاٹوش روڈ کانپور

دھلی آفس کا پتہ " " " " " " برن بیسٹن روڈ (نیا بازار) دھلی
امرتسر آفس کا پتہ " " " " " " ریلوے روڈ امرتسر

دیوار مین لگانے کی گھڑی قیمت پہ

آپکے مکانکو زینت دینے والی گھڑی بیش قیمت وقت کو بچانیوالی ـ
ہماری دیوار کی گھڑی نے ٹھیک وقت بتانے کی بدولت لاثانی شہرت حاصل کی ہے



دنیا کی مشہور ترین ٹائم پیس قیمت
گارنٹی ۲ سال
رولڈ گولڈ رسٹ واچ
نمبر ۷۰۶ قیمت
بلیک بردفا ونٹن پن
قیمت
فلمون کے کلپ قیمت
کمپٹیشن فاونٹین پین قیمت
ریڈیم (رات کو چمکنے والا)
پاکٹ ریلوے واچ قیمت

نقل سارٹیفکٹ
بشن پور ـ ۱۰ مارچ ۱۹۲۵ء ـ
جناب من ـ گھڑی موصول ہو کر تشفی ہوئی ـ مہربانی
تین گھڑیان اور بھیجئے
دستخط کرنی بھوشن گوسوامی ـ

فہرست مفت ـ سب صاحبان سے درخواست کی جاتی ہے کہ اپنا نام اور پتہ صاف لکھیں اور اگر ممکن ہو تو انگریزی مین لکھین

انڈین ایجنسی کمپنی
رایاپیٹا ـ مدراس
THE INDIAN AGENCY Co. RAYEAPETTA MADRAS

غازۂ یوسفی

شہزادہ پرنس آف ویلز کی سفارش سے ڈاکٹر ومنڈیل صاحب نے مہاراجہ میسور کے لیے بنایا تھا جسکو سات دن لگانے سے گلاب کے پھول کی سی رنگت ہو جاتی ہے منہ پر سیاہ داغ جھائین پھنسی داد کھاج ہاتھ پاؤن کا پھٹنا بغل مین بدبو دار پسینا وغیرہ تمام تکلیفات کو دور کرکے چہرے کو نرم کر دیتی ہے ـ یہ وہ پوڈر نہین ہے جسکو بازاری عورتین رات کے وقت لگا کر چمک دمک کرلیتی ہین یہ پھولون سے بنایا گیا ہے ـ اسکی خوشبو مہینون جسم سے نہین نکلتی ـ قیمت فی شیشی عہ تین شیشی کے خریدار کو ایک شیشی مفت ـ محصولڈاک

ملنے کا پتہ
محمد شفیق اینڈ کو آگرہ

بندوقین رائفلین ریوالور اور پستولین

ہمارے یہان کم سے کم قیمت پر دستیاب ہوتی ہین ہندوستان کے کسی ریلوے اسٹیشن تک ہم مال کو اپنے خرچ پر پہنچا دیتے ہین اور فرمایشوں پر کمیشن علیحدہ دیتے

فہرست
سلیمان اینڈ کو کراچی کیمپ
سے طلب فرمایئے

باہتمام خواجہ ... الہ صداقت پریس کانپور سے شائع ہوا

The Sadaq at

CAWNPORE

REG-No A 1424

جمال پرتو حق عزم مستقل مین رہی
زبان پر بھی وہی ہو جو تیری دلمین رہی
(احسن سنبھلی)

صداقت

قیمت سالانہ ۳ے ر
ششماہی عہ ر
فی پرچہ ۲ر

اڈیٹر - خواجہ عبد السلام

ہفتہ وار

جلد ۱ | کانپور - چہارشنبہ ۲۴ - جون ۱۹۲۵ء مطابق ۲ ذی الحجہ ۱۳۴۳ھ | نمبر ۱۶

ادبیات

یاد وطن

(از جناب صداقت کلکتہ)

اے وطن سرمایۂ آسائش جان حزین　　اے وطن اے باعثِ لطفِ دلِ اندوہ گین
اے مرے رشکِ چمن اے غیرتِ خلدِ برین　　چھٹ گیا گو تو مگر ہے یاد تیری دلنشین
آہ وہ دن، لوٹتا تھا تیری خاکِ پاک پر
آج یا مین لوٹتا ہون بسترِ غمناک پر

اے مرے تسکین فزائے قلب اے میرے حبیب　　تیری فرقت سے ہوا شوریدہ حال و غم نصیب
ہوگئی چھٹنے سے تیرے اپنی کچھ حالت عجیب　　ہون اسیر قید غربت لوگ کہتے ہین غریب
اب کہان وہ صحبتِ احباب و دورِ جام ہے
اب کہان وہ بزم عشرت وہ مے گلفام ہے

تھا زمانہ دیکھتا تھا مین تری صبحِ بہار　　تیرے گلشن مین سنا کرتا تھا گلبانگ ہزار
تو مرا تھا مہربان اور مین ترا تھا جان نثار　　باعثِ تسکین خاطر تھے ترے لیل و نہار
تیرے ہاتھون کا کھلایا تیری گودی کا پلا
دور بیٹھا یاد کرتا ہے تجھے اک دل جلا

ایک وہ دن تھا تیرے گلشن مین تھا محو خرام　　اپنے ہمجنسون سے کنجون مین ترے تھا ہمکلام
آہ وہ اودی گھٹائین وہ لب جو وقت شام　　دوستون کیساتھ چلنا وہ مے عشرت کے جام
اب کہان آنکھون مین وہ کیف شراب انبساط
اب کہان دلمین سرور بادۂ عیش و نشاط

اب کہان وہ تختۂ گل اور وہ گلکاریان　　ہمصفیران چمن کی اب کہان بیباکیان
اب کہان ہاتھون مین پھولون سے لدی وہ ڈالیان　　وہ نسیم روح پرور کی کہان اٹکھیلیان
اب کہان تسکین فزا وہ جنبشِ بادِ سحر
جس سے پاتا تھا تشفی یہ دلِ شوریدہ سر

یاد آتی ہے وطن تیرے گلستان کی بہار　　وہ چمن وہ گل وہ نخلِ پرثمر وہ سبزہ وار
زمزمے مرغِ خوش الحان کے کنجِ خوشگوار　　وہ نسیم جانفزا وہ ابر وہ ہلکی پھوہار
وہ ضیائے آتشِ گل جلوۂ افروزِ نشاط
وہ فروغِ حسنِ گلشن شمعِ بزمِ انبساط

چھاؤن مین تارون کی چلنا گھر سے وہ پچھلے پہر　　وہ ترانہ سنجیان کوئل کی اک اک شاخ پر
وہ فضائے آسمان وہ وقت وہ بادِ سحر　　وہ قبائے سبز سے ملبوس نخلِ پرثمر
وائے حسرت اب نہین ملتا وہ لطفِ زندگی
کیا پڑی ہے جو بجھائے کوئی اس دلکی لگی

عالمِ غربت مین آجاتی ہے جب یادِ وطن　　خون رو دیتا ہے بس یہ خانہ بربادِ وطن
آنکھین کہتی ہین دکھا دے کوئی بنیادِ وطن　　کان کہتے ہین سنا دے کوئی رودادِ وطن
مثلِ پروانہ تپان ہون انجمن کے واسطے
صورتِ بلبل ہون نالہ کش چمن کے واسطے

گو بہرصورت وہی ہین انجم و چرخ و زمین　　لیکن اب مین آہ وہ دلبستگی مطلق نہین
ہین مناظر تو کہان لیکن ادائے دلنشین　　پیکرِ حسنِ ازل دکھلا مرے ناز آفرین
اب فضائے چرخ مین وہ ناز و رعنائی کہان
ہوگیا نظرون سے لطفِ زندگی گویا نہان

کیون نہین ہے باعثِ تسکین یہ گلگشتِ چمن　　ہوگیا کیون گلستان اپنے لیے دار المحن
بزمِ قدرت کے مناظر ہوگئے کیون دل شکن　　کیون نسیم جانفزا لاتی نہین بوئے وطن
ایک چھٹنے سے وطن کے آہ سب کچھ چھٹ گیا
منزلِ غربت مین نقدِ لطفِ دنیا لٹ گیا

گو جدائی مین وطن کی دل نہین لگتا کہین　　مشغلہ کوئی بہلنے کا نظر آتا نہین
بحرِ غم مین ہوچلا دل کا سفینہ تہ نشین　　پھر بھی سرگرم فغان کیون ہے دلِ اندوہگین
گر سلامت رہگیا یہ جذبۂ حبِ وطن
مثلِ بلبل اے صداقت دیکھ ہی لینگے چمن

(آفتاب)

۷۸۶

ہفتہ وار

صداقت

چہارشنبہ ۲۴ رجون سنہ ۱۹۲۵ء

آہ! مسٹر داس

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد

"اگر حب وطن جرم ہے تو مین مجرم ہون" داس "

" آج یہان کھڑے ہو کر مین اعلان کرتا ہون کہ اگر میری آزادی کے لیے میری زندگی چھوڑنے کی ضرورت ہے تو مین ایسا کرنے کے لیے تیار ہون " "

داس

ہندوستان کی مقدس سرزمین سے جو عظیم الشان واجب التنظیم، قابل تقلید، ہستیان نمودار ہوئی ہین، انمین مسٹر داس کا نام ہمیشہ اول رہے گا۔ اور وہ شمع وطن پر جلنے والے پروانون مین ہمیشہ ممتاز سمجھے جائین گے۔ اگرچہ بھارت ماتا کی گود مین بڑے بڑے محب وطن، مصلح، ایثار مجسم، اور فنا فی القوم و ملک ہستیان اس سے پہلے بھی وقتاً فوقتاً آفتاب و ماہتاب بنکر ہند کے مطلع پر نمودار ہوئی ہین مگر صوبہ بنگال کا یہ ایثار مجسم یعنی مسٹر داس کا ثانی نہ صرف ہندوستان بلکہ دیگر ممالک مین بھی مشکل سے ملے گا۔

ہمعصر ہمدرد دہلی نے جو مضمون مرحوم داس پر لکھا ہے اسکی چند سطرین ناظرین کے مطالعہ کے لیے درج ذیل ہین:۔

"آج داس ایک ایسی دنیا مین براج رہے ہین جہان نہ سوراج کے حصول کی فکر ہے نہ بنگال آرڈیننس کا غم نہ لارڈ لٹن سے مقابلہ ہے نہ لارڈ برکن ہیڈ سے گفت و شنید وہان نہ دو عملی حکومت ہے، نہ وزارت، نہ کونسل ہے نہ سوراج پارٹی نہ تخریب کا قضیہ ہے، نہ تعمیر کا جھگڑا، داس ہین اور اُن کا پیدا کرنے والا اور مارنے والا، اب اُنہین آیندہ کی کوئی فکر نہین، جو کچھ ہے ماضی کا حساب ہے، اب نہ وہ کسی کے کام آسکتے ہین نہ کوئی اُنکے کام آسکتا ہے، وہ دار الابتلا سے ایک ہی چھلانگ مین نکلکر دار الجزا مین پہونچ گئے۔ لیکن ہم، جنہین وہ چھوڑ کر سدھار گئے، ابھی تک اسی دار الابتلا مین ہین"

مہاتما گاندھی کے بعد ہندو مسلمانون کے آپ یکسان معتمد تھے اور مسلمانون کے ساتھ جو آپ نے احسانات کیے ہین اُن کو مسلمان کبھی نہین بھول سکتے ہین۔

مہاتما گاندھی کے بعد ہندوستان مین آپ ہی کی ہستی تھی جسپر ہندو مسلمانون اور گورنمنٹ سب کی نظرین لگی ہوئی تھین، آپ کی شخصیت آپ کے اوصاف، آپ کا ایثار، آپ کی خودداری، آپ کی حب الوطنی، آپ کی فیاضی، کا دشمن بھی اعتراف کر رہے ہین، صرف دس سال کی مختصر سیاسی زندگی مین آپنے جو زبردست شخصیت کا درجہ حاصل کرلیا وہ ایک معجزہ ہے ہزارون آپ کی پیروی کرنا باعث عزت سمجھتے تھے اور بہت سے آپ سے اتفاق نہ کرتے تھے لیکن آپ کی شخصیت سب پر اثر ڈالتی تھی آپ کی حب الوطنی، ایثار، اور آزادی کی لگن، لیڈری کے اوصاف ہمیشہ یادگار رہین گے، آپکی فیاضی عدیم المثال رہیگی یہ ملک کی بڑی بدقسمتی ہے کہ صرف ۵۵ سال کی عمر مین اور خصوصاً ایسے وقت جب آپکی ملک کو سخت ضرورت تھی آپنے دنیا سے منہ موڑا، جس طرح آپ کی زندگی صدیون تک یادگار رہیگی، اوسی طرح وہ عزت بھی جو آپ کو مرنے کے بعد نصیب ہوئی ہے یادگار رہیگی۔

خاص کلکتہ مین چار لاکھ آدمیون کا جنازہ کے ساتھ ہونا سارے ملک مین ماتمی جلسے ہونا اور ملک کے ہر شخص کی طرف سے ماتم کا اظہار ہونا اور لنڈن مین ایک ماتمی جلسہ کا ہونا یہ سب آپکی ہر دلعزیزی کا بین ثبوت ہین۔

ذیل مین ہم آپ کی زندگی کے مختصر حالات درج کرتے ہین۔

مسٹر داس کے حالات زندگی

دیش بندھو چیترنجن داس کا موروثی وطن موضع تیلر باغ پرگنہ وکرم پور ضلع ڈھاکہ، تھا آپ کے دادا جگ بندھو داس وکرم پور مین مختاری کرتے تھے آمدنی اچھی تھی لیکن مخیر ایسے زبردست تھے کہ دولت جمع نہ کرسکے آپ کے والد مسٹر بھون موہن داس کلکتہ ہائی کورٹ کے اٹرنی تھے، آپ شوشیل کام کرنے والے اور اخبار نویس تھے، سنہ ۱۸۷۰ء مین مسٹر داس پیدا ہوے آپ کے چھوٹے بھائی پی۔ آر داس پٹنہ ہائی کورٹ کے جج ہین، مسٹر داس نے کلکتہ یونیورسٹی سے ڈگری حاصل کرکے ولایت جاکر سول سروس کا امتحان پاس کیا لیکن جب نوکری نہین ملی تو آپ بیرسٹر ہوکر واپس آے اور کلکتہ مین بیرسٹری شروع کی، زمانۂ قیام انگلستان مین آپ نے مسٹر دادا بھائی نوروز جی کو ممبر پارلیمنٹ بنانے مین بہت کام کیا تھا، اس کوشش کی بدولت انگلستان و ہندوستان مین آپکی اچھی شہرت ہوئی، کلکتہ مین آپ کی مالی حالت بہت خراب تھی اور نتیجہ یہ ہوا کہ آپ کے والد کو دیوالیہ بننا پڑا لیکن آپ نے بعد کو اپنی کمائی سے کوڑی کوڑی اس قرض کی ادا کردی سنہ ۱۹۰۷ء مین آپ نے بڑی بے خوفی اور عقلمندی سے آٹھ ماہ تک برابر لڑنے کے بعد مسٹر آربند و گھوش کو بے گناہ ثابت کراکے چھڑا لیا اسکے بعد آپ کی بیرسٹری خوب چمکی، آپ نے لاکھون روپے پیدا کیے اور نیک کامون مین صرف کیے،

علی پور کے مقدمہ کے بعد آپ نے بہت سے سیاسی مجرمون کے مقدمے لڑے اور اُنکو بچایا۔

آپ نہ صرف ایک زبردست بیرسٹر تھے بلکہ آپ ایک اعلیٰ درجہ کے ادیب بھی تھے اور شاعری سے بھی آپ کو شوق تھا آپ کی بعض کتابین بنگالی لٹریچر کی زیب و زینت سمجھی جاتی ہین،

مسٹر داس کی سیاسی زندگی سنہ ۱۹۰۵ء تقسیم بنگالہ کے وقت سے شروع ہوتی ہے، آپ شروع سے گرم پارٹی کے حامی تھے لیکن سنہ ۱۹۱۷ء مین کلکتہ کانگرس کے وقت سے آپ گرم پارٹی مین علانیہ شامل ہوگئے اور اس گروہ کے مسلمہ لیڈر بن گئے۔

رولٹ قانون اور پنجاب کے واقعات کے بعد کلکتہ کانگرس مین آپنے نان کوآپریشن کی مخالفت کی تھی، لیکن ناگپور کانگرس مین آپ نے مہاتما گاندھی کے اصولون کو قبول کرلیا۔

پچاس ہزار روپیہ ماہوار کی آمدنی پر لات مار کر آپ ملک کے لیے سنیاسی بن گئے سنہ ۱۹۲۱ء مین آپ کو چھ ماہ کی سزا ہوئی اور آپ کے لڑکے کو بھی چھ ماہ کی سزا ہوئی،

بعد کو آپ کا عقیدہ نان کوآپریشن سے ہٹ گیا اور گیا کانگرس کے بعد آپ نے سوراجیہ پارٹی کی بنیاد رکھی اور کونسلون مین داخل ہونا طے کیا، حالانکہ کانگرس نے اسکو نامنظور کردیا تھا مگر کانگرس کے خاص اجلاس دہلی مین مولانا محمد علی اور مسز سروجنی نائیڈو کی کوشش سے آپ کا پروگرام منظور ہوگیا، اور دونون پارٹیون مین صلح ہوگئی،

انتخاب کونسل بنگال مین آپ کی پارٹی کو بڑی کامیابی ہوئی آپ نے منسٹرون کے عہدہ کو نامنظور کردیا اور وزیرون کی تنخواہ بار بار نامنظور کراکے دو عملی حکومت کے خاتمہ پر گورنمنٹ کو متوجہ کردیا۔

آپ نے کلکتہ کارپوریشن پر قبضہ کیا اور پہلے لارڈ میئر ہوے ہندو مسلم پیکٹ آپ نے ایسے انصاف سے بنایا کہ لوگ آپ کی منصف مزاجی کے قائل ہوگئے۔

بنگال کونسل مین آرڈیننس بل کو آپ نے ٹھکرادیا اور وہ سرکاری کوشش سے بھی پاس نہ ہوسکا۔

پچھلے سال آپ فارورڈ اخبار کے ایڈیٹر تھے،

آپ نے اپنی کل جائداد وقف کردی تھی،

دو عملی حکومت کو برباد کرنے کے لیے جو کوشش آپ نے کی تھی اوس کا نتیجہ آپ کی موت سے ایک دن پہلے نکل آیا تھا ۱۵ رجون کو ریفارم اسکیم کا بنگال مین خاتمہ ہوا اور ۱۶ رجون کو آپ نے اس عالم فانی خیرباد کہا۔

" خدا مغفرت کرے عجب آزاد مرد تھا "

بیکس ہندوستان کی بہت سی امیدین دیش بندھو داس کے دم سے وابستہ تھین۔ لیکن ان کے بے وقت انتقال نے سب پر پانی پھیر دیا افسوس

" روے گل سیر ندیدیم بہار آخر شد "

خوابی تاریخ

واقعات آیندہ کا دلچسپ تخمینہ

اسلام کا عالمگیر غلبہ

آنکھ جو کچھ دیکھتی ہے لب پہ آسکتا نہین
محو حیرت ہون کہ دنیا کیا سے کیا ہو جائیگی

سنہ ۱۹۷۵ء کا واقعہ ہے کہ ایک مسلمان پروفیسر ماہر تاریخ حاضرہ نے شہر لاہور کی یونیورسٹی مین اسلام کی نشاۃ ثانیہ پر ایک لکچر دیا۔ ذیل مین اس کا خلاصہ دیا جاتا ہے:-

سنہ ۱۹۲۸ء کی ہولناک جنگ کے نتائج

وہ محشر خیز جنگ جو سنہ ۱۹۲۸ء مین شروع ہوئی اور چار سال تک جاری رہی اور دنیا کو خون مین نہلا گئی اس سے کرۂ ارضی مین عجیب و غریب انقلاب رونما ہوے۔ سنہ ۱۹۲۷ء مین برطانوی حکومت نے آخری لمحے مین عقلمندی سے کام لیا، اور اپنی اسلام سے متعلق روش مین زبردست تبدیلی پیدا کر لی تمام اسلامی علاقے جن پر وہ اقتدار جمائے ہوے تھی چھوڑ دیے یہانتک کہ سوڈان سے بھی انگریزی فوجین بیک بینی دوگوش نکل گئین اور وہ مصر مین شامل ہوگیا جو اسوقت بالکل آزاد و خودمختار تھا اور اسمین حکومت جمہوری قائم تھی جسکے صدر سعد زاغلول پاشا تھے مصر نے اپنی آزادی کے عہدنامے مین یہ شرط تسلیم کر لی تھی کہ برطانوی مفاد متعلقہ نہر سویز کا لحاظ کیا جائیگا فضائی آمدورفت کے سلسلہ مین نے نہر سویز کی اعجازی اہمیت کو بہت کم کر دیا تھا اور ارباب برطانیہ نے نہایت عقلمندی سے کام لیتے ہوے ترکی، ایران، افغانستان، اور جمہوریہ حجاز کے ساتھ عہدنامے کر لیے تھے جمہوریہ حجاز مین اسوقت فلسطین کے صوبے شامل تھے اور اسکے پہلے صدر شیخ السنوسی تھے ان عہدناموں مین زمانہ جنگ مین ہوائی رستون کا اجارہ برطانوی حکومت کے لیے دیدیا گیا تھا اور وہابی، ایرانی، ترکی اور افغانی، جنگی ہوائی جہاز دنی جنگ کے دوران مین ہوائی رستون پر پہرہ دیا اس جنگ مین مسلمان حکومتون نے کوئی حصہ نہین لیا تھا بجز اسکے کہ برطانیہ کو اپنے ملکون کی فضا مین ہوائی جہاز لیجانیکی اجازت دیدی برطانیہ کی قبل از جنگ روش مین تبدیلی سے تھوڑا پہلے شام فرانس کے خلاف اُٹھ کھڑا ہوا اور اسکی وجہ یہ ہوئی کہ امیر عبدالکریم کی فرانس کے خلاف جنگ مین تندار کامیابی سے انکے حوصلے بڑھ گئے امیر عبدالکریم موصوف لائق تبریک ظفرمندی کے بعد مسلم شمالی افریقہ کی جمہوریہ کے صدر بنگئے جو ٹیونس، الجزائر، ریف، اور طرابلس، کے صوبون پر مشتمل تھی، جنگ ایک نہایت عجیب حالت مین ختم ہوئی جس مین یورپی سلطنتین جاپان اور امریکہ بالکل بے دم ہو کر رہگئین لیکن اسلامی سلطنتین جنھون نے خود کو تازہ دم رکھا تھا کوس لمن الملک الیوم بجا رہی تھین اور آپس مین سب خلیفۂ مکہ کے مشترک اقتدار کے ماتحت یکجان و یکجہت تھین تاہم اسلامی دنیا نے اپنے مابعد جنگ کی طاقت سے کوئی ناجائز فائدہ نہین اُٹھایا بجز اس بات کے اقرار کے کہ شمالی ہند اور دکن برطانوی مملکت کا خودمختار حصہ ہون اور اس امر کا پختہ وعدہ لینے کے بعد کہ مسلمان فوجین کسی حال اور کسی موقع پر مسلمانون سے کہین دنیائے اسلام مین نبرد آزما نہ کروائی جائینگی، افریقہ، اور ایشیا کی متحدہ اسلامی قوتون نے برطانیہ کو اور کسی طرح پریشان نہین کیا تھا روس سے اسلامی متحدہ قوت نے مطالبہ کر کے وسط ایشیا کے مسلمانون کی آزادی کا تحفظ کر لیا تھا اور تمام روس مین تبلیغ اسلام کا حق محفوظ کر لیا تھا جس کا قدرتی نتیجہ یہ ہوا کہ بولشویک نے اپنے دہریہ پن کے غیرفطرتی عقائد کو چھوڑ کر فطرتی قانون اسلام قبول کر لیے۔

اتحاد اسلامی کے زبردست اثرات

لیکن افریقہ اور ایشیا کی اسلامی متحدہ سلطنتون کے رعب و وقار قوت و شوکت اور دنیا مین امن و امان کے قیام سے چند خاص زبردست نتائج برآمد ہوے، تھکی ماندہ اور تباہ حال یورپی اقوام اپنی حالت سنوارنے اور مادی اصلاح کے لیے اب مشرق کی جانب نگاہ استمداد اٹھانے لگین۔ صرف دارالاسلام کے کارخانے اور مصانع ہی جنگ مین تباہ ہونے سے بچ گئے تھے اسلامی سلطنتون اور تاجرون نے برباد شدہ ملکون کو بغیر سود کے روپیہ قرض دیا جس سے ان لوگون نے مسلمانون کی مصنوعات خریدے۔ اور اس طرح مسلم اقوام کی دولت اور فلاح بہت سرعت سے ترقی کر گئی۔ علم و حکمت مین بھی مسلمانون ہی نے دنیا کی رہنمائی کی اور کابل، طہران، دہلی، قاہرہ اور قسطنطنیہ کے اسلامی دارالعلوم (یونیورسٹیون) کے وقار نے لاکھون یورپی طالب علمون کو اپنی طرف کھینچ لیا، یہ ایک قدرتی بات تھی کہ ان تشنگان علم کے دلون مین اسلام سے حسن ظن پیدا ہوا چنانچہ ان مین سے لاکھون حلقہ بگوش اسلام ہوگئے یا اپنے ملکون کو ایسے جذبات لیکر واپس گئے کہ اُنھون نے لوگون کو تلقین کی کہ مبلغین اسلام کی باتین کان دھر کے سُنین۔

پاپائے رومہ مسلمان ہوگیا

چونکہ عیسائیت جنگ کی طول طویل تباہی مین زندہ نہ رہ سکی تھی جو اسکے پوپ اور پادری دور کرنے سے قاصر رہے تھے بلکہ جنگ بپا کرنے کے موجب ہوے تھے اس لیے اسلام کی مخالفت نہوئی اور وہ اس علاقہ مین جسے عیسائی دنیا کہا جاتا تھا قرن اول سے بھی زیادہ تیزدستی اور سرعت سے پھیل گیا جب پاپائے رومہ نے نہایت غیرمتوقع طور پر دلچسپ طریقہ سے سینٹ پیٹر کے بڑے گرجاگھر مین اسلام قبول کر لیا تو دنیا نے کہا کہ اس نے آرچ بشپ آف کنٹربری سے زیادہ عقلمندی کا ثبوت دیا جو ویسٹ منسٹر ایبے مین خودکشی کر کے ہلاک ہوگیا۔ یونان کے کرٹ گرجے کے بطریق کو جب کہ وہ ایتھنز مین سیاحت کے لیے آیا تو دہریہ عوام نے سنگسار کر کے موت کے گھاٹ اُتار دیا۔

مہاتما گاندھی مسلمان ہوگئے

اسی طرح ہندوستان مین بھی دلچسپ انقلاب رونما ہوا۔ مہاتما گاندھی کے مسلمان ہو جانے اور سنہ ۱۹۳۲ء مین حج بیت اللہ کرنے کے بعد لالہ لاجپت رائے اور پنڈت مدن موہن مالویہ دو ہندو شورش پسندون کو سر فضل حسین گورنر پنجاب (از غایت سنہ ۱۹۳۱ء تا سنہ ۱۹۳۶ء) نے لاہور کے پاگل خانہ مین نظربند کر دیا۔ یہ کام چند غیرملکی مقتدر حضرات کے بورڈ کے مشورہ پر کیا گیا تھا لیکن بہت سے ہندون نے انکے مجنونانہ خیالات پر اصرار کیا اور خفا ہو کر ایک سازش کی جسکو سازش گوالمنڈی کہتے ہین اس سازش کا ایک فرعی نتیجہ ایک نئے اور وسیع پاگل خانہ کی صورت مین رونما ہوا کیونکہ تمام سازشیون کی تعداد کئی ہزار تھی یہ لوگ سازش بغاوت کے مجرم پائے گئے اور ڈاکٹری معائنہ نے انھین پاگل قرار دیا۔

ہندوستان نے جنگ مین کوئی حصہ نہ لیا تھا۔ جاپان نے حملہ آور ہونے کی کوشش کی لیکن ناکام ہوا اور یہ ملک بالکل محفوظ اور خوشحال رہا۔ ہندومت تھوڑے عرصہ مین ڈاکٹر مونجے کی موت کے بعد بالکل فنا ہوگیا۔ اور مولانا گوہر علی کشمیری (جو کسی زمانہ مین پنڈت موتی لال نہرو کہلاتے تھے) شیخ الاسلام سر محمد اقبال کے حکم سے اسوقت کے مدیر مسلم آوٹ لک کو کافر کہنے کی پاداش مین دو مرتبہ سزایاب ہوے۔

عجائب گھر لاہور کی سیر

جو لوگ آج عجائب گھر لاہور کی سیر کو جائین گے......

پُرانے زمانہ کی بقیہ چیزین انکے دیکھنے مین آئینگی مثلاً ٹرہیون اور بندے ماترم کے نسخے جنھین گوالمنڈی سازش کے بعد ضبط کر لیا گیا۔ سوامی شردھانند کا گیروا لباس۔ یہ شخص آخری سوامی تھا برہمن بیل۔ اس آخری شخص کا مصالحہ لگا ہوا جسم جو خود کو آخری اچھوت سمجھتا ہوا مرا اور اس شخص کا جسم جو خود کو آخری پکا برہمن سمجھتا ہوا ہلاک ہوا، اسکے علاوہ وہان ایک انگریز بیوروکریٹ کا جسد بیجان بھی دلچسپی کا سامان ہے۔

لکچر کے اس حصہ پر ہماری آنکھ کھُل گئی (مسلم آوٹ لک لاہور)

ہندو مسلمانون مین عجیب و غریب جھگڑا

مہاتما گاندھی کا میزبان ہندو ہے یا مسلمان

باریسال ۱۳ رجون مہاتما گاندھی کل مدناپور سے یہان تشریف لائے مہاتما گاندھی کے جائے قیام کے متعلق نہایت سخت اختلاف پیدا ہوگیا ہے استقبالیہ کمیٹی نے آپکے قیام کے لیے بابو رسوائی کمار دت آنجہانی کا مکان تجویز کیا ڈسٹرکٹ بورڈ کے مسلمان صدر کی خواہش یہ ہے کہ مہاتماجی ایک مقامی زمیندار کے ہان قیام کرین جو خاص طور پر اس غرض کے لیے دارجلنگ سے تشریف لائے ہین، ہندون کے جذبات اس سلسلہ مین بہت برانگیختہ ہو رہے ہین اور شہر مین عام طور پر یہ چرچا ہے کہ قیام کے سلسلہ مین جو کچھ بھی ہوگا اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ ایک فرقہ مہاتماجی کی تشریف آوری کے سلسلہ مین جو تقریبین ہونگی شریک نہ ہوگا۔

شہر مین بہت جوش و خروش کا اظہار کیا جا رہا ہے اگرچہ آپ تقریباً پانچ سال بعد دوسری یا تیسری مرتبہ یہان تشریف لا رہے ہین۔ تاہم آپ کے درشنون کے لیے ہزارون گاؤن والے آگئے ہین۔

افغانستان مین اطالوی انجنیر کا قتل

حکومت اطالیہ کے مطالبات

رومہ ۱۳ رجون موسیو مسولینی افغانی سفیر کے سامنے نوٹ پیش کر رہے ہین جس مین موسیو پیپرنو اطالوی انجنیر کے قتل کے خلاف احتجاج کیا گیا ہے جس پر الزام لگایا گیا ہے کہ اس نے ایک افغانی سپاہی کو قتل کر دیا ہے اس جرم کا ارتکاب اُس نے گذشتہ سال مین کیا تھا اور ۲ رجون کو اُسے سزا دی گئی۔ ذیل کے مطالبات پیش کیے گئے ہین۔

(۱) اس قتل کے خلاف کابل مین پبلک مظاہرے منعقد کیے جائین

(۲) افغانی وزیرخارجہ اطالوی سفارت خانہ کی طرف افغانی سپاہیون کے ساتھ جاکر اطالوی جھنڈے کو سلام کرے۔

(۳) چار لاکھ پونڈ اٹلی کو تاوان دیا جائے۔

(۴) پیپرنو کی زندگی کو بچانے کے لیے جو روپیہ دیا گیا تھا اس کو واپس کر دیا جائے۔

بنگال کے سیاسی قیدیونکی فاقہ کشی

اطلاع ملی ہے کہ برہان پور (بنگال) جیل مین بنگال کے جابرانہ قانون کے ۳۷ قیدیون نے مقاطعہ جوعی کر دیا ہے اور گذشتہ ۵ روز سے انھون نے کھانا نہین کھایا۔

برقیات

چین مین بدامنی

حکومت برطانیہ کے خلاف زبردست مظاہرے

پیکن ۱۵ جون آج بعد از دوپہر زبردست مظاہرے ہوے جلوس مین طلبا، تاجر، دوکاندار، اور مزدور پیشہ شریک تھے سب ملکر چین کے دفتر خارجہ کے طرف گئے اور مطالبہ کیا کہ حکومت برطانیہ سے اپنے تعلقات منقطع کردینے چاہین اور ہانکو کی سول حکومت کے نام احکام نافذ کردے کہ برطانیہ کو جو مراعات دی گئی ہین ان پر قبضہ کرلے

حادثہ شنگھائی کے متعلق دیوان عام مین بیان

لنڈن ۱۵ ر جون مسٹر بالڈون نے مسٹر سکیڈ انلڈ کو دیوان عام مین یقین دلایا کہ حکومت شنگھائی کے بلوؤن کی روک تھام کرنے کے لیے دوسری دول کے ساتھ ملکر کام کر رہی ہے یہ حادثہ مشرق بعیدہ مین سب سے بڑا بین الاقوامی جھگڑا ہے۔

لارڈ ایلینبی کی روانگی

لنڈن ۱۵ ر جون لارڈ ایلینبی اور انکی اہلیہ پورٹ سعید سے جہاز مین سوار ہو کر روانہ ہوے بارہ ہوائی جہاز ان کے ہمراہ تھے۔

بنگال مین دوعملی کا تعطل

باقی صوبون مین بھی اسکو نافذ کیا جاے

لنڈن ۱۵ ر جون "مارننگ پوسٹ" بنگال مین دوعملی کے تعطل پر مسرت کا اظہار کرتا ہے اور لکھتا ہے کہ دوسرے صوبے جہان مانٹیگو اسکیم کا نتیجہ اچھا نہین نکلا اور اس مین کامیابی نہین ہوئی وہان بھی اس کا نفاذ کیا جاے۔

اٹلی کا الٹی میٹم افغانستان کو

روما ۱۹ ر جون دار العوام مین نائب وزیر خارجہ نے بیان کیا کہ حکومت نے افغانستان کی بنک کی ضمانتین ضبط کرلی ہین اور آلات حرب کا سامان جو افغانستان روانہ ہوچکا ہے اس پر قبضہ کرلیا ہے۔ وزیر خارجہ نے فرمایا کہ حکومت اٹلی کی عزت و وقار کی حفاظت مین، انتہائی مستعدی سے کام لے گی۔

غازی عبدالکریم کے شرائط صلح

لنڈن ۱۷ ر جون امیر المجاہدین ریف محمد بن عبدالکریم نے اخبار ٹائمز کے نامہ نگار مقیم طنجہ کی وساطت سے اعلان کیا ہے کہ وہ فرانس سے مصالحت کرنے کے لیے فوراً تیار ہین لیکن گفت و شنید کی بنیاد اس امر پر ہوگی کہ ریف کی آزادی و خودمختاری کو حقیقی طور پر تسلیم کرلیا جاے۔ اگر گفت و شنید مین کامیابی نہ ہوئی تو وہ آخری دم تک جہاد جاری رکھین گے۔

فرانس و ہسپانیہ کی کانفرنس

پیرس ۱۸ ر جون فرانس و ہسپانیہ کے مابین ایک کانفرنس بمقام میڈرڈ اسلیے شروع ہوگئی ہے کہ علاقہ ریف کے متعلق کیا منتہ کہ

ہندوستان

ہندوستان کے سب سے بڑے سیاسی مجاہد

مسٹر سی۔ آر۔ داس کا انتقال

دار جلنگ ۱۶ ر جون آج شام کو ساڑھے پانچ بجے کے قریب مسٹر سی آر داس نے انتقال کیا۔

مسٹر داس کی لاش کلکتہ مین

چار لاکھ آدمیون کا مجمع

کلکتہ ۱۸ ر جون آج صبح کو مسٹر داس کی لاش دار جلنگ سے یہان پہونچی اور اسکو گاڑی سے مہاتما گاندھی مولانا ابوالکلام آزاد۔ ہمندر ناتھ گپتا۔ سر پی۔ سی۔ راے۔ اور مسٹر داس کے فرزند ارنجن داس نے اتارا ٹرین ڈیڑھ گھنٹہ لیٹ پہونچی یعنی بجاے ۶ بجے کے ۷½ بجے صبح پہونچی لیکن لوگ ۲ ہی بجے سے اسٹیشن پر پہونچ گئے تھے اور ۶ بجے تک ۴ لاکھ آدمیون کا مجمع ہوگیا ٹریم اور تمام قسم کی گاڑیون کی آمد و رفت بہت پیشتر سے موقوف ہوگئی تھی مسٹر داس کی لاش میونسپل آفس اُنکے مکان اور کانگرس آفس سے ہوتی ہوئی گھاٹ پر جلانے کے لیے اتار کا گئی۔ بہت سی دوکانین بند کردی گئی تھین اور تمام میونسپل دفاتر مین تعطیل تھی۔ ارتھی کو اسٹیشن سے گھاٹ تک پہونچانے مین آٹھ گھنٹے صرف ہوے۔ گاندھی جی مجمع مین کچلتے کچلتے بچ گئے۔

باہمی پیغامات

مولانا محمد علی کا تار

بنام مسز سی۔ آر۔ داس۔

پیاری بہن، میری بیوی، اور بچون، اور میری طرف سے اس اندوہناک وفات پر دلی تعزیت قبول فرمایے، ہمارے دل آپ کے غم و الم مین کڑھتے ہین مگر مین آپ سے التجا کرتا ہون کہ آپ اس بات کو فراموش نہ کرین کہ یہ صرف آپ ہی کا غم نہین ہے بلکہ تمام قوم کا غم ہے مجھے بھی آپ کی ہمدردی کی ضرورت ہے کیونکہ آپ کو بھی معلوم ہے کہ وہ میرے کیسے دوست تھے خدا ہم سب کو تسکین اور صبر دے۔

والیسراے کا پیغام تعزیت

کلکتہ ۱۷ ر جون ہز اکسیلنسی نے ذیل کا تعزیت نامہ مسز داس کی خدمت مین روانہ کیا ہے۔

مجھے آپ کے شوہر کی وفات کی اطلاع ابھی ابھی ملی ہے مجھے اس کا نہایت ہی افسوس ہے اس مصیبت مین مجھے آپکے ساتھ پوری ہمدردی ہے،۔

مہاتما جی کا تار

بنام مولانا محمد علی

دیش بندھو داس رخصت ہوگئے مشیت ایزدی پوری ہوکر رہتی ہے صرف وہی سب سے بڑا ہے۔

مسٹر ایس۔ بی تھامبے صدر سی پی کونسل کا تار

بنام مسز داس،

ہم ناگپور لیجس لیٹو کونسل کے ممبران آپ کی اس محرومی پر دلی رنج کا اظہار کرتے ہین، ہندوستان سے آج ایک بے غرض اور مخلص کام کرنے والا اٹھ گیا جس نے ہندوستان کو دوسری قومون کے ہم پلہ کرنے کی بڑی کوشش کی۔

مولانا شوکت علی کا تار

بنام مسز داس

آپ کی اور ہندوستان کی اس محرومی کی خبر سنکر بہت رنج ہوا۔ آج ہندوستان کا بڑا رہبر اور سپاہی اٹھ گیا مسلمان اور حامیان خلافت دونون اس رنج و غم مین آپکے شریک ہین۔

مسز داس کا پُر درد پیام شکر گذاری

مسز سی۔ آر داس نے مندرجہ ذیل پیام شائع کیا ہے جو حیرت خیز جذبہ ماتم میرے شوہر کے انتقال پر ظاہر کیا گیا ہے اور جو ہمدردی میرے اور میرے خاندان کے ساتھ ظاہر کی گئی ہے اس نے ہم لوگون کے رنج و غم کو بہت کم کر دیا ہے اور زندگی کو قابل برداشت بنا دیا ہے مجھے بہت سے ممالک کے لوگون کے پیغامات موصول ہوے ہین۔ امرا اور غربا نے یکسان طور پر پیام بھیجے ہین، جنوبی افریقہ، فرانس، اور انگلستان تک سے میرے پاس پیغامات آے ہین اور اب بھی چلے آرہے ہین وہ عظیم جلوس جو میرے شوہر کی لاش لیکر جا رہا تھا اُس کا ایک نظارہ مین نے دیکھا تھا میرے لیے یہ قطعاً ناممکن ہے کہ مین تمام پیغامات روانہ کرنے والون اور اظہار ہمدردی کرنے والون کا فرداً فرداً شکریہ ادا کرون اس لیے مین اخبار کے ذریعہ سے یہ موقع حاصل کرتی ہون اور ہز اکسیلنسی والیسراے ہز اکسیلنسی گورنر اور تمام ان دوستون کی شکرگذاری کا اظہار کرتی ہون جنھون نے اپنی ذاتی حیثیت مین یا کسی کی نیابت کرتے ہوے پیغامات روانہ کیے ہین مین اپنے ان غریب ہم وطنون کا شکریہ ادا کرتی ہون جو بیشمار طریقہ سے میرے شریک رنج و غم ہوے ہین۔ مین جانتی ہون کہ میرے شوہر کو ان سے اپنے عزیز و اقارب کی طرح محبت تھی۔ ہم لوگ یعنی انکے خاندان کے افراد آج ان عظیم عام مظاہرون کی صورت مین اس محبت و خدمت کے قیمتی ثمرات حاصل کر رہے ہین مین حکام ریلوے کی بھی شکرگزار ہون کہ انھون نے میرے شوہر کی پاک لاش کو لانے مین سہولتین بہم پہونچائین یہ معلوم کرکے مجھے انتہائی غم ہوا تھا کہ جسوقت جلانے کے لیے گھاٹ جا رہی تھی تو اس عظیم مظاہرہ کی وجہ سے راستہ مین دو تین حوادث پیش آئے۔ مین ان لوگون کے ساتھ جنھین ان حوادث کی وجہ سے زخم آے اظہار ہمدردی کرتی ہون اور اگر وہ لوگ جن کے عزیزون کو نقصانات آے ہین۔ انکے پتہ میرے پاس روانہ کردین تو مین انکی احسانمند ہونگی

(بسنتی دلوی)

مہارانی دتیا کا انتقال

دتیا کی اطلاع مظہر ہے کہ ۱۶ ر جون کی شام کو ریاست دتیا کی بڑی مہارانی صاحبہ کا دتیا مین انتقال ہوگیا۔

ہندوستان سے افغانستان کو تار

شملہ ۱۳ ر جون ۱۹۲۵ء سے تار کی شرح ہندوستان سے افغانستان کو ۳ ر فی لفظ ہوگی۔

مقامی خبرین

جلسہ ماتم شیر بنگال، تاج ہند، بے بدل مدبر، مسٹر داس کی وفات پر دارجلنگ سے اٹھا ہوا کہرام کلکتہ سے ٹکرا کر سارے ہندوستان مین پھیل گیا لیڈر نے یہ خبر کانپور مین بھی پہونچائی ۱۶ ارجون کو آپ نے انتقال کیا اور ۱۷ ارجون کو یہان خبر پہونچی اور ۱۸ ارجون کو شہر مین ہرتال منائی گئی اور شام کو خوردمحل پارک مین عام ماتمی جلسہ ہوا۔ آدمیون کے اجتماع کے ساتھ ساتھ آندھی کے جلے اور بادلون جمگھٹ بھی جلسہ کی رونق بڑھانے کے لیے جمع ہو گئے تھے بادل بہت دیر تک سے بھرے کھڑے تھے اور بسور رہے تھے۔ مگر مسٹر نراین پرشاد نگم کی صدارتی تقریر سنکر ضبط نہ کر سکے اور پھوٹ پھوٹ کر اس قدر روے کہ عوام سیلاب کے ساتھ بہ نکلے امسٹر نگم نے مسٹر داس کے ایثار کی تعریف کرتے ہوے کہا کہ جس شخص نے پچاس ہزار روپیہ ماہوار کی آمدنی پر لات ماردی جس نے اپنے لخت جگر اور پیاری بیوی کو ملک کے لیے جیل خانے بھیجدیا، اس کا ایثار راجہ ہرشچندر سے ٹکر لے سکتا ہے اونکا ثانی ہندوستان میں کیا بلکہ دیگر ممالک مین بھی مشکل سے ملے گا جسکے پاس روپیہ نہین اوسکے لیے ایثار آسان ہے مگر جو مالدار ہے اسکے لیے ایثار آسان نہین اور یہ ہی سچا ایثار ہے۔

ہم سمجھتے ہین اس سے زیادہ مناسب اور سچی تعریف ناممکن ہے یہ تقریر مشکل سے ختم ہونے پائی تھی اور مسٹر گنیش شنکر ودیارتھی نے رزولیوشن پیش ہی کیا تھا کہ لوگون کے پاؤن اوکھڑ گئے کچھ لوگ سناتن دھرم اسکول اور کچھ لوگ آریہ سماج ہال مین چلے گئے۔ اور دونون مقامات پر جلسے ہونے لگے۔ آریہ سماج ہال مین بصدارت مسٹر نگم ڈاکٹر مراری لال مولانا حسرت موہانی وغیرہ نے تقریرین کین اور سناتن دھرم اسکول مین مسٹر گنیش شنکر ودیارتھی جی کی صدارت مین مسٹر نراین پرشاد ارورا مسٹر جوگ مسٹر کپور وغیرہ نے تقریرین کین۔

مسٹر ارورا نے اپنی تقریر مین کچھ ایسی باتین بیان کین کہ جس سے مسٹر نگم کے بیان کردہ مسٹر داس کے ایثار مین اور جلا ہوگئی، آپ نے فرمایا کہ جس وقت مسٹر داس نے بیرسٹری چھوڑی تھی اسوقت آپ ڈھائی لاکھ کے مقروض تھے اور آپنے اپنا مکان فروخت کرکے قرضہ ادا کیا اور باقی بچا ہوا روپیہ مندر اور لڑکیون کے اسکول کے لیے دیدیا صرف دو سو روپیہ ماہوار کی آمدنی خانگی خرچ کے لیے رکھی تھی۔ اب وہی انکے وارثان کی زندگی کا سہارا ہے، آپ نے یہ بھی کہا کہ مسٹر داس کے والد چالیس ہزار کا قرضہ چھوڑ کے گئے تھے اور وہ دیوالیہ بھی ہو چکے تھے مگر مسٹر داس نے بیرسٹری سے پیدا کر کے یہ سب روپیہ ادا کیا جج نے انسے کہا تھا کہ آپ اس قرضہ کی ادائیگی کے ذمہ دار نہین ہین تو مسٹر داس نے جواب دیا کہ مجھ پر یہ اخلاقی ذمہ داری ہے۔

مسٹر ارورا نے حاضرین سے مسٹر داس کی لگن اور دھن کی تقلید کرنے کے لیے اپیل کی اور کہا کہ جس طرح وہ جس کام کو ہاتھ لگاتے تھے تو اور سب کام بھول جاتے تھے۔ اسی طرح ہم لوگون کو بھی چاہیے کہ وہی بات حاصل کرین۔

حادثات پچھلے دنون ایک سارجنٹ نے ایک میم صاحب کے عشق میں ناکامیون اور بالآخر قطعی مایوسی سے تنگ آکر خودکشی کر لی۔

دوسرا واقعہ ٹھنڈی سڑک کا ہے کہ ایک عیسائی اور ایک بنگالی سے جھگڑا ہوا اور عیسائی مرگیا۔

رسالہ پربھا مسٹر گنیش شنکر ودیارتھی نے اعلان شائع کیا ہے کہ رسالہ پربھا نہ صرف مالی نقصان بلکہ آئندہ کانگریس کے اہم ضروری اور عظیم کام کی طرف اپنی پوری قوت لگانے کے لیے فی الحال بند کر دیا گیا ہے مگر فروری سنہ ۱۹۲۶ء سے رسالہ دوبارہ جاری ہو جایگا۔

صدائے مسلم ہمنے نہایت افسوس کے ساتھ سنا کہ صدائے مسلم ڈھائی سو روپیہ ماہوار کے نقصان کے ساتھ چلایا جا رہا ہے۔

میونسپل جلسہ ۱۷ ارجون کو میونسپل بورڈ کا جلسہ ۴½ گھنٹہ ہوا۔ مگر صرف آٹھ آیٹم ایجنڈے پاس ہو سکے۔ پنڈت رام پرشاد مصر کے متعلق تحقیقاتی کمیٹی مقرر کرنے پر گرما گرم بحث ہوئی اور بڑی حجت کے بعد رزولیوشن خارج ہو گیا۔

یوم ماتم تمام ہندوستان مین منایا جاے

مہاتما گاندھی کی اپیل، داس آنجہانی کے لیے

مہاتما گاندھی نے حسب ذیل اپیل شائع کی ہے۔

ہندوستان نے تمام اطراف واکناف مین مسٹر داس پر اظہار ماتم کے جلسے کرکے انکی عزت کی ہے لیکن لوگون کو مشکل سے اتنا وقت مل سکا کہ وہ اپنے جذبۂ محبت وعقیدت کا اظہار کر سکتے۔ اسلیے مین یہ تجویز کرتا ہون کہ ہندوستان کے ہر شہر مین جو کانگریس کے زیر اثر آچکا ہے ایک "یادگار جلسہ" کیا جاے۔ مین امید کرتا ہون کہ تمام فرقہ کے لوگ جنمین یورپین بھی شامل ہون شرکت کے لیے مدعو کیے جائین۔ ولیش بندھو داس کی مرتے مرتے یہ خواہش تھی کہ تمام جماعتین یکدل ہو جائین کیا تمام ہندوستان کا یہ یادگار جلسہ تمام جماعتون اور تمام نسلون مین حقیقی اتحاد کے قیام کا موجب و باعث ہوگا۔

مین نے ان تمام لیڈرون سے جو کلکتہ مین ہین مشورہ کیا ہے اور داس آنجہانی کے خاندان سے بھی صلاح کر لی ہے کہ چونکہ یکم جولائی کا دن یوم سرادھ ہے اس لیے یکم جولائی کو ۵ بجے تمام ہندوستان مین ایک ہی وقت جلسہ کیا جاے

اپیل

یہ تو جناب کو معلوم ہے کہ کانپور مین مسلمانون کی واحد درسگاہ حلیم مسلم ہائی اسکول عرصے سے قائم ہے اور ایک حد تک مسلمان بچون کی تعلیم کا جو اس درسگاہ سے فائدہ اٹھانا چاہین ذمہ دار ہے۔ بدقسمتی سے قوم نے اس طرف جیسی چاہیے تھی توجہ نہین کی حالانکہ واقعات گردوپیش ایک لمحہ کی مہلت دینے کی متقاضی نہین اسکول کی عمارت اس وسیع قطعہ اراضی جو سیسہ مئو مین واقع ہے تیار ہو چکی ہے مگر طلبا کی تعلیم و تربیت کا کماحقہ انتظام ناممکن ہے جب تک کہ انکی بود و باش کے لیے اسکول کے احاطہ مین دارالاقامہ نہو۔ جہان یہ بچے اپنے استادون کی نگرانی مین زیر تعلیم و تربیت رہین۔ اور جہان کی صاف اور صحت بخش آب و ہوا اور جاے قیام انکے نشو و نما مین ممد و معاون ہو اور جہان اسکول کی مسجد مین جو زیر تعمیر ہے انکو پانچون وقت نماز بحیثیت نماز پڑھائی جائے۔ تعمیر مسجد شروع کردی گئی ہے مگر دارالاقامہ کی ہنوز بنیاد تک نہین پڑی۔ کیا ہم اُن ذمہ دار افراد ملت سے استدعا کر سکے یہ امید کرین کہ اس شہر کانپور مین جہان آریہ سماج اسکول اور کالج سناتن دھرم اسکول اور کالج کرائسٹ چرچ اسکول اور کالج اور اسی طرح متعدد درسگاہین اور دارالاقامہ غیر مسلم طلبا کے لیے موجود ہین۔

بزرگان قوم حلیم مسلم اسکول کیلیے بھی کیا آپ ایک دارالاقامہ یعنی بورڈنگ ہوس کی تعمیر کا انتظام فرمائین گے۔ کل عمارت پر کم و بیش نوے ۹۰ ہزار روپیہ صرف ہون گے جس کا نصف مبلغ پینتالیس ہزار گورنمنٹ نے دینا منظور فرما لیا ہے ہر ایک کمرہ کی لاگت جسمین تین طلبا بآسانی رہ سکین ایک ہزار پانچ سو ہو گی جو صاحب اس قدر رقم عطا فرمائین انکے اسم گرامی سے یہ کمرہ موسوم کر دیا جایگا۔ خادم

سید فضل الرحمن آنریری سکریٹری حلیم مسلم اسکول کانپور

پبلک سروسز کمیشن کی صدارت پر سر عبدالرحیم مقرر کیے جائین گے

کلکتہ ۱۱ جون اخبار انگلشمین کا بیان ہے کہ باخبر حلقون مین یہ خیال کیا جاتا ہے کہ آنریبل سر عبدالرحیم نائب صدر بنگال ایکزیکٹو کونسل پبلک سروس کمیشن کے صدر مقرر کیے جائین گے۔ اور غالباً آپ اس عہدہ پر اپنے موجودہ عہدہ کی میعاد ختم ہونے سے قبل ہی چلے جائین گے۔

غالباً آپ کے سپرد کام وزیر صنعت و حرفت کا بھی ہونے والا ہے۔

آگ جلانے کی مشین

اس مشین سے کئی کام لیے جا سکتے ہیں مثلاً بغیر مدد دیا سلائی آگ جلانا سگریٹ جلانا وغیرہ وغیرہ قیمت فی مشین عہ

جیبی پنکھا

یہ پنکھا ہاتھی دانت کا بنا ہوا ہے صرف بٹن دبانے سے ہی فوراً چلنے لگتا ہے گرمیون کے لیے نہایت ہی کار آمد چیز ہے - قیمت فی پنکھا صرف ۶ر

جیبی چھاپہ خانہ یا گھر گھر

یہ انگریزی کا جیبی چھاپہ خانہ قابل تعریف ہے اس سے لفافہ ملاقاتی کارڈ اور مضمون وغیرہ جو دل چاہے چھاپ سکتے ہین - قابل تعریف ہے
قیمت فی چھاپہ خانہ صرف ۶ر

ہینڈ کیمرہ

یہ کیمرہ خاص طور پر جرمنی سے تیار کروایا گیا ہے عورت - مرد - جانور - درخت - مکان - گرجا - مسجد مندر اور ریل وغیرہ چلتے پھرتے اور بیٹھے ہوئے کی خوبصورت اور دل پسند فوٹو اتارنے کے لیے کم از کم ایک مزدور سنگامین - قیمت فی کیمرہ ¼ سائز صرف پانچ روپے عہ ½ سائز صرف دس روپے عہ فل سائز صرف عہ علاوہ خرچ ڈاک -

بائیسکوپ

گھر بیٹھے ہوئے سینما کے نظارے یعنی مردہ جانون کو زندون کی طرح حرکت کرتے ہوئے دیکھنے کے لیے عجیب چیز ہے یہ کوئی معمولی چیز نہین ہے ہاتھون ہاتھ فروخت ہو رہی ہین جلد طلب کرین ورنہ ختم ہوجانے پر جلدی نہ مل سکیگی قیمت فی مشین مع سامان کمل صرف ۲۵ روپیہ علاوہ خرچ ڈاک

المشتہر - منیجر کماس اینڈ کمپنی پوسٹ بکس نمبر ۹۹ - لاہور

آپ کے آم اور گٹھلیون کے دام
سگریٹ کے خالی پیکٹون پر انعام

سگریٹ کے خالی پیکٹون کو جمع کیجیے - کیونکہ وہ بھی قیمتی ہین -
معزز شائقین سگریٹ کو بذریعہ نوٹس ہذا اطلاع دیجاتی ہے کہ مندرجہ ذیل سگریٹ کے خالی پیکٹون پر انعام دیا جاویگا - جو آپ سگریٹ کے دوکانداروں سے بالعوض دس خالی پیکٹون کے دس سگریٹ ذیل کی قسم سے جو آپ پسند کرین یا ایک آنہ نقد حاصل کر سکتے ہین -

اقسام سگریٹ

فٹ بال - ریڈ لیبل - ٹائیگر - کوبٹا - ریلوے - اٹرلیا -
پیدا کردہ سگریٹ کے صرف اندر کا حصہ لیا جاویگا - جیسر کہ ترنج مُہر چھپی ہوئی ہے -
ضروری نوٹ - تعداد پیکٹ مین خواہ ایک قسم کی سگریٹ کے ہون یا مجموعہ مختلف اقسام مندرجہ بالا ہو انعام مندرجہ بالا - ۳ جولائی سنہ ۱۹ء تک دیا جاویگا -

عرق خضاب



آجکل عموماً نہایت کمسنی کے زمانہ مین بالون کے سفید ہوجانیکی عام طور سے شکایات پیدا ہوگئی ہے لہذا ضرورت کو محسوس کرکے مین نے ایک عرق خضاب جس سے آسان طریقہ بالون کے سیاہ کرنے کا نہین ہوسکتا تھا تیار کیا ہے بعد تجربہ کثیر کے عام فائدہ کی غرض سے اسکا شایع کرنا بہت مناسب سمجھا صرف ایک ہی کی پھریری عرق سے سفید بالون پر لگا لینے سے ۵ منٹ کے اندر بال بالکل اصلی بالون کی طرح ہوجاتے ہین اور یہ کم از کم ۱۵ روز تک دوبارہ استعمال کی ضرورت نہین ہوتی قیمت فی شیشی جسمین عرق ۲ تولہ ہوتا ہے صرف ۱ر محصول ڈاک ۳ر مع منی آرڈر ۲ رد منگا لیجیے

ملنے کا پتہ - حکیم محمد عبدالشکور کانپور - کوٹھی شیخ ولایت علی

موسم گرما کے دو بڑے دشمن یعنی ہیضہ اور طاعون

سردی گرمی - کف کھانسی وغیرہ ہر انسان کے ساتھ لگا ہی رہتا ہے مگر ہیضہ اور طاعون یہ دو ایسے مرض ہین جنکے ہوتے ہی گھر مین ماتم پڑجاتا ہے - وجہ یہ ہے کہ ہیضہ اور طاعون کے مریض بہت ہی کم بچتے ہین -

کلکتہ کے نامی ڈاکٹر ایس - کے برمن کا

اصلی عرق کافور اور طاعون کی گولیان ۱۸ برس سے تمام ہندوستان مین مشہور ہو رہی ہین ہیضہ کے لیے اصل عرق کافور ایک ہی دوا ہے ہیضہ کے ہوتے ہی اگر ڈاکٹر برمن کا اصل عرق کافور دیا جائے تو سو مین ننانوے آدمی بچتے ہین یہی حالت طاعون کی گولیونکی ہے طاعون کے زمانہ مین ایک گولی روز صبح کو ٹھنڈے پانی کے ساتھ کھا لینے سے خون مین کچھ ایسا اثر ہوتا ہے جس سے پلیگ کے کیڑے نہ ٹھہر سکتے اور نہ انکا زہر اثر کر سکتا ہے جب یہ بات ہے تو اصل عرق کافور کی ایک شیشی اور طاعون کی گولیون کی ایک ڈبیہ ہر گھر مین ضرور رکھنا چاہیے - قیمت بھی کچھ زیادہ نہین ہے عرق کافور فی شیشی ۶ر طاعون کی گولیان ۶۰ گولیوں کی بڑی ڈبیہ عہ ۳۶ گولیون کی چھوٹی ڈبیہ ۱۲ر محصول ڈاک ۶ر

ڈاکٹر ایس کے برمن پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

ایجنٹ - ڈی بی دین اینڈ سنس کلکٹر گنج - کانپور

پانچ سوالون کا صرف ایک ہی جواب

(۱) سب سے بڑی ویدک فارمیسی کا نام بتاؤ -
(۲) آجکل اشتہارون مین سب سے مقوی اور ٹونک کونسی دوا ہے -
(۳) کاٹھیاوار کی سب سے بڑی پرانی ایسی لائبریری کا نام بتلاؤ جسمین ہر زبان کے اخبارات موجود رہتے ہین
(۴) گجرات مین ایسے کارخانہ کا نام بتلاؤ جسکے نام پر ڈاکخانہ جاری ہو -
(۵) کاٹھیاوار کے سب سے معتبر پریس کا نام بتلاؤ -

جواب آتنک نگرہ

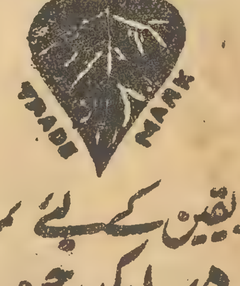
حال کی مقوی دواؤن مین آتنک نگرہ گولیان سب سے اعلیٰ ہین اس دوا سے قبضیت کی جملہ شکایتین دور ہوکر دست صاف ہوتا ہے - پیٹ کی جملہ شکایتین دور ہوجاتی ہین خون اور منی بکثرت پیدا ہوتی ہے منی کی تمام شکایتین رفع ہوجاتی ہین - ہر قسم کی کمزوری رفع ہوکر بدنکو نہایت درجہ طاقت و توانائی حاصل ہوتی ہے - دماغ اور حافظہ کو بڑی ترقی ہوتی ہے اس دوا کی مشہوری سے اسی کے نام پر پریس - ڈاک خانہ لائبریری وغیرہ قایم ہوئے ہین - قیمت فی ڈبیہ عہ (ایک روپیہ) پانچ ڈبیون کی قیمت للعہ (چار روپیہ) -

طلائے بے نظیر واجی کرن

عام مفید - بلا ضرر - خارجی علاج دو ہفتہ کے اندر نامرد کو مرد بنا دیتا ہے اور لاکھون مریض شفا پاچکے ہین تعریف خلاف تہذیب - قیمت فی شیشی ۵ر پانچ روپیہ - لیکن اسکے خریدار کو ایک روپیہ کی دوا کمیشن مین دیجاتی ہے
مزید آگاہی کے لیے ہماری کتاب مفت منگوا کر دیکھیے -

ویدشاستری منی شنکر گووندجی آتنک نگرہ فارمیسی جامنگر کاٹھیاواڑ

اگر آپ بہت ہی ذائقہ دار پان کھانا چاہتے ہین تو پنڈت پیارے لال شکل ہولا گنج کانپور والے کا



مکھ بلاس و پان بلاس ضرور کھایئے

خوشبو دار و خوش ذائقہ ہے - یقین کے لیے نمونہ مفت منگایئے
قیمت مکھ بلاس فی ڈبیہ ۵ر ایک درجن ۲ر
پان بلاس " ۶ر للعہ ۱۲ر
تھوک خریدارون کو کافی کمیشن دیا جائیگا -

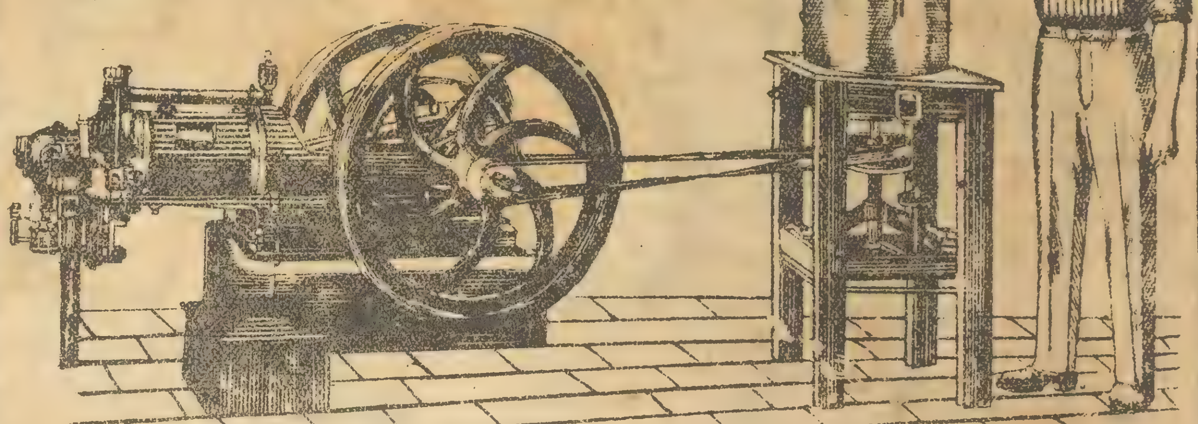
مین کون ہون
اننگا پربھا یا قوتی

ویدلوگ جن کی تعریف کرتے ہین، حکیم لوگ جن پر مغرور ہین، ڈاکٹر لوگ اپنے مریضون کو استعمال کراتے ہین "وہ مین ہون" (رجسٹر شدہ) مین اس نام سے ساری دنیا مین مشہور و معروف ہوچکی ہون، کمزورون اور ناطاقتون کو زوردار اور طاقتور بنادیتی ہون، پژمردہ چہرہ والون کو گلاب کے مثل کر دیتی ہون، احتلام یا پیشاب کی راہ سے منی کو جانے سے بند کرکے گاڑھی مثل دھی کے بنادیتی ہون گئی طاقت کو واپس لاکر پورا مرد بنانیوالی "وہ بھی مین ہون" ایک مرتبہ ضرور استعمال کرکے آزمائش کیجیے قیمت ۳۰ گولیون کی شیشی ۱۰ر دس روپیہ علاوہ محصول ڈاک
مزید واقفیت کے لیے کتاب ویدودیا مفت منگوا کر مطالعہ فرمایئے -

پتہ "راج وید نرائن جی کیشوجی" ہیڈ آفس جام نگر، کاٹھیاوار
کانپور کے لیے ایجنٹ کی ضرورت ہے

دفاتر — تار کا پتہ

دفاتر		تار کا پتہ
لنڈن	کان پور	بھارت لنڈن
دہلی	امرتسر	بھارت کان پور
لاہور	بمبئی	بھارت امرتسر
احمد آباد	بنارس	آئل انجن دہلی



(۱) روپیہ بنانیکی مشین

(۲) یعنی نو نو بھارت آئیل انجن لنڈن سے پہنچگئے

آپ سرخی کو پڑھکر ضرور چونک پڑے ہونگے یہ کہ روپیہ بنانے کی مشین کیسی؟ کیا گورنمنٹ نے ہر ایک شخص کو روپیہ بنانے کی اجازت دیدی ہے؟

جواب ملیگا کہ ہرگز نہیں یہ فعل خلاف قانون ہے۔ آیئے ہم آپکو بتائین کہ یہ روپیہ بنانیکی مشین کیسی ہے جسکے آتے ہی روپیہ دھڑا دھڑ نکلنا شروع ہوجاتا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ آپ بھارت آئیل انجن کے خریدار ہوجایئے پھر دیکھیئے کہ روپیہ کا ڈھیر خود بخود لگجاتا ہے یا نہین!! آپ ضرور دریافت کرینگے کہ یہ کیسے اسکا جواب یہ ہیکہ بھارت آئیل انجن بناوٹ مین سادہ اور نہایت مضبوط ہی متواتر تیل کے خرچ پر زیادہ کام نکالتا ہے اور معقول آمدنی کیصورت پیدا کرتا ہی تمام خرچ نکالکر دو ٹل روپیہ روز آپکی جیب مین ڈالدیگا کیا پھر بھی آپ اسکو روپیہ بنانیکی مشین کا لقب نہ دینگے؟

علاوہ اسکے کروڈ آئل انجن آٹا پیسنے کی چکیان، دھان سے چاول نکالنے، پالش کرنیکی مشین، تمباکو چونہ پیسنے کی مشین وغیرہ وغیرہ جنکو ہر وقت ہمارا لنڈن آفس روانہ کرتا رہتا ہے اگر آپ خریدنا چاہتے ہین تو نیچے لکھے پتہ پر خط وکتابت کرین۔

اپنے خریدارون کو جو سب سے بڑی سہولیت ہمنے دے رکھی ہے وہ یہ ہے کہ ہم اپنے کارخانہ بھارت آئرن ورکس کانپور مین آئیل انجن کے چلانیکا کام مفت سکھلاتے ہین۔ آزمایئے اور روپیہ کا ڈھیر لگایئے

المشتہر

دی بھارت انجنیرنگ کمپنی لاٹوش روڈ کانپور

مشینین



ہمارے یہان سونے چاندی کے تار و پتر بڑھانے کی مشینین۔ آئیل انجن۔ موٹر وبل سے چلنے والی لوہے کے فریم کی آٹا پیسنے کی چکیان۔ اوکھ پیرنے کا کولھو۔ کھانڈ بنانیکی مشینین آئیل (تیل پیرنا) کربی کاٹنے کی مشینین۔ چونا پیسنے کی مشینین پلیان پلمبر بلاکس وشیفٹنگ وغیرہ اور کسی قسم کی مشینین دوسری کمپنیون کے بہ نسبت اچھی اور سستی ملسکتی ہین۔

المشتہر

سنگھ انجنیرنگ ورکس لاٹوش روڈ کانپور

SINGH ENGINEERING

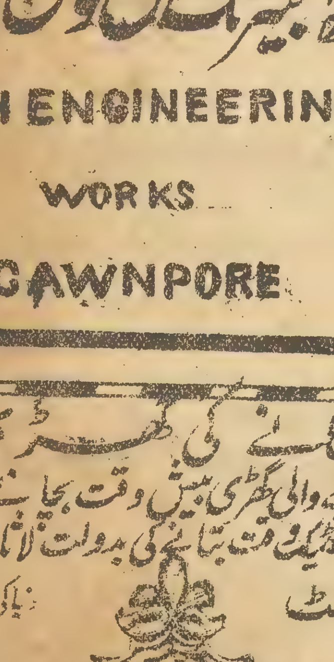
WORKS

CAWNPORE

دیوار مین لگانے کی گھڑی مفت

آپ کے مکانکو زینت دینے والی گھڑی بیش وقت بجانے والی ہماری دیوار کی گھڑی نے ٹھیک وقت بتانے کی بدولت لاثانی شہرت حاصل کی

نقل سارٹیفکٹ



دنیا کی مشہور ترین بی ٹائم پیس گارنٹی ۱ سال۔ رولڈ گولڈ رسٹ واچ نمبر ۶۰۰ قیمت ... بلیک برڈ فاونٹن پن قیمت ... قلمون کے کلپ ۲ ... کمپٹیشن فاونٹین پن قیمت ... ریڈیم رات کو چمکنے والی اکٹ بیو واچ قیمت ...

جناب من۔ گھڑی موصول ہوکر بہتر ہوئی ... سب صاحبان سے درخواست کیجاتی ہے کہ اپنا نام اور پتہ صاف لکھین اور اگر ممکن ہو تو انگریزی مین لکھین۔

انڈین ایجنسی کمپنی رایا پیٹیا مدراس

INDIAN AGENCY Co

RAYEA PETTA

MADRAS

پانچسو روپیہ کا نقد انعام

طلائے نو ایجاد (رجسٹرڈ)

ڈاکٹر فرانس کا ایجاد علاج کمزوری و نامردی

جو شخص اس طلا کو بیکار ثابت کردے اسکو پانچسو روپیہ کا نقد انعام دیا جائیگا۔ یہ روغن ڈاکٹر فرانس نے بڑی جانفشانی اور تجربہ سے تیار کیا ہے جو مثل بجلی کے اپنا اثر رکھتا ہی اسکا اثر ایک ہی روز مین معلوم ہوجاتا ہے جو لوگ بچپن کی غلط کاریون یا کسی اور وجہ سے کمزور ہوگئے ہون تو فوراً اس طلا سے فائدہ حاصل کرین اس طلا سے بہت سے مریضونکو فائدہ پہنچا ہے جنکی نوبت ناامیدی تک پہنچگئی تھی اسکے استعمال مین کسی موسم کی خصوصیت نہین اور نہ آبلہ پڑتا ہے ... رطوبت خارج کردیتا ہی پھر کسی کیضرورت نہین رہتی ... یہ بالکل غلط ہے اس سے بہتر کوئی طلا اس مرض کے لیے مفید ثابت نہین ہوا قیمت ... علاوہ محصول ڈاک

المشتہر

ایس ایم شفیق اینڈ کو آگرہ

ہندوستانی رائفلین ریوالور اور پستولین

ہمارے یہان کم سے کم قیمت پر دستیاب ہوتی ہین ہندوستان کے کسی ریلوے اسٹیشن تک ہم مال کو اپنے خرچ پر پہنچا دیتے ہین اور فرمائشون پر کمیشن علیحدہ دیتے ہین

فہرست

سلیمان اینڈ کو کراچی کیمپ سے طلب فرمایئے

باہتمام خواجہ عبد السلام صداقت پریس کانپور سے شائع ہوا

The Sadaqat
CAWNPORE

REG-No. A
1424

صداقت

جمال پر تو حق عزم مستقل میں رہی
زبان پر بھی وہی ہو جو تیری دل میں رہی
(احسن سنبھلی)

اڈیٹر - خواجہ عبد السلام

ہفتہ وار

قیمت سالانہ ۳؍
ششماہی عہ؍
فی پرچہ ۲؍

جلد ۱ | کانپور - چہارشنبہ یکم جولائی ۱۹۲۵ء مطابق ۹ - ذی الحجہ | ۱۳۴۳ھ | نمبر ۱۷

ادبیات

ماتم سی آرزو اس

(از جناب مولوی سید ابو محمد ثاقب صاحب کانپوری)

اے محبِ قوم تو تھا نازشِ ہندوستان ۔۔ تیری ہستی سے تھے قائم زندگانی کے نشان
اے سراپا درد تو ہی رہنمائے قوم تھا ۔۔ سچ بتا دے کسلئے تو ہو گیا ہم سے جدا
کھول آنکھیں دیکھ وہ اب رونقِ محفل نہیں ۔۔ یہ سمندر رات کالی اور کہیں ساحل نہیں
ہر طرف چھائی ہوئی ہے رنج و غم کی اک گھٹا ۔۔ کیا زمانہ اب خزانِ دائمی کا آگیا
آہ امیدیں ہوئی جاتی ہیں ساری پائمال ۔۔ دلمیں اب آتا نہیں ہے خریت کا وہ خیال
کسلئے خاموش ہے اے بلبلِ ہندوستان ۔۔ خلد میں کیا ہو گیا روح القدس کا ہمزبان
آج یہ خاکِ وطن غم میں ترے بیتاب ہے ۔۔ بچہ بچہ حسرت دیدار میں بیخواب ہے
تیرے غم میں ہند کی ساری فضا ہے سوگوار ۔۔ جسکو دیکھو تیری آمد کیلئے ہے بیقرار
گو کھلے کے بعد تو ہی جان نثارِ قوم تھا ۔۔ شام ماتم کیلئے صبح بہارِ قوم تھا
موت کے ہاتھوں نے کر دی تیری محنت رائیگان ۔۔ ہم کہاں ڈھونڈیں تجھے کچھ تو بتا اپنا نشان
تیرے دلمیں آتشِ حبِ وطن تھی شعلہ زن ۔۔ تیرے استقلال سے حیرت میں تھا چرخِ کہن
رہنمایانِ وطن کی کی ہے تو نے رہبری ۔۔ قوم کو سکھلائی تو نے دلکشی و دلبری
اپنی دولت اپنی ثروت کو کیا قربان قوم ۔۔ اب انھیں سے روٹھنا اچھا نہیں ایجانِ قوم
حیف تو نے آسمان کسکو کیا پیوندِ خاک ۔۔ دردِ قومی سے تھا جسکا آہ سینہ چاک چاک
اک اوداسی چھاگئی ہے ہر در و دیوار پر ۔۔ بجلیاں سی گر پڑی ہیں تیرے ہر غمخوار پر
جسکو دیکھو سر جھکائے غم میں بیٹھا ہے اوداس
یعنی دل سے کر رہا ہے ماتم سی آر داس

جذباتِ اثر

(از جناب مرزا جعفر علیخاں صاحب بی۔ اے اثر لکھنوی)

کچھ رنگ شکستہ سا کچھ دل تہ و بالا سے ۔۔ جب اُٹھے تو یوں اُٹھے اُس بزمِ تماشا سے
اے چارہ گر و حال کیا فکر مداوا سے ۔۔ مر جانا ہی بہتر ہے ہر وقت کی ایذا سے
ہنگامہ ہستی کی بس اتنی حقیقت تھی ۔۔ اِک موج تھی جو اٹھکر پھر مل گئی دریا سے
معلوم ہو دیوانو وحشت کسے کہتے ہیں ۔۔ گذرو تو کبھی میرے چھانے ہوئے صحرا سے
اچھی نہیں خود رائی سن اے دل سودائی ۔۔ رسوا ہو گا اظہارِ تمنا سے
دم بھر میں ہے افسانہ یہ صحبت رندانہ ۔۔ حیران نہو پیمانہ کیوں جوششِ مینا سے
مجھ تک تری محفل میں جب دورِ شراب آیا ۔۔ تھا داغ بدل ساغر دُردِ تہہ صہبا سے
وہ مستی دوشینہ باقی ہی نہیں ورنہ ۔۔ میخانے بنا کرتے مسجد سے کلیسا سے
وہ تیغ بکف آیا ہم دست بدل اُٹھے ۔۔ کیا کیا نہوئے نادم افراطِ تمنا سے
اک وہمِ تبسم تھا وہ بھی پسِ صد پردہ ۔۔ غش کھا کے گرے موسیٰ جس برقِ تجلّا سے
اے سنگ سرِ منزل آہستہ سے چھو ان کو ۔۔ دکھتے ہیں بہت چھالے بے دردیِ صحرا سے
کچھ نام پر اُنکے بھی مے آج لٹا ساقی ۔۔ اک جام کی حسرت میں جو اُٹھ گئے دنیا سے
یوں شکوہ اثر رویا ہر اشک کو دعویٰ تھا ۔۔ تارا ہوں کہ ٹوٹ آیا جو عقدِ ثریا سے

۷۸۶

ہفتہ وار

صداقت

چہارشنبہ یکم جولائی ۱۹۲۵ء

عید قربان

دل بدست آور کہ حج اکبر است
از ہزاراں کعبہ اک دل بہتر است

فارسی کے مشہور عالم اور زندہ جاوید شاعر مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ نے مذکورۂ بالا شعر میں اہل دنیا کو مخاطب کرکے فرمایا ہے، کہ کسی کا دل ہاتھ میں لے لینا حج اکبر ہے کیونکہ دل ہزارون کعبے سے بھی بہتر ہے اور ثبوت میں فرمایا ہے کہ کعبہ حضرت خلیل کا بنایا ہوا ہے، لیکن دل خدا کا گھر ہے، دنیا میں مسلمانون کے لیے نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج، مذہبی فرائض ہین جنکا ادا کرنا ضروری ہے، لیکن کسی کے دل کا ہاتھ مین لینا بھی انسانی زندگی کا ایک اہم فرض ہے، یعنی انسان کو ایسی روش اختیار کرنا چاہیے جس سے کسی دوسرے کا دل نہ دُکھے۔

بقرعید سر پر ہے، دشمنان ملک اہل ہند کو بدنام کرنے کے لیے فساد کا موقعہ ڈھونڈھ رہے ہین، اور ہندو مسلمانون کو باہم ٹکرا کر ملک کی ترقی کو پس پشت ڈالدینا چاہتے ہین، قربانی ہمیشہ سے ہوتی آئی ہے، لیکن اب یہی مسئلہ ہندوؤن اور مسلمانون کے درمیان مین ایک بنا ر فساد بنگیا ہے۔ بات یہ ہے کہ بعض ناعاقبت اندیش ہندو اور مسلمان اسی آڑ مین اپنے دل کا بخار نکالنے پر آمادہ ہین۔

اسلیے ہم ملک کے نام پر، اہل ہند کی بہبودی کے نام پر مسلمانون سے اپیل کرتے ہین کہ وہ اپنے فرائض انجام دیتے ہوے شریعت اور مذہبی احکامات کی پیروی کرتے ہوے اس بات کو مد نظر رکھین کہ ہمسایہ بھائیون کا دل نہ دُکھے اور اُنکو تکلیف نہ ہو، مسلمانون کے لیے قربانی کرنا ایک مذہبی رسم ہے، مگر اس کا ڈھنڈھورا، اسکی نمائش، اور اسکے لیے مظاہرے جلوس، ہرگز ضروری نہین، وہ اس فرض کو خاموشی اور بلا شہرت کے بھی ادا کر سکتے ہین، جس طرح ہر روز سیکڑون جانور ذبح ہوتے ہین اور کسی کو کانون کان خبر نہین ہوتی، اسی طرح یہ مذہبی رسم بھی ادا کیجا سکتی ہے، آپس کے فساد سے کسی کا فائدہ نہین ہوتا بلکہ نقصان ہوتا ہے۔

ہندوؤن کو بھی چاہیے کہ خواہ مخواہ اُلجھن نہ پیدا کرین، انگریزون، مسلمانون، اور فوجون کے لیے روزانہ گائین ذبح ہوتی ہین اور انکو خبر رہتی ہے، سیکڑون کی تعداد مین جانور اسی کام کے لیے سڑکون سے گذرتے ہین، وہ دیکھتے ہین مگر انکے دل پر سخت ٹھیس نہین لگتی اور وہ دیوانہ وار عمل نہین کرنے لگتے اور جھگڑا فساد پر آمادہ نہین ہوجاتے۔ ہزارون جانور غیر ممالک جاتے ہین اور وہ دیکھتے ہین اگر مسلمان ضد کرتے ہین تو ہندوؤن کو چشم پوشی سے کام لینا چاہیے اور اسکے لیے جانین دینے اور لینے کے لیے آمادہ نہ ہونا چاہیے جان دینے اور بہادری دکھلانے کے اور بہت سے مواقع آتے ہین لیکن اُنمین ہندو مرنے مارنے کو کیون تیار نہین ہوتے اور مسلمان کیون جان پر نہین کھیلتے جس سے ملک و قوم کو نفع پہونچ سکتا ہے اور دنیا مین سرخروئی حاصل ہو سکتی ہے۔

بہر حال ہم دعا کرتے ہین کہ بقرعید تمام ملک مین خیر و خوبی اور رواداری سے گذر جاے، مسلمانان بنارس و لکھنؤ کی روش قابل تعریف ہے جو اُنھون نے اس موقع پر اختیار کی ہے، مسلم لیڈران دہلی نے ہندوؤن کی درخواست منظور کرکے جس برادر نوازی کا نمونہ پیش کیا ہے وہ بھی قابل تعریف ہے۔ خدا کرے کہ مسلمان ہندوؤن کی دل آزاری کا خیال رکھتے ہوے اپنا فرض ادا کرین۔ اور اگر کسی مقام پر مسلمان ضد سے کام لین تو ہندوؤن کو چاہیے کہ وہ چشم پوشی سے کام لین، تاکہ بقرعید بخیریت گذر جاے۔

صداقت اس خوشی کے موقع پر ناظرین کی خدمت مین مبارکباد پیش کرتا ہے۔

چین مین ہلچل

چین کے مطلع پر جنگی بادل منڈلا رہے ہین ہر گھڑی بندوق تفنگ گولہ اور بم کی بارش کا کھٹکا لگا ہوا ہے سارے ملک مین غیر ملکیون کے خلاف نفرت، عداوت اور دشمنی کی آگ بھڑک رہی ہے۔ غیر ملکی سفیر اس آگ کو اور بھی بھڑکا رہے ہین، چین مین غیر ملکی لوگون کا سڑکون پر نکلنا خطرناک ہے، شنگھائی مین ہڑتال اور فساد جاری ہے، ہانگ کانگ مین زبردست ہڑتال ہے، ہوٹل، اسپتال، کارخانے بند ہین، چینی ملازمون نے انگریزون کی نوکری ترک کردی ہے، کاروبار بند ہین، چینی اپنے مطالبے انگریزون کے سامنے پیش کر رہے ہین، ہانگ کانگ کا گورنر اس حالت پر دانت پیس رہا ہے، وہان مارشل لا جاری ہے، ڈاک و تار پر سنسر جاری ہے بہت سے غیر ملکی لوگ بھاگ کر ہانگ کانگ آگئے ہین، ۲۳ جون کو ہزارون طالب علمون مزدورون، شہریون، اور فوجی سپاہیون نے ملکر انگریزون کے مقبوضہ مقامات پر حملہ کیا دونون طرف سے گولی چلی کئی انگریز افسر زخمی ہوے اور ایک فرانسیسی سوداگر مرگیا۔ پانچسو انگریز عورتین اور بچے کینٹین چھوڑ کر ہانگ کانگ آگئے ہین، انگریزون کی حفاظت کے لیے کچھ پنجابی فوج بھیجی گئی ہے، جاپانی سفیر پر پتھر پھینکے گئے ہین اور جاپانی خزانچی قتل کردیا گیا ہے۔ غرضکہ غیر ملکی لوگون کے خلاف جوش بڑھ رہا ہے،

غیر ملکی حکومتون کی طرف سے چین کی حکومت کو دھمکیان دی جارہی ہین،

چینی طالب علم اپنے مظاہرون کے ذریعہ جنگ کا مطالبہ کر رہے ہین۔

یونان مین انقلاب

یونان مین حال مین ایک زبردست انقلاب ہوگیا ہے، اور بلا کسی کشت و خون کے عمل مین آگیا ہے اور کل حکومت کی عنان ایک فوجی سردار کے ہاتھ مین آگئی ہے، بحری، اور بری، بڑے بڑے افسر باغیون کے ساتھ ملگئے اور حکومت پر قبضہ کرلیا ہے

اصلاحات کمیٹی کا حشر

گو باضابطہ طور پر لارڈ برکن ہیڈ اور لارڈ ریڈنگ حضور والیسراے بہادر کے تبادلہ خیالات اور باہمی سمجھوتہ کا نتیجہ ظاہر نہین ہوا، لیکن ہندوستان کے انگلو انڈین اخبارات لکھتے ہین کہ سنہ ۱۹۲۹ء تک اصلاحات مین کوئی تبدیلی نہ ہوگی اور اصلاحات کی جانچ کمیٹی کی کثرت راے کے مطابق کچھ لیپ پوت پر ہی اکتفا کی جائیگی، سول سروس کے انگریزون کی تعداد مین مزید کمی نہ کی جائیگی، گویا مزید ہندوستانی بھرتی نہ ہونگے اور ہندوستانیون کا داخلہ کچھ دن بند رہے گا، حکام کی طرف سے یہ کہا جاتا ہے کہ ابھی کچھ طے نہین ہوا ہے لیکن وہ ان باتون کی صاف صاف تردید نہین کرتے،

بہرحال جن لوگون نے بڑی بڑی امیدین باندھی ہین انکو مایوسی ضرور ہوگی، گورنمنٹ یہ سمجھتی ہے کہ ہندوستان مین مفلسی کا زور ہے جو چند ٹکڑون سے چند دن کے لیے دب سکتی ہے کیونکہ ابھی ہندوستانیون مین کامل طور پر آزادی کی لگن نہین ہے۔

ریویوز

کالرا کیور

واقعہ یہ ہے کہ یہ پُرتاثیر دوا یعنی کالرا کیور ہیضہ کے لیے بہت مفید ہے، اس کی پہلی ہی خوراک سے مریض کو فائدہ معلوم ہونے لگتا ہے، معدے کی اور خرابیون کے لیے بھی اس کا استعمال فائدہ بخش ثابت ہوا ہے۔

ڈاکٹر جے۔ ایس۔ بسر صاحب نے یہ دوا ایجاد کرکے پبلک پر بڑا احسان کیا ہے، ہم سفارش کرتے ہین کہ اس مفید دوا کی ایک شیشی ضرور خریدیے، اس موسم مین اس کی اکثر ضرورت پڑتی ہے۔

جن حضرات کو اپنی صحت عزیز ہے وہ اس پتہ سے طلب فرمائین اس کی قیمت بھی صرف ایک روپیہ ۱۲ ہے۔

پتہ ڈاکٹر جے۔ ایس۔ بسر صاحب۔ کیلاش مندر کانپور

شاہی زردہ

شاہی زردہ نفیس اور خوشبودار تمباکو ہے، ہم نے چونکہ اسے خود استعمال کیا ہے اسلیے اسکی لطافت، وعمدگی کے متعلق یہ کہنے کو تیار ہین کہ شاہی زردہ نہایت نفیس تمباکو ہے، نہ تیزی اسقدر ہے کہ طبیعت کو تنفر پیدا ہو، نہ اسقدر کم ہے کہ تمباکو کا لطف نہ آئے پھر خوشبو ایسی دلپسند کہ جی خوش ہو جاتا ہے اسکی لطافت سے اندازہ ہوتا ہے کہ غالباً بے ضرر ہوگی، پان کے شائقین اس پتہ سے طلب فرمائین۔

مقبول اینڈ کو کارخانہ شاہی ۲۵/۵ لوچپیت پور روڈ کلکتہ

مرحوم مہاراجہ مادھوراؤ سندھیا

اس عالم فانی مین جو آیا ہے اسکو ایک نہ ایک دن ضرور جانا ہے لیکن جب دنیا سے کوئی نیک برگزیدہ، فیض رسان ہستی اس عالم فانی کو الوداع کہتی ہے تو لوگون کو زیادہ رنج و افسوس ہوتا ہے، چنانچہ پچھلے دنون ایک ایسی ہی قابل قدر ہستی ہمیشہ ۴۸ برس کی مختصر عمر مین وطن سے لاکھون میل دور دنیا کے بہشت ثانی فرانس اور فرانس کے دارالسلطنت پیرس مین ہمیشہ کے لیے اس عالم فانی سے رخصت ہو گئے۔

مہاراجہ صاحب گوالیار ایک قابل مہاراجہ تھے اسیلیے ہم اُنکی اسقدر جلد وفات کو ملک کا عظیم نقصان سمجھتے ہین، کم عمری ہی کے زمانہ مین سلطنت کا بار عظیم انکے کندھون پر پڑا اور سن شعور کو پہونچتے ہی انھون نے اس بار عظیم کو اچھی طرح سے سنبھال لیا، آپ نے ریاست کی آمدنی مین کافی اضافہ کیا اور رعایا نے بھی اپنی بہبودی اور خوشحالی مین خاصی ترقی کی آپ ہی کی بدولت گوالیار کی رعایا خوش اور مطمئن ہے اور اسکو کوئی تکلیف نہین، اور رعایا کو یہ پورا یقین تھا کہ وہ مہاراجہ سے ہر وقت اپنی تکالیف بیان کر سکتی ہے، کیونکہ مہاراجہ صاحب مین سب سے ملنے اور سب کی بات سننے کا خاص وصف تھا، جو ایسا وصف ہے جسکی وجہ سے حاکم رعایا کے دلوں پر حکومت کر سکتے ہین، مگر دنیا مین کتنے حاکم رعایا کے دلون پر حکومت کرنے یا حکومت کرنے کا آئیڈیل رکھتے ہین، اگر ایسا ہوتا تو آج دنیا بہشت کا نمونہ نظر آتی، امور سلطنت مین آپ بہت زیادہ محنت کرتے تھے۔ دس بارہ گھنٹہ روزانہ کام کرنے کے عادی تھے اور سلطنت کے ہر صیغہ پر آپ کی نظر رہتی تھی ریاست کے اندر کوئی خاص بات آپ کی نظر سے اوجھل نہ رہنے پاتی تھی، آپ کو فوجی انتظام سے بڑا شوق تھا، شمشیر زنی سے بھی اچھی واقفیت رکھتے تھے، آپ کو ہاتھ سے کام کرنے اور تجارت کا بیحد شوق تھا۔ ریاست مین کاروبار بڑھانے اور رعایا کی بہبودی کی باتون پر غور کرنے مین آپ اپنا زیادہ وقت صرف کرتے تھے۔

آپ مین سب سے بڑا وصف یہ تھا کہ ہندو مسلم، عیسائی سب قومون کو ہمیشہ ایک نگاہ سے دیکھتے تھے، مذہبی جھگڑون کو اس طرح سلجھا دیتے تھے کہ کسی فریق کو شکایت نہ ہوتی تھی اور مذہب کے نام پر جور و جبر کو نہ ہونے دیتے تھے،

آپ محرم مین ریاست کی طرف سے تعزیہ داری کرتے تھے اور ہزارون روپیہ اس پر صرف کرتے تھے،

کاش اس قسم کے فرمانروا ہندوستان مین زیادہ تعداد مین پیدا ہون۔

آپ کے دل مین ہمیشہ رعایا کی بہبودی کا خیال رہتا تھا، آپ نے اپنے ذاتی اخراجات بہت محدود کر دیے تھے، رعایا کو تکلیف دینے والے حاکمون سے وہ ہمیشہ سخت سلوک روا رکھتے تھے دیسی راجاؤن مین آپ کا دم بھی غنیمت تھا، آپ کی وجہ سے اس صف مین جو جگہ خالی ہوئی ہے وہ عرصہ تک خالی رہیگی خدا آپ کی روح کو مغفرت دے اور نئے مہاراجہ جیاجی راؤ کو یہ توفیق دے کہ وہ اپنے باپ سے زیادہ رعایا کی بہبودی کا خیال کر سکین۔"

اخبار ملاپ اس خبر کا ذمہ دار ہے کہ مسٹر ڈاکٹر اقبال اورینٹل کالج لاہور مین آئندہ جولائی سے پروفیسر مقرر ہوئے ہین۔

زندہ باد، دیش بندھو

مہاتما گاندھی کا بیان اخبار فارورڈ مین

مہاتما گاندھی نے اخبار "فارورڈ" مین "زندہ باد دیش بندھو" کے عنوان سے لکھا ہے کہ دیش بندھو کی قربانی فرمانروائی آپ کی سخاوت کی کوئی انتہا نہین، آپ ہر ایک شخص کے ساتھ محبت سے پیش آتے تھے، اور تکلیف و مصیبت مین ہر ایک آدمی کے ساتھ بلا امتیاز قوم و مذہب ہمدردی فرماتے تھے، مین جانتا ہون کہ دیش بندھو نے اگر تمام سیاسی قیدیون کی نہین تو اکثر سیاسی قیدیون کی طرف سے عدالت مین بلا معاوضہ جواب دہی کی ہے آپ پنجاب مین تحقیقات کے لیے آئے تو خود اپنے اخراجات ادا کیے مجھے مسٹر داس نے بتلایا تھا کہ آپ نے ۵۰ ہزار روپیہ پنجاب کے قیام کے دوران مین صرف کیا تھا، جس کسی نے آپ سے امداد چاہی آپ نے اسے امداد دی سب جانتے ہین کہ آپ کو وطن سے زیادہ محبت تھی، اور محبت ہی مین آپ نے جان دیدی آپ نے بیشمار طاقتون کو ضبط مین رکھا تھا آپ نے اپنی خداداد لیاقت اور استقلال سے اپنی جماعت کو قوی کیا اور کام مین اپنی زندگی ختم کر دی اور یہ خود طلب کردہ قربانی ہے، فریدپور مین آپ نے شاندار فتح حاصل کی آپ کی تقریر معقولیت اور اتفاق پسندی کی ایک بین دلیل ہے، آپ نے فرمایا کہ عدم تشدد کا تسلیم کرنا میرے لیے صداقت اور غیر مشکوک بات ہے، اور صرف یہی ایک پالیسی ہے جس سے ہندوستان آزاد ہو سکتا ہے، مین نے اس مطلب کے لیے کونسل مین جانے کے فوائد پر کبھی شک نہین کیا کہ کونسل مین جا کر گورنمنٹ سے جنگ کی جائے اور کونسلون کو توڑا جائے کوئی آدمی اس اہم کام سے جو کونسل مین جا کر کیا گیا ہے انکار نہین کر سکتا اور اس کامیابی کا سہرا تمام دیش بندھو داس کے سر ہے۔ مین نے بچشم خود آپ کی کارروائی ملاحظہ کی اور اسی دن سے آپ کے کام مین حتی المقدور مدد دیتا رہا آپ کی وفات نے میرے فرض مین اضافہ کر دیا ہے کہ جس جماعت کا لیڈر مر چکا ہے اسکی پہلے سے دگنی امداد کرون اگر مین اسکی امداد نہ کرون گا تو کوئی بات ایسی نہ کرون گا جو اس کی ترقی مین ہارج ہو متوفی کے اعزاز مین "انیگلو انڈین" اخبارات نے پیام تعزیت ارسال کیے ہین، مین انکا شکریہ ادا کرتا ہون۔ مہاتما جی نے گورنمنٹ کو رائے دی ہے کہ وہ مسٹر داس کے اعزاز مین تمام قیدیون کو جنھین آپ نے بے گناہ قرار دیا تھا رہا کر دے۔ مہاتما جی کہتے ہین کہ مین خود انکی رہائی کا مطالبہ انکے بے گناہ ہونے کے سبب سے نہین کرتا۔ حکومت کو انکے مجرم ہونے کا علم ہے مین صرف متوفی کے اعزاز مین انکی رہائی چاہتا ہون اگر گورنمنٹ ہندوستانیون کے قلوب کو خوش کرنا چاہتی ہے تو اس سے زیادہ موزون کوئی موقع نہین ہو سکتا کہ سیاسی قیدیون کو رہا کر دیا جائے حکومت پھر اگر ہندوستانیون کے مطالبات پر غور و خوض کرنا چاہے تو ایک کانفرنس منعقد کر سکتی ہے۔

مسٹر خلیا متی نے اس خبر کی تردید کر دی ہے کہ وہ انڈین ڈیلی میل کے ایڈیٹر ہون گے۔

لارڈ برکن ہیڈ اور لارڈ ریڈنگ کی گفتگو،

سنہ ۱۹۲۹ء سے قبل مزید اصلاحات نہین دیجائینگی

لندن ۱۸ر جون ایک باخبر نامہ نگار کا بیان ہے کہ جب لارڈ ریڈنگ اور وزرائے انگلستان کی گفت و شنید کا نتیجہ معلوم ہوگا تو گذشتہ سال سے ہندوستان مین جو افواہین گشت لگا رہی ہین وہ سب غلط ثابت ہونگی نامہ نگار مذکور نے مزید بیان کیا کہ آئندہ پالیسی کا خاکہ مختصراً حسب ذیل ہے۔

(۱) سنہ ۱۹۲۹ء سے قبل اصلاحات پر نظر ثانی نہین کی جائیگی ہندوستان مین خواہ کچھ ہی ہو جائے نظر ثانی کے لیے جو تاریخ معین ہو چکی ہے اس سے قبل کوئی کارروائی نہ کی جائیگی۔

(۲) اصلاحات کی تحقیقاتی کمیٹی کی اکثریت نے جو رپورٹ پیش کی ہے اسکے بموجب موجودہ ریفارم اسکیم کے کل کے پرزون مین اس طرح اصلاح کر دیجائیگی کہ جو لوگ حکومت خود اختیاری کی مزید قسط حاصل کرنے کے لیے ہندوستان کی اہلیت ثابت کرنے کے دل سے خواہان ہین انھین پورا پورا موقع حاصل ہوگا۔ اور بنگال و ممالک متوسط مین جو اصلاحات کو تباہ کرنے والے طریقے اختیار کیے گئے ہین اُن سے حفاظت ہو سکے

(۳) قبل اسکے کہ پارلیمنٹ سنہ ۱۹۲۹ء مین اصلاحات کے مستقبل کا فیصلہ کرے حکومت سوراجی کی ہر اس اسکیم پر ہمدردانہ غور و خوض کریگی جو ہندوستان کی مختلف پارٹیون کے لیڈر منتخب کرینگے

(۴) بنگال اور دیگر مقامات پر انقلابی تحریک کو نیست و نابود کرنے کیلیے والیسرائے اور حکام انتظامی جس وقت جس کارروائی کو مناسب سمجھین گے اسمین انھین پوری حمایت و تائید کا یقین دلایا جائے گا۔

(۵) سول سروس مین برطانوی عنصر کو اور زیادہ کمزور نہ کیا جائیگا اور کمیشن نے جن مراعات کی سفارش کی ہے وہ عملاً سب کی سب جلد سے جلد دیدی جائینگی۔

(۶) یہ تسلیم کیا گیا ہے کہ سروسون مین ہندوستانیون کی بھرتی اب اس حد تک پہونچ گئی ہے کہ آئندہ کچھ دنون مین مزید بھرتی خالی از خطرہ نہ ہوگی۔

(۷) ایک اقتصادی کمیشن اس امر کی تحقیقات کے لیے مقرر کیا جائیگا کہ ہندوستان کے وسائل مین کیونکر مناسب ترقی کی جا سکتی ہے۔ (اسٹیٹسمین کا خاص تار) (ہمدرد)

آل مسلم پارٹیز کانفرنس کا اجلاس

سید غلام بھیک صاحب نیرنگ معتمد عمومی جمعیۃ مرکزیہ تبلیغ الاسلام انبالہ سے بذریعہ تار اطلاع دیتے ہین کہ حسب اعلان سابقہ آل مسلم پارٹیز کانفرنس کا اجلاس امرتسر مین ۱۶ر جولائی سے ۱۹ر جولائی سنہ ۱۹۲۵ء تک ہوگا۔ نواب محمد اسمٰعیل خان صاحب بیرسٹر کانفرنس کے صدر ہونگے۔ ڈاکٹر سیف الدین کچلو نے ایک زبردست استقبالیہ کمیٹی بنائی ہے۔ شرکت کانفرنس کے لیے ۳۰۰ دعوت نامے جاری کیے جا چکے ہین۔ مہمانون سے درخواست ہے کہ وہ اپنے رزولیوشن کے مسودے بنام معتمد جمعیۃ مرکزیہ تبلیغ الاسلام انبالہ

بیرونیات

فرانس اور ہسپانیہ کے درمیان معاہدہ

۲۳ر جون (میڈرڈ) فرانس وہسپانیہ کے درمیان جو کانفرنس ہورہی تھی، اسمیں ایک معاہدہ ہوکر دستخط ہوگئے مطلب یہ ہے کہ سواحل ریف کی بذریعہ جنگی بیڑہ نگرانی کیجائے۔

سپاہ نجد نے جدہ کا محاصرہ چھوڑدیا

پورٹ سوڈان، ۲۳ر جون جدہ کا پیغام مظہر ہے کہ سپاہ نجد جس نے جدہ کا محاصرہ کر رکھا تھا ۲۰ر جون کی شب کو بغیر لڑے بھڑے اپنے مورچے خالی کرکے چلی گئی خیال کیا جاتا ہے کہ سپاہ مذکور مکہ معظمہ کی طرف واپس جارہی ہے۔

شاہ ایران کی واپسی

مارسیلے ۲۳ر جون کرنیل ریاضی خان رئیس الوفد ایرانی یہاں تشریف لائے ہیں یہ فوجی وفد فرانس جارہا ہے ملاقات کے وقت آپنے فرمایا کہ شاہ ایران براہ شام دو ماہ کے عرصہ میں مراجعت فرما ایران ہوجائینگے، انھوں نے جمہوریہ روس کا یہ مشورہ منظور نہیں کیا کہ وہ براہ قفقاز تشریف لائیں۔

فلسطین میں یہودی یونیورسٹی

دس ہزار پونڈ کا شاہانہ عطیہ

لندن، ۲۱ر جون آج بمقام برائٹ ایک یہودی جلسہ میں مقامی کروڑ پتی مسٹر برنارڈ ہیرن نے فلسطین کی یہودی یونیورسٹی کو ۱۰ ہزار پونڈ کا چیک بطور عطیہ دیا آپ گذشتہ اکتوبر سے ایک ۲ لاکھ پونڈ خیرات کرچکے ہیں۔

حکومت چین کا شفقت آمیز اعلان

ہانگ کانگ، ۲۳ر جون حکومت نے بذریعہ اشتہار اعلان کیا ہے کہ لوگوں کی جان ومال کی کامل حفاظت کیجائیگی، اور جس شخص کی جان سرکاری کام میں جائیگی، اسکے پسماندگان کو ۲ ہزار ڈالر دیا جائیگا

جدہ کا محصول جنگی اور اطالیہ

حکومت اطالیہ اس امر سے انکاری ہے کہ اس نے جدہ کے محصول جنگی کا ٹھیکہ امیر علی سے لے لیا ہے۔

کانٹن سے تمام یورپین چلے گئے

ہانگ کانگ ۲۴ر جون کانٹن کے یورپین رقبہ میں جسقدر باقیماندہ عورتیں اور بچے تھے وہ بھی ہانگ کانگ چلے گئے۔

ہنگامہ چین کے اسباب انگریزی نقطہ نظر سے

لندن ۲۴ر جون دار العوام میں مسٹر چیمبرلین نے کپتان فریکس کے سوال کا جواب دیتے ہوئے بیان کیا کہ ہنگامہ چین کے بانی مبانی ایک دوسری گورنمنٹ کے ایجنٹ ہیں اور اس طرح پیدا کی ہوئی صورت حال پر وہ خوب غور کررہے ہیں۔

لندن ۲۴ر جون مہارانی جودھپور کے بطن سے ایک لڑکا پیدا ہوا

ہندوستان

مسٹر داس کی وفات اور آربندو گھوش

پانڈیچری ۲۰ر جون بمبئی کرانیکل کے تار کے جواب میں مسٹر آربندو گھوش نے حسب ذیل تار روانہ کیا ہے۔

چیترنجن داس کی وفات بہت بڑا نقصان ہے، انھیں قدرت کی طرف سے سیاسی دماغ، تعمیری تخیل، مقناطیسی کشش اور محرک طاقت حاصل تھی، جو انکی مضبوط قوت ارادی اور غیر معمولی روشن ضمیری اور معاملہ فہمی کے ساتھ ملکر انھیں، لوکمانیہ تلک کے بعد ایک ایسا انسان بناتی تھی جو ہندوستان کو سوراجیہ تک لیجا سکتا تھا۔

دیش بندھو داس کی یادگار قائم کرنیکی تجویز

دس لاکھ روپیہ کی اپیل

کلکتہ ۲۳ر جون دیش بندھو داس کی یادگار قائم کرنے کے واسطے مہاتما گاندھی، لارڈ سنہا، سر سریندر ناتھ بنرجی، وغیرہ کے دستخط سے ایک اپیل دس لاکھ کے لیے شائع کی گئی ہے، اس روپیہ سے ایک عورتوں کا اسپتال قائم کرنے کی تجویز پیش ہے جسمیں ہر طبقہ اور ہر فرقہ کی عورتوں کا علاج کیا جائیگا۔ اور دائی کا کام سکھایا جائیگا۔

آربندو گھوش کے نام مہاتماجی کا تار

بنگال کی قیادت قبول کیجیے

اخبار امرت بازار پتریکا رقمطراز ہے کہ یہاں زبردست افواہ ہے کہ مہاتماجی نے سری یت آربندو گھوش کو تار دیا ہے کہ وہ بنگال کی سیاسی لیڈری قبول کریں اخبار مذکور لکھتا ہے کہ اگر یہ اطلاع صحیح ہے اور آربندو گھوش نے اسے منظور بھی کرلیا تو بنگال بہت کچھ اپنی پریشانیوں سے نجات پاجائیگا۔

سکریٹری بنگال سوراج پارٹی کا بیان

کلکتہ مسٹر جے۔ ایم سین گپتا سکریٹری بنگال سوراج پارٹی نے اخبار اسٹیٹسمین کے نمایندے سے کہا کہ اس قریبی جنگ میں جسمیں کہ ملک اپنے کو مصروف کرنے والا ہے ہماری جماعت میں کوئی پیمانی انتشار و بدنظمی رونما نہیں ہوگی۔ نمایندہ مذکور کے نمایندے نے لارڈ ریڈنگ اور لارڈ برکن ہیڈ کی گفت وشنید کا حوالہ دینے کے بعد یہ سوال کیا تھا کہ اب سوراج پارٹی کا مستقبل کیا ہوگا مسٹر سین گپتا نے یہی کہا کہ مہاتما گاندھی نے عہد کرلیا ہے کہ وہ سوراج پارٹی کو ہر ممکن طریقہ سے مدد دینگے۔

ایڈیٹر سودیش کو ۹ ماہ قید سخت کی سزا

گورکھپور ہیڈلے بچیا مشر ایڈیٹر اخبار سودیش کی کچھ دنوں قبل دفعہ ۱۲۴ الف کے تحت میں گرفتاری عمل میں آئی تھی انکو ۹ ماہ قید سخت کی سزا کا حکم عدالت سے سنایا گیا۔

مسٹر بپن چندر پال انگلشمین کے عملہ ادارت میں

کلکتہ کا اینگلو انڈین اخبار انگلشمین اعلان کرتا ہے کہ اس نے بابو بپن چندر پال کی خدمات اپنے اخبار کے لیے حاصل کرلی ہیں آپکے ذمہ ہندوستانی ریاست کے متعلق اڈیٹوریل لکھنا ہوگا۔

امیر علی نے مسلح کشتیاں کس سے خریدیں

شملہ ۲۵ر جون، اسٹیٹسمین کلکتہ کا نامہ نگار مقیم شملہ رقمطراز ہے کہ حکومت برطانیہ سے امیر علی کے مسلح کشتیوں کے خریدنے کی خبر صحیح نہیں ہے ان تمام نام نہاد "مسلح کشتیوں" میں سے دو کشتیاں ایک اطالوی کمپنی سے ایک کسی یونانی فرم سے اور تیسری ایک کسی کمپنی سے جو خلیج فارس میں جہازرانی کرتی ہے خریدی گئیں تھیں۔

مسٹر بومن جی کی شادی فرنچ لیڈی سے

بمبئی ۲۰ر جون بمبئی میں اطلاع ملی ہے کہ مسٹر ایس۔ آر بومن جی نے ایک فرنچ لیڈی سے ۱ر جون کو شادی کرلی شادی کے وقت مسٹر بومن کھدر کی ٹوپی پہنے تھے"۔

آخری قافلہ بھی ۲۶ر جون کو مکہ معظمہ پہنچ جائیگا

پورٹ سوڈان، ۲۲ر جون ۱۲ بجکر ۴۵ منٹ پیشتر کے حجاج مکہ معظمہ کے لیے روانہ ہورہے ہیں، اکبر آج شب میں مکہ معظمہ کو بعافیت پہنچ گیا، انتظامات کے متعلق اطلاع ملی ہے کہ نہایت قابل اطمینان ہیں۔" محمد شفیع

خدا کا شکر ہے کہ تمام حجاج بخیر وعافیت رابغ پہنچ گئے، اکبر جہاز بھی دوشنبہ کی دوپہر کو بخیریت رابغ پہونچ گیا ہے۔ اور اس جہاز کے حجاج بھی اسوقت مکہ معظمہ کے راستہ میں ہونگے اکبر جہاز قابل تعریف تھا مسرز ٹرنر مارسین کمپنی یقیناً مستحق تعریف ہے کہ اس جہاز نے وقت کا خاص خیال رکھا۔ (ہمدرد)

مدینہ عنقریب دشمنوں کے قبضہ سے آزاد ہوگا

پورٹ سوڈان ۲۳ر جون حسین قبرص چلا گیا، جلد مدینہ دشمن کے قبضہ سے آزاد ہوگا، ینبع کا راستہ مامون ومحفوظ ہے، بہم رسانی خوراک وغیرہ کی حالت بہتر ہوتی جاتی ہے ہندوستان نے جو جرأت کی اس کی تعریف کیجارہی ہے (شفیع) (ہمدرد)

اخبار فارورڈ کا نیا ایڈیٹر

دیش بندھو داس کے انتقال پر پی۔ سی۔ چکرورتی فارورڈ کے ایڈیٹر مقرر ہوئے ہیں۔

بقر عید کے سلسلہ میں دہلی کے اخبار نویسوں کا جلسہ

میونسپل کمیٹی دہلی کے کچھ مصالحت پسند ممبران کی طرف سے ۲۰ر جون کی شب کو ٹاؤن ہال میں مقامی اخبار نویسوں کا ایک جلسہ منعقد کیا گیا جسمیں مولانا محمد علی، مسٹر جے رام داس، لالہ دیش بندھو گپتا، پنڈت جبارمل ایڈیٹر ہندوستان، حکیم محمد اسحاق ایڈیٹر مبلغ ملا واحدی ایڈیٹر درویش مسٹر انگی لال ایڈیٹر انڈیا۔ لالہ عارف ہسوی اور دیگر حضرات علاوہ بعض ممبران میونسپل کمیٹی شریک تھے جلسہ ایڈیٹروں سے درخواست کی گئی کہ وہ بقر عید کے موقع پر شہر میں امن وامان قائم رکھنے میں مدد دیں

اخبار بندے ماترم کی ایک تازہ اشاعت میں لالہ لاجپت رائے نے آریہ سماجیوں کو مخاطب کرتے ہوے لکھا ہے کہ میں آپ سے اپیل کرتا ہوں کہ کچھ عرصہ کیلیے آپ اپنے دھرم پرچار کا رخ بدلدیجئے میری رائے میں تو پرچار میں سے سخت زبانی نکال دینی چاہیے

مقامی خبرین

اپیل ڈاکٹر مراری لال صاحب نے اہل صوبہ سے آیندہ کانگریس کو کامیاب بنانے کے لیے روپیہ اور رضاکارون کے لیے زوردار اپیل کی ہے (جسکا پورا مضمون اسی پرچہ مین شائع کیا جا رہا ہے) کانگریس کی اہمیت تبلاتے ہوئے آپنے لکھا ہے کہ

”کانگریس کے اجلاس کو اچھی طرح سے کرنے کے لیے کافی روپیہ اور آدمیون کی ضرورت ہے، بلگاؤن کانگریس مین تقریباً دو لاکھ روپیہ خرچ ہوے تھے قریب پندرہ سو والنٹیرون نے وہان کام کیا تھا جسمین ایک ہزار ایسے والنٹیر تھے جنکو خاص طور سے ٹرنینگ دیا گیا تھا قریب ڈیڑھ سو عورتین بھی والنٹیر تھین۔ صوبہ کرناٹک نے بڑے حوصلہ سے کانگریس کی تھی

کانپور کانگریس کے سلسلہ مین بھی اس صوبہ کے سب لوگون پر ویسی ہی ذمہ داری ہے جیسی ذمہ داری بلگاؤن کانگریس کے سلسلہ مین صوبہ کرناٹک کے لوگون پر تھی“

ہم ڈاکٹر صاحب کی اس اپیل کی پر زور تائید کرتے ہوے امید کرتے ہین کہ صوبہ مین دورہ کرنے والے ڈپوٹیشن کو ہر جگہ کامیابی ہوگی، اور چندہ، والنٹیر، اور استقبالیہ کمیٹی کے ممبر ہر جگہ کافی فراہم ہونگے“

یتیم بچون کی
مسلمانان کانپور سے اپیل
مستحق دنیا و جنت کی نعمتون کے لیے
کھال قربانی کی بھجواو یتیمون کے لیے

یتیم خانہ کانپور کے بیکس و بےلبس بچے تمام مسلمانان کانپور سے بہ مودبانہ استدعا کرتے ہین کہ عید الضحیٰ کے موقع پر چرم قربانی انکی ضروریات زندگی کو پوری کرنے کیلیے مخصوص کر دی جاے امید ہے کہ مسلمانان کانپوران ننھے ننھے بچون کی پر درد درخواست کو رد نہ فرماوینگے۔

جلسہ ۱۷ر جون ۱۹۲۵ء کو بالکا ودیالہ مین دیش بندھو داس کی وفات پر اظہار ماتم کے لیے بنگالیون کا ایک جلسہ ڈاکٹر سریندر ناتھ سین کی صدارت مین ہوا۔ کانپور کی بنگالی کمیٹی نے ایک جلسہ کرکے مسٹر داس کی تعزیت مین شرکت کی لیکن خود دھل بارک کے جلسہ مین کسی بنگالی کے شریک نہ ہونے کے معنی اسوقت تک ہماری سمجھ مین نہین آئے۔ بنگال کے سب سے بڑے لیڈر کا ماتمی جلسہ ہو اور اسمین کسی بنگالی کی شرکت نہ ہو، یہ بڑی عجیب بات ہے، اور اسکی تلافی محض علیحدہ جلسہ کرنے سے نہین ہو سکتی۔

کرشن پنڈت راجہ رام صاحب (ایڈیٹر آریہ ورت) کی زیر ادارت اس نام کا ایک اخبار نکلنے والا ہے ہم اپنے دوست معاصر صاحب سے امید رکھتے ہین کہ وہ اس اخبار کو متین اور صلح کل بنانے کی کوشش کرینگے۔

تبدیل مذہب ۲۶ر جون بروز جمعہ کو جامع مسجد مین ایک انگریز خاتون مسز ٹامسن نے اسلام قبول کیا۔

کہا جاتا ہے کہ آپ کے مرحوم شوہر ملاری مین ملازم تھے وہین آپ نے ایک مسلمان آیا کو ملازم رکھا، اسکی پاکیزہ صحبت نے آپکے دل پر اسقدر اثر ڈالا کہ آپ کا دل اسلام قبول کرنے پر آمادہ ہو گیا مگر اسوقت آپ اپنے شوہر کی وجہ سے علانیہ اسلام نہ قبول کر سکین، مگر شوہر کی وفات کے بعد آپ نے علانیہ اسلام قبول کرنے کا عزم بالجزم کر لیا اور دایا کے مشورہ سے آپ کانپور تشریف لائین اور جمعہ کو مشرف باسلام ہوئین۔

آپ کا خیال ہے کہ تجارت کرین جو نہایت قابل ستائش ہے اگر آپ کو روپیہ کی ضرورت ہو تو مسلمانون کو آپ کی امداد کرنا چاہیے

سیوادل ہندو سیوادل کی طرف سے اسوقت ایک اکھاڑہ پٹکاپور مین قائم ہوا ہے جہان ہر قسم کی ورزش اور ضروری کھیلون کا انتظام کیا جا رہا ہے اسکے ممبر صرف طالب علم ہو سکتے ہین“

رتھ جاترا پچھلے دنون رتھ جاترا کا جلوس دو روز تک دھوم دھام سے اٹھا۔

جلسہ تعزیت منیوسپل بورڈ کانپور نے ایک غیر معمولی جلسہ کرکے مسٹر داس کے ماتم کا رزولیوشن پاس کیا اور یکم جولائی کو تعطیل ہونا پاس کیا گیا

امتحانات ہائی اسکول کا نتیجہ سناتن دھرم ہائی اسکول سے ۱۵ میں ۱۵

”گورنمنٹ ہائی اسکول ۲۹ مین سے ۲۵ ڈی۔ اے۔ وی کالج [illegible] کرایسٹ چرچ اسکول سے ۱۵ مین ۱۱ [illegible]

کانگریس کی استقبالیہ کمیٹی کا
اشتہار نمبر ۲
کانپور کانگریس کا دھوم دھام سے استقبال کرو

۱ اسی اگلے دسمبر مین آپ کے صوبہ مین کانگریس ہوگی کانپور کا شہر اس کام کے واسطے چنا گیا ہے اس بات کے کہنے کی ضرورت نہین کہ آل انڈیا کانگریس کا سالانہ اجلاس کتنا عظیم الشان اور ضروری ہوتا ہے اور اسمین دیش کے دور دور کے لوگ اچھی تعداد مین پہونچا کرتے ہین اس سال تو کانگریس کا اجلاس اور بھی اہم مسئلہ و مقصد و نکے باعث ضروری ہے، کتنی ہی خاص باتین اور ملک کے پیچیدہ مسائل سامنے ہین ان سب کا حل ہونا ضروری ہے ملک کی طاقت اس وقت بہت بکھری ہوئی ہے اوسکا سمیٹنا اور سمیٹکر اسکو ملک کی آزادی کے کام مین زور و نکے ساتھ لگانا ضروری ہے کانپور کانگریس مین ان معاملات پر غور کیا جائیگا اسلیے ملک بھر کے تمام لیڈر اس موقع پر ضرور تشریف لائینگے، کانپور کے اجلاس کو بخوبی انجام دینے اور باہر سے جو لوگ تشریف لاوین انکو ضروری آسائش پہونچانے کے لیے کافی روپیہ اور آدمیونکی امداد کی ضرورت ہے، بلگاؤن کانگریس مین تقریباً دو لاکھ روپیہ خرچ ہوے تھے اور سولہ سو والنٹیرون نے وہان کام کیا تھا جسمین ایک ہزار والنٹیر تو ایسے تھے جنکو خاص طور سے ٹرنینگ دیگئی تھی قریب ڈیڑھ سو عورتین بھی والنٹیر کا کام کر رہی تھین، کانپور کانگریس کے متعلق بھی اس صوبہ کے سب ہی لوگون پر ویسی ہی ذمہ داری ہے جیسی ذمہ داری بلگاؤن کانگریس کے متعلق کرناٹک صوبہ کے لوگون کی تھی، کانپور کانگریس کے متعلق نیک نامی یا بدنامی جو کچھ ہوگی وہ پورے صوبہ کی ہوگی، اس لیے صوبہ بھر کے تمام محبان وطن اور کانگریس سے محبت رکھنے والے شخصونکو کانپور کی کانگریس کی کامیابی کیلیے آگے آنا چاہیے۔ کام بہت بڑا ہے اور وقت بہت کم رہگیا ہے آپ سے عرض ہے اب آپ دیر نہ کرین اور کانپور کانگریس کی کامیابی کے واسطے اپنی سب طاقتین لگا دین۔

۱۵ر جون کے بعد صوبہ کے کچھ کام کرنے والے صوبہ کے خاص خاص مقامون کے دورے کیلیے روانہ ہونگے، صوبہ کے چار حصے کیے گئے ہین۔

(۱) مرزاپور، بنارس، غازیپور، بلیا، اعظم گڈھ، جونپور، گونڈا، بڑائچ، بستی، گورکھپور، مین پنڈت گوری شنکر مصر، بابا راگھوداس جی، جناب یوسف امام، ڈاکٹر [illegible] بکرجی، اور پنڈت جیوتی شنکر جی دکشٹ جاوینگے۔

(۲) بندیلکھنڈ مین منتری بینی رام سروگپت کنور ہرپرشاد سنگھ جی پنڈت رام پرشاد مصر، پنڈت بینی مادھو تیواری اور دیگر اشخاص جاوینگے۔

(۳) مینپور، لکھیم پور، پیلی بھیت، بریلی، شاہجہانپور، ہردوئی اور لکھنؤ مین شری یت مرنا سم سندر لال جی، موہن لال جی سکسینہ چودھری خلیق الزمان، پنڈت ہرکرن ناتھ مصر، اور دیگر اشخاص جاوینگے۔

(۴) پرتاب گڈھ، سلطانپور، فیض آباد، راے بریلی، اور بارہ بنکی مین جناب رفیع احمد قدوائی اور دیگر اشخاص جاوینگے۔

آپ سے عرض ہے کہ جس وقت یہ اشخاص آپ کے شہر مین تشریف لاوین تو انکی بھرپور امداد کرین،

کانپور کانگریس کے واسطے روپیہ دلوا دین، کانگریس استقبالیہ کارکن کمیٹی کے ممبر بنا دین (جس کے لیے ہر ممبر کی فیس پچیس روپیہ ہے) چندے کی شکل مین چھوٹی چھوٹی رقمین دلا دین اور کانگریس کے موقع پر ہاتھ پیر سے کام کرنے کے قابل اچھے والنٹیرون کے نام درج کرا دین اور جو کچھ بھی کر سکین وہ کرین۔ کام کو ضروری اور اہم سمجھکر اور ساتھ ہی پرجوش کام کرنیوالون کو دیکھتے ہوے دل مین یہ ہوتا ہے کہ یہ عرض بالکل بے سود نہ ہوگی، جس صوبہ کے لوگون نے ترک موالات کے زمانہ مین بڑی بڑی قربانیان کین اپنے کام کرنے والون ہنسی خوشی جیل بھیجدیا اور لاکھون روپیہ تلک سوراج فنڈ مین چندہ دیا، جو صوبہ رام اور کرشن بھگوان کی پاک زمین ہونیکے باعث ملک بھر مین خاص عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے جو صوبہ ہندو اور مسلمان دونون طرح کی تہذیبون مین جو کچھ سب سے اعلیٰ ہے اس کا مرکز رہا ہے اور اب بھی اس گری ہوئی حالت مین جو ویسا ہی سمجھا جاتا ہے اس صوبہ کی عزت و شان کی اسوقت بازی ہے اپنے صوبہ کا بھلا کون ایسا شخص ہوگا جو اپنے دلمین حب وطن رکھتا ہے جسکے بدن مین وطن کا خون بہتا ہے اور جو اپنا فرض محسوس کرتا ہے اس بازی مین اپنی فتح نہ چاہیگا۔

ڈاکٹر مراری لال
کنوینر کانگریس استقبالیہ کمیٹی کانپور

کارروائی جلسہ انجمن طبیہ صوبجات متحدہ

منعقدہ ۲۰ جون سنہ ۱۹۲۵ء بوقت ۵ بجے سہ پہر

اسمار شرکائے جلسہ

حکیم حافظ احمد صاحب حکیم عبد العزیز صاحب حکیم خواجہ نصیر الدین صاحب حکیم عبد اللطیف صاحب حکیم عبد الحلیم صاحب حکیم منے آغا صاحب آفتاب حکیم ننھے آغا صاحب حکیم علی محمد صاحب عرف حکیم منے آغا صاحب فاضل خان بہادر حکیم نذیر حسن خاں صاحب حکیم جعفر حسین صاحب حکیم ہادی رضا صاحب ماہر حکیم خواجہ شمس الدین صاحب حکیم حسن رضا صاحب حکیم وہاج الحق صاحب حکیم سید علی صاحب آشفتہ حکیم بشیر احمد صاحب جیوسل کمشنر حکیم سید وزیر حسن صاحب حکیم خورشید علی صاحب حکیم مظہر قدیم صاحب حکیم سید ابن حسن صاحب حکیم سید احمد صاحب حکیم عماد الدین صاحب انصاری حکیم چودہری بشیر احمد صاحب حکیم خواجہ محی الدین صاحب حکیم عبد السبحان صاحب حکیم خواجہ کمال الدین صاحب حکیم عبد الحسیب صاحب حکیم عبد المعید صاحب شفاء الملک حکیم عبد الحمید صاحب مولانا عبد الحلیم صاحب شرر مرزا محمد عسکری صاحب سکرٹری انجمن ترقی اردو

کارروائی جلسہ

جلسہ کی کارروائی ٹھیک ۵½ بجے شروع ہوئی۔

(۱) بتحریک حکیم خواجہ شمس الدین صاحب وبتائید شفاء الملک حکیم عبد الحمید صاحب وغیرہ باتفاق آرا جناب حکیم علی محمد صاحب عرف حکیم منے آغا صاحب فاضل صدر جلسہ ہوئے۔

حکیم عبد الحسیب صاحب نے مختصراً اغراض جلسہ بیان فرمائے،

مرزا محمد عسکری صاحب نے سوالات گورنمنٹ کا اردو میں سنایا اور اسکے مطالب کی توضیح فرمائی۔

(۲) بہ تحریک حکیم سید علی صاحب آشفتہ وبتائید حکیم وہاج الحق صاحب باتفاق آرا یہ طے ہوا کہ ایک عارضی کمیٹی مقامی اطبا کی اس لیے مقرر کی جائے کہ وہ گورنمنٹ کے سوالات کے جوابات مرتب کرتے ہوئے صوبہ کے تمام روشن خیال اطبا کو واقعات سے مطلع کرے اور ساتھ ہی ساتھ لکھنؤ میں ایک وقت مقررہ پر تشریف لانے کی دعوت دے تاکہ ایک باقاعدہ و مستقل کمیٹی کا انتخاب بھی کیا جا سکے جو ذمہ دارانہ حیثیت سے ترتیب سوالات کرے۔

(۳) بہ تحریک شفاء الملک حکیم عبد الحمید صاحب وبتائید حکیم عبد المعید صاحب باتفاق آرا حکیم خواجہ کمال الدین صاحب کمیٹی کے صدر منتخب ہوئے۔

(۴) بہ تحریک حکیم عبد الحسیب صاحب وبتائید حکیم سید علی صاحب آشفتہ بکثرت آرا جناب حکیم منے آغا صاحب فاضل و خان بہادر حکیم نذیر حسن خاں صاحب و حکیم ہادی رضا صاحب نائب صدر منتخب ہوئے۔

(۵) بہ تحریک حکیم چودہری بشیر احمد صاحب وبتائید حکیم عماد الحسن صاحب انصاری، بہ کثرت آرا حکیم عبد المعید صاحب سکرٹری منتخب ہوئے۔

(۶) بہ تحریک حکیم سید وزیر حسن صاحب وبتائید حکیم خواجہ نصیر الدین صاحب باتفاق آرا حکیم سید علی صاحب آشفتہ و حکیم خواجہ شمس الدین صاحب جوائنٹ سکرٹری منتخب ہوئے۔

(۷) بہ تحریک حکیم عبد الحسیب صاحب وبتائید حکیم سید وزیر حسن صاحب و حکیم سید علی صاحب آشفتہ بہ کثرت آرا یہ طے پایا کہ ایک سلکٹ کمیٹی بنائی جائے جس کے ممبران حسب ذیل منتخب ہوئے اور اس کمیٹی کا کورم بہ شمول عہدہ داران ۵ ہوگا۔

اسمار ممبران کمیٹی منتخب شدہ

حکیم خواجہ کمال الدین صاحب خان بہادر حکیم نذیر حسن صاحب حکیم ہادی رضا صاحب حکیم منے آغا صاحب حکیم عبد المعید صاحب حکیم سید علی صاحب آشفتہ حکیم خواجہ شمس الدین صاحب شفاء الملک حکیم عبد الحمید صاحب حکیم سید وزیر حسن صاحب حکیم عبد السبحان صاحب حکیم وہاج الحق صاحب حکیم بشیر احمد صاحب حکیم ننھے آغا صاحب آفتاب حکیم خورشید علی صاحب حکیم چودہری بشیر احمد صاحب حکیم ابن حسن صاحب حکیم سید احمد صاحب حکیم عبد الحسیب صاحب

(۸) باتفاق آرا اس کمیٹی کا نام انجمن طبیہ صوبجات متحدہ رکھا گیا۔

(۹) بہ تحریک حکیم عبد المعید صاحب وبتائید سید وزیر حسن صاحب و حکیم سید علی صاحب آشفتہ بکثرت آرا طے پایا کہ یہ جلسہ حسب ذیل تین ممبران کو اس غرض سے منتخب کرتا ہے کہ وہ سوالات گورنمنٹ کے جوابات کا مسودہ تیار کرکے کمیٹی میں بغرض تصفیہ پیش کرے اور انکو حسب ضرورت اپنے ساتھ مزید ممبران کے اضافہ کا اختیار ہوگا۔ حکیم عبد الحمید صاحب شفاء الملک حکیم خواجہ کمال الدین صاحب حکیم عبد الحسیب صاحب

(۱۰) بہ تحریک حکیم خواجہ شمس الدین صاحب وبتائید حکیم سید وزیر حسن صاحب بہ کثرت آرا یہ طے پایا کہ تحصیل چندہ کے لیے ایک کمیٹی حسب ذیل ممبران کی بنائی جائے۔

شفاء الملک حکیم عبد الحمید صاحب، حکیم عبد الحمید صاحب حکیم عبد الحسیب صاحب، حکیم ننھے آغا صاحب فاضل حکیم ہادی رضا صاحب ماہر

(۱۱) بہ تحریک حکیم مظہر قدیم صاحب وبتائید حکیم خواجہ شمس الدین صاحب باتفاق آرا طے پایا کہ آج کے اس جلسہ کی کارروائی اخبارون مین بغرض اشاعت روانہ کی جائے۔

دستخط حکیم عبد المعید عفی عنہ
جھوائی ٹولہ لکھنؤ
آنریری سکرٹری انجمن طبیہ صوبجات متحدہ

اردو مین سب سے پہلی کتاب
مجموعہ گھوڑ دوڑ

نئی بمبئی

جسمین ہندوستان کے تمام بڑے بڑے مقامات مثلاً کلکتہ، بمبئی، پونا، مدراس، لکھنؤ، میرٹھ، گوالیار وغیرہ کی ریسونکے یکسال کے مکمل رزلٹ درج ہین کاغذ نہایت چکنا، چھپائی نہایت صاف، حجم کتاب تقریباً ۳ سو صفحات جسمین تقریباً ۸ سو ریسین درج ہین دو روپیہ عہ
ملنے کا پتہ:- نصرت الاسلام پریس ہیرسن روڈ نمبر ۱۳۲ کلکتہ



عرق خضاب

آجکل عموماً نہایت کمسنی کے زمانہ مین بالون کے سفید ہوجانیکی عام طور شکایت پیدا ہوگئی ہے لہذا ضرورت کو محسوس کرکے مین نے ایک عرق خضاب جس سے آسان طریقہ بالون کے سیاہ کرنیکا نہین ہوسکتا تیار کیا ہے، بعد تجربہ کثیر کے عام فائدہ کی غرض سے اسکا شائع کردینا بہت مناسب سمجھا صرف ایک روئی کی پھریری عرق مین ڈبو کر سفید بالون پر لگا لینے سے ۵ منٹ کے اندر بال بالکل اصلی بالون کی طرح ہوجاتے ہین اور پھر کم از کم پندرہ روز تک دوبارہ استعمال کی ضرورت نہین ہوتی قیمت فی شیشی جسمین عرق ۲ تولہ ہوتا ہے ۲ محصولڈاک ۲ فیس منی آرڈر ۲ ذمہ خریدار ہے
ملنے کا پتہ حکیم محمد عبدالشکور کانپور کوٹھی شیخ ولایت علی

کلکتہ کے نامی ڈاکٹر ایس کے برمن کی

منہرا

اپنی خوشبو سے لوگون کو متوالا بنادیا ہے یون تو خوشبو ہر سینٹ مین ہوتی ہے مگر اسکی بھینی بھینی خوشبو مفرح اور ہنستے ہوئے پھولون کی سی ہے۔ منہرا مین ایک خاص بات یہ ہے کہ اسکی خوشبو پائداری کیساتھ دور تک پھیلتی ہے اور چار پانچ روز تک قائم رہتی ہے۔ خوشبو کے شوقینون کو اسکا ایکبار ضرور امتحان کرنا چاہئے
قیمت فی شیشی ایک روپیہ چار آنہ (عہ؍) محصولڈاک چھ آنہ (۶؍)

ہیلک یہ ہر قسم کے گھاؤ درد۔ ہاتھ۔ موچ۔ گانٹھ۔ گلٹی۔ جھائین مہاسہ۔ چکتہ ہاتھ پیرون کا پھٹنا روکھا پن۔ آگ سے جلے ہوئے گھاؤ جلن۔ چوٹ کیوجہ سے درد۔ ناخون کا پھٹنا وغیرہ وغیرہ کیلئے اکسیر ہے۔ مکڑی بھڑ بچھو وغیرہ کے کاٹے ہوئے جگہ سے زہر دور کرنے کے لیے ہیلک ایک شرطیہ دوا ہے، فٹ بال۔ کرکیٹ۔ جمناسٹک کے کھلاڑیون کے لیے ہیلک روزانہ استعمال کی چیز ہے اسکے لگانے سے کسی قسم کی جلن وغیرہ نہین ہوتی فی زمانہ اس قسم کی تمام دوائیون کے تجربہ کرنے پر ہیلک سب سے زیادہ مفید ثابت ہوئی ہے ہر گھر گرہست کو ہیلک کی ایک ڈبیہ ضرور رکھنا چاہئے۔
قیمت فی ڈبیہ ۱۰؍ دس آنہ محصولڈاک ۶؍ چھ آنہ۔

ڈاکٹر ایس کے برمن پوسٹ بکس ۵۵۴ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

ایجنٹ:.. دیبی دین اینڈ سنز کان پور

اگر آپ بہت ہی ذائقہ دار پان کھانا چاہتے ہین تو

پنڈت پیارے لال شکل ہولا گنج والے کا

کان پور سکھ بلاس ضرور

پان بلاس کھائیے

REGISTERED TRADE MARK

خوشبودار و خوش ذائقہ ہے۔ یقین کے لیے نمونہ مفت منگائیے۔
قیمت سکھ بلاس فی ڈبیہ ۵ ر ایکدرجن ۱۲ سے
پان بلاس فی شیشی ۶؍
تھوک خریدارون کو کافی کمیشن دیا جائیگا۔

ایک جانی دشمن پر فتح

ڈاکٹر بسراہا کا

کالرا کیور

ہیضہ کے واسطے عجیب و غریب اکسیر اور دیگر پیٹ کی بیماریون کے واسطے نہایت مفید دوا ہے ڈاکٹر بسراہا کا کالرا کیور اسقدر سریع الاثر ہے کہ پہلی ہی خوراک کا اثر مریض پر جادو کی طرح ہوتا ہے۔ ہیضہ کے کیڑے جسم کے اندر ہلاک ہوجاتے ہین اور دو ہی تین خوراک دوا دینے سے مرض کا دفعیہ ہوکر مریض کی طاقت بحال ہوجاتی ہے اور وہ بہت جلد اپنی اصلی حالت اور تندرستی پر آجاتا ہے کالرا کیور ہندوستانی ہی درختونکی جڑون پھل پھول اور بیجون کا مرکب ہے اسمین کوئی ایسی اجزا نہین ہین جو انسانی استعمال کے واسطے مضر ہون۔
ہمیشہ ایک شیشی اپنے پاس موجود رکھیے اور اسطرح ایک خوفناک جانی دشمن ہیضہ سے اپنی جان کا بیمہ کیجیے۔
قیمت فی شیشی علاوہ محصول ایک روپیہ عہ
ملنے کا پتہ ڈاکٹر جے ایس۔ بسراہا۔ کیلاش کان پور

پانچ سوالون کا صرف ایک ہی جواب

(۱) سب سے بڑی ویدک فارمیسی کا نام بتاؤ۔
(۲) آجکل اشتہارون مین سب سے مقوی ٹونک کونسی دوا ہے۔
(۳) کاٹھیاواڑ کی سب سے پرانی ایسی لائبریری کا نام بتلاؤ جسمین ہر زبان کے اخبارات موجود رہتے ہین۔
(۴) گجرات مین ایسے کارخانہ کا نام بتلاؤ جسکے نام پر ڈاکخانہ جاری ہو۔
(۵) کاٹھیاواڑ کے سب سے معتبر پریس کا نام بتلاؤ۔

جواب آتنک نگرہ

حال کی مقوی دواؤن مین آتنک نگرہ گولیان سب سے اعلی ہین اس دوا سے ضعیت کی جملہ شکایتین درست ہوکر دست صاف ہوتا ہے۔ پیٹ کی جملہ شکایتین دور ہوجاتی ہین خون اور منی بکثرت پیدا ہوتی ہے منی کی تمام شکایتین رفع ہوجاتی ہین ہر قسم کی کمزوری رفع ہوکر بدنکو نہایت درجہ طاقت توانائی حاصل ہوتی ہے۔ دماغ کو اور حافظہ کو بڑی ترقی ہوتی ہے اس دوا کی مشہوری سے اسی کے نام پر پریس۔ ڈاکخانہ لائبریری وغیرہ قائم ہوئے ہین اس دوا کی قیمت فی ڈبیہ عہ ر ایک روپیہ۔ پانچ ڈبیون کی قیمت للعہ ر چار روپیہ۔

طلائے بینظیر واجی کرن

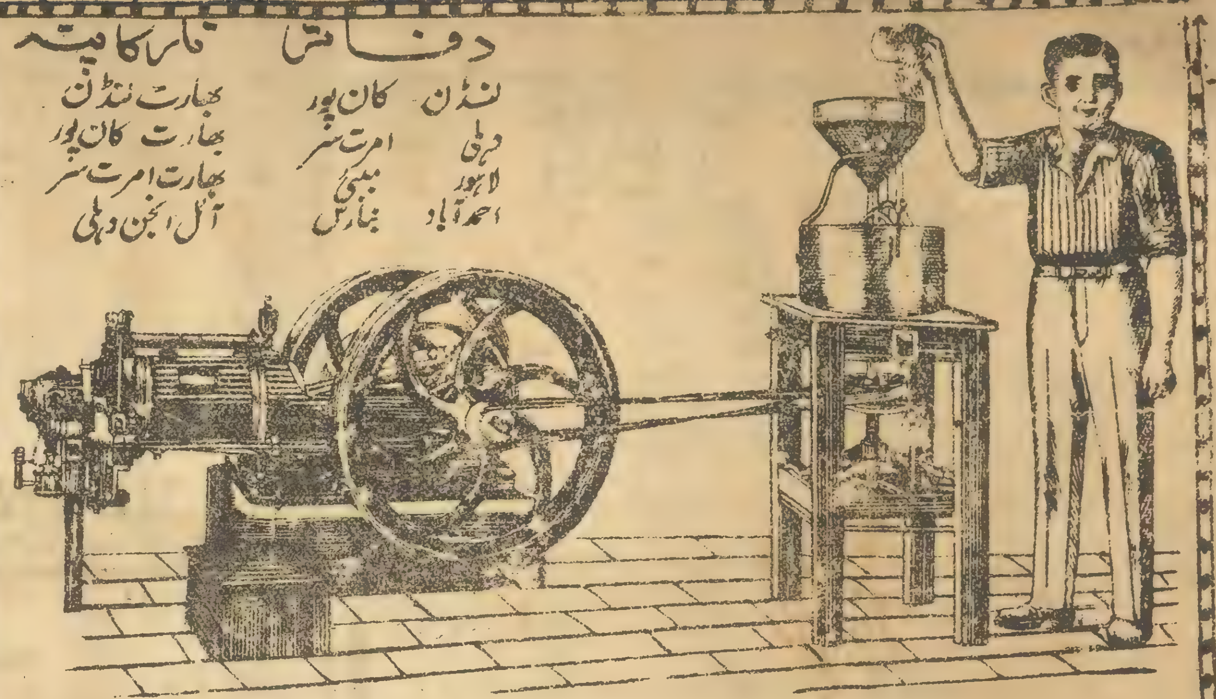
عام مفید بلاضرر۔ خارجی علاج دو ہفتہ کے اندر نامرد کو مرد بنادیتا ہے اور لاکھون مریض شفا پاچکے ہین۔ تعریف خلاف تہذیب۔ قیمت فی شیشی ۵ر پانچ روپیہ لیکن اسکے خریدار کو ایک روپیہ کی دوا کمیشن مین دیجاتی ہے مزید آگاہی کے لیے ہماری کتاب مفت منگوا کر دیکھیے۔

ویدشاستری منی شنکر گووندجی
آتنک نگرہ فارمیسی جام نگر کاٹھیاواڑ

مین کون ہون
انگا پربھایا وٹی

وید لوگ جنکی تعریف کرتے ہین حکیم لوگ جنپر مغرور ہین۔ ڈاکٹر لوگ اپنے مریضون کو استعمال کراتے ہین وہ مین ہون" (رجسٹر شدہ) مین اس نام سے ساری دنیا مین مشہور و معروف ہوچکی اور ناطاقتون کو زوردار اور طاقتور بنادیتی ہون پژمردہ چہرہ والون کو گلاب کے مثل "احتلام یا پیشاب کی راہ سے منی کو جانیسے بند کرکے گاڑھی مثل دہی کے بنادیتی ہون۔ گئی طاقت کو واپس لاکر پورا مرد بنانیوالی "وہ بھی مین ہون"
ایک مرتبہ ضرور استعمال کرکے آزمایش کیجئے قیمت ۳۰ گولیون کی شیشی عللہ ر علاوہ محصولڈاک "مزید واقفیت کے لیے کتاب وید ودیا مفت منگوا کر پڑھئے۔

ملنے کا پتہ
راج وید نرائن جی کیشوجی ہیڈ آفس جام نگر کاٹھیاواڑ
کانپور کے لیے ایجنٹ کی ضرورت ہے۔



(۱) روپیہ بنانیکی مشین

(۲) یعنی نو بنو بھارت آئیل انجن لنڈن سے پہنچگئے

آپ سرخی کو پڑھکر ضرور چونک پڑے ہونگے یہ کہ روپیہ بنانے کی مشین کیسی؟ کیا گورمنٹ نے ہر ایک شخص کو روپیہ بنانے کی اجازت دیدی ہے؟

جواب ملیگا کہ ہرگز نہین یہ فعل خلاف قانون ہے. آیئے ہم آپکو بتائین کہ یہ روپیہ بنانیکی مشین کیسی ہے جسکے آتے ہی روپیہ دھڑا دھڑ نکلنا شروع ہوجاتا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ آپ بھارت آئیل انجن کے خریدار ہوجایئے پھر دیکھئے کہ روپیہ کا ڈھیر خود بخود لگجاتا ہے یا نہین!! آپ ضرور دریافت کرینگے کہ یہ کیسے اسکا جواب یہ ہی کہ بھارت آئیل انجن بناوٹ مین سادہ اور نہایت مضبوط ہی متواتر تیل کے خرچ پر زیادہ کام نکالتا ہے اور معقول آمدنی کیصورت پیدا کرتا ہے تمام خرچ نکالکر دس روپیہ روز آپکی جیب مین ڈالدیگا کیا پھر بھی آپ اسکو روپیہ بنانیکی مشین کا لقب دینگے؟

علاوہ اسکے کروڈ آئل انجن آٹا پیسنے کی چکیان، دھان سے چاول نکالنے، پالش کرنیکی مشین، تمباکو، چونہ پیسنے کی مشین وغیرہ وغیرہ جنکو ہر وقت ہمارا لنڈن آفس روانہ کرتا رہتا ہے اگر آپ خریدنا چاہتے ہین تو نیچے لکھے پتہ پر خط وکتابت کرین۔

اپنے خریدارون کو جو سب سے بڑی سہولیت ہمنے دے رکھی ہے وہ یہ ہے کہ ہم اپنے کارخانہ بھارت آئرن ورکس کانپور مین آئیل انجن کے چلانیکا کام مفت سکھلاتے ہین۔ آزمایئے اور روپیہ کا ڈھیر لگایئے

المشتہر

دی بھارت انجنیرنگ کمپنی لاٹوش روڈ کان پور

مشینین



ہمارے یہان سونے چاندی کے تار و پتر بڑھانے کی مشینین، آئیل انجن، موٹر و بیل سے چلنے والی لوہے کے فریم کی آٹا پیسنے کی چکیان۔ اوکھ پیرنے کا کولھو۔ کھانڈ بنانیکی مشینین آئیل (تیل پیرنا) کرمی کاٹنے کی مشینین، چونا پیسنے کی مشینین پلیان ٹمبر پلاکس وشیڈ ٹنگ وغیرہ اور کسی قسم کی مشینین دوسری کمپنیون کے نسبت اچھی اور سستی ملسکتی ہین۔

المشتہر

سنگھ انجنیرنگ ورکس لاٹوش روڈ کانپور

SINGH ENGINEERING

WORKS

CAWNPORE

دیوار مین لگانے کی گھڑی مفت

آپ کے مکانکو زینت دینے والی گھڑی ہمیش وقت بجانے والی ہماری دیوار کی گھڑی نے ٹھیک وقت بتانے کی بدولت لاثانی شہرت حاصل کی

نقل سارٹیفکٹ

بشن پور ۲۵ مارچ ۳۵ء جناب من۔ گھڑی موصول ہوکر بہت خوشی ہوئی۔ آپ کی مہربانی مین گھڑیان اور بھیجئے دستخط کرچی بھوشن گوسوامی۔

سب صاحبان سے درخواست کیجاتی ہی کہ اپنا نام اور پتہ صاف لکھین اور اگر ممکن ہو تو انگریزی مین لکھین۔



دنیا کی مشہور ترین بی ام میں یہ گارنٹی ۲ سال۔ رولڈ گولڈ ہسٹ واچ نمبر ۸۰۶، قیمت ۴عہ
بلیک برڈ فاونٹن پن قیمت ۱۲عہ
قلمون کے کلپ ۳
کیپٹین فاونٹن پن قیمت ۲
ریڈیم رات کو چمکنے والی پاکٹ واچ قیمت ۲عہ

انڈین ایجنسی کمپنی رایا پیٹیا مدراس

INDIAN AGENCY Co

RAYEA PETTA

MADRAS

پانچسو روپیہ کا نقد انعام

طلاے نو ایجاد (رجسٹرڈ)

ڈاکٹر فرانس کا ایجاد علاج کمزوری و نامردی

جو شخص اس طلا کو بیکار ثابت کرے اسکو پانچسو روپیہ کا نقد انعام دیا جائیگا۔ یہ روغن ڈاکٹر فرانس نے بڑی جانفشانی اور تجربہ سے تیار کیا ہے جو مثل بجلی کے فوراً اثر رکھتا ہے اسکا اثر ایک ہی روز مین معلوم ہوجاتا ہے جو لوگ بچپن کی غلط کاریون یا کسی اور وجہ سے کمزور ہوگئے ہون تو فوراً اس طلاء سے فائدہ حاصل کرین اس طلاء سے بہت سے مریضونکو فائدہ پہنچا ہے جنکی نوبت ناامیدی تک پہنچگئی تھی اسکے استعمال مین کسی موسم کی خصوصیت نہین اور نہ آبلہ پڑتا ہے۔ ایکدم ناقص رطوبت خارج کر دیتا ہے پھر کسی کیصورت نہین رہتی طلاء کیساتھ ڈاکٹر موصوف کی ایجاد حب مقوی بھی روانہ ہوتی ہے مکمل بیان ہے اس سے بہتر کوئی طلاء اس مرض کے لیے مفید ثابت نہین ہوا قیمت ۔ روپیہ چار یکیں ۔ ۔ علاوہ محصولڈاک

المشتہر

ایس ایم عثمان اینڈ کو آگرہ

بندوقین رائفلین ریوالور اور پستولین

ہمارے یہان کم سے کم قیمت پر دستیاب ہوتی ہین ہندوستان کے کسی ریلوے اسٹیشن تک ہم مال کو اپنے خرچ پر پہنچا دیتے ہین اور فرمائشون پر کمیشن علیحدہ دیتے ہین

فہرست

سلیمان اینڈ کو کراچی کیمپ سے طلب فرمایئے

باہتمام خواجہ عبد السلام صداقت پریس کان پور سے شایع ہوا

The Sadaqat
CAWNPORE

REG-No A
1424

جمال یار تو حق عزم مستقل میں رہی
زبان پر بھی وہی ہو جو تیری دل میں رہی
(احسن سہمی)

صداقت

اڈیٹر- خواجہ عبد السلام
ہفتہ وار
قیمت سالانہ ۳ے/
ششماہی عار/
فی پرچہ ۵ر/

جلد ۱ کانپور - چہارشنبہ ۸ - جولائی ۱۹۲۵ء مطابق ۱۶ - ذی الحجہ ۱۳۴۳ھ نمبر ۱۸

ادبیات

(جناب تسکین سورنوی)

یہی کچھ یادگارین رنگین اپنی زمانے مین — قفس میں ٹہ یان یا چار تنکے آشیانے مین
یہ عالم تھا کہ وہ بھی تھے شریک آنسو بہانے مین — مرا مزار ہے گا یاد مدت تک زمانے مین
قفس مین بھی نہ آئی موت آتی بھی تو کیا ہوتا — کہ میری روح تو رہتی تھی ہر دم آشیانے مین
جو سنتا ہے وہ پہرون یاد کرکے مجکو روتا ہے — یہ کیسا درد ہے یارب شب غم کے فسانے مین
تیرے پردے نے تجکو اور رسوا کردیا ظالم — کہ لاکھون شوخیان تھین ایک تیری منہ چھپانے مین
نہ جانے کسطرح کاٹی تھی اسنے زندگی اپنی — کہ جسکا نام بھی لیتا نہین کوئی زمانے مین
محبت، درد ہجران، شام غربت، مرگ ناکامی — یہی کچھ سرخیان دلچسپ ہین میرے فسانے مین
شب غم کا بھلا ہو ہم تو رونے کو بھی رو بیٹھے — وہ راتین اب کہان گزری تھین جو ہنسنے ہنسانے مین

غم فرقت سلامت ہے تو اکدن یہ بھی سن لینا
کہ تسکین ستم دیدہ نہین باقی زمانے مین

اسلام جاپان مین

(از آئی ایم صاحب)

تمام ایشیائی ممالک کی نسبت جاپان اسلام سے بہت کم متاثر ہوا ہے یہ مذہب عموماً وہان بہت کم معلوم ہے۔ ایک جاپانی مصنف ۲۰۰ سال قبل مختصراً لکھتا ہے "اسلام ایک مذہب ہے جو رومن کیتھولک مذہب کے مانند ہے" اور صرف یہی فقرہ ایک تاریخی تذکرہ معلوم ہوتا ہے۔ تاجر غالباً چھٹی صدی مین چین گئے اور بیان کیا جاتا ہے کہ پہلے مسلمان چین، ساتوین صدی مین گئے یعنی آج سے ۱۳ سو سال پیشتر لیکن جاپان پہنچنے کی کوئی کوشش نظر نہ آئی کچھ عرصہ سے جاپان کے کچھ تعلقات اسلامی دنیا سے قائم ہوئے ہین۔ اور مومنین ان جزائر مین گئے ہین۔ لیکن پھر بھی یہ بات امر واقعہ ہے کہ جاپانی مسلمانون کی تعداد نہایت قلیل ہے۔ ایک پرجوش جاپانی بزرگ جو شنگھائی مین مقیم ہین کہتے ہین "لیکن ایسا نہین ہونا چاہئے تھا" یہ شخص پچھلے سال مین اپنی بیوی اور کوریا کے چند آدمیون کے ساتھ اسلام مین داخل ہوا تھا۔

"اخبار نور اسلام"

مسٹر ٹی ٹسکونا ایک مصنف ہے جو چینی اور انگریزی زبانون مین علاوہ اپنی زبان کی تصنیف کرتا ہے۔ اور ایک مخفی اہل علم اور کاروباری آدمی ہے یہ نومسلم ہے اور اپنے نئے دین کے لیے بہت جوش وخلوص کا اظہار کرتا ہے یہ شخص ایک نئے اخبار "نور اسلام" کا جائنٹ اڈیٹر ہے، اسکے دو نمبر نکل چکے ہین۔ یہ میگزین چینی جاپانی اور انگریزی مین چھپتا ہے۔ اور بین الاقوامی مسلم ایسوسی ایشن کا داعی ہے اس ایسوسی ایشن کا مقصد مجملاً یہ ہے کہ اسلام کو چین مین دوبارہ زندہ کیا جائے اور اسے جاپان اور کوریا مین پیش کیا جائے۔ یہ تجویز ایک عالمگیر تحریک کا ایک حصہ ہے۔ یہ رسالہ اپنے انداز مین ترقی پسند ہے! اور چین کے بہت سے کٹر مسلمانون مین قبولیت حاصل نہ کرسکے گا۔ چینی مسلمانون مین روح زندگی پیدا کرنے کے لیے اڈیٹر یورپ مین اسلام کی کامیابی کا مبالغہ آمیز منظر پیش کرتا ہے اور یورپ کے پایہ تختون مین مسجدین بنانے کی طرف اشارہ کرتا ہے انگلستان کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے "لندن مین جنگ عظیم کے بعد برطانوی حکومت کی امداد سے ایک بہت بڑی عبادت گاہ تعمیر کی گئی ہے جسے دوکنگ مسجد کہتے ہین، ایک مشہور آئرش مسلمان امیر ۱۵ ہزار مسلمانون کے ساتھ نماز پڑھتا ہے" واقعہ یہ ہے کہ دوکنگ مسجد بہت مختصر مسجد ہے اور بہت کم نومسلم انگلستان مین بنائے جاچکے ہین۔

قرآن مجید کا ترجمہ چینی زبان مین

اس رسالہ مین مسلمانون کے چین مین داخل ہونے کے تاریخی واقعات پر ایک تبصرہ دیا گیا ہے" نیز اسلام کی یہان موجودہ حالت کا بھی تھوڑا سا بیان درج ہے مسٹر اسکوما چین کے موجودہ اسلامی لٹریچر سے بہت دل برداشتہ ہین اور کہتے ہین کہ زیادہ بہتر اور جدید حالات کے زیادہ مطابق تصنیفات تحریر ہونی چاہئین قرآن مجید کے چینی زبان مین ترجمہ کرنے کا ارادہ بھی ہے ابتک صرف قرآن مجید کے مختلف ٹکڑے چینی مین پیش کیے گئے ہین موجودہ رجحان اسی طرف ہے کہ کتاب پاک عربی ہی مین زیادہ بہتر ثابت ہوسکتی ہے اس رسالہ مین ایک پیغام بنام مسلمانان ہند بھی ہے اسمین وہی روح وجذبہ نفرت نمایان ہے جو آجکل مغربیون کے ظالمانہ افعال کے خلاف موجزن ہے اس پیغام مین امید کیگئی ہے کہ عنقریب ایک عمدہ انقلاب برپا ہوگا اور ہندوستان ہندوستانیون کا ہوجائیگا۔

جاپان کی مہم

لیکن تحریک جدید کا سب سے زیادہ دلچسپ پہلو وہ ہے جو اس مہم کو جاپان مین جاری کرنے کے عزم مصمم سے متعلق ہے۔ کہا جاتا ہے کہ گذشتہ چند سالون مین جاپان کے زیر حکومت چند ایسی اقوام آئی ہین جو مسلمان تھین جیسے تاتاری علاوہ ازین جاپان مین آنے جانے والے چینی مسلمانون کی تعداد بڑھ رہی ہے اور عام طور پر مسلمان لوگون سے تعلقات اور مراسم زیادہ ہورہے ہین اسلئے جاپان مین بھی ایک شاخ بین الاقوامی مسلمان ایسوسی ایشن کی ہونی چاہیے۔

۷۸۶

ہفتہ وار

صداقت

چہارشنبہ ۸ جولائی سنہ ۱۹۲۵ء

انگریزی طلسمی الفاظ

"ہندوستانی معاملہ کے سلسلہ مین خاص بات یہ ہے کہ آج سے صدیون پہلے ہم (انگریز) ہندوستان مین اسلیے پہونچے کہ اپنی تلوار کی تیز دہار کے بل سے اُن جھگڑون کو مٹا دین جو ہندوستانی تہذیب کو برباد کر رہے تھے، ہم اسی بنیاد پر ہندوستان گئے، اور اسی بنیاد پر ہم ہندوستان پر اس زمانہ مین حکومت کر رہے ہین، یہ سچ ہے کہ اگر ہم آج ہندوستان کو چھوڑ دین تو ہندوستان مین قتل و فساد کا ویساہی رواج ہو جائے جیسا کہ "کلایو" کے زمانہ مین تھا۔ لارڈ برکن ہیڈ"۔

ہمارے حکمران گو دل کے بہت سخت، مطلب کے بڑے پختہ کار، اور زبان کے شیرین گفتار ہین، اور اگر مگر لگانے اور عجیب و غریب توضیح و تاویل کرنے، اور الفاظ کے نئے نئے مفید خود مطلب نکالنے مین مشاق ہین، لیکن بعض اوقات اس ستم ظریفی سے کام لیتے ہین کہ بے اختیار ہنسی آجاتی ہے، ابھی حال مین جیف جسٹس انگلینڈ وائسرائے ہند بہادر لارڈ ریڈنگ نے ریڈنگ چیمبر آف کامرس مین ایک تقریر کے دوران مین فرمایا ہے کہ "ہندوستان انگریزی پوزیشن کے خاص اجزا مین سے ہے ہندوستان کے ساتھ مختلف اوقات مین کیے ہوئے وعدون کے پورے کرنے کی مستعدی بھی ہے"۔

آپ کا بظاہر مطلب یہ ہے کہ اہل فرنگ ہندوستانیون کے ساتھ کیے ہوئے وعدون کی تکمیل بھی اپنے فرض کا ضروری جزو خیال کرتے ہین، یہ الفاظ انگلستان کے مدبر اور مصنف کے الفاظ ہین، جنکے ثبوت اور جنکی دلیل ہندوستانی تاریخ کے اندر سے نکالنا محال ہے، کوئین وکٹوریہ ملکہ معظمہ آنجہانی کے مقدس اعلان اور اسی سلسلہ کے دوسرے تائیدی شاہی اعلانات کی جیسی کچھ پابندی ہوئی اور جسقدر عمل ہوا وہ لارڈ صاحب موصوف کے اس فقرہ کی پردہ دری کرنے کیلیے بہت کافی ہے، نہ صرف اسکی پابندی نہین ہوئی اور اس پر عمل نہین ہوا بلکہ انکی کھلی ہوئی خلاف ورزی روا رکھی گئی، جو برطانیہ جیسی منصف مزاج قوم ہونے کا دعوی کرنے والی قوم کے شایان شان نہین ہے۔ کالے اور گورے رنگ کی تمیز برطانوی سلطنت کے اندر ایک بدنما داغ ہے۔

پرانے واقعات اور دیرینہ شکایات کو چھوڑ کر حال کے واقعات مین بھی اس قسم کی صدہا نظیرین موجود ہین، ابھی کل کی بات ہے کہ ریفارم کونسلون کا افتتاح کرتے ہوئے حضور ڈیوک آف کناٹ نے فرمایا تھا کہ شخصی حکومت کے اصول چھوڑ کر جمہوری اصول اختیار کیے جا رہے ہین مگر باوجود اسکے بنگال کا کالا قانون، پرنس پروٹکشن ایکٹ (ایکٹ حفاظت مہاراجگان) سالٹ ٹیکس (محصول نمک) حضور والا ایکسلنسی بہادر کے سرٹیفکیٹ کس اصول کی پیروی کر رہے ہین، اگر انگریزی حکام ہندوستان مین اپنے وعدون کا وقار و اعتبار نہ کھو چکے ہوتے تو ہندوستان مین تحریک عدم تعاون کو یہ مقبولیت کبھی نہ نصیب ہوتی، لیجسلیٹو اسمبلی کی کارروائیان جمہوری اصول کی پیروی کے خلاف عمل در آمد کا آئینہ ہین۔

گذشتہ جنگ جرمنی کے موقعہ پر جس صدق دلی اور فیاضی سے وعدے کیے گئے تھے انکو کہانتک پورا کیا گیا ہے، ہندوستانیون کی جان و مال کی قربانیونکی کہان تک قدر اور تلافی کی گئی ہے۔

زیادہ دور نہ جائیے ابھی کل ہی لارڈ برکن ہیڈ انگریزون اور ہندوستانیون کے درمیان اتحاد کی ضرورت اور ہندوستان و انگلستان کے درمیان مستقل اعتماد و دوستی قائم کرنے اور سلطنت کے برابر حصہ دار بنانیکی نہ صرف ضرورت محسوس کر رہے تھے بلکہ نامہ و پیام تک نوبت پہونچ گئی تھی، ہندوستان کے ایک تعلیم یافتہ گروہ مین بڑی بڑی امیدین بندھ گئی تھین وہ آج انکی ایک تقریر سے سب ختم ہو گئین، صاحب موصوف کو اپنے خیال بدلنے کیلیے کسی وجہ تلاش کرنے کی ضرورت محسوس نہین ہوئی، اور انھون نے اپنے خیالات بدل دیے۔

آپ نے تاریخ ہند سے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ صدیان گذرین کہ انگریز ہندوستان مین تلوار کی دہار سے اُن اختلافات کو مٹانے کیلیے گئے تھے جنھون نے ہندوستانی تہذیب کو برباد کر رکھا تھا، ایک وزیر کی تاریخ سے یہ لاعلمی ناقابل معافی ہے۔ لیکن تاریخ دان جانتا ہے کہ انگریز اس ملک مین تجارت کے ذریعہ روپیہ پیدا کرنے کیلیے آئے تھے۔ عرضیان دیکر مغل شہنشاہون سے حقوق و مراعات حاصل کین، اور مغل بادشاہت کے زوال کے بعد انگریزون اور ہندوستانیون کی مشترکہ کوشش سے رفتہ رفتہ برٹش ایمپائر قائم ہوئی۔ معلوم نہین تلوار کی دہار سے کب کام لیا گیا؟

شاید لارڈ موصوف گذشتہ و موجودہ تاریخ کو بھول گئے ہین جب تو آپ فرماتے ہین کہ "ہندوستان کی حفاظت و ذمہ داری برطانیہ ہی پر رہیگی اور ہندوستان مین انگریز تلوار کے زور سے آئے تھے"

آپ خوش قسمتی سے ان بہادرون مین ہین جو اُسوقت فرانس مین موجود تھے جب ہندوستانی افواج اپنی وفاداری و جانبازی کا تماشا دکھا رہی تھی۔

نہین معلوم یہ خیالات آپ نے سرکاری حیثیت سے ظاہر کیے ہین یا خود ساختہ ہین۔ اگر یہ پرائیویٹ ہین تو تردید کے محتاج ہین اور اگر سرکاری ہین تو بہت زیادہ افسوسناک۔

خدا ہمارے حاکمون مین وعدہ وفائی کی قوت پیدا کرے اور ہمکو ان طلسمی الفاظ کے جال سے بچنے کی توفیق دے۔

ہم اور ہمارے تیوہار

سارے ملک مین ماسوائے کلکتہ کے بقرعید خیر و خوبی سے گذر گئی، کلکتہ کا واقعہ ہم لوگون کی جہالت کا افسوسناک واقعہ ہے، اور اسمین شک نہین کہ بقول مہاتما گاندھی ہندوؤن نے خواہ مخواہ چپقلش پیدا کر کے مسلمانون کو پریشان کیا، دہلی کے متعلق بڑی فکر تھی مگر وہان خیریت رہی، ہندو مسلمانون کی رواداری، دور اندیشی، برادر نوازی، اور ایک دوسرے کی دوستی کی بدولت نہین بلکہ سرکاری مشین گن، فوج اور پولیس اور افسران کی مستعدی سے، عیدگاہ مین گو آدمیون کی کمی تھی مگر بندوقون اور سنگینون کی بدولت مفت کی رونق ضرور تھی، پہاڑی دھیرج کا راستہ جسکے لیے مسلمانون نے اپنا حق قائم کرنے کی بڑی مستعدی دکھلائی اور یہ راستہ ذبیحہ جانورون کے جانے کیلیے استعمال ہی کیا گیا مگر اس بات پر اسقدر زور بالکل فضول تھا۔ اگرچہ بعض ناعاقبت اندیش ہندوؤن نے اس معاملہ کو بہت طول دیدیا اگر یہ گورنمنٹ سے مداخلت کی استدعا نہ کرتے تو مولانا محمد علی کی موجودگی مین غالباً یہ طے ہو جاتا کہ یہ راستہ استعمال نہ ہو۔

سیکڑون ہندوؤن کو اپنے مکان خالی کرنا پڑے، اور دروازون اور چھتون پر مسلح پولیس موجود رہی دس دس قدم پر پولیس تعنات کی گئی مشین گنین شہر مین دوڑائی گئین، قلعہ مین خاص تیاریان کی گئین، باہر کے مسلمان خوف سے دہلی نہین آئے شہر مین اگلی سی رونق نہین رہی۔ بڑی شان سے صرف تین گائین پہاڑی دھیرج سے مقررہ وقت پر نکالی گئین۔

کیا وہ قوم زندہ رہنے کی مستحق ہے کیا وہ قوم بیسوین صدی کے تمدن پر فخر کر سکتی ہے جو اپنے خوشی کے تیوہار بلا تیر و تفنگ کے مدد کے نہین منا سکتی دسہرہ تلوارون کے سایہ مین منایا جائے، بقرعید برچھیون اور سنگینون کے گھیرے مین منائی جائے، یہان تک نہین بلکہ اکثر ان خوشی کے موقعون پر معصوم لوگون کے خون بہائے جاتے ہین، ہندو مسلمانون سے جنگ کرتے ہین مسلمان ہندو کو چھیڑنے مین بہادر اور وہ بھی صرف ان جھگڑون اور بکھیڑون کے موقعون پر، جو اخبار نویس یہ کہتے تھے کہ اسوقت ہندو گریہ مسکین کی طرح اس راستہ کو استعمال نہ کرنے کی درخواست کر رہے ہین وہ آئندہ سال شیر کی طرح یہ مطالبہ کرینگے کہ ہمارا حق ہے کہ یہ راستہ نہ استعمال کیا جائے۔ یقیناً انکو بھی اس راستہ کا اس طرح اور ان بندشون کے ساتھ استعمال قابل فخر نہ معلوم ہوا ہوگا۔

ہم نہین کہتے کہ ہندو یا مسلمان اپنے تیوہار نہ منائین اور مذہبی احکام کی پابندی نہ کرین مگر دونون مین کم از کم اتنا سلیقہ ضرور آنا چاہیے کہ بلا تیسری طاقت کی مدد کے اپنا فرض ادا کر سکین اور ہمسایون کی دل آزاری نہ ہو۔ اگر اتنا بھی نہین تو ہماری نجات کا کوئی راستہ نہین ہے۔

ہماری پبلک لائف

از لالہ لاجپت رائے صاحب

کیا پبلک معاملات مین اختلافات رکھتے ہوے ہم دوست نہین رہ سکتے؟ یہ سوال ہے جس پر مین اس ارٹیکل مین کچھ اظہار خیالات کرونگا ہماری موجودہ پبلک لائف مغربی نمونہ پر ہے، قدیم ہندوستان مین ہمکو اس قسم کی پبلک لائف کا کوئی نشان نہین ملتا اس شکل کی پارلیمنٹین، کونسلین، منیوسپل کمیٹیان، سماجین، سبھائین۔ غالباً پُرانے زمانے مین نہ ہوتی تھین۔ اخبارات کا انسٹی ٹیوشن تو یقیناً بالکل نیا اور ماڈرن ہے، اسکی بنیاد چھاپہ خانہ، ڈاک، ریل، اور تار پر ہے اخبارات کا انفلوانس (رسوخ) اس وقت ملک مین سب سے زیادہ ہے مگر بدقسمتی سے اخبارات کے ایڈیٹران سب ہی پورے طور پر اپنی ذمہ داری کو محسوس نہین کرتے ان مین مقابلہ اور فرقہ بندی کی اسپرٹ زورون پر ہے، ہر ایک جماعت اپنے خیالات کی اشاعت اور اپنی طاقت کے بڑھانے کیلیے اپنے پارٹی کے اخبارات کا وجود ضروری سمجھتی ہے، یہ انسٹی ٹیوشن بھی مغرب سے آیا ہے جس طرح ولایت مین لبرل، کنسرویٹو، اور لیبر فرقون کے اخبارات جُدے جُدے ہین، اسی طرح ہندوستانیون مین بھی کانگریس، لبرل اور انڈی پنڈنٹ پارٹیون کے اخبارات علیحدہ ہین، اب اس پر یہ بھی اضافہ ہونے لگا ہے کہ مذہبی جماعتین بھی اپنے اخبارات جداگانہ چلانے لگی ہین یورپ مین مختلف مذہبی جماعتین اپنے مذہبی خیالات کی اشاعت کے لیے اخبار چلاتی ہین۔ مگر وہ پالٹکس کو مذہبی پرچار سے جدا رکھتی ہین ہندوستان مین فرقہ وارانہ نیابت کے خیال نے یہ لہر چلا دی ہے کہ اب مختلف مذہبی جماعتین بھی پولٹیکل اخبار چلانے کی ضرورت محسوس کرتی ہین۔ ہر ایک مذہبی فرقہ اپنے پولٹیکل لیڈرون کی حمایت اور مدد کے لیے اخبار چلانا ضروری سمجھتا ہے اس کا نتیجہ یہ ہے کہ ہمارے قومی جسم کے ٹکڑے ٹکڑے ہوتے جارہے ہین اور دکھائی نہین دیتا کہ اس کا انجام کیا ہوگا۔ گورنمنٹ نے مسلمانون اور غیر مسلمانون کی تمیز کی ہے مگر اس کے علاوہ اب اور کئی قسم کی تمیزین ایزاد ہوئی ہین جس سے ہمارے اندر اسقدر اختلافات بڑھتے جارہے ہین کہ مستقبل کا نظارہ نہایت تاریک ہورہا ہے۔

ہمارے ملک مین بدقسمتی سے مذہبی اختلافات کی وجہ سے دشمنیان بہت عام ہوتی جاتی ہین ہم لوگ اپنے سدہانتون کے اختلافات کو اپنی پرائیوٹ زندگی سے علیحدہ نہین رکھ سکتے غرض یہ ہوتی ہے کہ اپنے پبلک حریفون کو پرائیویٹ زندگی مین بدنام کرکے ذک دیجائے مین نے ابھی حال ہی مین ایک تازہ مثال اسکی دیکھی مگر ہم روز دیکھتے ہین کہ ہندو مسلمان کے اور مسلمان ہندوؤن کے بعض واقعات کو اس قسم کی بیہودہ سرخیان دیکر شائع کرتے ہین، کہین کوئی بدمعاش کوئی بدمعاشی کرے، اس کا مذہب ضرور اسکے ساتھ بیان کیا جاتا ہے، حالانکہ کوئی مذہبی جماعت بھی بدمعاشون کے وجود سے خالی نہین یہ دستور نہایت مذموم ہے اور ملک کی پبلک لائف کو زہر آلود بنا رہا ہے۔ اختلاف رائے زندگی کا ایک خاصہ ہے، اختلاف رائے کے بغیر کوئی قوم ترقی نہین کرسکتی پبلک معاملات پر اختلاف رائے رکھنا یا مذہبی سدہانتون کا مختلف ہونا قدرتی ہے لیکن ان اختلافات کی وجہ سے ذاتی دشمنیان باندھنا یا پارٹی دشمنیون کا قائم کرنا نہایت قبیح فعل ہے۔

یورپ اور امریکہ مین اس کا وجود نہین ہے، مسٹر بالڈون وزیر اعظم کا لڑکا لیبر پارٹی کا ممبر ہے اور لارڈ کرزن کی لڑکی لیبر پارٹی کی حامی ہوگئین کیونکہ اونکا داماد بھی اسی پارٹی کا ممبر تھا مگر ہر دو صورتون مین پرائیوٹ تعلقات مین کوئی فرق نہین ہوا اسی طرح روزمرہ دکھائی پڑتا ہے کہ ممبران پارلیمنٹ بحث ومباحثہ مین ایک دوسرے کو بہت سخت وسست کہتے ہین یہان تک کہ لڑ پڑتے ہین اخبارون مین خوب ایک دوسرے پر نکتہ چینی کرتے ہین مگر پرائیوٹ زندگی مین اپنے ان اختلافات کو نہین لاتے، اور نہ دیگر طرح سے ان کا کچھ استعمال کرتے ہین۔ کیا ہمارے لیے ایسا کرنا ناممکن ہے؟ اگر واقعی ہمارے لیے ایسا کرنا ناممکن ہے تو اسکی کیا وجہ ہے؟ میری راے مین تو اسکی وجہ سواے اسکے اور کچھ نہین کہ ہمارے آتما اور ہمارے دل بہت کمتر رہ گئے ہین اور ہمارے اندر ذاتی حسد بغض و کینہ کی رکھیا بہت زیادہ ہے پنجاب مین یہ بیماری اپنے زورون پر ہے۔ پنجابی آپس مین ایک دوسرے کا مقابلہ ہر ایک کام مین خوب زور شور سے کرتے ہین فٹ بال، کرکٹ، ہاکی، مین بھی لڑ پڑتے ہین بحث ومباحثہ مین بھی لڑتے ہین، اخبارات مین بھی لڑتے ہین، پلیٹ فارم پر بھی ایک دوسرے کو گالیان دیتے ہین یہان تک کہ بیدی کو بھی اس غلیظ کام کے لیے استعمال کرتے ہین مجھے اندیشہ ہے کہ جب تک ہم اس بدعادت کا خاتمہ نہ کرین گے تب تک ہماری پبلک زندگی کا پاکیزہ ہونا محال ہے اور ہمارے اندر وہ یک دلی پیدا ہونا ناممکن ہے جس کے بغیر پولٹیکل ترقی ہو ہی نہین سکتی اس لیے مختلف مذہبی سوسائیٹیون کے لیڈرون پولٹیکل جماعتون کے سرکردون سے میری درخواست ہے۔ کہ وہ باوجود اپنے اختلافات کے زیادہ تر ایک دوسرے سے ملا کرین ملنا اور ایک دوسرے کے نزدیک آنا نہایت ضروری ہے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے بہت سے خیالات اپنے مدمقابل کے مخالفین کے متعلق بالکل بے بنیاد تھے ہم اپنے مخالفین کی بابت بہت سی باتین فرض کرلیتے ہین اور محض قیاسات کی بنیاد پر ان کے برخلاف راے قائم کرلیتے ہین۔ حتی کہ یہ بدظنی بڑھتے بڑھتے ایک زہریلا درخت بنجاتی ہے اور اسکے تمام تنون و شاخون مین اور اس کے تمام پہلون مین وہ زہر گھس جاتا ہے۔ مین ہندو مسلمان لیڈرون سے نہایت صدق دل سے اپیل کرتا ہون کہ وہ باوجود اختلاف رکھنے کے ملنے جلنے کے زیادہ موقعے پیدا کرین۔

نوجوانو، کام کا میدان بہت وسیع ہے اسی قدر شہرت اور ناموری کے موقعے بھی بیحد ہین اپنے دلون کو صاف کرکے نیک نیتی سے پبلک زندگی مین حصہ لو مجھے یقین ہے کہ ثروت، رتبہ، شہرت، اور ناموری سب تمہارے پیر چومین گے اور تم سب کو لیڈر بننے کے لیے موقعے ملینگے خدمت سے حاصل کی ہوئی لیڈرشپ زیادہ دیرپا ہوگی اور زیادہ تحسین کے قابل ہوگی بہ نسبت اس لیڈرشپ کے جو باہمی طعنہ و تشنیع سے باہمی بدکلامی سے یا گالی گلوج سے حاصل ہوتی ہے۔

لارڈ ریڈنگ کی وائسرائلٹی مین دو سال کی توسیع

لنڈن ۲۷ر جون (اسٹیٹسمین کا خاص تار) اس بات کی افواہین بہر اڑ رہی ہین کہ لارڈ ریڈنگ کی میعاد وائسرائلٹی مین دو سال کی ہوگئی ہے اور اس میعاد کے بعد انکے جانشین لارڈ برکن ہیڈ ہونگے۔

بہت سے حضرات جنکو ان معاملات کی غیر معمولی اطلاع حاصل ہے اور جنکے بین مشہور ہے کہ اونکا تعلق اعلیٰ سیاسی حلقون سے رہتا ہے وہ پورے اطمینان کے ساتھ بیان کرتے ہین کہ لارڈ ریڈنگ نے اپنے منصب اعلیٰ کی مدت مین دو سال کی توسیع قبول کرلی ہے اور یہ بات قرار پاچکی ہے کہ جب وہ ۱۹۲۶ء کی فصل بہار مین ہندوستان سے روانہ ہونگے تو انکے

برقیات

امریکہ مین عظیم زلزلہ

سن فرانسسکو ۲۹ر جون آج صبح تمام کیلفورنیا مین بہت سخت بھونچال آیا۔ سانٹا باربرا مین بھی اسکا دھماکا ہوا اور بڑی بڑی عمارتین ہوٹل تباہ ہوگئے۔ پانی کا بمبا پھٹ جانے کی وجہ سے تمام گلیون مین طوفان آگیا، آگ لگ گئی تار کا سلسلہ منقطع ہوگیا۔

۳۰ر جون سن فرانسسکو کا ایک پیام مظہر ہے کہ زلزلہ کی وجہ سے لاکھون ڈالر کا نقصان ہوا ہے۔، اسکول کی عمارات، گرجے اور عام کاروبار کی جگہین اور شاہراہین بالکل مسمار ہوگئین، تقریباً ۲۰ ہزار آدمی اسوقت بے گھر ہوگئے ہین۔

یورپ آنیوالے چین کے مشن پر پابندیان

چینی طلبا مقیم برلن کا ایک وفد چینی وزیر وسیچو کی خدمت مین حاضر ہوا اور اس نے انھین مجبور کیا کہ وہ ایک ایسی دستاویز پر دستخط کرین جسکی رو سے سفیر متعلقہ اس امر کا ذمہ دار ہو کہ جنرل ہیو جو چینی مشن کے جو یورپ جارہا ہے سردار ہین جرمنی مین نہ اسلحہ خریدین نہ کوئی قرضہ لین اور نہ کوئی کام اس قسم کا کرین جو چین کے لیے مضر ہو۔

فرانس اہل ریف کو مشروط آزادی دینے کو تیار ہے

لنڈن ۲۹ر جون مسئلہ مراقش پر بحث کے دوران مین ٹائمز کا نامیزہ مقیم میڈرڈ رقمطراز ہے کہ فرانس نے اس تجویز سے کہ وہ ریفیون کو ایک خاص حد تک آزادی دے۔ اپنے اور ہسپانیہ کے مابین سنہ ۱۹۱۲ء کے معاہدہ کو نظر انداز کردیا ہے جسمین اعلان کیا گیا تھا کہ سلطان مراقش سارے مراقش کے بادشاہ ہین اس لیے اگر محمد بن عبدالکریم کو کچھ بھی آزادی دیجاسکتی ہے تو اسی حالت مین جبکہ وہ سلطان مراکش کو تسلیم کرلین۔ خیال ہے کہ محمد بن عبدالکریم مشروط آزادی پسند نہ کرین گے، کیونکہ ریفیون نے سلطان مراقش کو کبھی تسلیم نہین کیا اور نہ کوئی سلطان ان پر اپنا اثر جما سکا۔

[illegible]

ہندوستان

سی، پی، مین گول میز کی کانفرنس

ناگپور ۳۰ جون اس خیال سے کہ صوبہ متوسط کی مجلس مقننہ کا اجلاس ۱۴ اگست کو منعقد ہوگا، سر ہری سنگھ گور اور دیگر با اثر حضرات نے ممتاز ووٹرون کو ایک گول میز کی کانفرنس کے لیے مدعو کیا ہے، ڈاکٹر مونجے اس دعوت کا بدین شرط خیر مقدم کرتے ہین کہ اس سے کانگریس کے مختلف حلقون مین اتحاد و اتفاق پیدا ہو نہ کہ اسکی غرض یہ ہو کہ ممبران کونسل کو وزارت کو قبول کرنے کی ترغیب دیجاے اگر سوراجی اس کانفرنس مین نہ بھی شریک ہونگے تب بھی کانفرنس منعقد ہوگی۔

کلکتہ مین فساد

۳۸ مسلمان زخمی ایک کا انتقال تین کی حالت خطرناک

کلکتہ ۲ر جولائی آج برٹش انڈیا اسٹیم نیویگیشن کمپنی لائن کے سامنے گارڈن ریچ کے قریب ٹھیا برج (خضر پور) مین تقریباً ڈھائی بجے ہندو مسلمانون مین فساد ہوگیا جھگڑے کا سبب مسلمانون کی ایک جماعت کا گاے کی قربانی کرنا بیان کیا جاتا ہے اس محلہ کے ہندون کا بیان ہے کہ ہندوون کے مکان کے سامنے گاے ذبح کی گئی جسکی وجہ سے لڑائی کی نوبت آئی اس واقعہ کی اطلاع ۴ بجے شام کے قریب مسٹر جے۔ ایم سین گپتا کو دیگئی چنانچہ وہ معہ چند دیگر کارکنان کانگریس جنمین مسز ز آل سین، مسٹر پی داس اور متھرا چکرورتی بھی شامل تھے موقعہ پر پہونچگئے، اسوقت بالکل امن تھا لیکن اس کے بعد ہی اوخین ہندو اور مسلمان لاٹھیون سے مسلح دکھائی دیتے آپس مین کسی قدر مڈبھیڑ بھی ہوگئی۔

مہاتماجی کا نیک مشورہ

فساد کو مسٹر سین گپتا نے روکا ٹیلیفون کے ذریعہ اس واقعہ کی اطلاع مولانا ابوالکلام آزاد اور مہاتما گاندھی کو دیگئی مسلمان تقریباً تعداد مین تین سو تھے اور ہندو چھ سو دونون طرف سے خوب پتھر پھینکے گئے۔ بڑی مشکلون سے دونون جماعتون کو روکا گیا۔ چھ بجے شام کے قریب مہاتما گاندھی اور مولانا ابوالکلام آزاد موقعہ پر پہونچگئے مسٹر سین گپتا نے مجمع کو کسی نہ کسی طرح گارڈن ریچ کے احاطہ سے باہر کیا اور مہاتما گاندھی اور مولانا ابوالکلام آزاد سے گفتگو کی۔ مولانا ابوالکلام آزاد ۱۰ منٹ تک مجمع سے گفتگو کرتے رہے اور یہ اطمینان دلایا کہ معقول تحقیقات کیجائیگی اور زیادتیون کی تلافی ہوجائیگی۔ مولانا نے مجمع سے کہا کہ ہندو بھائیون کے خلاف انکے دماغ مین اگر کوئی خیال ہو تو اسے نکال دین مہاتماجی نے ہندوون سے انکے ٹھکرون پر ملاقات کی آپ کے ساتھ مولانا ابوالکلام آزاد بھی تھے مہاتماجی نے ہندون سے کہا کہ وہ لاٹھیان رکھدین اور اپنے دلون کو برے جذبات سے پاک و صاف کرلین۔ مہاتماجی نے کہا کہ مجھ سے کہا گیا ہے کہ ہندوون کے سامنے گاے کی قربانی کی گئی ہے اگر ایسا درحقیقت کیا گیا ہے تو ہندوون کو آدمیون کی جان لینے کا کوئی حق نہیں ہے جبکہ شاسترون مین یہ لکھا ہے کہ ہندو گاے کی حفاظت کرین اس سے یہ بھی ظاہر ہے کہ انسان کی جانونکی بھی حفاظت کرنی چاہیے گاے کی جان کی خاطر ہندوون کو کوئی حق نہین ہے کہ وہ آدمیون کی جان لین آدمی کو مار ڈالنا گاے کی جان لینے سے بڑا گناہ ہے۔ اگر ہندو دہرم کے یہ معنی ہین کہ ایک غلطی کی اصلاح ایک بڑے جرم کے ارتکاب سے کیجاے تو مین ایسے ہندو دہرم کا قائل نہین ہون۔

واقعہ کی تحقیقات

مہاتماجی نے مجمع کو مخاطب کرکے کہا کہ مین تمہاری مدد کرنے کے لیے نہین آیا ہون اگر تم نے کوئی جرم کیا ہے تو مین مجرم سے کہونگا کہ وہ سامنے آکر اپنے جرم کا اقبال کرے اور یہ کہدے کہ مین نے لوگون کو زخمی کیا ہے اور مارا ہے اُسے چاہیے کہ پولیس سے اپنے جرم کا اقبال کرے اور جیل خانے جاے یا پھانسی پر چڑھے۔ مجمع مین سے ایک شخص نے کھڑے ہوکر کہا کہ مسلمانون کے محلہ مین ایک کوئین کے کنارے جسے ہندو اور مسلمان دونون استعمال کرتے ہین کھلے ہوے برآمدہ مین گاے کی کھال اتاری جارہی تھی دو ہندوون نے اسے دیکھکر اسکے خلاف احتجاج کیا چنانچہ اسکے بعد ہی تقریباً دو سو ہندو اور پچاس یا ساٹھ مسلمان وہان جمع ہوگئے اور آپس مین لڑنے لگے مہاتماجی اور انکے ساتھ انکے ساتھی موقعہ پر موٹر کے ذریعہ گئے مسٹر ٹیگرٹ اور دیگر افسران پولیس بھی آپکے ہمراہ ہوے ان لوگون نے موقعہ پر پہونچکر نہ تو قربانی کا کوئی نشان دیکھا اور نہ خون یا کھال وغیرہ دیکھی پڑوس کے مکانات مین لوٹ کے نشانات پاے جاتے تھے مہاتماجی نے ہندوون سے کہا کہ وہ مسلمانون سے معافی مانگین اور اس جگہ سے منتشر ہوجائین۔ اسکے بعد مہاتماجی کی پارٹی مسلمانون کے مجمع مین گئی یہان پہونچکر مولانا ابوالکلام آزاد نے مسلمانون کے مجمع سے منتشر ہونے کی درخواست کی

مسٹر سین گپتا اور انکی جماعت آٹھ بجے شب کے قریب جاے وقوعہ سے واپس آگئی۔ بعد کی اطلاعات سے یہ معلوم ہوا کہ ۳۸ مسلمان شمبھوناتھ پنڈت کے شفاخانہ مین زخمی ہوکر داخل ہوے جنمین سے ایک شخص کا فوراً انتقال ہوگیا تین آدمیون کے زیادہ چوٹیں آئی ہین اور انکی حالت خطرناک ہے۔

مہاتماجی کا بیان

ایسوسی ایٹڈ پریس کے نمایندہ سے ملاقات کرتے ہوے مہاتما گاندھی نے کہا کہ جہانتک مین سمجھتا ہون سارا الزام ہندوون پر ہے چنانچہ مین نے یہی ہندوون سے کہا تو اسکی انکی طرف سے کوئی تردید نہین ہوئی ہندوون سے یہ بھی کہا گیا کہ وہ مسلمانون سے معافی مانگین اور یہ بھی کہین کہ پھر ایسی غلطی نہ ہوگی۔ مہاتماجی نے یہ بھی فرمایا کہ ایسوسی ایٹڈ پریس نے جو اطلاعات مجھے دی ہین انکی بنا پر یہ معلوم کرکے بڑی تکلیف ہوتی ہے کہ شفاخانہ مین جتنے ہندو داخل کیے گئے ہین انمین سے ایک بھی زخمی نہین ہے مین صرف یہی توقع کرسکتا ہون کہ مجرم اپنے آپ کو خود ہی حکام کے حوالہ کردین۔

اکیس ۲۱ مسلمان اسپتال سے خارج

کلکتہ ۳ر جولائی خضر پور کے فساد کے ۳۸ زخمی مسلمانون میں سے ۲۱ مسلمان اسپتال سے واپس کردیے گئے کیونکہ انکے خفیف چوٹیں تھین بقیہ زخمیون مین سے چار پولیس اسپتال بھیجدیے گئے اور کہا جاتا ہے کہ انمین سے دو خطرناک حالت مین ہین دوسرے زخمی اچھی حالت مین ہین۔ اور انکے زخم مندمل ہوتے جاتے ہین۔

دوسرا فساد ہوتے ہوتے رہ گیا

کلکتہ ۳ر جولائی آج دوپہر کو زکریا مسجد کے قریب جہان زیادہ تر مسلمان آباد ہین ایک ہیجان پیدا ہوگیا ایک پشاوری مسلمان نے ایک مارواڑی لڑکے کو پیٹ دیا۔ آپس مین آتش فساد بھڑک اُٹھنے کیلیے یہ بات کافی تھی آن کی آن مین سہ ہزار آدمی جمع ہوگئے اور دوکانین بند ہونا شروع ہوگئین پولیس بھی فوراً پہونچ گئی اور دوکاندارون کو دوکانین کھولنے پر آمادہ کیا۔ کسی ناگوار واقعہ کا اب اندیشہ نہین رہا ہے مگر لوگ سڑکون وغیرہ پر ادھر اُدھر پھر رہے ہین اور پولیس نہایت انتظام کے ساتھ ممکن حادثات کی روک تھام پر آمادہ ہے۔ (ہمدرد)

بقرعید مین دہلی کی حالت

پولیس اور فوج کے زبردست انتظامات، مسلح موٹر کارون گورہ فوج اور رسالون کا گشت

پہاڑی دھیرج پر چیف کمشنر وغیرہ کی موجودگی

مقامی خبرین

دورہ آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے جنرل سکریٹری مسٹر نہرو جو اسی ہفتہ کانپور تشریف لاوینگے اور کھدر پرچار کے لیے۔ آلہ آباد، راے بریلی، لکھنو سیتاپور، بریلی وغیرہ کا دورہ کرینگے۔ بعض مقامات پر ڈاکٹر مراری لال بھی انکے ساتھ جائینگے۔

دفعہ ۱۴۴ موضع منہاون مین ۲ر سے ۵ جولائی تک دفعہ ۱۴۴ نافذ رہی، گاؤن کے باشندون اور کارندون آدمیون کو چھوڑ کر باہر کے لوگون کا آنا، موضع کے اندر لاٹھی، تلوار، چاقو لیکر چلنا اور ۴ سے زیادہ آدمیون کے جمع ہونے کی ممانعت رہی، ۲۵ ہندوون اور ۲۵ مسلمانون سے ایک ایک سال کے لیے امن قائم رکھنے کے لیے ضمانتین لی گئین۔

یکم جولائی کا یوم ماتم یکم جولائی کو ۵ بجے سناتن دہرم اسکول مین دیش بندھو داس کیلیے ایک تعزیتی جلسہ بصدارت مولانا حسرت موہانی منعقد ہوا، راے بہادر بابو انند سروپ نے رزولیوشن پیش کرتے ہوے ایک تقریر نہایت پر مغز اور پر جوش تقریر کی اور دیش بندھو داس کے طرز عمل کو سراہا، اس رزولیوشن کی تائید مین ڈاکٹر مراری لال منشی جوالا پرشاد آنریری مجسٹریٹ و وکیل اور ڈاکٹر عبدالکریم صاحبان نے نہایت پر جوش تقریرین کین۔ بابو برجنندن سروپ وکیل نے ایک خط بھیجکر بوجہ بیماری آنے سے مجبوری کا اظہار کیا اور دیش بندھو داس کے پولٹیکل خیالات سے اپنے اتفاق کا اظہار کیا جسکو صدر نے پڑھکر حاضرین جلسہ کو سنایا۔ آخر مین ڈاکٹر سین نے بنگلہ زبان مین دعا مانگی اور جلسہ ختم ہوا۔

بھوج یکم جولائی کو دیش بندھو داس کے سرادھ کے سلسلہ مین بنگالیون کی طرف سے ہندو یتیم خانہ کے لڑکون کو کھانا کھلایا گیا اور مرحوم کے لیے دعا مانگی گئی۔

آریہ سماج کی طرف سے نواب گنج مین اسی سلسلہ مین جلسہ ہوا، افسوس کا رزولیوشن پاس کیا گیا اور انکی روح کی شانتی کے لیے دعا مانگی گئی۔

---

۳۰ جاٹ عید کی صبح کو دہلی آرہے تھے پولیس نے انکو گرفتار کرلیا اور انکے نام اور پتہ وغیرہ دریافت کرکے انکو دہلی سے چلے جانے کا حکم دیدیا گیا۔

ہڑتال جو ہڑتال لوٹن سنگھ کی گرفتاری سے شروع ہوئی تھی وہ مقامی ہندو سبھا کے حکم سے بہت وسیع کردی گئی، اور عید کے دن قریب قریب تمام بڑے بازارون مین ہندوون کی دوکانین بند تھین۔

پہاڑی دھیرج سے عید کے دن سابقہ قرارداد کے مطابق کوئی گاے نہین گذری

عید کا دوسرا دن

پہاڑی دھیرج کی سڑک اور صدر بازار اور تیلی واڑہ بارہ ہندو راؤ قصاب پورہ پہاڑی دھیرج کے ناکون پر فوج اور پولیس کی خاص چوکیان قائم کی گئین عام طور پر اس علاقہ مین لوگون کی آمد و رفت بند تھی۔

حکام ۷ بجے صبح سے چند ممتاز مسلمان اور سرکاری افسران آنے شروع ہوے۔ مسٹر فراہمی کمبر وچہ بھی موجود تھے مسٹر بنیاد حسین ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ یہان کے انچارج تھے۔ متعدد سی۔ آئی۔ ڈی کے افسر بھی موجود تھے مسٹر لنکن ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اور مسٹر ایمٹ چیف کمشنر بھی ۸ بجے آگئے تھے

گائین کیونکر نکلین پہاڑی دھیرج کے راستہ سے کل تین گائین نکلین گاے کے ساتھ سخت پہرہ تھا ہر گاے کے ساتھ صرف ۳ آدمی تھے پہلی گاے کو خود ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ بارہ ٹوٹی تک گذار کر آے۔

نقد و تبصرہ

اثرستان

از جناب ماسٹر شیام سندر لال نگم صاحب

ہمارے مکرم دوست جناب اثر کا کلام کسی تنقید و تبصرہ کا محتاج نہین لیکن ماسٹر صاحب نے ایک طویل تبصرہ لکھا ہے - ہم نہایت خوشی سے اسے ناظرین صداقت کی تفریح طبع کے لیے پیش کرتے ہین، تبصرے کے آخری قسط کے بعد انشاء اللہ ہم اپنی رائے کا بھی اظہار کرینگے (اڈیٹر)

مذکورہ بالا نام سے مرزا جعفر علی خان صاحب اثر بی - اے، ڈپٹی کلکٹر کا کلام ڈیڑھ سو صفحات کی خوبصورت کتاب کی شکل مین شائع ہوا ہے - مرزا صاحب کے اُستاد لسان الہند مرزا محمد ہادی صاحب عزیز لکھنوی نے اس دیوان کا مقدمہ لکھا ہے - مقدمہ مین اسی شفقت و مسرت کی جھلک موجود ہے جو اُستاد کو اپنے لائق شاگرد کا کلام دیکھکر ہوتی ہے، اثرستان مین سیکڑون بے بہا موتی نظر آتے ہین، لیکن ساتھ ہی بعض اشعار بازاری اشعار کے نام سے باسانی موسوم ہوسکتے ہین، زیادہ بہتر ہوتا کہ حضرت اثر باوجود عدیم الفرصتی کے دیوان کے انتخاب مین زیادہ تکلیف اُٹھاتے اور کلام کا انتخاب سختی سے کرتے لیکن باوجود چند سقم و سہو کے دیوان یادگار زمانہ ہے -

دیوان کے شروع مین مصنف کی عکسی تصویر ہے لکھائی چھپائی عمدہ ہے قیمت درج نہین غالباً فیاض دل مصنف نے ان موتیون کو قدردانی کے عوض اپنے دوستون پر نثار کردیا ہے، لیکن اس دولت خداداد کے قدردان اور بھی ہوسکتے ہین، ایسے قدردان حضرات جناب مصنف سے قیمت دریافت فرماسکتے ہین، ہم دیوان سے کچھ اشعار کا انتخاب پیش کرتے ہین، ناظرین صداقت پڑھیں اور صاحب دیوان کو داد دین -

محشر سے یون چلے ہین گنہگار جرم عشق
گویا انھین مین بٹ گیا جتنا غرور تھا

محشر مین حساب و کتاب کے بعد عشق کے مجرم اسطرح سے چلے ہین کہ گویا سب غرور انھین مین تقسیم کردیا گیا یعنی ان گنہگارون کی پرسش نہین ہوئی اسلیے کہ جسکے عشق کے وہ گنہگار تھے وہی محشر کا مالک نکلا غرور کی ایک وجہ یہ بھی ہوسکتی ہے کہ محشر مین اگر دنیا ان کے مرتبے سے آگاہ ہوگئی -

دل مین ہے درد درد مین ایک لذت خلش
آزار عشق نے مجھے انسان بنادیا

حضرت انسان کو درد دل کیلیے بنایا گیا یہی ایک خصوصیت انسانی ہے اثر صاحب فرماتے ہین کہ درد کی لذت نے مجھے انسان بنادیا گویا درد دل انسانیت کیلیے ضروری ہے غور کیجیے کیا بات کہی ہے،

وہ دل یون جسکے ذرے اُڑ رہے ہین کوے جانان مین
صحیفہ تھا کبھی مجموعۂ جذبات کامل کا

اچھا شعر ہے ایک شعر کے اندر حضرت دل کی پوری عمر کی تاریخ و سرگذشت بیان کردی ہے -

جن خیالات سے ہوجاتی ہے وحشت دونی
کچھ انھین سے دل دیوانہ بہلتے دیکھا

دل کی وحشت پسندی ہی دل بہلنے کا سبب ہے

کیا لذت دیدار ہے ہر بار یہ سمجھا
گویا کبھی دیدار میسر نہ ہوا تھا

معشوق کے حسن دلکش کی اچھی تصویر ہے حسن کی تاثیر جیا ہر مرتبہ نیا لطف پیدا کرتی ہین اور یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس مرقع حسن و خوبی کو ہم پہلی ہی بار دیکھ رہے ہین نہایت سچا شعر ہے عاشق اپنے معشوق کے دیدار سے واقعی عمر بھر آسودہ نہین ہوتا -

وہ بت عجیب شان سے جلوہ نما ہوا
جو محو ماسوا تھا وہ محو خدا ہوا

وہ بت اس شان سے رونق افروز ہوا کہ اسکی خوبصورتی دیکھکر جو لوگ دوسری باتون مین محو تھے وہ اسکے بنانیوالے کی یاد مین محو ہوگئے،

مین وہ فریب خوردہ شوق وصال ہون
آئے جو موت سمجھون کہ وعدہ وفا ہوا

عشق کی انتہائی ناکامی و مایوسی کا نقشہ پیش نظر کیا ہے، سوائے موت کے شوق وصال کے خاتمہ کا اور کوئی ذریعہ باقی نہین رہا -

عشق کو مین نے چھپایا غیر نے ظاہر کیا
مستحق مین دار کا ہون وہ مبارکباد کا

عشق مین رقابت کا ہونا ضروری ہے، اور عاشق کے لیے ہمیشہ رقیب سے بدظنی لازمی ہے، چنانچہ اس شعر مین یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ غیرون کا قصور ہے مگر انکو مبارکباد اور مجھے (جس نے عشق کو چھپایا) دار کی سزا ملتی ہے -

جاری شکست و ریخت ہے قصر حیات کی
کمزور کسقدر ہے یہ تعمیر دیکھنا

زندگی کی ناپایداری اور دنیا کی بے ثباتی کا اچھا نقشہ ہے - اثر صاحب فرماتے ہین کہ زندگی کی عمارت کسقدر کمزور ہے کہ تعمیر کے دن ہی سے شکست و ریخت جاری ہے، حالانکہ ہر قسم کی عمارات تیاری کے بعد کچھ دن تک ضرور شکست و ریخت سے محفوظ رہتی ہین مگر یہ ایک دن بھی محفوظ نہین رہی

دیکھ سکتا ہے تجھے کون جب اے پردہ نشین
ایک عالم تری تصویر کا حیران نکلا

یہ مسلمہ قاعدہ ہے کہ تصویر کیسا ہی ہوشیار مصور بناوے اور بالکل اصل سے ملادے لیکن تصویر نقل ہی رہتی ہے اور اصل کا مقابلہ نہین کرسکتی حتیٰ کہ خداوند عالم نے بھی جتنی تصویر ثانی پیدا کین وہ نقش اول سے نہین ملتی ہین - چنانچہ تیری (معشوق کی) تصویر گو اصل سے بہت کم درجہ کی ہو لیکن اسی سے ایک عالم حیران و ششدر ہے، پھر تجھکو کون دیکھنے کی تاب لاسکتا ہے - دوسرا مطلب یہ ہے کہ جو لوگ حسن مجازی کے نظارے سے حیران ہین وہ حسن حقیقی کے دیکھنے کی تاب نہین لاسکتے - یہ شعر معشوق کی تصویر کی بہت اعلی و ارفع تصویر ہے، جو معشوق کے حسن کے مرتبہ کو حد کمال تک پہونچاتی ہے -

وہ رات بھیگی ہوئی وہ کراہنا میرا
ہر ایک وقت تو ایسا سمان نہین ہوتا

اُلجھن تھی دل مین اور نفس لب پہ سرد تھا
جو سانس آرہی تھی وہ پیغام درد تھا

مہجور عاشق نیم جان کی بدترین حالت کی تصویر ہے،

اب جسکو دیکھیے وہی شیدا ہے آپ کا
سب ملتون کو آپ نے ہموار کردیا

بقول شخصے ؎ عاشقان را مذہب و ملت جدا ست - عاشقون کا کوئی مذہب و ملت نہین - کیسے پیرایے مین جمال یار کی انتہائی دلکشی اور مقبولیت کا اظہار کیا ہے کہ جو دیکھتا ہے وہ شیدا ہوجاتا ہے

بات کی نالہ ہوا گر چپ رہا رنگ اوڑ گیا
جسقدر مین نے چھپایا راز دل افشا ہوا

مثل مشہور ہے کہ عشق اور مشک چھپائے سے نہین چھپتے عشق جو انتہائی محبت کا درجہ ہے کیسے چھپتا میرا فرض تھا کہ مین حسن کو رسوائی سے بچاؤن اسلیے مین نے کوشش کی لیکن جسقدر چھپایا اوسیقدر زیادہ راز افشا ہوا کیونکہ بات کرنے سے نالہ پیدا ہوتا تھا اور چپ رہنے سے رنگ اُڑتا تھا، اسکے علاوہ تیسری صورت ممکن نہ تھی -

مرنے کا بھی نہ سلیقہ آیا
یہ تو دشوار کوئی کام نہ تھا

مرنا بہت سہل بات معمولی کام ہے لیکن اسکا بھی ہوس پرستون کو سلیقہ نہ آیا کیونکہ یہ مرتے تو ہین نہین خالی زبان سے ہزارون مرتبہ مرتے ہین اور پھر زندہ کے زندہ رہتے ہین صرف بہیروپیون کا سوانگ کرتے ہین نہایت سچا شعر ہے

خود لپٹتی رہی دنیا اس سے
جس کو دنیا سے کوئی کام نہ تھا

ٹھیک دنیا کا نقشہ ہے جو دنیا کو چھوڑتا ہے اسکو دنیا پکڑتی ہے اور جو دنیا کو پکڑتا ہے اسکو دنیا چھوڑتی ہے -

خوگر درد ہو اگر انسان
رنج مین بھی مزا ہے راحت کا

اگر انسان درد کا عادی ہو تو رنج مین بھی راحت کا مزہ ہے صبر و استغنا کا کیسا اچھا فلسفہ ہے -

خون بستہ آنکھین کیا کرون تھلائے جائیے
گریہ تو ضبط آپ کے ارشاد سے ہوا

فرمانبرداری، اطاعت کے ساتھ ساتھ مجبوری کا اظہار کس لطیف پیرایہ مین کیا ہے، اسی مضمون کا کسی ادیب کا شعر ہے مگر اتنا جامع نہین ؎
آنکھون پہ اختیار ہے اچھا نہ رونگے ⁂ کچھ آپ میرے دلکو بھی سمجھاے جاتے ہین

پھرتا ہون مین بغل مین گلستان لیے ہوے
ہر داغ دل کا پھول تری یاد سے ہوا

ان دو مصرعون مین عشق کی پوری سرگذشت کا بیان ہے پہلے تو اسکے جور و جفا سے دل مین سیکڑون داغ پڑے اور اب وہ اسکی یاد سے پھول ہوگئے گویا دل مین ایک گلستان بنگیا -

نالے کے ساتھ روح بھی پرواز کر گئی
اندازہ میرے ضبط کا فریاد سے ہوا

نالے کے ساتھ جان کا نکلنا انتہاے ضبط کا نتیجہ ہے، یعنی جب تک لبن جلا ضبط کرتے رہے لیکن آخر مین جب روح نکلی تو اسی کے ساتھ نالہ بھی زبان سے نکل گیا -

تری مصلحت مین کسے دخل ہے
بنانے لگا جب مٹانے لگا :

یہ سچ ہے مشیت ایزدی مین کسی کو دخل نہین بناکر بگاڑنا اور بگاڑکر بنانا اسکی قدرت کا کھیل ہے، عام لوگ کچھ سمجھتے ہین اور ہوتا کچھ ہے -

تم جو گلشن مین گئے نور کے موتی برسے
ہار بکھرا ہوا چننے لگی شبنم اپنا

آفتاب نکلنے کے بعد شبنم رخصت ہونے لگتی ہے جناب اثر کہتے ہین کہ جب حسن کا آفتاب نور کے موتی برسانے لگا - تو شبنم اپنے جھوٹے موتیون کے بکھرے ہوے ہار کو چننے لگی، اسواسطے کہ اب اسے کون پوچھے گا -

خود ہوا صیاد صید اپنی نگاہ ناز کا
اور باقی کوئی عالم مین نشانہ ہی نہ تھا

اسکی نگاہ ناز نے دنیا مین کوئی شکار نہ چھوڑا انتہا یہ ہے کہ تیر کا خود نشانہ بنگیا کیونکہ اور کوئی باقی نہ رہا تھا، نگاہ ناز کی قتل و غارتگری کی اس سے بڑھکر تصویر نہین کھینچی جاسکتی -

کسطرح سمجھے کوئی یہ راز مرگ و زیست اثر
جب مٹانا تھا تو پھر ہم کو بنانا ہی نہ تھا

اگر زندگی کا حاصل صرف موت ہے تو پھر انسان کو پیدا کرنے کی کیا ضرورت تھی، زندگی اور موت کا فلسفہ کچھ سمجھ مین نہین آتا -

(باقی آئندہ)

مراسلات

(ایڈیٹر کا نامہ نگارون سے متفق الراے ہونا ضروری نہین ہے)

اطباء یو-پی کی خدمت مین ضروری التماس

مکرمی جناب حکیم صاحب زاد عنایتکم

تسلیم - غالباً آپ کو معلوم ہوا ہوگا کہ گورنمنٹ صوبہ جات متحدہ نے ایک کمیٹی ہندوستانی طب کی ترقی و اصلاح کی غرض سے قائم کی ہے - جس کا پہلا اجلاس ۸ - جون ۱۹۲۵ء کو بمقام نینی تال منعقد ہو چکا ہے، یہ کمیٹی عنقریب اپنا فیصلہ گورنمنٹ کو ارسال کریگی مگر اندیشہ ہے کہ اس کمیٹی کے مختلف المذاق ارکان جنمین صرف تین ہی طبیب ہین اور باقی ارکان فن طب سے صرف نا آشنا ہی نہین بلکہ ایک حد تک انکو فن طب کے لیے غیر متعلق سمجھنا بیجا نہ ہوگا -

لہذا کوئی ایسا فیصلہ نہ کردین جو ہماری طب اور اطباء کے لیے ضرر پہونچانے والا ہو - جناب مکرم! ہم اپنے قیاسات اور اعتقادات کے لحاظ سے ایک حد تک یقین رکھتے ہین کہ ان ارکان کا فیصلہ ہرگز ہرگز آپ کے فن طب کے لیے صحیح اور مفید اور کارآمد نہ ہوگا - لہذا فن طب کی کشتی حیات اسوقت منجدھار مین ہے اور صرف آپ ہی اس کی ناخدائی کر سکتے ہین بلکہ ہم لوگون کا تو یہ خیال ہے کہ فن طب کی اور نیز دیگر دیسی طبون کی موت اور زیست کا سوال ہے جو آپ کے سامنے پیش کیا گیا ہے اب آپ خواہ کار مسیحائی کیجیے خواہ اس سے لاپروائی برتیے -

لہذا ان پہلوؤن کا لحاظ کرتے ہوے چند خادمان فن طب یعنی اطباے شہر نے ایک جلسہ ۲۰ - جون ۱۹۲۵ء بروز شنبہ ۵ بجے سہ پہر کو جناب حکیم خواجہ کمال الدین صاحب کے مکان واقع کٹرہ ابوتراب خان مین منعقد کیا جس کی مفصل کارروائی اخبارات مین بغرض اشاعت بھیجدی گئی - اسکے پڑھنے سے آپ کو جلسے کی پوری کارروائی معلوم ہو جائیگی، عنقریب آپ کے پاس بھی گورنمنٹ کی کمیٹی کی طرف سے سوالات آئین گے - ہم نے ایک فہرست تمام صوبہ کے اطبا کی جہان تک ہم کو علم ہو سکا ہنا کر گورنمنٹ کی کمیٹی کے پاس بھیجدی ہے - اور کہلا دیا ہے کہ تمام اطبا کے پاس سوالات بغرض جوابات بھیجیے ہمارا خیال ہے کہ تمام صوبہ کے اطبا کی طرف سے ایک ہی قسم کے سوالات کے جوابات جانا چاہیے - غالباً آپ بھی ہماری اس راے سے متفق ہون گے - اسلیے کہ صرف اسی صورت سے ہم سب ایک صحیح اور مضبوط مرکز پر قائم ہوکر مجموعی حیثیت سے حمایت فن کر سکتے ہین - لہذا التماس ہے کہ براہ مہربانی جب تک ہمارے اور آپ کے مابین ان جوابات کے متعلق مبادلہ خیالات نہ ہو جاے اس وقت تک آپ صرف اپنی ذاتی راے سے کوئی جواب گورنمنٹ کی کمیٹی کو نہ ارسال فرمائین تو زیادہ مناسب ہوگا -

خادم طب

حکیم خواجہ کمال الدین پریسیڈنٹ انجمن طبیہ - یو - پی لکھنو
حکیم محمد عبد المعید آنریری سکریٹری انجمن طبیہ صوبجات متحدہ جھوائی ٹولہ

لنڈن ۲۵ - جون ہز مجسٹی نے مہاراجہ جودھپور کو "جی، سی آئی" نائٹ گرانڈ کمانڈر شپ آف دی اسٹار آف انڈیا کا خطاب دیا۔

طبی تجاویز مجوزہ حکیم محمد ہادی رضا خانصاحب ماہر ایم - آر - اے - ایس آنریری سکریٹری منبع الطب کالج لکھنو

(۱) انڈین میڈیکل رجسٹریشن ایکٹ مین ایسے صاف الفاظ اضافہ کیے جائین جنسے معتبر و مستند اطباء و ویدصاحبان نیز انکے آبائی و قدیم فنون پر کسی قسم کا ناگوار اثر نہ پڑے اور یہ لوگ اپنی ذات اور پیشہ کو اس ایکٹ کے مضر حملون سے محفوظ رکھ سکین - (۲) قابل اور مستند طبیبون ویدون کے وہی حقوق ہونا چاہئیں جو آج سند یافتہ ڈاکٹرون کو حاصل ہین - (۳) برٹش عدالتون اور تمام دفاتر مین معزز و مستند حکیمون ویدون کے مصدقہ سرٹیفکیٹس اور طبی شہادتین ویسی ہی قبول و منظور کی جائین جیسا کہ ڈاکٹرون کی - (۴) مشرقی و مغربی معالجین کا باہمی اتحاد روا سمجھا جاے اور رجسٹری شدہ ڈاکٹرون کو حق دیا جاے کہ وہ آزادی کے ساتھ ملکی طبون سے اظہار ہمدردی مین حصہ لے سکین - (۵) باضابطہ کام کرنے والی طبی درسگاہون کے گزشتہ و آیندہ اسناد اسی نظر سے ملاحظہ کی جائین جیسے کہ میڈیکل کالجون کی دیکھی جاتی ہین - (۶) جن صوبون مین طبیہ کالج نہین ہین وہان ایک یا زیادہ حسب ضرورت کالج قائم کیے جائین اور جن صوبون مین اسوقت طب یا وید کی باقاعدہ تعلیم گاہین کام کر رہی ہین انکو ہر ممکن امداد دیکر اعلی پیمانہ پر پہونچانیکی کوشش کیجاے، اس طرح ملک مین بے ضابطہ طور پر تعلیم دینے والے نام نہاد مدارس اور اطباء تعلیم سے روک دے جائین - یا انکو تسلیم نہ کیا جاے - (۷) میونسپلٹیون و ڈسٹرکٹ بورڈون اور دیسی ریاستون مین ضرورت کے وقت باضابطہ سند یافتہ طبیبون و ویدون کو ترجیح دیجاے اور انکو ڈاکٹرون کے دوش بدوش کام کرنے کا موقع عطا فرمایا جاے - (۸) زہریلی اور بغیر لائسنس کے نہ استعمال اور فروخت کرنے والی دواؤن سے سند یافتہ حکیمون، ویدون اور عطارونکو مستثنی کیا جاے - (۹) جدید و قدیم طبی کالجون کو ہدایت کیجاے کہ وہ اپنے یہان دواسازی تعلیم قابلہ، تشریح کی تعلیم کا پورا انتظام کرین اور اسکے متعلق عطارون دواسازون کو تعلیم دیکر منظم طور پر سرٹیفکیٹ دین - (۱۰) سفارش کیجاے کہ کوئی نیا شخص بغیر حصول سند دواسازی عطاری کی خدمات کو انجام نہ دیسکے اور قدیم سے کام کرنے والے عطارون کو کالجون کی تصدیق پر کام کرنیکی اجازت دیجاے - (۱۱) ملک مین خیراتی ایسے شفاخانے قائم کیے جائین اور موجودہ کو مالی امداد سے محروم نہ رکھا جاے -

مولانا مظہر الحق کا حیدر آباد کی مدار المہامی پر تقرر

محمد حسین صاحب تپلیہ سے اطلاع دیتے ہین کہ مولانا مظہر الحق صاحب کو ہز اگزالٹیڈ ہائینس نظام حیدر آباد نے اپنی ریاست کا مدار المہام مقرر کیا ہے آپکے ہمراہ مولوی نور الحسن صاحب وکیل پٹنہ بھی آپ کی مدد کے لیے حیدر آباد جا رہے ہیں ریاست کی اندرونی اصلاح و ترقی کے لیے مولانا مظہر الحق صاحب کا انتخاب یقیناً نہایت مفید ثابت ہوگا -

بحکم مولوی محمد شفیع صاحب جج خفیفہ بہادر کانپور

نوٹس بنام مدعا علیہ نابالغ اور ولی کے

(آرڈر ۳۲ - قاعدہ ۳)

بعدالت خفیفہ کانپور

مقدمہ نمبر ۱۸۲ بابت سنہ ۱۹۲۵ء

فرم الیشری پرشاد، بھگواندین واقعہ کوپر گنج شہر کانپور بذریعہ لالہ مکھن لال ولد الیشری پرشاد قوم ویش ساکن لچھو کا باغیچہ متصل سبزی منڈی کانپور۔ مدعی

بنام - عزیز و مجید نابالغان بولایت عبد الرحمن چچا حقیقی ساکن کوپر گنج احاطہ مسجد لالہ شہر کانپور مدعا علیہ نابالغان

عزیز و مجید نابالغان بولایت عبد الرحمن چچا حقیقی ساکن کوپر گنج کانپور - ولی قدرتی مدعا علیہ نابالغ مذکور

ہرگاہ مقدمہ مندرجہ عنوان میں مدعی نے ایک درخواست گذرانی ہے کہ مدعا علیہ عزیز و مجید نابالغان کا ایک ولی دوران مقدمہ میں عبد الرحمن مقرر کیا جاے لہذا تم نابالغان اور تم عبد الرحمن ولی کو اس کی رو سے اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر تعمیل اطلاعنامہ ہذا سے یوم کے اندر ایک درخواست اس عدالت میں نسبت اپنے یا کسی دوست مدعا علیہ نابالغ کے ولی دوران مقدمہ مقرر کیے جانے کی نسبت نہ گذرانوگے تو عدالت تم کو یا کسی اور شخص کو نابالغان مذکور کا ولی مقرر کر دیگی۔

۱۰ - جولائی سنہ ۱۹۲۵ء واسطے تقرر ولایت کے مقرر ہے۔

آج بتاریخ ۸ ماہ جولائی سنہ ۱۹۲۵ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

دستخط ہر سہائے منصرم

ایک جانی دشمن پر فتح

ڈاکٹر بسرا کا

کالرا کیور

ہیضے کے واسطے عجیب و غریب اکسیر اور دیگر پیٹ کی بیماریوں کے واسطے نہایت مفید دوا ہے

ڈاکٹر بسرا کا کالرا کیور اسقدر سریع الاثر ہے کہ پہلی ہی خوراک کا اثر مریض پر جادو کی طرح ہوتا ہے۔ ہیضہ کے کیڑے جسم کے اندر ہلاک ہو جاتے ہیں اور دو ہی تین خوراک دوا دینے سے مرض کا دفعیہ ہو کر مریض کی طاقت بحال ہو جاتی ہے اور وہ بہت جلد اپنی اصلی حالت اور تندرستی پر آجاتا ہے۔ کالرا کیور ہندوستانی ہی درختوں کی جڑوں پھل پھول اور بیجوں کا مرکب ہے اس میں کوئی ایسی اجزا نہیں ہیں جو انسانی استعمال کے واسطے مضر ہوں۔

ہمیشہ ایک شیشی اپنے پاس موجود رکھیے اور اسطرح ایک خوفناک جانی دشمن ہیضہ سے اپنی جان کا بیمہ کیجیے۔

قیمت فی شیشی علاوہ محصول ایک روپیہ عہ

ملنے کا پتہ ڈاکٹر جے ایس۔ بسرا - کیلاش کانپور

کلکتہ کے نامی ڈاکٹر ایس کے برمن کی

منہرا

اپنی خوشبو سے لوگوں کو متوالا بنا دیا ہے یوں تو خوشبو ہر سینٹ میں ہوتی ہے مگر اسکی بھینی بھینی خوشبو مفرح اور تازہ ہوئے پھولوں کی سی ہے۔ منہرا میں ایک خاص بات یہ ہے کہ اسکی خوشبو پائداری کیساتھ دور تک پھیلتی ہے اور چار پانچ روز تک قائم رہتی ہے۔ خوشبو کے شوقینوں کو اسکا ایکبار ضرور امتحان کرنا چاہیے

قیمت فی شیشی ایک روپیہ چار آنہ (عہ) محصول ڈاک چھ آنہ (۶)

ہیلک یہ ہر قسم کے گھاؤ درد۔ باتھ۔ موچ۔ کانٹا۔ گلٹی۔ جھائیں مہاسہ۔ چلتے ہاتھ پیروں کا پھٹنا روکھا پن۔ آگ سے جلے ہوئے گھاؤ جلن۔ چوٹ کیوجہ سے درد۔ یا خون کا بہنا وغیرہ وغیرہ کیلیے عجیب دوا ہے۔ مکڑی۔ برنی۔ بچھو وغیرہ کے کاٹے ہوئے جگہ سے زہر دور کرنے کے لیے ہیلک ایک شرطیہ دوا ہے۔ فٹ بال۔ کرکیٹ۔ جمناسٹک کے کھلاڑیوں کے لیے ہیلک روزانہ استعمال کی چیز ہے اسکے لگانے سے کسی قسم کی جلن وغیرہ نہیں ہوتی فی زمانہ اس قسم کی تمام دوائیوں کے تجربہ کرنے پر ہیلک سب سے زیادہ مفید ثابت ہوئی ہے ہر گرہست کو ہیلک کی ایک ڈبیہ ضرور رکھنا چاہیے۔

قیمت فی ڈبیہ ۱۰ دس آنہ محصول ڈاک ۶ چھ آنہ۔

ڈاکٹر ایس کے برمن پوسٹ بکس ۵۵۲ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

ایجنٹ ۔۔ دیبی دین اینڈ سنز کان پور

پانچ سوالوں کا صرف ایک ہی جواب

(۱) سب سے بڑی ویدک فارمیسی کا نام بتاؤ۔
(۲) آجکل اشتہاروں میں سب سے مقوی ٹونک کونسی دوا ہے۔
(۳) کاٹھیاواڑ کی سب سے پرانی ایسی لائبریری کا نام بتلاؤ جسمیں ہر زبان کے اخبارات موجود رہتے ہیں۔
(۴) گجرات میں ایسے کارخانہ کا نام بتلاؤ جسکے نام پر ڈاکخانہ جاری ہو۔
(۵) کاٹھیاوار کے سب سے معتبر پریس کا نام بتلاؤ۔

جواب آتنک نگرہ

حال کی مقوی دواؤں میں آتنک نگرہ گولیاں سب سے اعلیٰ ہیں اس دوا سے قبضیت کی جملہ شکایتیں درست ہو کر دست صاف ہوتا ہے۔ پیٹ کی جملہ شکایتیں دور ہو جاتی ہیں خون اور منی بکثرت پیدا ہوتی ہے منی کی تمام شکایتیں رفع ہو جاتی ہیں ہر قسم کی کمزوری رفع ہو کر بدن کو نہایت درجہ طاقت توانائی حاصل ہوتی ہے۔ دماغ کو اور حافظہ کو بڑی ترقی ہوتی ہے اس دوا کی مشہوری سے اسی کے نام پر پریس۔ ڈاکخانہ لائبریری وغیرہ قائم ہوئے ہیں اس دوا کی قیمت فی ڈبیہ عصہ ایک روپیہ۔ پانچ ڈبیوں کی قیمت للعہ چار روپیہ۔

طلاے بیظیر واجی کرن

جام مفید بلا ضرر۔ خارجی علاج دو ہفتہ کے اندر نامرد کو مرد بنا دیتا ہے اور لاکھوں مریض شفا پا چکے ہیں۔ تعریف خلاف تہذیب۔ قیمت فی شیشی عصہ پانچ روپیہ لیکن اسکے خریدار کو ایک روپیہ کی دوا کمیشن میں دیجاتی ہے مزید آگاہی کے لیے ہماری کتاب مفت منگوا کر دیکھیے۔

ویدشاستری منی شنکر گووندجی

آتنک نگرہ فارمیسی جام نگر کاٹھیاواڑ

اگر آپ بہت ہی ذائقہ دار پان کھانا چاہتے ہیں تو

پنڈت پیارے لال شکل ہولا گنج کان پور والے کا

مکھ بلاس ضرور

پان بلاس کھائیے

خوشبودار و خوش ذائقہ ہے۔ یقین کے لیے نمونہ مفت منگائیے۔

قیمت مکھ بلاس فی ڈبیہ ۵ رایکدرجن ۳/ ۱۲

پان بلاس فی شیشی ۶/

تھوک خریداروں کو کافی کمیشن دیا جائیگا۔

میں کون ہوں

انگا پربھا یا قوتی

وید لوگ جسکی تعریف کرتے ہیں حکیم لوک جسپر مغرور ہیں - ڈاکٹر لوگ اپنے مریضوں کو استعمال کراتے ہیں وہ میں ہوں" (رجسٹر شدہ) میں اس نام سے ساری دنیا میں مشہور و معروف ہو چکی ہوں۔ کمزوروں اور ناطاقتوں کو زوردار اور طاقتور بنا دیتی ہوں پژمردہ چہرہ والوں کو گلاب کے مثل کر دیتی ہوں احتلام یا پیشاب کی راہ سے منی کو جانے سے بند کر کے گاڑھی مثل دہی کے بنا دیتی ہوں۔ گئی طاقت کو واپس لاکر پورا مرد بنانیوالی "وہ بھی میں ہوں"

ایک مرتبہ ضرور استعمال کر کے آزمایش کیجیے قیمت ۳۰ گولیوں کی شیشی عہ علاوہ محصولڈاک "مزید واقفیت کے لیے کتاب" ویدوید مفت منگوا کر پڑھیے۔

ملنے کا پتہ

راج وید نرائن جی کیشوجی ہیڈ آفس جام نگر کاٹھیاوار

کانپور کے لیے ایجنٹ کی ضرورت ہے

باہتمام خواجہ عبد السلام صداقت پریس کان پور سے شایع ہوا

The Sadaqat

CAWNPORE

REG-No. A 1424

جمال پر تو حق عزم مستقل میں رہی
زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہی
(احسن سنبھلی)

صداقت

قیمت سالانہ سے ر
ششماہی عار
فی پرچہ ۱ر

ہفتہ وار

اڈیٹر- خواجہ عبد السلام

جلد ۱ | کان پور- چہارشنبہ ۱۵- جولائی ۱۹۲۵ء مطابق ۲۳ ذی الحجہ | سنہ ۱۳۴۳ھ | نمبر ۱۹

ادبیات

(از جناب مرزا جعفر علیخان صاحب بی- اے لکھنوی)

تو مجمع محشر میں گر جلوہ نما ہوتا
خورشید قیامت نے منھ ڈھانک لیا ہوتا

بیکار عناصر سے کیا عہدہ برآ ہوتا
بہتا جو نہ اشکوں میں دل خاک ہوا ہوتا

یون تیرے تجسس میں آوارہ پھرا ہوتا
جان تن سے جدا ہوتی تن جان سے جدا ہوتا

اندوہ تمنا کو ہم ذوق فنا سمجھے
دل قید علائق سے کیا خاک رہا ہوتا

پیمان شکنی پر بھی حسرت ہی یہی دل میں
اکمبار کسی سے پھر پیمان وفا ہوتا

کتنا مخل ہے قدرت میں جی چاہتا تھا لیکن
ان چاند کے ٹکڑون کو اک دل بھی دیا ہوتا

مدت سے ہے اب سونی یہ منزل دل ورنہ
ہنگام سحر نالہ آواز درا ہوتا

یہ رمز محبت ہے زاہد اسے کیا سمجھے
کونین کی خاطر میں کیا محو دعا ہوتا

مین ور دکش ہستی بیگانہ راحت ہون
آغوش میں آہستہ اے گور لیا ہوتا

اک سم زمانہ تھی بیمار کو دیکھ آتے
ہوتا تو وہی جو کچھ منظور خدا ہوتا

آغاز شب غم میں صد شکر اجل آئی
یہ رات اگر کٹتی کیا جانئے کیا ہوتا

یہ عشق ستم پیشہ کب چین اثر دیتا
گر درد کمی کرتا غم ہوش ربا ہوتا

فلسطین کیحالت

حکومت انگریزی نے فلسطین پر قبضہ و اقتدار حاصل کر لیا تو مسلمانون کے اوقاف پر سرپرستی کا ہاتھ رکھا، اور اسکا انتظام اچھا کیا- اسکے عہدہ دار کم کئے جس سے آمدنی خرچ سے زیادہ ہو گئی یہ حالت اسوقت تک رہی جبکہ حکومت نے ملکی انتظام تیار اور مکمل کر لیا آخر میں اسنے یہ دیکھکر کہ مسلمانون نے اس طرز انتظام کو خاموشی کی نگاہ سے دیکھا ہے تو مسلمانون سے کہا کہ آئندہ مجلس کا انعقاد کرو اور جو بیت المقدس میں ہو اسمین عام لوگ شامل ہون اور مجلس اعلی اسلامیہ کے قانون وضع کرین چنانچہ اس غرض کیلئے ایک جلسہ منعقد ہوا جسمین ایک قانون تیار کیا گیا کہ پانچ آدمیون کا انتخاب اس مجلس کیلئے عمل میں آئیگا یہ پانچ آدمی اپنا صدر اپنے میں چنینگے- مجلس کی مدت عمل چار سال ہوگی اس عرصہ کے بعد دوسرا انتخاب ہوگا، اس قانون کی سرکاری تصدیق کے بعد حکومت نے جسے اس قانون کے رو سے ہی محاکم شرعیہ ور اوقاف اسلامیہ کے عہدہ دارون کے عزل و تقرر کا حق حاصل ہو گیا تھا ثانوی انتخاب میں کامیاب امیدوارون کو ارکان مجلس کے انتخاب کا حکم دیا- اب بعض نے اپنے مربیون کو منتخب کر لیا بعض نے اپنے دوسرے تعلق والون کو چن لیا جنسے ذاتی فائدہ کی توقع تھی دہی حال ہندوستان کا ہے۔ مدینہ آخر میں حاجی امین حسینی حلقہ بیت المقدس سے حاجی سعید منطقہ جنوبی سے، عبد اللہ صادی دجانی- حلقہ یافا سے شیخ محمد مراد منطقہ شمال سے اور عبد اللطیف صلاح حلقہ نابلس سے، منتخب ہوئے ان ارکان سے مجلس متشکل ہوئی- حاجی امین حسینی صدر قرار پائے

ارکان مجلس کا کچا چٹھا

بیشتر اسکے کہ اس مجلس کے بعض عمال کا پردہ فاش کرون مین ضروری سمجھتا ہون کہ ارکان نامدار کے ذاتی حالات کا تھوڑا سا تذکرہ کر دون-

حاجی امین تو مدرسہ سلطانیہ بیت المقدس کے تعلیم یافتہ ہین- یہ مدرسہ پانچ جماعتون کا یعنی ابتدائی ہے آپ دو سال ازہر الشریف میں بھی رہے ہین لیکن اس عرصہ میں حلال و حرام کی پہچان کا علم بھی حاصل نہین کیا- یہی حال دوسرے ابتدائی مسائل شرعیہ کا ہے جب جنگ کا اعلان ہوا تھا تو یہ ایک پولیس کانسٹبل تھے انگریزونکی تشریف آوری سے یہ حداویک کے دربان مقرر ہوئے تھے یہ وہی حداویک ہین جو شام پہنچتے ہی حداد پاشا ہو گئے حاجی امین کا کام ان دنون یہ تھا کہ خبرین وغیرہ معلوم کرین اور مخالفین کا پتہ لگائین-

حاجی سعید شوا- امیر آدمی ہین جو حال ہی میں زر حالیہ السلام کی نوازشات سے بہرہ اندوز ہوئے ہین، یہ زمانہ جنگ میں ترکی لشکر کے متعمد تھے اور بہت سامال اڑا لائے تھے انگریزون کے قبضہ فلسطین کے وقت لشکر کی بعض چوبی اور آہنی اشیا کی بنا پر انھین چھ ماہ قید کی سزا ہوئی اور حقوق شہریت سے محروم کر دیئے گئے- بہت سا روپیہ بکھیرنے سے آپ رکن مجلس منتخب ہو گئے تو مندوب سامی نے انہین حقوق شہریت عطا کر دیئے- باقی ماندہ ارکان باوقار کو انگریزون کے قبضہ سے پہلے کوئی جانتا بھی نہ تھا- عبد اللطیف صلاح آستانہ میں مجلس اعیان عثمانی میں کلرک تھے۔

اب آپکو معلوم ہو گیا ہوگا کہ یہ حضرات کون ہین جنکا حال نہایت مختصر طور پر مین نے بیان کیا ہے تاکہ قارئین کرام انکا نہ جانین- آپنے میرے کر بتانے سے پہلے ہی ان کے اعمال کا اندازہ لگا لیا ہوگا کیونکہ ان کے اوصاف ایسے ہین کہ قوم کی خدمت واخلاص و صدق سے کرنا ممکن ہی نہین- جو لوگ ان لوگون کے انتخاب کے معترضین تھے وہ انتخاب کے روز ہی سے ان کی مخالفت کرتے رہے یہانتک کہ آج انکی تعداد سو میں نوے ہو گئی ہے- اگر سیاست انگریزی کا یہ اقتضانہ ہوتا کہ یہ مجلس اسلامی برقرار رہے تو ہر باخبر آدمی جانتا ہے کہ یہ حضرات ایک لمحہ کے لیے بھی اپنے عہدون پر قائم نہ رہتے۔

ارکان مجلس کے کارنامے

ہمارے بزرگونکا سب سے پہلا کام اپنے عزیز و اقارب اور دوستون کی تعیین تھی تاکہ انکے مرکزون پر امن بنکر ان کے اثر و نفوذ مین قوت دین بجائے اسکے کہ یہ لوگ اوقاف کی آمدنی کی ترقی اور محاکم شرعیہ کی اصلاح کی طرف متوجہ ہوتے ان لوگون نے اپنی مشغولیتون کو سیاسی امور مین منحصر کر دیا تاکہ ان کے اقربا اور متعرفین کو دوسرے لوگون پر فوقیت رہے- جب روپیہ کی ضرورت پیش آئی تو انھون نے اعلان کیا کہ مسجد اقصے کی حالت تشویشناک طور پر خراب ہے اور مسلمانون سے درخواست کی کہ مالی طور پر دست اعانت و مساعدت بڑھائین مرمت کے اخراجات کا اندازہ ان لوگون نے ڈیڑھ لاکھ گنی لگایا-

حکومت عثمانی کی توجہات

جب ہم حکومت عثمانی کے عہد فلسطین کو یاد کرتے ہین اور ان الواح کو پڑھتے ہین جنپر لکھا ہے فلان فلان سلطان نے مجلس کو ترمیم و مرمت کا حکم دیا سلطان عبد الحمید ثانی کے نام تک تو ہمین وثوق کی ساتھ معلوم ہو جاتا ہے کہ مسجد اقصے کی عمارت کو کسی قسم کا اندیشہ نہین ہے رہا ان لوگونکا یہ خیال کہ شمال غربی ستون جسپر مسجد اقصے کا گنبد کھڑا ہے ٹیڑھا ہو رہا ہے تو یہ بالکل غلط ہے اور اگر ایسا ہی ہوتا تو مسجد کئی برس پہلے گر پڑی ہوتی-

حقیقت یہ ہے کہ ستون شروع ہی سے کج رکھا گیا ہے...

۷۸۶

ہفتہ وار

صداقت

چہارشنبہ ۱۵ر جولائی سنہ ۱۹۲۵ء

وزیر ہند کی تقریر

کوہ کندن و کاہ برآوردن

"ہندوستان مین زراعت کی بہت ترقی ہوئی ہے اور یہ کہا جاسکتا ہے کہ ہندوستان کی مالی حالت اس زمانہ مین قابل اطمینان ہے۔۔۔۔۔ بدامنی اور بے صبری کے اظہار سے ہم اپنی پالیسی سے ہٹنے والے نہین، اور تشدد آمیز فسادون سے بھی اصلاحات جلد نہین ملینگی۔۔۔۔۔ اگر کل ہم لوگ ہندوستان سے علیحدہ ہوجاوین، تو ہندو، مسلمان، آپس مین لڑ مرین، اسکے علاوہ سرحدی صوبہ کے ۳۰ لاکھ پہاڑی لوگون کا مسئلہ بھی اپنی جگہ پر ہے۔۔۔۔۔ پارلیمنٹ مین اس بات کا اعلان پہلے ہی ہوچکا ہے کہ سنہ ۱۹۲۹ء سے پہلے ایک رائل کمیشن کے ذریعہ اصلاحات کے نتیجہ کی جانچ کی جائیگی۔۔۔۔۔ اصلاحات کی کمیٹی کی کثرت آرا کی سفارشات کو منظور کرلیا جائے گا۔۔۔۔۔ فوج مین ہندوستانیون کی تعداد فی الحال نہ بڑھائی جاوے گی"

(لارڈ برکن ہیڈ)

ماہ رواں کے آغاز سے جس اعلان کا اخبارات مین چرچا تھا جس کی طرف ہندوستان کے کچھ لوگون کی نگاہین اُٹھی ہوئی تھین، اور جس پر ہماری امیدین منحصر تھین وہ اعلان ۷ر جولائی کو ہوگیا، حضور لارڈ برکن ہیڈ وزیر ہند نے دارالامرا مین اپنا بیان پیش کردیا، کمیٹی مقرر ہوئی، اسکی تحقیقات کی گئی، اوسکی تحقیقات کی رپورٹ دو متضاد حصون مین شائع ہوئی۔ اس پر بحث و مباحثہ ہوا۔ حضور وائسرائے انگلستان گئے، موجودہ وزیر ہند نے مہینون غور کیا اور اپنے عہد حکومت کے قیمتی آٹھ ماہ خاموشی مین گذارے۔ ان سب باتون کا خلاصہ یہ ہے کہ اس وقت ہندوستان کو کچھ بھی دینے کی ضرورت نہین ہے۔

آپ فرماتے ہین کہ ہندوستانی ہم کو برابر اپنی شرافت کا ثبوت دیتے رہین، پھر جو ہماری مرضی ہوگی وہ ہم کرینگے، آپ ایک گھنٹہ ۴۰ منٹ تک برطانیہ کی دریادلی کا بیان کرتے رہے اسکے بعد آپ نے ایک یہ بات بتلائی کہ انگریزی حکومت کی وجہ سے ہندو مسلمان ایک دوسرے کی گردن نہین کاٹتے یہ بات لکھنؤ، آرہ، مالابار، ملتان، کوہاٹ کے بعد کہی گئی ہے دوسری بات آپ نے یہ فرمائی کہ اگر گورنمنٹ برطانیہ چلی آوے تو تیس لاکھ سرحدی ہندوستان کو لوٹ لین، انگریزی حکام ہمیشہ بے تعصبی کی ڈینگ مارا کرتے ہین، لیکن تفرقات کی خلیج کو وسیع کرنا حکام کی خاص پالیسی رہی ہے،

آپ ہندوستان کو بلحاظ قومیت ایک ملک نہین تسلیم کرتے بلکہ ہندوستان کے ٹکرے ٹکرے کرنا چاہتے ہین،

چوتھی بات آپ نے دلیسی رجواڑون کے ساتھ صلح نامون کو بھی ملک کی آزادی کے لیے ایک رکاوٹ تبلایا ہے۔

انگلستان کی فیاضی پر یقین کرنا بقول لالہ لاجپت رائے حماقت ہے۔ ہندوستان جیسی سونے کی چڑیا کوئی کیون چھوڑنے لگا۔ لارڈ موصوف کسی آئندہ زمانہ مین بھی ہندوستان کا آزاد ہونا ممکن نہین سمجھتے ہین، وہ بار بار ایکٹ اصلاحات کی دوہائی دیتے ہین جس سے اُنھون نے ہندوستان کی قسمت کا ٹھیکہ لے رکھا ہے

ان حکام کو راستہ پر لانے کا ایک یہی جائز طریقہ ہے کہ اپنی مجموعی قوت کا ایک زبردست مظاہرہ کیا جائے تاکہ حکام کو ہمارے جائز مطالبات کے حق ہونے کا یقین آجائے۔

ہندوستان کی قسمت کا پانسہ ہندوستانیون کے ہاتھ مین ہے، لارڈ برکن ہیڈ کے ہاتھ مین نہین۔

ہماری امیدین حوصلہ افزا ہین اور ایک روز اس ملک مین آزادی کی ہوا ضرور چلے گی۔

شاندار فتح

اکالیون کی شاندار فتح اس سچائی کا نمونہ ہے کہ کامیابی انکے قدم چومتی ہے۔ جو اسکے حصول مین قربان ہونے کے لیے ہمہ تن ایثار ہوجاتے ہین۔ جو اسکے لیے ایثار و قربانی کرسکتے ہین، جو اسکے لیے تکلیفین اٹھا سکتے ہین۔

اکالیون نے جس مقصد کے لیے سخت سے سخت اذیتین اُٹھائین جانین گنوائین، ذلتین برداشت کین، اس مین آخر کامیاب ہوئے آج انکے گوردوارے آزاد ہین تمام اکالی قیدی آزاد کردیے گئے۔ یا انکے مقدمہ واپس کرلیے گئے، محض اس شرط پر کہ گوردوارہ قانون پر عمل کرنے مین مددگار ہون اور اسکی مخالفت نہ کرین ضبط شدہ جائدادین اور پنشن واپس کردی گئین، اکالی انجمنون کے غیر قانونی ہونے کا اعلان بھی واپس لے لیا گیا، نابھہ کے قیدی بھی چھوڑ دیے گئے۔ اور گوردوارہ گنگاسر جیتون مین انکو عبادت کی آزادی ملگئی جس کے لیے وہ جتھے بھیج رہے تھے۔ سب سے بڑی بات یہ کہ جدید گوردوارہ ایکٹ کی رو سے اُنکا مذہب اور انکی عبادت گاہون کا انتظام سرکاری دستبرد سے آزاد ہے۔ انکے گوردوارے صحیح معنون مین انکے ہونگے، انکی آمدنی وہ ملک کی بہبودی کے کامون مین صرف کرسکین گے۔

ہم اکالیون کو اس فتح پر بڑی خوشی سے مبارکباد دیتے ہین خدا کرے وہ اپنی فتح سے مغرور نہ ہوجائین اور زیادہ استقلال، نرمی، اور برداشت کا ثبوت دین اور وہ پنجاب کے ہندو مسلم نفاق کو دور کرنے کے قابل ہین۔

امید ہے کہ ہندو مسلم قومین بھی کامیابی کے اس راز کو سمجھین گی اور ساری قوت آپس کے جھگڑون ہی مین نہ صرف

اعلان

ہر شہر، قصبہ اور صوبہ مین نامہ نگارون کی ضرورت ہے جو اپنے یہان کی صحیح، مختصر اور دلچسپ خبرین ہر ہفتہ روانہ کیا کرین۔ معاوضہ مین اخبار مفت نذر ہوتا رہیگا۔ بلکہ سال کے آخر مین ہم اپنے بہترین نامہ نگار کی خدمت مین منتخب کتابون کا ایک ناچیز تحفہ بھی پیش کرینگے۔

ایڈیٹر

کیا کرین گی۔

اہل ریف کی بہادری

غازی عبدالکریم نے کئی موقعون پر فرانس کے دانت کھٹے کردیے ہین صلح کی بات چیت شروع کردی گئی ہے فرانس و اسپین نے شرائط صلح طے کرلیے ہین اور جلد غازی عبدالکریم کے پاس روانہ ہونگی۔

فرانس کو غازی عبدالکریم کے مقابلہ مین منہہ کی کھانا پڑی اب فرانس پانڈیچری مین ہندوستانی فوج بھرتی کررہا ہے، لیکن شاید ہی کوئی بدنصیب مسلمان ریفیون کے مقابلہ مین جانا پسند کرے اور کیا عجب کہ ہندو بھائیون کو بھی فرانس کے مقابلہ مین مسلمانون سے ہمدردی ہو۔

بابو بپن چندر پال کی حق گوئی

عید الاضحیٰ کے موقعہ پر اس وقت تک قطعاً فسادات نہیں رک سکتے جب تک ہندو اس پر متفق نہ ہو جائیں کہ مسلمانوں کو بھی اپنے مذہبی رسم کی ادائیگی میں ایسی ہی آزادی ہونی چاہیے جیسی آزادی ہندو چاہتے ہیں، یہ مسئلہ ایسے عہد ناموں سے حل نہیں ہو سکیگا کہ مسلمان ہندوؤں کے احساسات و جذبات کا پاس کرتے ہوئے گاؤ کشی نہ کریں جبتک ہم ایک دوسرے کے مذہبی حقوق کا احترام نہیں کرینگے ہم ایک نہیں ہو سکیں گے، ہندوؤں کو کوئی حق حاصل نہیں ہے کہ وہ مسلمانوں سے مطالبہ کریں کہ موخر الذکر گاے کشی نہ کریں مسلمانوں کو بھی یہ حق حاصل نہیں ہے کہ وہ ہندوؤں سے یہ کہیں کہ وہ آرتی نہ کریں یا جہاں انکی مسجد ہو وہاں سے اپنے دیوتاؤں کو یا مردوں کو لے جاتے ہوئے بھجن خوانی کرتے ہوئے نہ گزریں خواہ ایک کی مذہبی رسم دوسرے کے لیے کتنی ہی سوہان روح کیوں نہ ہو۔ ہم پر لازمی ہے کہ اسکو برداشت کریں اور تحمل سے کام لیں ہر ایک قوم کو آزادی ہونی چاہیے کہ وہ دوسرے مذہب کے ماننے والوں کی آزادی پامال کیے بغیر اپنے مذہبی مراسم ادا کرے۔

آخر کار یہ نکتہ سمجھ میں نہیں آتا کہ کیوں "عید القربان" کے موقع پر ہندوؤں کے احساسات اتنے زیادہ تیز ہو جاتے ہیں خضر پور میں گاے کے گوشت کی متعدد دوکانیں ہیں جہاں سڑکوں کے کنارہ پر گاے کا گوشت فروخت کے لیے کھلا پڑا رہتا ہے، برسوں سے سینکڑوں ہندو یہاں سے روزانہ گذرتے ہیں پھر کیا ہے کہ وہ ان نظاروں کو اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں لیکن ان کے مذہبی جذبات کو ٹھیس نہیں لگتی گاے خور یورپین اور ہندوستانیوں کے لیے ہزارہا گائیں ہر روز کلکتہ میں ذبح ہوتی ہیں لیکن ہم نے کبھی نہیں دیکھا کہ اس ذبیح البقر پر بھی کوئی فساد ہوا ہو۔ یہ کیا بوالعجبی ہے کہ ہندوؤں کے احساسات و جذبات بھی اسی وقت مشتعل ہو جاتے ہیں اور پھوٹ نکلتے ہیں جب مسلمان عید البقر کے دن اپنے مذہبی احکامات کے ماتحت گاے ذبح کرتے ہیں اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ مسلمانوں کے خلاف جو جوش ظاہر کیا جاتا ہے اسکی بنیاد بے شک و شبہ مذہب پر نہیں ہے، سالہا سال سے ہندو و مسلمان نہیں لڑے۔ آج کیا ہو گیا کہ ایک دوسرے کے دشمن ہو گئے۔

گورنمنٹ آف انڈیا کے فوجی محکمہ کی کمیٹی

فوجی خدمات کیلیے بہترین امیدواروں کی تلاش

شملہ ۸ جولائی گورنمنٹ آف انڈیا نے آج ایک اس کمیٹی کے ممبروں کی فہرست شائع کی ہے جو اسکے فوجی محکمہ کی طرف سے سر اینڈریو اسکین کی صدارت میں اس غرض سے قائم کی گئی ہے کہ یہ وہ وسائل و ذرائع دریافت کرے کہ ہندوستان سے فوجی خدمات کے لیے بہترین امیدوار کس طرح حاصل کیے جا سکتے ہیں۔ نیز یہ معلوم کرے کہ آیا ہندوستان میں فوجی کمیشن حاصل کرنے والوں کی تعلیم کے لیے کالج قائم کیا جا سکتا ہے۔ اس کمیٹی کے ممبران ذیل کے حضرات ہیں۔

(۱) کیپٹن جے۔ این بنرجی (۲) مسٹر فیروز سیٹھنا (۳) سردار جگنندر سنگھ (۴) سر عبد القیوم (۵) مسٹر ایم۔ اے جناح (۶) دیوان بہادر ایم رام چندر راؤ (۷) ڈاکٹر ضیاء الدین احمد (۸) کیپٹن ہیرا سنگھ (۹) اعزازی کیپٹن گل نواز خان (۱۰) مسٹر برمیسٹ برڈن (۱۱) مسٹر اے۔ الیف۔ رالنسن (بحیثیت سکریٹری) اگر انکی پارٹی نے اجازت دی تو پنڈت موتی لال نہرو بھی کمیٹی میں شامل ہوں گے۔

گوردوارہ بل پاس ہو گیا

شملہ ۷ جولائی آج سکھ گوردوارہ بل بالاتفاق رائے پنجاب کونسل میں بلند نعرہ ہاے تحسین کے ساتھ منظور ہو گیا۔ صدر نے اپنی طرف سے مبارکباد پیش کی اور اعلان کیا کہ مالکم ہیلی گورنر پنجاب ۹ جولائی کو کونسل میں تقریر فرمائیں گے، آج بھی کونسل کے تماشائیوں کی نشست گاہ پوری طور سے بھری ہوئی تھی امتیازی حاضرین میں لیڈی کاٹن، سر الوین اور اکالی لیڈر سردار منگل سنگھ موجود تھے

گذشتہ روز کا اختلاف رفع ہو گیا

سکھوں کی عدالتی کمیشن کی زبان کے متعلق مسلمانوں سے جو اختلاف آرا شروع ہو گیا تھا وہ مزید بحث و مباحثہ کے بعد سر فضل حسین کی اس تجویز سے رفع ہو گیا کہ زبان کا مسئلہ سکھوں کے کمیشن پر ہی چھوڑ دیا جاے۔ سکھ ممبران نے یہ تجویز منظور کر لی سر جان مینارڈ نے مسلمانوں کو یہ کہکر تسکین دی کہ عدالتی زبان کے متعلق گورنمنٹ کے موجودہ رویہ پر اس تجویز سے کوئی اثر نہ پڑے گا۔

سردار تارا سنگھ کے آخری تجویز کی خواندگی کے بعد تین گھنٹے ہندو مسلمان ممبروں نے سکھ ممبران کو انکی فتحیابی پر مبارکباد دینے میں صرف کیے اور گورنمنٹ پر زور دیا کہ سکھ اسیران سیاسی کو رہا کر دیا جاے اور سکھوں کے دوسرے مطالبات منظور کر لیے جائیں۔ ممتاز ہندو اور مسلمان ممبروں نے سکھ ممبروں کو یقین دلایا کہ وہ ہمیشہ انکی موالات اور ہمدردی کریں گے۔

انصاف و صداقت کی فتح

سردار تارا سنگھ نے بیان کیا کہ گوردوارہ قانون کے پاس ہونے سے ناحق پر انصاف و صداقت کی فتحیابی کی مثال ہے۔

پروفیسر روچی رام ساہنی (سوراجی ممبر) نے خاص طور سے گورنمنٹ اور سر مالکم ہیلی کا شکریہ ادا کیا اور انکے تدبر کی داد دی سردار گوربخش سنگھ نے تمام سکھ پنتھوں سے اپیل کی کہ وہ اس قانون کو آزمائیں اور گورنمنٹ سے خواہش کی کہ وہ سکھوں کے دوسرے مطالبات منظور کر کے امن و سکون کا ماحول پیدا کرے۔ سردار جودھ سنگھ نے صاف طور سے بیان کیا کہ انہوں نے گورنمنٹ سے اوپری یا جزوی معاملہ نہیں کیا۔ لیکن گورنمنٹ سے اپیل کی کہ وہ ضروری کارروائی عمل میں لاے

سر فضل حسین نے اعلان کیا کہ گورنمنٹ "سنٹرل بورڈ" کا نام شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی رکھنے کی اس وقت تک اجازت نہیں دلسکتی جب تک کہ شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی اپنے کو نہ توڑ دے اور اپنے قرضہ جات و مطالبات "سنٹرل بورڈ" کو منتقل نہ کر دے۔

امیر وفد حجاز طاہر الدباغ سے ملاقات

بمبئی ۱۲ جولائی۔ ایسوشی ایٹڈ پریس کے نمایندہ نے سید طاہر الدباغ رئیس الوفد حجاز سے ملاقات کی اور مسائل حجاز پر ان سے گفتگو کی اس ملاقات میں سید طاہر الدباغ نے وہی خیالات ظاہر کیے جو خلافت کے نمایندہ سے ظاہر کیے تھے۔ اس وفد کے آنے کا یہ مقصد ہے کہ موجودہ گورنمنٹ حجاز کے متعلق ہر مسلم پارٹی کی راے معلوم کرے ایسوسی ایٹڈ پریس کے نمایندہ نے دریافت کیا کہ ہندوستان کے مسلمان جنکے لیڈران نہایت اعلی درجہ کے تعلیم یافتہ ہیں اور زبردست ماہر سیاست ہیں ابن سعود کی کیوں تائید کر رہے ہیں، طاہر الدباغ نے اسکے جواب میں کہا کہ یہ ایک مشہور بات ہے کہ ہندوستان کے سیاسی مدبرین وہابیوں کے موافق ہیں اور دوسرے یہ کہ ان کو شاہ حسین سے اسقدر نفرت ہے کہ اسکی تاب نہیں لا سکتے کہ اس کا لڑکا حجاز کا بادشاہ ہو

بحکم مولوی محمد شفیع صاحب جج خفیفہ بہادر کانپور

(نمونہ قابل فروخت)

سمن بنابر انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قاعدہ ۱ و ۵)

نمبر مقدمہ ۳۶۳ ۳ ۴ ۳ سنہ ۱۹۲۴ء

لعدالت جج خفیفہ بہادر کانپور

رام دولارے ولد مہراج دوار کا پرشاد قوم برہمن تواری ساکن موضع منایان پرگنہ بلہور ضلع کانپور — مدعی

بنام تلوک ولد جانکی قوم برہمن شوکل ساکن موضع سمریا پرگنہ قنوج منصفی سراے میران ضلع فرخ آباد — مدعا علیہ

ہرگاہ کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابت للعہ ۱۰/۹/۷ کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۱۷ ماہ جولائی سنہ ۱۹۲۵ء وقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعوی کی کرو اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہارے احضار کے لیے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تم کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز تمام دستاویزات جن پر تم اپنی جوابدہی کے تائید میں استدلال کرنا چاہتے ہو اسی روز پیش کرو۔ تمکو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۹ ماہ جولائی سنہ ۱۹۲۵ء جاری کیا گیا۔

مہر عدالت — دستخط ہر بہلے منصرم

اطلاع

(۱) اگر تم کو یہ اندیشہ ہو کہ تمہارے گواہ اپنی مرضی سے حاضر نہ ہونگے تو تم عدالت ہذا سے سمن بہ این مراد جاری کرا سکتے ہو کہ جو گواہ نہ حاضر ہو وہ جبراً حاضر کرا دیا جاے اور جس دستاویز کو کسی گواہ سے پیش کرانے کا تم استحقاق رکھتے ہو وہ اس سے پیش کرائی جاے بشرطیکہ تم خرچہ ضروری عدالت میں داخل کر کے اس امر کی درخواست گذرانو

(۲) اگر تم مطالبہ مدعی کو تسلیم کرتے ہو تو تم کو لازم ہے کہ روپیہ معہ خرچہ نالش عدالت میں داخل کر دو تاکہ کارروائی اجرائڈگری جو تمہاری ذات یا مال یا دونوں پر ہو کرنا نہ پڑے۔

الہ آباد میں محرم کے انتظامات

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ الہ آباد نے حسب ذیل اعلان صادر کیا ہے امن عامہ کے خیال سے یکم لغایت ۱۳ محرم تک منیوسپل حدود کے اندر زیر دفعہ ۱۴۴ ہر قسم کی لاٹھیاں اور اسلحہ لیکر چلنے کی ممانعت کر دی گئی

برقیات

دارالامرا مین لارڈ برکن ہیڈ کا اعلان

ہندوستانی لیڈرون کا اشتراک عمل ضروری ہے

لنڈن ۷ر جولائی آج لارڈ برکن ہیڈ نے دارالامرا مین اعلان کیا کہ حکومت ہند او رمجلس لیجسلیٹو اسمبلی سے مشورہ کیے بغیر کوئی فیصلہ نہین کیا جا سکتا - آپ نے کہا کہ بلا شبہ ہندوستانی نظام حکومت پر نظر ثانی کرنی پڑے گی دوعملی کا فیصلہ اسکے نتائج کے اعتبار سے ہونا چاہیے

لارڈ برکن ہیڈ نے کہا کہ ہندوستانی نظام حکومت پر غور کرنے کیلیے شاہی کمیشن کی اہمیت اُسی حالت مین بڑھ سکتی ہے جبکہ ہندوستان کے لیڈرون کے طرز عمل سے موجودہ نظام حکومت کو کامیاب بنانے مین شرکت عمل کی طبعی خواہش کا اظہار ہو۔

ہندوستان او سلطنت کے تعلقات

لارڈ برکن ہیڈ نے سلطنت کے اندر ہندوستان کی حیثیت پر بحث کرتے ہوے سلطنت کے دوسرے حصون کو مخاطب کرکے کہا کہ انہین یہ بخوبی یاد رکھنا چاہیے کہ اس مسئلہ کی وجہ سے سلطنت برطانیہ اور ہندوستان کے تعلقات پر کسقدر اثر پڑا ہے - آپ نے کہا کہ مین آپ کی مشکلات سے بخوبی واقف ہون تاہم صرف اسقدر کہنا چاہتا ہون کہ ہر اس قانون مین جسے وہ مرتب کرین، انہیں اس امر کی انتہائی کوشش کرنی چاہیے کہ کوئی ایسا امتیاز نہ قائم ہو جائے کہ جس سے ہندوستان کے قدیم اور شاندار باشندون کے جذبات کو ٹھیس لگے۔

فرانس اور ہسپانیہ کا صلح کا ارادہ

لنڈن ۶ر جولائی فرانسیسی اور ہسپانوی حکومتون کا ارادہ ہے کہ غازی محمد بن عبدالکریم سے صلح کر لی جاے اخبار ٹائمس لنڈن کے نامہ نگار مقیم پیرس کا خیال ہے کہ اگر پیش کردہ شرائط صلح قبول نہ کی گئین تو فرانس مدافعت مین جنگ کرے گا - اور اس جنگ مین ہسپانوی علاقہ کی تمام افواج فرانس کی مدد پر ہونگی۔

فرانس اور ہسپانیہ کی تجویز ہے کہ فرانسیسی اور ہسپانوی علاقہ کے درمیان دریاے ورغہ کی وادی تک ایک وسیع علاقہ پر سلطان مراقش کی براے نام سیادت مین غازی محمد بن عبدالکریم کو تسلیم کر لیا جاے اس طرح سے انکی بھی کچھ حد تک وہی حیثیت ہو جائیگی۔ جو جنوبی مراقش کے اہم قائدین کی ہے، جو فی الحقیقت آزاد حکمران ہین

سامان خوراک چھین لیا گیا

شنگھائی ۹ر جولائی حالت امید افزا ہے دن بھر سکون رہا صرف اتنی بات ضرور ہوئی کہ غیر ملکیون کے یہان جو آدمی نوکر تھے ان کو بھگا کر ہٹا دیا گیا دوسری بات یہ کہ انگلستان گائین اور سامان خوراک جو غیر ملکیون کے لیے آ رہا تھا اسکو بھی ہڑتالیون نے چھین لیا ٹرمیوے کی آمد و رفت مین کمی ہو گئی ہے۔

دول اور حکومت مین اختلاف

پیکن ۹ر جولائی دول اور حکومت چین کے درمیان جو گفت و شنید ہونے والی تھی اسمین ہنوز رکاوٹ پڑی ہوئی ہے دول کا تقاضا ہے کہ سب سے پہلے فسادات شنگھائی کے متعلق گفت و شنید کی جاے لیکن حکومت چین اس پر اصرار کرتی ہے کہ ساتھ ساتھ معاہدہ جات اور دیگر مطالبات پر بھی گفت و شنید کی جاے لیکن دول کے خیال مین یہ کام بڑی کانفرنس کا ہے۔

ہندوستان

لاہور مین برقی روشنی کی موقوفی

لاہور ۷ر جولائی سکریٹری لاہور الکٹرک سپلائی کمپنی لمیٹڈ نے بذریعہ ایک اعلان کے پبلک کو مطلع کیا ہے کہ کمپنی نے ۱۳ر جولائی سے مینوسپل سڑکون اور گلیون مین برقی روشنی کی موقوفی کا فیصلہ کیا ہے کیونکہ مینوسپلٹی نے باوجود متعدد نوٹسون کے اسکے بل ادا نہین کیے بیان کیا جاتا ہے کہ مینوسپلٹی کے ذمہ ۶۲ ہزار روپیہ واجب الادا ہے۔

گورنمنٹ صوبجات متحدہ کی ہوم ممبری

ہفتہ وار مصور پانیر مین نواب محمد یوسف صاحب ایم-ایل سی کی تصویر شائع ہوئی ہے جسکے نیچے یہ لکھا ہے کہ غالباً گورنمنٹ صوبجات متحدہ کے ہوم ممبر ہونگے۔

حاجیون کے متعلق اسمبلی مین سوالات

مراد آباد ۸ر جولائی مسٹر محمد یعقوب ممبر مجلس لیجسلیٹو اسمبلی نے اسمبلی کے آیندہ اجلاس مین حسب ذیل سوالات پیش کرنے کا ارادہ رکھتے ہین

کیا یہ امر واقعہ ہے کہ کراچی مین عازمان حج کو بہ شمول مولانا محمد شفیع ممبر مجلس لیجسلیٹو اسمبلی قرنطینہ مین قیدیون کی طرح قطار در قطار دو روپیہ سمجھا دیا گیا اور انکی دونون کلائیون پر مہرین لگا دی گئین

(ج) گورنمنٹ اُن عہدہ دارون کے خلاف کیا کاروائیان کرنیکا ارادہ رکھتی ہے جنھون نے عازمان حج کے ساتھ ایسی بد اخلاقی ظاہر کی۔ اور کیا گورنمنٹ بمبئی و کراچی کے دفاتر حج کو یہ عام احکام نافذ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے کہ اس قسم کے اہانت آمیز انتظامات تبدیل کیے جائین اور کوئی اور مناسب و بہتر انتظامات کیے جائین۔

دیش بندھو میموریل فنڈ

کلکتہ کی تازہ اطلاع مظہر ہے کہ اسوقت تک دیش بندھو داس میموریل فنڈ مین ۳ لاکھ ۶۱ ہزار سات سو اکیس روپیہ ۱۴ر ۱/۲ ۶ پائی جمع ہوا ہے۔

حج بخیریت ختم ہو گیا

بمبئی ۷ر جولائی مرکزی خلافت کمیٹی کا مسرت افزا پیام مظہر ہے کہ عبداللہ الفضل کمپنی کے نمایندے پورٹ سوڈان سے ۶ر جولائی کو لاسلکی پیام رسانی کے ذریعہ سے اطلاع دیتے ہین کہ بغیر کسی زحمت کے بفضلہ حج ختم ہو گیا اب حجاج رابغ واپس جا رہے ہین۔ امسال ایک لاکھ سنجدیون نے حج مین شرکت کی تھی (ہمدرد)

کارپوریشن مین سیاست کو دخل نہ ہو

کلکتہ ۷ر جولائی مسٹر ڈبلو ایچ فلپس نے مندرجہ ذیل تحریر کلکتہ کارپوریشن کے ممبرون کے غور و خوض کے لیے پیش کی ہے - کارپوریشن ہذا سابق میئر مسٹر سی آر داس آنجہانی کی ظاہر کردہ خواہش کی حرمت کے خیال سے اس کونسل مین سیاسیات سے باز آنے کا فیصلہ کرتی ہے اور آیندہ کے لیے اس قسم کی سرگرمیان ممنوع قرار دی جاتی ہین۔

مقامی خبرین

ایڈیٹر ورتمان

نینی جیل ایک خطرناک جگہ ہے یہان سیاسی قیدیون کو انتہائی اذیت اور تکلیف دی جاتی ہے ان مصیبتون کو جھیل کر صحیح سلامت نکل آنا اور توبہ نہ کرنا سچے وطن پرستون ہی کا کام ہے، اس قسم کی اسکے متعلق خبرین مشہور ہین، اسوجہ سے جب پنڈت رما شنکر اوستھی ایڈیٹر ورتمان کو وہان بھیجنے کی خبر ملی تھی تو عام طور پر تشویش و فکر پیدا ہوئی تھی لیکن اب یہ معلوم کرکے لوگون کو اطمینان ہوگا کہ اوستھی جی وہان آرام سے ہین اور ان سے صرف پروف ریڈری کا کام لیا جاتا ہے۔

کامیابی

مزدور سبھا ایک عرصہ سے اپنے دفتر کے لیے گورنمنٹ سے جگہ خریدنے کی کوشش کر رہی تھی بورڈ نے سفارش بھی کی تھی مگر کمشنر صاحب نے انکار کر دیا مگر اب معلوم ہوا ہے کہ مزدور سبھا اپنی کوشش مین بالآخر کامیاب ہوئی اور اسکو جگہ دینا منظور ہو گیا ہے۔

نسوان ٹریننگ اسکول

عرصہ سے کانپور مین استانیون کے تیار کرنے کیلیے اسکول قائم کرنے کی تجویز زیر غور تھی، مینوسپل بورڈ نے اس تجویز کے ساتھ ہمدردانہ سلوک کیا تھا اور مالی امداد دینے کا بھی وعدہ کیا تھا۔ مگر یہ اسکیم دسٹرکٹ بورڈ کے مالی امداد دینے سے انکار کرنے کی وجہ سے معطل ہو گئی ہے - حال مین دسٹرکٹ بورڈ نے جدید ٹکس لگایا ہے اور اصلاحات کا وعدہ کیا ہے ایسی حالت مین دسٹرکٹ بورڈ کا یہ طرز عمل افسوسناک ہے - ہم امید کرتے ہین کہ دسٹرکٹ بورڈ اپنے اس فیصلہ پر نظر ثانی کرکے ایک مفید اسکیم کو کامیاب بنانے کی کوشش کرے گا۔

امپرومنٹ ٹرسٹ کی مدد

مینوسپل بورڈ نے ٹرسٹ کی سالانہ مدد کے لیے مندرجہ ذیل رزولیوشن پاس کیا ہے -

"طے ہوا کہ اگر فنڈ اجازت دے تو بورڈ کو ایک لاکھ روپیہ سالانہ کی رقم ٹرسٹ کو دینا چاہیے، اور اندرونی اسکیمین جنکو بورڈ نے منظور کر لیا ہے تکمیل کے لیے ٹرسٹ کے پاس بھیجدی جاوین اور یہ رقم بورڈ کی بھیجی ہوئی اندرونی اصلاحی اسکیمون کے خرچ کے واسطے مخصوص رہے اگر بورڈ ایسی خواہش کرے"

تلاشی

کمیونسٹ مقدمہ کانپور کا ایک ملزم جس کے مقدمہ کی سماعت نہین ہوئی تھی اور پانڈیچری مین نظر بند تھا ایکایک ۶ر جولائی ۱۹۲۵ء کو غائب ہو گیا۔

۷ر جولائی ۱۹۲۵ء کو کانپور کے کمیونسٹ دفتر اور سوشلسٹ بک شاپ کی ۵ گھنٹہ تلاشی ہوئی بہت سا لٹریچر اور خطوط پولیس لے گئی - پولیس کا طرز عمل شریفانہ رہا۔

پیروی

۷ر جولائی ۱۹۲۵ء کے جلسہ بورڈ مین ایک رزولیوشن مقدمہ غلہ گنج کی پیروی کرنے کیلیے بورڈ کی طرف سے ایک لائق قانون دان مقرر کرنے کیلیے آیا تھا، اور کلکٹر صاحب سے اس قسم کا انتظام کرنے کی درخواست کی گئی۔ تھی مگر اب معلوم ہوا ہے کہ کلکٹر صاحب نے اسکی ضرورت نہین سمجھی اور انکار کر دیا ہے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ کلکٹر صاحب فرماتے ہین کہ پیروی ٹھیک ہو رہی ہے -

نقد و تبصرہ

اثرستان

(از جناب ماسٹر شیام سندر لال نگم صاحب)
(گذشتہ سے پیوستہ)

دل جبکہ محولذت آزار ہوگیا   احساس زیست ہی مجھے دشوار ہوگیا

آزار کی حالت میں محو ہو کر احساس زیست سے غافل ہوجانا عاشقانہ زندگی کا اچھا نمونہ ہے۔

دوزخ کا مجھے خوف نہ جنت کی تمنا   دل میں ہے اثر عشق رسول مدنی کا

اس شعر میں اسلام کے عقیدہ کی اچھی توضیح کی گئی ہے کہ جو لوگ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے ہیں اور جو انکے عاشق ہیں انکو دوزخ کا خوف اور جنت کی تمنا نہیں کیونکہ رسول اللہ صلعم کی عشق کی وجہ سے دوزخ کا تو کچھ ڈر نہیں، رہی جنت اس پر وہ عشق رسول کو ترجیح دیتے ہیں،

یوں دھڑکتا ہے مرا دل کہ وہ سن لیتا ہے
ایک مدت سے نہیں حاجت تقریر مجھے

عاشق و معشوق کے راز و نیاز کی سچی تصویر ہے۔

ترے کرم پر کبھی ہے تکیہ کبھی ہے خوف عتاب دل میں
یہی ہے جنت یہی ہے دوزخ، عذاب کیسا ثواب کیسا

دوزخ و جنت عذاب و ثواب کی اجنبیت کا کیسا سچا چربہ اتارا ہے، اسی موضوع پر کسی دوسرے شاعر نے بھی طبع آزمائی کی ہے جسکا ایک مصرع یہ ہے ؎

"یہ ہیں سب بہیں کے ڈھکوسلے نہ عذاب ہے نہ ثواب ہے"

میں انکے جلووں کا آئینہ ہوں وہ میری حیرت کا آئینہ ہیں
جہاں یہ عالم ہو محویت کا سوال کیسا جواب کیسا،

عاشق و معشوق کی محویت کا کتنا اچھا نقشہ ہے۔

کرو یہ فکر کہ دم سہل میں نکل جائے   مریض ہجر کو اب زہر ہے دوا دینا

ہجران نصیب کی تکلیف و بیماری کا آخری درجہ ہے، اسوقت اسکو زہر دینا دوا ہے یعنی اب موت کے سوا اسکے لیے کوئی چارہ کار نہیں،

کسی کا ہائے یہ کہنا اثر سے وقت وداع   جو ہو سکے تو ہمیں دل سے تم بھلا دینا

کیا سادگی ہے "جو ہو سکے تو ہمیں دل سے تم بھلا دینا" کوئی اُن سے پوچھے کہ ہو سکتا تو وہ تم سے الگ رہنا کیوں پسند کرتے، بیوفائی سے دامن چھڑاتے جاتے ہیں اس پر یہ تاکید ۔ شعر بہت دلکش ہے۔

پُرکیف کسقدر ہے ستمگر کی گفتگو   ساغر چھلک رہا ہے مئے خوشگوار کا

معشوق کی گفتگو ایسی پر کیف ہے کہ گویا خوشگوار مے کا ساغر چھلک رہا ہے

ہنسکے وہ پوچھتے ہیں اور ہیں ارمان کیا کیا   حال دل کہکے ہوا ہوں میں پشیمان کیا کیا

حضرت عاشق کی سادگی ملاحظہ ہو کہ بلا تکلف دل کا حال کہہ گئے اور جب اس نے سُننے کے بعد پوچھا کہ اور کیا ارمان ہیں تو آپ کو اسکی شوخی و شرارت کا پتہ لگا اور پشیمان ہوئے

اتنی تری تلاش میں کھائی ہیں ٹھوکریں   کچھ امتیاز جادہ و منزل نہیں رہا

تلاش یار میں اسقدر ٹھوکریں کھانا کہ جادہ منزل کا امتیاز نہ رہے بیخودی و مایوسی کی آخری حد ہے۔

مئے پرستی چھوڑ کر کیا کیا ہوا ہے انفعال   ایک جام بیخودی کفارۂ صد ہوش تھا
جسکے دل میں جسقدر تھا ذوق مستی بڑھ گیا   محفل ساقی میں ہر اک اپنے پہ مدہوش تھا

اوپر والے شعر میں مئے پرستی کے صفات بتلائے ہیں اور دوسرے شعر میں ساقی کا اثر دکھلایا ہے، بیخودی کو ہوش کا کفارہ قرار دینا عجیب بات ہے۔

خالق کی کریمی ملاحظہ ہو،

عقل ہے دنگ اے کریم تیرا شعار دیکھکر   بخشدے سر گنہ انکا شمار دیکھکر

آشنا درد کی لذت سے نہیں دل ورنہ   جسکو بیداد سمجھتے ہیں وہ بیداد نہیں

لذت درد کا مرتبہ ملاحظہ ہو۔

اُسنے کس لطف سے پوچھا کہ اثر کیسے ہو   بیخودی کا ہو بُرا کہدیا کچھ یاد نہیں

بے خودی کا یہ عالم ہے کہ اس نے خود پوچھا اور عرض حال کا موقع ملا لیکن میں کچھ عرض نہ کر سکا۔

یہ کہکے وہ مریض کی بالیں سے اُٹھ گئے   جو درد میں کراہ سکے نیم جاں نہیں

نیم جان ہونے کی خبر سنکر وہ بالین پر آئے تھے مگر درد میں کراہنے کی آواز سنکر چلے گئے اور کہا جو شخص کراہ سکتا ہے وہ نیم جان نہیں معشوق کی سخت دلی قابل ملاحظہ ہے۔

گھولدے جام میں ان مدھ بھری آنکھوں کا سرور
میرے ساقی ابھی میکش ترا سرشار نہیں

عشق کے دیوانوں کو مے نوشی سے سرور نہیں آتا اسلیے وہ ساقی سے مدہ بھری آنکھوں کا سرور جام میں گھولدینے کی درخواست کرتے ہیں۔

ہر دو عالم کبھی ملتے تھے عوض میں جسکے   اب اسی دل کا کوئی مفت خریدار نہیں

معصوم دل اور پامال دل کا اچھا موازنہ کیا ہے۔ کسی وقت میں جس دل کی قیمت دو جہان ملتی تھی مگر اب اس کا کوئی مفت خریدار نہیں مندرجہ ذیل اشعار بھی قابل داد ہیں۔

اب دل بہار دیکھ دل لخت لخت کی   یہ اشک گلفروش اسی بوستان کے ہیں

دل کے ٹکڑوں سے رس رس کر جو خون آنسوؤں میں شامل ہو کر نکلتا ہے اسکو گلفروش کہنا نہایت عمدہ تشبیہ ہے۔

ساقی کی چشم مست سے کرتا ہوں مے کشی   اسمیں عذاب ہو کہ اسی میں ثواب ہو

سچ ہے عشق کا متوالا جس نے ساقی کی آنکھوں سے میکشی کی ہو کبھی عذاب و ثواب کی پروا نہیں کرتا۔

دیکھو نہ آنکھ بھر کے کسیکی طرف کبھی   تمکو خبر نہیں جو تمہاری نظر میں ہے

کتنا پیارا شعر ہے۔

اندوہ و یاس و درد و تمنا لیے ہوئے   دنیا سے جا رہا ہوں میں دنیا لیے ہوئے

دنیا سے گذر جانے کے بعد بظاہر تمام مصیبتوں سے چھٹکارا مل جاتا ہے اور یہی عقیدہ تمام لوگوں کا ہے لیکن عاشق کے ساتھ اسکے تمام آزار بھی جا رہے ہیں۔

ساقی کے انتظار میں بیٹھے ہیں میگسار   آنکھوں میں اُسکی آنکھوں کا نقشہ لیے ہوئے

آنکھوں میں اسکی آنکھوں کا نقشہ لیے ہوئے کیسا پاکیزہ خیال ہے

کریم یوں در توبہ جو باز ہوتا ہے   گناہگاروں کو عصیان پہ ناز ہوتا ہے

کیا شان کریمی ہے کہ گناہگاروں کو گناہوں پر ناز ہے

مجھے کچھ راستے کی مشکلیں ایسی پسند آئیں
کہ سو سو بار جا جا کر پلٹ آیا ہوں منزل سے

مشکلوں کا اسقدر پسند آنا کہ سو سو بار لوٹ لوٹ کر مزہ لینا عین نشان عاشقی ہے۔

خلوت میں دل کے آیا بصد غمزہ و ادا   اک مست ناز پردۂ داماں کیے ہوئے

وہ مست ناز جسکو کچھ خبر نہ ہونا چاہیے، میرے دل تنہائی میں سیکڑوں ناز کے ساتھ دامن کا پردا کیے ہوئے آیا۔ کیا خوب پردہ ہے

بوے وفا نہ پھوٹے کہیں انکو خوف ہے   پھولوں سے ڈھک رہے ہیں مزار کو

پھولوں سے مزار کو اس لیے ڈھک رہے ہیں کہ اگر بوے وفا نکلے بھی تو ان تازہ اور تیز خوشبو والے پھولوں کی مہک سے دب جاے اور باعث رسوائے عالم نہ ہو۔

وہ آئے حال پوچھا اُٹھ گئے کب کے خفا ہو کر
میں اب تک یہ سمجھتا ہوں مرے پہلو میں بیٹھے ہیں

بقول حضرت عزیز حیرت محویت کی اچھی تصویر ہے۔

ہر ادا کہتی ہے قاتل قاتل   کیا ہی چھپتے ہیں مکر نے والے

اسی مضمون کو کسی اور شاعر نے یوں بیان کیا ہے لیکن یہ بات نہیں۔ ؎

جو چپ رہیگی زبان خنجر تو خون پکاریگا آستیں کا

زندگی عشق میں بس اتنی تھی   آہ کی زرد ہوا سرد ہوا

کیا مختصر زندگی عشق ہے، ساری زندگی کا قصہ ایک شعر میں قلم بند ہے

کوہ و صحرا میں جہاں بیٹھ کے میں رویا تھا
اُن مقاموں سے سُنا جاتا ہے دریا نکلے

شاعرانہ مبالغہ کی حد ملاحظہ ہو، ساتھ ہی اس شعر میں سائنس کے ایک زبردست مسئلہ کی تصدیق بھی ہے زمین پر جسقدر پانی برستا ہے وہ سب زمین میں جذب ہو کر نیچے جمع ہوتا ہے پھر اس سے سوتے پھوٹ کر چشمے، دریا نکلتے ہیں، وہی پانی کنووں، تالاب سے نکلتا ہے پانی بھرا بخرے بنکر اُڑتا اور پھر زمین پر برستا ہے اس طرح میرے آنسوؤں کو میرے بعد ہمیشہ حرکت رہی اور چین نصیب نہ ہوا۔

تیری مرضی ہو جہاں بھیجدے اے داور حشر
مجھسے دہرائی نہ جائینگی خطائیں اپنی

اپنے گناہوں سے اسقدر ندامت ہے کہ اُن کو دہرانا نہیں چاہتے اور داور حشر کے فیصلہ پر راضی ہیں چاہے جہاں بھیجدے۔

بعض پسندیدہ اشعار ملاحظہ ہوں۔

وہ گذرا اُدھر سے جو بیگانہ وار   چراغ لحد جھلملانے لگا

رات کو ہوک ایسی دل میں اوٹھی   اک گرہ رہگئی جہاں دل تھا

یہ کہہ کے اوس نے بخشدیے میرے سب گناہ
تیری سزا یہی ہے کہ تیری سزا نہ ہو

وہ تڑپتا نہیں کبھی ظالم   جس نے بھر پور چوٹ کھائی ہو

دل آزاری کے جتنے حوصلے ہیں سب نکل جائیں
زمیں سے چھین لے اک بار تو اے آسمان مجھکو

مجھکو شک ہے کہ قید الفت سے   بعد مرنے کے بھی رہائی ہوگی

سنتے ہیں حشر میں دیدار ترا ہوگا نصیب
ہاے کیا لطف ہو کہ اس دن کی اگر رات بھی ہو

ہمیں خلوتکدہ ناز میں رکھتے ہیں قدم   خیر تو جلوہ نما ہو دبت مغرور نہ ہو

گھٹ گھٹ کے مر نہ جائے تو بتلاؤ کیا کرے
وہ بدنصیب جس کا کوئی آسرا نہ ہو

پھر وہ الفت نہ ہوئی بلکہ ہوسناکی ہے   ذرہ ذرہ مری خاک کا منصور نہ ہو

عشق اور ہوسناکی کا کیسا اچھا امتیاز پیش کیا ہے

ناظرین آپ تصویر کا ایک رخ دیکھ چکے آیندہ نمبر میں ہم دوسرا رخ پیش نظر کر کے اپنا ناخوشگوار فرض ادا کرینگے یعنی اُن اشعار سے بحث کرینگے جس کا اشارہ تمہید میں کر چکے ہیں۔

(باقی آیندہ)

اڈیشنل جوڈیشنل کمشنر ناگپور نے چندیکار تحصیلدار جل گانوں کی اپیل کو خارج کر دیا ہے، چندیکار کو پبلک سے رشوت لینے کے جرم میں دو سال قید سخت کی سزا اور چھ ہزار روپیہ جرمانہ اور بصورت عدم ادائگی جرمانہ کی مزید قید سخت سزا دیگئی تھی - انکو پولیس کے حوالہ کر دیا گیا۔

بقیہ مقامی

اپیل

سٹی فادرس کے نام

سُن تو سہی جہان مین ہے تیرا فسانہ کیا
کہتی ہے تجھکو خلق خدا غائبانہ کیا

لڑائی سے نقصان ہوتا ہے، چنانچہ آپ لوگونکی ہاتھاپائی سے بھی نقصان ہوا، بے وقعتی، بدنامی، اور سُبکی ہوئی، شہر کو شرم سے گردن نیچی کرنی پڑی، اہل شہر کو اپنی قسمت آپ کے ساتھ دیکر پچھتانا پڑا اور اگر آپ لوگون کی رگ حمیت، خودداری اور عزت خود غرضی سے بالکل بے قابو اور ضائع نہین ہوگئی ہے تو آپ کو بھی سرفروئی کے بجائے شرمندگی ضرور ہوگی، خیر جو کچھ ہوا سو ہوا۔ اب دسمبر سنہ ۱۹۲۵ء مین جدید انتخاب ہوگا۔ آپ کی زندگی کے تین ماہ اور گھٹ گئے ہین اور صرف چار ماہ باقی رہ گئے ہین۔ ؎

اے شمع تیری عمر طبعی ہے ایک رات
ہنسکر گذار یا اوسے رو کر گذار دے

ہم چاہتے ہین کہ یہ چار ماہ آپ لوگ آپس کی روا داری اور اتحاد باہمی سے کام لیکر گذارین تو بہتر ہے، ورنہ آپ کی مرضی یہ تو ہمکو معلوم ہے کہ ؎

"چھٹتی نہین ہے منہ سے یہ کافر لگی ہوئی"

اہل شہر سے بھی ہم کو یہ عرض کرنا ہے کہ آپ لوگون کو گذشتہ دس سال کے اندر میونسپل بورڈ اور گذشتہ تین سال سے ڈسٹرکٹ بورڈ اور گذشتہ چھ سال سے کونسل کا تجربہ ہے آپ کو ان تینون انتخابون کے متعلق بہت کافی تجربہ ہوچکا ہے امید ہے کہ آپ لوگ اس سے کافی فائدہ اُٹھاوینگے۔

(ایک خیرخواہ)

کلکتہ کے نامی ڈاکٹر ایس کے برمن کی

پوسٹ بکس ۵۵۴ — مشہور آفاق ۴۲ سالہ مجرب ادویات — تار کا پتہ "ڈکفر"

اصل عرق کافور

ہیضہ کی اکسیر دوا ہے۔ اسکے استعمال سے دست و قے فی الفور موقوف ہو جاتا ہے شکم کی اینٹھن ہٹ جاتی ہے ہاتھ اور پیروں میں گرمی پہنچتی ہے۔ عرق کافور کے سوا ہیضہ کو روکنے والی اور کوئی دوا نہیں ہے۔ درد شکم، بدہضمی، ریاح اور نفخ کے دفعیہ کے لیے عرق کافور ہی ایک دوا ہے۔ وقت پر فائدہ اٹھانے کے لیے ہر گھر میں اسکو موجود رکھنا چاہیے۔ قیمت فی شیشی ۸ر چھ آنہ محصولڈاک ا سے ۴ شیشی تک ۶ر چھ آنہ

کلوروڈائین

پیچش و مروڑ کی قطعی دوا ہے۔ اسکے استعمال سے ریاح و اسہال آنوؤں کے دست درد شکم اینٹھن وغیرہ رفع ہو جاتی ہیں قیمت فی شیشی ۸ر محصولڈاک ا سے ۴ شیشی تک ۶ر آنہ

عرق پودینہ

بدہضمی متلی وغیرہ کی خاص دوا ہے پودینہ کی ہری پتیوں سے یہ عرق بنا ہے اسکی خوشبو بعینہ تازی پتیوں کی سی ہے اس کے استعمال سے پیٹ کا پھولنا ڈکار کا آنا اشتہا کم ہونا وغیرہ امراض معدہ فوراً دفع ہو جاتے ہیں۔ بچوں کے لئے اس سے مفید اور کوئی دوا نہیں ہے قیمت فی شیشی ۱۴ر محصولڈاک ۶ر آنہ۔

پیپرمنٹ کا تیل

درد شکم اور ریاح اور قراقر و نفخ کو رفع کرنیوالی بینظیر دوا ہے یہ دوا امریکہ کی ایجاد ہے ولایتی پیپرمنٹ سے کہیں افضل ہے قیمت فی شیشی عہ محصولڈاک وغیرہ ا سے ۴ شیشی تک ۶ر آنہ

لال شربت

اگر آپ اپنے بچوں کو تندرست رکھنا چاہتے ہیں تو لال شربت پلایئے کلیجہ کی کمزوری کھانسی و لاغری کو دور کرنا چاہتے ہیں تو لال شربت پلایئے قیمت فی شیشی عہ ایک روپیہ محصولڈاک ۸ر آنہ

روغن سونٹھ

بھوک بڑھانے۔ اصلی طاقت اور ہاضمہ کو زیادہ کرنے والی اکسیر دوا ہے۔ ادرک اور سونٹھ کے فوائد سبکو معلوم ہے۔ قیمت فی شیشی ۱۲ر محصولڈاک ا سے ۴ شیشی تک ۶ر آنہ

لونگ کا تیل

قوت ہاضمہ اور ریاح کو درست کرنے میں از حد مفید ہے اسکے استعمال سے متلی و ریاح دفع ہوتے ہیں۔ دانت اور مسوڑوں کے درد میں لگانے کے ساتھ ہی آرام ہوتا ہے قیمت فی شیشی ۸ر آنہ محصول ڈاک و پیکنگ ا سے ۴ شیشی تک ۶ر آنہ

پلیگ روکنے والی گولیاں

طاعون کے زمانہ میں ان گولیوں کو بطور حفظ ماتقدم صحت استعمال کرنے سے طاعون کے زہریلے کیڑے جسم میں اثر نہیں کر سکتے ہیں اور طاعون کے حملہ سے محفوظ رکھتے ہیں قیمت ۲۰ گولیوں کی ڈبیہ ۱۲ر آنہ ۶۰ گولیوں کی ڈبیہ عہ ایک روپیہ دو آنہ محصولڈاک ۶ر آنہ

گرمی و آتشک کی دوا

گرمی عموماً بد فعلی سے ہوتی ہے۔ اس دوا کے استعمال سے تھوکی گلٹیاں۔ بدھ۔ باگھی۔ گھاؤ۔ پھنسیاں اور ناک و گلے کا زخم اور سر کا بال اور ناک کا نہ ہونا درد ہونا وغیرہ موذی امراض رفع ہو جاتے ہیں کھانے کی دوا کی قیمت فی شیشی (دو روپیہ) زخم پر لگانے کا مرہم فی ڈبیہ [illegible] گھاؤ دھونیکا ٹکیہ فی عدد ۲ر آنہ محصولڈاک ۶ر آنہ۔

امراض مستورات کی دوا

ماہواری خون حیض کی زیادتی یا کمی کے وجہ سے درد وغیرہ اور طبیعت کا مضمحل ہونا۔ کمزوری رحم اور پردرست سفید سرخ یا سیاہ رقیق مواد کا اخراج ہونا وغیرہ جملہ امراض مستورات کے لیے یہ اکسیر دوا ہے اسکے استعمال کرنے سے رحم کی کل نقائص دفع ہو کر حمل قرار پانے کی صلاحیت پیدا ہوتی ہے قیمت ۱۶ خوراک والی فی شیشی عہ (ایک روپیہ آٹھ آنہ) محصولڈاک ۸ر آنہ

نوٹ۔ یہ دوائیں ہر جگہ ہر ایک دوکاندار یا ہمارے ایجنٹوں کے پاس ملتی ہیں بڑی فہرست مفت منگا کر ملاحظہ فرمائیں۔

ڈاکٹر ایس کے برمن — پوسٹ بکس ۵۵۴ — ۵ تارا چند دت اسٹریٹ کلکتہ

ایجنٹ دیبی دین اینڈ سنز کانپور

اگر آپ بہت ہی ذائقہ دار پان کھانا چاہتے ہیں تو

پنڈت پیارے لال شکل ہولا گنج والے کا

کانپور

لکھ بلاس

ضرور

پان بلاس کھایئے

خوشبودار و خوش ذائقہ ہے یقین کے لیے نمونہ مفت منگایئے۔

قیمت لکھ بلاس فی ڈبیہ ۵ر بڑا ایک درجن ۳ر

پان بلاس فی شیشی ۶ر فی درجن ۴ر

تھوک خریداروں کو کافی کمیشن دیا جائیگا۔

ایک جانی دشمن پر فتح

ڈاکٹر بسرہا کا

کالراکیور

ہیضہ کے واسطے عجیب و غریب اکسیر اور دیگر پیٹ کی بیماریوں کے واسطے نہایت مفید دوا ہے

ڈاکٹر بسرہا کا کالرا کیور اسقدر سریع الاثر ہے کہ پہلی ہی خوراک کا اثر مریض پر جادو کی طرح ہوتا ہے۔ ہیضہ کے کیڑے جسم کے اندر ہلاک ہو جاتے ہیں اور دو ہی تین خوراک دوا دینے سے مرض کا دفعیہ ہو کر مریض کی طاقت بحال ہو جاتی ہے اور وہ بہت جلد اپنی اصلی حالت اور تندرستی پر آ جاتا ہے۔ کالرا کیور ہندوستانی ہی درختوں کی جڑوں پھل پھول اور پتیوں کا مرکب ہے اسمیں کوئی ایسی اجزا نہیں ہیں جو انسانی استعمال کے واسطے مضر ہوں۔

ہمیشہ ایک شیشی اپنے پاس موجود رکھیے اور اسطرح ایک خوفناک جانی دشمن ہیضہ سے اپنی جان کا بیمہ کیجیے۔

قیمت فی شیشی علاوہ محصول ایک روپیہ عہ

ملنے کا پتہ ڈاکٹر جے ایس۔ بسرہا۔ کیلاش۔ کانپور

پانچ سوالوں کا صرف ایک ہی جواب

(۱) سب سے بڑی ویدک فارمیسی کا نام بتاؤ۔

(۲) آجکل اشتہاروں میں سب سے مقوی ٹانک کونسی دوا ہے۔

(۳) کاٹھیاواڑ کی سب سے پرانی ایسی لائبریری کا نام بتاؤ جسمیں ہر زبان کے اخبارات موجود رہتے ہیں۔

(۴) گجرات میں ایسے کارخانہ کا نام بتاؤ جسکے نام پر ڈاکخانہ جاری ہو۔

(۵) کاٹھیاواڑ کے سب سے معتبر پریس کا نام بتاؤ۔

جواب آتنک نگرہ

حال کی مقوی دواؤں میں آتنک نگرہ گولیاں سب سے اعلیٰ ہیں اس دوا سے ہضمیت کی جملہ شکایتیں درست ہو کر دست صاف ہوتا ہے۔ پیٹ کی جملہ شکایتیں دور ہو جاتی ہیں خون اور منی بکثرت پیدا ہوتی ہے منی کی تمام شکایتیں رفع ہو جاتی ہیں ہر قسم کی کمزوری رفع ہو کر بدنکو نہایت درجہ طاقت توانائی حاصل ہوتی ہے۔ دماغ کو اور حافظہ کو بڑی ترقی ہوتی ہے اس دوا کی مشہوری سے اسی کے نام پر پریس۔ ڈاکخانہ لائبریری وغیرہ قائم ہوئے ہیں اس دوا کی قیمت فی ڈبیہ عہ ایک روپیہ۔ پانچ ڈبیوں کی قیمت للعہ چار روپیہ۔

طلائے بینظیر واجی کرن

عام مفید بلا ضرر۔ خارجی علاج دو ہفتہ کے اندر نامرد کو مرد بنا دیتا ہے اور لاکھوں مریض شفا پا چکے ہیں۔ لیکن خلاف تہذیب۔ قیمت فی شیشی صر پانچ روپیہ لیکن اسکے خریدار کو ایک روپیہ کی دوا کمیشن میں دیجاتی ہے مزید آگاہی کے لیے ہماری کتاب مفت منگوا کر دیکھیے۔

ویدشاستری منی شنکر گوبند جی

آتنک نگرہ فارمیسی جام نگر کاٹھیاواڑ

میں کون ہوں

انگلیربھایا وٹی

وید لوگ جنکی تعریف کرتے ہیں حکیم لوگ جنپر مغرور ہیں۔ ڈاکٹر لوگ اپنے مریضوں کو استعمال کراتے ہیں وہ میں ہوں" (رجسٹر شدہ) میں اس نام سے ساری دنیا میں مشہور و معروف ہو چکی ہوں۔ کمزوروں اور ناطاقتوں کو زوردار اور طاقتور بنا دیتی ہوں پژمردہ چہرہ والوں کو گلاب کے مثل کر دیتی ہوں احتلام یا پیشاب کی راہ سے منی کو جانے سے بند کر کے گاڑھی مثل دہی کے بنا دیتی ہوں۔ گئی طاقت کو واپس لا کر پورا مرد بنانیوالی "وہ بھی میں ہوں"

ایک مرتبہ ضرور استعمال کر کے آزمایش کیجیے قیمت ۳۲ گولیوں کی شیشی عہ علاوہ محصولڈاک "مزید واقفیت کے لیے کتاب وید بیا مفت منگوا کر پڑھیے۔

ملنے کا پتہ

راج وید نرائن جی کیشو جی ہیڈ آفس جام نگر کاٹھیاواڑ

کانپور کے لیے ایجنٹ کی ضرورت ہے

مشینین



ہمارے یہان سونے چاندی کے تار و تپتر بڑھانے کی مشینین آئیل انجن موٹر و بیل سے چلنے والی لوہے کے فریم کی آٹا پیسنے کی چکیان - اوکھ پیرنے کا کولھو - کھانڈ بنانیکی مشینین آئیل مس تیل پیرنا ، کڑبی کاٹنے کی مشینین - چونا پیسنے کی مشینین پلیان پلمبر بلاکس و شیفٹنگ وغیرہ اور کئی قسم کی مشینین دوسری کمپنیون کے نسبت اچھی اور سستی ملسکتی ہین -

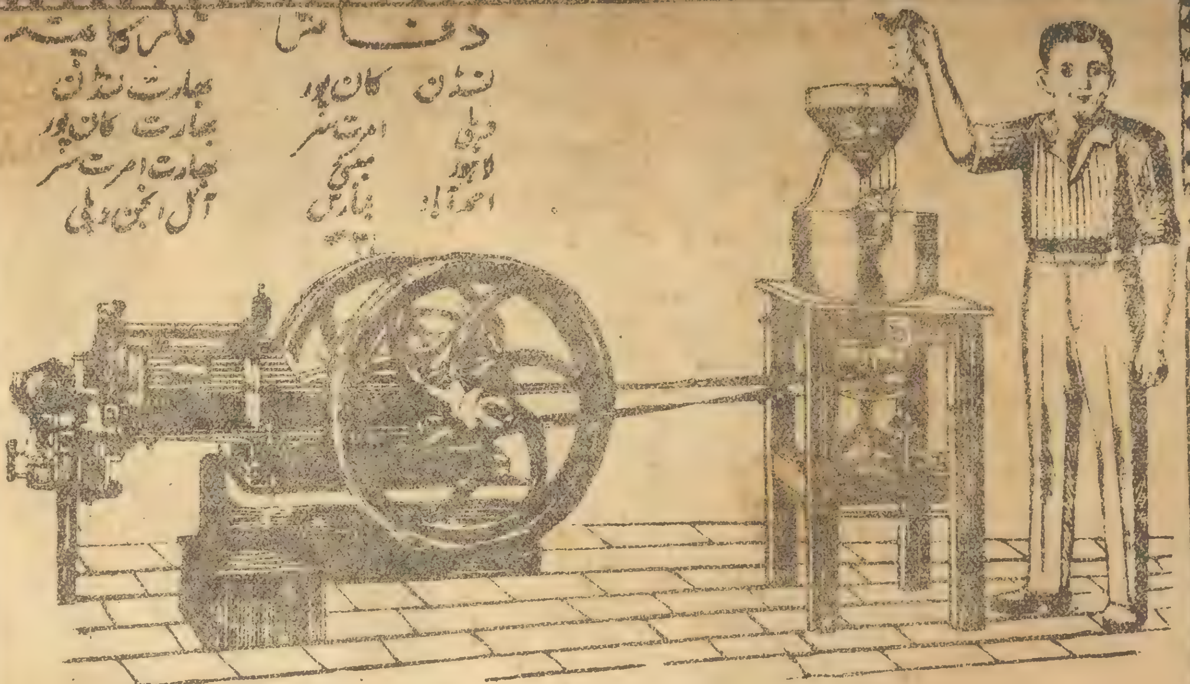
المشتہر

سنگھ انجینیرنگ ورکس لاٹوش روڈ کانپور

SINGH ENGINEERING

WORKS

CAWNPORE



(۱) روپیہ بنانیکی مشین

(۲) یعنی نو بنو بھارت آئیل انجن لنڈن سے پہنچگئے

آپ سرخی کو پڑھکر ضرور چونک پڑے ہونگے کہ روپیہ بنانے کی مشین کیسی ؟ کیا گورنمنٹ نے ہر ایک شخص کو روپیہ بنانے کی اجازت دیدی ہے ؟

جواب ملیگا کہ ہرگز نہین یہ فعل خلاف قانون ہے - آیئے ہم آپکو بتائین کہ یہ روپیہ بنانیکی مشین کیسی ہے جسکے آتے ہی روپیہ دھڑا دھڑ نکلنا شروع ہوجاتا ہے - اور وہ یہ ہے کہ آپ بھارت آئیل انجن کے خریدار ہوجایئے پھر دیکھیئے کہ روپیہ کا ڈھیر خود بخود لگجاتا ہے یا نہین !! آپ ضرور دریافت کرینگے کہ یہ کیسے اسکا جواب یہ ہے کہ بھارت آئیل انجن بناوٹ مین سادہ اور نہایت مضبوط ہی ستوا تیل کے خرچ پر زیادہ کام نکالتا ہے اور معقول مدنی کیصورت پیدا کرتا ہے تمام خرچ نکالکر دلی روپیہ روز آپکی جیب مین ڈالیگا کیا پھر بھی آپ اسکو روپیہ بنانیکی مشین کا لقب دینگے ؟

علاوہ اسکے کروڈ آئل انجن آٹا پیسنے کی چکیان دھان سے چاول بنانے - پالش کرنیکی مشین - تمباکو چونہ پیسنے کی مشین وغیرہ وغیرہ جنکو ہر وقت ہمارا لنڈن آفس روانہ کرتا رہتا ہے اگر آپ خریدنا چاہتے ہین تو نیچے لکھے پتہ پر خط و کتابت کرین -

اپنے خریدارون کو جو سب سے بڑی سہولیت ہمنے دے رکھی ہے وہ یہ ہے کہ ہم اپنے کارخانہ بھارت آئرن ورکس کانپور مین آئیل انجن کے چلانیکا کام مفت سکھلاتے ہین - آزمایئے اور روپیہ کا ڈھیر لگایئے

المشتہر

دی بھارت انجینرنگ کمپنی لاٹوش روڈ کانپور

دیوار مین لگانے کی گھڑی نمبر ۴

آپ کے مکانکو زینت دینے والی گھڑی ہمیشہ وقت بجانے والی ہماری دیوار کی گھڑی نے ٹھیک وقت بتانیکی بدولت لاثانی شہرت حاصل کی



دنیا کی مشہور ترین پی ٹام رسٹ واچ گارنٹی ۲ سال -

رولڈ گولڈ رسٹ واچ نمبر ۶۰ قیمت للعہ

بلیک ہر فاونٹین پن قیمت للعہ

قلمون کے کلپ ۳

کیپٹن فاونٹین پین قیمت للعہ

ریڈیم رات کو چمکنے والی پاکٹ بیوٹ واچ قیمت للعہ

نقل سارٹیفکٹ

مشن پور ہار لیج سنہ ۱۹۲۵

جناب من - گھڑی موصول ہو کر بہتر ہوئی بڑا آپکا مہربانی ہین گھڑیان اور بھیجیے

دستخط کرجی بیوشن گوسوامی -

سب صاحبان سے درخواست کیجاتی ہے کہ اپنا مضبوط پتہ صاف لکھین اور اگر ممکن ہو تو انگریزی مین لکھین -

انڈین ایجنسی کمپنی

رایا پیٹیا مدراس

INDIAN AGENCY Co.

RAYEA PETTA

MADRAS

پانچسو روپیہ کا نقد انعام

طلائے نو ایجاد (رجسٹرڈ)

ڈاکٹر فوالنس کا ایجاد علاج کمزوری نامردی

جو شخص اس طلا کو بیکار ثابت کرے اسکو پانچسو روپیہ کا نقد انعام دیا جائیگا - یہ دوا ڈاکٹر فوالنس نے بڑی جانفشانی اور تجربہ سے تیار کیا ہے جو شل عضو کے بنانا اثر رکھتا ہے اسکا اثر ایک ہی روز مین معلوم ہوجاتا ہے جو لوگ بچپن کی غلط کاریون یا کسی اور وجہ سے کمزور ہوگئے ہون تو فوراً اس طلا سے فائدہ حاصل کرین اس طلا سے بہت مریضونکو فائدہ پہنچا ہے جنکی نوبت ناامیدی تک پہنچگئی تھی اسکے استعمال مین کسی موسم کی خصوصیت نہین رہتا اثر پڑتا ہے - ایلوم ناقص ... کی ایجاد جب ہوئی ہی روانہ ہوتی ہے ... طلا اس مرض کے لیے مفید ثابت نہین ہوا قیمت فی شیشی

المشتہر

ایس ایم عثمان اینڈ کو آگرہ

ہندوستان رائیٹین پوالو اور پیٹرولین

ہمارے یہان کم سے کم قیمت پر دستیاب ہوتی ہین ہندوستان کے کسی ریلوے اسٹیشن تک ہم مال کو اپنے خرچ پر پہنچادیتے ہین اور فرمائشون پر کمیشن علیحدہ دیتے ہین

فہرست

سلیمان اینڈ کو کراچی کیمپ

طلب فرمایئے

باہتمام خواجہ عبدالسلام صداقت پریس کانپور سے شائع ہوا

The Sadaqat
CAWNPORE
REG-No. A
1424

جمال پر تو حق عزم مستقل مین رہی
زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل مین رہی
(احسن سنبھلی)

صداقت

اڈیٹر - خواجہ عبد السلام
ہفتہ وار
قیمت سالانہ
ششماہی
فی پرچہ
جلد ۱ | کان پور - چہارشنبہ ۲۲ جولائی ۱۹۲۵ء مطابق ۳۰ ذی الحجہ ۱۳۴۳ھ | نمبر ۲

ادبیات

گنجِ عدم

(از جناب راز چاندپوری)

وہ ہجوم آرزو، وہ اضطراب دلخراش ! عمر بھر منت کشِ صد کاہشِ بیجا رہا
زندگی بھر جستجوئے مدعائے دل رہی مدعائے دل مگر میرا اسد اعتقا رہا
نامرادِ آرزو رہ کر گزاری زندگی کامیابِ آرزو ہونے کا اِک سودا رہا
ایک مدت تک رہا مین شکوہ سنجِ عقل و ہوش اِک زمانے تک مجھے تقدیر کا شکوا رہا
ہر قدم میرے لیے تھا اک فریبِ آرزو اس دو راہے مین ہمیشہ ٹھوکرین کھاتا رہا
عمر بھر یون ہی رہا واماندۂ مقصود مین فکر لاحاصل مین جانِ ناتوان کھوتا رہا
نامرادی نے بہت مجھکو جھنجھوڑا بار بار مین مگر اِک خوابِ غفلت مین پڑا سوتا رہا
لاکھ تدبیرون پہ بھی حاصل سکونِ دل نہ تھا الغرض مضطر رہا جبتک کہ مین جیتا رہا

ہان بہت ممنون ہون مین تیرا مرگِ ناگہان ! تیری غمخواری سے اطمینان اب حاصل ہوا
اب نہین دلمین مرے وہ اضطرابِ مستقل گوشۂ مرقد مین اب حاصل سکونِ دل ہوا
موجِ حرمان سر سے جب گذری تو بیڑا پار تھا ڈوب کر ابھرا تو مین آسودۂ ساحل ہوا
ہنگمین وہ اضطرابِ شوق کی کیفیتین اب دلِ مضطر سکونِ عیش کا حامل ہوا
اب نہین دلمین طلسمِ شوق کی نیرنگیان کھُلگئی اب آنکھ، سحرِ آرزو باطل ہوا
اب نہین جوشِ تمنا باعثِ سرگشتگی ! خاک مین ملکر مین گویا فائزِ منزل ہوا
آ، مین رکھ لون تجھکو اپنے دلمین اے گنجِ عدم تیری خلوت مین مجھے حاصل سکونِ دل ہوا

کوائفِ ترکیہ

ترکی ہوا بازون کا افسرِ اعلےٰ

وجیہی بے ترکی ہوا بازون کے افسرِ اعلےٰ مقرر ہونے والے ہین۔

سٹہ بازار مین ہوائی قوت کیلئے چندہ

ایک کمیٹی سٹہ بازار مین بنگئی ہے جو سٹہ لگانے والون سے بہت ہی حقیر رقم ترکی ہوائی بیڑے کی امداد کے لیے لیا کریگی۔ یہ کمیٹی سرکاری حیثیت نہین رکھتی بلکہ سٹہ بازون نے باہمی مشورہ کرکے خود ہی بنائی ہے۔ خیال کیاجاتا ہے کہ اگر ہر سٹہ باز سے معمولی رقم بھی ہر سٹہ پر لی گئی تو بہت بڑی رقم جمع ہوجائے گی۔

خطاب ترک کر دیا

ایران مین خطابات ترک کرنے کے متعلق جو تحریک شروع ہوئی ہے اسکی بنا پر استنبول کے ایرانی سفیر نے اپنی حکومت کو اطلاع دی ہے اور عام اعلان بھی کیا ہے کہ وہ اپنا سعید الملک کا خطاب ترک کررہے ہین آیندہ سے انھین صرف حسین میرزبان کے نام سے یاد کیاجائے۔

ارمنی بطریق خانہ مین سازش

ارمنی بطریق خانہ مین دو یونانی اور دو صربی باشندے پکڑے گئے ہین جنکے پاس پاسپورٹ وغیرہ کچھ نہین تھے لوگون کا خیال ہے کہ یہ گرفتاریان ایک سازش کے سلسلے مین ہوئی ہین جو ارمنون کے ذریعہ سے ہو رہی ہین۔

مذہب اور ٹوپی

محکمہ تمیز کے رئیس عمر لطفی بے سے یہ سوال کیا گیا کہ اگر یورپین طرز کی ٹوپی پہنی جائے تو کیا مذہبا سزا کا مستوجب سمجھا جائیگا ممدوح نے حسب ذیل جواب دیا۔

مذہب اسلام کے احکام مین عقل کو خاص دخل واحترام حاصل ہے جو امر و نواہی عقل کے بالکل خلاف ہون ان کے لیے اسلام مین کوئی جگہ نہین ہر وہ شخص جسمین عقل ہے سمجھ سکتا ہے کہ اس قسم کی یا اُس قسم کی ٹوپی پہننے مین نہ ایمان مین نقص پیدا ہوتا ہے نہ زیادتی جس قسم کی ٹوپی طبع سلیم کے مطابق معلوم ہو اسے استعمال کیاجاسکتا ہے اور مسلمان شوق سے اس کا استعمال کرسکتے ہین خصوصًا فوجیون کے آرام کا تو بہت خیال چاہیے۔ اور ایسی ٹوپی دینی چاہیے جس سے آفتاب کی تمازت سے بچاؤ ہوسکے۔

خاطر خواہ فائدہ کی اُمید

لفٹننٹ کرنل امری نے دار العلوم مین عراق کے متعلق بیان کیا کہ زمانہ سابق مین عراق مین برطانوی فوجی اخراجات دو کروڑ دس لاکھ پونڈ ہو چکے ہین لیکن آج یہ خرچ چالیس لاکھ پونڈ سے زیادہ نہین حالانکہ اس خرچ سے ہوائی جہازون کے آٹھ دستون اور چند سپاہیون کا انتظام کیا گیا ہے۔ آپ نے بیان کیا کہ مجلس اقوام جب سرحدی عراق کے مسئلہ کو طے کرچکی تو اس خرچ مین بہت کچھ تخفیف ہوجائیگی۔ اسوقت عراق کو صرف اندرونی مدافعت کے لیے اخراجات برداشت کرنے پڑین گے۔ اور برطانوی صرف برطانوی مدافعت وتحفظ کے انتظامات مین خرچ ہوگا۔ لفٹننٹ کرنل امری نے یہ بھی بیان کیا کہ برطانیہ اور عراق کے مابین اس قسم کا انتظام ہوسکتا ہے کہ جس سے عراق کا بھی کچھ نقصان نہو اور برطانیہ کے ہاتھ سے بھی کچھ نہ نکلے۔ اور اس طرح دونون فائدہ مین رہین۔ آپنے بتایا کہ چند سالون مین برطانیہ کو عراق سے تجارتی ترقی کے بعد خاطر خواہ نتائج برآمد ہونگے جسکے لیے یہ سب کچھ برطانیہ نے کیا۔

ترکی و ایران مین خفیہ معاہدہ

الوقت کا نامہ نگار موصل خبر دیتا ہے کہ مسئلہ موصل کے متعلق ترکی و ایران مین ایک اہم خفیہ معاہدہ ہوا ہے اگر مسئلہ موصل کیوجہ سے برطانیہ و ترکی مین جنگ چھڑی تو ایران ترکی کا ساتھ دیگا۔ اسکی وجہ یہ

۷۸۶

ہفتہ وار

صداقت

چہارشنبہ ۲۲ جولائی سنہ ۱۹۲۵ء

وزیر ہند کی تقریر

(۲)

سوراجی کہتے ہین کہ مغربی ممالک کے لوگ ہندوستان کیلیے جو حکومت کا طریقہ تیار کرتے ہین وہ نہ تو ہندوستان کیلیے مناسب ہو سکتا ہے اور نہ اسکو ہندوستانی منظور کر سکتے ہین۔ ہم انگریزون کا یہ دعوی نہین ہے کہ صرف ہم ہی حکومت کے طریقہ کو بنانا جانتے ہین، اگر ہمارے ہندوستانی نکتہ چین ہندوستان کے لیے زیادہ بہتر حکومت کا طریقہ تیار کر سکتے ہین اور اُن غلطیون سے بچ سکتے ہین جو بقول اُنکے ہمنے کین تو بھی ہمین اپنی اُس کوشش پر جو ہمنے اس راستہ مین کی کوئی ناخوشی نہین ہے ہم انسے کہینگے کہ اچھی بات ہے اس قسم کا ایک طریقہ جسمین ہندوستان کے مختلف باشندے کافی طور سے راضی ہون سامنے رکھیے اس سے ہمکو مدد ملیگی۔ گورنمنٹ ہند، مین، اور کمیشن، جب کبھی وہ مقرر ہو یہ تینون اس پر بہت زیادہ توجہ کے ساتھ غور کرینگے۔ (لارڈ برکن ہیڈ)

پچھلے ہفتہ ہم صاف طور پر بتلا چکے ہین کہ لارڈ موصوف کی طویل تقریر کا دو لفظون مین خلاصہ یہ ہے کہ وہ رتی بھر بھی رعایت کرنے کیلیے تیار نہین ہین، اور کچھ دینا نہین چاہتے، نہ بدامنی سے ڈر کر پالیسی بدلین گے نہ فساد سے اصلاحات دیدینگے، ہندوستان سے اپنا اقتدار اس لیے کم نہین کرینگے کہ صوبہ سرحدی پہاڑی لوٹ لین گے سنہ ۱۹۲۹ء سے قبل کوئی حق نہ دیا جایگا۔ اصلاحات کمیٹی کی کثرت آرا کی سفارش جو پیچھے پیجانے والی ہے منظور کیجایگی، فوج مین ہندوستانیون کی تعداد نہ بڑھائی جائیگی، اور اعلی عہدے انگریزون کے ہاتھ مین رہینگے، یہ سب کہنے اور انگریزون کو ہندوستان کی قسمت کا مالک تبلانے کے بعد آپ نے اوپر لکھے ہوے لفظون مین بھلانے کی بھی کوشش کی ہے اور کچھ لوگون پر یہ جادو چل بھی گیا ہے۔ وہ سمجھتے ہین کہ اب ہماری فتح ہوگئی صرف ہم لوگ متحد ہو کر مطالبہ کرین اور ایک مسودہ تیار کر لین لارڈ صاحب وعدہ کر ہی چکے ہین اس پر غور کرین گے گورنمنٹ ہند اس پر توجہ کریگی، ادھر ہمارے رزولیوشن اور تقریرین اُنکا ناک مین دم کرینگی، شاہی کمیشن بیٹھے گا وہ بھی غور کریگا اور نتیجہ یہ ہوگا کہ ہم جو کچھ مانگینگے ملجائیگا، ملک کو سوراجیہ مل جائیگا اور فوج آزاد ہو جائیگی اسلیے تعاون کرو اور اسمین کچھ برائی بھی نہین ہے، بعضون کو اسمین اطمینان اور امید کی جھلک نظر آتی ہے۔ گرم پارٹی کے لیڈر بابو بپن چندر پال، بنگال کے بے تاج کے بادشاہ مسٹر سریندر ناتھ بنرجی اور بنگال کی نیشنلسٹ پارٹی کے سب سے بڑے لیڈر مسٹر چکرورتی وغیرہ اس جال مین پھنس گئے ہین۔ لارڈ معروف کی تقریرین ایک یہی خوبی تھی جو کام کر گئی۔

جن لوگون کا یہ خیال ہے ہم انکی نیک نیتی، حب الوطنی اور قومی خیرخواہی پر شک کرنا نہین چاہتے ہین اُن کا خیال ہوگا کہ اس طرح کچھ نہ کچھ حقوق ملجائینگے۔ اور آیندہ کے لیے راستہ کھلے گا۔ لیکن ہم کو یہ کہنے کا حق ہے کہ لارڈ صاحب جو کچھ کرانا چاہتے ہین اسکے ممکن ہونے کی کوئی امید نہین۔ ایک مسودہ مسز بسنٹ تیار کر چکی ہین ملک کے بعض بڑے بڑے لوگ اسمین شریک ہین۔ وہ اسکو پارلیمنٹ مین پیش کرنے کی غرض سے ولایت روانہ ہوگئی ہین لیکن حضور والا ایسا مسودہ نہین چاہتے ہین وہ ایسا مسودہ چاہتے ہین جس سے ملک کی مختلف جماعتون کے لوگ کافی طور پر راضی ہون۔ اور ہمارا خیال ہے کہ یہ بات قریب قریب ناممکن ہے۔ کیونکہ سب کچھ ہونے پر بھی کوئی نہ کوئی خامی رہجائیگی۔ کبھی ہندو ناخوش ہون گے تو کبھی مسلمان غیر مطمئن، یہ دونون راضی بھی ہون گے تو عیسائی منہ پھیر لینگے، یہ راضی ہونگے تو پارسی اور ادنی اقوام بگڑ جائینگے اگر یہ لوگ بھی راضی ہوگئے تو زمیندار اور دولت مند لکل بھاگینگے اور اگر یہ لوگ راضی بھی ہوگئے تو انیگلو انڈین اور یورپین بگڑ بیٹھینگے۔ بہرحال موجودہ حالت مین سب کا راضی رکھنا ناممکن ہے لہذا جب یہ نہ ہو سکے گا تو جو کچھ ہم خوشی سے دیدین اسکو قبول کرلو۔

ہمارے حاکم اور اُنکے سیاسی ہمنوا سیاست کی شطرنج کے زبردست کھلاڑی ہین باتون باتون مین ہندوستانیون کو بھسلانے مین وہ بڑے ہوشیار ہین وہ سمجھتے ہین کہ دم دلاسے کی باتین کہدینے مین کوئی ہرج نہین۔ وہ تعاون کی دعوت دیتے ہین لیکن ساتھ ہی دھمکی بھی دیتے ہین کہ اگر بگڑے رہوگے تو ہم تمہاری بات نہ سنین گے اور کچھ پرواہ نہ کرین گے۔ ایک طرف ہم سے اسکیم بنانے کو کہتے ہین دوسری طرف ہندوستان کی قسمت کی ٹھیکیداری کے دعوی دار بھی ہین۔ اور یہ بھی کہتے ہین کہ انگریزون کی مرضی اور پارلیمنٹ کی راے بغیر کوئی اصلاح کبھی نہ ہو سکے گی جو لوگ میٹھی باتون مین پھنس جاتے ہین وہ یہ بھول جاتے ہین کہ ہم محکوم اور وہ حاکم ہین وہ اپنے برابر ہم کو کبھی بنانا نہین چاہتے حکومت کا نشہ ہوتا ہے۔ ہم کو تو یہ تعجب ہے کہ اپنی غلامی کا نشہ ہمکو سفر کیون ہے۔ ہم حاکمون کی ذرا سی بات پر اپنے ستارہ کی بلندی کے خواب کیون دیکھنے لگتے ہین۔ اپنی طاقت، زور، اپنی کوشش اپنے ایثار اور اپنی قسمت پر کوئی بھروسہ نہین کرتے۔ بلکہ بھروسہ دوسرون کے لفظون، مہربانیون اور رحم پر کیا جاتا ہے۔ معلوم نہین اس ملک کی قسمت کب تک اسی حال مین رہیگی۔

یہ سب کچھ ہوتے ہوے بھی ایک متحدہ و متفقہ مطالبہ کرنا نہ صرف اس خیال سے کہ موجودہ عہد وزارت مین اسکا کوئی حصہ منظور ہو جائیگا۔ بلکہ اس خیال سے کہ اس سے پبلک لائف کو ایک خاص تقویت حاصل ہوگی، قومی عمارت کی تعمیر مین مدد ملیگی، ہندوستان کے بہی خواہان کے ہاتھ مضبوط ہون گے اور بالآخر کامیابی ہوگی۔ اگر استقلال کا اظہار کیا جاے تو راستہ کی مشکلات دور ہو سکتی ہین، ساتھ ہی اصلاحات سے جو موقعہ حاصل ہو اونکو بجاے ٹھکرانے کے ملکی ترقی کے لیے کام مین لایا جاے۔ ساتھ ہی اسکے اصلاح کی کوشش ہونا چاہیے بقول لالہ لاجپت راے اگر اپنی خوراک نہین ملتی ہے تو دشمن کی خوراک اگر پڑی ہوئی ملجاے تو اسکو کھا کر بھی تیار ہو جانا چاہیے۔

ہندوستانی کسانون کی دوستی

لارڈ برکن ہیڈ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ ہندوستان کے کسانون اور کھیتون کی حالت کی اصلاح سے بہت فائدہ ہو سکتا ہے اور ہم اپنے عہد حکومت مین اس بات کی پوری کوشش کرین گے کہ ہندوستان کی کھیتی کی ترقی ہو۔

ابھی تک ہمارے حکام انکی طرف سے بے خبر تھے یکایک اس طرف توجہ ہونے کا کوئی نہ کوئی خاص سبب ہوگا۔ ہمارے حکامون کا یہ خیال ہے کہ ہندوستانیون مین آزادی کی سچی لگن نہین ہے مفلسی سے پریشان ہو کر آزادی چاہتے ہین اگر انکے سامنے تھوڑے سے لقمے ڈالدیے جائین تو وہ خاموش ہو جائین گے اگر اس مقصد سے بھی کسانون کی حالت کچھ سدھر جاے تو ہم غنیمت سمجھین گے۔

آل پارٹی مسلم کانفرنس

آل پارٹی مسلم کانفرنس امرتسر کا اجلاس ۱۶ جولائی ۵ بجے شام کو بصدارت نواب محمد اسمٰعیل بیرسٹر ایٹ لا شروع ہوا۔ اجلاس مین مندرجہ ذیل قابل ذکر حضرات شریک تھے سلطان ابن سعود کا وفد، علی برادران، سر رحیم بخش، قاری شاہ سلیمان پھلواری، نواب جمشید علی خان، مولانا فاخر وغیرہ ڈاکٹر کچلو نے بحیثیت صدر مجلس استقبالیہ اپنا خطبہ پڑھا جسمین آپ نے موجودہ سیاسی حالت کا ذکر کرتے ہوے مسلمانون کی حالت کا نقشہ کھینچا۔ آپ نے فرمایا کہ ملک کو آزادی اسوقت تک نہین مل سکتی جب تک فرقہ وارانہ نیابت کا مسئلہ نہ حل ہو جاے آپ نے یہ بھی فرمایا کہ آریہ سماجی شدھی و سنگٹھن کے ذریعہ سے ملک کی ترقی کے راستہ مین روڑے اٹکا رہے ہین آپ نے مسلمانون سے اپیل کی کہ وہ اپنے مابین اختلافات اور تنازعات دور کر کے حصول سوراج کی جدوجہد اور ترقی اسلام کے لیے کوشش کرین۔ آپ نے تنظیم کے پروگرام کے مختلف پہلوؤن پر بحث کرتے ہوے حاضرین سے استدعا کی کہ وہ تعمیری کام مین اپنی تمام کوششین صرف کرین۔

جناب نواب محمد اسمٰعیل صاحب صدر نے اپنے خطبہ مین حاضرین کے سامنے ملک کی موجودہ صورت حالات کا نقشہ پیش کرتے ہوے کہا کہ سب کو باہمی اتحاد کے ساتھ ملک کے اہم مسائل کا جو ملک اور مسلمانون کو اس وقت درپیش ہین حل کرنے کے لیے ایسے ذرایع سوچین جو مسلمانون کے شایان شان ہون۔

جمعیۃ العلما کے بعض ارکان نے قادیانیون کی شرکت پر سخت اعتراض کیا مگر چونکہ انکو دعوت دیجا چکی تھی اسلیے وہ جلسہ مین شریک ہوے مگر بعض ارکان جمعیۃ العلما شریک نہین ہوے افسوس کہ مسلم رہنما اب بھی خواب خرگوش سے نہین چونک سکتے۔

گاندھی جی نے لیڈری سے استعفی دیدیا

کلکتہ ۱۰ جولائی معلوم ہوا ہے کہ کل مجلس عاملہ کانگریس کا جلسہ ختم ہونے پر مہاتما گاندھی نے پنڈت موتی لال نہرو کی خدمت مین اس مضمون کا ایک نوٹ روانہ کیا ہے کہ چونکہ کانگریس مین سوراجیون کی کثرت ہے اور آپ سوراج پارٹی کے صدر ہین لہذا آپ کو کانگریس کی مجلس عاملہ کی صدارت قبول کرنا چاہیے۔

فیصلہ کیا گیا ہے کہ باقی ماندہ سال تک گاندھی جی کو آل انڈیا کانگریس کمیٹی کا صدر رہنا چاہیے اگر سوت کاتنے کی شرط آیندہ جلسہ مین اڑا دی جاے تو انھین استعفی دیدینا چاہیے اور سوت کاتنے والون کی ایک جداگانہ جماعت قایم کرنا چاہیے

ایڈیٹر سیاست لاہور یعنی سید حبیب شاہ کو باوجود معافی مانگ لینے کے ۱۰ جولائی کو ایک ماہ قید محض اور ایک ہزار روپیہ

نوجوان یورپین لڑکیون کو انتباہ

بمبئی کی عورتون کی حفاظت ونگرانی کی کمیٹی نے حال مین نوجوان یورپین لڑکیونکو فہمائش کی ہے کہ وہ ایسے اشتہارات کے جواب مین خط وکتابت نہ کرین جنمین اُنکو برطانوی ہند کے باہر للچا دینے والی ملازمتین پیش کیجاتی ہین، اس انتباہ مین تبلایا گیا ہے کہ بعض لوگ نوجوان یورپین لڑکیونکو اس بہانے سے ناجائز ارادون سے دہوکا دیتے ہین۔

اسی سلسلے مین اخبار ایوننگ نیوز آف انڈیا کو معلوم ہوا ہے کہ ایسا ایک اشتہار ہندوستان کے پرتگالی مقبوضہ کیلیے شائع ہوا ہے جس کے متعلق گورنمنٹ کی توجہ دلائی گئی ہے اور اسی اخبار کو معلوم ہوا ہے کہ وہ پرتگالی گورنر جنرل سے اس معاملہ پر خط وکتابت کر رہی ہے۔

ایک مسلمان لڑکے کی چرخہ کاتنے کی حیرت انگیز رفتار

سر پی، سی، رائے نے "اترائی" مین لڑکون کو کاتنا سکھانے کیلیے بہت اچھا انتظام کر رکھا ہے ایک لڑکے نے جسکا نام عثمان قاضی ہے گاندھی جی کے سامنے ایک گھنٹہ مین ۷۶۸ گز پندرہ نمبر کا سوت کاتا۔ عام جلسہ مین اور عورتون کے جلسہ مین گاندھی جی نے تقریر کی۔

مہاراجہ گوالیار آنجہانی کے پھول

الہ آباد مہاراجہ گوالیار آنجہانی کے پھول (خاک) جملہ رسومات کے بعد دریائے گنگ کے نذر کردیئے گئے رسومات مین یورپین اور ہندوستانی متعداد کثیر شریک تھے۔ کوئنس رجمنٹ کے گارڈ آف آنرز نے اُن کے بیکاباغ سے لیجاتے وقت سلامی دی، اسکواڈرن ۱۶ لائٹ کیویلری جلو مین تھا اور فوجی بینڈ بھی ہمراہ تھا، جلوس مین کرنل کیسر، مسٹر اسمتھ کمشنر الہ آباد، رائے راجیشور بلی وزیر تعلیمات، سردار بی۔ این سکو لے مہاراجہ آنجہانی کے بھانجے، سر گریموڈ میرس، جسٹس کنہیالال، بوائز الیشور تھ، جسٹس سلیمان، پنڈت مدن موہن مالوی اور پنڈت جواہرلال نہرو، شامل تھے۔

مسودہ دولت مشترکہ ہند اور مسٹر جناح

ٹائمس آف انڈیا بمبئی کے ایک نمایندہ نے مسٹر جناح سے کامن ویلتھ آف انڈیا بل" کے سلسلہ مین ملاقات کی مسٹر جناح نے ڈاکٹر بیسنٹ کے اس بیان پر اظہار تعجب کیا کہ آپ نے اس وجہ سے بل کی مخالفت کی ہے کہ اس مین فرقہ وارانہ نیابت نہین رکھی گئی اور اسکو ایک شر انگیز غلط بیانی قرار دیا مسٹر جناح نے کہا کہ مین نے نظام ملک کے متعلق اپنی رائے مڈیمین کمیٹی کی اقلیت کی رپورٹ مین ظاہر کردی ہے، مین اس قسم کے کسی فوری تیار کردہ بل کی تائید نہین کرسکتا، کیونکہ مین نے البتہ طرز عمل اختیار کر رکھا، جس کا ماحصل یہ ہے کہ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ مین ایسی ترمیم کی جائے جس کی رو سے ہندوستان مین سلف گورنمنٹ قائم ہو جب تک گورنمنٹ اقلیت کی رپورٹ کے متعلق کوئی خاص فیصلہ نہین کریگی مین اپنے طرز عمل مین کوئی تبدیلی نہین کرنا چاہتا، اس وقت مین ڈاکٹر بیسنٹ کے بل پر کوئی رائے ظاہر نہین کرنا چاہتا۔

پونہ مسٹر چنتامنی لبرل کانفرنس احاطہ بمبئی کی صدارت کرینگے جو ماہ اگست مین پونہ مین منعقد ہوگی۔

مجلس اقوام مین ہندوستان کے نمایندے

شملہ، سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ مجلس اقوام کے ستمبر کے اجلاس مین وائکاونٹ ولنگڈن، مہاراجہ پٹیالہ اور سر اتول چندر مکرجی ہندوستان کی نمایندگی کرین گے۔ سر ایڈورڈ چیمبرلطور قائم مقام نمایندے کے شریک ہون گے۔

مسٹر سین گپتا کلکتہ کارپوریشن کے میئر منتخب ہوگئے

کلکتہ کارپوریشن کے صدر کے انتخاب کے لیے جلسہ ہوا۔ اور مسٹر جے، ایم، سین گپتا جو بنگال سوراج پارٹی کے موجودہ لیڈر ہین، اس جگہ کے لیے منتخب کرلیے گئے۔

رائٹ آنریبل مسٹر شاستری کے خیالات

پونہ، دکن سبھا کی کونسل کے جلسہ مین لارڈ برکن ہیڈ کی تقریر پر بحث ومباحثہ ہوا اور رائٹ انریبل سری نواس شاستری کی تجویز سے ایک رزولیوشن اس مضمون کا پاس ہوا جسمین پر زور طریقہ سے ظاہر کیا گیا کہ لارڈ برکن ہیڈ کی تقریر کی تقریر نہایت ناقابل اطمینان اور مایوس کن ہے، اور اس سے موجودہ ضروریات پوری نہین ہوسکتین، نیز یہ کہ یہ کونسل گورنمنٹ پر زور دیتی ہے کہ وہ بلا خوف توقف کے مڈیمین کمیٹی کے اقلیت کی رپورٹ کے مطابق کارروائی شروع کرے اس جلسہ کی صدارت مسٹر کامت نے کی اور مسٹر چنتامنی بھی اس جلسہ مین موجود تھے،

مہاتما جی کے خلاف احتجاج

اکولا ضلع اکولا کے طبیبون اور ویدون کا ایک جلسہ ۱۱ جولائی کو بصدارت ایور ویدوشارد ہری شاستری منعقد ہوا۔ اس جلسہ مین مہاتما گاندھی کے بعض ان خیالات کے متعلق صدائے احتجاج بلند کی گئی جو اُنھون نے ادویات کے متعلق کلکتہ مین اشتونگ ایورویدو دیالہ کی سنگ بنیاد رکھتے ہوئے اظہار کیا تھا اور پھر جنکا اعادہ اپنے اخبار ینگ انڈیا مین کیا، انھون نے اعلان کیا کہ مہاتما جی کو اپنے یہ خیالات واپس لینے چاہئین کیونکہ اس طریقہ کے نہایت ہی ابتدائی اصولون کی ناواقفیت کی وجہ سے اُنھون نے ان خیالات کا اظہار کیا ہے۔

ایک مشہور معروف وکیل چورون کے گروہ مین

ہمعصر ٹائمز آف انڈیا کا نامہ نگار مقیم لنڈن لکھتا ہے کہ اولڈ بیلی کی عدالت مین مسٹر جسٹس شارنے تین سال کی سزا کا حکم ایک شخص چارلس شارمن کو سنایا ہے، چارلس شارمن سنہ ۱۹۲۱ء سے چورون کے ایک جرگہ مین شامل ہوگیا تھا جو ڈاک کے تھیلے وغیرہ چرا کر نقد روپیہ رکھ لیتے تھے اور بیمہ جات اور بنک کے چک وغیرہ روپیہ فرضی دستخط کرکے وصول کرلیا کرتے تھے، چارلس شارمن کی عمر اسوقت ۷۵ سال کی ہے، اور لنڈن کے اخبار ڈیلی ایکسپریس کا بیان ہے کہ لنڈن ہائی کورٹ کی دیوانی عدالت مین اس کی وکالت سب سے زیادہ چلتی تھی، اور بعض بڑے بڑے مقدمات مین اس نے پیروی کی ہے یہ شخص ایک ممتاز اہل کلیسا تھا اور مقامی با اختیار جماعتون کا عہدہ دار تھا اس نے اپنے مقدمہ مین اپنے جرائم کا اقرار کیا اور یقین کیا جاتا ہے کہ چورون کے گروہ سے اس کو تین لاکھ روپیہ کا حصہ ملا۔

دربار صاحب مین اکالیون کا جلسہ

سکھ قیدیون کی مشروط رہائی کے خلاف احتجاج

امرتسر، مقامی اکالیون کا ایک جلسہ ۱۳ جولائی کو دربار صاحب کے احاطہ مین منعقد ہوا جس مین سردار منگل سنگھ اکالی رہنما نے گورنر کی تقریر کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ سکھ قیدیون کی رہائی کے لیے جو شرائط لگائی ہین اس نے پیار اعزا کر کرا کردیا سکھ قیدی ان شرائط کو قبول نہین کرینگے، سردار امر سنگھ نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ قیدیونکی رہائی کے لیے جو شرائط عائد کی گئی ہین وہ غیر ضروری ہین اُنھون نے یہ بھی کہا کہ اگر قانون گوردوارہ واقعی عمدہ ہے تو سکھون کو اس پر عمل درآمد کرنے مین قید ہونے سے بھی نہ ہٹنا چاہیے۔

ایم اے کے امتحان مین ایک قیدی کی شرکت

ہمعصر بندے ماترم اپنی تازہ ترین اشاعت مین رقمطراز ہے کہ مسٹر سنتوش کمار کو جنھین حکومت نے ریگولیشن ۳ کے ماتحت گرفتار کرکے علی پور سنٹرل جیل کلکتہ مین قید کر رکھا ہے وہ ایم۔ اے کے امتحان مین شریک ہونا چاہتے ہین چنانچہ کلکتہ یونیورسٹی کے سنیٹ نے فیصلہ کردیا ہے کہ مسٹر سنتوش کمار ایم۔ اے کے امتحان فلاسفی مین شریک ہوسکتے ہین۔

یو۔ پی کونسل کی صدارت کیلیے نامزدگی

لکھنؤ، عام طور پر یہ خیال ہے کہ مجلس وضع قوانین ممالک متحدہ آگرہ واودھ کے سوراجی ارکان نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ آیندہ کونسل کی صدارت کے لیے مسٹر مکند لال ایم۔ اے بیرسٹر لا کا نام پیش کیا جائے، آپ کا انتخاب ضلع گڑھوال کی طرف سے عمل مین آیا ہے کونسل کی صدارت کے لیے سوراجیون نے آپ کی تائید کی ہے صدر کا انتخاب ماہ اگست کے آخری ایام مین عمل مین آئے گا۔

مسٹر چنتامنی اور انڈین ڈیلی میل

مسٹر سی، وائی چنتامنی نے اخبار انڈین ڈیلی میل بمبئی کی ایڈیٹری کا چارج لے لیا مسٹر چنتامنی اخبار مذکور مین چار ماہ کام کرینگے اس مدت کے لیے انکو دس ہزار روپیہ تنخواہ ملیگی۔

قتل مسٹر باولا کے متعلق بمبئی کونسل مین سوالات

مقدمہ قتل باولا کے متعلق مسٹر کے، ایف نریمان بمبئی کونسل مین حسب ذیل سوالات کرینگے۔ کیا گورنمنٹ ازراہ کرم تبلائیگی کہ

(الف) آیا اسے مقدمہ قتل باولا کی تمام روداد کا علم ہے

(ب) آیا مقدمہ کے تمام انکشافات اور واقعات کو ملحوظ رکھتے ہوئے

برقیات

کابل مین چار روسی طیارون کا ورود

پائنیر رقمطراز ہے کہ جو مسافر کابل سے ہندوستان پہونچے ہین وہ بیان کرتے ہین کہ کابل مین مقام ترند سے ہم ر جولائی کو چار روسی طیارے پہونچے، زیادہ تعداد آنیکی توقع تھی لیکن نہ معلوم کیون نہیں آے، کابل والے دل شکستہ سے ہوگئے ہین۔

ٹیونس مین روح جہاد کی لہرین

غالباً ٹیونس انتہاپسندون کے لیڈر مسمی جیزافہ کو یہان گرفتار کر دیا گیا ہے۔ اسکے جاے قیام سے ایسے کاغذات برآمد ہوے ہین جنسے ثابت ہوتا ہے کہ وہ فرانسیسون کے برخلاف پروپگنڈا مین شامل تھا۔ ان کاغذات سے اسکے تعلقات غازی محمد بن عبدالکریم سے بھی ظاہر ہوتے ہین۔ اس معاملہ مین اہل ٹیونس ملوث بتاے جاتے ہین۔

فرانس کے خلاف امیر عبدالکریم کا اعلان جہاد

وطن کا نامہ نگار طنجہ سے اطلاع دیتا ہے کہ امیر عبدالکریم نے فرانس کے مقابلہ مین جہاد کا اعلان کر دیا ہے، ہر طرف سے قبائل لبیک کہہ رہے ہین اور تمام مراکش مین آگ لگ رہی ہے، فرانس کو محمد بن عبدالکریم کی باقاعدہ فوج سے لڑنے کے علاوہ داخلی مخالفت اور حملون کا تدارک بھی کرنا پڑ رہا ہے جس سے بہت مشکل پیش آرہی ہے

مسلمانان قبرص کی قسمت کا فیصلہ

معاہدہ لوزان کی رو سے قبرص پر انگریزی قبضہ تسلیم کیا گیا تھا حکومت انگلستان نے قبرص کے ترکون کو دو سال کی مہلت دی ہے اس مدت مین وہ فیصلہ کرین کہ آیا قبرص مین رہکر انگریزی رعایا بنینگے یا ترکی کو ہجرت کرینگے، معلوم ہوا ہے کہ قبرص سے آنے والے مسلمان انطالیہ مرسین، اطنہ، جبل برکت، اور قوزان مین آباد کیے جائینگے

لشکر نجد کا جدید فوجی مرکز

معلوم ہوا ہے کہ سلطان ابن سعود نے اپنا فوجی صدر مقام کنانہ مین منتقل کر دیا ہے جو بحیرہ کے قریب ایک مقام ہے۔

شریف حسین کی روانگی قبرص کو

ہمعصر اسٹیٹسمین کا نامہ نگار خصوصی ۱۲ر جولائی کو شملہ سے اطلاع دیتا ہے کہ یہان خبر آئی ہے کہ معزول ملک الحجاز یعنی شریف حسین جو مقام عقبہ پناہ گزین تھے جانب جزیرہ قبرص روانہ ہوگئے ہین۔

چین مین پھر خانہ جنگی شروع ہوگئی

پیکن ۱۶ر جولائی چین کے صوبہ مرکز ... مین پھر خانہ جنگی شروع ہوگئی ہے ہونان کی فوجون نے جرنل تسنیسی کی فوجون سے لڑائی شروع کر دی ہے، اور اب وہ مقام سیانفو کی طرف پیشقدمی کر رہے ہین۔

ہندوستان

سوراج پارٹی کا جلسہ
پنڈت موتی لال نہرو صدر منتخب ہوگئے

کلکتہ ۱۶ر جولائی جنرل کونسل سوراج پارٹی کا ایک جلسہ آج سہ پہر کو منعقد ہوا مختلف مقامات کے لیڈران جلسہ مین شریک تھے ابتدا ہی مین جلسہ نے پنڈت موتی لال نہرو کو آل انڈیا سوراج پارٹی کا صدر منتخب کیا۔ طویل بحث و مباحثہ کے بعد جلسہ نے حسب ذیل تجاویز منظور کین۔ آل انڈیا سوراج پارٹی کا یہ جلسہ تشدد کے متعلق جو جذبات ظاہر کیے جاتے ہین انکی پوری طرح تصدیق کرتا ہے اور اسکی پر زور مذمت کرتا ہے اور گورنمنٹ سے باعزت موالات ان شرائط پر کرنا چاہتا ہے جو ۲ر مئی کو فریدپور والی تقریر مین دیش بندھو داس آنجہانی نے پیش کین تھین۔ یہ کونسل اس امر کا حوالہ دیتی ہے کہ صاحب وزیر ہند کا تازہ اعلان نہ صرف یہ کہ سابق صدر کے پیش کردہ شرائط پر لبیک نہیں کہا بلکہ برعکس ازین اس کا لب و لہجہ ایسا ہے جس سے باعزت موالات کے مواقع مین مشکل پیدا ہوجائیگی۔ اسلیے یہ کونسل اس اعلان کی وجہ سے سوراج پارٹی کی پالیسی پر نظر ثانی کرنیکی کوئی ضرورت نہین دیکھتی لیکن اس پر دوبارہ غور کرنے کیلیے تیار ہوجائیگی آخری اعلان گورنمنٹ ہند کی طرف سے کیا جانے والا ہو جس کا کہ لارڈ برکن ہیڈ کی تقریر مین حوالہ دیا گیا ہے اور وہ ملک کی موجودہ ضروریات کو پورا کرنے کیلیے کافی معلوم ہو دوسرا رزولیوشن مسٹر داس کی وفات کے متعلق تھا۔

معلوم ہوا ہے کہ سوراج پارٹی کی کونسل کے جلسہ مین گاندھی جی نے یہ اعلان کیا کہ وہ سوت کی شرط کو اڑا دینے پر بالکل تیار و آمادہ ہین اور اگر ضرورت ہوئی تو وہ اس غرض کے لیے آل انڈیا کانگریس کمیٹی کا جلسہ طلب کرینگے۔

مجلس عاملہ کانگریس کا جلسہ

کلکتہ ۱۶ر جولائی مجلس عاملہ کانگریس کا جلسہ کل منعقد ہوگا یقین کیا جاتا ہے کہ موجودہ حالت پر ایک مشترکہ بیان مین مہاتما گاندھی اور پنڈت موتی لال نہرو کی طرف سے شائع کیا جائیگا۔

مسلم آل پارٹیز کانفرنس کا اجلاس
ڈاکٹر سیف الدین کچلو کا خطبہ صدارت

امرت سر ۱۶ر جولائی آج صبح مولانا محمد علی مولانا شوکت علی اور دیگر مسلمان رہنما امرت سر پہونچے ڈاکٹر کچلو صدر مجلس استقبالیہ آل پارٹیز کانفرنس نے اپنا خطبہ صدارت پڑھا جسمین انھون نے مسلمانون اور ملک کی موجودہ حالت پر ایک تبصرہ کیا ہے، ڈاکٹر صاحب نے فرمایا کہ ملک کی آزادی کا حل اس وقت تک ناممکن ہے جب تک کہ فرقہ وار نیابت کا تصفیہ نہیں ہوجاتا اور اس کا ذمہ دار مین آریہ سماجیون کو ٹھراتا ہون، شدھی اور سنگھٹن کی تحریک نے ملک کی آزادی کو دور پھینک دیا ہے، یہ دونون تحریکیں مسلمانون کے خلاف جاری کی گئین آپ نے مسٹر سی آر داس کی افسوسناک موت کا حوالہ دیتے ہوے کہا کہ ہندو اخبارات کا یہ شعار ہوگیا ہے کہ وہ مسلمان رہنماؤن کے خلاف کارروائیان کرین۔ اس تحریک نے ہندو وکلا اور ہندو ڈاکٹرون کو جھوٹی گواہیان دینے پر ابھارا ہے اسکے بعد تنظیم کے نظام عمل کا نہایت تفصیل کے ساتھ اظہار کیا جسمین یہ ظاہر کر دیا گیا کہ ملک کو سوراج اسی حالت مین مل سکتا ہے جبکہ ہندوؤن اور مسلمانون مین اتحاد ہو۔

احاطہ بمبئی مین طوفان نوح

پونا ۱۵ر جولائی اندیانی ندی پر ٹاٹا کمپنی کا تعمیر کردہ بند کل شام کو دریا برد ہوگیا ہے آدھ گھنٹہ کے اندر اندر دریا مین بیس فٹ پانی چڑھ آیا اور یک بیک کھیم شیٹ کے ریلوے سٹیشن مین تین فٹ گہرا پانی گھس آیا خوش قسمتی سے دریا کا بہاؤ تیز ہوگیا اور پانی بہت تیزی سے نکلا تاہم گرد و نواح کے ریلوے اسٹیشنون سے آے ہوے لوگ بیان کرتے ہین کہ عورتون بچون اور حیوانات کی تعداد کثیر طوفان کی نذر ہوگئی۔ مگر سرکاری طور پر نقصانات کی تصدیق نہیں ہوئی۔

سر عبدالرحیم پبلک لائف اختیار کرینگے

بمبئی کے ایک اخبار کا نامہ نگار کلکتہ لکھتا ہے کہ سر عبدالرحیم کیبنٹ مین کام کرنے کے لیے تیار نہیں اور یہ کہ انھون نے بنگال کی ایگزیکیوٹو کونسلری سے ریٹائر ہونے کے بعد پبلک لائف اختیار کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔

بجلی کے صدمہ سے سات قلی ہلاک ہوگئے

کلکتہ ۱۵ر جولائی خضرپور مین کنگ جارج ڈاکس پر کام کرتے ہوے بدقسمتی سے سات قلی یکا یک غش کھا کر گر پڑے اور فوراً ٹھنڈے ہوگئے موت اسقدر فوری ہوئی کہ کسی قسم کی طبی امداد بھی انکو نہ دی جاسکی اس حادثہ کا باعث ایک برقی صدمہ خیال جاتا ہے جو گودی کی مشین سے انکو پہونچا۔

حجاج کی واپسی کی اطلاع

ٹرنر ماریسن کمپنی سے اطلاع ملی ہے کہ بتاریخ ۱۶ر جولائی کو حجاج مکہ معظمہ سے روانہ ہوکر ۲۰ر جولائی تک رابغ پہونچین گے اور ۲۱ر جولائی کو جہاز پر سوار ہوکر وطن کی طرف مراجعت کرین گے۔

گورنمنٹ کی لاممبری کیلیے سر چمن لال کا نام

انڈین ڈیلی میل لکھتا ہے کہ خیال کیا جاتا ہے کہ گورنمنٹ ہند کی لاممبری کے لیے سر چمن لال ستلواد یا مسٹر بابو بھائی دلیسائی مقرر کیے جائین گے۔

ہندوستان کی تمام کونسلون پر قبضہ کر لیا جاے گا
سوراج پارٹی کے حوصلے

لنڈن ۱۴ر جولائی (اسٹیٹسمین کا خاص تار) ولایت کے مشہور اخبار ڈیلی ہیرلڈ نے لکھا ہے کہ مدراس کونسل کے ممبر مسٹر ایس سیتا موتی آج کل سوراج پارٹی کے نمائندے کی حیثیت سے انگلستان کا سفر کر رہے ہین مسٹر مذکور نے ایک مضمون شائع کیا ہے جسمین انھون نے مسٹر ایسے میکڈانلڈ اور کرنیل ویجوڈ کی دار العوام والی تقریرون پر مخالفانہ نکتہ چینی کرتے ہوے بیان کیا ہے کہ یہ لوگ لارڈ برکن ہیڈ اور لارڈ ونٹرٹن سے مل گئے ہین (باقی بر صفحہ ۵ کالم ۳)

مقامی

رزولیوشن ۱۳ جولائی سنہ ۱۹۲۵ء کو انجمن وکلا کانپور کا جلسہ ہوا اور حافظ ہدایت حسین بیرسٹر کو خان بہادر کا خطاب ملنے پر مبارکباد دیگئی۔ لارڈ میکڈانلڈ مسٹر نبی اللہ لکھنؤ اور مسٹر سی۔ آر داس کی وفات پر تعزیت کے رزولیوشن پاس ہوے۔

جھگڑا ہم نے افسوس کے ساتھ سنا کہ ۱۳ جولائی سنہ ۱۹۲۵ء کو کرائسٹ چرچ کالج کے بعض طالب علموں نے برہمن پریس پر چڑھائی کردی تھی واقعہ یہ تبلایا جاتا ہے کہ ایک ہندو لڑکے کا ایک مسلمان لڑکے سے جھگڑا ہوگیا اور ایک لڑکا اسمین سے برہمن پریس مین پناہ کے لیے چلا گیا اس پر اور لڑکے مل کر برہمن پریس مین گھس گئے جس سے نہ صرف پریس کو نقصان پہونچا بلکہ ہاتھاپائی کی وجہ سے مالک پریس اور نوکرون کے بھی چوٹ آئی۔

استقبالیہ کمیٹی کانپور کانگرس کی استقبالیہ کمیٹی کے عہدہ داران کا انتخاب ۹ اگست سنہ ۲۵ء کو مارواڑی اسکول مین ہونا طے ہوا ہے اُسوقت تک جو لوگ ۲ روپیہ ادا کرکے استقبالیہ کمیٹی کے ممبر بن جاوینگے وہ اس انتخاب مین راے دے سکینگے۔

بالشویک ملزم کانپور بالشویک مقدمہ کے چار قیدیون مین ایک مسٹر نلنی بھوشن داس گپتا بھی تھے جو گورکھپور جیل مین تھے آٹھ دس ماہ بعد اُنکے پیٹ مین ایک پھوڑا ہوا اور علاج کے لیے کلکتہ گئے اور اچھے ہوکر پھر گورکھپور جیل مین آگئے مگر دوبارہ بیمار ہونے کی وجہ سے پھر کلکتہ بھیجے گئے مگر ڈاکٹر نے جواب دیدیا اسلیے گورنمنٹ نے انکو رہا کردیا ہے۔

مقدمہ آجکل ہندو مسلمانون مین ایک کماری کا دلچسپ مقدمہ چل رہا ہے ہندو کہتے ہین کہ وہ ہندو ہے اور مسلمان اسکو زبردستی بھگالے گئے۔ مسلمان کہتے ہین کہ وہ مسلمان ہے اور وہ ایک نکاح شدہ عورت ہے۔ دیکھیے عدالت کیا فیصلہ کرتی ہے

کرشن ہمارے دوست پنڈت راجارام صابر ایڈیٹر آریہ ورت نے کرشن نامی ایک اخبار جاری کیا ہے جس کا پہلا نمبر ہمارے سامنے ہے۔ ہمین امید تھی کہ صابر صاحب آریہ ورت بند کرکے جو کرشن نکال رہے ہین تو اب انکی پالیسی مین کافی تغیر ہوگا کرشن ایک متین اور صلح کل اخبار ہوگا۔ ہم تو ہندو مسلمانون کے تفرقات دور کرنے کے لیے بیچین تھے مگر کرشن کا مقصد ہندوؤن کے اندر معرکہ کے لیے صف آرائی کرنا ہے اسلیے اگر اس اخبار کا نام بجاے کرشن کے جنگ ہوتا تو زیادہ مناسب تھا۔ کاش صابر صاحب اب بھی صلح جوئی کی اسپرٹ کو ترجیح دین تو بہتر ہو۔

اخبار بلحاظ ترتیب مضامین لکھائی چھپائی کاغذ وغیرہ بہتر ہے قیمت سالانہ ۔

انتخابات عام

جدید قواعد دسمبر سنہ ۱۹۲۵ء مین آیندہ انتخابات ہونگے۔ اس کے متعلق گورنمنٹ نے موجودہ انتخاب کے قواعد مین ترمیم کی تجویزین پیش کی ہین گورنمنٹ کی راے ہے کہ ممبری کے امیدوار سے پچاس روپیہ کی ضمانت لی جاے، کانپور منیوسپل بورڈ نے اسکو بڑھاکر سو روپیہ تجویز کیا ہے۔ ہمکو توقع ہے کہ گورنمنٹ اسکو منظور نہ کریگی اور اگر گورنمنٹ ضمانت لینا ضروری ہی سمجھے تو پچاس روپیہ رکھے جیسا کہ اس نے تجویز کیا ہے۔

غریب و متوسط لوگ یون ہی بورڈ مین نہین پہونچنے پاتے ہین، روپیہ کی مار سے اور بھی محروم رہین گے بلکہ دروازہ ہی بند ہو جائیگا۔ گورنمنٹ کو یہ تو معلوم ہی ہے کہ امیر لوگ غریبون کے دکھ کو کہانتک سمجھ سکتے ہین۔ گورنمنٹ کا فرض ہے کہ وہ غریبون کی حوصلہ افزائی کرے کیونکہ جلد ہی وہ وقت آئیگا کہ جب کہ عوام و امرا کے نمائندے علیحدہ علیحدہ ہون گے۔

منیوسپل بورڈ کی دوسری تجویز یہ ہے کہ ایک ہی شخص کو کل وارڈون سے کھڑے ہونے کی اجازت ہو بشرطیکہ وہ ہر وارڈ کی طرف سے سو روپیہ کی ضمانت جمع کردے۔ ہم گورنمنٹ کو مشورہ دینگے کہ وہ ایک ممبر کو ایک ہی وارڈ سے کھڑے ہونے کی اجازت دے ہم نہین چاہتے کہ دباؤ اور روپیہ کے زور سے انتخابات جیتے جائین اور امیدوار یہ کہین کہ اس وارڈ سے ہمارے بھائی کو کرادو تو ہم اس وارڈ سے ہٹ کر اس وارڈ مین چلے جائین۔

تیسری راے بورڈ کی یہ ہے کہ جن لوگون کی رقمین یکم ستمبر تک نہ جمع ہوجائین انکے نام ووٹران کی فہرست سے نکال دے جائین خیر یہ اصول کی بات ہے مگر تعجب انگیز بات یہ ہے کہ چونکہ بورڈ کے پاس کوئی رجسٹر ایسا نہین ہے کہ جس سے بورڈ کسی شخص کو یہ بتا سکے کہ تمہارے ذمہ اتنی رقم باقی ہے۔ لہذا یہ ذمہ داری ووٹران پر ڈالی جاتی ہے کہ تم بتاؤ کہ تمہارے ذمہ کسقدر رقم باقی ہے اور اگر تم نہ بتا سکوگے تو تمہارا نام فہرست ووٹران سے خارج کردیا جائیگا۔ اب تک تو ہمکو یہ معلوم تھا کہ جن کی رقمین واجب الوصول ہوتی ہین وہ بل دیتے ہین اور نہ وصول ہونے پر دہائی کرتے ہین مگر چونکہ بورڈ کی دنیا ہی نرالی ہے لہذا اسکے حساب کا اصول بھی انوکھا ہے۔ ہم کچھ نہین جانتے جو کچھ تم پر ہمارا ڈیو ہوا سکو بیباق کردو!!

نہ معلوم بورڈ کا قابل ترین عملہ اور اسکے اعلی افسران کیا کیا کرتے ہین ہم امید کرتے ہین کہ بورڈ جلد تر اپنے انتظامی معاملات کو درست کرے گا۔ اور آیندہ پبلک کو اس قسم کی تکالیف نہ ہونگی۔

بورڈ نے نامزد افسر کے تقرر اور امیدوار کی حاضری تحریک و تائید کرنے والون کی حاضری اور تحریری درخواست کرنے کی شرط کو ناپسند کیا ہے، اور پرانی دفعہ قائم رکھنے کی سفارش کی ہے۔

فرائض اسوقت ووٹرون کی فہرست تیار ہورہی ہے۔ انچارج افسر اور عملہ کا فرض ہے کہ وہ فہرست مکمل کرانے مین پوری کوشش کرین اور کوئی حقدار اپنے حق سے محروم نہ رہنے پاے۔ اہل شہر کا بھی فرض ہے کہ وہ بورڈ کے مطالبہ کو ادا کردین اور اپنے نام فہرست ووٹران مین درج کرالین ہر تین ۳ روپیہ کے مکان کا کرایہ دار یا مالک ووٹر ہوسکتا ہے صرف ان ہی لوگون کے نام خارج ہونا چاہیے کہ جنکے ذمہ کچھ بقایا ہو۔

اہل شہر کا بھی یہ فرض ہے کہ وہ امیدوارون کے کارنامون کو دیکھین اور فیصلہ کرین جن لوگون نے اپنا فرض اچھی طرح نہین ادا کیا ہے انکو کسی مروت و دباؤ سے ووٹ نہ دین اور انکی جگہ نئے آدمیون کو خدمت کرنے کا موقع دین۔

باہمی سمجھوتہ ایک نہایت مضر چیز ہے اور امیر طبقہ کی کامیابی کی ایک چال ہے اور اس سے وہ مطلب بھی غایب ہوتا ہے جو لوگون کو فرض شناسی کی تعلیم دینے کا انتخابات مین شامل ہے۔ انتخابات محض سرمایہ دارون کے زیر اثر نہونا چاہیے۔ ہر طبقہ اور ہر خیال کے لوگون کو خدمت کا موقع ملنا چاہیے۔ یہ حقوق موروثی ملکیت نہ ہونا چاہیے۔

موجودہ ممبران بورڈ اپنی گزشتہ خدمات کے سہارے ووٹ طلب کرسکتے ہین اور نئے ممبران اپنے پروگرام و وعدہ اور گذشتہ کسی میدان کی خدمات کی بدولت ووٹ مانگ سکتے ہین ووٹرون کو چاہیے کہ ایسے امیدوارون کو ووٹ دین جنکے پاس وہ کم از کم آسانی سے پہونچ سکتے ہون۔

جن لوگون کو وارڈون کی شکل دیکھنے کا موقع نہین ہے حلقہ کی خدمت اور ووٹرون کی تکلیف دور کرنے کا حوصلہ نہین ہے انکو اس میدان سے ہٹ جانا چاہیے۔

(بقیہ صفحہ ۴) مضمون نگار نے لکھا ہے کہ اگر برطانیہ نے باعزت مفاہمہ کرنے کا موجودہ موقعہ کھودیا تو سوراجیہ جماعت نے عزم بالجزم کرلیا ہے کہ وہ بغرض تخریب تمام کونسلون پر قبضہ کرلے گی اور حکومت کے کل کام بند کردے گی۔ اور اگر اسوقت بھی برطانیہ نے بات نہ مانی تو وہ دیگر ذرائع سے کام لین گے۔،،

مضمون نگار نے حزب العمال سے درخواست کی ہے کہ وہ ان لیبر لیڈرون کو نصیحت کرین جنھون نے ہندوستان کا ساتھ چھوڑ دیا تھا۔

حکومت بہار اُڑیسہ نے صوبہ مذکور کی کوئلہ کی کانون کے کھودنے کی انتظام کے لیے ایک بورڈ مقرر کیا ہے جس کے صدر سابق کمشنر چھوٹا ناگپور ہین۔

نوٹس

کانپور منیوسپلٹی

حال کے آے ہوے گورنمنٹ کے احکامات کی رو سے کانپور منیوسپلٹی کا آیندہ انتخاب عام یکم اور ۱۰ دسمبر سنہ ۱۹۲۵ء کے درمیان کسی تاریخ کو ہوگا۔ اور یکم ستمبر سنہ ۱۹۲۵ء کی تاریخ اس لیے مقرر کی گئی ہے کہ اس تاریخ تک تمام منیوسپل ٹیکس اور رقوم واجب الوصول ادا ہونا چاہیے اسلیے ہر خاص و عام کو اطلاع دیجاتی ہے کہ چونکہ عام منیوسپل انتخابات کی فہرست (الیکٹرول رول) تیار ہورہی ہے اور جو لوگ یکم ستمبر سنہ ۱۹۲۵ء تک تمام منیوسپل ٹیکس وغیرہ جو انکے ذمہ واجب الادا ہین نہ ادا کردینگے۔ انکو نہ انتخابات مین ووٹ دینے کا حق رہیگا اور نہ وہ انتخاب مین امیدوار کی حیثیت سے کھڑے ہوسکین گے۔

اس لیے ہر شخص کو چاہیے کہ اپنے اپنے ذمہ کی کل زر بقایا و نیز حال کے ٹیکس یکم ستمبر سنہ ۱۹۲۵ء تک ضرور ادا کردین۔

دستخط ایس۔ این تیواری
ایگزیکٹو افسر

منیوسپل بورڈ کانپور

۱۳ جولائی سنہ ۱۹۲۵ء

بحکم جناب مولوی محمد شفیع صاحب جج خفیفہ بہادر کانپور

بعدالت صاحب جج خفیفہ بہادر کانپور

نمبر مقدمہ ۰۴ سنہ ۱۹۲۵ء الدیوالیہ

لالہ بدری پرشاد ولد لالہ رام قوم ویش ساکن دانہ خوری محال شہر کانپور سائل

بنام - لالتا پرشاد ولد پورنمل قوم ویش ساکن سطر خانہ شہر کانپور فریق ثانی

ہرگاہ مقدمہ مذکورہ بالا مین سائل نے درخواست بغرض قرار دیے جانے دیوالیہ لالتا پرشاد فریق ثانی کے بتاریخ ۳۰ مئی سنہ ۱۹۲۵ء کو داخل کی ہے جس کی سماعت کے لیے عدالت ہذا مین ۲۲ر اگست سنہ ۱۹۲۵ء مقرر ہوئی ہے لہذا بذریعہ نوٹس ہذا ہر خاص و عام کو اطلاع دیجاتی ہے کہ جس کسی کو کچھ عذر نسبت درخواست سائل مذکور الصدر کے ہو تاریخ معینہ پر اصالتاً خواہ وکالتاً حاضر ہو کر پیش کرے

المرقوم ۱۷ر جولائی سنہ ۱۹۲۵ء

مہر عدالت دستخط ہر سہائے منصرم

سیاسی اتحاد کیلیے معتدلین کو جھکنا چاہیے

ناگپور - ۱۳ر جولائی مسٹر ابھیانکر ایم - ایل - اے - (سوراجی) نے ایک عام جلسہ مین جو لوکمانیہ تلک انجہانی کے یوم ولادت منانے کیلیے منعقد کیا گیا تھا تقریر کرتے ہوے کہا کہ سوراجیون اور معتدلین کا ملنا اسوقت تک محال ہے جب تک کہ معتدلین اپنے مطالبات مین کافی قربانی سے کام نہ لین سوراجی معتدلین سے صرف گورنمنٹ کے بیرون پڑنے کیلیے نہین مل سکتے -

صداقت

مین اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجیے

باہتمام خواجہ عبدالسلام صداقت پریس کانپور سے شائع ہوا

The Sadaqat
CAWNPORE

REG-No. A
1424

جمال پر تو حق عزم مستقل مین رہی
زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل مین رہی
(احسن سہمی)

صداقت

ایڈیٹر۔ خواجہ عبد السلام

ہفتہ وار

قیمت سالانہ ۔۔۔ ۳ روپے
ششماہی ۔۔۔ ۱/۸
فی پرچہ ۔۔۔ ۱

جلد ۱	کانپور۔ چہار شنبہ ۲۹ جولائی ۱۹۲۵ء مطابق ۷ محرم الحرام ۱۳۴۴ھ	نمبر ۲۱

ادبیات

ملاء اعلیٰ کے سیاست دان

(از جناب چودھری محمد طفیل نیر امرت سری)

ہوا اک شب کو مجھ پر غلبۂ خواب گران طاری / نظر آیا مجھے رویا مین اک جلسہ بڑا بھاری
کہا مین نے بتاؤ یہ ہجوم عام کیسا ہے / نہین ہے کیا یہان قانون مجالس آجکل جاری؟
نہین ہے کیا نفاذِ "مارشل لا" اس زمانہ مین؟ / نہین ہے اسجگہ کیا اوڈائر کی عملداری؟
نہین ہے کیا یہان "قانونِ رولٹ" اندنون نافذ؟ / نہین کیا سرزمین یہ داخلِ املاک سرکاری؟
ندا آئی یہ ہاتف کی کہ بس خاموش ہو ناظر! / یہ دربارِ مقدس ہے جلوے ایزد باری
نمایندے یہ اہلِ ہند نے بھیجے ہین دنیا سے / کہ پہنچا دین خدا تک التہاب وگریہ وزاری
حکومت ہے نہ قانونِ مجالس اور نہ رولٹ ہے / نہین اس باغ مین بلبل کو کچھ فکرِ گرفتاری
ہر اک انسان ہے آزاد اس دورِ حکومت مین / یہان کے راعی کا شیوہ نہین ہے مردم آزاری
یکایک تالیون کا شور محشر ہو گیا برپا / ہوا غل چار سو آتی ہے بی اماں کی عماری
غرض وہ جلسۂ قومی مین صدر منتخب آئین / بیان کی افتتاحی طور پر لوگون کی ناداری
اسی دوران مین یکلخت مسٹر داس آ پہنچے / بنی بزم عزا وہ جلسہ گاہ شورت کاری
بہائے غم کے آنسو حالِ زارِ ہند پر سب نے / حقیقت آپ سے معلوم کی از راہِ غمخواری
یہ فرمایا کہ غافل سو رہے ہین قافلے والے / اُڑی جاتی ہے جسمِ قومیت سے روحِ بیداری
پرانی کاوشین رکھتے ہین بھائی اپنے سینہ مین / نہین کام آئی گاندھی کی جگر کاوی دل افگاری
محرم کا بہانا اور کبھی حیلہ دسہرے کا / کبھی بدنام ہوتی ہے جہان مین گائے بیچاری
ہماری خیرہ بختی سے تعصب نے ترقی کی / کہ لیڈر کر رہے ہین اپنی ملت کی طرفداری
یہ ہنگامے تو برپا ہو رہے ہین ہند مین بیشک / مگر ان سب کی ذمہ دار ہے دنیائے اخباری
بظاہر خیر خواہِ قوم بنتے ہین مدیر ان کے / بباطن ملک و ملت سے کیا کرتے ہین غداری
ملے ہین خیر سے لیڈر کچھ ایسے ہند والون کو / کہ جو ہین خرقۂ اخلاق سے دنیا مین خود عاری
یہ بولے دادا بھائی لٹ گئے اہلِ وطن میرے / ہوئی ہے پھوٹ کی اب بہا یونکو سیر بیکاری
تلک کہنے لگے گر جوڑ لین سر حسرت و گاندھی / تو ممکن ہے کہ حل ہو جائین اپنی مشکلین ساری
کہا سید محمد نے بجا ارشاد ہوتا ہے / مگر ہوتی ہے اکثر سد راہ کار دشواری
کہا یہ گوکھلے نے آپ گھبرائین نہین صاحب / کہ لڑنے والے ہوتے بیشتر ہین لوگ بازاری
یہ ہنگامی تو ہنگامی ہین لیکن مجھکو یہ ڈر ہے / کہین رخصت نہ ہو جائے وطن والون سے خودداری
کیا اصرار سب نے پر نہ بولے کچھ بھی سر سید / کہ ان کامون سے رہتی تھی انھین دنیا مین بیزاری
سب اپنی اپنی رائین دیکے جب خاموش ہو بیٹھے / اُٹھے اپنی جگہ سے آخرش مسٹر ملیباری

بگفت آن مرد دانا اے مرا یاوس گردانند
نظامِ مالوی ولاجپت افعال شر دانند

(تنظیم)

فسادات شنگھائی کی حقیقت

چینی لیڈرون کا اعلان عام

کثیر التعداد مشاہیر و مدبرین چین کی دستخط سے مندرجہ ذیل اعلان عام شنگھائی کے ۳۰ مئی کے کشت وخون کے متعلق شائع ہوا تھا۔

شہر شنگھائی کی خاص سڑک نانکنگ روڈ پر ۳۰ مئی کو چینی باشندون کا جو کشت و خون شنگھائی میونسپل کونسل کے برطانوی پولیس والون کے ہاتھون ہوا ہے اُس سے نہایت تشویشناک حالت رونما ہو گئی ہے جسکی تمامتر ذمہ داری کونسل مذکور پر ہے ۔ قابل وثوق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ پولیس نے بیوجہ نہایت چیرہ دستی سے کام لیا ہے۔

ہجوم پر گولیان کیون چلائی گئین

ہم عوام الناس کی آگاہی کے لیے مندرجہ ذیل معقول باتین اُن کے گوش گزار کرتے ہین۔ اُسدن جاپانیون کی زیادتی سے ایک چینی مزدور کے ہلاک ہو جانے کی وجہ سے چینی طالبعلمون نے نو آبادی پر حب الوطنی مظاہرہ کی قسم سے ایک غیر امن شکن جلوس نکالا اگر ان کے اس فعل سے نو آبادیات کے کسی قانون کی خلاف ورزی ہوئی تھی تو انکے خلاف باضابطہ قانونی کارروائی عمل مین لائی جا سکتی تھی۔ صرف جلوس نکالنے سے کسی صحیح الدماغ انسان کو یہ نہ سمجھ لینا چاہیے کہ یہ لوگ شنگھائی مین رہنے والی غیر ملکی آبادی کے مخالف تھے یا وہ بالشویک تھے یا ان کا ارادہ پولیس کے تھانہ پر حملہ آور ہونے کا تھا۔ (تنظیم)

۷۸۶

ہفتہ وار

صداقت

چہارشنبہ ۲۹ر جولائی سنہ ۱۹۲۵ء

عشرۂ محرم

یہ مختصر سا مضمون ایک مسلمان طالب علم نے ہمارے پاس بغرض اشاعت بھیجا ہے۔ ہم اس پر جوش و پر خلوص مضمون کی قدر کرتے ہین اور حسب ہدایت بغیر نام کے مضمون ایڈیٹوریل کالم مین شایع کرتے ہین۔ ایڈیٹر

محرم کا مہینہ غم و الم کا مہینہ ہے اسکی مذہبی اور تاریخی عظمت سنہ ۶۰ھ سے شروع ہوتی ہے جبکہ حضرت امام حسین علیہ السلام کربلا کی تپتی ہوئی سرزمین پر بھوکے پیاسے شہید کیے گئے، سامنے نہر فرات کا پانی موجین مارتا ہوا نظر آتا تھا چرند، پرند سب اپنی پیاس بجھاتے تھے لیکن اشرف المخلوقات انسانون کا ایک بے خانمان گروہ تشنگی کا شکار ہو رہا تھا، ان مظلومون کو نہر کے کنارے تک پہونچنا تو کہان نصیب تھا، پانی کی جھلک دیکھنا بھی ایسا سخت جرم تھا کہ جس کی سزا مین تلوار کا پانی اور نیزون کا چمکتا ہوا پھل ملتا تھا۔ چھوٹے چھوٹے بچے شدت تشنگی سے بیقرار تھے، بدنصیب عورتین خیمون کے اندر ہو کی پیاسی، اپنے پھولون کے مرجھانے کا تماشا دیکھتی تھین، مردون کے لیے ایک طرف تلوار کی آنچ تھی اور دوسری طرف ہوا کے گرم جھونکے جس سے پیاس کا غلبہ دمبدم بڑھتا جاتا تھا آخر مظلوم جماعت کے تمام مرد تیغ جفا سے شہید کر دے گئے۔ محترم خواتین اسیر کر کے دربار یزید مین لائی گئین اور صرف ایک بیمار و ناتوان لڑکا اُس لٹے ہوئے قافلے کا قافلہ سالار تھا۔

اس دردانگیز سانحہ کی یادگار محرم کی دسوین تاریخ ہے اور اسی وجہ سے اس تاریخ کو تمام مسلمان مختلف طریقون سے اپنے دلی رنج و غم کا اظہار کرتے ہین۔ ہندوستان کے مسلمان تعزیے بناتے ہین علم نکالتے ہین مرثیے پڑھتے ہین غرض جس طرح بھی ممکن ہوتا ہے اپنے رسول کے نواسے کا ماتم کرتے ہین جو فوج یزید کے ہاتھون ظہر کی نماز کے وقت سربسجدہ شہید ہوا تھا ایران مین ڈرامے کی طرح اس سانحہ کا پورا نقشہ اتارتے ہین اور اس ہیبت ناک منظر کی ایک جیتی جاگتی تصویر کھینچکر دل کی حسرت نکالتے ہین مذہبی حیثیت سے ممکن ہے یہ فعل مستحسن نہ ہو اور یقیناً مستحسن نہین لیکن اس سے اُس خلوص اور عقیدت کا پتہ چلتا ہے جو مسلمانان ایران کو حضرت امام حسین علیہ السلام سے ہے۔ تعزیہ بنانے کو اکثر مذہبی علما بدعت سیئہ سمجھتے ہین لیکن اس کا رواج کچھ ایسا عام ہوگیا ہے کہ اکثر ہندوستانی خوش اعتقاد مسلمان اسے جزو ایمان کی طرح مقدس سمجھنے لگے ہین۔ چاہے تعزیہ داری شرعی حیثیت سے گناہ ہو یا ثواب لیکن سال مین ایک مرتبہ اسی ذریعہ سے اُس برگزیدہ ہستی کی یاد تازہ ہوجاتی ہے جسکو کربلا مین ایک مسلمان کہلانے والے شقی القلب کے ہاتھون شہادت نصیب ہوئی تھی۔

ہندوستان مین تعزیہ داری کا رواج ایسا عام ہوگیا ہے کہ بعض ہندو قوم کے افراد بھی اُسی عزت و احترام کے ساتھ اس رسم تعزیت کو ادا کرتے ہین۔ جس طرح مسلمان بلکہ بعض صورتون مین اُن کا اعتقاد مسلمانون سے بھی زیادہ ہوتا ہے۔

لیکن دور حاضرہ کی پیچیدگیون نے ہندوؤن اور مسلمانون مین نااتفاقی کی ایسی خلیج حائل کر رکھی ہے کہ جہان اور موقعون پر باہمی تصادم کا اندیشہ رہتا ہے وہان اس غم و الم کے موقع پر بھی قدم قدم پر کھٹکا لگا رہتا ہے شدھی و تبلیغ نے ہندوؤن یا مسلمانون کو کوئی نمایان فائدہ پہونچایا ہو یا نہ پہونچایا ہو۔ لیکن اس نقصان عظیم مین تو ضرور مبتلا کر دیا کہ دونون قومون کے دل ایک دوسرے سے اس طریقے سے جدا ہو رہے ہین گویا پھر کبھی نہ ملین گے۔ اس کی ذمہ داری زیادہ تر طرفین کے ان نمائشی اور خود غرض لیڈرون پر ہے جو اپنے فائدے کو قوم کی بھلائی پر ترجیح دیتے ہین اور ٹٹی کے آڑ سے شکار کھیلنے کو اپنی پالیسی کی معراج سمجھتے ہین۔

سُنا ہے کہ الہ آباد مین کلکٹر ضلع نے باہمی فساد کے اندیشے سے ۱۲ر محرم تک کے لیے دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ کر دیا ہے۔ آخر ہندوستان مین وہ دن آگیا کہ کوئی قوم اپنی مذہبی رسم بھی بغیر حکام وقت کی دست اندازی کے نہین ادا کر سکتی۔ کیا ہندوؤن اور مسلمانون کے لیے یہ نکتہ باعث عبرت نہین۔

وزیر ہند کی تازہ تقریر

۱۷ر جولائی سنہ ۱۹۲۵ء کو لندن کے ملٹن اے مین لارڈ برکن ہیڈ نے ایک دوسری تقریر کی اور اسمین اپنی دار الامرا کی تقریر کی بابت کہا کہ اس پر خوب غور کر لیا گیا تھا اور دونون ایوانون مین بلا اعتراض منظور و تسلیم کر لی گئی تھی اور لیبر و لبرل جماعتون کے حامیون نے اس کے خاص خاص اصول کی تائید کی تھی، اس تقریر کے دوران مین آپ نے فرمایا

”مین ہندوستانی معترضین سے یہ کہونگا کہ یہ سمجھ لین کہ جو کچھ مین نے دار الامرا مین کہا ہے وہ صرف میری ہی جماعت کی غور کردہ پالیسی نہ تھی بلکہ وہ برطانوی قوم کی تمام جماعتون کا متفقہ غور کردہ فیصلہ تھا اگر ہندوستانی اتحاد عمل کے لیے آمادہ ہین اور وہ ایمانداری اور خلوص دل و نیت کے ساتھ نظام دستوری کے بنانے مین کوشش کرنے کے لیے تیار ہین تو ہم بھی ملنے کے لیے راضی ہین اُن کے لیے دروازے بند نہین لیکن اسکے برعکس وہ ہمارے بنائے ہوئے نظام دستوری کو غیر موثر کرنے اور توڑنے پر تلے ہوئے ہین تو اُن کے لیے بہت کم دروازے کھلے ہوئے ہین۔ اور یہ برطانیہ قوم کا قطعی ارادہ ہے۔

صاحب وزیر ہند نے کل برطانیہ کی طرف سے مشترکہ طور پر جو جواب دیا ہے اسکے متعلق ہم کوئی جواب نہین دیسکتے اگر ہم جواب دینے کے قابل ہوتے تو غالباً ایسی دھمکی ہمکو نہ دیجاتی۔ ہم اپنی کمزوری کا احساس کرتے ہین ہم اپنی نااتفاقی اور آپس کی زور آزمائی سے پیدا کردہ ناتوانی کے بیمار ہین۔ ہم ایک دوسرے کو نقصان پہونچانے کے خیال سے اپنے ہی کو کمزور کر رہے ہین۔ کاش ہم ان تفرقات سے بچکر تمام ہندوستان کی طرف سے اس دھمکی کا جواب دے سکین۔

مہاتما گاندھی نے اپنی شخصیت کو سوراجیہ پارٹی کے سپرد کر کے کانگریس اُنکے ہاتھون مین دیکر مشترکہ جد و جہد کے لیے اچھی فضا پیدا کر دی ہے، موقعہ ہے کہ ماڈریٹ لیڈران اور لبرل کارکنان بھی کچھ آگے بڑھکر سوراجیہ پارٹی کا ہاتھ مضبوط کرین اور سوراجسٹ بھی اُنکی طرف بڑھکر اونکا استقبال کرین۔ اور اس طرح وزیر ہند کی اس دھمکی کا جواب دینے کے قابل ہو جائین۔

ہندو مسلم جماعتون کو ٹھنڈے دل سے اس وقت غور کرنا چاہیے کہ انکی ضد اور فضول کوششون سے ملک کا کسقدر نقصان ہو رہا ہے اس سودے مین نقصان زیادہ اور نفع بہت ہی کم ہے۔ جس ہندوستان مین سنہ ۱۹۲۴ء کی رپورٹ کے مطابق ۲۵۸۰۷ آدمی جنگلی جانورون کا نوالہ بنگئے اور ۱۹۹۹۰ اشخاص سانپون کے زہر کے نذر ہوگئے اور کسی کو کانون کان نہ خبر ہوئی اس ہندوستان مین چند ہندون کا مسلمان یا کچھ مسلمانون کا ہندو بنجانا کیا قیمت رکھتا ہے۔ جس ہندوستان مین ہزارون بچے تعلیم و پرورش کی کمی سے جاہل۔ رہتے اور قبل از وقت مرجاتے ہین جہان کی سیکڑون عورتین اور مرد پیٹ کے لیے ہزارون گناہ کرتے ہین وہان اس لڑائی سے کیا فائدہ ہو سکتا ہے۔ اس لڑائی سے حکمران جماعت فائدہ اُٹھاتی ہے۔ اس لیے آپ عقل سے کام لیکر ان جھگڑون کو دور کر کے ملکی آزادی کی کوشش مین شریک ہو جایئے

خدا کرے کہ ہم سب ایک مرتبہ پھر متحد ہو کر اپنے مطالبات پیش کر سکین

گناہ کی شرکت

پانڈیچری مین ریفیون کے مقابلہ کے لیے فوج بھرتی ہو رہی ہے اور غالباً جلد بھرتی شدہ اشخاص روانہ ہونگے۔ حالانکہ اہل ریف نے ہندوستان کا کچھ نہین بگاڑا ہے وہ اپنی آزادی کے لیے جنگ کر رہے ہین۔ ہندوستان کے لیے یہ بات باعث شرم ہے کہ وہ اپنی آزادی کے لیے کوشش بھی نہین کرتا ہے بلکہ دوسرون کی آزادی مٹانے کے لیے ایک آلہ ثابت ہوتا ہے۔ سچ ہے غلامی سب سے بڑا عیب اور کمزوری سب سے بڑا پاپ ہے۔ اگر ہم آزاد ہوتے تو ہرگز اس ذلت کو نہ برداشت کرتے کہ پانڈیچری مین ریفیون کے خلاف فوج بھرتی کیجائے گو اب بھی ہم اس بھرتی کے خلاف آواز اٹھا سکتے ہین لیکن ہمکو آپس کے جھگڑون سے کہان فرصت۔

ہندو مسلم اتحاد اور لالہ لاجپت راے

اپنے اخبار ”دی پیپل“ کی تازہ ترین اشاعت مین لالہ لاجپت راے ہندو مسلم اتحاد تحریر فرماتے ہین کہ مین تہ دل سے چاہتا ہون کہ ہندو مسلمان آپسمین ایک دوسرے سے دوست کی طرح محبت کرنے لگین لیکن کیا ایسا ممکن ہے؟ ہان صرف اپنے اپنے ذاتی مفاد کی حفاظت کی بنا پر ضرور ممکن ہے لیکن صرف انفرادی طور پر تاریخ ہمکو سکھلاتی ہے کہ جماعتین اور اقوام و ملل آپسمین کبھی ایک دوسرے کو (ہمیشہ کیلیے) محبت نہین کیا کرتین۔ برطانوی لوگ کہتے ہین کہ وہ ہندوستان اور ہندوستانیون سے محبت کرتے ہین ایک امریکن خاتون نے مجھ سے کہا کہ وہ مجھ سے زیادہ ہندوستان کو عزیز رکھتی ہین مین نے اُن کا شکریہ ادا کیا اور یہ طنزیہ فقرہ کہے بغیر نہ رہ سکا کہ اگر انکا بیان صحیح ہے تو میرے لیے بجز خودکشی کے اور کوئی چارہ نہین، لیکن ہم برطانوی بیان کو صداقت پر مبنی نہین سمجھتے اور محبت کے جذبہ سے ہم ان کے بیان پر لبیک نہین کہتے جس کی لاٹھی اسکی بھینس ایک قانون ہو سکتا ہے لیکن اسکو انصاف نہین کہا جا سکتا۔ ہم انصاف چاہتے ہین لیکن ہم جانتے ہین کہ ہم اپنے لیے انصاف اسوقت تک نہین حاصل کر سکتے جب تک ہمارے مطالبہ کی ممد و معاون کوئی ایسی چیز نہ ہو جس سے برطانیہ خود اپنی مفاد کی غرض سے ہمارے مطالبات منظور کرنے پر مجبور نہ کر دی جاے۔ ہندو مسلمانون کے اتحاد کا سوال دوسری سطح پر ہے لیکن واقعی چھان بین کی جاے تو اس کا بھی یہی نتیجہ نکلیگا کیا ہندو اور مسلمان صدیون تک ایک دوسرے کا سر نہین پھوڑتے رہے؟ کیا ان صدیون مین بے شمار گیلن خون نہین بہایا گیا کیا یہ ایک دوسرے سے محبت کرنے لگے ہین؟ انکی آنکھون سے پردہ اس وقت تک نہ ہٹیگا جب تک العین اسکا حق الیقین نہ ہو جاے کہ ان دونون کا مفاد اس مین ہے کہ وہ ایک دوسرے کے دوست بنین نہ کہ اسمین کہ وہ ایک دوسرے کے مخالف رہین۔ جب وہ آپسمین دوست بن جائین گے اور اسکا عملی ثبوت بھی دیدینگے اس وقت آپس کی محبت کا قانون الخیق ایک بنا دیگا اس

مہاتما گاندھی کے نام چینی حکومت کا تار

کلکتہ ۲۱ جولائی۔ آج مہاتما گاندھی کو کنٹن (چین کا پایہ تخت) کی نیشنل گورنمنٹ کی طرف سے ایک تار موصول ہوا ہے جو تمام دنیا کے لوگوں کے نام ہے ذیل میں اس کا خلاصہ درج کیا جاتا ہے۔

جو شخص مشرق اقصےٰ میں واقعات کی رفتار کا مطالعہ کرتا رہا ہے اس نے یہ محسوس کیا ہوگا۔ کہ چین میں اسکی موجودہ بین الاقوامی حیثیت کے خلاف ایک بے چینی پھیل رہی ہے آپ یہ سمجھتے ہوں گے کہ یہ بے چینی چند غیر مطمئن افراد کی کوششوں کا نتیجہ ہوگی۔ سچ یہ ہے کہ آپ اس مسئلہ پر جو نہ صرف چین کے لاکھوں نفوس کے فلاح و بہبود سے تعلق رکھتا ہے بلکہ جس پر ہماری معاشی اور سیاسی بہتری کا بھی دارو مدار ہے ایسا خیال کرنے میں غلطی پر ہیں۔ چین اب بیدار ہوگیا ہے اور یہ اچھی طرح سے سمجھ گیا ہے کہ وہ ایک آزاد ملک نہیں ہے۔ ”جنگ افیون“ کے وقت سے چین میں تاریکی کا زمانہ شروع ہوتا ہے اور وہ ایسا زمانہ تھا جبکہ دول نے ہمارے ملک پر صلحناموں کا ایسا جال بچھا دیا جو ہماری معاشی اور سیاسی ترقی میں حائل ہے ہمارے ہم ملکوں کا بیدار شدہ طبقہ ان صلحناموں کو بجز عدم مساوات، نا انصافی، اور خلاف انسانیت کے اصول کے اور کسی چیز پر مبنی نہیں سمجھتا ان صلحناموں کی رو سے جو ہمارے قومی انحطاط کے زمانہ میں ہم پر عائد کیے گئے ہیں۔ چین کے تمام راستوں کی کنجیاں غیر ملکی حکومتوں کے ہاتھ میں آجاتی ہیں جسکی وجہ سے اسے اپنی درآمد و برآمد کا انتظام ناممکن ہو جاتا ہے۔ چین کو اپنے تجارتی معاملات میں کوئی دخل نہیں ہے۔ آپ خود اپنے ملک کے متعلق کیا خیال کرینگے جہاں آپکے ہم قوم ملک کے اندر اور باہر آمد و رفت نہ رکھ سکیں ہمارے بندرگاہ جو صلحنامی بندرگاہوں کے نام سے موسوم ہیں، غیر ملکی حکومتوں کے ہاتھ میں ہیں شنگھائی بالکل ہی غیر ملکی حکومتوں کے قبضہ میں ہے صورت یہ ہے کہ ایک سلطنت دوسری سلطنت کے اندر ہے جو چینی قوانین کے ماتحت نہیں بلکہ غیر ملکی سلطنتوں کے زیر حکومت ہے، عدالتوں کا انتظام غیر ملکی اپنے مفاد کے لحاظ سے کرتے ہیں ہمارے سمندروں پر اس طرح پہرہ ہے کہ کبھی کوئی چینی اپنے ملک کے اندر یا باہر نہیں جاسکتا۔ ان کے علاوہ آپ نے غیر ملکیوں کے مراعات اور قونصلوں کے دائرہ اثر نیز اور بہت سی ایسی باتوں کے متعلق سنا ہوگا۔ ہمارے یہاں کے لوگ جو بڑے بڑے شہروں میں رہتے ہیں اپنے روزانہ تجربہ کے بنا پر خوب جانتے ہیں کہ ان مراعات اور دائرہائے اثر کا کیا مطلب ہے۔ انہی مراعات اور دائرہائے میں ہماری اندرونی مشکلات کا راز پنہاں ہے نیز ان فوجی اشخاص کی بنا کے وجود بھی جو ملک کے اندر نفاق و فساد کا باعث ہیں انہی مراعات میں ملیگی جن سے انھیں امداد و اعانت ملتی رہتی ہے، یہیں سے ہماری آزادی اور ہماری مقبول عوام تحریکات کے خلاف سازشیں کی جاتی ہیں اور یقیناً کوئی نہ کوئی شہنشاہی طاقت یا انکے مقامی کارکن ان سازشوں کے بانی کار ہیں، ہم قومی خیالات والوں کے دلوں میں عسکریت کا مفہوم گذشتہ چند سالوں سے اس اثر و اقتدار کے ساتھ مل جل گیا ہے جو شہنشاہی طاقتوں نے چین پر قائم کرلیا ہے ہمیں یقین ہے کہ جب تک یہ غیر مساویانہ عہدنامے قائم رہینگے چین کو اپنے گھر کا انتظام کرنا نصیب نہ ہوگا۔ اس لیے ہمارا یہ مطالبہ ہے کہ ہماری بین الاقوامی حیثیت کو بدل کر دوسری قوموں کے ساتھ مساویانہ بنیاد پر قائم کر دیا جائے ہماری قوم کوئی ایسی چیز نہیں مانگتی جو دوسروں کو دینے کو تیار نہ ہو یعنی بین الاقوامی تعلقات میں مساوات اور اپنے شہنشاہی حقوق کے استعمال کی آزادی مانگتی ہے اس مقصد کے حصول کے لیے غیر ممالک کے حقوق، بدیشی عدالتیں اور اقتصادی حقوق جو کہ اپنی نوعیت میں یکطرفہ ہیں، سب منسوخ ہونا ضروری ہیں ہمارا مطالبہ ہے کہ بحری محاصل ہماری قوم کو واپس ملنا چاہئیں تاکہ قوم کو ایسی اقتصادی پالیسی اختیار کرنے کا موقعہ مل سکے جس سے ہم اقتصادی ترقی کر سکیں ہم اپنی گھر کی کنجی مانگتے ہیں غیر مساویانہ عہدناموں کی تنسیخ فوراً ان خراب جڑوں کو کاٹ دیگی جو تمام ہماری خرابیوں کی پرورش کر رہی ہیں ہمارے ملک پر سے غیر ممالک کی سیاسی حیثیت کے دور ہو جانے کا یہ نتیجہ ہوگا کہ چین میں مختلف طاقتوں کی باہمی رقابتیں بھی دور ہو جائیں گی۔

اے اہل عالم تم اپنے ملک میں رہنے والے مٹھی بھر شہنشاہیت پسند اور اقتدار پرست لوگوں کے کہنے سے غلط راستہ اختیار نہ کرو۔

ہمارے ملک چین کی عنان رہبری چند شورش پسندوں کے ہاتھ میں نہیں ہے جن کے متعلق یہ سمجھا جاتا ہے کہ وہ تو غیر ملکی لوگوں کے خلاف کارروائی کیا ہی کرتے ہیں چین اس لیے اٹھ رہا ہے اور بیدار ہو رہا ہے کہ وہاں کے باشندوں میں بے درد تجارتی منافع حاصل کرنے والوں کے ناروا اور غیر منصفانہ سلوک کے خلاف گہرے جذبات پیدا ہوگئے ہیں چین اب اس بے راہ روی اور بے انصافی کا متحمل نہیں ہوسکتا۔ چین تم سے انصاف کے لیے اپیل کرتا ہے ہمارے ملک کے مشہور مقامات میں حال ہی میں جس طرح کشت و خون کیا گیا ہے اس طرح ہم سب کو بیخ و بن سے اکھیڑ کر نہیں پھینکا جاسکتا بلکہ اس سے تو ہماری شہنشاہیت سے آزاد ہونے کی کوششوں میں اور اضافہ ہوگا جس کے حاصل کرنیکے طریقہ کو ہمارے دور اندیش اور دانشمند ترین لوگ بھی بمشکل تبلا سکتے ہیں اے اہل عالم ہم آپ سے انصاف کی اپیل کرتے ہیں آپ ہماری مدد کیجیے کہ ہم اس بری چیز کو جس کا نام ”غیر مساویانہ عہدنامے“ ہیں دور کر سکیں۔

(کنٹن کی قومی حکومت کے کمشنر ان صیغہ خارجیہ) (ہمدرد)

آل مسلم پارٹیز کانفرنس

آل مسلم پارٹیز کانفرنس کا اجلاس ۲۴ جولائی سنہ ۱۹۲۵ء کو نواب محمد اسمٰعیل خان بیرسٹر ایٹ لا و ممبر لیجسلیٹو اسمبلی کی زیر صدارت منعقد ہوا۔

ہندوستان کے تمام علاقوں سے تقریباً دو سو نمایندگان شریک ہوئے اور تین دن کے طویل بحث و مباحثہ کے بعد کانفرنس نے صرف تین قرار دادیں پاس کیں (۱) آل انڈیا تنظیم کمیٹی بنانے کے متعلق فیصلہ کیا گیا جو تنظیم کے پروگرام کی بعض دفعات کو عملی جامہ پہنائیگی۔ اس قرارداد پر تمام نمایندوں نے انتہائی خوشی و مسرت کا اظہار کیا۔ (۲) دوسری قرارداد ایک عارضی کمیٹی بنانے کے متعلق تھی جو تنظیم کمیٹی کے لیے قوانین و ضوابط مرتب کریگی نیز ابتدائی مراحل بھی وہ طے کریگی اس کمیٹی میں چھبیس ۲۶ ممبر ہیں جس میں ہر خیال اور ہر طبقہ کے لوگ شریک ہیں مولانا سر رحیم بخش صاحب اسکے صدر اور ڈاکٹر کچلو اسکے سکریٹری منتخب ہوئے ہیں انکو یہ اختیار ہے کہ اس کمیٹی کے ارکان کی تعداد میں اضافہ کریں فی الحال اس کمیٹی کا صدر مقام امرتسر رہیگا۔ (۳) تیسرے رزولیوشن میں حکومت کی اس تجویز کی مخالفت کی گئی جس میں اس نے موپلوں کے اہل و عیال کو انڈمان منتقل کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

منظور شدہ تجویزوں کی فہرست

تجویز (۱) (الف) اس کانفرنس کی رائے میں اس امر کی ضرورت ہے کہ مسلمانان ہند کی فلاح و بہبود کے لیے جسقدر کام مختلف شعبوں میں اس وقت ہو رہا ہے اسکو اشتراک عمل یا تقسیم کار کے اصول پر منضبط کیا جائے اور کام کرنے والی جماعتوں کے تصادم کو رفع کرنیکی کوشش کیجائے۔

(ب) اس کانفرنس کی رائے میں ضروری ہے کہ مسلمانان ہند کی تنظیم کے لیے ایک آل انڈیا مسلم جماعت قائم کیجائے جو دوسری جماعتوں کے ساتھ اشتراک عمل سے یا تنہا اپنے مقاصد کے حصول کے لیے ایسے طور سے کام کرے کہ کسی دیگر اسلامی جماعت کے ساتھ تصادم نہ ہو۔

(ج) اس کانفرنس کی رائے ہے کہ اس آل انڈیا جماعت کو تبلیغ اسلام تحفظ مساجد و اوقاف اقتصادی فلاح ترقی اور مذہبی تعلیم کی اشاعت کے مقاصد کو پورا کرنے کے لیے فوراً عملی کام شروع کرنا چاہیے۔

تجویز (۲) یہ کانفرنس اس آل انڈیا مسلم جماعت کے لیے جس کا قیام بروئے تجویز ۱ منظور ہوا ہے حضرات ذیل کو بطور ایک عارضی کمیٹی جماعت مذکورہ مقرر کرتی ہے اور کمیٹی مذکور کو اختیار دیتی ہے کہ اغراض و مقاصد مندرجہ تجویز ۱ کی تعمیل کے لیے جماعت مذکورہ کے قواعد و ضوابط اور اسکیم مرتب کرے۔ ممبر بنائے اور دیگر عملی کارروائی کرے اس کمیٹی کا کورم ۷ ہوگا اس کمیٹی کو اختیار ہوگا کہ حسب ضرورت اپنے ارکان میں اضافہ کرے اور اس کمیٹی کا عارضی صدر دفتر امرتسر میں ہوگا۔

اسماء ارکان عارضی کمیٹی

صدر — حاجی مولوی سر رحیم بخش صاحب کے سی آئی ای

معتمد — ڈاکٹر سیف الدین کچلو

(۳) کنور عبد الوہاب خانصاحب رئیس مدار کر ضلع نلگنڈہ نائب صدر تبلیغ اسلام

(۴) مولوی غلام محی الدین خان وکیل سکریٹری انجمن حمایت اسلام لاہور

(۵) خانصاحب شیخ عبد العزیز جنرل سکریٹری انجمن حمایت اسلام لاہور

(۶) مولانا عبد الماجد صاحب بدایونی ناظم جمعیۃ علماء صوبہ متحدہ

(۷) ملک برکت صاحب وکیل نائب صدر مسلم لیگ پنجاب

(۸) سید جالب صاحب ایڈیٹر اخبار ہمدم لکھنو

(۹) خواجہ غلام یسین صاحب بیرسٹر ایٹ لاء امرتسر

(۱۰) سید ظہور احمد وکیل سکریٹری آل انڈیا مسلم لیگ لکھنو

(۱۱) شیخ صادق حسین بیرسٹر ایٹ لا ایم ایل اے رئیس امرتسر

(۱۲) سید محسن شاہ صاحب وکیل سکریٹری کشمیری کانفرنس لاہور

(۱۳) میاں محمد شریف صاحب سوداگر چرم امرتسر

(۱۴) مسٹر عبد الحمید قریشی امرتسر

(۱۵) خان بہادر سر میاں محمد شفیع سی آئی ای۔ کے سی ایس آئی لاہور

(۱۶) میاں فیروز الدین صاحب امرتسر

(۱۷) نواب محمد اسمٰعیل خان بیرسٹر ایٹ لا۔ ایم ایل اے رئیس میرٹھ

(۱۸) مولوی محمد عبد اللہ صاحب بی اے سکریٹری جمعیۃ دعوت و تبلیغ اسلام لاہور

(۱۹) چودہری ظفر اللہ خان صاحب بیرسٹر ایٹ لا لاہور

(۲۰) ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب لاہور

(۲۱) راجہ غضنفر علی خان بی اے۔ ایم ایل اے پنڈ دادن خان

(۲۲) مولانا ظفر علی خان مالک روزانہ زمیندار

(۲۳) خواجہ عبد الرحمن غازی سکریٹری مجلس الخلافت پنجاب لاہور

(۲۴) چودہری افضل حق ایم ایل سی ضلع ہوشیارپور

(۲۵) مولوی اظہر علی صاحب ایم ایل سی ضلع ہوشیارپور

(۲۶) میر غلام بھیک صاحب نیرنگ وکیل جنرل سکریٹری آل انڈیا جمعیۃ تبلیغ الاسلام

(۲۷) مسٹر عبد العزیز بیرسٹر ایٹ لا پشاور

تجویز (۳) یہ کانفرنس نہایت زور کے ساتھ گورنمنٹ کی اس پالیسی کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرتی ہے جس کے باعث جزیرہ انڈمان میں موپلاؤں کی ایک آبادی قائم کیجارہی ہے اور جس کا لازمی نتیجہ جنوبی ہند کے موپلاؤں کی جلاوطنی خانہ بربادی اور انکے شیرازہ قومی کی پراگندگی ہوگی۔ (تنظیم)

محرم کی مخالفت

کلکتہ ۲۲ جولائی مالابار میں متعدد موپلوں کی طرف سے محرم کی مخالفت میں ایک تحریک جاری کی گئی ہے۔ اور اشتہارات شائع کیے گئے ہیں جن میں محرم کی مذمت کی گئی ہے اور اسکو بت پرستی سے تعبیر کیا گیا ہے۔

بیرونجات

خیبر ریلوے اور افغانی و برطانوی تعلقات

لنڈن ۲۰ جولائی ارل ونٹرٹن نے دارالعوام مین درخیبر کے ریل کے متعلق مسٹر لنیبری کے ایک سوال کا جواب دیتے ہوے کہا کہ انھین امید ہے کہ اس ریل کے جاری ہوجانے سے دولت افغانستان اور برطانیہ کے دوستانہ تعلقات مین مزید تقویت ہوگی آپ نے بتایا کہ اس ریل کی تعمیر مین افغانستان کے خلاف کوئی ارادہ مضمر نہین ہے ارل ونٹرٹن کا خیال ہے کہ اس ریل سے دولت افغانستان کو بہت زیادہ آسانی ہوجائیگی۔

علاقہ رائن کا انخلاء

لنڈن ۲۰ جولائی مینز کا ایک بحری پیام مظہر ہے کہ فرانس نے بوشان، ڈٹن ٹمبچن، بوئیر، اسٹرکراڈ کو پورے طور پر خالی کردیا ہے۔

لارڈ ریڈنگ کی واپسی ہندوستان

لنڈن۔ لارڈ ریڈنگ اور لیڈی ریڈنگ ۲۲ جولائی کو ہندوستان روانہ ہوگئین

ریاست ریف کو افغانستان کا مرتبہ دیا جائے

امیر المجاہدین ریف کی شرطین

لنڈن ۲۳ جولائی اخبار ونسیٹ منسٹر گزٹ نے مستند ذرائع سے سنا ہے کہ امیر المجاہدین ریف غازی محمد بن عبد الکریم حسب ذیل شرائط پر گفتگوے صلح کرنے کے لیے آمادہ ہین۔

(۱) ریاست ریف کا مجلس اقوام لحاظ کرکے اسکی گارنٹی کریگی ریاست مذکور کو ویسی ہی آزادی و خود مختاری دیجائیگی جیسی کہ دولت خداداد افغانستان کو حاصل ہے اور سیدی محمد بن عبد الکریم کو "امیر" کا خطاب دیا جائیگا۔

(۲) اہل ریف سلطان مراکش کی سیادت تسلیم کرلین گے۔

(۳) علاقہ جبالہ کو تمامہ علاقہ ریف مین شامل کردیا جائیگا اور دریاے درغہ کا داہنا کنارہ ریاست ریف کی جنوبی سرحد شمار ہوگی۔

(۴) ہسپانیہ کے قبضہ مین سیوطہ اور ملیلہ چھوڑ دے جائینگے نیز وہ لوہے کی کانین جو ملیلہ کے جنوب مین ہین وہ مع استحکامات متعلقہ ہسپانیہ کے قبضہ مین رہین گی۔

(۵) ریاست ریف کو فوج کی ایک محدود تعداد رکھنے کی اجازت ہوگی۔

رابغ پر امیر علی کی زبردست شکست

مصری اخبار اللواء ناقل ہے کہ امیر علی کے فوجی افسر شریف شاکر نے کثیر التعداد سپاہ بھیجکر رابغ آنا رنٹے اور ایکا یک رابغ پر حملہ آور ہونے کا ارادہ کیا تھا کہ اسکی اطلاع نجدی فوجی افسر کو مل گئی اور اس نے رابغ کی کمین گاہ مین اپنی سپاہ کو چھپادیا شاکر نے میدان خالی سمجھکر رابغ پر امیر علی کی سپاہ اُتار دی اور جونہی وہ رابغ پر قبضہ کرنے کے لیے آگے بڑھی نجدیون نے اسکو چارون طرف سے گھیر لیا اور سب کو تیغ کے گھاٹ اُتار دیا۔

لارڈ کرزن کا ترکہ

لنڈن ۲۲ جولائی لارڈ کرزن نے اپنے وصیت نامہ مین ٹیٹرشل کیل، لنکن شائر اور بوڈلم کیل جو سیکس مین واقع ہین قوم کو وقف کردے ہین۔ لارڈ کرزن نے اپنی وفات پر ۳۲ لاکھ دس ہزار روپیہ چھوڑا ہے۔

ہندوستان

ریاست گوالیار کا انتظام

گوالیار ۱۸ جولائی ریاست گوالیار کے غیر معمولی گزٹ مین اعلان کیا گیا ہے کہ ریاست گوالیار کا انتظام ایک کونسل کی زیر نگرانی کیا جاے گا۔ جس کی صدر بڑی مہارانی ہونگی۔

کوچین کی خواتین کا مطالبہ

کوچین ۱۹ جولائی کوٹم کولم کی عورتون نے دیوان اور مہاراجہ کوچین کی خدمت مین ایک طویل میموریل روانہ کیا ہے جسمین ان سے مطالبہ کیا ہے کہ ڈاک رجسٹری اور دیگر محکمون مین عورتون کو کافی تعداد مین مقرر کیا جاے۔

آل پارٹی کانفرنس

ناگپور ۲۰ جولائی آل پارٹی کانفرنس کا جلسہ مسٹر بی کے بوس کی زیر صدارت منعقد ہوا جسمین لبرل پارٹی، اندمی پنڈنٹ اور بعض سوراجی شریک ہوے کانفرنس نے ناگپور مین ووٹرون کی ایک کانفرنس اس غرض سے طلب کی کہ یہ فیصلہ کیا جاے کہ آیا اصلاحات کو بچانے کے لیے وزارت قبول کرلیجاے۔

مسٹر آصف علی کے خیالات

دہلی مسٹر آصف علی بیرسٹر (سوراجی) کہتے ہین کہ کانگریس کی قیادت سے مہاتما گاندھی کی دست برداری اور پنڈت موتی لال نہرو کی عنان کانگریس کو اپنے ہاتھ مین لینے پر آمادگی قدیم مغربی طریقہ پر واپسی کی ایک علامت ہے جو مغربی دماغون مین آسانی سے سمجھ مین آسکتی ہے۔ یہ لارڈ برکن ہیڈ کی تقریر کا بہترین جواب ہے جب تک ہم مغربی طریقہ کو بالکل نہ چھوڑ دین اسوقت تک ہمین اسی طریقہ پر عمل کرنا چاہیے جو انگلستان کو آسانی سے سمجھ مین آسکے۔

مالابار تین سو اچھوت خاندان عیسائی ہوگئے

انڈین سوشل ریفارمر لکھتا ہے کہ سابق ۶ ماہ مین مالابار کے تین سو اچھوت خاندان عیسائی ہوگئے۔

لالہ جیون داس کی درخواست رحم نامنظور

کوہاٹ کی تازہ اطلاع مظہر ہے کہ لالہ جیون داس سکریٹری سناتن دھرم سبھا کوہاٹ نے چیف کمشنر صاحب کی عدالت مین درخواست رحم داخل کی تھی جو نامنظور کردی گئی۔

حضور نظام کی طرف سے ڈنر

اسکندرآباد حضور نظام نے ۲۰ جولائی کی رات کو جدید ریزیڈنٹ کو ایک ڈنر دیا۔ ڈنر مین نواب سر فریدون ملک نواب سر افسر الملک۔ سر امین جنگ ولی الدولہ، فخر الدولہ، سالار جنگ وغیرہ شریک تھے

انتظامی اور عدالتی اختیارات علیحدگی

بنگلور ۲۳ جولائی حکومت میسور نے انتظامی (اگزیکٹیو) اختیارات کو عدالتی (جوڈیشل) اختیارات سے جدا کرنے کا عمل چیتل ڈرگ کے ضلع تک وسیع کرنے کے احکام نافذ کیے ہین اسکے یہ معنی ہین کہ اختیارات کی علیحدگی پر ریاست مین کچھ نہ کچھ عمل درآمد ہوا ہے۔

مقامی

جلسہ گورنمنٹ کا نہایت صریح اور بالکل صاف حکم ہے کہ آیندہ انتخابات دسمبر سنہ ۱۹۲۵ء کے پہلے ہفتہ مین ہون گے جو گورنمنٹ آرڈر کے پہلے اور آخری جملہ سے روز روشن کی طرح عیان ہے جس کا ترجمہ مندرجہ ذیل ہے:

"جناب

مجھے یہ بتلانے کی ہدایت ہوئی ہے کہ گورنر صاحب نے اپنے وزرا کے اشتراک عمل سے فیصلہ کیا ہے کہ منیوسپلٹیون کا آیندہ انتخاب عام پہلی اور دسوین دسمبر سنہ ۱۹۲۵ء کے درمیان کسی تاریخ کو (ضرور) ہونا چاہیے ...... مین استدعا کرتا ہون کہ اس ڈویژن کے ضلع افسران اور منیوسپل بورڈون کی خاص توجہ انکی طرف دلائی جاے اور ضروری انتظامات فہرست ووٹران کی ترمیم کے واسطے اس اثنا مین شروع کردے جائین...... وقت بچانے کے لیے اس خط کی ایک کاپی براہ راست افسران ضلع اور منیوسپل بورڈون کو بھیجی جاتی ہے"

اس صاف اور علانیہ اطلاع ملنے کے بعد بھی منیوسپل بورڈ کانپور گورنمنٹ سے درخواست کرتا ہے کہ انتخابات سنہ ۱۹۲۵ء کے بجاے سنہ ۱۹۲۶ء مین ہون۔ کیونکہ ٹیکس اس قدر جلد نہین وصول ہوسکتے ہین فہرستین مکمل نہین بن سکتی ہین۔ ہمارا خیال ہے کہ بورڈ نے اپنے گذشتہ جلسہ مین اس رزولیوشن کو پاس کرکے بڑی نادانی کا ثبوت دیا ہے۔ اور اس پر لطف یہ کہ وہ بھی بعد از وقت

تقرریان پروفیسر بینی پرشاد اس شہر کے تعلیم یافتہ طبقہ مین نہایت ممتاز ہین ہم انکی عزت افزائی کو کانپور کی قدر افزائی سمجھتے ہین۔ الہ آباد یونیورسٹی کی اکزیکٹیو کونسل نے آپ کو سول اور پالٹیکس کا ریڈر مقرر کیا ہے آپ آجکل انگلستان مین ہین اور ریسرچ کی تعلیم کے لیے وہان مقیم ہین آپ اس سے پہلے الہ آباد یونیورسٹی مین ہسٹری کے پروفیسر رہ چکے ہین آپ کی علمی قابلیت کی انگلستان مین قدر افزائی ہوئی ہے آپ ایم۔ اے ہین آپ مصنف بھی ہین آپ کی بعض کتابین لٹریچر مین ہمیشہ عزت کی نگاہ سے دیکھی جائین گی۔

اسی طرح یونیورسٹی نے پنڈت دیبی پرشاد شوکل سپرنٹنڈنٹ میکڈانلڈ ہندو بورڈنگ ہوس کو ہندی پروفیسر مقرر کرکے انکی قدر افزائی کی ہے آپ اٹھارہ برس تک کرائسٹ چرچ کالج مین ہندی و سنسکرت کے پروفیسر رہے ہین۔ آپ نے کئی سال رسالہ سرسوتی الہ آباد کی ایڈیٹری بھی کی ہے اور آپ ٹیکسٹ بک کمیٹی کے ممبر ہین۔

اچھوت کانفرنس مہاراجہ صاحب تردا اور مہاراجہ صاحب جہنوا کی صدارت مین کئی روز تک اچھوت ذاتون اور مہترون کی اصلاح کے لیے کانفرنس آریہ سماج ہال مین ہوئی بڑے بڑے لوگون کے لکچر ہوے اور انکو مندرون، کنوون، مدرسون، مین داخل ہونے اور انکے ساتھ انسانی سلوک کرنے کے رزولیوشن پاس ہوے۔ مگر یہ بات نہایت قابل افسوس ہے کہ بعض مقررون نے مسلمانون کے خلاف خواہ مخواہ تقریرین کین۔

تلک ہال تلک ہال میموریل سوسائٹی نے حال کے ایک جلسہ مین فیصلہ کیا ہے کہ کوئی مناسب زمین حاصل کی جاے اور مہاتما گاندھی سے اس ہال کا سنگ بنیاد رکھنے کی رسم ادا کرائی جاے۔ ہماری راے ہے کہ یہ رسم کانگریس کے موقع پر ادا ہوسکے تو نہایت مناسب ہے۔

تردید ہم پچھلے کسی پرچہ مین کانپور بولشویک مقدمہ کے ایک پانڈیچری نظر بند ملزم کی فراری کی خبر شائع کرچکے ہین ہم کو افسوس ہے کہ وہ خبر بالکل غلط تھی۔ مسٹر شرما نے ہمعصر لیڈر مین اسکی زوردار تردید کرتے ہوے لکھا ہے کہ وہ وہان موجود ہین اور انکے جلد رہائی کی امید ہے۔

نقد و تبصرہ

اثرستان

(از ماسٹر شیام سندر لال صاحب نگم)

(سلسلہ کیلیے صداقت ۵ جولائی ملاحظہ فرمایئے)۔

آج ہم ناظرین صداقت کی خدمت مین ماسٹر شیام سندر لال نگم صاحب کے مضمون کی تیسری قسط پیش کرتے ہین ماسٹر صاحب نے جس ناگوار فرض کے ادا کرنے کا وعدہ کیا تھا وہ آج ادا کر رہے ہین اس مضمون مین اثرستان کے بعض ایسے شعرون پر تنقید کی گی ہے جو ماسٹر صاحب کے نزدیک قابل اعتراض ہین۔ ہم اثر صاحب کی شاعری کے متعلق بہت اچھی رائے رکھتے ہین اور اس لحاظ سے اثرستان کو ایک قابل قدر دیوان سمجھتے ہین۔ ہین غلطیان، اس کا امکان آدمی سے ہر وقت ہے ہم ماسٹر صاحب کے اس ارشاد سے متفق نہین کہ اثر صاحب کے بعض شعر بہ آسانی بازاری مذاق سے منسوب کیے جا سکتے ہین۔ ماسٹر صاحب نے دو ایک شعر اپنے دعوی کے ثبوت مین پیش کیے ہین لیکن ہماری راے یہ ہے کہ اثر صاحب کا مذاق نہایت شستہ ہے اور ان مثالون سے اثرستان کی خوبیون پر کوئی حرف نہین آسکتا۔

(ایڈیٹر)

پچھلی قسط مین، مین اپنے ناگوار فرض کی طرف اشارہ کر چکا ہون چنانچہ آج مین اپنا وعدہ پورا کرتا ہون، بعض دوستون نے مجھ سے اس بات کی شکایت کی کہ مین نے کیون اثر صاحب کے بعض شعرون کے متعلق بازاری کا لفظ استعمال کیا، مجھکو افسوس ہے کہ میرا مطلب اس لفظ سے ادا نہ ہو سکا میرا مطلب یہ تھا کہ بعض شعر اثرستان مین ایسے بھی ہین جنکے مضامین عام ہین اور اکثر نو آموز شعر کہنے والے بھی ایسی کھلی کھلی باتین کہا کرتے ہین۔ مین یہ کبھی نہ لکھتا اگر مجھکو اثر صاحب کے شعرون سے دلچسپی نہ ہوتی۔ مین اثر صاحب کو بہت اچھا شاعر سمجھتا ہون اسی لیے انکے شعرون مین اس قسم کے اشعار دیکھنا نہین پسند کر سکتا جو انکی شاعری کی شان سے کم ہو، بہر حال اگر مین نے اپنا مفہوم ادا کرنے مین غلطی کی ہے تو اب اسکی تصحیح کرتا ہون اور اس غلط فہمی کو رفع کرنیکا خواہشمند ہون مین شاعر نہین ہون اس لیے مجھے ردیف و قافیہ اور وزن کی درستی اور نادرستی سے کچھ مطلب نہین، مین صرف اپنے مذاق پر شعر کو پرکھتا ہون اور اسکے بعد اچھا یا برا کہنے کو تیار ہو جاتا ہون چنانچہ ذیل کے اشعار مجھے اثرستان مین اچھے نہین معلوم ہوے اور اس لیے مین سمجھتا ہون کہ انہین کوئی نہ کوئی غلطی ہے

(۱)
حال دل اس بدگمان سے کیا کہون کیونکر کہون
جی مین آتا ہے کہ اک دن زہر کھا کر سو رہون

(۲)
رات فرقت کی نہین کٹتی نہ آتا ہے قرار
موت بھی آتی نہین اے مرے اللہ کیا کرون

میرے نزدیک پہلا شعر اثرستان مین رہنے کے قابل نہ تھا اس کا مذاق بالکل عام ہے، دوسرا شعر بھی اسی قسم کا ہے۔

بعیں پیچان کے کافر نے دیا صاف جواب
سائین لیجا وکہین اور دعائین اپنی

شعر اچھا ہے مگر دوسرا مصرعہ مجھے اس قابل نظر نہین آیا کہ اثر صاحب کے اپنے شعرون مین جگہ پا سکے۔

یہ طرفہ تماشہ ہے وہ خاک نشین خود ہین
جو خاک نشینون کو برباد کیا کرتے ہین

اس شعر کا مضمون میری سمجھ مین نہین آیا! ہان جب "برباد کیا کرتے تھے" پڑھتا ہون تو مطلب صاف معلوم ہوتا ہے اگر کوئی اور بات ہو تو شعر کہنے والے سمجھین۔

قتل گہ مین امتیاز حسن و الفت مٹ گیا
خون کے دھبے حناے دست قاتل مین ہے

میرے خیال مین اس شعر کی خوبی، شاعرون کے سمجھنے سے تعلق رکھتی ہے شعر بیشک اچھا ہوگا مگر مجھے اس بنا پر لطف نہین آتا کہ قتل گہ مین کوئی عورت مہندی ہاتھ مین لگاے قتل کرنے آئی تھی کیونکہ مہندی عموماً عورتین لگایا کرتی ہین۔ اگرچہ اردو شاعری مین اس قسم کے اور بھی شعر موجود ہین لیکن اب وہ زمانہ نہین رہا کہ ایک حسینہ ہاتھون مین مہندی لگاے خنجر لیے ہوے قتل گاہ مین آتے۔

مبارک ہو دل بیتاب منہ مانگی مراد آئی
ہمین جو آزماتے تھے وہ خنجر آزماتے ہین

مین نے اس شعر پر بہت غور کیا مگر یہ بات سمجھ مین نہ آئی کہ دوسرے مصرعے کا کیا مطلب ہے، عاشق کی آزمائش ہمیشہ معشوق کے خنجر آزمانے سے ہوتی ہے اور اس مصرعہ مین یہ کہا ہے کہ جو ہم کو آزماتے تھے وہ خنجر آزماتے ہین۔ معلوم ہوتا ہے کہ اثر صاحب کا یہ مطلب ہے کہ جو ہم کو آزماتے تھے وہ خنجر آزماتے ہین تاکہ ہمارا اور رقیبون کا امتحان ہو جاے، منہ مانگی مراد آئی بھی مین نے اس سے پہلے کبھی نہین سُنا ہمیشہ یہی سُنا کہ منہ مانگی مراد ملی۔ یا منہ مانگی مراد پائی، شاید میرا خیال غلط ہو۔

ناظرین ان مثالون سے نہ تو مجھے اپنی شعر فہمی کا اظہار منظور ہے نہ اثرستان پر اعتراض کرنے کا خیال ہے کیونکہ مین نے پہلے اپنے شاعر نہ ہونے کو ظاہر کر دیا ہے ممکن ہے جو باتین میلے اوپر لکھی ہین وہ سب میرے خیال کی غلطیان ہون۔ مین اثر صاحب کے کلام کو بہت اچھا سمجھتا ہون اور اسی واسطے ناظرین کو توجہ دلاتا ہون کہ ایک جلد اثرستان کی ضرور خریدین۔ اثرستان ایک نہایت اچھا دیوان ہے عزیز صاحب کا مقدمہ اور اثر صاحب کا فوٹو بھی ہے۔ اس کی قیمت معلوم نہین شائقین مرزا جعفر علی خان صاحب اثر ڈپٹی کلکٹر اناؤ سے طلب فرمائین۔ فقط۔

بقیہ مقامی

اپیل مسٹر راشنکر اوستھی ایڈیٹر برتمان کی اپیل ہائی کورٹ الہ آباد نے خارج کر دی اور مضامین کو باغیانہ قرار دیکر سزا بحال رکھی

اخبارات انتخابات کے سلسلہ مین کئی ایک اخبارات کے اجرا کی خبرین مشہور ہین، جو لوگ محض انتخاب مین کامیابی کے لیے عارضی اخبار نکالنے چاہتے ہین انکے لیے موجودہ اخبارات سے کام لینا زیادہ مناسب ہو سکتا ہے کیونکہ کانپور مین ہر خیال کے اخبارات موجود ہین۔ ہمارے خیال مین انتخاب کی جدوجہد مین اخبارات ذاتیات کی بحث مین نہ پڑین تو نہایت بہتر ہے۔ اصولی اعتراض تک کوئی مضائقہ نہین۔

مراسلت

گذارش

جناب ایڈیٹر صاحب۔ تسلیم

انور گنج وارڈ کی طرف سے بورڈ مین لالہ چنی لال گرگ (نمائندہ کانگریس) خان بہادر حافظ محمد حلیم۔ مسٹر محمد حنیف، اور شیخ محمد ابراہیم ممبر ہین۔ ان لوگون نے جو کچھ وارڈ کی خدمت کی ہے اسکے لیے ہم تہ دل سے مشکور ہین۔ ہماری اُن سے بصد ادب یہ درخواست ہے کہ وہ اپنی توجہ اس بیکس سٹرک کی طرف

(نمونہ قابل فروخت)

سمن بنا بر انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵۔ قاعدہ ۱ و ۵)

نمبر مقدمہ ۵۰۸ سنہ ۱۹۲۵ء

بعدالت اڈیشنل منصفی کانپور

فرم رامدیال مادہورام — مدعی

بنام فرم رام لال موتی لال واقع نیا گنج و جرنیل گنج شہر کانپور — مدعا علیہ

بنام (۱) موتی لال ولد رہم لال قوم مارواڑی ساکن جرنیل گنج کانپور

(۲) رام لال ولد نامعلوم قوم مارواڑی جرنیل گنج شہر کانپور

ہرگاہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابت ۵۰۰/ کے دائر کی ہے لہذا تمکو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۱۰ ماہ اگست سنہ ۱۹۲۵ء وقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جسکے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعوی کی کرو اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہارے احضار کے لیے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تمکو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہون کو جن کی شہادت پر نیز تمام دستاویزات جن پر تم اپنی جوابدہی کی تائید مین استدلال کرنا چاہتے ہو اُسی روز پیش کرو۔ تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بہ غیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۷ ماہ جولائی سنہ ۱۹۲۵ء جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم عدالت

مہر عدالت

اطلاع

(۱) اگر تم کو یہ اندیشہ ہو کہ تمہارے گواہ اپنی مرضی سے حاضر نہ ہونگے تو تم عدالت ہذا سے سمن بہ این مراد جاری کرا سکتے ہو کہ گواہ نہ حاضر ہو وہ جبراً حاضر کرایا جاے اور جس دستاویز کو کسی گواہ سے پیش کرانے کا تم استحقاق رکھتے ہو وہ اس سے پیش کرائی جاے بشرطیکہ تم خرچہ ضروری عدالت مین داخل کر کے اس امر کی درخواست گذرانو۔

(۲) اگر تم مطالبہ مدعی کو تسلیم کرتے ہو تو تم کو لازم ہے کہ روپیہ معہ خرچہ نالش عدالت مین داخل کرو تاکہ کارروائی اجراے ڈگری جو تمہاری ذات یا مال یا دونون پر ہو کرنا نہ پڑے۔

ضرور کریں اور ایک دفعہ تشریف لاکر اس سٹرک کو ملاحظہ فرمالین تاکہ اس سٹرک کی خرابی کو وہ خود محسوس کر لین۔ کہ اس سے یہان کے باشندون کو کسقدر تکلیف ہے۔ سٹرک دسمبر سنہ ۲۴ء مین ویران کی گئی تھی مگر ابھی تک اسی طرح پڑی ہوئی ہے۔ چھ ماہ ہو گئے کہ باشندگان وارڈ کی طرف سے بہ دستخطون سے ایک درخواست بھی بھیجی گئی تھی، اسکی تو خیر آپ کو خبر ہی نہ ہوگی اور بورڈ کے حکام کو اور ضروری کامون سے کب فرصت لیکن کم از کم اسکی رسید کے ہم ضرور مستحق ہین۔ ایگزیکٹیو افسر اور انجنیر صاحب بھی اگر اس موقع پر اس کا معائنہ کر لین تو بہت مناسب ہے۔

(ایک ووٹر)

مقدمہ الہ آباد مین ایک منیوسپل کلرک پر غبن کا مقدمہ چل۔ ہا تھا مگر فاضل ججان نے اس بنا پر ملزم کو رہا کر دیا کہ جہان افسران قانون قاعدہ کی پابندی کی پرواہ نہین کرتے ہین وہان ایسا ہونا ضروری ہے اور ماتحت کی غفلت مین افسران کی نگرانی کا قصور ہے، جس کے جواب دہ وہ ہین۔

بحکم بابو سروپ نراین صاحب جج بہادر دوئم کانپور

(نمونہ قابل فروخت)

سمن واسطے قرار داد امور منقح طلب

(آرڈر ۵ قاعدہ ۱ و ۵)

عدالت سب ججی دوئم کانپور
نمبر مقدمہ ۵۲ سنہ ۱۹۲۵ء

پنچم سنگہ وغیرہ　　مدعیان
بنام بالک رام وغیرہ　　مدعا علیہم

بنام (۱) بالک رام ولد رام سہائے قوم برہمن ساکن موضع باغ پور پرگنہ اکبر پور ضلع کانپور
(۲) سری مہادیو جی چند مولی سسریہ سربراہ کاری بالک رام قوم ٹھاکر ساکن موضع بیری دریاؤ پرگنہ اکبر پور ضلع کانپور

ہرگاہ مدعیان نے تمہارے نام ایک نالش بابت قبضہ و دخل تعدادی [illegible] کے دائر کی ہے لہذا تمکو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۱۴ر اگست سنہ ۱۹۲۵ء بوقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور کل امورات اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دیسکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دیسکے حاضر ہو اور جواب دہی دعوی کی کرو اور تمکو لازم ہے کہ اسی روز جملہ دستاویزات پیش کرو جن پر تم بتایید اپنے جواب دہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو۔
تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا۔
بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲۱ر ماہ جولائی سنہ ۱۹۲۵ء جاری کیا گیا۔

دستخط منصرم احمد خان
مہر عدالت　　عدالت سب ججی دوئم کانپور

ہیضہ سے جان کا بیمہ

ڈاکٹر بسرا کا

کالرا کیور

ہیضہ کے واسطے عجیب وغریب اکسیر اور دیگر پیٹ کی بیماریوں کے واسطے نہایت مفید دوا ہے

ڈاکٹر بسرا کا کالرا کیور ایسا سریع الاثر ہے کہ پہلی ہی خوراک کا اثر مریض پر جادو کی طرح ہوتا ہے۔ ہیضہ کے کیڑے جسم کے اندر ہلاک ہو جاتے ہیں اور دو ہی تین خوراک دوا دینے سے مرض کا دفعیہ ہو کر مریض کی طاقت بحال ہو جاتی ہے اور وہ بہت جلد اپنی اصلی حالت اور تندرستی پر آجاتا ہے۔ کالرا کیور ہندوستانی ہی درختوں کی جڑوں پھل پھول اور پتیوں کا مرکب ہے اس میں کوئی ایسی اجزا نہیں ہیں جو انسانی استعمال کے واسطے مضر ہوں۔

ہمیشہ ایک شیشی اپنے پاس موجود رکھیے اور اس طرح ایک خوفناک جانی دشمن ہیضہ سے اپنی جان کا بیمہ کیجیے۔

قیمت فی شیشی علاوہ محصول ایک روپیہ عہ

ملنے کا پتہ ڈاکٹر جے ایس۔ بسرا۔ کیلاش ہکان پونا

پانچ سوالوں کا صرف ایک ہی جواب

(۱) سب سے بڑی ویدک فارمیسی کا نام بتاؤ۔
(۲) آجکل اشتہاروں میں سب سے مقوی ٹونک کونسی دوا ہے۔
(۳) کاٹھیاواڑ کی سب سے پرانی ایسی لائبریری کا نام بتلاؤ جس میں ہر زبان کے اخبارات موجود رہتے ہیں۔
(۴) گجرات میں ایسے کارخانہ کا نام بتلاؤ جسکے نام پر ڈاکخانہ جاری ہو۔
(۵) کاٹھیاواڑ کے سب سے معتبر پریس کا نام بتاؤ۔

جواب آتنک نگرہ

حال کی مقوی دواؤں میں آتنک نگرہ گولیاں سب سے اعلیٰ ہیں اس دوا سے ضعیف کی جملہ شکایتیں درست ہو کر دوست حیات ہوتا ہے۔ پیٹ کی جملہ شکایتیں دور ہو جاتی ہیں خون اور منی بکثرت پیدا ہوتی ہے منی کی تمام شکایتیں رفع ہو جاتی ہیں ہر قسم کی کمزوری رفع ہو کر بدن کو نہایت درجہ طاقت توانائی حاصل ہوتی ہے۔ دماغ کو اور حافظہ کو بڑی ترقی ہوتی ہے اس دوا کی مشہوری سے اسی کے نام پر پریس۔ ڈاکخانہ۔ لائبریری وغیرہ قائم ہوئے ہیں اس دوا کی قیمت فی ڈبیہ عہ ایک روپیہ۔ پانچ ڈبیوں کی قیمت للعہ چار روپیہ۔

طلائے مینظیر واجی کرن

جام مفید بلا ضرر۔ خارجی علاج دو ہفتہ کے اندر نامرد کو مرد بنا دیتا ہے اور لاکھوں مریض شفا پا چکے ہیں۔ تعریف خلاف تہذیب۔ قیمت فی شیشی صہ پانچ روپیہ لیکن اسکے خریدار کو ایک روپیہ کی دوا کمیشن میں دیجاتی ہے مزید آگاہی کے لیے ہماری کتاب مفت منگوا کر دیکھیے۔

ویدشاستری منی شنکر گووند جی
آتنک نگرہ فارمیسی جام نگر کاٹھیاواڑ

کلکتہ کے نامی ڈاکٹر ایس کے برمن کی

پوسٹ بکس نمبر | مشہور آفاق ۴۲ سالہ مجرب ادویات | تار کا پتہ

اصلی عرق کافور

ہیضہ کی اکسیر دوا ہے اسکے استعمال سے دست وقے فی الفور موقوف ہو جاتے ہیں تشنج کی اینٹھن ہٹ جاتی ہے ہاتھ اور پیروں میں گرمی پہونچتی ہے۔ عرق کافور کے سوا ہیضہ کو روکنے والی اور کوئی دوا نہیں ہے۔ درد شکم۔ بدہضمی۔ ریاح اور نفخ کے دفعیہ کے لیے عرق کافور ہی ایک دوا ہے وقت پر فائدہ اٹھانے کے لیے ہر گھر میں اسکو موجود رکھنا چاہیے۔ قیمت فی شیشی ۶ر چھ آنہ محصول ڈاک ایک سے ۴ شیشی تک ۶ر چھ آنہ

کلوروڈائن

پیچش و مروڑ کی حکمی دوا ہے۔ اسکے استعمال سے پیچش اسہال آنوں کے دست درد شکم اینٹھن وغیرہ رفع ہو جاتے ہیں قیمت فی شیشی ۸ر محصول ڈاک ا سے ۲ شیشی تک ۶ر

عرق پودینہ

بدہضمی متلی وغیرہ کی خانگی دوا ہے پودینہ کی ہری پتیوں سے یہ عرق بنا ہے اسکی خوشبو بعینہ تازی پتیوں کی سی ہے اسکے استعمال سے پیٹ کا پھولنا۔ کھٹی ڈکار آنا۔ اشتہا کا کم ہونا وغیرہ امراض معدہ فوراً دفع ہوتے ہیں بچوں کے لیے اس سے مفید اور کوئی دوا نہیں ہے قیمت فی شیشی ۴ر محصول ڈاک ۶ر

پیپرمنٹ کا تیل

درد شکم اور ریاح قراقر و نفخ کو رفع کرنیوالی بے نظیر دوا ہے یہ دوا امریکہ کی ایجاد ہے ولایتی پیپرمنٹ سے کہیں افضل ہے قیمت فی شیشی ۸ر محصول ڈاک وغیرہ ا سے ۴ شیشی تک ۴ر

لال شربت

اگر آپ اپنے بچوں کو تندرست رکھنا چاہتے ہیں تو لال شربت پلایئے۔ پسلی کی کمزوری۔ کھانسی۔ لاغری کو دور کرنا چاہتے ہیں تو لال شربت پلایئے۔ قیمت فی شیشی عہ ایک روپیہ محصول ڈاک ۸ر

روغن سوندھ

بھوک بڑھانے اصلی طاقت اور ہاضمہ کو زیادہ کرنیوالی اکسیر دوا ہے اور کئی امراض کے فوائد سب کو معلوم ہیں۔ قیمت فی شیشی ۱۲ر محصول ۶ر

لونگ کا تیل

قوت ہاضمہ اور ریاح کو درست کرنے میں از حد مفید دوا ہے۔ اسکے استعمال سے متلی و ریاح دفع ہوتی ہے۔ دانت اور مسوڑھوں کے درد میں لگانے کے ساتھ ہی آرام ہو جاتا ہے۔ قیمت فی شیشی آٹھ آنہ ۸ر محصول ڈاک و پیکنگ ا سے ۴ شیشی تک ۶ر

پلیگ روکنے والی گولیاں

طاعون کے زمانے میں ان گولیوں کو بطور حفظ ما تقدم صحت استعمال کرنے سے طاعون کے زہریلے کیڑے جسم میں اثر نہیں کرتے ہیں اور طاعون کے حملہ سے محفوظ رکھتے ہیں قیمت ۳۶ گولیوں کی ڈبیہ ۱۲ر ۶۰ گولیوں کی ڈبیہ عہ۴ر محصول ڈاک ۶ر

گرمی و آتشک کی دوا

گرمی عموماً بدفعلی سے ہوتی ہے اس دوا کے استعمال سے چٹھوں کی گلٹیاں۔ بدھ۔ باگھی۔ گلا و پھنسیاں اور ناک و گلے کا زخم اور سر کا بال اور ہاتھ پاؤں میں درد کا ہونا وغیرہ موذی امراض رفع ہو جاتے ہیں کھانے کی دوا کی قیمت فی شیشی عہ زخم پر لگانے کا مرہم فی ڈبیہ ۸ر کھانے کی ٹکیہ فی عدد ۲ر محصول ڈاک ۷ر

امراض مستورات کی دوا

ماہواری خون حیض کی زیادتی یا کمی کی وجہ سے درد وغیرہ اور طبیعت کا مضمحل ہونا۔ کمزوری رحم اور پیر درد سے سفید رطوبت کا بہنا اور رقیق مواد کا اخراج ہونا وغیرہ جملہ امراض مستورات کے لیے یہ اکسیر دوا ہے اسکے استعمال کرنے سے رحم کے کل نقائص رفع ہو کر حمل قرار پانیکی صلاحیت پیدا ہوتی ہے۔ قیمت ۱۶ خوراک والی فی شیشی عہر محصول ڈاک ۸ر

نوٹ

یہ دوائیں ہر جگہ ہر ایک دوکاندار یا ہمارے ایجنٹوں کے پاس ملتی ہیں۔ بڑی فہرست مفت منگا کر ملاحظہ فرمائیں۔

ڈاکٹر ایس کے برمن | پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ | تار کا پتہ ڈاکٹر برمن کلکتہ

ایجنٹ۔ نریمی دین اینڈ سنز کانپور۔

میں کون ہوں
انگلیہ بھایا وقتی

وید لوگ جسکی تعریف کرتے ہیں حکیم لوگ جسپر مغرور ہیں۔ ڈاکٹر لوگ اپنے مریضوں کو استعمال کراتے ہیں وہ میں ہوں" (رجسٹرشدہ) میں اس نام سے ساری دنیا میں مشہور و معروف ہو چکی ہوں۔ کمزوروں اور ناطاقتوں کو زوردار اور طاقتور بنا دیتی ہوں پژمردہ چہرہ والوں کو گلاب کے مثل کر دیتی ہوں احتلام یا پیشاب کی راہ سے منی کو جانے سے بند کر کے گاڑھی مثل دہی کے بنا دیتی ہوں۔ گئی طاقت کو واپس لا کر پورا مرد بنانیوالی "وہ بھی میں ہوں"

ایک مرتبہ ضرور استعمال کر کے آزمایش کیجیے قیمت ۳۰ گولیوں کی شیشی عہ

علاوہ محصولڈاک "مزید واقفیت کے لیے کتاب وید ہیا مفت منگوا کر پڑھیے۔

ملنے کا پتہ

راج وید نرائن جی کیشو جی ہیڈ آفس جام نگر کاٹھیاوار

کانپور کے لیے ایجنٹ کی ضرورت ہے

اگر آپ بہت ہی ذائقہ دار
پان کھانا چاہتے ہیں تو
پنڈت پیارے لال شکل ہولا گنج
کانپور والے کا
گلکھ بلاس پان بلاس ضرور کھائیے

خوشبودار و خوش ذائقہ ہے یقین کے لیے نمونہ مفت منگایئے۔

قیمت گلکھ بلاس فی ڈبیہ ۵ر ایکدرجن ۱۲ر

پان بلاس فی شیشی ۶ر فی درجن للعہ

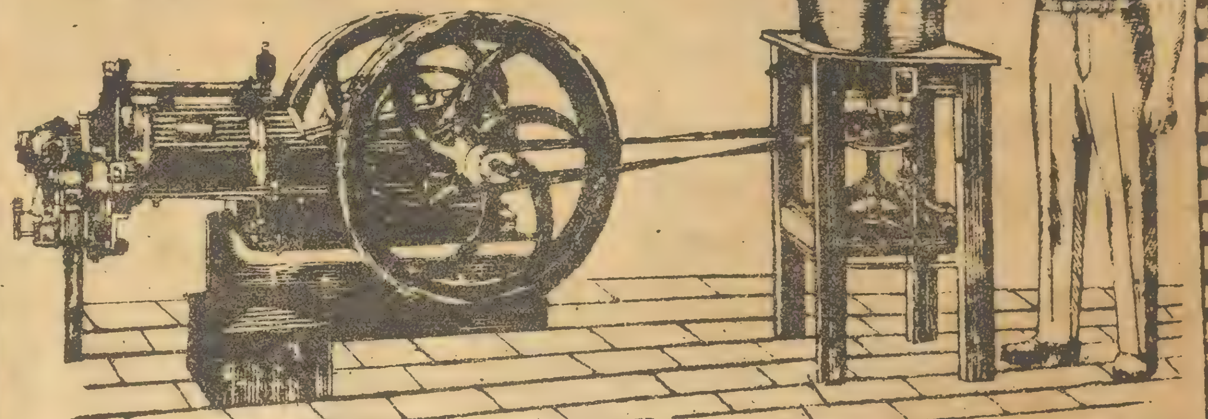
تھوک خریداروں کو کافی کمیشن دیا جائیگا۔

دفاتر

لنڈن — کان پور
دہلی — امرت سر
لاہور — بمبئی
احمد آباد — بنارس

تار کا پتہ

بھارت لنڈن
بھارت کان پور
بھارت امرت سر
آئل انجن دہلی



(۱) روپیہ بنانیکی مشین

(۲) یعنی نونو بھارت آئل انجن لنڈن سے پہنچگئے

آپ سرخی کو پڑھکر ضرور چونک پڑے ہونگے یہ کہ روپیہ بنانے کی مشین کیسی؟ کیا گورنمنٹ نے ہر ایک شخص کو روپیہ بنانے کی اجازت دیدی ہے؟

جواب ملیگا کہ ہرگز نہین یہ فعل خلاف قانون ہے۔ آیئے ہم آپکو بتائین کہ یہ روپیہ بنانیکی مشین کیسی ہے جسکے آتے ہی روپیہ دھڑا دھڑ نکلنا شروع ہوجاتا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ آپ بھارت آئل انجن کے خریدار ہوجایئے پھر دیکھئے کہ روپیہ کا ڈھیر خودبخود لگجاتا ہے یا نہین!! آپ ضرور دریافت کرینگے کہ یہ کیسے اسکا جواب یہی ہے کہ بھارت آئل انجن بناوٹ مین سادہ اور نہایت مضبوط ہی متواتر تیل کے خرچ پر زیادہ کام نکالتا ہے اور معقول آمدنی بیصورت پیدا کرتا ہی تمام خرچ نکالکر دس روپیہ روز آپکی جیب مین ڈالیگا کیا پھر بھی آپ اسکو روپیہ بنانیکی مشین کا لقب دینگے؟

علاوہ اسکے کروڈ آئل انجن آٹا پیسنے کی چکیان، دھان سے چاول نکالنے، پالش کرنیکی مشین، تمباکو چونہ پیسنے کی مشین وغیرہ وغیرہ جنکو ہر وقت ہمارا لنڈن آفس روانہ کرتا رہتا ہے اگر آپ خریدنا چاہتے ہین تو نیچے لکھے پتہ پر خط و کتابت کرین۔

اپنے خریدارون کو جو سب سے بڑی سہولیت ہمنے دے رکھی ہے وہ یہ ہے کہ ہم اپنے کارخانہ بھارت آئرن ورکس کانپور مین آئل انجن کے چلانیکا کام مفت سکھلاتے ہین۔ آزمایئے اور روپیہ کا ڈھیر لگایئے

المشتہر

دی بھارت انجینیرنگ کمپنی لاٹوش روڈ کان پور

مشینین



ہمارے یہان سونے چاندی کے تار و تبر بڑھانے کی مشینین۔ آئل انجن۔ موٹر و بیل سے چلنے والی لوہے کے فریم کی آٹا پیسنے کی چکیان۔ اوکھ پیرنیکا کولھو۔ کھانڈ بنانیکی مشینین آئل (تیل پیرنا) کڑبی کاٹنے کی مشینین۔ چونا پیسنے کی مشینین پلیان پلمبر بلاکس و شیفٹنگ وغیرہ اور کئی قسم کی مشینین دوسری کمپنیون کے بہ نسبت اچھی اور سستی ملسکتی ہین۔

المشتہر

سنگھ انجینیرنگ ورکس لاٹوش روڈ کانپور

SINGH ENGINEERING WORKS CAWNPORE

دیوار مین لگانے کی گھڑی بمعہ بیٹرہ

آپ کے مکانکو زینت دینے والی گھڑی ہیش وقت بجانے والی ہماری دیوار کی گھڑی نے ٹھیک وقت بتانے کی بدولت لاثانی شہرت حاصل کی



دنیا کی مشہور ترین بی نام میں ...
گارنٹی ۲ سالی۔
رولڈ گولڈ ... واچ
نمبر ۶۰۰ قیمت ...
بلیک ... فاونٹن پن قیمت ...
قلمون کے کلپ ۳
کمپٹیشن فاونٹن پن قیمت ...
ریڈیم رات کو چمکنے والی پاکٹ لیور
واچ قیمت ...

نقل سارٹیفکٹ

بشن پور ... ۱۹۲۵ء
جناب من۔ گھڑی موصول ہو کر بستر ہونی بڑا آنمد ... اور ... و ... ۔ کرجی بھوشن تو سوامی۔
سب صاحبان سے درخواست کیجاتی ہے کہ اپنا نام اور پتہ صاف لکھین اور اگر ممکن ہو تو انگریزی مین لکھین۔

انڈین ایجنسی کمپنی
رایا پیٹا مدراس

INDIAN AGENCY Co
RAYEA PETTA
MADRAS

پانچسو روپیہ کا نقد انعام

طلائے نو ایجاد (رجسٹرڈ)

ڈاکٹر فرانس کا ایجاد علاج کمزوری و نامردی

جو شخص اس طلا کو بیکار ثابت کرے اسکو پانچسو روپیہ کا نقد انعام دیا جائیگا۔ یہ ... ڈاکٹر فرانس نے بڑی جانفشانی اور تجربہ سے تیار کیا ہے جو ... کے ... اثر رکھتا ہے اسکا اثر ایک ہی ... مین معلوم ہوجاتا ہے جو لوگ بچپن کی غلط کاریون یا کسی اور وجہ سے کمزور ہوگئے ہون تو فوراً اس طلاء سے فائدہ حاصل کرین اس طلا سے بہت مریضونکو فائدہ پہنچا ہے جنکی نوبت ناامیدی تک پہنچگئی تھی اسکے استعمال مین کسی موسم کی خصوصیت نہین اور نہ آبلہ پڑتا ہے۔ ... رطوبت خارج کردیتا ہے ... ڈاکٹر موصوف کی ایجاد ... روانہ ہوتی ہے ... اس سے بہتر کوئی طلاء اس مرض کے لیے مفید ثابت نہین ہوا قیمت ... علاوہ محصول ڈاک

المشتہر

ایس ایم عثمان اینڈ کو آگرہ

بندوقین رائفلین ریوالور اور پستولین

ہمارے یہان کم سے کم قیمت پر دستیاب ہوتی ہین ہندوستان کے کسی ریلوے اسٹیشن تک ہم مال کو اپنے خرچ پر پہنچا دیتے ہین اور فرمائشون پر کمیشن علیحدہ دیتے ہین

فہرست

سلیمان اینڈ کو کراچی کیمپ سے طلب فرمایئے

باہتمام خواجہ عبدالسلام صداقت پریس کانپور سے شائع ہوا

The Sadaqat
CAWNPORE

REG-No. A
1424

جمال پر تو حق عزم مستقل میں رہی
زبان پر بھی وہی ہو جو تیری دل میں رہی
(احسن سنبھلی)

صداقت

قیمت سالانہ ۔ للعہ
ششماہی ۔ عمار
فی پرچہ ۔ ۱؎

ہفتہ وار

اڈیٹر- خواجہ عبد السلام

جلد ۱ | کان پور- چہارشنبہ ۵- اگست ۱۹۲۵ء مطابق ۱۴- محرم الحرام سنہ ۱۳۴۴ھ | نمبر ۲۲

مندر اور مسجد

(از جناب منشی پریم چند صاحب بی۔ اے)

چودہری عترت علی کرٹے کے بڑے جاگیر دار تھے ان کے بزرگون نے شاہی زمانے مین انگریزی سرکار کی بڑی بڑی خدمتین کی تھین- ان کے بدلے مین یہ جاگیر ملی تھی- اپنے حسن انتظام سے انھون نے اپنی ملکیت اور بھی بڑھائی تھی اور اب اس علاقے مین ان سے زیادہ دولتمند کوئی آدمی نہ تھا۔

انگریز حکام جب علاقے مین دورہ کرنے جاتے تو چودہری صاحب کی مزاج پرسی کے لیے ضرور آتے تھے- مگر چودہری صاحب خود کسی حاکم کو سلام کرنے نہ جاتے چاہے کمشنر ہی کیون نہ ہو- کسی اجلاس دربار مین بھی نہ جاتے تھے- کسی حاکم کے سامنے ہاتھ باندھکر کھڑا ہونا اور اسکی ہر ایک بات پر جی حضور کہنا اپنی شان کے خلاف سمجھتے تھے وہ جاعتی معاملے مقدمے مین نہ پڑتے تھے چاہے اپنا کیون نہ ہوتا ہو- یہ کام سولہون آنے مختارون کے ہاتھ مین تھا وہ ایک کے سو کرین یا سو کا ایک- فارسی اور عربی کے عالم تھے- شرع کے بڑے پابند تھے سود کو حرام سمجھتے پانچون وقت کی نماز ادا کرتے تیسون روزے رکھتے اور ہمیشہ قران کی تلاوت کرتے تھے- مگر مذہبی تعصب سے بالکل علیحدہ رہتے تھے- علی الصبح گنگا اشنان کرنا ان کا ہمیشہ کا معمول تھا- پانی برسے- پالا پڑے- مگر پانچ بجے وہ کوس بھر چلکر گنگا کنارے ضرور پہنچ جاتے- لوٹتے وقت اپنی چاندی کی صراحی گنگا جل سے بھر لیتے اور ہمیشہ گنگا جل پیتے- گنگا جل کے سوا اور کوئی پانی پیتے ہی نہ تھے- شاید کوئی جوگی بھی گنگا جل پر اتنا اعتقاد نہ رکھتا ہوگا- ان کا سلسلہ اگر چھتر سے باہر تک جا تو مین ون گنگو کے گوبر سے لیپا جاتا تھا اتنا ہی نہین ان کے یہان باغیچون مین ایک پنڈت بارہون ماس درگا پاٹھ بھی کیا کرتے تھے سادھو سنیاسیون کی خاطر تواضع جو ان کے یہان جس حوصلہ مندی اور اعتقاد سے کیجاتی تھی اسپر راجون کو بھی تعجب ہوتا تھا۔

یون کہئیے کہ سداورت چلتا تھا ادہر مسلمان فقیرون کا کھانا باورچی خانہ مین پکتا تھا- اور کوئی سو سوا سو آدمی ہمیشہ ایک دسترخوان پر کھاتے تھے- اتنا دان پن کرنے پر بھی اپر کسی مہاجن کا ایک دسترخوان پر کھاتے تھے- اتنا دان پن کرنے کرنے پر بھی اُن پر کسی مہاجن کا ایک کوڑی کا بھی قرض نہ تھا- نیت کی کچھ ایسی برکت تھی کہ دن دن ترقی ہوتی تھی- ان کی ریاست مین عام حکم تھا کہ مردون کو جلانے کے لیے- کسی جگ یا بھوج کے لیے شادی بیاہ کے لیے سرکاری جنگل سے جتنی لکڑی چاہے کاٹ لے- چودہری صاحب سے پوچھنے کی ضرورت نہ تھی- ہندو آسامیون کی امدات مین انکی طرف سے کوئی نہ کوئی ضرور شریک ہوتا تھا- نوید کے روپئے بندھے ہوئے تھے- لڑکیون کے بیاہ مین کنیا دان کے روپئے مقرر تھے- ان کا ہاتھی گھوڑے تنبو شامیانے پالکی نالکی- فرش جاجمین- پنکھے- چنور- چاندی کے محفلی سامان ان کے یہان بغیر کسی دقت کے ملجاتے تھے- مانگنے بھر کی دیر رہتی تھی- اس سخی حوصلہ مند اور باہمت آدمی کے لیے رعایا بھی جان دینے کے لیے تیار رہتی تھی۔

(۲)

چودہری صاحب کے پاس ایک راجپوت چپراسی تھا بھجن سنگھ- پورے چھ فٹ کا جوان تھا چوڑا سینہ بانے کا لٹھیت- سیکڑون کے بیچ سے مار کر نکل آنیوالا- اسے خوف تو چھو بھی نہین گیا تھا- چودہری صاحب کو اسپر پورا بھروسہ تھا- یہان تک کہ حج کرنے گئے تو اسے بھی ساتھ لیتے گئے- ان کے دشمنون کی کمی نہ تھی آس پاس کے سبھی زمیندار انکی طاقت اور شہرت سے جلتے تھے چودہری صاحب کے خوف کے مارے وہ اپنی آسامیون پر من مانا ظلم نہ کر سکتے تھے- کیونکہ وہ کمزورون کی حمایت کے لیے ہمیشہ تیار رہتے تھے لیکن بھجن سنگھ ساتھ ہو تو انھین دشمن کے دروازہ پر بھی سوتے مین کوئی خوف نہ تھا- کئی بار ایسا ہوا کہ دشمنون نے انھین گھیر لیا اور بھجن سنگھ اکیلا جان پر کھیل کر انھین بے داغ نکال لایا ایسا آگ مین کود پڑنے والا آدمی بھی کسی نے کم دیکھا ہوگا- وہ کہین باہر جاتا تو جب تک خیریت سے گھر نہ پہنچ جائے- چودہری صاحب کو فکر لگی رہتی تھی کہ کہین کسی سے لڑ نہ بیٹھا ہو بس پالتو مینڈھے کی سی حالت تھی جو زنجیر سے چھوٹتے ہی کسی نہ کسی سے ٹکر لینے دوڑتا ہے- تینون لوگ مین چودہری صاحب کے سوا اسکی نگاہون مین اور کوئی تھا ہی نہین- بادشاہ کہو- مالک کہو- دیوتا کہو- جو کچھ تھے چودہری صاحب تھے۔

مسلمان لوگ چودہری صاحب سے جلا کرتے تھے ان کا خیال تھا کہ وہ اپنے دین سے پھر گئے ہین- ایسا عجیب طرز معاش ان کی سمجھ مین کیونکر آتا۔

مسلمان اگر سچا مسلمان ہے تو گنگا جل کیون پیئے سادھوؤن کی عزت کیون کرے درگا پاٹھ کیون کرائے- ملاؤن مین ان کے خلاف ہنڈیان پکتی رہتی تھین- اور ہندوؤن کو زک دینے کی تیاریان ہوتی رہتی تھین- آخر یہ رائے طے پائی کہ ٹھیک جنم اشٹمی کے دن ٹھاکر دوارے پر حملہ کیا جائے اور ہندوؤن کا سر نیچا کر دیا جائے دکھا دیا جائے کہ چودہری صاحب کے بھروسے پر پھولے پھولے پھرنا تمہاری بھول ہے- چودہری صاحب کر ہی کیا لینگے- اگر انھون نے ہندوؤن کی حمایت کی تو ان کی خبر لی جائیگی- سارا ہندو پن نکل جائیگا

(۳)

اندھیری رات تھی- کرٹے کے بڑے ٹھاکر دوارے مین کرشن کا جنم اُتسو منایا جا رہا تھا- ایک بڈھا نابینا پوپلے منہ سے تنبورے پر دھروپد الاپ رہے تھے- اور بھگت جن ڈھول مجیرے لیے بیٹھے تھے کہ ان کا گانا بند ہو تو ہم اپنا کیرتن شروع کرین بھنڈاری پرشاد بنا رہا تھا- سیکڑون آدمی تماشا دیکھنے کے لیے جمع تھے۔

یکایک مسلمانون کا ایک گروہ لاٹھیان لیے ہوئے آپہونچا- اور مندر پر پتھر برسانا شروع کیا- شور مچگیا پتھر کہان سے آتے ہین یہ پتھر کون پھینک رہا ہے۔

کچھ لوگ مندر سے باہر نکلکر دیکھنے لگے مسلمان لوگ تو گھات مین بیٹھے ہی تھے- لاٹھیان چلنی شروع کین- ہندوؤن کے ہاتھ مین اسوقت ڈھول مجیرے کے سوا اور کیا تھا- کوئی مندر مین آچھپا کوئی کسی دوسری طرف بھاگا- چارونطرف شور مچگیا۔

چودہری صاحب کو بھی خبر ہوئی- بھجن سنگھ سے بولے- ٹھاکر! دیکھو تو کیا شور و غل ہے؟ جا کر بدمعاشون کو سمجھا دو اور نہ مانے تو دو چار ہاتھ چلا بھی دینا- مگر خون خچر نہ ہونے پائے

ٹھاکر یہ شور و غل سن سنکر دانت پیس رہے تھے دل پر پتھر کی سل رکھے بیٹھے ہوئے تھے- یہ حکم سنا تو منہ مانگی مراد پائی- فوراً ڈنڈا کندھے پر رکھا- اور لپکے ہوئے مندر پہنچے- وہان مسلمانون نے اندھیر مچا رکھا تھا۔

(باقی آیندہ)

۷۸۶

ہفتہ وار

صداقت

چہارشنبہ ۵ اگست سنہ ۱۹۲۵ء

حلیم مسلم ہائی اسکول کانپور

تاریخ کے صفحات گواہ ہین کہ جب کسی قوم کے برُے دن آتے ہین توسب سے پہلے انمین نا اتفاقی کے آثار نمودار ہوتے ہین اور رفتہ رفتہ یہی باہمی نا اتفاقی تباہی وبربادی کے حد تک پہونچ جاتی ہے، پہر نہ نا اتفاقی کے اسباب وعلل پر غور کرنے کا موقع رہتا ہے اور نہ اصلاح کی گنجائش یعنی تباہی وبربادی پر آنسو بہانے کے سوا کوئی چارہ کار باقی رہتا، اسکے بعد اگر اپنی گری ہوئی حالت سنبھالنے کی بھی کوشش کی جاے تو ایک مدت مین کامیابی نصیب ہوتی ہے۔

نا اتفاقی کا آغاز، افراد قوم کے مختلف الراے ہونے پر منحصر ہے کسی قوم اور گروہ مین اختلاف راے ہونے کے یہ معنی ہین کہ اب انمین نا اتفاقی کی وبا پھیلنے والی ہے اور اسکے پیچھے پیچھے اس مسئلہ کی تباہی وبربادی بھی آرہی ہے جسکے متعلق اختلاف راے ہے۔

اختلاف راے کے معاملہ مین مسلمان ہمیشہ دلیر ہوتے ہین اور یہی سبب ہے کہ اکثر وہ ناکامیون کے شکار ہوتے ہین۔ سیاسی، مذہبی، قومی، اقتصادی، جس شعبہ پر نظر کیجیے، اختلاف آرا کا ایک ہنگامہ برپا نظر آئیگا۔ اسی کا نتیجہ تھا کہ آج مسلمان انگریزی تعلیم مین اپنے ہمسایہ قومون سے بہت پیچھے ہین، شروع شروع مین جب سرسید علیہ الرحمۃ نے انگریزی تعلیم کی اہمیت کو محسوس کیا اور علیگڈھ کالج کی اسکیم تیار کی تو ہرطرف سے انکی مخالفت کی صدائین بلند ہونے لگین، کفر کے فتوون کی بوچہار شروع ہوئی اور انگریزی تعلیم کو لامذہبی کا معیار قرار دیا گیا، اگرچہ رفتہ رفتہ یہ ہنگامہ آرائیان فنا ہوتی گئین لیکن ان کا خمیازہ مسلمانون کو آج تک بھگتنا پڑرہا ہے، اسلیے کہ میدان ترقی مین ان قومون سے بھی پیچھے ہین جنکو وہ اپنے مقابلہ مین بہت کم سمجھتے تھے۔

خیر یہ تو گزرے ہوے قصے ہین اور ان کہانیون مین اب وہ تلخی ملی ہوئی شیرینی بھی باقی نہین جس کا لطف مدتون تک مسلمانون کی زبان اٹھا چکی ہین، اگرچہ اب مسلمان تعلیمی معاملہ مین کچھ ہوشیار ہو چلے ہین اور انھین اپنی بیداری کا احساس بھی ہو چلا ہے لیکن اس تلخ تجربے کے بعد اب بھی کبھی کبھی اس اختلاف باہمی کا ظہور ہو جاتا ہے جس کے ناگوار افسانے ہمیشہ گوش زد ہوتے رہے ہین چنانچہ حال مین حلیم مسلم ہائی اسکول کے متعلق جو جو مخالف وموافق مضامین صداے مسلم مین شایع ہوے ہین وہ ہمارے دعوی کے ثبوت مین پیش کیے جا سکتے ہین۔

حلیم مسلم ہائی اسکول کانپور کی واحد اسلامی درسگاہ ہے، اسکے لائق وفاضل سکریٹری مولوی سید فضل الرحمٰن صاحب بی۔ اے، ایل۔ ایل۔ بی، اپنے دل مین مسلمانون کی فلاح وبہبود کا وہ سچا جذبہ رکھتے ہین جو ایک حقیقی لیڈر اور ایک سپچے۔ رہنما کے دل مین ہونا چاہیے، آپ نے گزشتہ چند سال کے عرصہ مین، حلیم مسلم ہائی اسکول کو کہین سے کہین پہونچا دیا ہے، اب خدا کے فضل سے اسکول کی ایک عالی شان ذاتی عمارت بھی موجود ہے، مسجد زیر تعمیر ہے، اور ایک دارالاقامہ (بورڈنگ ہاوس) کی تجویز درپیش ہے۔

تعلیمی حیثیت سے بھی یہ اسکول کانپور کے دوسرے اسکولون سے کسی حالت مین بھی پیچھے نہین لبس اتنا فرق ہے کہ دوسرے مدارس اپنے روشن خیال افراد قوم کے زیر سایہ مدت سے ترقی کر رہے ہین اور یہ نوآموز اسکول صرف اپنے چند معاونین اور لائق سکریٹری کی مدد سے آگے بڑھ رہا ہے۔

ہم یہ جانتے ہین کہ پہلے یہان کا انتظام اتنا اچھا نہ تھا، اساتذہ کی جماعت اتنی ۔۔ نہ تھی، اور اسکو کوئی نمایان امتیاز بھی حاصل نہ تھا لیکن اب بحمداللہ سارا سامان درست ہے، اساتذہ بھی اچھے ہین تعلیمی حالت بھی بہتر ہے اور اصلاحات مزید کا بھی سلسلہ جاری ہے، ہم یہ بھی تسلیم کرتے ہین کہ سکریٹری صاحب نے جو کچھ کیا اسمین معاونین اسکول کی توجہ، گورنمنٹ کی اعانت، اور بعض اسلامی ریاستون کی مدد شامل تھی، لیکن جس ہستی نے اتنے بڑے کار عظیم کو سہارا دیا اور چندے مانگ مانگ کر اسکول کو معراج ترقی تک پہونچایا، وہ مولوی فضل الرحمٰن کی ہستی ہے اور یقیناً وہ قوم کی طرف سے تعریف وشکریہ کے مستحق ہین۔

کیا ایسی صورت مین چند سطحی الزامات مولوی فضل الرحمٰن صاحب کی انتظامی خوبیون کو مٹا سکتے ہین، ہم مانتے ہین کہ ایک لڑکے کا چال چلن سرٹیفکٹ مین خراب لکھدیا گیا، ہمین یہ بھی تسلیم ہے کہ اس قسم کے اور الزامات بھی صحیح ہونگے لیکن الزام لگانے والے کیا اُن کامون کو نہین دیکھتے جو کارکنان اسکول نے انجام دے ہین۔ یہ بھی ممکن ہے کہ ہیڈ ماسٹر نے جن خطاؤن کی بنا پر کسی لڑکے کا چال چلن خراب لکھدیا ہو، الزام لگانے والے اس سے بیخبر ہون، اور ایک ہلکا سا جرم قائم کرکے نشانہ ملامت بنانا چاہتے ہون، بالفرض معترضین کا بیان صحیح بھی ہو تو کیا اصلاح کا یہی طریقہ ہے کہ وہ اخبار کے ذریعہ سے بدنام کیے جائین، کیا معترضین حضرات ہمین یہ گزارش کرنیکی اجازت دیتے ہین کہ آج سے پہلے بھی کبھی آپ کو اسکول کی اصلاح وفلاح کی طرف توجہ ہوئی تھی، اگر آپنے ابتک اسکول کو اپنے التفات سے محروم رکھا ہے تو یقیناً آپ کو اب اعتراض کا کوئی حق نہین ہے۔ آپ کا فرض یہ تھا کہ آپ سکریٹری صاحب سے ملکر اُن صاحبزادے کے بیانات کی تصدیق کرتے، ہیڈ ماسٹر صاحب سے دریافت کرتے اور پھر کوئی راے قائم کرتے، یہ تو کسی طرح قرین دانش نہین کہ صرف ایک لڑکے کے بیان پر ان لوگون کو قابل ملامت سمجھ لیا جاے جن کی خدمات کا اعتراف سارے شہر کو ہے۔

بہرحال ہماری راے یہ ہے کہ للہ اہالیان کانپور مسلم ہائی اسکول کو اختلافات آرا اور نا اتفاقی کا شکار نہ بنائین، یہ کسی طرح بھی درست نہین کہ کسی کی ذاتی خصومت کی بنیاد پر ایک قومی کام کو نقصان پہونچانے کی کوشش کی جاے۔ اگر دراصل کوئی شکایت ہو بھی تو اسکی تحقیقات کرین اور سکریٹری صاحب اسکول سے براہ راست ملکر اسکی صفائی کرلین۔

گاندھی جی نے چین کی اپیل کا جواب دیدیا

مہاتما گاندھی سے اہل چین نے جو اپیل کی تھی اس کا گاندھی جی یہ جواب آپ فرماتے ہین۔

خود ہمین امداد کی ضرورت ہے اگر اپنے ذاتی معاملات کے انتظام مین ہمارا کوئی دخل ہوتا تو ہم اس نظارہ کی برداشت نہین لا سکتے تھے کہ ہندوستانی سپاہی بے گناہ چینی طلبا کو گولی کا نشانہ بنا رہے ہین، گاندھی جی ارشاد فرماتے ہین اگر تار مین جو قصہ دہرایا گیا ہے وہ صحیح ہے تو ہندوستانی سواے اسکے اور کیا کرسکتے ہین کہ انکی نجات کے لیے دعا کرین۔

امیر عبداللہ قبرص جا رہے ہین

بیروت کا اخبار البلاغ لکھتا ہے کہ انگریزی طاقت نے شریف حسین کو عقبہ چھوڑنے پر مجبور کیا اور اسکو قبرص بھیجدیا آج ہم قارئین کرام کو یہ خبر سناتے ہین کہ امیر عبداللہ کو بھی نکالا جا رہا ہے اور اسے بھی اس کے باپ کے پاس قبرص روانہ کیا جائیگا۔ (باقی صفحہ ۲ کالم ۳ پر ملاحظہ کیجے)

امیر فیصل انگلستان کیون جا رہے ہین

انگریزی اخبار "ڈیلی نیوز" لکھتا ہے کہ امیر فیصل جلد انگلستان جائینگے اور اس سفر کی بڑی وجہ یہ خیال کی جاتی ہے کہ امیر موصوف برطانوی حکومت کو عراق چھوڑنے کی رغبت دلائینگے اور اگر حکومت مذکورہ نے اس طرف توجہ نہ کی تو وہ خود حکومت عراق سے دست بردار ہو جائین گے کیونکہ انگریزی حکومت کے عراق مین رہنے سے جو خطرات رونما ہونگے ان کا مقابلہ امیر موصوف نہین کرنا چاہتے۔

اس کے بعد ڈیلی نیوز لکھتا ہے کہ امیر فیصل کا خود یہ خیال ہے کہ ہوائی میدان کارزار کے لحاظ سے عراق عرب کی اہمیت ویسی ہی ہے جیسے بحری راستون کے واسطے نہر سویز، ہم حیران ہین کہ برطانوی حکومت کیلیے عراق کی اہمیت کو تسلیم کرتے ہوے بھی تاج وتخت سے دست برداری کی تہدید وتخویف کا کیا مطلب ہے؟ کیا امیر فیصل صاحب کو یہ علم نہین کہ نہر سویز کے متعلق مصر نے ہزار جتن کیے لیکن انگریزی حکومت اسکو چھوڑنے کے لیے تیار نہین تو بغیر کچھ کیے محض زبانی دھمکی کا کیا اثر ہوگا؟

ہمکو اول تو اس خبر پر اعتماد واعتبار نہین اور اگر یہ تسلیم بھی کر لیا جاے کہ "ڈیلی نیوز" کی خبر صحیح ہے تو جو انگریزی حکومت اب تک موصل کے قضیہ کو تعویق وتاخیر مین ڈالتی جاتی ہے اور عربون مین متواتر ومسلسل تبلیغ واشاعت کر رہی ہے کہ تمہاری حیات وممات کے جزو لاینفک موصل پر ترک قبضہ کرنا چاہتے ہین اور اگر ہم نے بغیر فوج کے دست وپائی کی حالت مین تم کو چھوڑ دیا تو ترک یقیناً موصل ہی کے قبضہ پر اکتفا نہ کرین گے، بلکہ تمام عراق پر قبضہ اپنا جمالین گے، اور حسب سابق سختی کے ساتھ حکومت کرنے لگینگے تو جو حکومت ایسی حرکات کر رہی ہو وہ امیر فیصل کا فیصلہ سننے کو تیار ہوگی، ہان انگریزون کی ان مکر کا جواب اگر کوئی چیز ہو سکتی ہے تو وہ صرف ایک ہے کہ انگریزون کے نکالنے کیلیے عراقی ہر قسم کی تکالیف برداشت کرنے کے لیے تیار رہین اور اس ملک کے باشندے انگریزی حکومت کے جواب کے مقابل مین ہر قسم کے نقصانات وخطرات کا مقابلہ کرلین گے، باقی رہا ترکون کا قبضہ تو اس معاملہ کو خود سلجھالین گے، انگریزون کو اسکی فکر کیون ہو رہی ہے اور اگر ڈیلی نیوز کی یہ اطلاع صحیح ہو جس کو ہم باور نہین کرتے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ آزادی وحریت کی علمبردار جماعت کی طاقت بہت زیادہ بڑھ گئی ہے اور امیر فیصل برطانوی اقتدار اور اس جمعیۃ کی گرفت مین آے ہوے ہین۔ (ہمدرد)

(بقیہ صفحہ ہٰذا کالم ۲)

کل ملک حسین قبرص بھیجے گئے آج امیر عبداللہ نکالے جا رہے ہین کل شاید علی کی باری آئیگی اور پرسون غالباً ملک فیصل کا فیصلہ ہو جائیگا اور اسی طرح اس پالیسی کی تکمیل ہو جائیگی جسپر برطانیہ جزیرۃ العرب مین عامل ہونا چاہتی ہے۔ (الاہرام فتی العرب وغیرہ عربی اخبارات مین یہ خبر ہے لیکن انگریزی ذرائع سے اسکی کوئی تصدیق نہین ہوئی) (ہمدم)

محرم مین کلکتہ مین فساد ہوگیا

کلکتہ یکم اگست راجہ بازار مین مسلمانون کے دو فرقون مین فساد ہو جانیکی وجہ سے دس آدمی بشمول انسپکٹر پولیس وجمعدار اور ایک کانسٹبل زخمی ہوے فساد کی بنا یہ بتائی جاتی ہے کہ دونون پارٹیان اس بات پر مصر تھین کہ پہلے ان کا جلوس اُٹھے گا بلوائیون نے ایک دوسرے پر پتھر پھینکے اور لاٹھیون کا آزادانہ استعمال کیا پولیس نے فوراً مداخلت کرکے حالت کو بمشکل اپنے قابو مین کرلیا۔

ناگپور یونیورسٹی کو عطیہ

ناگپور یکم اگست سرمانٹیگو بٹلر نے ناگپور یونیورسٹی کی عمارت کا معاینہ فرمایا جو زیر تعمیر ہے معلوم ہوا ہے کہ ایک لاکھ روپیہ عطیہ کے کتب خانہ کی عمارت کے لیے ۲۵ ہزار روپیہ کا ایک اور عطیہ بشرط منظوری قانونی کونسل منظور کیا۔

دیش بندھو اور لارڈ لٹن کی گفت و شنید

ہمعصر بنگالی نے اپنی ۲۸ جولائی کی اشاعت میں "راہگیر" کے قلم سے ایک تحریر شائع کی ہے جسمین مسٹر سی آر داس آنجہانی اور لارڈ لٹن کے درمیان اپنی دانست مین ایک مخفی گفت و شنید کے افشاے راز کی کوشش کی ہے۔ اس کا خلاصہ درج ذیل ہے۔

مضمون نگار صاحب لکھتے ہین کہ اب یہ ممکن ہوگیا ہے کہ اس گفت و شنید کو ظاہر کیا جاے جو تقریباً ایک سال سے مسٹر داس آنجہانی اور لارڈ لٹن کے درمیان اصلاحات کو کامیاب بنانے پر ہو رہی تھی مین نے معتبر ذرائع سے سنا ہے کہ جب لارڈ لٹن نے داس مرحوم کو گورنمنٹ ہاؤس مین دعوت دیکر وزارت پیش کی تھی تو پہلے پہل اُنھون نے منظور کرلی لیکن جب وہان سے واپس آے تو اپنے رفقا کو اس خیال کے بالکل مخالف پایا تو مجبوراً مسٹر داس کو بذریعہ ایک خط کے انکار کردینا پڑا گو اُس وقت یہ گفت و شنید رُک گئی لیکن گذشتہ جون مین یہ سلسلہ پھر شروع ہوا اور مسٹر داس یہ جاننا چاہتے تھے کہ لارڈ لٹن کن شرائط پر آمادہ ہین، یہ شرائط ایک درمیانی شخص کے ذریعہ طے ہوتی رہین اور یہ سمجھا جاتا تھا کہ وہ ایک دوسرے کو منظور، یہ شرط وہی "باعزت تصفیہ یا تعاون عمل" تھی جس کا صاف اظہار مرحوم نے اپنی فرید پور کی صدارتی تقریر مین کیا مگر یہ شرائط مکمل صورت مین اسوقت ہوئین جب "بنگال آرڈیننس" کے ماتحت گرفتاریان عمل مین آئین اور داس مرحوم نے قیدیون کی رہائی کو ان شرائط مین شامل نہین کیا تھا، اس لیے یہ گفت و شنید خالص آئینی طریقہ پر ہو رہی تھی یہی بنا تھی جس پر فرید پور کانفرنس مین صدر اور مندوبین کے درمیان اختلاف پیدا ہوگیا تھا اسی اثنا مین لارڈ لٹن شملہ روانہ ہوگئے اور داس مرحوم بھی دارجلنگ چلے گئے اور یہان سے مرحوم نے پنڈت موتی لال نہرو کو ایک اہم خط لکھا جسمین ان شرائط کا بہ تفصیل ذکر کیا تھا جو لارڈ اور انکے درمیان طے ہوئی تھین مسٹر داس کے انتقال کے بعد پنڈت موتی لال نہرو نے اس خط کا ذکر اخبارات مین اس حیثیت سے کیا کہ یہ مرحوم کی آخری وصیت اور اُنکا سیاسی عہدنامہ تھا یہ اس گفت و شنید کی دلائی ہوئی امید موہوم تھی جسکی بنا پر آل انڈیا سوراجسٹ کانفرنس کی تجاویز مین مفاہمت کا دروازہ کھلا رکھا گیا۔ کانفرنس کے ختم ہونے کے بعد ایک اہم واقعہ پیش آیا اور وہ یہ کہ مہاتما گاندھی اور پنڈت موتی لال نہرو کے درمیان کئی روز کے بحث و مباحثہ کے بعد یہ طے پایا کہ پنڈت جی داس مرحوم کی جگہ ہوجائین اور اس گفت و شنید کو جو مرحوم اور لارڈ لٹن کے درمیان ہو رہی تھی آگے بڑھائین ۲۱ جولائی سہ شنبہ کی صبح کو کوئی شخص جو اتفاقیہ ۲ بلیتا روڈ سے گزرتا تو وہ دیکھہ سکتا کہ خط کا مسودہ مہاتما گاندھی کی منظوری کے لیے جا رہا ہے جب مہاتما گاندھی نے اس مسودہ کو منظور کرلیا تو پنڈت موتی لال نہرو نے بھی اس پر اپنے دستخط کردیے اور اب یہ خط لارڈ لٹن کے ہاتھہ مین ہے یہ نہین کہا جاسکتا کہ لارڈ لٹن اپنی گورنری پر واپسی کے بعد اس پر کیا طرز عمل اختیار کرین گے لیکن پنڈت موتی لال نہرو نے لارڈ برکن ہیڈ کی تقریر کے بعد بھی اس مسئلہ پر گفت و شنید جاری رکھنے کے لیے بالکل آمادہ ہین۔

جن شرائط پر داس مرحوم راضی ہوے وہ یہ تھین کہ بجز محکمہ پولیس کے تمام محکمہ جات منتقل کردے جائین اور اس بنا پر دعلی ۱۹۲۹ء مین کمیشن مقرر ہونے تک چلتی رہے ان شرائط کا آخری تصفیہ ایک آل پارٹی کانفرنس مین ہوگا جسے حکومت بنگال منعقد کریگی اور وفات سے قبل داس مرحوم اس کانفرنس کی دعوت کے منتظر رہا کرتے تھے یہ نہین کہا جاسکتا کہ اس گفت و شنید کے کیا نتائج ہون گے لیکن اسقدر ظاہر ہے کہ مہاتما گاندھی نے فرید پور والی تقریر اور پنڈت موتی لال کی کارروائیون سے عام اظہار پسندیدگی کیا ہے اور پنڈت جی نے بھی اپنے خط مین ان تمام کارروائیون سے اپنی رضامندی ظاہر کی ہے۔ (ہمدرد)

ہندوستانی سینڈھرسٹ کمیٹی (حربیہ کالج) اور پنڈت موتی لال نہرو

کلکتہ ۲۸ جولائی۔ السوشی ایٹیڈ پریس کے ایک نمایندے نے پنڈت موتی لال نہرو سے ملاقات کی اور پوچھا کہ کیا بعض ایسے انگریزی اخبارات جن کے ایڈیٹر ہندوستانی ہین انکے نامہ نگارون نے آپکے اسکین کمیٹی مین شرکت کے ارادے پر جو تنقید کی ہے اسکے متعلق آپ کوئی بیان دین گے۔

پنڈت جی نے فرمایا کہ واقعات سے ناواقف لوگون کی نکتہ چینی پر توجہ کرنا فضول ہے سوراجی ہون یا غیر سوراجی اگر اُنھون نے پارٹی کے قواعد کا مطالعہ کیا ہے اور ہندوستانی سینڈھرسٹ (حربیہ کالج) قائم کرنے کے متعلق رزولیوشن پر جو بحث ہوئی اسکے سمجھنے کی تکلیف گوارا کی ہے تو اُنھون نے میرے طرز عمل کا مطلب سمجھ لیا اور اُسے ٹھیک خیال کرنا دشوار نہ ہوگا لیکن چونکہ آپ نے سوال کیا ہے اسلیے شاید یہی بہتر ہوگا کہ مین مختصراً یہ بتلا دون کہ یہ طرز عمل مین نے کیون اختیار کیا آپ نے فرمایا کہ اب ہم لوگ کافی عرصہ تک کونسلون مین رہ چکے ہین اور دفتری حکومت کی ان ترکیبون کو سمجھ لیتے ہین کہ جنکے ذریعہ سے حکومت خود ہمارے قواعد سے فائدہ اُٹھا کر ہمین غلط راستہ پر ڈالدیتی ہے جیسا کہ مین اکثر ظاہر کرچکا ہون ہماری پالیسی یہ ہے کہ صورت حالات کی تبدیلیون کے موافق خود کو جہان تک ممکن ہو ڈھال لیا جاے۔

جون ۱۹۲۴ء کے شملہ کے اجلاس مین ہم نے یہ محسوس کیا کہ ان سخت قواعد اور بندشون مین جو ممبران پارٹی کو ہر ایسی کمیٹی مین شرکت کی کوشش سے یا اسکی شرکت قبول کرنے سے منع کرتے ہین کہ جو حکومت نے مقرر کی ہو کسی حد تک نرمی کی ضرورت ہے اور ہم نے ایک دفعہ اپنے قواعد مین ایسی بڑھائی کہ جس کی رو سے پارٹی کسی ممبر کو ایک ایسی کمیٹی مین کام کرنیکی اجازت دیسکے اگر تین چوتھائی ممبرون کی یہ راے ہو کہ اس کمیٹی مین سوراج پارٹی کی نمایندگی کے لیے خاص وجوہ موجود ہین یہ دفعہ آل انڈیا سوراج پارٹی کے اس جلسہ مین جو اگست ۱۹۲۴ء مین کلکتہ مین ہوا تھا منظور ہوگئی چونکہ جماعت مقننہ (لیجسلیٹو اسمبلی) کے سوراجی ممبرون کا کوئی جلسہ شملہ کی آیندہ نشست سے پہلے یہ آسانی نہین ہوسکتا تھا، اسلیے مین نے حکومت کی یہ درخواست کہ مین اسکین کمیٹی کی شرکت منظور کرلون آل انڈیا سوراج پارٹی کی مجلس عاملہ (اکزیکیٹو کمیٹی) کے سامنے پیش کردی کیونکہ سوراجی ممبر خواہ وہ جماعت مقننہ مین ہون یا صوبون کی مجالس مقننہ (لیجسلیٹو کونسل) مین سب اسی مجلس عاملہ کے زیر ہدایت کام کرتے ہین اس مجلس عاملہ نے متفقہ طور پر یہ فیصلہ کیا کہ حکومت کی درخواست منظور کرنے کیلیے مخصوص وجوہ موجود ہین اور مجھے اسکین کمیٹی کی شرکت منظور کرلینی چاہیے یلنے اسی فیصلہ پر عمل کیا ہے۔ اسے نہ داس مرحوم کی فرید پور والی تقریر سے کوئی تعلق ہے اور نہ لارڈ برکن ہیڈ کی حال کی گہرافشانی سے اس کمیٹی مین اور ٹیمین کمیٹی مین کسی قسم کی کوئی مناسبت نہین ہے اور یہ بھی کتنا غلط ہے کہ اس کمیٹی مین استصواب راے کی شرائط کسی طرح محدود ہین مجھے اس سے قطعاً کوئی واسطہ نہین کہ پچھلے کمانڈر انچیف نے اس مضمون پر کیا کہا تھا اور موجودہ وزیر ہند کیا کہتے ہین نہ مجھے اس سے تعلق ہے کہ حکومت اس کمیٹی کی ترتیب دادہ رپورٹ مین کیا کریگی مجھے پورے طور سے اطمینان ہے کہ شرائط استصواب راے اس کمیٹی کی کافی وسیع ہین باقی امور کے متعلق سوراج پارٹی حکومت کے فیصلون اور قوانین کے بھروسہ پر نہین رہتی اور اسے خوب معلوم ہے کہ آیندہ کیا کارروائی کرنا چاہیے جو بزرگ پرانے طریقون پر لکیر کے فقیر بنے بیٹھے ہین وہ ذمہ دار لوگون کے بیانات سُن سُنکر شک اور افسوس کیا کرین اور سوراج پارٹی کی مفروضہ خلاف بیانی کے خلاف دفتر کے دفتر سیاہ کیا کرین سوراج پارٹی بغیر اثر پذیر ہوے اور بغیر رکے ہوے آگے بڑھے جائیگی اور راستہ کے گڑھون کو بچانے کے لیے جب کبھی ضرورت ہو تو تھوڑا بہت کترا کر چلنے مین اسے کبھی پس و پیش نہ ہوگا مجھے جس بات پر حیرت ہے وہ عجیب دہنیت ہے جسے نظام دستوری (کانسٹی ٹیوشن) کی عام اصلاحات مین اور ایک مخصوص اصلاح مین جو ہمارے نوجوانون کو فوجی زندگی کی طرف بلاے اور انھین مناسب تعلیم دے کوئی فرق نہین نظر آتا میرے خیال مین تو ایک ہندوستانی کا ان لوگون مین زیادہ ہونا جو اپنے وطن کی حفاظت مین حصہ لینے کے قابل ہین، ملک کی نگاہ مین دس ہندوستانیون کے گورنر صوبجات بنجانے سے زیادہ وقیع ہے یہ ہر ہندوستانی کا خواہ اسکے سیاسی خیالات کسی قسم کے بھی ہون کھلا ہوا فرض ہے کہ وہ ایسے آدمیون کی تعداد قوم مین بڑھانے مین ہر ممکن مدد دے۔ (ہمدرد)

برقیات

کوئلہ کی مشکلات اور وزیر اعظم کی مداخلت

لنڈن ۲۹ جولائی کل دن بھر مسٹر بالڈون کوئلہ کی کانون کے مالکان اور کانکنون سے گفتگو کرنے مین مشغول رہے خیال کیا جاتا ہے کہ انھون نے کانکنون کی بعض شرائط کی ہین جنکی بنا پر مالکان اسپر راضی ہین کہ اس نوٹس کو ملتوی کردین جو مزدوری کے معاہدہ سے متعلق ہے۔

جنوبی افریقہ اور مسٹر سکلتوالا

لنڈن ۲۷ جولائی دار العوام مین مسٹر سکلتوالا نے سوال کیا کہ جنوبی افریقہ مین ہندوستانی آبادی کے حقوق کی حفاظت کے لیے گورنمنٹ نے کیا کارروائی تجویز کی ہے جبکہ وہان اسمبلی نے ایک ایسا مسودہ قانون پاس کردیا ہے جس کا مقصد ہے کہ وہان سے ہندوستانی آبادی کو کم کردیا جاے مسٹر آرمسبائی گور نے جواب دیا کہ مین نے مسٹر مالن کی تقریر کی صرف اخباری رپورٹون کو پڑھا ہے اور اسکے متعلق مزید حالات نہین معلوم ہوسکے ہین اسلیے مین اسکے متعلق کوئی بیان نہین دے سکتا لیکن مسٹر مالن کی تقریر ہی سے مترشح ہوتا ہے کہ گورنمنٹ ہند اس معاملہ مین یونین گورنمنٹ سے خط و کتابت کر رہی ہے۔

حکومت ہاشمیہ کی فوجی حالت

اخبار ٹائمس آف انڈیا لکھتا ہے کہ امیر علی کے لشکر کی حالت نہایت افسوسناک ہے حجازی سپاہ کو پانچ ماہ سے تنخواہ نہین ملی ہے کیونکہ حکومت حجاز کے پاس ایک پائی بھی نہین امیر علی کی فوج کے سپاہیون نے جنگ کرنے سے انکار کردیا ہے اور وہ مطالبہ کر رہے ہین کہ اونھین اپنے گھرون کو واپس جانے کی اجازت دیجاے نیز برطانی سفیر متعینہ [illegible]

ہندوستان

غلہ باہر نہ بھیجا جائے

مسٹر گیا پرشاد سنہا نے اسمبلی کے آئندہ اجلاس مین اس مطلب کا ایک رزولیوشن پیش کرنے نوٹس دیا ہے کہ ہندوستان سے غلہ باہر بھیجنا قانوناً ممنوع قرار دیا جائے۔

قتل باولا کی اپیل

بمبئی مقدمہ باولا کے قیدیون نے اپنے لنڈن کے مشیران قانونی کے ذریعہ سے وزیر ہند کو اطلاع دی ہے کہ وہ اس مقدمہ مین اپیل داخل کرینگے۔

آل پارٹیز کانفرنس طلب کرنیکا فیصلہ

پٹنہ۔ لارڈ برکن ہیڈ کی تقریر پر اظہار خیال کرتے ہوئے مسٹر ایم یونس ممبر لیجسلیٹو کونسل صوبہ بہار واڑلیہ یہ مشورہ دیتے ہین کہ ایک قطعی نظام اساسی مرتب کرنے کیلیے آل پارٹیز کانفرنس طلب کی جائے اور وہ صاحب وزیر ہند کے خدمت مین پیش کیا جائے۔

پنڈت موتی لال کو یورپ بھیجنے کا ارادہ

اخبار سٹسمین کا پولٹیکل نامہ نگار شملہ سے لکھتا ہے کہ گورنمنٹ ہند نے فیصلہ کیا ہے کہ سینڈہرسٹ کمیٹی کی جو سب کمیٹی یورپ مین جانے کیلیے مقرر کیجائیگی اسکے ایک ممبر پنڈت موتی لال نہرو بنائے جائینگے

قانونی کونسل بنگال

کلکتہ۔ خیال کیا جاتا ہے کہ نئے صدر کے انتخاب کے لیے سات ممبران اپنے کو پیش کرینگے۔ مگر نامون کا ابھی تک اعلان نہین ہوا ہے

قاضی ظہور الحق صاحب ایک تجویز پیش کرینگے کہ گورنر وزیر ہند صیغہ جات منتقلہ کو پھر ذمہ دارون کے ہاتھ مین دیدین۔

مسٹر جے۔ سی۔ متر ایک تجویز پیش کرینگے کہ ایک مناسب دستور العمل مرتب کرنے کے لیے ایک ایسی کانفرنس منعقد کی جائے جسمین ہر طبقہ وخیال کے نمائندے ہون۔

گوالیار کونسل آف ایجنسی

ریاست گوالیار کا انتظام کرنے کے لیے مندرجہ ذیل حضرات کی ایک کونسل آف ایجنسی قائم کی گئی ہے یہ کونسل آف ایجنسی مہاراجہ جارج جیواجی راؤ سندھیا کے سن بلوغ پر پہونچنے تک ریاست کا انتظام کریگی

اسماے ممبران

(۱) سردار صاحبزادہ سلطان احمد خان ممتاز الدولہ سی۔ آئی۔ ای (۲) راؤ بہادر راؤ جی چندرون جیدیکانبی۔ اے منتظم بہادر (۳) لفٹنٹ کرنل کیلاش نراین منتیر خاص بہادر (۳) رائے بہادر گجپت رائے منتظم بہادر (۴) عبد الکریم خان عمدۃ الملک ایم۔ اے (الہ آباد) (۵) میجر جنرل سردار راؤ راجاجی سفیر خاص بہادر شوکت جنگ (۶) سدا شیو راجے جی صاحب (۷) بابو ررائے صاحب (۸) لکشمی راؤ بہاسکر مولیے (۹) کپتان راؤ بابو رائے پادر۔

اکالیون کی رہائی

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے ملتان سنٹرل جیل کا معائنہ کیا دس اکالیون نے رہائی کی شرط پر دستخط کردیے اور انھین فوراً رہا کردیا گیا۔

مقامی

محرم شکر ہے کہ کانپور مین محرم نہایت خیر وخوبی اور باہمی رواداری کے ساتھ ختم ہوگیا۔ یون تو اہل کانپور محرم بڑے زور شور سے مناتے ہین مگر مذہبی حیثیت سے یہان کے محرم کو کوئی واسطہ نہین۔ عام طور پر یہان کے محرم منانے کا طریقہ یہ ہے کہ اکھاڑے وغیرہ علم کے ساتھ ہوتے ہین اور اسدفعہ بھی حسب معمول ۸۔ محرم کو چھوٹے بوچرخانہ اور ۹۔ محرم کو بڑے بوچرخانہ کے علم نہایت شان وشوکت کے ساتھ اُٹھے مگر نہ معلوم کیون اس دفعہ چھوٹے اور بڑے بوچرخانہ کے علم خلاف معمول نہایت شان سے اُٹھے جلوس مین اونٹون وگھوڑون کی کثرت تھی اور ٹھیلے وتختون کی بھی بہت بہتات تھی، تختون پر ہر قسم کی چیزین مہیا کی گئی تھین جو تماشائیون کو تقسیم کی جاتی تھین۔ یہ دیکھکر تعجب ہوتا تھا کہ ان تختون پر جو چیزین ہین انسے اور محرم سے کیا تعلق ہے، ایک تخت پر تو عجیب تماشہ نظر آیا کہ ایک پیالہ اور ایک ڈنڈا لیے ہوے ایک شخص کچھ گھوٹ رہا ہے پہلی نظر مین تو یہ خیال پیدا ہوا کہ شاید بھنگ گھٹ رہی ہے مگر قریب آنے سے معلوم ہوا کہ نہین بلکہ دہی گھوٹا جارہا ہے۔ بہر حال ٹھیلون پر ہر قسم کا کھانا اور تختون پر ہر قسم کی مٹھائی توا کہات وغیرہ اور تمام انسانی ضروریات کی چیزین مثلاً کنگھی، چوڑیان، تیل، عطر، بٹن، صابون گھڑیان، ہارمونیم، فونوگراف وغیرہ وغیرہ چیزین تھین۔

بڑے بوچرخانہ والون نے کوشش کی کہ اُنکے علم کی شان وشوکت اور سامان چھوٹے بوچرخانہ والون سے بڑھ جائے اور اُنھون نے ایک تخت پر صراف کی دوکان قائم کرکے چاندی کے زیورات مثلاً چھانجہ وغیرہ تقسیم کیے۔

علمون کے ساتھ اکھاڑے بھی ہوتے ہین جنکو اہل شہر نہایت دلچسپی سے دیکھتے ہین اور غالباً شہر کا شاید ہی کوئی ایسا شخص ہو جسکو اکھاڑے دیکھنے کا شوق نہ کھینچ لاتا ہو۔ مختلف اکھاڑون مین بعض وقت جوڑ توڑ بھی ہونا شروع ہوجاتا ہے۔ اسمین شک نہین کہ اکھاڑے والے نہایت صفائی اور حیرت کے کام کرتے ہین چنانچہ دو اکھاڑون نے نہایت صفائی کے ساتھ کام کیا (۱) بابوجی میدہ بازار والے اور (۲) جنگلی بھولا گنج والے، بابوجی والے بوتلون پر کام کرتے تھے جو نہایت اہم اور باریک کام ہے ایک شخص کا تلے اوپر ۳ دفعہ بوتلون کو رکھکر اور اس پر تختہ رکھکر سر پر گھڑا لیکر جانا اور وہان ورزش وغیرہ کرنا اور سیڑھی کے ذریعہ سے نیچے اوترنا نہایت قابل تعریف کام تھا، اس صفائی اور مہارت کی جسقدر بھی تعریف کی جائے وہ کم ہے مگر اسکے ساتھ جنگلی کے اکھاڑے کی تعریف نہ کرنا ناقدردانی ہوگی اگرچہ اُنکا کام بوتلون پر نہ تھا مگر ایک شخص کا اپنے سر پر ایک مٹکا پانی بھرا ہوا رکھنا اور اس پر ایک لڑکے کا چڑھانا اور اُسی حالت مین سیڑھی پر چڑھنا اور اُترنا نہایت قابل تعریف کام تھا۔ جو ہر طرح لائق ستائش ہے۔

اسی سلسلہ مین ہم بابو گلاب چند صاحب رئیس وجوہری چوک کی بھی تعریف کیے بغیر نہین رہ سکتے کہ آپ کا مکان جو بزازہ کے چوراہے پر نہایت عمدہ موقع پر واقع ہے وہان پر آپ اپنے ہندو مسلمان دوستون کے بیٹھنے کا نہایت فراخدلی سے انتظام کرتے ہین اور پانون سے اُنکی خاطر تواضع کرتے ہین۔

بہرحال سب کچھ لکھنے کے بعد ہم یہ کہے بغیر نہین رہ سکتے کہ اس کھیل تماشہ کو اصل محرم سے کوئی تعلق نہین جو روپیہ ہزارون کی تعداد مین ان پر صرف کیا جاتا ہے وہ بالکل فضول جاتا ہے۔ کاشکے یہ حضرات اس روپیہ کو کسی اور مفید کام مین لگادین تو اُس سے بہت کچھ فوائد حاصل ہوسکتے ہین۔

سوامی ستیہ دیو کا لکچر

۲۹ر جولائی کو آریہ سماج ہال مین سوامی جی نے ایک طویل تقریر کی جسمین آپ نے ہندوون کو ہمت جرأت، بہادر بنانے کی انتہائی کوشش کی ہم خوش ہین کہ سوامی جی اپنی قوم مین جذبات پیدا کرنے کی کوشش فرماتے ہین مگر افسوس اس کا ہے کہ باوجودیکہ آپ اس سے قبل ایک پکے قوم پرست تھے اور امریکہ ویورپ کی سیر بھی کر آئے ہین مگر ان تمام باتون کے باوجود آپ نے اپنی قوم کے اُبھارنے کا یہ طریقہ اختیار کیا کہ دوسرے مذہب والون کی توہین کی جائے اور دوسرے مذہب والون کے جذبات کو مشتعل کیا جائے۔ ہم کیا سوامی جی سے دریافت کر سکتے ہین؟ کہ آپ دوسرے مذہب والون کو مشتعل اور انکے قلوب خراب کر کے کیا فائدہ اُٹھا سکتے ہین؟ اور کیا آپ کی قوم بلا اسکے نہین اُبھر سکتی؟ ہم کو اسکے کہنے مین ہرگز کوئی باک نہین کہ سوامی جی کی تقریر اول سے آخر تک نہایت اشتعال انگیز اور ناپسندیدہ جملون سے پُر تھی ہمین افسوس ہے کہ سوامی جی کانپور کی فضا کو بھی خراب کرنا چاہتے ہین۔

وہ برادران وطن جو اتحاد اور امن کی پُرلطف فضا کے حامی ہین وہ سوامی جی کو سمجھائین کہ براہ خدا آپ کانپور کی باہمی رواداری کو برباد نہ کرین۔

اور اگر خدانخواستہ اسکے انسداد کی کوئی صورت نہ نکلے تو ہندو مسلمان دونون کو ملکر گورنمنٹ سے یہ استدعا کرنا چاہیے کہ سوامی جی کو یہ ہدایت کی جائے کہ وہ اپنی تقریر مین دوسرے مذہب والون پر رکیک حملے کرکے مذہبی جذبات کو ٹھیس نہ لگائین۔

سکریٹری شپ

کانپور منیوسپل بورڈ کی سکریٹری کی جگہ بھی عجیب لاینحل مسئلہ بنگیا ہے ممبران بورڈ نہ معلوم کیون اور کن وجوہات سے اسکو طے نہین کرتے اور نہ معلوم اسمین کیا کیا اثرات کام کررہے ہین بہتر سے بہتر آدمیون کی درخواستین اس جگہ کیلیے موجود ہین مگر ممبران بورڈ کی رائے کسی پر نہین جمتی۔ کیا یہ تو نہین کہ چونکہ اس جگہ کے لیے یہ طے پاچکا ہے (تقریباً) کہ ایک مسلمان کا تقرر اس جگہ کے لیے ہو اسلیے یہ مسئلہ لاینحل صورت اختیار کرتا جاتا ہے

ممبران بورڈ اس سے پیچپیش مین پھنسے ہوے ہی تھے کہ حاجی قمر الدین صاحب کے رزولیوشن نے ایک نئی فضا پیدا کردی آپ کی تحریک ہے کہ ساڑھے پانچسو ماہوار کا ایک اسسٹنٹ ایگزیکیٹو آفیسر مقرر کیا جائے۔ اگر یہ رزولیوشن منظور کرلیا گیا تو غالباً ممبران بورڈ کو بڑی حد تک دماغی پریشانی سے نجات ہوجائیگی کیونکہ اسسٹنٹ ایگزیکیٹو افسر کے تقرر کے بعد غالباً سکریٹری کی جگہ کی ضرورت باقی نہ رہیگی۔

انتخابات

منیوسپل انتخابات کے متعلق شہر مین خاص طور پر چہل پہل پیدا ہوگئی ہے اور ہر جگہ اسکے متعلق گفت وشنید ہوتی ہے، فہرست ووٹران کی تیاری مین زبردست کوشش ہورہی ہے ممبران صاحبان بھی اپنی اپنی کوششون مین لگے ہوے ہین اور جدید امیدوار حضرات نے بھی اپنی کوششین شروع کردی ہین۔ امید کیجاتی ہے کہ آخر اگست تک فہرستین تیار ہوجائینگی ہمکو امید ہے کہ موجودہ ایگزیکیٹو افسر صاحب کی کوشش سے فہرستین غالباً اپکی سال مکمل تیار ہونگی۔ اسکی ازحد ضرورت ہے کہ فہرست تیار کرنے والون کی کافی طور پر نگرانی کیجائے۔

ووٹر صاحبان کو اسکا ضرور خیال رکھنا چاہیے کہ یکم ستمبر تک اُنکے ذمہ بورڈ کی کوئی رقم باقی نہ رہے ورنہ اونکا نام فہرست ووٹران سے خارج کردیا جائیگا۔ اور وہ ووٹ دینے کے حق سے محروم ہوجائینگے لہذا یہ اُنکا فرض ہونا چاہیے کہ وہ اپنی رقم جلد سے جلد بیباق کردین۔

شہر مین مختلف حضرات کی پارٹیان بننے کا چرچا ہورہا ہے اور اس دفعہ بہت سے جدید ممبری کا شوق رکھنے والے حضرات اس میدان مین آنے کا خیال کررہے ہین۔ غالباً کانگریس بھی ایکی مرتبہ اپنے بعض سابقہ منتخب اشخاص کے نسبت اچھا خیال نہین رکھتی بلکہ وہ ایکی بہترین اشخاص کو انتخاب مین شامل کرنا چاہتی ہے۔

ہم امید کرتے ہین کہ گنیش شنکر جی کی موجودگی مین کانگریس پارٹی مین اب کی

بہترین حضرات منتخب ہوکر آسکین گے اور نیز گنیش شنکر جی سے اسکی بھی امید ہے کہ وہ ایک اصول سے سب لوگون کو پرکھین گے اور اصول مین کسی میل و مروت کو دخل نہ دینگے۔ مسلم ممبران مین ہمارے نزدیک جدید لوگون مین دو صاحبون کا آنا نہایت ضروری ہے (۱) مولوی فضل الرحمن صاحب (۲) حافظ ہدایت حسین صاحب اور ہندو صاحبان مین رائے بہادر بابو آنند سروپ رائے بہادر بابو وکرما جیت سنگہ رائے بہادر لالہ شمبھو ناتھ اور منشی دیا نراین نگم صاحب۔

بعض لوگون کا یہ خیال ہے کہ آخر مین مصالحت ہوجائیگی اور ابہی کشمکش کی نوبت نہ آئیگی مگر ہم اصولاً اس طریقہ کو پسند نہین کرتے کیونکہ اس سے اصل مقصد انتخاب کے فوت ہونے کا اندیشہ ہے۔

گوشت خوری

ہمعصر کرشن بابو آنند سروپ سے اس وجہ سے ناراض ہے کہ وہ گوشت کیون کھاتے ہین اور گوشت کھاتے ہوسے وہ آریہ سماج کے پریسیڈنٹ کیون بنے ہوسے ہین اولاً تو ہم کو اس پر تعجب ہے کہ گوشت خوری بھی کوئی ایسا سنگین جرم ہے اور اگر بالفرض وہ جرم ہو بھی تو کیا اس قسم کی بحث کسی اخبار کے شایان شان ہے۔

امریکہ کا نجات دہندہ، اُسکی ازادی کی جنگ کا بانی واشنگٹن ایک عیاش اور بدچلن شخص تھا مگر آج ساری قوم اُسکے نام پر مٹنے کے لیے تیار ہے لیڈرون کی ذاتی کمزوریون پر نکتہ چینی کرنے سے قومی اصلاح نہین ہوسکتی

دھنکٹی اسکیم

گورنمنٹ صوبہ جات متحدہ نے دھنکٹی اسکیم منظور کر لی ہے اور اس کا اعلان بھی گورنمنٹ گزٹ مین ہوگیا ہے لہذا اسکے متعلق جلد سے جلد کارروائی شروع کردینا چاہیے۔

(بقیہ حصہ کالم ۲ پر ملاحظہ فرمایئے)

مراسلات

جناب ایڈیٹر صاحب صداقت

آپ کے اخبار کی اشاعت گذشتہ مین بصیغہ مراسلات ایک ووٹر صاحب حلقہ انور گنج کا ایک خط شائع ہوا ہے جسمین ووٹر صاحب موصوف نے بیکن گنج کی سڑک کی حالت پر حلقہ انور گنج کے ممبران کو توجہ دلائی ہے اوسکا جواب مین بحیثیت ممبر حلقہ انور گنج ہونیکے حسب ذیل دیتا ہون۔

مجھے سڑک مذکور کی حالت ناگفتہ بہ کا علم ہے اور مین نے اُس کی مرمت کی طرف کئی مرتبہ بورڈ کو توجہ دلائی اور بالآخر میری جد وجہد پر یہ سڑک پروگرام مین شامل کی گئی کہ اسکی مرمت نہین بلکہ تجدید کیجاسے ملاحظہ ہو رزولیوشن نمبر ۲۲۸ مورخہ ۷ اگست سنہ ۱۹۲۴ء

لیکن اس سڑک پر گندہ نالہ تعمیر کرنیکی ضرورت تھی اس لیے یہ سال گذشتہ مین تعمیر نہ ہوسکی اب نالہ تعمیر ہوگیا ہے اور مین نے یہ بھی دیکھا ہے کہ سڑک کی حالت اب بد سے بدتر ہوگئی ہے۔

چنانچہ محرم کے قبل مین ایگزیکٹیو افسر صاحب کو اپنے ہمراہ لے گیا تھا اور وہان کی حالت صاحب موصوف کو دکھائی مگر صاحب موصوف نے حسب مشورہ انجینیر صاحب کے مجھے یہ جواب دیا کہ اس وقت اسکی تجدید اسلیے ناممکن ہے کہ نالہ جو حال مین تعمیر ہوا ہے اُسمین بارش کا پانی جذب ہو رہا ہے اور مٹی بیٹھ رہی ہے بعد برسات کے اونھون نے اسکو بنانے کا وعدہ کیا ہے تاہم اسوقت کی تکلیف کے خیال سے اونھون نے میری یہ سفارش منظور کرلی ہے کہ بالفعل گڈھے بند کرکے اوپر سے کوئلہ کی راکھ ڈالدی جاسے تاکہ کیچڑ کی شکایت جاتی رہے اور سواری کی آمد و رفت ہوسکے اور یہ کام مجھے امید ہے کہ دو ہفتہ کے اندر ہوجائیگا اور سڑک اس قابل ہوجائیگی کہ بلا خطرہ کے اُس پر آمد و رفت ہوسکے۔

مین ووٹر صاحب کو یقین دلاتا ہون کہ کسی وقت بھی اپنے حلقہ کی ضروریات سے مین غافل نہین رہتا ہون اور ہمیشہ اسکی ترقی کے لیے کوشش کرتا رہتا ہون مگر اس حلقہ کی درستی مین میری کوشش خاطر خواہ اس وجہ سے کامیاب نہین ہوتی ہے کہ یہان غربا کی آبادی زیادہ تر ہے اور بڑے لوگ یا موٹر نشین ممبران کی اس طرف آمد و رفت نہین ہے جو اونکو یہان کی ضرورتون کا احساس ہو اور قطع نظر اسکے اکثر میری جد و جہد کا مجھے یہ جواب میرے ہمعصر ممبران نے مجھے بورڈ مین دیا ہے کہ اس حلقہ سے ٹکس کی آمدنی چونکہ بورڈ کو کم ہے اسلیے مثل جرنیل گنج اور کلکٹر گنج کے حلقون کے اس پر زائد روپیہ خرچ نہین کیا جاسکتا ہے۔

مین ووٹر صاحب کو خوشخبری سناتا ہون کہ میری تین چار برس کی متواتر کوشش سے اب ایک حصہ کرنیل گنج مین کھرنجہ تعمیر ہو رہا ہے اور چک نمبر ۱۰۱ و ۱۰۲ و محلہ بھوسہ ٹولی و لپورہ و ہیرامن کی گلیون مین کھرنجہ بنوانیکی منظوری بورڈ سے کرا رہا ہون اور مجھے امید ہے کہ اس سال انور گنج کے حلقہ کی بہت سی گلیون مین کھرنجہ تعمیر ہوجائیگا جس سے ایک حد تک صفائی مین ترقی ہوجائیگی اور گندگی کم ہوگی۔

ووٹر صاحب کا مین نہایت مشکور ہون گا اگر آئندہ بھی وہ اپنے حلقہ کے نمائندون کو اپنی ضروریات کی طرف توجہ دلاتے رہین گے

راقم شیخ محمد ابراہیم
ممبر حلقہ انور گنج

یکم اگست سنہ ۱۹۲۵ء

(بقیہ مقامی کالم ۱)

تبادلہ

منشی علی رضا صاحب ڈپٹی کلکٹر و حاکم پرگنہ ڈیرا پور کا تبادلہ گورکھپور کو ہوا ہے۔ آپ نہایت خلیق ملنسار اور ہردلعزیز حاکم تھے آپ کی یاد اہالیان کانپور کے دلون مین عرصہ تک قائم رہیگی۔ ہم انصاف پسند اور لائق حاکم کے تبادلہ پر اظہار افسوس کرتے ہین۔

تلک ڈے

یکم اگست کو لوکمانیہ تلک آنجہانی کا یوم وفات تھا۔ جو سارے ہندوستان مین منایا جاتا ہے چنانچہ کانپور مین بھی منایا گیا۔ صبح کو ایک جلوس نکالا گیا اور شام کو کانگرس کے دفتر سے ایک جلوس مرتب ہوکر شہر کے مختلف مقامات مین گشت لگایا جلوس کے ساتھ گاڑی بھی تھی اور اتحاد و اتفاق کے گیت گاسے گئے۔

کبڈی

۲۔ اگست کو کبڈی کے سلسلہ مین چند ہندو مسلمانون کے درمیان ایک خفیف سی جھڑپ ہوگئی اور ایک مسلمان کے چوٹ آگئی جسکی رپورٹ کردی گئی ہے۔

جلسہ

۴۔ اگست کو مغرب کے بعد مسلمانان کانپور کا ایک عظیم الشان جلسہ بصدارت خان بہادر حافظ محمد حلیم صاحب فراشخانہ مین ہوا جناب جگر مرادآبادی نے ایک قومی نظم اپنے خاص رنگ مین پڑہی اور اسمین شک نہین کہ خوب تھی۔

حافظ ہدایت حسین صاحب ظہور احمد صاحب بیرسٹر الہ آباد مولانا حسرت موہانی صاحب نے اپنی تقریر وںمین سوامی ستیہ دیو جی کی غلط بیانیون پر کافی روشنی ڈالی جلسہ مین یہ خاص خوبی تھی کہ ہر ایک مقرر نے نہایت متانت سے کام لیا اور قریب ۱۰ بجے کے جلسہ ختم ہوا

افواہ سنا جاتا ہے کہ مجسٹریٹ ضلع نے دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ سوامی جی پر کردیا ہے۔

(نمونہ قابل فروخت)

بحکم جناب مولوی محمد احمد انصاری صاحب بہادر منصف ہمیرپور

سمن بنا بر انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ - قاعدہ ۱ و ۵)

نمبر مقدمہ ۳۵۱ نمبر ابتدائی سنہ ۱۹۲۵ء

بعدالت منصفی ہمیرپور ضلع کانپور

لالہ لچھمن پرشاد ولد ماتا پرشاد قوم ویش ساکن موضع رمیڑی پرگنہ وضلع ہمیرپور مدعی

بنام - دیبی دیال ولد بدری قوم کورمی ساکن موضع میراپور پرگنہ وضلع ہمیرپور وحال موضع کٹاکھیرہ پرگنہ بھوگنی ضلع کانپور مدعاعلیہ

ہرگاہ کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابت مالیتی ۱۴۵/۱۴ کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۱۷ ماہ اگست سنہ ۱۹۲۵ء وقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعوی کی کرو۔ اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہارے احضار کے لیے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تم کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جنکی شہادت پر نیز تمام دستاویزات جن پر تم اپنی جوابدہی کے تائید میں استدلال کرنا چاہتے ہو اسی روز پیش کرو۔ تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲۲ ماہ جولائی سنہ ۱۹۲۵ء جاری کیا گیا۔

مہر عدالت

تربینی سہائے
منصرم

اطلاع

(۱) اگر تم کو یہ اندیشہ ہو کہ تمہارے گواہ اپنی مرضی سے حاضر نہ ہونگے تو تم عدالت ہذا سے سمن بہ این مراد جاری کرا سکتے ہو کہ جو گواہ نہ حاضر ہو وہ جبراً حاضر کرا دیا جاوے اور جس دستاویز کو کسی گواہ سے پیش کرانے کا تم استحقاق رکھتے ہو وہ اس سے پیش کرائی جاوے بشرطیکہ تم خرچہ ضروری عدالت مین داخل کر کے اس امر کی درخواست گذرانو۔

(۲) اگر تم مطالبہ مدعی کو تسلیم کرتے ہو تو تم کو لازم ہے کہ روپیہ معہ خرچہ نالش عدالت مین داخل کرو تاکہ کارروائی اجراء ڈگری جو تمہاری ذات یا مال یا دونوں پر ہو کرنا نہ پڑے۔

The Sadaqat
CAWNPORE

REG-No. 1424

جمال پر تو حق عزم مستقل مین رہی
زبان پر بھی وہی ہو جو تیری دل مین رہی
(احسن سنبھلی)

صداقت

قیمت سالانہ ۔ عہ
ششماہی ۔ عہ
فی پرچہ ۔ ؍

ہفتہ وار

اڈیٹر ۔ خواجہ عبد السلام

جلد ۱ | کانپور ۔ چہار شنبہ ۱۲ ۔ اگست ۱۹۲۵ء مطابق ۲۱ ۔ محرم الحرام ۱۳۴۴ھ | نمبر ۲۳

مندر اور مسجد

(گذشتہ سے پیوستہ)

کئی آدمیون کا پیچھا کرتے ہوئے مندر مین گھس گئے تھے اور شیشے کے سامان توڑ پھوڑ رہے تھے۔

ٹھاکر کی آنکھون مین خون اُتر آیا۔ سر پر خون سوار ہو گیا للکارتے ہوئے مندر مین گھس گیا۔ اور بدمعاشون کو پیٹنا شروع کیا۔ ایک طرف وہ اکیلا اور دوسری طرف پچاسون آدمی۔ لیکن واہ رے شیر اکیلے سب کے چھکے چھڑا دیے کئی آدمیون کو مار کر گرا دیا۔ غصّے مین اُسے اس وقت کچھ نہ سوجھتا تھا۔ کسی کے مرنے جینے کی پرواہ نہ تھی معلوم نہین اُسمین اتنی طاقت کہان سے آگئی تھی۔ اُسے ایسا جان پڑتا تھا کہ کوئی طاقت کی دیوی میری مدد کر رہی ہے کرشن بھگوان اسکی حفاظت کرتے ہوئے معلوم ہوتے تھے مذہبی جوش مین آدمیون سے عجیب عجیب کام ہو جاتے ہین۔

اُدھر ٹھاکر کے چلے آنے کے بعد چودھری صاحب کو خوف ہوا کہ کہین ٹھاکر کسیکا خون نہ کر ڈالے۔ اس کے پیچھے خود بھی مندر مین آپہونچے دیکھا تو کہرام مچا ہوا ہے بدمعاش لوگ اپنی جان لے لیکر بیتحاشا بھاگے جا رہے ہین کوئی پڑا کراہ رہا ہے۔ کوئی ہائے ہائے کر رہا ہے۔ ٹھاکر کو پکارنا ہی چاہتے تھے کہ یکایک ایک آدمی بھاگا ہوا آیا اور ان کے سامنے آتا آتا زمین پر گر پڑا۔

چودھری صاحب نے اُسے پہچان لیا۔ اور دنیا انکی آنکھون مین اندھیری ہو گئی۔ یہ انکا اکلوتا داماد اور انکی جائداد کا وارث شاہد حسین تھا۔

چودھری نے دوڑ کر شاہد حسین کو سنبھالا اور زور سے بولے۔ ٹھاکر ادھر آؤ لالٹین ۔ لالٹین! آہ! یہ تو میرا شاہد ہے!

ٹھاکر کے ہاتھ پاؤن پھول گئے۔ لالٹین لیکر باہر نکلے شاہد حسین ہی تھے۔ ان کا سر پھٹ گیا تھا۔ اور خون اُچھلتا ہوا نکل رہا تھا۔

چودھری نے سر پیٹتے ہوئے کہا۔ ٹھاکر تمنے میرا چراغ ہی گل کر دیا۔

ٹھاکر نے تھر تھر کانپتے ہوئے کہا۔ مالک۔ بھگوان جانتے ہین۔ مین نے پہچانا نہین۔

چودھری۔ نہین مین تمہارے اوپر الزام نہین رکھتا۔ بھگوان کے مندر مین کسیکو گھسنے کا اختیار نہین ہے۔ افسوس یہی ہے کہ خاندان کا نشان مٹ گیا اور تمہارے ہاتھون! تمنے میرے لیے ہمیشہ اپنی جان ہتھیلی پر رکھی اور خدا نے تمہارے ہی ہاتھون میرا ستیاناس کرا دیا۔

چودھری صاحب روتے جاتے تھے اور یہ باتین کہتے جاتے تھے۔ ٹھاکر شرم اور غیرت سے گڑا جاتا تھا۔ اگر اُسکا اپنا لڑکا مارا گیا ہوتا تو اُسے اتنا دُکھ نہ ہوتا۔ آہ! میرے ہاتھون میرے مالک کا گھر برباد ہوا۔ جسکے پسینے کی جگہ وہ اپنا خون بہانے کو تیار رہتا تھا۔ جو اُسکا مالک ہی نہین۔ جان متا تھا جسکے ذرا سے اشارے پر وہ آگ مین کود سکتا تھا اُسی کے خاندان کی جڑ اُسنے کاٹ دی! وہ اُسکی آستین کا سانپ نکلا! افسوسناک لہجے مین کہا۔ سرکار مجھسے بڑھکر بد قسمت اور کون ہوگا۔ میرے منھ مین کالک لگ گئی۔

یہ کہتے کہتے ٹھاکر نے کمر سے چھرا نکال لیا وہ اپنی چھاتی مین چھرا مار کر جان سے ہاتھ دھونا ہی چاہتے تھے کہ چودھری صاحب نے لپک کر چھرا ان کے ہاتھ سے چھین لیا اور بولے۔ کیا کرتے ہو ہوش مین آؤ! یہ تقدیر کے کرشمے ہین۔

اسمین تمہارا کوئی قصور نہین۔ خدا کو جو منظور تھا وہ ہوا مین اگر خود شیطان کے بہکانے مین آکر مندر مین جاتا اور دیوتا کی توہین کرتا اور تم مجھے پہچانکر بھی قتل کر دیتے تو مین اپنا خون معاف کر دیتا۔ کسی کے دین کی توہین کرنے سے بڑا اور کوئی گناہ نہین ہے گو اسوقت میرا کلیجہ پھٹا جاتا ہے اور یہ صدمہ میری جان ہی لیکر رہے گا مگر خدا گواہ ہے کہ مجھے تم سے ذرا بھی ملال نہین ہے۔ تمہاری جگہ مین ہوتا تو مین بھی یہی کرتا چاہے میرے مالک کا بیٹا ہی کیون نہ ہوتا۔ گھر والے مجھے طعنون سے چھید ینگے لڑکی رُو رُو کر مجھسے خون کا بدلہ مانگے گی۔ سارے مسلمان میرے خون کے پیاسے ہو جائین گے مین کافر اور بے دین کہا جاؤنگا۔ شاید کوئی دین کا پکا نوجوان مجھے قتل کرنے پر بھی تیار ہو جائے۔ لیکن مین حق سے منھ نہ موڑونگا۔ اندھیری رات ہے ابھی دم یہان سے بھاگ جاؤ اور میرے علاقے مین کسی چھاؤنی مین چھپ جاؤ وہ دیکھو کئی مسلمان چلے آرہے ہین۔ میرے گھر والے بھی ہین بھاگو۔ بھاگو!!

(۴)

سال بھر بھجن سنگھ چودھری صاحب کے علاقے مین چھپا رہا ایک طرف مسلمان لوگ اسکی ٹوہ مین لگے رہتے تھے دوسری طرف پولیس۔ لیکن چودھری اُسے ہمیشہ چھپاتے رہتے تھے۔ اپنی قوم کے طعنے سہے۔ اپنے گھر والون کی سختیان اُٹھائین۔ پولیس کے وار سہے ملاؤن کی دھمکیان سہین مگر بھجن سنگھ کی خبر کسیکو کانون کان نہ ہونے دی۔ ایسے وفادار اور جانثار خادم کو وہ جیتے جی ظالم قانون کے پنجے مین نہ دینا چاہتے تھے۔ ان کے علاقے کی چھاونیون مین کئی بار تلاشیان ہوئین۔ ملاؤن نے گھر کے نوکرون۔ ماماؤن۔ لونڈیون کو ملایا لیکن چودھری نے ٹھاکر کو اپنے احسان کی طرح چھپائے رکھا۔

لیکن ٹھاکر کو اپنی جان بچانے کے لیے چودھری صاحب کو مصیبت مین پڑے دیکھکر رنج ہوتا تھا۔ اسکے جی مین بارہا آتا تھا پلکر مالک سے کہدون مجھے پولیس کے حوالے کر دیجئے چودھری صاحب بار بار اُسے چھپے رہنے کی تاکید کرتے رہتے تھے۔

جاڑون کے دن تھے چودھری صاحب اپنے علاقے کا دورہ کر رہے تھے اب وہ مکان پر بہت کم رہتے تھے گھر والون کے طعنون سے بچنے کا یہی طریقہ تھا۔ رات کو کھانا کھا کر لیٹے ہی تھے کہ بھجن سنگھ آکر سامنے کھڑا ہو گیا۔ اسکی صورت اتنی بدل گئی تھی کہ چودھری صاحب دیکھکر چونک پڑے ٹھاکر نے کہا۔ سرکار اچھی طرح ہین؟

چودھری۔ ہان خدا کا فضل ہے۔ تم تو بالکل پہچانے ہی نہین جاتے اسوقت کہان سے آرہے ہو۔

ٹھاکر۔ مالک اب تو چھپکر نہین رہا جاتا۔ حکم ہو تو جاکر عدالت مین حاضر ہو جاؤن۔ جو قسمت مین لکھا ہوگا وہ ہوگا میرے وجہ سے آپکو اتنی حیرانی ہو رہی ہے یہ مجھسے نہین دیکھا جاتا

چودھری۔ نہین ٹھاکر میرے جیتے جی نہین۔ تمہین جان بوجھکر بھاڑ کے منھ مین نہین ڈال سکتا۔ پولیس اپنی مرضی کے موافق شہادتین بنالے گی۔ اور مفت مین تمہین جان سے ہاتھ دھونا پڑیگا۔ تمنے میرے لیے بڑے بڑے خطرے سہے ہین۔ اگر مین تمہارے لیے اتنا بھی نہ کر سکون تو مجھسے بڑھکر احسان فراموش اور کون ہوگا۔؟ اسبارے مین اب پھر مجھسے کچھ مت کہنا

ٹھاکر۔ کہین کسی نے سرکار۔

چودھری۔ اسکا بالکل غم نہ کرو۔ جبتک خدا کو منظور نہ ہوگا کوئی میرا بال بھی بانکا نہین کر سکتا تم اب جاؤ یہان ٹھہرنا خطرناک ہے۔

ٹھاکر۔ سنتا ہون لوگون نے آپسے ملنا جلنا چھوڑ دیا ہے

چودھری۔ دشمنون کا دور رہنا ہی اچھا۔

لیکن ٹھاکر کے دلمین جو بات جم گئی تھی وہ نہ نکلی۔ اس ملاقات نے اُسکا ارادہ اور بھی پکا کر دیا۔ انھین میری وجہ سے یون مارے مارے پھرنا پڑ رہا ہے۔ یہان انکا کون اپنا بیٹھا ہوا ہے جو چاہے آکر حملہ کر سکتا ہے۔ میری اس زندگانی پر لعنت ہے۔

علے الصباح ٹھاکر ضلع حاکم کے بنگلے پر پہنچا۔ صاحب نے پوچھا تم ابتک چودھری کے کہنے سے چھپا تھا۔؟

ٹھاکر۔ نہین حضور۔ اپنی جان کے خوف سے۔

(۵)

چودھری صاحب نے یہ خبر سنی تو سناٹے مین آگئے۔ اب کیا ہو؟ اگر مقدمے کی پیروی نہ کیگئی تو ٹھاکر کا بچنا مشکل ہے پیروی کرتے ہین تو اسلامی دنیا مین تہلکہ پڑ جاتا ہے چارون طرف سے فتوے نکلنے لگین گے۔ اودھر مسلمانون نے ٹھان لی کہ اسے پھانسی دلا کر چھوڑینگے۔ آپسمین چندہ کیا گیا۔

ملاؤن نے مسجد مین چندے کی اپیل کی۔ دروازہ دروازہ جھولی باندھکر گھومے۔ اسپر قومی مقدمے کا رنگ چڑھایا گیا مسلمان وکیلون کو نام پیدا کرنے کا موقع ملا۔ آس پاس کے ضلعون سے جہاد مین شریک ہونے کے لیے آنے لگے۔

چودھری صاحب نے بھی پیروی کرنے کا مصمم ارادہ کر لیا۔ چاہے کتنی ہی آفتین کیون نہ سر پر آپڑین۔ ٹھاکر انھین انصاف کی [illegible]

۷۸۶

ہفتہ وار

صداقت

چہارشنبہ ۱۲ اگست سنہ ۱۹۲۵ء

سر سریندر ناتھ مرحوم

”کوئی چیز ہم کو خوفزدہ نہ کریگی، نہ مقدمہ چلنا اور نہ پھانسی ہونا۔“ سریندر ناتھ

کسی تحریر کا پبلک دماغ پر اثر ریاضی کے مطابق خیالات کی گہرائی سے پیمائش کیا جاتا ہے کہ کسقدر اسمین کشش ہے، اگر وہ آپ کو غور کرنے کیلیے بیدار کرتی ہے، اگر وہ زوردار آواز سے تم کو اٹھاتی ہے تو اس کا اثر وسیع۔ اور مستقل آدمی کے دماغ پر ہوتا ہے۔ اگر صفحات آپ کو تعلیم نہیں دیتے ہین تو وہ بکھیون کی طرح گھنٹون مین ضائع ہو جائینگے، بولنے اور لکھنے کا طریقہ ونٹس کے باہر نہ جائیگا وہ سچائی کے ساتھ بولتا اور لکھتا ہے

ایمرسن

۶ اگست سنہ ۱۹۲۵ء کو ڈیڑھ بجے دوپہر کو ۷۷ سال کا کار آزمودہ تھکاماندہ ہیرو سر سریندر ناتھ دائمی آرام کے لیے مادر وطن کی گود مین سو گیا، بنگال کی خاک پاک سے اٹھکر، ہندوستان کی آب و ہوا مین پرورش پاکر جسقدر ہستیان نمودار ہوئی ہین انمین آپ کا درجہ بلند ترین ہے چالیس برس تک آپ ملکی لڑائیون کے سپہ سالار، اور منتظم لیڈر رہے، جبوقت موجودہ زمانہ کے بعض ہر دلعزیز مقبول مشہور لیڈر طفل مکتب تھے اس وقت آپ کی تعریف و تحسین کے نعرے ملک کے ایک گوشہ سے دوسرے گوشہ تک پہلے ہوے تھے اور بہتون نے بطور ہیرو کے اُنکی قدر کی تھی بے شمار نوجوانان وطن کے دلون مین آپ کی تقریرون سے حب وطن کے خیالات پیدا ہوے ہین، زمانہ گذرا کہ آپ شورش پسندون اور ایجی ٹیٹرون کے درجہ سے گذر کر مدبرون کی صف مین آے، اور اپنی تحریکون کے بہاؤ مین اپنے قدم کو روکے رکھا، گو بعض اسباب سے آپکی ہر دلعزیزی کم ہوگئی اور قدرتی طور پر خیال ہوتا ہے کہ ملک نے اُنکی خدمات کی پوری قدر نہین کی، لیکن انکے دل پر کوئی اثر نہین ہوا اور آخر وقت تک اُسی ہمت مردانہ سے کام کرتے رہے۔

اسوقت آپ کی عمر ۷۷ سال کی تھی، مسٹر ونیشا واچا کے علاوہ بنگال و ہندوستان کے سب ہمعصر لیڈرون کی جدائی کا غم آپ کو دیکھنا پڑا آپ نہ صرف اپنے بلکہ ملک اور قوم کے لیے زندہ رہے اور آپ کی خدمات ہمیشہ فخر سے یاد کیجائینگی۔

سر سریندر ناتھ کے والد ڈاکٹر درگا چرن بنرجی مشہور و معروف ڈاکٹر تھے اور آپ نومبر سنہ ۱۸۴۸ء مین پیدا ہوے تھے اور اسی سال ہندوستان کے بہترین لیڈران، بابو رامیش چندر دت، بابو بہاری لال گپتا، بابو سارداچرن مترا، سر پرتول چندر چیٹرجی، سر پرسودا چرن بنرجی، اور مسٹر جے، این، چودھری، پیدا ہوے تھے۔

سر سریندر ناتھ کے والد نے آپ کو آئی۔ سی، ایس، کے امتحان کے لیے انگلستان بھیجا تھا جب آپ پاس ہو کر آے تو آپ کو جلد ہی ملازمت سے برخاست کر دیا گیا، اسکے بعد آپ ولایت بیرسٹری کیلیے گئے مگر برخاست شدہ ملازم ہونے کی وجہ سے آپ محروم رہے۔ واپسی پر آپ نے ودیاساگر کالج مین ملازمت کر لی، اسکے بعد آپ نے رپن کالج کو اپنے ہاتھین لیا اور اسکو انتہائی ترقی تک پہونچایا۔ سنہ ۱۸۷۹ مین آپ نے ہفتہ وار بنگالی کو خرید لیا ۲۱ سال تک چلانے کے بعد آپ نے اسکو روزانہ کر دیا۔ سنہ ۱۸۸۲ء مین آپ کو مقدمہ ہتک مین دو سال کی سزا ہوئی تھی۔ آپ نے سنہ ۱۹۲۱ء مین وزیر مقرر ہونے پر بنگالی کی ایڈیٹری چھوڑی تھی اور آج نو ماہ پہلے پھر آپ نے چارج لے لیا تھا، اخبار نویسی کی حیثیت سے آپ کا نام ہمیشہ عزت سے لیا جائیگا، آپ نے ملک کا دو مرتبہ دورہ کیا تھا، آپ کے لکچر نہ صرف ہندوستان بلکہ انگلستان مین بھی بہت مقبول ہوے تھے، دو مرتبہ آپ نے کانگریس کی صدارت کی ۲۰ برس تک آپ کلکتہ کارپوریشن کے ممبر رہے سنہ ۱۸۹۹ء مین آپ نے استعفی دیدیا تھا آٹھ سال تک آپ کاونسل کے ممبر رہے اور سنہ ۱۹۲۱ء مین آپ وزیر بنگال ہوے۔

غازی محمد بن عبد الکریم کی فتح

”ہم اسوقت تک لڑین گے جب تک کچھ بھی امید رہیگی، اسکے بعد ہم اپنی عورتون اور بچون کو مار ڈالین گے اور پھر مرنے مارنے کو آگے بڑھینگے، ہمین شکست دینے کے پہلے فرانس اور اسپین کا مالی خاتمہ اور سیاسی تباہی ہو جائیگی“ محمد بن عبد الکریم“

جو آزادی کے لیے قربان ہوتے ہین، آن پر مٹنے کے لیے زندہ رہتی ہین اور جو وطن پر سب کچھ قربان کر سکتے ہین، پیاری سی پیاری چیز بھی مادر وطن پر نچھاور کر سکتے ہین، فتح کی دیوی انکے گلے مین پھولون کا ہار ڈالتی ہے، غازی عبد الکریم کی کامیابی اس سچائی کی زندہ مثال ہے، کل تک فرانس اور غازی عبد الکریم دونون لڑائی سے جان بچانے کی راہ ڈھونڈھ رہے تھے، فرانس کے سخت شرائط اہل رلیف کے لیے قابل قبول نہ تھے اسلیے ٹھکرا دیے اور بہادران رلیف وطن پر قربان ہونے کے لیے تیار ہو گئے، اور فتح کی دیوی نے اُنکو گلے سے لگا لیا، تازہ ترین خبر یہ ہے کہ اہل رلیف نے اہل فرانس کی اچھی طرح تواضع کر دی ہے، فرانس کے زبردست معرکہ کے مقام پر ریفیون نے قبضہ کر لیا ہے اور فرانسیسون کو ”اَین بوردا“ کے مقام سے بُری طرح پسپا ہونا پڑا اس مقام پر چودہ روز دن رات لڑائی ہوئی اور آخر فتح غازی عبد الکریم کے ہاتھ رہی یہاں سے قبض اور تازہ مقامات نزدیک ہین انھین دو مقامات کو اہل رلیف چاہتے تھے، ہم کو معلوم ہے کہ فرانس و اسپین بڑی زبردست طاقتین ہین، یورپ انکی مدد پر ہے، غریب اہل رلیف کا انسے بازی جیتنا مشکل ہے لیکن آزادی کے لیے اس جوانمردی سے مرنے کی نیک مثال قائم رہیگی۔ کیا آزاد قومین ان آزادی کے دیوانون کو صفحہ ہستی سے نہ مٹنے دینے کی کوشش کرینگی اور کوئی صورت ایسی اختیار کرینگی کہ صلح ہو جاے۔

دیکھیے یہ جذبہ حب وطن اہل ہند مین کب پیدا ہوتا ہے یہان تو ابھی تک یہی مرحلہ نہین طے ہوا ہے کہ ہندو فاتح ہو کر رہین گے یا مسلمان، اس بات پر دونون مچل رہے ہین۔ ہم کو تو معلوم ہوتا ہے کہ آپس کی لڑائی سے دونون حقیر و ذلیل بلکہ معدوم ہو کر رہین گی۔

لارڈ ریڈنگ کی واپسی

حضور وائسرائے بہادر لارڈ ریڈنگ ولایت کی سیر کے بعد واپس تشریف لے آئے لارڈ برکن ہیڈ سے تبادلہ خیالات کے بعد انھون نے کیا راے قائم کی ہے۔ کونسل کے افتتاح یا کسی دعوت کے موقعہ پر وہ کیا کہین گے، اسکے لیے کسی کو پریشان ہونے اور قیاس دوڑانے کی ضرورت نہین ہے وہ جو کچھ کہین گے وہ وزیر ہند کی تقریر و منشا سے باہر نہ ہوگا، یہ بات صاف ظاہر ہے، ہندوستانیون کو صاحب ممدوح نے کھلا ہوا لڑائی کا الٹی میٹم دیدیا ہے۔ باقی سوال یہ رہجاتا ہے کہ ہندوستانی اس کا کیا جواب دیتے ہین، مہاتما گاندھی کا یہ تجربہ ہے کہ جب تک ہم طاقت نہ پیدا کرینگے برطانوی مدبر ہماری طرف متوجہ نہ ہونگے اور اسی لیے وہ ملک کو متحد و متفق کرنا چاہتے ہین۔

آئینہ کانپور

(بقیہ صفحہ ۴)

میونسپل معاملات میونسپل بورڈ نے سکریٹری کے انتخاب کا معاملہ نئے بورڈ تک کے لیے ملتوی کر دیا ہے۔

۱۲ اگست سنہ ۱۹۲۵ء کو میونسپل بورڈ کا ایک غیر معمولی جلسہ سر سریندر ناتھ بنرجی کی وفات پر ماتم کے لیے طلب کیا گیا ہے۔

جلسہ یکم اگست کو مارواڑی اسکول مین ایک جلسہ ترک منشیات کی کوششون کے متعلق ہوا اس کام کیلیے ایک سبھا بنائی گئی ہے، اس سبھا کے پریسیڈنٹ بابو نراین پرشاد نگم اور سکریٹری لالہ رامیشور پرشاد باگلا ہین۔

۵ اگست کو کانپور کے ماڈریٹون کا ایک جلسہ ہوا جسمین وزیر ہند کی تقریر کی مخالفت اور مختلف پارٹیون مین اتحاد کے رزولیوشن پاس ہوے۔

دفعہ ۱۴۴ سوامی ستیہ دیو جی کی تقریر کو اشتعال انگیز اور ناپسندیدہ اور دوسرون کے مذاہب پر حملون سے پُر لکھ چکے ہین اور اسکی اصلاح کے خواہاں تھے اور ہماری اصلی خواہش یہ تھی کہ ہندو اور مسلمانون کے پر امن لیڈر اس کا انسداد کرا دینگے گر افسوس ہے کہ ہندو اور مسلم دونون قومین تعصب مذہبی مین اسقدر اندھی ہو چکی ہین کہ وہ ایسی معمولی سی بات کو بھی طے نہ کر سکین اور کلکٹر صاحب کو دفعہ ۱۴۴ کے نفاذ کی ضرورت محسوس ہوئی۔

ڈیپوٹیشن ۸ اگست کی صبح کو ہندو سبھا کا ایک ڈیپوٹیشن کلکٹر صاحب کے پاس بدین غرض گیا تھا کہ سوامی ستیہ دیو جی پر سے دفعہ ۱۴۴ اُٹھالی جاے مگر کلکٹر صاحب نے اس استدعا کو منظور نہین کیا۔

کانپور کانگریس کی صدارت

انڈین نیشنل کانگریس ملک کی واحد مشترکہ سیاسی جماعت ہے اسلیے اسکے فیصلون پر ہماری تمام تر توجہ رہتی ہے، کانگریس کو اب صرف ۴ ماہ باقی رہگئے ہین اور کانگریس کے قواعد و ضوابط کے مطابق مختلف صوبجاتی مجالس کانگریس نے جن حضرات کے اسماے گرامی کانپور کانگریس کی صدارت کیلیے پیش کیے ہین انمین، مسز سروجنی نائیڈو، پنڈت موتی لال نہرو، اور ڈاکٹر انصاری کے نام ممتاز ہین مگر تمام حالات کو مد نظر رکھتے ہوے ہم سفارش کرینگے کہ اس سال کانگریس کی صدارت کے لیے بلبل ہندوستان مسز سروجنی نائیڈو کے نام قرعہ فال ڈالا جاے تو زیادہ مناسب ہے۔ اور ہمکو امید ہے کہ کانپور استقبالیہ کمیٹی بھی کانگریس کی صدارت کے لیے ہندوستان کی اس نامور خاتون مسز سروجنی نائیڈو [illegible]

حکومت خود اختیاری کا حصول ناگزیر ہے

شریمتی نیڈو کے خیالات

کراچی مین مین ایسوشی ایٹڈ پریس کے نمایندے سے ملاقات کے دوران مین شریمتی جی نے فرمایا کہ مین ہندو مسلمانون مین اختلاف دور کرنے کی کوشش مین ہون مگر جب تک فرقہ وارانہ کشمکش جاری ہے حقیقی سوراجیہ قائم نہین ہو سکتا، مین اپنی تمام مساعی اصلاحی سیاست کے بجاے تعمیر قومیت پر مرکوز کردینا چاہتی ہون، اور میری کوشش ہے کہ تمام پارٹیون کا ایک مشترکہ مقصد کیلیے باہمی اتحاد کرایا جاے مجھے طلبہ کی جماعت سے بھی خاص دلچسپی ہے۔

ڈاکٹر بسنیٹ کے مسودہ جمہوریہ کی طرف اشارہ کرتے ہوے آپ نے فرمایا کہ اس بل کیلیے بڑی عظیم الشان بحث کا افتتاح کا امکان ہے، میرا سیاسی نکتہ نگاہ اس سے جداگانہ ہے کیونکہ مسز بسنیٹ ہندوستان کیلیے صرف نو آبادیات کے اصول پر سوراجیہ چاہتی ہین اور مین ہندوستان کے لیے ایسا سوراجیہ چاہتی ہون جو مستقبل کے لیے نہایت موزون ثابت ہو سکے، آپ نے فرمایا کہ ہندوستان کی نجات کا راز اسکی اقتصادی بہتری اور بین الاقوامی اتحاد مین مضمر ہے، چرخہ کے متعلق آپ نے فرمایا کہ اس مین ہندوستان کی ترقی کا راز ہے، اور یہ زراعت پیشہ آبادی کے لیے آمدنی کا ایک ضمنی ذریعہ ہو سکتا ہے، مہاتما گاندھی کی پالیسی کے متعلق آپ نے فرمایا کہ سنہ ۱۹۱۴ء سے مین انکی پیرو ہون اور مہاتما جی کو ایک پیغمبر سمجھتی ہون دیگر پیغمبرون کی طرح آپ کا بھی عوام کے نام صرف ایک پیغام ہے جو وہ لوگون کو دے چکے ہین، اب انکے ذمہ صرف اسی کا بار بار اعادہ کرنا ہے ان کا پیغام وحدت کی گرہی جڑ پر پہونچا ہوا ہے، یہ ایک عملی پیغام ہے جو ہندوستان مین حقیقی سوراجیہ کی بنیاد رکھ سکتا ہے۔

جنوبی افریقہ کے ہندوستانیون کی حالت کا ذکر کرتے ہوے شریمتی جی نے فرمایا کہ ہندوستانیون کے خلاف جو قوانین وضع کیے جانے کے لیے زیر تجویز ہین انکے لیے مین حکومت ہند کو مورد الزام قرار دیتی ہون ایک سال قبل مین نے افریقہ کے سیاسی لیڈرون کو گول میز کانفرنس کے انعقاد کا مشورہ دیا تھا، اور انھون نے اتفاق کیا تھا، اس دن سے مین حکومت ہند سے امید کر رہی تھی کہ وہ اس بارے مین کوئی کام کریگی اب ایک سال کے انتظار کے بعد مین مسٹر گوکھلے کی طرح ہندوستان کو ایجی ٹیشن کرنے کے لیے متحرک کرونگی، آپ نے امید ظاہر کی کہ ہندوستانی لوگ جنوبی افریقہ مین اپنے بھائیون کے لیے اس جنگ مین جو کہ وہ ناانصافی اور تعصب کے خلاف شروع کرینگے، سب کچھ کرنے کیلیے تیار ہون گے۔

اصلاحات کے متعلق آپ نے فرمایا کہ اصلاحات کے تجربہ کے لیے دس سال کا عرصہ بہت زیادہ ہے، دوعملی طرز حکومت نہایت بیکار ثابت ہوئی ہے، جن صوبون نے دوعملی کو کامیاب بنانے کی کوشش کی تھی وہ بھی اب اس سے ناامید ہو گئے ہین، ہندوستان کو بذریعہ اقساط حکومت خود اختیاری دینے اور ہندوستانیون کو بتدریج اپنے اوپر حکومت کرنے پر مجھے اعتبار نہین ہے، حکومت خود اختیاری خود ہی حکومت کا طرز سکھا دیگی۔ ہندوستان اب اپنی متحدہ کوششون پر قائم رہ کر حکومت خود اختیاری حاصل کر سکے۔ ہمگا مسز (نظیم)

عدم تشدد کا ایک اور تجربہ

مہاتما گاندھی جی کا ایک اہم اعلان

اسٹیٹسمین مین مہاتما گاندھی کی جو مراسلت شائع ہوئی ہے اس مین اسمین مہاتما جی لکھتے ہین کہ مین عدم تعاونی ہون، اگر ہندوستانی تعلیم یافتہ کو اپنا ہم مسلک بنا سکون تو مین مکمل عدم تعاون کا آج اعلان کر سکتا ہون، مزید برآن آپ لکھتے ہین کہ مین عاجزی سے آپ کو بتا دون کہ اگر مین اپنے انقلاب پسند دوستون کا اس قسم کا پورا اعتماد حاصل کر سکون کہ وہ اپنی جملہ سرگرمیون کو چھوڑ دین، اور اگر مین عدم تشدد کی فضا پیدا کر سکون تو ستیہ گرہ کی تجویز سوچ رہا ہون اور اسکا اعلان کر دونگا، اس اثنا مین ملک کی مجری حالت تیز رفتاری سے بڑھ رہی ہے، اس لیے مین اس قسم کے انفرادی ستیہ گرہ کی تجویز سوچ رہا ہون جس سے اس نادار ملک کو گو کوئی فائدہ نہ ہو، تاہم اس سے ان لوگون کا جنکا عقیدہ عدم تشدد ہے یہ معلوم کر کے کسی قدر تشفی ہو جائیگی کہ انھون نے ملک کو ان بندھنون سے آزاد کرانے کے لیے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہین کیا۔ جو تمام قوم کو کمزور کر رہے ہین۔

تنظیم کمیٹی مین شمولیت کی دعوت

علما کے لیے ایک اور معقول موقعہ

ڈاکٹر سیف الدین کچلو کا خط علماے دہلی و دیوبند کے نام

جناب ڈاکٹر سیف الدین کچلو سکریٹری عارضی کمیٹی مرکزی جمعیت التنظیم امرت سر نے مولانا حبیب الرحمن مددگار مہتمم دارالعلوم دیوبند مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی دیوبند مولانا کفایت اللہ صاحب دہلوی اور مولانا احمد سعید صاحب ناظم جمعیت العلما دہلی کے نام حسب ذیل خط روانہ کیا ہے۔

مکرمی مولانا زید مجدکم

السلام علیکم ورحمتہ اللہ برکاتہ۔ آل مسلم پارٹیز کانفرنس ہو چکی اور آپ حضرات نے اسوجہ سے شرکت نہ فرمائی کہ مرزائی صاحبان اس مین مدعو کیے گئے تھے بلنے اپنے عریضہ مورخہ ۱۲ر جولائی مین جو مولانا حبیب الرحمن صاحب کی خدمت مین بھیجا تھا عرض کیا تھا کہ آپ حضرات شریک ہو جائین اور اعلان کر دین کہ ہم مرزائی جماعت کو خارج از اسلام سمجھتے ہین۔ اور مرزائی جماعت کے صرف آٹھ دس نمایندے شریک تھے اور اس وقت کانفرنس مین آپ کی کثرت آرا ہوتی اسلیے آپ کا مقصد حاصل ہو جاتا مگر آپ لوگون نے اسکو منظور نہین کیا اب بھی ایک اور موقع حاصل ہے، عارضی کمیٹی بن چکی ہے اسکو اضافہ ارکان کا حق حاصل ہے مین آپ سے عرض کرتا ہون کہ آپ اس جلسہ مین آکر شریک ہو جیے، کمیٹی آپ کو رکن بنا لیگی چونکہ اس جلسہ مین قواعد وضوابط بنائے جائین گے۔ اسلیے آپ یہ تجویز پیش کر سکتے ہین کہ مرزائی صاحبان کو رکنیت کا حق حاصل نہ ہو اور اگر کثرت آرا آپ کے حق مین ہو تو یہ کمیٹی آپ کے حق مین سفارش کریگی اس صورت مین امید ہے امید ہے کہ مستقل کمیٹی بھی سفارش کو منظور کر لیگی۔ امید کہ اس گزارش کو آپ ضرور قبول فرمائین گے۔ سیف الدین کچلو

برقیات

قرضہ کے متعلق فرانس اور برطانیہ مین اختلاف

لنڈن، اخبار سنڈے ٹائمس کا بیان ہے کہ قرضون کے متعلق فرانسیسی ماہرین مالیہ کے (جو گذشتہ ہفتہ مین لنڈن آے ہین) اور برطانیہ کے خزانہ کے مطالبات کی موافقت مین وسیع خلیج حائل ہے۔

فرانس کی تجویز ہے کہ چھ یا سات لاکھ پونڈ سالانہ کے حساب سے لیا جاے برخلاف اسکے برطانوی خزانہ بیس لاکھ سالانہ سے کم پر راضی ہونے کے لیے تیار نہیں کیونکہ برطانوی خزانہ کا خیال ہے کہ فرانس اتنی رقم بآسانی ادا کر سکتا ہے۔

فرانس کو کتنا ادا کرنا ہے

۳۱ر مارچ سنہ ۱۹۲۵ء تک فرانس پر برطانیہ کا قرضہ ۶۲ کرور پونڈ ہے۔ اس حساب سے گویا اگر فرانس برطانیہ کے مطالبہ پر راضی بھی ہو جاے تو کل قرضہ ۳۱ سال مین ادا ہوگا مگر فرانس سو سال مین ادا کرنا چاہتا ہے۔

مہاراجہ پٹیالہ لنڈن مین

شان وشوکت کا اظہار

لنڈن، مقامی اخبارات مہاراجہ پٹیالہ کی مصروفیت کو بڑی اہمیت دے رہے ہین آپ نے سوائے ہوٹل مین تنو کمرے لے لیے ہین جہان آپ اپنے ہندوستانی احباب سے برابر ملاقات کر رہے ہین، جام صاحب نوانگر بھی اکثر آتے ہین مہاراجہ صاحب پٹیالہ دفتر وزیر ہند سے بھی برابر خط وکتابت کر رہے ہین تاکہ مجلس اقوام مین ہندوستان کے والیان ریاست کی نمایندون کی حیثیت سے شریک ہو سکین

اہل ریف کا مطالبہ کامل آزادی ہے

غازی محمد بن عبدالکریم کے سفیر طیطوان پہونچے جہان اسپینون نے ان کا نہایت معززانہ استقبال کیا ان سفیرون نے غازی موصوف کا یہ مطالبہ کہ ریف کی آزادی کامل تسلیم کی جاے پیش کیا۔ غازی ممدوح نے قبائل مین اپنے اس عزم راسخ کی بکثرت اشاعت کی ہے کہ وہ کامل آزادی کے مطالبہ پر اڑے رہین گے۔

اہل ریف کی فتوحات مصر کی خیر نہین

ولایت کا اخبار مارننگ پوسٹ رقمطراز ہے کہ ریف کا مسئلہ مصر سے بہت بڑا تعلق رکھتا ہے اگر مجاہدین ریف کی فتح ہوئی تو خاک مصر انگریزون کے لیے گرم ہو جائیگی بلکہ مسیحیون کے خلاف مسلمانون مین جوش مخالفت پیدا ہو جائیگا۔

اطالیہ وافغانستان

لنڈن ۱۰ر اگست اخبار ڈیلی ٹیلیگراف کا سیاسی نامہ نگار لکھتا ہے کہ اطالوی انجینیر کے واقعہ قتل کے متعلق سانئور مسولینی کو اب کسیقدر اطمینان ہو گیا ہے اور وہ دول یورپ اور خصوصاً برطانیہ کا شکریہ ادا کرتے ہین۔ کہ انھون نے حکومت کابل کو نہایت اچھا مشورہ دیا اور دوستانہ پند ونصیحت کی۔

ہندوستان

الہ آباد یونیورسٹی میں خواتین کی حق تلفی

الہ آباد، الہ آباد یونیورسٹی کی مجلس عاملہ نے یہ تجویز پاس کی ہے کہ وائس چانسلر کے اجازت کے بغیر کسی خاتون طالب علم کو مرد طلبا کے ساتھ بی اے کی جماعت میں بیٹھنے کی اجازت نہ ہوگی اس تجویز کی قانونی حیثیت پر بعض لیڈر نے اعتراض کیا ہے اور پنجشنبہ کو اس پر غور کرنے کے لیے الہ اباد کی خواتین کا ایک جلسہ بھی ہوگا۔

سکھوں کی شاندار فتح

معلوم ہوا ہے کہ ۱۹ پالکیاں، ۱۲۰ اکالی جھنڈے، کرپانیں دیگر سامان جو شہیدی جتھوں سے گورنمنٹ نے چھین کر ضبط کرلیا تھا وہ حکومت نابھ نے یکم اگست کو شام کو آٹھ بجے سردار تارا سنگھ و سردار منگل سنگھ کی معرفت شرومنی کمیٹی کے حوالے کردیا جب اکالی جھنڈے اور کرپانیں واپس کی گئیں تو اکالی بیرون نے "ست سری اکال" کے نعرے لگائے۔

سر سریندر ناتھ بنرجی کا انتقال

کلکتہ ۶ اگست سر سریندر ناتھ بنرجی جن کے متعلق کل یہ خبر ملی تھی کہ انفلوئنزا میں مبتلا ہوگئے ہیں آج انتقال کرگئے۔

لارڈ ریڈنگ کی آمد

شملہ ۶ اگست گزٹ آف انڈیا میں اعلان کیا گیا ہے کہ لارڈ ریڈنگ نے آج رخصت سے واپس آکر اپنے عہدہ کا چارج لے لیا۔

شملہ ۶ اگست گزٹ آف انڈیا میں اعلان کیا گیا ہے کہ فیلڈ مارشل سر ولیم برڈوڈ نے آج صبح کو جنرل سر کلاڈ جیکب سے عہدہ کمانڈر انچیف کا چارج لے لیا۔

حاجیوں کی واپسی

ابن سعود کی تعریف

دہلی ۶ اگست حاجیوں کی ایک کثیر تعداد جو بذریعہ جہاز جہانگیر کراچی پہونچی تھی آج صبح کو یہاں وارد ہوئے اور دہلی کے مسلمانوں کی جانب سے ریلوے اسٹیشن پر پرجوش خیر مقدم کیا گیا اخباری نمایندے سے دوران ملاقات میں مولانا محمد شفیع نے بیان کیا کہ انھوں نے مع اپنے ہمسفر رفقا کے حجاز کو آتے اور جاتے ہوئے آرام کے ساتھ سفر کیا اور انھوں نے کوئی ایسی بات نہیں دیکھی جو پریشان کن افواہوں کو حق بجانب قرار دے سفر میں کوئی خطرہ کی بات نہیں ہے رابغ اور مکہ کے درمیان جو بدو رہتے ہیں اور جو حاجیوں کے ساتھ بہت بے رحمی کے ساتھ پیش آتے تھے اس مرتبہ وہ خلاف توقع ساکت رہے اور بخشش کے نام سے زبردستی جو وہ روپیہ وصول کرتے تھے لیکن ابکی انکو موجودہ گورنمنٹ کا اسقدر خوف دامنگیر تھا کہ حاجیوں کے پاس پہونچنے کی ہمت نہ پڑی ابن سعود کے ماتحت ملک کے موجودہ انتظام کو دیکھکر میرے دل پر بہت اثر پڑا، شریف حسین کی حکومت میں تحریر و تقریر کی آزادی نہ تھی مگر لیکن ابن سعود کے عہد میں تحریر و تقریر کی کامل آزادی ہے، ہندوستان سے تقریباً ڈھائی ہزار اشخاص حج کو گئے تھے اور نجد سے ایک لاکھ آدمی آئے تھے۔

آئینہ کانپور

استقبالیہ کمیٹی انڈین نیشنل کانگریس

(ایک نامہ نگار کے قلم سے)

۹ اگست ۱۹۲۵ء ۷ بجے شام کو کانگریس کی استقبالیہ کمیٹی کا جلسہ انتخاب عہدہ داران آل انڈیا نیشنل کانگریس کے لیے منعقد ہونے کا اعلان ہوا تھا، چنانچہ مارواڑی اسکول میں مقررہ وقت سے پہلے ہی پہرہ بندی کرادی گئی تھی، نئی بات یہ ہوئی کہ قائم مقامان اخبار کو بھی نہیں داخل کیا گیا، داخلہ کے لیے سخت پابندیاں تھیں، مگر بعض لیڈران کی حمایت ورائے دہندگی کے لیے کچھ لوگ بلا ٹکٹ اور کچھ لوگ خاص فنڈ سے پچیس ۲۵ روپیہ فیس ادا کرکے لائے گئے تھے ہم کو یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ یہ وہی روپیہ ہے جو ایک خاص شخص کی طرف سے کانگریس کو عطا کیا گیا ہے۔ اور شاید اسکے عیوض مین کانگریس کی وائس پریسیڈنسی اور میونسپل کمشنری کی امیدواری کا بھی وعدہ کیا گیا ہے۔ خیر یہ بات مصدقہ ہے کہ کچھ لوگ انتخاب عہدہ داران مین مدد کے لیے خاص طور پر لائے گئے تھے، جلسہ مین قریب قریب تین سو آدمی تھے مگر افسوس ہے کہ اس صوبہ کے مقتدر لیڈران، پنڈت جواہر لال نہرو، بابو بھگوان داس، پنڈت پرشوتم داس ٹنڈن، وغیرہ تشریف نہ لا سکے، جلسہ مین مسلمانوں کی تعداد چار سے زیادہ تھی، مولانا حسرت موہانی بھی خاموش تماشائی کی حیثیت سے جلوہ افروز تھے، اور پنڈت گوری شنکر مصر بھی الہ آباد سے آئے تھے، لوکل قابل فخر ہستیان نظروں سے اوجھل تھین۔

ڈاکٹر جواہر لال اس جلسہ کے صدر بنائے گئے اور اس تجویز کو سب نے دل سے پسند کیا، اسکے بعد ڈاکٹر مراری لال صاحب نے اسوقت تک کی کارگذاری تبلاتے ہوئے ظاہر کیا کہ قریب ڈیڑھ لاکھ روپیہ کی آمدنی ہوجانے کی امید ہے۔ (پندرہ ہزار آچکا ہے) جگہ کی بابت آپ نے تبلایا کہ چیرمین صاحب میونسپل بورڈ نے پھول باغ کی زمین دینا نامنظور کردیا ہے، اسلیے متو کا میدان حاصل کرنیکی کوشش ہو رہی ہے امید ہے کہ امپروومنٹ ٹرسٹ اسکو دینا منظور کرلیگی۔ اس تقریر کے بعد پنڈت رام پرشاد مصر نے تجویز پیش کی کہ استقبالیہ کمیٹی کے چیرمین کا انتخاب ملتوی کردیا جاے، کیونکہ پنڈت جواہر لال نہرو کے لوکل ممبران سے ملنے کے بعد چیرمینی قبول کرنیکی امید ہے اور موجودہ حالت مین باہر کا چیرمین انتخاب کرنا بہتر ہے، اور مہاتما گاندھی نے بھی اپنے تار مین یہی لکھا ہے، پنڈت گنیش شنکر ودیارتھی نے اسکی مخالفت کرتے ہوئے تبلایا کہ چیرمین کانپور ہی کا ہونا چاہیے اور جو کام ڈاکٹر صاحب نے کیا ہے اور جو وہ کرینگے وہ دوسرا نہین کر سکتا اسکے بعد ودیارتھی جی کی تحریک پر متفقہ راے سے ڈاکٹر مراری لال صاحب چیرمین منتخب ہوے کئی اصحاب مخالفت کرنا چاہتے تھے مگر کسی کی ہمت نہیں پڑی اور کسی نے دوسرا نام تجویز نہین کیا پنڈت رام پرشاد مصر نے بھی خلاف ووٹ نہین دیا، بابو نراین پرشاد ارورا نے وائس چیرمینی کے لیے چھ نام پیش کیے اور یہ چاہا کہ ان سب پر ایک ساتھ ووٹ لیے جائین، بابو مہیشوری پرشاد چودہری، مختار نے وائس چیرمین نو ۹ بنانے اور ہر ایک کے نام پر علیحدہ علیحدہ ووٹ لیے جانے کی ایک ترمیم پیش کی جو اس ترمیم کے ساتھ منظور ہوئی کہ سات نام ابھی منظور کیے جائین اور ۲ کے انتخاب کا اختیار اکزیکیٹو کمیٹی کو دیدیا جاے۔ ان سات نامون مین سے، پنڈت موتی لال نہرو، پنڈت جواہر لال نہرو، بابو شیو پرشاد گپتا، بابو بھگوان داس، بابو پرشوتم داس ٹنڈن، مسٹر خلیق الزمان، اور غالباً المورہ کے سری پرکاش ہین، ایک نام جسکو کارکنان کانگریس منتخب کرانا چاہتے تھے وہ لالہ ممن لال صاحب کے صاحبزادہ کا تھا جسکے متعلق در پردہ یہ دعوی کیا گیا ہے کہ اکزیکیٹو کمیٹی سے ضرور انتخاب ہوگا۔ ہم چاہتے ہین کہ اگر یہ نام کمیٹی سے پاس ہو تو پنڈت رام پرشاد مصر کا دوسرا نام ہونا چاہیے، اور ضرور ہونا چاہیے، پنڈت رام پرشاد مصر نے باوجود متعدد خامیوں کے کانگریس کی حمایت کسی سے کم نہین کی۔

سر یحیٰ گنیش شنکر جی جنرل سکریٹری، مسٹر پالیوال اور مسٹر قدوائی جوائنٹ سکریٹری بناے گئے اور لالہ پھول چندجی خزانچی چنے گئے، مسٹر ودیارتھی نے اضافہ کے اختیار کے ساتھ اکزیکیٹو کمیٹی کے لیے چالیس نام پیش کرکے ایکساتھ ووٹ لینے کی تجویز پیش کی۔ پندرہ بیس اور نام پیش ہوے اور ایک ایک نام پر ووٹ کا مطالبہ کیا گیا لیکن پریسیڈنٹ نے اسکی اجازت نہ دی، اور اس ترتیب مین ودیارتھی جی کی تجویز خود بخود پاس سمجھی گئی اور اس تجویز کی مخالفت مین شمار کی ضرورت نہین سمجھی گئی اور نہ موافقین کی گنتی ہوئی، کیونکہ بیجا رائی کا کافی انتظام کرلیا گیا تھا لوگون کو مزید بحث ومباحثہ کا موقعہ دیے بغیر یہ طے کردیا گیا کہ بعد کے تجویز کیے ہوے نامون پر اکزیکیٹو کمیٹی غور کریگی، حالانکہ کسی تجویز کے پیش ہوجانے کے بعد اس کا ووٹ سے فیصلہ ہونا اصولاً ضروری ہے لیکن مصلحت بھی کوئی چیز ہے، اصول تو روز بنتے اور حسب ضرورت بگڑتے ہین، بعض لیڈران کو بھی یہ طریقہ ووٹ پسند نہ تھا۔ اکزیکیٹو کمیٹی کے ممبران مین سے بعض نام یہ ہین، ڈاکٹر منواری لال بابو مصری لال، لالہ لچھمن نراین گرگ، لالہ چنی لال گرگ لالہ رام نراین گرگ لالہ سالگرام مہراج وغیرہ

ان نامون سے پارٹی بندی اور میونسپل انتخابات کا پروگرام خاص طور پر نمایان ہے، ان مین سے کسی نام کی مخالفت کی کوئی خاص وجہ نہین ہے لیکن جو طریقہ اختیار کیا گیا اور بلا خاص ضرورت کے خواہ مخواہ کام مین لایا گیا۔ وہ جمہوری اصول کے　　سراپا خلاف ہے

"صاف گو"

شیخ للن مرحوم

شیخ للن نے ۸ اگست کو انتقال کیا انا للہ وانا الیہ راجعون، آپ بڑے باجڑخانہ والون کے چودھری تھے اور آپ کا اثر اپنی برادری پر بہت معقول تھا، آپ اپنی بات کے نہایت دھنی اور اصول کے نہایت پکے تھے آپ نے اپنے بعد ایک معقول جائداد چھوڑی ہے مگر چونکہ آپ کی کوئی اولاد نرینہ نہ تھی اسلیے آپ نے اپنی تمام　　جائداد وقف کردی ہے اور اپنے بھانجہ شیخ عبدالشکور صاحب کو اس کا متولی مقرر کیا ہے، اسمین شک نہین کہ شیخ عبدالشکور آپ کے حقیقی جانشین ہوسکتے ہین اور یہ انتخاب شیخ للن مرحوم کا نہایت موزون رہا۔ ہم شیخ عبدالشکور صاحب سے امید کرتے ہین کہ وہ شیخ للن مرحوم کی روایات کو بدرجہ اتم قائم رکھین گے اور ملکی و قومی جد و جہد مین اسی طرح سرگرم رہین گے۔

جلسہ شہادت

۸ اگست یوم شنبہ بوقت ۸ بجے رات بانسمنڈی مین حافظ محمد حسین تاجر چوب بانسمنڈی کے اہتمام سے ایک عظیم الشان جلسہ شہادت منعقد ہوا، حافظ صاحب موصوف نے جلسہ کے پنڈال وغیرہ کا انتظام اعلیٰ پیمانہ پر کیا تھا اور منتظمین جلسہ نہایت سرگرمی سے انتظام کررہے تھے، مولانا نثار احمد صاحب کانپوری اور مولانا عبدالماجد صاحب بدایونی چونکہ جلسہ مین تشریف لاے ہوے تھے اسلیے شائقین ہزارون کی تعداد مین آے تھے اور تمام جگہ بھر گئی تھی مگر لوگ چلے آتے تھے ہم جلسہ کی کامیابی پر حافظ صاحب موصوف کو مبارکباد دیتے ہین

(باقی برصفحہ ۲ کالم ۳)

مراسلات

شکریہ

...شکر ہے کہ جناب شیخ محمد ابراہیم صاحب نے میرے عریضہ پر
...نا ضروری سمجھا۔ لالہ چنی لال صاحب کا متوجہ نہ ہونا یوں قابل
...ت نہیں کہ وہ کانگریس کے حامی اور ڈاکٹر جیسے زبردست وکیل
...ریپٹ اور حمایتی ہوں، اسکو وارڈ اور ووٹروں کی کیا پرواہ۔
...ل یہ ہے کہ آیندہ انتخاب میں بھی کیا کانگریس ایسے ہی امیدوار کھڑے
...ی۔ خان بہادر حافظ محمد حلیم صاحب کو کثرت کار سے اگر ملک خدمت
...رصت نہیں تو انکو رائے بہادر بابو انند سروپ، رائے بہادر بابو
...جبت سنگہ، رائے بہادر بابو بہاری لال کی طرح اب پبلک لائف
...کنارہ کش ہو جانا چاہیے اور مولوی فضل الرحمن یا حافظ
...سین کے لیے جگہ خالی کر دینا چاہیے مسٹر حنیف کے جواب کا
...واب بھی انتظار ہے۔ مگر وہ تو مسٹر ہی ٹھہرے۔
...بہرحال شیخ صاحب کی توجہ و کوشش کے لیے ہم بہت مشکور ہیں
...لے خط کے بھیجنے کے دوسرے ہی دن کوئلہ کی گاڑیاں سڑک پر
...ین اور اب راستہ قابل آمد و رفت ہو گیا ہے۔ اسکے لیے شیخ صاحب
...ین مکرر شکریہ ادا کرتا ہوں۔
...ہم کو افسوس ہے کہ شیخ صاحب نے اس جواب کو کس طرح تسلیم
...یا کہ اس وارڈ کی آمدنی کم ہے اسوجہ سے اس پر زائد ... ہو
...سکتا، جو نہ معقول ہے اور نہ بدقسمتی سے بالکل صحیح ہے اس کا ممبر
...جوان یا چھٹا ہے مگر اس کا خرچہ بہت کم ہے یعنی اس وارڈ کی آمدنی
...تناسب سے بھی خرچ نہیں ہوتا ہے۔ گزشتہ زمانہ کی اس
...ارڈ کی آمدنی و خرچ کے اعداد و شمار ہمارے دعوی کی تائید کرتے
...ین۔ اسکے علاوہ یہ وجہ ہرگز معقول نہیں ہے۔
...شیخ صاحب نے گذشتہ بیس سال سے اس وارڈ کی جو خدمت
...ی ہے وہ خاطر خواہ نہ ہونے کے باوجود غنیمت اور ہمارے شکریہ کی
...ستحق ہے۔ اس کا عملی جواب ووٹران نے گزشتہ انتخاب میں
...شیخ صاحب کو سب سے زیادہ ووٹ دیکر دیا تھا لیکن شیخ صاحب
...سکی واقعی قدردانی نہ کر سکے ہم شیخ صاحب کو یقین دلاتے ہیں کہ
...س دفعہ بھی ووٹران آپ کی خدمات کی قدردانی کرینگے۔ ساتھ ہی
...آپ کا بھی یہ فرض ہے کہ انتخاب کے زمانہ کے بعد بھی آپ یہ محسوس کرتے
...ہیں کہ آپ اس وارڈ کے ممبر ہیں اور اس وارڈ کے متعلق آپ کے کچھ
خاص فرائض ہیں۔
آخر میں ہم شیخ صاحب کا ایک مرتبہ پھر شکریہ ادا کرتے ہیں اور
انکو پورا یقین دلاتے ہیں کہ اس حلقہ کے مخصوص اور اہل غرض اشخاص
کے علاوہ قریب قریب سب ووٹران اگر آپ کی خدمات سے بہت
خوش نہیں ہیں تو کم از کم ناخوش کسی طرح نہیں ہیں۔ حالانکہ جسقدر
آپ نے اور وارڈوں پر توجہ کی ہے اسقدر اسپر نہیں کی ہے لیکن
دوسرے ممبران کے مقابلہ میں وہ لوگ اپنے حقوق آپ کے ہاتھوں
محفوظ سمجھتے ہیں۔ مجھے سب سے زیادہ خوشی اس بات کی ہے کہ آپ اس
گستاخی اور شکایت پر ناراض نہیں ہوئے جیسا کہ بعض ممبران کا
شیوہ ہے۔ کاش دیگر ممبران بھی اپنی کارگزاری کے اظہار کی ضرورت
محسوس کریں، تاکہ بہت سی غلط فہمیاں دور ہو جایا کریں کیونکہ اگر
شیخ صاحب کی یہ کارگزاری مجھے معلوم ہوتی تو میں ہرگز اس طرح
کی گستاخی نہ کرتا۔ میں یہ بھی ظاہر کر دینا چاہتا ہوں کہ شیخ صاحب کو
ووٹ دینے کے لیے مجھے ایک موقعہ پر بھی کبھی افسوس نہیں کرنا پڑا ہے

۹ اگست ۱۹۲۵ء ایک ووٹر حلقہ انور گنج

مندر اور مسجد

بقیہ صفحہ ۱

چھ مہینے تک چودھری صاحب نے کان لڑا کر مقدمے کی پیروی کی۔ پانی کی طرح روپیے بہائے۔ آندھی کی طرح دوڑے۔ وہ کام کیا جو کبھی زندگی میں نہ کیا تھا اور نہ پیچھے کبھی کیا۔ اہلکاروں کی خوشامدیں کیں وکیلوں کے ناز اٹھائے حاکموں کو نذریں دیں۔ اور ٹھاکر کو چھوڑا لیا۔ سارے علاقے میں دھوم مچ گئی۔ جس نے سنا۔ دنگ رہ گیا۔

اسے کہتے ہیں شرافت۔ اپنے نوکر کو پھانسی سے اتار لیا۔ لیکن بدمعاشوں کی جماعت نے اسکی حق بات کو اور ہی آنکھوں سے دیکھا۔ مسلمان جھلائے۔ ہندوؤں نے بغلیں بجائیں۔

مسلمان سمجھے انکی رہی سہی مسلمانی بھی غائب ہو گئی۔ ہندوؤں نے خیال کیا کہ اب انکی شدھی کر لینی چاہیے۔ اسکا موقع آ گیا۔ ملاؤں نے اور زور شور سے تبلیغ کی آواز بلند کرنی شروع کی۔ ہندوؤں نے بھی سنگھٹن کا جھنڈا اٹھایا۔ مسلمانوں کی مسلمانی جاگ اٹھی اور ہندوؤں کی ہندویت۔ ٹھاکر کے قدم بھی اس ریلے میں اکھڑ گئے۔ من چلے تھے ہی ہندوؤں کے مکھیا بن بیٹھے۔

زندگی میں کبھی ایک لوٹا جل تک شیو کو نہ چڑھایا تھا۔ اب دیوی دیوتوں کے ناموں پر لٹھ چلانے کے لیے تیار ہو گئے۔ شدھی کرنیکو کوئی مسلمان نہ ملا تو دو ایک چماروں کی شدھی کر ڈالی۔

چودھری صاحب کے دوسرے نوکروں پر بھی اثر پڑا جو مسلمان کبھی مسجد کے سامنے کھڑے نہ ہوتے وے پانچوں وقت کی نماز ادا کرنے لگے۔ جو ہندو کبھی مندروں میں جھانکتے بھی نہ تھے وہ دونوں وقت سندھیا کرنے لگے۔

بستی میں ہندوؤں کی تعداد کثیر تھی۔ اس پر ٹھاکر بھجن سنگہ انکے مکھیا بنے جنکی لاٹھی کا لوہا سب مانتے تھے۔ پہلے مسلمان تعداد میں کم ہونے پر بھی ان پر غالب رہتے تھے کیونکہ وہ منظم تھے لیکن اب وہ منظم ہو گئے تھے۔ بھلا مٹھی بھر مسلمان انکے سامنے کیا ٹھہرتے۔

ایک سال اور گذر گیا۔ پھر جنم اشٹمی کا اتسو آیا ہندوؤں کو ابھی تک اپنی مار بھولی نہ تھی۔ پوشیدہ طور پر برابر تیاریاں ہوتی رہتی تھیں۔ آج صبح ہی سے بھگت لوگ مندر میں جمع ہونے لگے۔ سب کے ہاتھوں میں لاٹھیاں تھیں کتنے ہی آدمیوں نے کمر میں چھرے چھپا لیے تھے۔ چھیڑ کر لڑنے کی رائے پکی ہو گئی تھی۔ پہلے کبھی اس اتسو میں جلوس نہ نکلتا تھا۔ آج دھوم دھام سے جلوس نکلنے کی ٹھہری۔ چراغ جل چکے تھے مسجدوں میں شام کی نماز ہونے لگی تھی۔ جلوس نکلا۔ ہاتھی۔ گھوڑے۔ جھنڈے۔ جھنڈیاں۔ باجے گاجے سب ساتھ تھے۔ آگے آگے بھجن سنگہ اپنے اکھاڑے کے پٹھوں کو لیے ہوئے اکڑتا چلا جاتا تھا۔

جامع مسجد سامنے دکھائی دی۔ پٹھوں نے لاٹھیاں سنبھالیں۔ سب لوگ سنبھل گئے جو لوگ ادھر ادھر بکھرے ہوئے تھے آ کر سمٹ گئے۔ آپس میں کچھ کانا پھوسی ہوئی۔ باجے اور زور سے بجنے لگے۔ جے جے کار کی دھن اور زور سے اٹھنے لگی۔ جلوس مسجد کے سامنے آ پہونچا۔

فوراً ایک مسلمان نے مسجد سے نکل کر کہا۔ نماز کا وقت ہے۔ باجے بند کر دو۔

بھجن سنگہ۔ باجے نہ بند ہونگے۔

مسلمان۔ بند کرنے پڑینگے۔

بھجن سنگہ۔ تم اپنی نماز کیوں نہیں بند کر دیتے۔

مسلمان۔ چودھری صاحب کے بھروسے پر مت بھولنا۔ اب کی ہوش ٹھنڈے ہو جائینگے۔

بھجن سنگہ۔ چودھری صاحب کے بھروسے پر تم پھولو۔ یہاں اپنے ہی زور کا بھروسہ ہے۔ یہ دھرم کا معاملہ ہے۔

اتنے میں کچھ اور مسلمان نکل آئے اور باجے بند کرنے پر اصرار کرنے لگے۔ ادھر اور زور زور سے باجے بجنے لگے۔ بات بڑھ گئی۔ ایک مولوی نے بھجن سنگہ کو کافر کہ دیا۔ ٹھاکر نے اسکی داڑھی پکڑ لی۔ پھر کیا تھا بہادر لوگ نکل پڑے۔ مار پیٹ شروع ہو گئی۔ ٹھاکر ہلہ مار کر مسجد میں گھس گئے اور مسجد کے اندر مار پیٹ ہونے لگی۔ یہ نہیں کہا جا سکتا کہ میدان کس کے ہاتھ رہا۔ ہندو کہتے تھے کہ ہم نے کھدیر کھدیر کر مارا۔ مسلمان کہتے تھے کہ ہم نے وہ مار ماری کہ پھر سامنے نہ آوینگے لیکن ان دونوں کے بیچ میں ایک بات سب مانتے تھے اور وہ یہ تھی۔ ٹھاکر بھجن سنگہ کی بہادری۔ مسلمانوں کا کہنا تھا کہ ٹھاکر نہ ہوتا تو ہم کسی کو زندہ نہ چھوڑتے۔ ہندو کہتے تھے کہ ٹھاکر پیج مچ مہابیر کا اوتار ہے اس کی لاٹھیوں نے ان سبھوں کے چھکے چھڑا دیے۔

اتسو ختم ہو چکا تھا۔ چودھری صاحب دیوان خانہ میں بیٹھے حقہ پی رہے تھے

انکا منہ لال تھا۔ تیوریاں چڑھی ہوئی تھیں اور آنکھوں سے چنگاریاں سی نکل رہی تھیں۔ خدا کا گھر ناپاک کیا گیا اب یہ خیال رہ رہ کر انکے کلیجے کو مسوستا تھا۔

خدا کا گھر ناپاک کیا گیا۔ ظالموں کو لڑنے کے لیئے کیا نیچے میدان میں جگہ نہ تھی۔ خدا کے پاک گھر میں یہ خون کچھڑا۔ مسجد کی یہ بےحرمتی؟ مندر بھی خدا کا گھر ہے اور مسجد بھی۔ مسلمان کسی مندر کو ناپاک کرنے کے لیے جس سزا کے لائق ہے کیا ہندو مسجد کو ناپاک کرنے کے لیئے اسی سزا کے لائق نہیں؟

اور یہ حرکت ٹھاکر نے کی! اسی قصور کے لیئے تو اسنے میرے داماد کو قتل کیا تھا مجھے معلوم ہوتا کہ اسکے ہاتھوں ایسا فعل ہوگا تو اسے پھانسی پر چڑھنے دیتا کیوں اسکے لیے اتنا حیران۔ اتنا بدنام۔ اتنا زیر بار ہوتا۔ ٹھاکر میرا وفادار نوکر ہے۔ اسنے بارہا میری جان بچائی ہے۔ میرے پسینے کی جگہ خون بہانے کو تیار رہتا ہے۔ لیکن آج اسنے خدا کا گھر ناپاک کیا ہے اور اسے اسکی سزا ملنی چاہیئے۔ اسکی سزا کیا ہے؟ جہنم۔ جہنم کی آگ کے سوا اسکی اور کوئی سزا نہیں ہے۔ جس نے خدا کے گھر کو ناپاک کیا اس نے خدا کی توہین کی۔ خدا کی توہین! اسی وقت ٹھاکر بھجن سنگہ آ کر کھڑے ہو گئے۔

چودھری صاحب نے ٹھاکر کو غضبناک آنکھوں سے دیکھکر کہا۔ تم مسجد میں گھسے تھے۔

بھجن سنگہ۔ سرکار۔ مولوی لوگ ہم لوگوں پر ٹوٹ پڑے۔

چودھری۔ میری بات کا جواب دو جی۔ تم مسجد میں گھسے تھے۔

بھجن سنگہ۔ جب ان لوگوں نے مسجد کے بھیتر سے ہمارے اوپر ایٹیں پھینکنا شروع کیا تب ہم لوگ انھیں پکڑنے کے لیئے مسجد میں گھس گئے۔

چودھری جانتے ہو۔ مسجد خدا کا گھر ہے؟

بھجن سنگہ۔ جانتا ہوں حضور۔ کیا اتنا بھی نہیں جانتا۔

چودھری۔ مسجد خدا کا ویسا ہی گھر ہے جیسا مندر۔

بھجن سنگہ نے اسکا کچھ جواب نہ دیا۔

چودھری۔ اگر کوئی مسلمان مندر ناپاک کرنے کے لیئے گردن زدنی ہے تو ہندو بھی مسجد کو ناپاک کرنے کے لیے گردن زدنی ہے۔

بھجن سنگہ۔ اسکا بھی کچھ جواب نہ دیسکا۔ اس نے چودھری صاحب کو کبھی اتنے غصہ میں نہ دیکھا تھا۔

چودھری۔ تم نے میرے داماد کو قتل کیا اور میں نے تمہاری پیروی کی جانتے ہو۔ کیوں؟ اسلیئے کہ میں اپنے داماد کو اس سزا کے لائق سمجھتا تھا جو تم نے اسے دی۔ اگر تم نے میرے بیٹے کو یا مجھ کو اس قصور کے لیئے مار ڈالا ہوتا تو بھی میں تم سے خون کا بدلہ نہ مانگتا۔ وہی قصور آج تم نے کیا ہے اگر کسی مسلمان نے مسجد میں تمھیں جہنم میں پہونچا دیا ہوتا تو مجھے سچی خوشی ہوتی۔ لیکن تم بےحیاؤں کی طرح وہاں سے بچکر نکل آئے کیا تم سمجھتے ہو کہ خدا تمھیں اس فعل کی سزا نہ دیگا؟ خدا کا حکم ہے کہ جو اسکی توہین کرے اسکی گردن مار دینی چاہیئے۔ یہ ہر ایک مسلمان کا فرض ہے۔ چور اگر سزا نہ پاوے تو وہ کیا چور نہیں ہے؟ تم مانتے ہو یا نہیں کہ تم نے خدا کی توہین کی؟

ٹھاکر اس گناہ سے انکار نہ کر سکا چودھری صاحب کی ہم نشینی نے پلے دھری کو دور کر دیا تھا۔ بولا۔ ہاں صاحب۔ یہ قصور تو ہو گیا۔

چودھری۔ اسکی سزا جو تم دے چکے ہو وہ سزا خود لینے کے تیار ہو؟

ٹھاکر۔ میں نے جان بوجھکر تو دلعاسیاں کو مارا نہیں تھا۔

چودھری۔ تم نے نہ مارا ہوتا تو میں اپنے ہاتھوں مارتا۔ سمجھ گئے۔ اب میں تم سے خدا کی توہین کا بدلہ لونگا۔ بولو میرے ہاتھوں چاہتے ہو یا عدالت کے ہاتھوں عدالت سے کچھ دنوں کے لیئے سزا پا جاؤگے۔ میں قتل کرونگا۔ تم میرے دوست ہو مجھے تم سے مطلق کینہ نہیں ہے۔ میرے دل کو کتنا رنج ہے یہ خدا کے سوا اور کوئی نہیں جان سکتا لیکن میں تمھیں قتل کرونگا۔ میرے دین کا یہ حکم ہے۔

یہ کہتے ہوئے چودھری صاحب تلوار لیکر ٹھاکر کے سامنے کھڑے ہو گئے۔ عجیب نظارہ تھا۔ ایک بوڑھا آدمی سر کے بال پکے، کمر جھکی، تلوار لیئے ایک دیو کے سامنے کھڑا تھا۔ ٹھاکر لاٹھی کے ایک ہی وار سے انکا کام تمام کر سکتا تھا لیکن اسنے سر جھکا دیا۔ چودھری کی محبت اسکے رگ رگ میں جاری و ساری تھی۔ چودھری صاحب اپنے دین کے اتنے پکے ہیں اسکا اسنے کبھی خیال تک نہ کیا تھا اسے شاید دھوکا ہو گیا تھا کہ یہ دل سے ہندو ہیں جس مالک نے اسے پھانسی سے اتار لیا اسکے مذہبی جوش کا خیال اسکے دل میں کیونکر آتا؟ یہ دلیر تھا اور دلیروں کی طرح بےخوف تھا اسوقت اسے غصہ نہ تھا۔ مرنے کا ڈر نہ تھا۔ دکھ تھا

چودھری صاحب ٹھاکر کے سامنے کھڑے تھے۔ دین کہتا تھا مارو۔ انسانیت کہتی تھی چھوڑ دو دین اور دھرم میں جھگڑا ہو رہا تھا ٹھاکر نے چودھری کی طرف دیکھا۔ نرمی سے بولا۔ مالک آپکی رحم دلی مجھ پر ہاتھ نہ اٹھانے دیگی اپنے پالے ہوئے خادم کو آپ نہیں مار سکتے لیکن یہ سر آپکا ہے آپنے اسے بچایا تھا آپ اسے لے سکتے ہیں یہ میرے پاس آپکی امانت تھی۔ وہ امانت آپکو ملی لگی۔ سویرے میرے گھر سے کسی کو بھیجکر منگوا لیجئے یہاں دونگا تو جھگڑا اکھڑا ہو جائیگا [illegible] جانیگا کسی نے مارا جو بھول چوک ہوئی

بحکم جناب مولوی محمد شفیع صاحب

جج خفیفہ بہادر کانپور

(آرڈر ۵ قاعدہ ۲)

بعدالت جج خفیفہ بہادر کانپور

نمبر مقدمہ ۹۴۴۳ بابت ۱۹۲۴ء

فرم آر۔ اگروال کمپنی واقعہ بجٹہ نراین پور بذریعہ اطہر علی ولد محمد مظفر علی ساکن نراین پور یکے از مالکان فرم مذکور مدعی

بنام رام اوتار مدعا علیہ

بنام رام اوتار ولد ستیل قوم کورمی ساکن انگیرا کا ڈیہہ ضلع پرتاب گڈھ مدعا علیہ

ہرگاہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابت مبلغ ...؁ کے دائر کی ہے لہذا تمکو حکم دیا جاتا ہے کہ تم بتاریخ ۱۲ر ماہ اگست ۱۹۲۵ء بوقت ۱۰ بجے دن کے عدالت ہذا مین اصالتاً حاضر ہو اور جوابدہی دعوی کی کرو اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہارے حاضری کے لیے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے۔ پس تمکو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہون کو حاضر کرو نیز جملہ دستاویزات جن پر تم بتائید اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو اسی روز پیش کرو۔

تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے سموع اور فیصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۸ ماہ جولائی ۱۹۲۵ء جاری کیا گیا۔

(مہر عدالت) دستخط ہر سہائے
منصرم عدالت جج خفیفہ کانپور

اطلاع

(۱) اگر تم کو اندیشہ ہو کہ تمہارے گواہ اپنی مرضی سے حاضر نہ ہون گے تو تم عدالت ہذا سے سمن بہ این مراد جاری کرا سکتے ہو کہ جو گواہ نہ حاضر ہو وہ جبراً حاضر کرایا جائے اور جس دستاویز کو کسی گواہ سے پیش کرانے کا تم استحقاق رکھتے ہو وہ اس سے پیش کرائی جائے بشرطیکہ تم خرچہ ضروری عدالت مین داخل کر کے اس امر کی درخواست گذرانو۔

(۲) اگر تم مطالبہ مدعی کو تسلیم کرتے ہو تو تم کو لازم ہے کہ روپیہ معہ خرچہ نالش عدالت مین داخل کرو تاکہ کارروائی اجرائے ڈگری کی جو تمہاری ذات یا مال یا درصورت ضرورت دونوں پر ہو کرنا نہ پڑے

...مفلس ہوتا ہے اوسکو ڈاکٹر صاحب دوا مفت دیتے ہین۔

دستخط خوب چندر گپتا وائس انسپکٹر
منیوسپل بورڈ کانپور

دیش بندھوداس کی وفات پر کابل سے اظہار تعزیت

سری متی بسنتی دیوی کو مندرجہ ذیل تار عبد الہادی وزیر تجارت کا جو کابل کے ایک عام جلسہ کے جو یکم اگست ۱۹۲۵ء کو منعقد کیا گیا صدر تھے موصول ہوا ہے۔ افغانی، ایرانی، ترکی، عرب، اور ہندوستانیون نے ایک عام جلسہ کیا جسمین دیش بندھوداس کی وفات اور اس ناقابل تلافی نقصان پر نہایت خلوص کے ساتھ اظہار رنج وغم کیا گیا۔ مہربانی فرماکر ہماری طرف سے پیام تعزیت قبول فرمائیے۔

بحکم جناب مولوی محمد شفیع صاحب

جج خفیفہ بہادر کانپور

بعدالت صاحب جج خفیفہ بہادر کانپور

نمبر ۷ انسالونسی ۱۹۲۵ء

فیض الحسن ولد ارشاد حسین قوم شیخ ساکن بانسمنڈی شہر کانپور انسالونٹ

ہرگاہ مقدمہ مذکورہ بالا مین فیض الحسن انسالونٹ بتاریخ ۱۳ر جولائی ۱۹۲۵ء کو عدالت ہذا سے دیوالیہ قرار دیا گیا ہے۔ اور مقدمہ ہذا مین اب ۱۲ر ستمبر ۱۹۲۵ء بغرض ثبوت قرضہ کے مقرر ہوئی ہے، لہذا بذریعہ نوٹس ہذا ہر خاص و عام کو نیز جملہ قرضخواہان انسالونٹ مذکور کو اطلاع دیجاتی ہے کہ جس کسی کو اپنا قرضہ ذمہ انسالونٹ مذکور ثابت کرنا ہو تو بتاریخ معینہ اصالتاً خواہ وکالتاً حاضر ہو کر ثابت کرے۔

(مہر عدالت) دستخط حاکم عدالت
۶ر اگست ۱۹۲۵ء

مراسلات

جناب ایڈیٹر صاحب صداقت کانپور

تسلیم۔ مزاج شریف۔ مین آپ کو ایک تپ دق کے مریض کے بارہ مین کچھ لکھنا چاہتا ہون امید کہ آپ اپنے اخبار مین اسے شائع کر کے اور پبلک کو فائدہ پہونچا کر ثواب حاصل کرینگے۔

میرے ہان ایک مریض عورت جسکی عمر تخمیناً ۳۵ سال کی ہے اس مرض مین بہت کمزور ہو گئی تھی اور ہر وقت کھانسی بخار آتا تھا اور کھانسی کے ساتھ خون معہ بلغم گرتا تھا اور بھوک بالکل نمار دتھی کمزوری اسقدر ہوگئی تھی کہ اٹھنا بیٹھنا محال تھا اور بدن مین بہت درد ہوتا تھا، مریضہ چارپائی سے لگ گئی تھی۔ علاج ڈاکٹر وید۔ حکیم صاحبان کا ایک عرصہ تک ہوتا رہا مگر کچھ فائدہ نہیں ہوا۔ اور مجھکو مریضہ کی زلیست کی کوئی امید نہ تھی اس دوران مین بینے ڈاکٹر این۔ ایل۔ بسنہا مسٹن روڈ کانپور کا نام سنا اور یہ معلوم ہوا کہ آپ الکٹرو ہیومیوپیتھک علاج کرتے ہین اور آپ کا علاج تپ دق کے مریضون کے لیے اکسیر ہے۔ چنانچہ مین نے فوراً علاج ڈاکٹر صاحب موصوف کا شروع کر دیا۔ ایک ہی ماہ کے عرصہ مین مریض کو بہت کچھ فائدہ ہوا اور مریضہ کی حالت دن بدن اچھی ہونے لگی دو ماہ تک برابر علاج ہوتا رہا جس سے اسکی تندرستی بالکل پیشتر کی سی ہو گئی اور اب کوئی شکایت باقی نہیں رہی۔ اسقدر جلد مریض کا اچھا ہونا غیر ممکن معلوم ہوتا تھا۔ ہمارے ملک مین سیکڑون آدمیون کی جانین اس مرض کی بدولت جاتی ہین۔ لہذا مین الکٹرو ہیومیوپیتھک علاج کی سفارش کرتا ہون اور لطف یہ کہ دواؤن کی قیمت بہت کم ہے اور جو مریض بالکل

نوکری کیوں تلاش کیجئے

آپ اپنے خاص گھر کے تخلیہ مین بیٹھکر خاموشی کیساتھ ایک ایسا عمدہ کاروبار جاری کرکے ترقی کرسکتے ہین ایسا کاروبار جسکو آپ سانی سے سیکھ سکتے ہین - اور جسکے ذریعہ آپ سانی سے مین پچیس روپیہ اور پچاس روپیہ تک پیدا کرسکتے ہین - اسطرح آپ زیادہ روپیہ بچا سکتے ہین - آپ زیادہ روپیہ خرچ کرسکتے ہین - آپ زیادہ آرام کیساتھ رہ سکتے ہین - آپ اپنی زندگی کی آسایش و آرایش کے سامان خرید سکتے ہین جس سے آپکی پوزیشن بہتر زیادہ آسانی اور زیادہ خوش آیند ہوجائیگی آپکی آمدنی بڑھانیکا بہترین ذریعہ ہماری مشینوں پر ایمانداری کیساتھ مفید محنت کرنا ہے اس کاروبار مین آپ خود ہی اپنے مالک ہونگے -

آپکو کسی قسم کے تجربہ کی ضرورت نہین ہے فاصلہ کا کوئی خیال نہین ہے خریدار کو کل کام مفت سکھا دیا جاتا ہے تین سو بیس ۳۲۰ روپیہ کی مشین خرید کر آپ تین ۳ روپیہ روزانہ اور دو ہزار چھ سو روپیہ کی مشین خرید کر ۳۰ روزانہ پیدا کرسکتے ہین

مرد عورتین لڑکے ، لڑکیاں سب ان مشینوں پر کام کرسکتے ہین - یہ مشین پردہ نشین مستورات کے لیے خاص طور پر مناسب و موزون ہین - ہزارہا گھرون مین انپر کام ہو رہا ہے - آپ بھی کیون نہین اسکو منگاتے ہین - آپکی آمدنی کے ہم ضامن ہین - آپ کا مال ہم خرید لینگے اور ملک مین دور سے دور مقام تک ہم سوت بھیجدینگے - ایک آنہ کے ٹکٹ کے ساتھ آپ تمام تفصیلات پتہ ذیل سے دریافت کیجیے -

دی ایشیاٹک نٹنگ کمرشل کارپوریشن بمبئی

ہیضہ سے جان کا بیمہ

ڈاکٹر بسرا کا

کالرا کیور

ہیضہ کے واسطے عجیب و غریب اکسیر اور دیگر پیٹ کی بیماریوں کے واسطے نہایت مفید دوا ہے

ڈاکٹر بسرا کا کالرا کیور اسقدر سریع الاثر ہے کہ پہلی ہی خوراک کا اثر مریض پر جادو کی طرح ہوتا ہے - ہیضہ کے کیڑے جسم کے اندر ہلاک ہوجاتے ہین اور دو ہی تین خوراک دوا دینے سے مرض کا دفعیہ ہوکر مریض کی طاقت بحال ہوجاتی ہے اور وہ بہت جلد اپنی اصلی حالت اور تندرستی پر آجاتا ہے ، کالرا کیور ہندوستانی ہی درختوں کی جڑون پھل پھول اور پتیون کا مرکب ہے اسمین کوئی ایسی اجزا نہین ہین جو انسانی استعمال کے واسطے مضر ہون -

ہمیشہ ایک شیشی اپنے پاس موجود رکھیے اور اسطرح ایک خوفناک جانی دشمن ہیضہ سے اپنی جان کا بیمہ کیجیے -

قیمت فی شیشی علاوہ محصول ایک روپیہ عہ

ملنے کا پتہ ڈاکٹر جے ، ایس ، بسرا - کیلاش کان پور

پانچ سوالوں کا صرف ایک ہی جواب

(۱) سب سے بڑی ویدک فارمیسی کا نام بتاؤ -
(۲) آجکل اشتہارون مین سب سے مقوی ٹانک کونسی دوا ہے -
(۳) کاٹھیاواڑ کی سب سے پرانی ایسی لائبریری کا نام بتلاؤ جسمین ہر زبان کے اخبارات موجود رہتے ہین -
(۴) گجرات مین ایسے کارخانہ کا نام بتلاؤ جسکے نام پر ڈاکخانہ جاری ہو -
(۵) کاٹھیاواڑ کے سب سے معتبر پریس کا نام بتلاؤ -

جواب آتنک نگرہ

حال کی مقوی دواؤن مین آتنک نگرہ گولیاں سب سے اعلی ہین اس دوا سے بضمیت کی جملہ شکایتین درست ہوکر دست صاف ہوتا ہے - پیٹ کی جملہ شکایتین دور ہوجاتی ہین خون اور منی بکثرت پیدا ہوتی ہے منی کی تمام شکایتین رفع ہوجاتی ہین ہر قسم کی کمزوری رفع ہوکر بدنکو نہایت درجہ طاقت توانائی حاصل ہوتی ہے - دماغ کو اور حافظہ کو بڑی ترقی ہوتی ہے اس دوا کی مشہوری سے اسی کے نام پر پریس - ڈاکخانہ لائبریری وغیرہ قائم ہوئے ہین اس دوا کی قیمت فی ڈبیہ عہ ایک روپیہ - پانچ ڈبیون کی قیمت للعہ چار روپیہ -

طلائے بینظیر واجی کرن

عام مفید بلا ضرر - خارجی علاج دو ہفتہ کے اندر نامرد کو مرد بنا دیتا ہے اور لاکھون مریض شفا پا چکے ہین - تعریف خلاف تہذیب - قیمت فی شیشی صرف پانچ روپیہ لیکن اسکے خریدار کو ایک روپیہ کی کمیشن مین دیجاتی ہے مزید آگاہی کے لیے ہماری کتاب مفت منگوا کر دیکھیے -

وید شاستری منی شنکر گووندجی
آتنک نگرہ فارمیسی جام نگر کاٹھیاواڑ

عرق خضاب



آجکل عموماً نہایت کمسنی کے زمانہ مین بالون کے سفید ہوجانے کی عام طور شکایت پیدا ہوگئی ہے لہذا ضرورت کو محسوس کرکے مین نے ایک عرق خضاب جس سے آسان طریقہ بالون کے سیاہ کرنیکا نہین ہوسکتا تھا تیار کیاہے ، بعد تجربہ کثیر کے عام فائدہ کی غرض سے اسکا شائع کردینا بہت مناسب سمجھا صرف ایک روئی کی پھریری عرق مین ڈبو کر سفید بالون پر لگا لینے سے ۵ منٹ کے اندر بال بالکل اصلی بالون کی طرح ہوجاتے ہین اور پھر کم از کم پندرہ روز تک دوبارہ استعمال کی ضرورت نہین ہوتی قیمت فی شیشی جسمین عرق ۲ تولہ ہوتا ہے عہ محصولڈاک ۳ فیس منی آڈر ۲ ذمہ خریدار ہے

ملنے کا پتہ حکیم محمد عبد الشکور کانپور کوٹھی شیخ ولایت علی

اگر آپ بہت ہی ذائقہ دار پان کھانا چاہتے ہین تو

پنڈت پیارے لال شکل ہولا گنج والے کا



کان پور مکھ بلاس ضرور پان بلاس کھائیے

خوشبودار و خوش ذائقہ ہے یقین کے لیے نمونہ مفت منگائیے -

قیمت مکھ بلاس فی ڈبیہ ۵ رایکدرجن ۱۲ ہے

پان بلاس فی شیشی ۶ فیدرجن للعہ

تھوک خریدارون کو کافی کمیشن دیا جائیگا -

میں کون ہون

انگا پربھایا وتی

وید لوگ جنکی تعریف کرتے ہین حکیم لوگ جنپر مغرور ہین - ڈاکٹر لوگ اپنے مریضون کو استعمال کراتے ہین وہ مین ہون " (رجسٹر شدہ) مین اس نام سے ساری دنیا مین مشہور و معروف ہوچکی ہون - کمزورون اور ناطاقتون کو زوردار اور طاقتور بنا دیتی ہون پژمردہ چہرہ والون کو گلاب کے مثل کر دیتی ہون احتلام یا پیشاب کی راہ سے منی کو جانے سے بند کرکے گاڑھی مثل دہی کے بنا دیتی ہون - گئی طاقت کو واپس لاکر پورا مرد بنانیوالی وہ بھی مین ہون "

ایک مرتبہ ضرور استعمال کرکے آزمایش کیجیے قیمت ۳۰ گولیون کی شیشی عہ علاوہ محصولڈاک " مزید واقفیت کے لیے کتاب وید ہیا مفت منگوا کر پڑھیے -

ملنے کا پتہ

راج وید نرائن جی کیشوجی ہیڈ آفس جام نگر کاٹھیاوار

کانپور کے لیے ایجنٹ کی ضرورت ہے

باہتمام خواجہ عبد السلام صداقت پریس کان پور سے شایع ہوا

The Sadaqat
CAWNPORE

REG-No A
1424

جمال یار تو حق عزم مستقل مین رہی
زبان پر بھی وہی ہو جو تیری دلمین رہی
(حسن سہمی)

صداقت

اڈیٹر۔ خواجہ عبد السلام

ہفتہ وار

قیمت سالانہ ۔ ۔ ۔ عہ
ششماہی ۔ ۔ ۔ عہ
فی پرچہ ۔ ۔ ۔ ۸ر

جلد ۱ | کانپور۔ چہار شنبہ ۱۹۔ اگست ۱۹۲۵ع مطابق ۲۸۔ محرم الحرام ۱۳۴۴ھ | نمبر ۲۴

ادبیات

پروانہ

(جناب راز چاند پوری)

اے عاشق دل خستہ، ای سوختہ الفت! تو راہِ محبت کا اک سالکِ یکتا ہے
رگ رگ مین نہان تیری ہے آگ محبت کی تو عشقِ مجسم ہی تو حسن کا بندا ہے

رونق ہے تری دم سے کاشانۂ الفت کی سینہ مین تری روشن اک شمع محبت ہے
محفل مین محبت کی تو گرمیٔ محفل ہے یہ سوزِ نہان تیرا سرمایۂ عشرت ہے

تو رہبرِ کامل ہے اس عشق کی منزل مین ہر نقشِ قدم تیرا اک شمع ہدایت ہے
تقلید تری واجب ہے رہروِ الفت پر یعنی ترا جل بجھنا اک درسِ محبت ہے

ظاہر مین ہی پروانہ شمعِ سرِ محفل کا باطن مین گہر ہے جلوے ہین حقیقت کے
کیون رکھتے ہین سب تجھپر الزام ہوسنا کی معلوم نہین شاید اسرار محبت کے

آ دلمین تجھے رکھ لون ای شیفتۂ الفت تیری ہی طرح مین بھی بیمارِ محبت ہون
بیخود بھی ہون مضطر بھی دیوانہ رسوا بھی مست مئے الفت ہون سرشار محبت ہون

تو شمع کا عاشق ہے مین شمع حقیقت کا تو اسکا ہے شیدائی مین اُسکا ہون دیوانہ
آ جان فدا کر دین جل بجھکے سرِ محفل رہجائیگا دنیا مین دونون کا اک افسانہ

بعض نجدی بدوون کی زیادتیان

قمر احمد صاحب کا چشم دید اظہار حال

سلطان ابن سعود سے ضروری درخواست

مندرجہ ذیل تار مولانا شوکت علی صاحب نے بمبئی سے "ہمدرد" کو بھیجا ہے۔

عوام کا ایک بڑا اور پرجوش جلسہ گیارہ اگست کی شب مین منعقد ہوا جسکے صدر مولانا شوکت علی تھے۔ اخبار خلافت کے اڈیٹر قمر احمد صاحب نے حجاز کے چشم دید حالات بیان فرمائے آپ نے فرمایا کہ سلسلہ رسل و رسائل اور انتظامات نہایت اچھے تھے حفاظت عامہ اور امن ایسا تھا کہ ویسا کبھی پیشتر نہ ہوا تھا۔ متبرک مزارات کے حصے بعض نجدی بدوون نے ابن سعود کے ورود مکہ سے قبل گرا دیے گئے تھے وفد خلافت نے سلطان کی خدمت مین تجویز پیش کرکے کہ گری ہوئی مزارات کی چار دیواری بنوا دی جائے اور مسلم کانفرنس کے فیصلہ کے بعد انھین انکی سابقہ حالت و صورت پر بنوا دیا جائے۔

سلطان ابن سعود کا وعدہ

وفد کے توجہ دلانے پر سلطان نے مدینہ منورہ کے تمام متبرک مقدس مقامات کی حفاظت کا پورا لحاظ رکھنے کا وعدہ کیا اور اسکا بھی وعدہ کیا کہ امن ہو جانے پر فوراً مسلمانان عالم کی کانفرنس کا انعقاد کرینگے سلطان نے مطبوعہ ہوا عید بھی ہندوستان کو بھیجے ہین۔ قمر احمد صاحب نے سلطان کی انتظامی سیاسی اور جنگی قابلیتون کا نہایت شاندار الفاظ مین تذکرہ فرمایا، اور مسلمانان ہند سے درخواست کی کہ فرقہ وارانہ اختلافات کو دور کرین، اور متحدہ کوشش سے سلطان کو مدینہ منورہ کے متبرک عمارات کی حفاظت پر مجبور کرین اور جزیرۃ العرب کو آزاد کرائین۔ جسکے بحر قلزم والے ساحل پر غیر مسلم قبضہ کا فوری خطرہ ہے۔ امیر علی کی تمام طاقت زائل ہو چکی ہے اور ہمین اپنی تمام امیدین ابن سعود کی ذات سے وابستہ کرنی چاہئین۔

مولانا شوکت علی صاحب کی تقریر

مولانا شوکت علی صاحب نے صدارتی تقریر کے بعد مندرجہ ذیل تار کا اُردو ترجمہ پڑھکر سنایا جو سلطان ابن سعود کو خلافت کمیٹی نے بھیجا ہے۔ خدا کا شکر ہے کہ نمائندگان خلافت حجاج بخیریت واپس آ گئے اور سب حفاظت اور پرامن سفر کے متعلق آپکے عمدہ انتظامات کے ممنون ہین بعض بے قاعدہ بدوون نے حملۂ اول مین آپکے ورود مکہ سے قبل بعض مزارات کے قبے توڑ دیئے۔ اگرچہ ان کے نزدیک یہ خلاف شریعت اسلام تھے مگر ارضِ مقدس حجاز تمام اہل اسلام کے لیئے خواہ وہ کسی عقیدہ کے ہون عام حرم ہے اسلئے کوئی کام ایسا نہ ہونا چاہئے جو دوسرون کے مذہبی جذبات کو مجروح کرے ہمارے نمائندون نے صحیح حالات کی تفتیش کرکے فوراً آپکی توجہ اس جانب منعطف کی، اور آپ سے درخواست کی کہ شکستہ قبور کے گرد چہار دیواری اسوقت تک کے لیے بنوا دی جائین جب تک کہ نمائندگان علماء سے اسکے متعلق مشورہ کرکے ان کی سابقہ صورت پر مرمت نہ کیجائے آپ ہمین یقین دلایئے کہ آپ اسبات کی ذمہ داری قبول کرتے ہین کہ مدینہ منورہ مین اس قسم کی زیادتیان نہ ہونگی جسکا آپ کے مطبوعہ اعلان مین ذکر ہے۔ مدینہ مین اگر اس قسم کی شکایت نجدیون کیجانب سے پیدا ہوئین تو مسلمانان ہند کی ہمدردی آج بھی آپ سے بیگانہ ہو سکتی ہے ہم شریف حسین کے خاندان کا حجاز پر قبضہ نہین چاہتے۔ ہم ایک ایسی حجازی اسلامی جمہوریت کی درخواست کرتے ہین جو حرم اقدس مسلمانان عالم کی دعوت اسلامی کانفرنس کے زیر ہدایات انوار الٰہی کا سرچشمہ بنا دے ہم پھر عرض کرتے ہین کہ ہمین آپ کے

٧٨٦

ہفتہ وار

صداقت

چہارشنبہ ۱۹ اگست سنہ ۱۹۲۵ء

انڈین نیشنل کانگریس

کانپور کی نیکنامی کیلئے ایکدل و یکجان ہو جایئے

کانپور مین ہونے والی آئندہ کانگریس کے اجلاس کو کامیاب اور یادگار بنانا صوبہ کے ہر باشندے کا عموماً اور اس شہر و ضلع کے ہر باشندے کا خاص فرض اور مقدم کام ہے چالیس برس مین اس شہر کو یہ فخر خوش قسمتی سے نصیب ہوا ہے اور شاید پھر ہم کو اپنی زندگی مین دوبارہ یہ فرض ادا کرنے کا موقعہ نصیب ہو یا نہ ہو۔ موجودہ ہندو مسلم کشیدگی باقی نہ رہیگی، نرم و گرم کی تفریق بھی بدستور قائم نہ رہیگی آج کے ماڈریٹ اکسٹریمسٹ اور اکسٹریمسٹ ماڈریٹ ہون گے اور وہ وقت بہت جلد آئیگا جب ہمکو سچے معنون مین پتہ لگے گا کہ ہم سب ایک ساں مصائب مین مبتلا ہین اور اسکا علاج صرف ایک ہے، ہم سب ایک ہو کر رہین گے، مگر یہ موقعہ دوبارہ نصیب نہ ہوگا، اسلیے ہم بچہ بچہ سے کانگریس کو کامیاب بنانے کیلیے پرزور اپیل کرتے ہین، جہانتک استقبال اور مہمانون کے آرام و آسائش کا خیال ہے ہر طبقہ و ہر خیال کے آدمی کو اپنا ہاتھ آگے بڑھانا چاہیے۔

بزرگان شہر کو مختلف عقائد، مختلف پارٹیون اور مختلف اصولون کو بالاے طاق رکھکر کانپور کی عزت، نیکنامی، شان، قائم رکھنے کیلیے سب اختلافات کو بھول جانا چاہیے، شکوہ، شکایت اور ایک دوسرے کی کمزوری کو نظر انداز کر دینا چاہیے، اور ہر شخص کو اپنی طاقت کانگریس کے کامیاب بنانے مین صرف کر دینی چاہیے کیونکہ سب کچھ بعد کو بھی ہوتا رہیگا لیکن یہ موقعہ دوبارہ شاید ہی کسی کو نصیب ہو، اگر آپ اس امتحان مین پورے نہ اترے تو ہندوستان کی تاریخ مین آپ کا نام ہمیشہ بدنامی کے ساتھ یاد کیا جائیگا، اسلیے سب باتون کو بھولکر کانگریس کو کامیاب بنانیکی انتہائی کوشش کیجیے

کانپور کی مسلم آبادی سے ہم کئی بار اس معاملہ مین اپیل کر چکے ہین، ہماری راے ہے کہ مسلمانون کا فرض زیادہ اہم ہے مسلمانون کو ہندوستان مین آزاد اور مساویانہ حیثیت سے رہنا ہے لہذا انکا فرض ہے کہ وہ ملکی جدو جہد مین ہندوؤن کے ساتھ رہین اور جب گورنمنٹ سے کچھ ملنے کا موقعہ آے تو اس وقت اپنی اہمیت کو محسوس کراتے ہوے اپنے کامل حقوق کی حفاظت کرائین،

ہندوستانی مسلمان اگر عیش و آرام کی زندگی بسر کرنا چاہتے ہین تو انکو ہندوستان کی آزادی کے لیے کوشش کرنا چاہیے۔ اور اگر انکا یہ خیال ہو کہ وہ بلا کانگریس کے کچھ حاصل کر سکتے ہین تو انکا یہ خیال خام ہے اور آخر مین بعد از پریشانی، انکو پھر کانگریس کی طرف رخ کرنا پڑے گا، اور اسی انسٹی ٹیوشن کو اپنی نجات کا ذریعہ سمجھکر کانگریس کو اپنا بنانیکی ضرورت محسوس ہوگی،

اگر ہم اپنا فرض اسوقت نہ ادا کرینگے تو آئندہ نسلین جب آزاد آب و ہوا مین زندگی بسر کرینگی تو وہ آپ کو طنز کے ساتھ یاد کرینگی، آپ اس کلنک کو مٹاییے اور کانگریس مین شریک ہو جیے، حافظ ہدایت حسین مولوی سید فضل الرحمن ڈاکٹر عبد الصمد وغیرہ لیڈران کو کانپور کی عزت کے نام پر مسلمانون کی فرض شناسی کے نام پر مادر ہند کے نام پر اپنے شہر کے وقار کے نام پر استقبالیہ کمیٹی مین شریک ہونا چاہیے اور قومی لڑائی کی تاریخ مین کانپور کا نام روشن کرنا چاہیے۔

آیئے ہم سب ملکر تمام خیالات و باہمی کشمکش کو بالاے طاق رکھکر متفق و متحد ہو جائین، تاکہ مہمانون کو ہماری اندرونی خرابیون کا علم نہ ہونے پاے۔

حجاج کی واپسی

اس سال کے حج کا واقعہ بھی مسلمانان ہندوستان کی خدمات اسلامی کی تاریخ مین ایک نمایان اضافہ ہوگا۔

مختلف مخالفتون پر نظر ڈالی جاے تو مسلمانان ہندوستان کی ہمت و جرأت کی جسقدر بھی تعریف کی جاے کم ہے، نجد و حجاز کی جنگ نے سال گذشتہ کے حج کو جسقدر پیچیدہ کر دیا تھا وہ ظاہر ہے، اگر مولانا شوکت علی اور مرکزی خلافت کمیٹی خداے بزرگ و برتر کی قدرت کاملہ کے بھروسہ پر تمام ذمہ داریون کو اپنے سر نہ لیتے تو آج ہزارہا ہندوستانی مسلمان اپنے فریضۂ مذہبی و زیارت مقامات مقدسہ سے محروم رہتے،

خداے ذو الجلال کا ہزار ہزار شکر ہے کہ مسلمانان ہندوستان کو اسکی توفیق ہوئی کہ وہ اپنی آنکھون سے بلاد حرم کے حالات و انتظامات کو دیکھ کر واپس آے، اس حج کی ادائیگی سے جو سب سے بڑا فائدہ مسلمانان ہندوستان کو پہونچا ہے وہ یہ ہے کہ وہ خود اپنی آنکھون سے سلطان ابن سعود کے انتظامات کو دیکھ آے۔

اسوقت تک جسقدر حاجیون کے بیانات شائع ہوے ہین اُن سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ سلطان ابن سعود نے مسلمانان عالم کو حج کی دعوت دینے مین اپنی نیک نیتی کا ثبوت دیا ہے اور یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ حکومت کا کاروبار نہایت خوش اسلوبی سے چل رہا ہے۔ اور حاجیون کے آرام و آسائش اور انکے تحفظ کے لیے سلطان ابن سعود نے جو غیر معمولی انتظامات کیے اسکے لیے مسلمانان عالم انتہائی ممنون ہین اور حکومت نجد شکریہ کی مستحق ہے۔

مگر سب سے بڑی جو بات مسلمانان ہندوستان کی تکلیف کا باعث ہو سکتی ہے وہ یہ ہے کہ ان حاجیون کے بیانات سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ سلطان ابن سعود کی فوج نے اکثر مقامات مقدسہ کی بے حرمتی کی ہے اور اکثر مزارات کے قبہ وغیرہ توڑ ڈالے ہین، بہت ممکن ہے کہ اس مین سلطان ابن سعود کا ہاتھ نہ ہو اور یہ حرکات فوجی جہلا کے ہون مگر بڑی حد تک اسکی ذمہ داری سلطان ابن سعود پر ہے کیونکہ وہ پیشتر اسکے اعلان کر چکے تھے کہ کوئی کارروائی ایسی نہ ہوگی جو مسلمانان عالم کے عقائد کے خلاف ہو مولانا شوکت علی نے سلطان ابن سعود کو نہایت باموقع تار دیکر متنبہ کیا ہے کہ وہ جلد ان معاملات پر توجہ کرین۔

اسمین شک نہین کہ اگر خدانخواستہ اور مقدس مقامات کو صدمہ پہونچایا گیا تو مسلمانان ہندوستان کی ہمدردی اہل نجد اور سلطان ابن سعود سے جاتی رہیگی، کیونکہ خاندان شریف سے مسلمانان ہندوستان کو کوئی ذاتی عداوت نہین بلکہ اس خاندان کی حرکات مذبوحی نے مسلمانان ہندوستان کو برہم کر دیا اور یہ چاہتے ہین کہ حجاز کی سرزمین پر خاندان شریف کی حکومت نہ ہو، اگر خدانخواستہ نجدیون نے اور مقامات مقدسہ کی بے حرمتی کی تو مسلمانان ہندوستان کو نجدیون سے اسقدر نفرت ہوگی کہ اسکی حد نہ ہوگی، اور پھر تا قیامت نجدیون کو مسلمانان ہندوستان کی ہمدردی میسر نہین ہو سکتی۔

نالۂ احسن

جس دن سے مجھے اسکو علم ہوا کہ حضرت احسن سنبھلی نے صداقت کا دامن چھوڑ دیا ہے اور اب وہ اپنا کلام صداقت کے صفحات پر نمایان ہونا نہین چاہتے، یہی نہین بلکہ اُنکے حلقۂ ادبی کی برگزیدہ ہستیان بھی اپنے کلام کو صداقت سے ملبوس ہونے سے بچاتی ہین۔ اُسی دن سے جناب احسن سنبھلی کے دیرینہ و مربیانہ احسانات کی تلافی لبطریق احسن گرفتن اور ناظرین صداقت کی علمی ضیافت کا ہمکو خاص خیال پیدا ہو گیا ہے، چنانچہ ہم ناظرین کی ضیافت اب اُنکے مطبوعہ کلام ہی سے کر سکتے ہین، جس سے اکثر حضرات کو قند اور بعضون کو قند مکرر کا لطف آئیگا، اور اسی ہم جناب احسن کے گرانبار احسانات سے بھی سبکدوش ہو جائین گے، چنانچہ "نالۂ احسن" کے نام سے ہم نے آپ کے کلام کو مع آپ کی عکسی تصویر کے شائع کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے، بہت سا کلام جمع کر لیا گیا ہے جسمین آپ کے اوائل عمر کے اشعار بھی ہین، کلام جمع کرنے کی مزید کوشش ہو رہی ہے، کچھ غیر مطبوعہ کلام جو ملسکا ہے وہ بھی اسمین درج کیا جائیگا۔ جو علم دوست حضرات اس علمی خدمت مین ہمارا ہاتھ بٹائین گے وہ خاص شکریہ کے مستحق ہونگے، ایڈیٹران اخبارات اور شعر و سخن کے شائقین اصحاب اگر جناب احسن کا کلام اپنے پاس رکھتے ہون تو ارسال کر کے ممنون فرمائین، یہ مجموعۂ کلام ہم کانگریس سے پہلے شائع کرنا چاہتے ہین، اس کلام پر ایک تنقیدی مقدمہ ہمارے مکرمی اور کلام احسن کے دیرینہ قدردان جناب ماسٹر شیام سندر لال صاحب نگم نے اپنے خاص رنگ مین لکھنے کا وعدہ کیا ہے جو شاعرانہ لحاظ سے چاہے وقیع نہ ہو لیکن جذبات کے لحاظ سے قابل مطالعہ ہوگا۔ خاکسار ایڈیٹر

نئی امید

لارڈ لٹن بہادر نے کلکتہ پہونچکر بنگال کی گورنری کا چارج لے لیا آپ کی عہد وائسرائلٹی مین اکالیون کا نہایت سنگین اور پیچیدہ معاملہ طے ہوا ہے اور پنجاب مین امن و امان کی فضا پیدا ہو گئی ہے اخبارات مین یہ بھی خبر اُڑ رہی ہے کہ آپ بنگالی نظربندون کو چھوڑ کر اور سوراجیون سے بھی معاملہ طے کر کے بنگال مین سکون پیدا کرنا چاہتے ہین، آپ بی، این، سین اور پنڈت موتی لال نہرو سے ملاقات کرنیوالے ہین اور شاید مسٹر سین کو وزارت کا عہدہ پیش کرنیوالے ہین اور ادہر حضور وائسراے بہادر کونسل آف اسٹیٹ مین ہندوستان کے متعلق ایک اہم تقریر کرنیوالے ہین۔ خدا کرے یہ سب باتین سچ ثابت ہون اور ہندوستان مین ایک مرتبہ پھر اعتماد و رواداری اور اشتراک عمل کی

خاص مضامین

اطبا کے ناصح نادان

نوشتہ عالیجناب حکیم محمد عبد المعید صاحب آنریری سکریٹری
انجمن طبیہ ممالک متحدہ آگرہ و اودھ

گورنمنٹ نے طب یونانی کی نفع رسانی پر ابھی فقط آمادگی ظاہر کی ہے کہ بعض اطبا میں بے صبریاں پیدا ہو گئیں اور بے صبری کے ساتھ اس بلا کی گھبراہٹ ہے کہ محض اپنے اوہام کی بنیاد پر بے سوچے سمجھے جو چاہتے ہیں اخباروں میں لکھ مارتے ہیں اور یہ نہیں دیکھتے کہ ہم فن طب کی خدمت کر رہے ہیں یا اُسے ضرر پہونچا رہے ہیں۔

انھیں اوہام کے دور کرنے کیلئے لکھنؤ میں باقاعدہ طور پر اطبا کی ایک انجمن قائم کر دی گئی تاکہ تمام اطبا باہم مشورہ کر کے گورنمنٹ کے سوالوں کا جواب دیں اور اُنمیں تفرقہ نہ پڑے، اس انجمن کے محرک لکھنؤ کے اطبا ہوے چنانچہ شہر کے تمام طبیب ایک جلسہ عام میں جمع ہوے اور سب کے اتفاق سے عام اطبا صوبہ کی ایک انجمن قائم کر دی گئی چنانچہ پہلے جلسہ کے بعد ہی کارگزار کمٹیاں منتخب کر کے صوبے کے عام اطبا سے مراسلت شروع کر دی گئی اور ۱۴ و ۱۵ ار اگست ۱۹۲۵ء کو لکھنؤ میں اطبا کی ایک کانفرنس قرار دی گئی ہے جسمیں امید ہے کہ ممالک متحدہ کے کل اطبا اپنے وعدوں کے مطابق شرکت فرمائینگے اور اُنکے اتفاق سے یہی انجمن جو لکھنؤ کے طبیبوں تک محدود ہے صوبے کی انجمن اطبا ہو جائیگی۔

لکھنؤ کے مذکورہ بالا جلسہ عام اطبا میں شہر کے کل نامی اور مشہور طبیب موجود تھے فقط دو چار طبیب باوجود طلب کیے جانے کے کسی مجبوری سے نہیں شریک ہو سکے باقی سب رونق افروز تھے۔

بعض حضرات اطبا کے اسماء گرامی نہیں معلوم تھے یا اُن کے نام نامی نہیں یاد آئے انھیں بے شک اطلاع نہیں کی جا سکی لیکن یہ کسی کا کوئی ذاتی کام نہ تھا کہ کسی کو شکایت ہو یہاں فن طب کی خدمت و اصلاح مقصود تھی اگر کسی صاحب کو غلطی سے اطلاع نہ کی جا سکی اور اُنھیں کسی خارجی ذریعہ سے خبر ہوئی تو اُنکا فرض تھا کہ سکریٹری سے ملکر یا اس کے پاس اپنی تحریر بھیجکر انجمن میں شریک ہو جاتے اُنکے ناراض اور معترض ہونیکی کوئی وجہ سمجھ میں نہیں آتی رہا یہ کہ پہلے جلسے کی اطلاع اخباروں میں کیوں نہیں شائع کی گئی تو اسکی وجہ صاف ظاہر ہے کہ یہ کوئی پبلک جلسہ نہ تھا بلکہ ایک خاص گروہ اور محدود طبقہ سے تعلق رکھتا تھا یہی کافی خیال کیا گیا کہ تحریری خطوط بھیجکر حضرات اطباء لکھنؤ کو جمع کر لیا جاے اگر کسی صاحب کا نام بلانے میں رہ گیا تو کوئی خفا ہونیکی بات نہیں خود وہ شرکت پر آمادگی ظاہر فرماتے اور حرف انکار کسی کے زبان سے نکلتا تو البتہ شکایت کا محل ہوتا اور اب بھی اسکا موقع باقی ہے وہ شوق سے شریک ہوں اور اپنے فن کی خدمت میں ہمارا ہاتھ بٹائیں۔ اسی گھبراہٹ میں بعض بزرگوں کی یہ حالت ہے کہ بغیر اسکے کہ ہمارے فیصلے سے آگاہ ہوں یا ہمارے مجوزہ جوابات کو ملاحظہ کریں مضطربانہ انداز سے طرح طرح کی بدگمانیاں کرنے لگتے ہیں جنکو دیکھکر حیرت ہوتی ہے کبھی ارشاد ہوتا ہے کہ طب یونانی ایک کہنہ و فرسودہ اور از کار رفتہ فن ہے کبھی یونانی اطبا کو الزام دیا جاتا ہے کہ وہ جدید علوم سے جاہل ضرورت زمانہ سے ناواقف اور تحقیقات جدید کی برکتوں سے بے بہرہ ہیں غرض فن و اہل فن کی مذلت میں کوئی دقیقہ نہیں اُٹھا رکھا جاتا۔

موجودہ ناقص انگریزی داں اور بعض انگریزی داں مقلدین یورپ کی عام حالت یہ نظر آتی ہے کہ اپنے لباس اپنی وضع اپنی معاشرت اور اپنے علوم و فنون حتی کہ اپنے دین و مذہب تک سے بیزار ہیں اُنکی ناقص تعلیم نے اُنکے دلوں میں جس چیز کا شوق پیدا کر دیا ہے وہ اُنھیں نہ اپنے گھروں میں ملتی ہے نہ اپنی قوم میں اور نہ اپنے ملک و وطن میں اور جب تک اُنکی تعلیم کا یہ حال ہے کہیں نہ ملیگی اس مغرب پرستی کی **وبا** کا علاج اگرچہ دشوار ہے لیکن غیر ممکن نہیں ہے اسلیے کہ یہ حضرات اگر اعلی تعلیم پاکر پوری واقفیت حاصل کریں اور مطالعہ کتب کے بعد سمجھ بوجھ کے خامہ فرسائی کریں تو شاید ایسی غلطیوں میں نہ مبتلا ہوں کہا جاتا ہے کہ دنیا بھر کے فنون نے اس دور جدید میں کچھ نہ کچھ ترقی ضرور کی ہے نہ کی تو طب یونانی نے جو ہزار سال سے ایک ہی حالت پر چلی آتی ہے جسکے معنی یہ ہوے کہ مسلمانوں نے اس فن میں کچھ کیا ہی نہیں اور وہی **جالینوس** کے فرسودہ اصول آج تک نص قرآنی کی طرح مانے جاتے ہیں مگر یہ جاہلانہ دعوی محققین یورپ کی شہادت سے بھی غلط ثابت ہوتا ہے کیونکہ "انسائکلو پیڈیا برٹانکا" کے مصنف تک نے اس بات کو تسلیم کر لیا ہے کہ "ابوبکر محمد بن زکریا **رازی** بن بیطار **ابن سینا** اور دیگر مسلمان کاملین فن نے جالینوس کے قدیم فن پر بہت کچھ اضافہ کیا یہانتک کہ اپنی فلسفیانہ طبی تحقیق و تدقیق سے اس فن کو اپنا بنا لیا اور یورپ کے موجودہ فن علاج (ڈاکٹری) کی بنیاد اسی اسلامی طب کے اصول پر رکھی گئی باوجود اسکے کہ نہ ہمیں علم جراثیم پر **رازی** کی مبسوط کتاب کا پتہ لگا اور نہ اسکا کوئی ثبوت ہاتھ آیا کہ انجکشن **ابن سینا** کی ایجاد ہے ہم دعوی کرتے ہیں کہ ہمارے اطبا اپنے فن کو برابر ترقی دیتے رہے اور اُنکی جستجوؤں اور ترقیوں کا سلسلہ آج تک جاری ہے، نئی ادویہ کا برابر اضافہ ہوتا رہا جن کے مزاجوں اور افعال و خواص کا تجربوں سے پتہ لگایا گیا امراض کے نئے علل اور اسباب روز بروز نظر آتے اور عمل میں داخل ہوتے رہے اور حاذق اطبا اس گھڑی تک اسی کوشش میں مصروف ہیں اسی طرح امراض کی نئی صورتوں اور کیفیتوں کے بر آمد کرنے میں ہمارے حاذق اطبا ہمیشہ مشغول اور منہمک رہتے ہیں مگر یہ چیزیں طلبا کو درسی کتابوں نہیں مطبوں کے ذریعہ سے بتائی جاتی ہیں جنکی تحصیل کے بغیر ہم طلبا کو کبھی سند نہیں دیتے شکایتوں کا سارا زور اس پر ہے کہ جدید فنون کا اضافہ نہیں کیا جاتا مگر معترضین نے شاید ہمارے مجوزہ جوابات نہیں دیکھے اور دور از کار اوہام میں مبتلا ہو کر اعتراض کر دیا اُن جوابات کو ملاحظہ فرمائیے کہ ہم نے ان فنون کے داخل نصاب کرنے میں مطلق تامل نہیں کیا اور باتفاق آرا کہدیا کہ ہم اُنکے اختیار کرنے کو طیار ہیں لیکن اسی حد تک کہ وہ ہمارے اصول فن کے خلاف نہوں، ہم اُنکو لینگے مگر اپنے اصول کے موافق بنانے کے بعد یہی جواب حکیم اجمل خانصاحب کی آل انڈیا ویدک اینڈ یونانی طبی کانفرنس دہلی کی جانب سے دیا گیا ہے، ہمارے اُنکے درمیان بجز چند جزئی مسائل کے کسی اصول میں اختلاف نہیں ہے، پھر ہم نہیں سمجھ سکتے کہ اکیلے وہ کیوں قابل ستائش ہیں اور ہم مورد سہام۔

کہا جاتا ہے کہ فن طب یونانی بااصول اور سائنٹیفک نہیں اور اطبا کی حالت عطائی دوا فروشوں کی سی ہو رہی ہے حالانکہ برخلاف اسکے اصل حقیقت یہ ہے کہ موجودہ فنون علاج میں سے اگر کوئی باقاعدہ اور سائنٹیفک فن ہے تو وہ فقط طب یونانی ہے ہمارے یہاں سب سے مقدم کلیات کی تعلیم ہے جو دراصل فلسفہ و طبی ضوابط و اصول کا مجموعہ ہے یہ اصول ہمارے یہاں ایسی خوبی اور تحقیق سے مدون کیے گئے ہیں کہ انکی مدد سے ہم کسی جدید مرض کے علاج میں چاہے اسکی صورت کتنی ہی نئی اور دہشت ناک ہو کبھی عاجز نہیں ہوتے اور ممکن نہیں کہ وہ ہمارے کلی قواعد سے باہر ہوں، ہمیں ڈاکٹروں کی طرح اشتہار نہیں دینا پڑتا کہ **انفلوئنزا** اور **طاعون** نئے امراض ہیں جنکا علاج کسی کو نہیں معلوم لہذا اُنکا علاج نہ کیا جاوے، بخلاف اُنکے ہم نے آج تک اپنے اصول طب ہی کی مدد سے کبھی کسی جدید سے جدید مرض کے علاج میں اپنے تئیں عاجز نہیں پایا، ہم دعوی کے ساتھ نئے اور پُرانے تمام امراض کا علاج شروع کر دیتے ہیں اور بفضلہ تعالی کامیاب ہوتے ہیں ڈاکٹروں نے ہمارے فن کے لینے میں اُن اصول کو چھوڑ دیا جسکی وجہ سے قدم قدم پر بے دست و پا ہو جاتے ہیں اور یہی سبب ہے کہ **انفلوئنزا** و **طاعون** اور تمام جدید امراض کے علاج میں ہم اُنکے مقابل زیادہ کامیاب ہوتے ہیں۔

ہماری یہ کامیابی کسی خاص مجرب نسخہ یا کسی خاص جزو کی وجہ سے نہیں بلکہ ہمارے اُن سائنٹیفک اصول کی برکت ہے جنکی پابندی میں ہم مجتہدانہ شان سے علاج کیا کرتے ہیں یورپ کے تمام فنون میں لارڈ بیکن کے اس نئے خیال سے زوال آیا کہ کلیات کو ترک کر کے جزئیات محضہ کی طرف توجہ کی گئی اور منطقی اشکال کو چھوڑ کے صرف استقراء پر دارومدار رہگیا، اسی غلطی نے طب کے تمام کلی قواعد اور اصول ڈاکٹروں سے ترک کرا دیے اور جزئی باتوں اور جزئی تجربات میں عمل کا دائرہ محدود ہو گیا اور اس کا لازمی نتیجہ ہے کہ ہر نیا مرض انکے فن کو بیکار کر دیا کرتا ہے۔

صرف ایک مسئلہ کی بنیاد پر ہمارے فن طب کو غیر سائنٹیفک کہا جاتا ہے: وہ یہ کہ ہم اب تک عناصر کو چار بتاتے ہیں اور جدید تحقیق سے اُنکی تعداد بہت زیادہ ہو گئی ہے، لیکن شاید ہمارے جاہل معترضین کو اسکی خبر نہیں کہ علاج میں ہمارا دارومدار عناصر اربعہ پر نہیں بلکہ کیفیات اربعہ پر اور اخلاط اربعہ پر ہے جو قیامت تک چار ہی رہینگے اُنمیں کوئی اضافہ نہیں ہو سکتا بے شک ڈاکٹروں نے کیفیات کی بحث کو جس پر تشخیص امراض اور ادویہ کی مزاجوں کا دارومدار ہے اور اخلاط اربعہ کے مسئلہ کو جس پر بدن انسان کی ترکیب اور صحت و مرض کے تمام مسائل کی بنیاد پڑتی ہے کلیات کے ترک کرنے کے جنون میں مبتلا ہو کر چھوڑ دیا اور اس کا لازمی نتیجہ تھا کہ سخت غلطی میں مبتلا ہو گئے اور یہی سبب ہے کہ دیرپا مرضوں میں عموماً اور وبائی و موسمی مرضوں کے علاج میں خصوصاً وہ بالکل بے دست و پا ہوتے ہیں۔

طب یونانی کو غیر سائنٹیفک کہنا ایک مغالطہ و سفسطہ بلکہ ایک ایسی غلطی ہے، جیسے دن کو رات کہنا، ہماری طب کا ایک جداگانہ نہایت ہی مکمل سائنس ہے اور بغیر اس سائنس کے حاصل کیے کوئی شخص علاج کرے تو ہم اسکو عطائی اور بے اصول علاج کرنے والا جانتے ہیں جیسا کہ ہم ڈاکٹری اور بہت سے جدید طرق علاج کی نسبت خیال کر رہے ہیں۔

یہ عجیب فلسفہ ہے کہ کوئی صاحب اپنے چند جدید اصول قائم کریں اور قدیم باضابطہ اور بااصول فنون کو اپنے گھر بیٹھ کر خلاف سائنس بتانے لگیں، ڈاکٹروں کی اصلی حالت تو یہ ہے کہ جب سے اُنھوں نے کلیات کو چھوڑ دیا اور صرف جزئی تجربات پر اُن کا دارومدار رہگیا اُنکی حیثیت ایک بے اصول عطائی سے زیادہ نہیں باقی رہی، وہ بھلا کس منہ سے طب یونانی کو بے اصول کہہ سکتے ہیں اور اگر دعوی ہو تو جسطرح یونانی طب میں مزاج اور اخلاط کی کلی بحثیں ہیں ویسا ایک کلی مسئلہ بھی ڈاکٹری کا پیش کریں امزاج سے ڈاکٹر بحث نہیں کرتے بلکہ اسکے منکر ہیں مگر مزاج اور کیفیات کے غالب و مغلوب ہونے سے انکار کرنا بداہت کا انکار ہے، اور عام ڈاکٹر جو ہندوستان کے شفاخانوں میں علاج کر رہے ہیں اگرچہ مسئلہ مزاج کی تعلیم نہ پائیں مگر بداہت اُن سے خواہ مخواہ اسکو منواتی ہے اور مریضوں سے ہمیشہ یہی کہا کرتے ہیں کہ یہ شکایت گرمی سے ہے اور یہ شکایت سردی کا ہے۔

خود انگلستان اور یورپ کی یہ حالت ہے کہ زکام ہونے کے موقع پر بعض ڈاکٹر سے اور ڈاکٹر مریض سے کہتا ہے کہ "کاٹ کولڈ"، یعنی سردی ہو گئی ہے اسکے معنی یہ ہوے کہ بداہت باوجود انکار کر نیکے خود اُنسے اس بات کو منواتی ہے جس سے اُنکا فن منکر ہے اور قریب قریب یہی حالت اخلاط کے مسئلہ کا ہے مختلف امراض میں مریضوں کی حالت خود ہی اخلاط کا ثبوت دیا کرتی ہے رہا جدید فنون فزکس، کیمسٹری، بیالوجی، اناٹومی، فزیالوجی، ایمبریالوجی، بیکٹریالوجی، اور سرجری کو جنمیں سے بعض آخر عہد کی جستجوؤں سے برآمد ہوے ہیں اپنے نصاب تعلیم میں داخل کرنا تو ہمیں اُنکے اور کسی نئی حکمت و دانائی کی بات اختیار کرنے میں عذر و انکار نہیں اُنمیں سے بعض تو وہ فنون ہیں جو ہمارے یہاں موجود ہیں اور نئی تحقیقات سے جو اُنمیں رد و بدل یا اضافہ ہوا ہو اس کے اخذ کرنے میں ہمیں کوئی عذر نہیں لیکن ان سب

چیزون کو ہم اپنے اصول علاج کی پابندی مین اور اُسکے مطابق کر کے لے سکتے ہین ڈاکٹری چونکہ کسی اصول کے تابع نہین ہے لہذا ہر نیا خیال الکوہل کے کچھ سے کچھ کر لیا کرتا ہے، اور یہ حالت ہو رہی ہے کہ انجکشن کی طرف توجہ ہوئی تو وہ اگرچہ ابھی تک زیر تجربہ و تحقیق ہے مگر اسکی دُھن مین پُرانے فن علاج بالادویہ پر خط نسخ پھیر دیا گیا، جراثیم کا وہم سمایا تو پُرانے اسباب و علامات گلیتہً متروک کر دئے گئے، ہم چونکہ کلی اصول و قواعد رکھتے ہین لہذا ایسے ردو بدل کے لیے ہرگز نہین تیار ہو سکتے۔

ہم ان سب فنون کو لین گے مگر اسکا تجربہ کر کے کہ وہ ہمارے اصول مزاج اور اخلاط کی تھیوری کے خلاف تو نہین ہے اور جہان تک ان کے مطابق عمل کر سکین گے اُن سے ضرور فائدہ اُٹھائین گے، ہمارے تنگ خیال معترضین کو حسن لفت کے جوش مین یہان تک لکھنے کی بھی جرأت ہو گی کہ اگر یونانی اطبا فنون جدیدہ کے لینے اور داخل کرنے مین تامل کرین، تو گورنمنٹ کو زبردستی اور جبر یہ اُن کو طب کی تعلیم مین داخل کرنا چاہیے، یہ کیون نہ کہیے کہ جو اطبا ہو وہ ڈاکٹری کے خلاف ہون اُن سب کو پھانسی دیدی جائے۔

لیکن یاد رکھیے کہ ہم مرجانا گوارا کر لین گے مگر اپنے باضابطہ و بااصول فن طب کو غارت نہ کرین گے۔ سب سے زیادہ صحیح فیصلہ کرنے والی چیز خود پبلک ہے باوجودیکہ ڈاکٹری دوائین مفت دی جاتی ہین اور گورنمنٹ بڑی فیاضی کے ساتھ اور نیز اپنی حکمت عملیون سے ڈاکٹری فن کو مدد دے رہی ہے مگر پچاس ساٹھ سال کی اس کوشش مین بھی ہماری کامیابی مین کوئی فرق نہین آیا ہمارے مطب اسی فروغ پر رہے اور مریضون کو ہم سے ویسی ہی عقیدت رہی جیسی کہ تھی، یہان تک کہ طاعون، اور ہیضہ کے علاج مین ڈاکٹرون مقابل ہمین ایسی نمایان کامیابی ہوئی کہ پبلک نے غل مچا کے گورنمنٹ کو مجبور کیا کہ ہمارے فن کے حال زار پر نظر عنایت کرے، ہم اپنی قوت اور اپنے فن کے صحیح اصول پر ہونے ہی کی برکت سے جیتے ہین، لہذا کیسے ممکن ہے کہ چند جہلا کے کہنے سے اپنے فن کو غارت کر ڈالین۔ ہر ترقی اور ہر حکمت کو تسلیم کرنا ہمارا پرانا شیوا ہے، مگر اسی اعتدال کے ساتھ جسکا ہم اپنے طرز علاج مین ہمیشہ لحاظ رکھا کرتے ہین۔

حکیم محمد عبد المعید
آنریری سکریٹری انجمن طبیہ صوبجات متحدہ
جھوائی ٹولہ لکھنؤ
۷ اگست ۱۹۲۵ء

وہابیون کی چیرہ دستیان

بمبئی ۱۲ اگست بمبئی کے مسلمانون مین افتراق کے آثار رفتہ رفتہ ظاہر ہو رہے ہین تحریک خلافت کے بہت سے حامیون نے مرکزی خلافت کمیٹی کے موجودہ لیڈر و نکی پالیسی سے اختلاف کا اظہار کیا ہے بعض لوگون نے تحریک خلافت سے بالکل علحدگی کا ارادہ ظاہر کیا ہے وجہ یہ ہے کہ حج سے واپس آنیکے بعد بہت سے حاجیون نے یہ بیان کیا ہے کہ ابن سعود کے سپاہیون کے خلاف جو یہ الزام لگایا جاتا تھا کہ انھون نے مکہ اور طائف مین مساجد و مقابر کو کھود ڈالا بالکل صحیح ہے جمعیۃ العلما کی مجلس عاملہ نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ ان تمام مظالم کے ذمہ دار ابن سعود ہین ایک دوسرے رزولیوشن مین تمام مسلمانون پر زور دیا گیا ہے کہ ان بے احترامیون کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرین اور خلافت کمیٹی اس کے متعلق ابن سعود سے جواب طلب کرے۔

بیرونیات

روس نے برطانیہ سے تجارت شروع کر دی

لندن ۱۱ اگست منچسٹر کا ایک پیام بنام اخبار ڈیلی اکسپریس مظہر ہے کہ حکومت روس نے لنکاشائر کے کئی کارخانجات کو سوت اور کپڑے کی فرمایش بھیجی ہین جنکی مجموعی قیمت تین لاکھ پونڈ ہوتی ہے۔

ہندوستانی ریلون کیلیے قرضونکی تجویز

لندن ۱۱ اگست سٹر جارج پیچ اخبار ٹائمس کے مالی ضمیمہ مین لکھتے ہین کہ جلد یا بدیر یہ مسئلہ ضرور اُٹھایا جائیگا کہ ہندوستان کے ٹکیس دہندگان کے مفاد کا خیال کرتے ہوئے ہندوستان کیلیے ریلون کی فرمائش انگلستان کو دینی چاہیے یا نہین، دوران مضمون مین آپ لکھتے ہین کہ اب وقت آگیا ہے کہ ہندوستان مین ریلون کی توسیع کے پروگرام پر حکومت برطانیہ کے اشتراک عمل سے غور کیا جائے جس کی بنیاد کم شرح سود کے قرضہ پر ہو۔

مجاہدین ریف کا استقلال

لندن ۱۱ اگست ایک سرکاری کمیونک مظہر ہے کہ گورنمنٹ کے پاس جنرل دی ریویرا نے ایک مراسلہ بھیجا ہے جسمین انھون نے ریفی قاصد کے ساتھ ملاقات کا حال بیان کیا ہے قاصد نے یہ کہا کہ غازی عبدالکریم صلح کے لیے اسی وقت گفتگو کرین گے جب ریف کی آزادی کا وعدہ کر لیا جائے۔

ایرانی وزارت کے جدید وزرا

طہران ۱۱ اگست شہزادہ نصرت الدولہ کو وزیر عدلیہ اور قیام الدولہ کو وزیر داخلیہ مقرر کیا گیا ہے۔

ترکی مین جدید ریلوے

قسطنطنیہ، انگورہ سے اعلان ہوا ہے کہ نئی ترکی حکومت ۱۰۰ میل کی نئی ریلوے لائن کا کام شروع کر رہی ہے۔ یہ لائن موجودہ افیوم قراحصار قونیہ لائن کی ایک شاخ ہوگی جو سراے یلو مین قائم کی جائیگی جو قونیہ سے جانب شمال ۲۷۵ میل کی مسافت پر واقع ہے، یہ لائن شولو سے ہوتی ہوئی ملکسرا پہونچے گی چونکہ انجینیرون کو کسی سخت رکاوٹ سے دوچار ہونے کا اندیشہ نہین ہے اسلیے مصارف زیادہ نہ ہون گے اور ایک قلیل مدت مین تیار ہو جائیگی۔

مصطفےٰ کمال پاشا نے اپنی بیوی کو طلاق دیدی

قسطنطنیہ ۱۳ اگست مصطفےٰ کمال پاشا نے حکومت کو اطلاع دی ہے کہ انھون نے اپنی بیوی لطیفہ خانم کو طلاق دیدی ہے۔

ترکی اور نجد کے درمیان معاہدہ

البلاغ کا نامہ نگار ایک ترکی وفد کی موجودگی ریاض کی اطلاع دیتا ہے جس نے ترکی اور نجد کے درمیان معاہدہ تیار کیا ہے۔

ترکی اور حدود شام

ترکی اخبار وقت، کہتا ہے کہ فرانسیسی حکومت شام مین ایک کانفرنس منعقد کر رہی ہے جسمین ترکی اور شام کی حدود طے پائین گی، اس کانفرنس مین جو فیصلہ ہوگا اسی کے مطابق ترکی

ہندوستان

بمبئی مسلم ایجوکیشنل کانفرنس کا اجلاس

ہز ہائنیس میر خیرپور کا گرانقدر عطیہ

بمبئی ۱۱ اگست ہز اکسلنسی گورنر بمبئی آج شام کو اس گارڈن پارٹی مین شریک ہوئے جو مسٹر ہارون جعفر پریذیڈنٹ مسلم ایجوکیشنل کانفرنس کے اجلاس کے ختم پر دی تھی مسٹر جعفر نے ہز اکسلنسی کے اُن تمام کامون کی داد دی جو انھون نے مسلمانون کی تعلیم کی ترقی کے لیے کیے تھے۔

ہز اکسلنسی نے مجمع کو یقین دلایا کہ انھین مسلمانون کی خواہشات سے ہمدردی ہے اور وعدہ کیا کہ مسلمانون کی ضروریات کو آگے بڑھانے مین وہ جو کچھ کر سکتے ہین کرینگے، سر جارج اینڈرسن نے جو پنجاب کے محکمہ تعلیم کے ڈائرکٹر ہین کانفرنس کے سامنے تقریر کرتے ہوئے جبری تعلیم سے اپنی موافقت ظاہر کی تاکہ لڑکون کو اسکولون مین اتنے کافی زمانہ تک روکا جا سکے کہ وہ تعلیم کا نقش مضبوطی کے ساتھ قبول کر سکین، ہز ہائنیس میر خیرپور نے کانفرنس کو پندرہ ہزار روپیہ مرحمت کرنے کا اعلان کیا۔

مسلمانون پر اغوا کا الزام سراسر غلط ہے

سپرنٹنڈنٹ پولیس کی رپورٹ

لاہور، ۱۲ اگست، لاہور کے بڑے سپرنٹنڈنٹ پولیس نے جو بیان شائع کیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تمام ایسے مقدمات کی جن مین یہ الزام لگایا گیا ہے کہ ہندو بچون کو پٹھانون کے منظم گروہ بھگالیجاتے ہین اور جنکی اطلاع عدالت سرکاری یا غیر سرکاری جماعتون اور پبلک تک پہونچی ہے ان مقدمات کی نہایت احتیاط اور ضابطہ کے ساتھ تحقیقات کی گئی ہے جولائی کی ۱۹ اور ۳۱ تاریخ کے درمیان ایسے کل نو ۹ مقدمات کی تحقیقات ہوئی اور بجز ایک کے تمام بچون کا پتہ چل گیا ہے جنکے ساتھ نہ کوئی زیادتی ہوئی ہے نہ کوئی تکلیف پہونچی ہے اور نہ انکے تبدیل مذہب کی کوشش کی گئی ہے۔

مجلس مقننہ بمبئی مین قتل باؤلا

پس پردہ لوگون کے متعلق تحقیقات جاری ہے

پونہ ۱۰ اگست مجلس مقننہ بمبئی کے اجلاس مین سوالات کے دوران مین مسٹر کے الف، نریمان نے سوال کیا کہ

کیا گورنمنٹ قتل باؤلا کے مقدمہ کی کارروائی سے جو گذشتہ مئی مین بمبئی ہائی کورٹ کی خاص عدالت مین ہو رہی تھی واقف ہے؟ اور کیا دوران مقدمہ مین جو راز افشا ہوے انکی بنا پر گورنمنٹ اس شخص کے متعلق یا ان شخصون کے متعلق جو اس واقعہ سے متعلق رہے ہون اور ابتک عدالت کے روبرو نہ آئے ہون کوئی کارروائی کریگی؟

ان سوالات کے جواب مین سر مارس ہیوارڈ ہوم ممبر نے بتایا کہ ان امور کی تحقیقات کی جا رہی ہے۔

ایک ممبر اسمبلی کا مجسٹریٹ ضلع کیخلاف اپیل

ملتان ۱۰ اگست مسٹر وجدانی ممبر اسمبلی نے مجسٹریٹ ضلع کے خلاف ریوالور کے لیے لیسنس نہ دینے پر جو اپیل دائر کیا تھا اسے کمشنر نے خارج کر دیا

آئینہ کانپور

تصحیح پچھلی اشاعت میں ہم نے اپنے ایک خاص نامہ نگار کا مضمون استقبالیہ کمیٹی کانگریس کے جلسہ کا شائع کیا تھا ہم کو معتبر حلقوں سے اطلاع ملی ہے کہ اس میں بعض غلطیاں نامہ نگار نے کی ہیں مثلاً پنڈت رام پرشاد مصر نے اپنا نام واپس پریسیڈنسی کے لیے پیش کیے جانے پر واپس کر لیا تھا اور نیز جلسہ اُنکے حق میں نہ تھا دوسرے یہ کہ کسی خاص شخص نے کوئی عطیہ ٹکٹوں کی خریداری کیلیے نہیں دیا بلکہ ووٹنگ کارروائی کی سہولیت اور جلدی کے لیے کی گئی تھی اور جب اضافہ کی گنجائش ہے تو اس کارروائی میں زیادہ نقص نہیں ہے۔ ہمارا منشا کسی طرح پر کانگریس کو نقصان پہونچانے کا نہ تھا اور نہ ہے بلکہ ہم چاہتے ہیں کہ کانگریس کے جلسہ کو شہر میں غیر معمولی اور بے مثال کامیابی ہو کیونکہ ہمارا خیال ہے کہ سب اختلافات شکریہ ہیں گے لیکن کانپور کی نیکنامی اور بدنامی تاریخ کے صفحات پر ہمیشہ زندہ رہیگی اسلیے کانپور کے ہر باشندہ کا فرض ہے کہ وہ کانگریس کو کامیاب بنانے میں شریک ہو، غلطیاں ہونا کوئی نئی بات نہیں ہے اور نہ انکا ظاہر کرنا ہی کوئی گناہ ہے، ہمارا خیال ہے کہ ہمارے نامہ نگار کے پاس بھی کافی ثبوت ہونگے لیکن ہم اونسے بھی درخواست کرینگے کہ وہ بحث کو طول نہ دیں اور کانپور کی نیک نامی کے خیال سے کوئی غلطی ہوئی بھی ہو تو نظر انداز کر دیں۔

مقدمہ کانپور کے غریب بیکس لاچار مزدوروں کا سچا خادم رمضان علی سرمایہ داروں کی تیز نظروں کا شکار ہوگیا اسکو جوائنٹ مجسٹریٹ کی عدالت سے نو ۹ ماہ کی قید سخت اور ڈیرھ سو روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی ہے، یو۔پی سنٹرل آئل مل کے مالک بندا تیلی کی طرف سے یہ دعوی دائر ہوا تھا کہ رمضان علی نے اُنکے مل کے اندر داخل ہوکر سخت سُست کہا اور بدزبانی کی، مزدوروں کو بھڑکایا۔

تین گھنٹہ حوالات میں رہنے کے بعد ایک ہزار روپیہ کی ضمانت پر آپ رہا ہوچکے ہیں۔ اور اپیل سے سزا بحال رہی۔

جلسہ ۱۲ جون کی شام کو دالمنڈی میں ڈاکٹر جواہر لال کی صدارت میں ہندوؤں کا ایک عام جلسہ ہوا سوامی ستیہ دیو کی زبان بندی کے خلاف اظہار ناخوشی کیا گیا اور سوامی جی پر مکمل اعتماد کا ووٹ پاس کیا گیا حاضرین کی تعداد کافی تھی، ڈاکٹر مرارجی لال مسٹر گنیش شنکر ودیارتھی پنڈت بالکرشن شرما پنڈت راجہ رام عابد ڈاکٹر بھلے ڈاکٹر ملاش پنڈت پربھودت شرما وغیرہ نے تقریریں کیں۔

اور مندرجہ ذیل رزولیوشن باتفاق رائے پاس ہوا۔

"کانپور کے ہندوؤں کا یہ جلسہ ضلع مجسٹریٹ کانپور کے حکم کے خلاف اپنی پر زور آواز اٹھاتا ہے جو اُس نے سری سوامی ستیہ دیوجی پر نامکمل اور غلط رپورٹوں کی بنا پر دفعہ ۱۴۴ جاری کیا ہے اور اس رائے کا اظہار کرتا ہے کہ سوامی جی نے شہر میں ہندو سنگھٹن پر جو لکچر دیے ہیں اُن میں اسلام یا کسی دوسرے مذہب پر کوئی ناجائز حملہ نہیں کیا اور رشنلزم وشنلزم کے اصولوں میں اور نیز پراچین بھارتیہ تہذیب کی حفاظت کرتے ہوے ہندو سنگھٹن کا پرچار کیا ہے۔ اور یہ جلسہ سوامی ستیہ دیو پر اپنی مکمل عقیدت کا اظہار کرتا ہے اور انھوں نے اپنی تقریروں میں جو کچھ کہا ہے وہ ہر ایک ہندو کے لیے قابل تسلیم اور قابل عمل ہے۔

انتخاب ہم کو یہ معلوم کرکے بڑی خوشی ہوئی کہ انور گنج وارڈ کے بیشتر ووٹروں نے مسٹر مہیشوری پرشاد چودھری، مختار کو میونسپل بورڈ کی ممبری کے لیے امیدوار بنانا طے کیا ہے، ہم دل سے آپ کی کامیابی چاہتے ہیں کیونکہ ہماری دلی خواہش ہے کہ آزادخیال اشخاص بورڈ میں جائیں۔

انکار مسٹر آر بندو گھوش نے اطلاع دی ہے کہ وہ کانپور کانگریس کی صدارت کے لیے تیار نہیں ہیں اسلیے ان کا نام تجویز کرنا بیکار ہے۔

دنگل مزدور سبھا نے طے کیا ہے کہ اس زمین کو جو دفتر کے لیے حاصل کی گئی ہے اس پر مزدوروں کے لیے دنگل بنایا جاے۔

فساد مونڈ ھاٹولی میں ایک تیلی اور چوبے کے درمیان مارپیٹ ہوئی کئی آدمی زخمی ہوے۔

قتل بنگالی محال میں ایک عورت کا قتل ہوگیا ہے۔ قاتل کی تلاش ہو رہی ہے۔

جھگڑا ہندی کا مشہور اخبار جھگڑا پھر جاری ہوگیا ہے اسکے ایڈیٹر صاحب اخبار ہی کے سلسلہ میں سزایاب بھی ہو چکے ہیں۔

مول گنج وارڈ کے ووٹروں کو شکایت

مول گنج وارڈ کے ووٹر صاحبان کو یہ شکایت ہے کہ نئی سڑک پر کوئی اسکول اور نائٹ اسکول نہیں ہے اور ممبر صاحبان باوجود عرضداشت کے اس معاملہ پر توجہ نہیں دیتے، اسی سلسلہ کی ایک مراسلت بھی ہم کسی دوسری جگہ درج کر رہے ہیں ہم امید کرتے ہیں کہ موجودہ ممبران مول گنج وارڈ اس شکایت پر توجہ فرماکر ووٹر صاحبان کو ممنون بنائینگے۔

گنگا میں طغیانی

امسال بھی گنگا جی میں طغیانی آنے کا خوف پیدا ہوگیا تھا اور یہ خیال تھا کہ ۱۵ اگست تک پانی نہایت کثرت سے آجائیگا اور امسال کی طغیانی سال گذشتہ کی طغیانی سے بہت بڑھ جائیگی۔ چونکہ امسال پیشتر سے اطلاع ہو چکی تھی اسلیے لب دریا جو بنگلے تھے اور جنکو سال گذشتہ انتہائی پریشانی کی حالت میں اپنا ساز و سامان چھوڑ کر رات کو بنگلے خالی کرنے پڑے تھے انھوں نے اپنے اپنے انتظامات کرنا شروع کر دیے تھے مگر خدا کا شکر ہے کہ یہ خیال غلط نکلا اور پانی آیا تو ضرور مگر سال گذشتہ سے پانی کم رہا اور اب بظاہر کوئی خوف طغیانی کا نہیں ہے۔ دسٹرکٹ بورڈ اور میونسپل بورڈ نے بھی انتظامات شروع کر دیے تھے مگر ہمیں اس کا افسوس ضرور ہے کہ میونسپل بورڈ اور دسٹرکٹ بورڈ نے کشتیوں کا انتظام نہیں کیا اگر خدانخواستہ پانی آجاتا تو کوئی انتظام جانوں کے بچانے کا اہل شہر کے پاس نہ تھا،

ہمنے سنا ہے کہ صرف ایک کشتی لالہ جگی لال کے فرم نے منگوائی ہے جو قابل ستائش ہے۔

کیا میونسپل بورڈ اور دسٹرکٹ بورڈ امسال اپنا سب سے ضروری فرض یہ سمجھے گا کہ انسانوں کی جانیں بچانیکے لیے کشتیاں

(نمونہ قابل فروخت)

بحکم جناب مولوی محمد شفیع صاحب جج خفیفہ بہادر کانپور

سمن بنابر انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قاعدہ ۱ و ۵)

نمبر مقدمہ ۸۷۴ سنہ ۱۹۲۵ء

بعدالت جج خفیفہ بہادر کانپور

فرم حافظ عبدالکریم حافظ محمد حلیم ساکن محلہ فراشخانہ شہر کانپور

بنام گلاب محمد سکندر بخش مدعاعلیہ

گلاب محمد ولد نامعلوم قوم مسلمان ساکن قصبہ راٹھ ضلع ہمیرپور

ہرگاہ کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابت مبلغ ۔۔۔ کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۱۰ ماہ ستمبر سنہ ۱۹۲۵ء وقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعوی کی کرو اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہارے احضار کے لیے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تم کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز تمام دستاویزات جن پر تم اپنی جوابدہی کی تائید میں استدلال کرنا چاہتے ہو اُسی روز پیش کرو تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۴ ماہ اگست سنہ ۱۹۲۵ء جاری کیا گیا۔

(مہر عدالت) دستخط ہر سہاے منصرم عدالت جج خفیفہ

اطلاع

(۱) اگر تمکو یہ اندیشہ ہو کہ تمہارے گواہ اپنی مرضی سے حاضر نہ ہونگے تو تم عدالت ہذا سے سمن بہ این مراد جاری کرا سکتے ہو کہ جو گواہ نہ حاضر ہو وہ جبراً حاضر کرایا جاے اور جس دستاویز کو کسی گواہ سے پیش کرانے کا تم استحقاق رکھتے ہو وہ اُس سے پیش کرایجاے بشرطیکہ تم خرچہ ضروری عدالت میں داخل کرکے اس امر کی درخواست گذرانو۔

(۲) اگر تم مطالبہ مدعی کو تسلیم کرتے ہو تو تم کو لازم ہے کہ روپیہ معہ خرچہ نالش عدالت میں داخل کرو تاکہ کارروائی اجراے ڈگری جو تمہاری ذات یا مال یا دونوں پر ہو کرنا نہ پڑے۔

بنگال میں سوراجیوں کو شکست

بنگال لیجسلیٹو کونسل کی کونسل کی صدارت کے لیے سوراجیہ پارٹی کی طرف سے امیدوار مسٹر سہروردی نائب صدر تھے انڈیپنڈنٹ پارٹی کے امیدوار مسٹر سین تھے سوراجیہ پارٹی کو ۶۱ اور انڈیپنڈنٹ امیدوار کو ۶۷ ووٹ ملے اس طرح سوراجیہ پارٹی ۶ ووٹ سے ہار گئی، سوراجیہ پارٹی کی یہ ہار قابل افسوس ہے۔

بہ اجلاس منشی محمد عبد الصمد صاحب بہادر

اسسٹنٹ کلکٹر درجۂ دویم

تحصیل بلہور ضلع کانپور

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ٥ قواعد ۱ و ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی سنہ ١٩٠٨ء)

نمبر مقدمہ ١١٤٩

بعدالت مال مقام بلہور ضلع کانپور

سدھ گوپال مدعی

بنام للو و تیواری مدعا علیہ

بنام تیواری ولد رگھوبر پانڈے احمد آباد مل وکاشتکار تھانہ ہمیرپور پرگنہ بلہور۔

وللو ولد رگھبر قوم برہمن پانڈے ساکن وکاشتکار موضع تھانہ ہمیرپور پرگنہ بلہور

واضح ہو کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش لگان بابت ٥٥ کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ٢٨ ماہ اگست سنہ ١٩٢٥ء وقت ١٠ بجے دن بمقام بلہور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعوی کی کرو۔ اور ہمراہ وہی تاریخ جو تمہاری حاضری کے لیے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تم کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جن پر تم بتائید اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو۔

اور تمکو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج تاریخ ٧ ماہ اگست سنہ ١٩٢٥ء جاری کیا گیا۔

مہر عدالت دستخط حاکم عدالت

اطلاع

(١) اگر تم کو یہ اندیشہ ہو کہ تمہارے گواہ اپنی مرضی سے حاضر نہ ہونگے تو تم عدالت ہذا سے سمن بہ اجرائے حاضری جاری کرا سکتے ہو کہ جو گواہ نہ حاضر ہو وہ جبراً حاضر کرایا جائے اور جس دستاویز کو کسی گواہ سے تم پیش کرانے کا استحقاق رکھتے ہو اس سے پیش کرائی جائے بشرطیکہ تم خرچہ ضروری عدالت میں داخل کر کے اس امر کی درخواست گذرانو

(٢) اگر تم مطالبہ مدعی کو تسلیم کرتے ہو تو تم کو لازم ہے کہ روپیہ مع خرچہ نالش عدالت میں داخل کرو تاکہ کارروائی اجرائے ڈگری کی جو تمہاری ذات یا مال یا دونوں پر کرنا نہ پڑے۔

مراسلات

محترم جناب ایڈیٹر صاحب۔ تسلیم

برائے عنایت اپنے اخبار صداقت میں جس نے اپنی نئی زندگی میں ہردلعزیزی کا طغرائے امتیاز قدم رکھتے ہی حاصل کر لیا ہے ہم لوگوں کے درد و غم میں شریک ہو کر لبیک کہین گے اور روح فرسا تکالیف کے مختصر حال کو کسی گوشہ میں چھاپ کر ممبران سررشتہ تعلیم کو اس بات کی توجہ دلائینگے کہ کئی اسکول ہول گنج وارڈ کے توڑ دیے گئے ہین لیکن ممبران بورڈ نے اس طرف توجہ نہ کی کہ اس وسیع آبادی میں کوئی اسکول قائم کرتے لیکن یہ ضرور کیا کہ لازمی تعلیم جاری کر دی گئی عرصہ ہوا کہ محلہ بکرمنڈی نئی سڑک سے ایک درخواست اسکول کھولے جانے کی دی گئی تھی لیکن ہنوز کوئی خیال نہیں کیا گیا ہمیں امید ہے کہ ہولگنج وارڈ کے مسلم ممبران اپنی توجہ کو اس طرف مبذول فرما کر اس درخواست کو کامیاب بنائین گے،

یہاں پر بچوں کے اسکول کے علاوہ نائٹ اسکول کا ہونا نہایت ضروری ہے، بعض جگہ اسقدر قریب نائٹ اسکول ہین جو انتظاماً محض فضول اور بیجا مصارف کا باعث ہین۔ اب وہ وقت بھی آگیا ہے کہ ممبران اپنے لیے ووٹوں کی کوشش فرمائین گے۔

لہذا اسی سلسلہ میں یہ بھی دیکھ لین کہ نئی سڑک پر اسکول کا ہونا ضروری ہے یا نہیں؟

راقمان

خدا بخش و قدرت اللہ تاجر خورد

بکرمنڈی شہر کانپور

١٣ اگست سنہ ١٩٢٥ء

مسٹر اچاریہ کے رزولیوشن

مزید اصلاحات کی ضرورت

مدراس، مسٹر ایم، کے، اچاریہ ممبر لیجسلیٹو اسمبلی نے مندرجہ ذیل تجویز جمعیۃ کے آیندہ اجلاس میں پیش کرنے کا نوٹس دیا ہے۔

یہ جمعیۃ گورنر جنرل ان کونسل سے سفارش کرتی ہے کہ مہربانی کر کے ہندوستان کی اس راے پر جو کہ قریب قریب متفقہ راے ہے ضروری حد تک غور فرمائین گے وہ راے یہ ہے کہ سنہ ١٩١٩ء کے حکومت ہند کے ایکٹ نے باوجود ان نیک ارادوں کے جو کہ اسکی تمہید میں ظاہر کیے گئے ہین اپنے عملی تفرقہ کے ذریعہ سے کسی حقیقی ذمہ داری کے اصول کا اضافہ اس پرانی فیاضانہ مطلق العنانی میں نہیں کیا ہے جو برطانوی ہندوستان میں رائج ہے۔

(ب) یہ کہ ایکٹ نے جن اصلاحات کا نفاذ کیا ہے وہ کچھ تو اپنی باطنی خرابیوں کے باعث اور کچھ اس غیر آزادانہ طریقہ کی وجہ سے جس کے ساتھ ان پر عملدرآمد کیا گیا ایسے حالات پیدا کرنے میں ناکامیاب رہی ہے جو ملک کے نمایندوں ہو مستقل حکمرانوں کے مابین ایک باثر اشتراک عمل پیدا کرنے کیلیے ضروری ہین اور

(ج) یہ کہ مڈیمن کمیٹی کی اکثریت کی رپورٹ مین جو سفارشات ہین وہ موجودہ حالات مین کسی قسم کی مادی ترقی پیدا کرنے کیلیے بالکل ناکافی ہین، یہ جمعیۃ گورنر جنرل سے سفارش کرتی ہے کہ نمایندگان کی ایک گول میز کانفرنس مدعو کی جائے جسمین یہ طے ہو سکے کہ جوڑ نظام دستوری (کانسٹی ٹیوشن) پر کسی فوری نظر ثانی کی ضرورت ہے تاکہ ہندوستان کو جلد حکومت خود اختیاری حاصل ہو جائے۔

(ا) تمام سیاسی قیدی رہا کر دیے جائین

(ب) تمام جلاوطنوں کو واپس بلایا جائے

(ج) باعزت اور مناسب شرائط پر تمام ہندوستانی جلاوطنوں کو ممالک غیر سے بلا لیا جائے۔

باہتمام خواجہ عبدالسلام صداقت پریس کان پور سے شایع ہوا

The Sadaqat
CAWNPORE

REG-No A
1424

جمال پر تو حق عزم مستقل مین رہی
زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل مین رہی
(احسن سنبھلی)

صداقت

قیمت سالانہ ع۳/
ششماہی عاجر/
فی پرچہ ۔/۲

اڈیٹر - خواجہ عبد السلام

ہفتہ وار

جلد ا | کان پور - چہارشنبہ ۲۶ - اگست ۱۹۲۵ء مطابق ۵ - صفر المظفر سنہ ۱۳۴۴ھ | نمبر ۲۵

ادبیات

ذکر و فکر

جریدۂ اقبال کلکتہ نے اپنی ۸ - اگست سنہ ۱۹۲۵ء کی اشاعت مین ذکر و فکر کے عنوان مین ایک کانپوری اُستاد کی غزل پر پُرلطف تبصرہ شایع کیا ہے - ہماری وطن پرستی اسے کب گوارہ کرسکتی تھی کہ ہم کانپور کے ایک مشہور شاعر پر بیجا اعتراضات کی بوچھار دیکھین اور چپ رہین مگر کیا کرین مجبور ہین - اپنا ہی سونا کھوٹا پرکھنے والے کا کیا دوش - شاعر صاحب کو تو اپنی غلطیون کا احساس ہی نہین ہوتا غریب سرزمین کانپور مفت مین بدنام ہو رہی ہے -

جس غزل کو اقبال کلکتہ نے نہایت بیباکانہ طریقہ سے نشانہ اعتراض بنایا ہے یہ غالباً متعدد جگہ چھپ چکی ہے اور شاعر صاحب اسکو اپنی تصانیف کا "ماسٹر پیس" سمجھتے ہین - ہمین تو اُن اڈیٹرون پر تعجب آتا ہے جو ایسی غزلون کی اشاعت سے اُردو ادب کو ستیاناس کر رہے ہین - ہم کسی کا نام لینا نہین چاہتے لیکن کہا تیا آتنا بتا دینا ضروری سمجھتے ہین کہ بیان کیے ایک ممتاز اخبار نے آجکل اس قسم کی نظمون اور غزلون کی اشاعت کا ٹھیکہ لے رکھا ہے - دوسرے تیسرے ہفتے گمان کی اشاعت ہوتی رہتی ہے - شاعر صاحب کو تو خدا کے فضل سے اسکا احساس ہی باقی نہین رہا کہ نازک خیالون کی دنیا مین کتنی قدر ہوگی کاش فاضل اڈیٹر صاحب کو اسکا خیال ہوتا ابھی چند روز ہوئے ایک بڑے مزے کی غزل شایع ہوئی تھی جسکا ایک مصرعہ شاید یہ تھا - ع

"تم جیسے کہتے ہو اپنی وہ مری ہو جائیگی"

اس بلاغت و فصاحت کی کیا داد دی جاسکتی ہے خدا نہ کرے کہ یہ غزل اقبال کی نظر سے گذرے ورنہ خواہ مخواہ ہم وطنی ہمین جواب لکھنے پر مجبور کرگی -

اس اخبار مین چند مختصر مگر سلسل نظمین بھی شایع ہوئی ہین جو شوق مرحوم کے عالم خیال کے مختلف حصون کا نظارہ پیش کرتی ہین بہرحال ہم مدیر اقبال کی اس ادبی جرأت کو مستحسن تو خیال کرتے ہین لیکن امید کرتے ہین کہ آیندہ اگر وہ کچھ لکھین تو ذاتیات سے الگ ہو کر لکھین ورنہ کیا قلم کہ ہمارے ہاتھ مین بھی قلم ہے اگر شاعر صاحب کو بھی ہم یہ مشورہ دینگے کہ آیندہ وہ کسی کو اعتراض کا موقعہ ہی نہ دین پھر دیکھین تو کوئی کیا کرسکتا ہے

اچھا جریدۂ اقبال کا مضمون ملاحظہ ہو -

سید کاظم حسین کمتر

دنیا کے عجائبات مین اگر ادب اُردو کا شمار بے محل نہ سمجھا جائے تو ہم دعویٰ سے کہتے ہین کہ ان عجائبات کی تعداد سات سے گذر کر سات ہزار بلکہ سات لاکھ تک پہونچ سکتی ہے یقین نہ ہو تو ایک کانپوری اُستاد کی معرکۃ الآرا غزل کے چند شعر ملاحظہ فرمائیے -

مطلع فرماتے ہین سہ

لو ملگیا صلہ میرے ذوق نیاز کا!
پردہ وہ اوٹھ رہا ہے حریم مجاز کا

تبائیے کیا سمجھے ؟ اجی حضرت کچھ نہ سمجھیے جب ہی اچھا ہے - ہم تو واللہ سمجھ کر پچھتاتے ہین کیا معنی کہ ایسے ذوق نیاز سے تو بس جناب شاعر کے سراقدس کی قسم طبیعت دور ہی بھاگتی ہے جسکے صلہ مین "حریم مجاز" کا پردہ اوٹھا دیا جائے - شاید ہماری یہ وحشت تقاضائے سن کے باعث ہو لیکن جہانتک ہمین معلوم ہے شاعر صاحب بھی کچھ کمسن آدمی نہین ہین البتہ بوالہوسی اور چیز ہے ایران و ہندوستان کے تمام شعرا آجتک جھک مارا کیے کر اپنے "ذوق نیاز" سے "حریم حقیقت" کی پردہ کشائی کے پیچھے پڑے رہے

اب زمانہ ہادیات کا ہے اگر پردہ اوٹھا اور آنکھون کو کچھ نظر نہ آیا تو پھر بات ہی کیا ہوئی مزہ تو جب ہے کہ پردہ اُٹھے اور پیچ بیچ کی زیارت ہو جائے - فرماتے ہین -

دیتا ہے میرے قلب کو روحانیت کا درس
ذکر جمیل تیرے رُخ جلوہ ساز کا

ہمین اس سے مطلب نہین کہ "رُخ جلوہ ساز" کوئی دوا ساز ہے یا رنگساز ہم تو صرف اس کمال کو دیکھتے ہین اور جھوم جاتے ہین کہ :-

دندان تو جملہ در دہان اند
چشمان تو زیر ابروان اند

ہندوستان بھر کے اُردو دانون کو شاعر صاحب کا شکریہ ادا کرنا چاہیئے کہ جناب کی طبع رسا نے اُردو کو بھی فارسی کا ہم پلہ بنا دیا جس سے بہتر نیچرل شاعری کسی کے بھی خیال مین نہین آسکتی ورنہ کون جانتا تھا کہ اُسکے "رخ جلوہ ساز" کا ذکر جمیل روحانیت کا درس دے سکتا ہے - کیونکہ عموماً اس قسم کے اذکار "جسمانیت" کا درس دیا کرتے ہین کم سے کم مجتہدین عالم بالا کا فتوی تو یہی ہے -

پھر ارشاد ہوتا ہے -

جلوہ سے اُسنے تیرے ہم آغوش کردیا
ممنون ہو نہین حیرت بیگانہ ساز کا!

واقعی اوستاد اوستاد ہی ہے ہم ایسے جاہل کوڑ مغز مبتدیون کی نظر بھلا ان مضامین "بیگانہ ساز" تک کہان پہونچ سکتی ہے - البتہ یہی سوال پھر سامنے آتا ہے کہ آخر یہ بیگانہ ساز صاحب کوئی دوا سازون کے گروہ مین سے ہین یا رنگسازون مین اور پھر یہ بھی دریافت طلب ہے کہ ایکا واقعی پیشہ کیا ہے - ہماری سمجھ مین تو کچھ نہین آتا کہ یہ اوچھال چھکہ "حیرت بیگانہ ساز" کس سے کس کو بیگانہ بنائی ہے اگر معشوق ہی سے بیگانہ کردیتی ہے تو بھائی ممنون ہوا کیا ہاں ایسی حیلے تو اسکی بوٹیان نچوا دین

اگر خود قائل کو قائل ہی سے بیگانہ بناتی ہے تو یہ معنی شاید اُسوقت پیدا ہون جب شاعر صاحب "ہم آغوش" ہونے کے بعد ذرا آگے بڑھین اور کچھ عمل کرکے دکھائین

کیون جناب اگر مصرعہ اول مین پہلے "تیرے" اور اسکے بعد "اُس نے" ہوتا تو کیا زبان کی روح کو آرام نہ ملتا؟

صرف ایک شعر اور سن لیجیے

تنہائی فراق کی راتین بھی کٹ گیئن
ممنون ہو نہین اس دل افسانہ ساز کا

آپ کو واللہ دیکھیے یہ نہ کہیے گا کہ پھر وہی دوا ساز و رنگساز و جلوہ ساز و افسانہ ساز - بس "تنہائی فراق" کی معنی آفرینی ملاحظہ فرمائیے اور اُسکے بعد ختم وہ عا بھلا اوستادانہ کلام اور حشو و زوائد - توبہ کیجیے توبہ!

جناب مولانا وحید الدین سلیم

چاندنی رات تھی، تارون کا فلک پر تھا ہجوم
آیت عیش کے تھے حرف ہوا پر مرقوم
ناگہان وہ مرے بالین پہ ہوا جلوہ فگن
جس کے دیدار سے تھے دیدۂ حیران محروم
بال بکھرے ہوے اور چاک گریبان قبا
ہاتھ پر ساغر مے لب پہ کلام منظوم
مستی آنکھون سے ٹپکتی تھی لبون پر تھی ہنسی
رخ پہ قطرے تھے عرق کے کہ فلک پر تھے نجوم
دُھن وہ دلکش تھی کہ جب چھیڑ دیا راگ اُسنے
آنکر وجد مین زہرہ بھی گئی جس رخ پہ جھوم
ہم بغل مجھ سے ہوا جب تو دکھائے اُس نے
وہ کرشمے کہ نہین حور و پری کو معلوم
جن شکایات سے لبریز تھا سینہ میرا
یہ سمان لطف کا دیکھا تو ہوئین سب معدوم
بادۂ عیش کا یہ دور دکھایا احسن نے
ساقی نجبت کے مین کیون نہ قدم لیتا چوم

(اودھ اخبار)

۷۸۶
ہفتہ وار
صداقت
چہارشنبہ ۲۶ راگست سنہ ۱۹۲۵ء

حلیم مسلم ہائی اسکول کانپور

عذر گناہ بدتر از گناہ

ہم نے ۵ راگست کے مقالۂ افتتاحیہ مین ان مضامین کے متعلق اظہار خیال کیا تھا جو معزز ہمعصر صدائے مسلم مین "حلیم مسلم ہائی اسکول"، کی مخالفت یا موافقت مین شائع ہوے تھے، ہمارے اظہار راے کا محرک صرف یہ خیال تھا کہ اگر ذاتی مخالفت کی وجہ سے کسی اسلامی درسگاہ کو کسی قسم کا نقصان پہونچ جاے تو یہ ہرگز قرین دانش نہین، اسی لیے ہم نے مخالفت مین مضمون لکھنے والے حضرات کی خدمت مین یہ راے پیش کی تھی کہ اگر واقعی کچھ شکایت ہو تو سکریٹری صاحب سے ملکے اسکی صفائی کرلی جائے یہی وہ طریقہ ہے جسکا نام احتساب ہے اور جس پر ۲۱ راگست کے "صدائے مسلم" مین منشی محمد صالح صاحب نے زور دیا ہے۔

مضمون نگار موصوف کے اس تردیدی مضمون کا مسودہ ہمارے پاس بھی موجود ہے، لیکن قبل اسکے کہ ہم اسے "صداقت" مین شائع کرتے جناب صالح صاحب نے "صدائے مسلم" مین شائع کرادیا۔ خیر ہمیں اسکی شکایت نہین، مفید مشورہ خواہ "صداقت"، کے ذریعہ سے پبلک کی خدمت مین پیش کیا جاے یا "صدائے مسلم" کے ذریعہ سے دونون صورتین قریب قریب ایک ہین، ہان یہ ضرور قابل گرفت بات ہے کہ جناب صالح صاحب نے پہلے مضمون ہمین عنایت کیا اور پھر کسی خاص جوش سے متاثر ہوکے صدائے مسلم کو دیدیا، بہرصورت مضمون زیربحث مین ہماری تحریر کی مخالفت کی گئی ہے، اور شرعی حوالے سے احتساب کو ضروری بتاکر گویا ان مضامین کی اہمیت ثابت کی گئی ہے جو مسلم اسکول کی مخالفت مین شائع ہو رہے ہین۔

احتساب، ایک بہترین چیز ہے لیکن اسکا بہترین طریقہ وہی ہے جسکی طرف ہم اپنے مضمون مین اشارہ کرچکے ہین یعنی بااثر حضرات کے روبرو یا تنہا سکریٹری صاحب سے ملکے ان باتون کی صفائی کرلی جاے، جن سے اسکول کے متعلق غلط فہمیاں پیدا ہوگئی ہین، اخبارون کے ذریعہ اسکول، یا سکریٹری کو بدنام کرنیکی کوشش ہرگز احتساب مین داخل نہین، اور اس روش نامحمود کی وقعت حیلۂ شرعی سے زیادہ ہرگز نہین ہوسکتی کیا جناب صالح صاحب ہمین بتاسکتے ہین کہ خلفاے کرام کے زمانے مین احتساب کا کیا طریقہ تھا، مانا کہ اس وقت اخبارات نہ تھے لیکن کیا یہ بھی تسلیم کیا جاسکتا ہے کہ اس وقت تحریر کا بھی طریقہ رائج نہ تھا، ممکن تھا کہ ایک شخص خط کے ذریعہ سے شرعی مطالبات پیش کرتا لیکن وہان تو یہ صورت تھی کہ بھرے مجمع مین ایک بڑھیا بھی اسی طرح سے خلیفہ وقت (حاکم) کے طرز عمل کے متعلق نکتہ چینی کرسکتی تھی جس طرح ایک بااثر شخص کاش صالح صاحب اس طریقہ پر عمل پیرا ہوتے اور ہماری راے پر عمل کرنا پسند کرتے، سکریٹری صاحب کا دربار کوئی ایسا شاہی دربار تو ہے نہین جہان صالح صاحب نہ پہونچ سکتے ہون اور بالفرض نہ پہونچ سکتے ہون تو کیا صالح صاحب کے ہم آہنگ حضرات بھی نہین پہونچ سکتے، پھر کیون نہین سکریٹری صاحب سے کھُلے بندون روبرو ان باتون کی شکایت پیش کرتے۔ جو اخبارون کے ذریعہ ظاہر کیجاتی ہین۔

کیا کانپور کی اور قومین اس اخباری ہنگامون پر مذاق نہ اُڑائینگی کہ لو دیکھے کانپور مین مسلمانون کا صرف ایک اسکول ہے اور اسکی بھی یہ حالت کہ روزانہ جوتیون مین دال بٹتی ہے

تعجب ہے کہ جناب صالح صاحب اس خیال سے بعض باتون کا اظہار ضروری نہین سمجھتے کہ کہین اسکول کے ایڈ پر بُرا اثر نہ پڑے، سبحان اللہ گویا آپ یہ اشارہ کررہے ہین کہ ایسی باتین بھی ہین جنکی بنا پر اسکول کی امداد قائم نہین رہ سکتی، فرمایئے کیا یہی طریقہ احتساب و اصلاح کا ہے، آپ تو اسکول ہی کو ختم کرنا چاہتے ہین، اگر آپ سے پوچھا جاے کہ وہ کون سی باتین ہین اور یقیناً امداد دینے والے پوچھ سکتے ہین، تو آپ کیا جواب دینگے اگر واقعی آپ کی باتین سچ ثابت ہوئین اور گورنمنٹ ان سے متاثر ہوئی تو نتیجہ ظاہر ہے۔

اب فرماتے ہے کہ آپ نے اسکول کی اصلاح کی یا تخریب اگر احتساب یہی ہے تو گویا ایک سخت مضرت رسان چیز ہے جو قوم کو برباد و تباہ کرنے کے لیے وجود مین آیا ہے، اسلام نے جس احتساب کو ضروری سمجھا ہے وہ ارتقا کوش ہے نہ کہ بربادکن اور اس کا وہی طریقہ ہوسکتا ہے جسکی طرف ہم بار بار اشارہ کرچکے ہین۔

آپ نے سرسید علیہ الرحمۃ کے متعلق چند پرزور سطرین تحریر کرکے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ تکفیر کے فتاوی انکی تعلیمی ترقی اور کامیابی کے راز تھے اس سلسلہ مین آگے چلکر آپ تحریر فرماتے ہین کہ "حضرات علماء کرام کے اعتراضات وقتی اعتبار سے زیادہ قابل ملامت نہ تھے مگر مرحوم کی صداقت، استقلال، اور مقصد کی بلند پائگی نے حوادثات کو ریزہ ریزہ کردیا"،

اس عبارت سے سرسید مرحوم کی بلند پائگی اور استقلال پر روشنی پڑتی ہے لیکن یہ ثابت نہین ہوتا کہ علماء کرام کے فتوؤن نے انہین استقلال پیدا کردیا، واقعہ یہ ہے کہ سرسید خود مستقل مزاج تھے نہ کہ علما نے انہین مستقل مزاج بنایا،،

کیا آپ اس دلیل سے یہ ثابت کرنا چاہتے ہین کہ سکریٹری مسلم اسکول کی مخالفتین، انہین بلند حوصلہ بنادینگی، اگر یہ مقصود ہے تو ہم بھی آپ کے ہم آہنگ ہین، اور دعا کرتے ہین کہ خدا سکریٹری کو مستقل مزاجی عطا کرے اور وہ ان مخالفتون کی پروا کیے بغیر اپنے مفید کامون مین مشغول رہین۔ (باقی آئندہ)

مایوس کن تقریر

حضور لارڈ ریڈنگ والسراے بہادر نے لیجسلیٹیو کونسل مین ایک طول طویل تقریر ارشاد فرمائی نصف سے زیادہ تقریر مین اصلاحات پر توجہ دی گئی ہے اہل ملک سے انکو دل سے قبول کرنے فائدہ اٹھانے کی ترغیب دی گئی ہے اور اسکے برخلاف حالت مین دہمکیون کی بوچھار کی گئی ہے، آپ نے حضور وزیر ہند بہادر سے نہ کچھ کم کہا اور نہ کچھ زیادہ، آپ کی تقریر سے ہماری معلومات مین کوئی اضافہ نہین ہوا، اور اسلیے وزیر ہند کی تقریر پر راے زنی کرنے کے بعد یہ تقریر ہمارے کسی ریویو کی محتاج نہین ہے واقعی اگر کبھی پیٹ محض باتون سے بھر سکتا ہے، الفاظون کے جال سے کسی کو سکھ مل سکتا ہوتا تو واقعی تقریر قابل مبارکباد ہوتی لیکن ایسا نہین ہے اسلیے ہم کو اس صاف اور کورے جواب سے تسلی نہین ہوئی ہے۔

ہم کو افسوس ہے کہ ہندوستانیون مین جسقدر زیادہ نااتفاقی پھیلتی جارہی ہے اوسیقدر ہمارے حکمران زیادہ صفائی کے ساتھ ہمارے دلون کو دکھانے کی ہمت کرتے جاتے ہین جب تک ہم متفق و متحد ہونیکی طاقت نہین پیدا کرینگے اسوقت تک یہی حال رہے گا۔

سوراجیہ کی باتون سے حضور والسراے بہادر بگڑتے ہین اور کہتے ہین کہ دہمکی اور طاقت کے اظہار سے حقوق حاصل کرنا غلطی ہے، اس سے ہندوستان اور انگلستان کے درمیان بدظنی پیدا ہوتی ہے، ہم کہتے ہین کہ ہندوستانیون کے دلون کو اگر ٹٹولا جاے تو ناراضی کے سوا اور کوئی جذبہ نہ ملے گا۔ اگر ہمارے حکمران چاہین تو جلد یہ جذبہ ناراضی جذبہ ممنونیت سے بدل سکتا ہے۔

بہرحال اس تقریر مین ہندوستانیون کے لیے بڑے بڑے سبق ہین۔

کاونسلون کے جلسے

آج کل کونسلون کے جلسے ہو رہے ہین، لیجسلیٹیو اسمبلی کے پریسیڈنٹ مسٹر وی، جے، پٹیل مقرر ہوے ہین اور ہماری لوکل کونسل کے پریسیڈنٹ راے بہادر لالہ سیتارام منتخب ہوے ہین۔ اور مرحوم لیڈران کے افسوس کے رزو۔ لیوشن پاس ہو رہے ہین، منیوسپل ایکٹ کی ترمیم کا رزولیوشن ناکامیاب رہا اور دسٹرکٹ بورڈ ایکٹ کی ترمیم کا مسودہ کمیٹی کے سپرد کردیا گیا، صوبہ مین بیکاری روکنے کی تدبیر اختیار کرنے کے لیے ایک کمیٹی بنائی گئی ہے، جیل کے قواعد کی ترمیم کرکے سختیان دور کرنے کے لیے ایک کمیٹی بنائی گئی ہے بنگال کونسل نے عورتون کو ووٹ دینے کے حق کا رزولیوشن پاس کیا ہے، ایک رزولیوشن یہ بھی ہوا ہے کہ نظربند کونسل کے ممبرون کو آیندہ جلسہ مین شریک ہونے کا موقعہ دیا جاے

آئینہ کانپور نمبر۲

قابل فخر ہستی

جسوقت منیوسپل بورڈ نے کثرت راے سے منیوسپل انتخابات ایک سال بڑھا کر سنہ ۱۹۲۶ء مین کرنے کا رزولیوشن پاس کیا تھا اسوقت ہم نے اس بات کو بورڈ کی نادانی کے نام سے منسوب کیا تھا اور جب بورڈ نے اتفاق راے سے امیدوار ممبری سے سو روپیہ کی ضمانت لیے جانے کی سفارش کی تھی تو ہم نے اسکی سخت مخالفت کی تھی، شکر ہے کہ بورڈ کی یہ دونون خواہشات ٹھکرادی گئین انتخابات سنہ ۱۹۲۶ء مین کرنیکی مخالفت ہمارے شہر کے محب وطن خان بہادر حافظ ہدایت حسین بیرسٹر نے کونسل مین کی، حافظ صاحب کی اس دوراندیشی پر شہر جسقدر فخر کرے بجا ہے، ہم آپ سے اپیل کرینگے کہ جہان آپنے بورڈ کے اکھارہ کی میعاد کو کم کراکے اصلاح کا موقعہ دیا ہے

کارروائی جلسہ عام انجمن طبیہ صوبجات متحدہ منعقدہ ۱۴ و ۱۵ و ۱۶ اگست ۱۹۲۵ء یوم جمعہ و ہفتہ و یکشنبہ

بمقام رفاہ عام لکھنو

یہ نہایت کامیاب جلسہ تھا۔ صوبجات متحدہ کے اکثر اضلاع تمام بڑے شہرون اور اکثر قصبہ جات کے اطبا، موجود تھے۔ صوبے کے قریب قریب کل نامور اطبا، اور لکھنؤ کے بھی تمام مشہور اور خاندانی طبیب رونق افروز تھے اطبا، کا ایسا عظیم الشان مستند مجمع کبھی کم دیکھا گیا ہوگا۔ علاوہ مذکورہ اطبا، کے آل انڈیا ایورویدک اینڈ یونانی طبی کانفرنس کے نمایندے جناب حکیم محمد الیاس صاحب و جناب حکیم امیر سنگھ صاحب جوائنٹ سکریٹری کانفرنس مذکور دہلی سے تشریف لائے تھے۔ غرض ہر طرح سے یہ نہایت شاندار و باوقعت جلسہ تھا۔

اجلاس اول ۱۴ اگست یوم جمعہ وقت صبح

ٹھیک ۸ بجے کارروائی شروع ہوئی جسکا افتتاح جناب حکیم خواجہ کمال الدین صاحب پریسیڈنٹ انجمن طبیہ لکھنؤ نے اپنی ایک مختصر تقریر فرمایا۔ جسمین انھون نے اطبائے لکھنؤ کی جانب سے تمام صوبے کے اطبا اور دیگر حاضرین کے زحمت سفر گوارا فرمانے کا شکریہ ادا کیا جس مقصد کے لیے سب صاحب جمع ہوئے تھے اسکی اہمیت ظاہر کی۔ طب یونانی کے حال پر گورنمنٹ کے توجہ فرمانے کی طرف اشارہ کیا۔ گورنمنٹ کی طرف سے سوالات پیش کیے گئے ہین انکے جواب مین باہمی اتحاد اور اتفاق کی مصلحت ظاہر فرما کے صوبے کی ایک مستقل طبی انجمن قایم کرنے کی شدید ضرورت ظاہر فرمائی۔ اسکے بعد بتایا کہ ہم اطبائے لکھنؤ نے ایسی ایک انجمن قایم کرلی ہے اور اس انجمن نے ان سوالات کے جوابات طیار کرنے مین جو کچھ کارروائی کی ہے اسکو بوضاحت بیان کیا۔ اور فرمایا کہ وہ جوابات اور انجمن طبیہ صوبجات متحدہ کا دستور العمل مجوزہ آپکے ملاحظہ مین پیش کیے جائینگے اور آپکو آزادی ہے کہ کمال وسیع النظری کے ساتھ جیسا مناسب جانین آمین ترمیم و تنسیخ فرمائین اسکے بعد جناب حکیم صاحب ممدوح نے تحریک فرمائی کہ جناب حکیم محمد عبد الحفیظ صاحب اپنے فاضلانہ کمالات اور اپنی بزرگانہ شخصیت کے لحاظ سے آج کے جلسے کے پریسیڈنٹ منتخب کیے جائین۔ جناب حکیم بنے آغا صاحب فاضل اور جناب حکیم عبد الحبیب صاحب اور چند دیگر معزز اطبا کی تائید سے باتفاق آرا حکیم محمد عبد الحفیظ صاحب قبلہ کرسی صدارت پر رونق افروز ہوئے اور کھڑے ہوکر اپنی اسپیچ سے اہل جلسہ کو محظوظ کیا۔ انھون نے فرمایا کہ فن طب اختیار کرنے سے ہم پر کتنی بڑی ذمہ داری عائد ہوگئی ہے اور بحیثیت طبیب ہونے کے ہمارے اخلاق و عادات کیسے ہونے چاہیئے۔ ارشاد ہوا کہ ہماری ذمہ داری علمائے کرام اور سلاطین عظام کی ذمہ داریون سے بھی بڑھی ہوئی ہے۔ پھر اسبات پر افسوس کیا کہ موجودہ طلبہ طب کی [illegible] اد بہت ناقص ہوتی ہے اور اسیوجہ سے اچھے طلبہ نہین پیدا ہوتے مگر اطبا کے اس علمی نقصان کے باوجود مین فن طب کے ناقص ہونے کو ہرگز نہین تسلیم کرسکتا۔ فی الحال جو اعتراض طب پر وارد کیے جاتے ہین وہ صرف اُن لوگون کی طرف سے ہین جو مطلق نہین جانتے کہ فن طب ہے کیا اور اسکے اصول کیا ہین؟

اسکے بعد جناب ممدوح نے ثابت کیا کہ تمام فنون علاج مین سے اکیلا فن طب یونانی ہی با اصول اور سائنٹفک ہے آخر مین فرمایا کہ گورنمنٹ نے جو کالج اور اسکول قایم کرنے فنون جدیدہ کے اضافہ کرنے۔ عمدہ دوائین فراہم کرنے اور اطبا کو مدد دینے کی طرف اشارہ کیا ہے اسکی بابت ہم شکرگذار ہین لیکن طب یونانی کی جو اصلی خدمت ہے وہ اسکے علاوہ ہے وہ اعانت یہ ہے کہ ڈاکٹری فارمکوپیا کی طرح ایک ایسا کارخانہ کھول جائے جسمین اطبائے حاذق کی زیر ہدایت تجربات و مشاہدات سے حسب اصول طب یونانی جدید برآمد شدہ ادویہ کے مزاجون کا پتہ لگایا جائے اور قدیم مستعملہ اجزا کے مزاجون کی ازسرنو تحقیق کی جائے۔ ایسا ہوا تو ہم اپنی طب کو عملاً تمام دیگر اصناف فنون علاج سے زیادہ کامیاب اور مفید ثابت کرونگے۔

صاحب پریسیڈنٹ کی اسپیچ ختم ہوتے ہی سکریٹری انجمن طبیہ صوبجات متحدہ حکیم عبد المعید صاحب نے اپنی ایک مختصر تمہیدی تقریر کے ساتھ مسودہ دستور العمل کو پیش کیا۔ لیکن اسکے پیش ہونے سے پیشتر ہی آل انڈیا ایورویدک اینڈ یونانی طبی کانفرنس دہلی کے نمایندے حکیم محمد الیاس اور کانفرنس مذکور کے جائنٹ سکریٹری حکیم امیر سنگھ صاحب نے فرمایا کہ یہ جلسہ تمام صوبے کا جلسہ اسوقت سمجھا جائیگا جبکہ حاضرین کی ایک مکمل فہرست ہمارے سامنے پیش کی جائے اور بتایا جائے کہ ہر ضلع سے کتنے ڈیلی گیٹ آئے ہین جسپر سکریٹری انجمن طبیہ صوبجات متحدہ نے ایک مختصر تقریر کے ساتھ حاضرین کی اور ان تمام اطبا کی جو بلائے گئے تھے ایک مکمل فہرست پیش کرکے دونون صاحبون کو اطمینان دلادیا اور باتفاق آرا قرار پایا کہ یہ جلسہ تمام صوبجات متحدہ کے اطبا کا عام جلسہ ہے۔

اب دستور العمل پیش ہوا جسکے ہر ہر فقرے پر بہت زیادہ ردو قدح ہوتا رہا اور اسقدر زیادہ چھان بان ہوئی کہ اجلاس اول مین دستور العمل ختم نہ ہوسکا۔ اور بارہ بجتے ہی اس اجلاس کی کارروائی ختم کردی گئی۔

اجلاس دوم

اس اجلاس کی کارروائی ۳۔۰ بجے شروع ہوئی۔ اور اسکے لیے حکیم سید احمد حسن صاحب لکھنوی صدر منتخب ہوئے۔ جناب صدر نے اپنی ایک مختصر اور جامع تقریر سے حاضرین جلسہ کو مسرور فرمایا آپکی تقریر ختم ہونے پر سکریٹری نے دستور العمل کے باقیماندہ دفعات پیش کرنا شروع کیے چنانچہ بڑے ردوقدح اور بہت کچھ ترمیم و اضافہ کے بعد انجمن طبیہ کا دستور العمل پاس ہوگیا اور اسکے بعد عہدہ داران انجمن کے انتخاب کی کارروائی عمل مین آئی جسپر دوسرا اجلاس ختم ہوگیا۔

اجلاس سوم منعقدہ ۱۵۔ اگست ۲۵ء یوم شنبہ وقت صبح

ساڑھے آٹھ بجے کارروائی شروع ہوئی اور آج کے جلسے کے لیے جناب حکیم محمد سعید الرحمن خان صاحب رئیس پیلی بھیت پریسیڈنٹ منتخب ہوئے جناب صدر ممدوح نے اپنی ایک پرمغز و مختصر تقریر سے جلسے کا افتتاح کیا۔ انکے بیٹھتے ہی جناب حکیم عبد الحلیم صاحب لکھنوی نے طب کی تعلیمی زبان پر اپنا ایک مبسوط و مدلل اور عالمانہ لکچر سنایا جسمین نہایت تحقیق سے اس بات کو ثابت کیا کہ طب کی تعلیمی زبان عربی رہنی چاہیئے اور اردو کو ابھی وہ درجہ حاصل نہین ہے کہ علوم عالیہ کی متحمل ہوسکے۔ یہ لکچر شروع ہی ہوا تھا کہ حکیم محمد الیاس صاحب نے اٹھکر اعتراض کیا کہ اس لکچر کا اسوقت پڑھا جانا بے محل ہے۔ اس لیے کہ سرکاری سوالات کے جواب مین اس مسئلہ پر اہمیت سے بحث ہونیوالی ہے کہ طب کی تعلیم عربی زبان مین دیجائے یا اردو مین ایسے ایک مابہ البحث مسئلے پر پہلے سے کسی ایسے لکچر کا دیا جانا جسمین ایک طرفہ فیصلہ کیا گیا ہو مناسب نہین معلوم ہوتا سکریٹری صاحب انجمن طبیہ نے کھڑے ہوکر مختصر الفاظ مین جواب دیا کہ یہ ایک عالمانہ لکچر ہے جسکے پیش ہونے مین کسی صاحب کو اختلاف نہ ہونا چاہیئے لہذا اسکا سنایا جانا بے محل اور ناموزون نہین ہوسکتا۔ جس بحث کو حاضرین نے تسلیم کرلیا اور طے پایا کہ اس لکچر کے اسی وقت پڑھے جانے مین کوئی مضائقہ نہین ہے چنانچہ حکیم عبد الحلیم صاحب نے اپنے لکچر کو تقریباً پون گھنٹے مین ختم کیا۔ انکے بعد حکیم محمد عبد اللطیف صاحب فلسفی لکھنوی نے اس مسئلے پر کہ ہماری طب یونانی با اصول اور سائنٹفک ہے اپنا ایک نہایت ہی محققانہ لکچر جو ۲۰ صفحون پر تھا پڑھکر سنایا جسمین تقریباً پون گھنٹہ صرف ہوا تمام حاضرین نے نہایت ذوق و شوق سے سنا اور صاحب الرائے اطبا نے اُسے نہایت ہی پسند کیا چنانچہ اسکے ختم ہوتے ہی حکیم بنے آغا صاحب فاضل نے تحریک کی کہ انجمن کے مصارف سے اس لکچر کا انگریزی ترجمہ کراکے شایع کیا جائے۔ حکیم مولوی سید وزیر حسن صاحب اور حکیم خواجہ کمال الدین صاحب و دیگر ارکان انجمن نے اسکی تائید فرمائی اور باتفاق آرا یہ تجویز قرار پاگئی اس لکچر کے ختم ہوتے ہی سکریٹری صاحب نے مسودہ جوابات کو بہ ترتیب پیش کرنا شروع کیا مگر جوابات کا سلسلہ ختم نہ ہونے پایا تھا کہ ۱۲ بج گئے۔ اور جلسے کی کارروائی ملتوی کردیگئی۔

اس اجلاس مین اس مسئلے پر نہایت ردو قدح ہوا کہ آیا گورنمنٹ کا مجوزہ طبی کالج لکھنؤ مین قایم ہو یا علیگڈھ مین۔ حکیم محمد الیاس اور چند اور حضرات کی رائے تھی کہ وہ علیگڈھ مین قایم ہو اور انجمن طبیہ صوبجات متحدہ کے ارکان ایسے کالج کو لکھنؤ مین پسند کرتے تھے دونون طرف کی بحثین سوجہ اور مدلل تھین مگر بہت بڑی کثرت رائے سے فیصلہ ہوا کہ اس کالج کو لکھنؤ مین قایم ہونا چاہیئے۔

اجلاس چہارم

اسی تاریخ سہ پہر کو ٹھیک ۳۔۰ بجے چوتھا اجلاس شروع ہوا جسکے لیے تمام حاضرین کے اتفاق سے جناب حکیم احمد حسین صاحب الہ آبادی پریسیڈنٹ مقرر کیے گئے جناب صدر نے مختصر تقریر فرمائی اور اسکے بعد سکریٹری انجمن طبیہ نے مسودہ جوابات کا باقیماندہ حصہ پیش کرنا شروع کیا جسمین بعض مسائل پر نہایت سخت مباحثہ رہا خصوصاً اس مسئلہ مین کہ طبی تعلیم اس کالج مین عربی زبان مین ہو یا اردو مین یا فارسی مین۔ اطبائے دہلی کا دعوی تھا کہ طب کی تعلیم زبان اردو مین دی جائے اور حکیم ہادی رضا صاحب کو اصرار تھا کہ عربی کے ساتھ فارسی زبان بھی طب کی تعلیم کے لیے اختیار کی جائے حکیم محمد الیاس صاحب نے اردو کی تائید مین بہت اخر وٹ اٹھانے والی اور مدلل تقریر کی کئی اور صاحبون نے اسکی تائید بھی کی مگر جب ان تقریرون کی تردید شروع ہوئی تو نظر آنے لگا کہ حاضرین کا بہت غالب گروہ عربی مین تعلیم ہونے کا طرفدار ہے۔ چنانچہ بکثرت آرا طے ہوگیا کہ عربی مین تعلیم دیجاوے اور اسی کے بعد حکیم ہادی رضا صاحب کی فارسی کی تحریک بھی بکثرت آرا نامنظور ہوگئی۔ ان بحثون مین بہت دیر ہوگئی چنانچہ اس چوتھے اجلاس کی کارروائی ۹ بجے رات کو ختم ہوگئی

اجلاس پنجم منعقدہ ۱۶۔ اگست ۱۹۲۵ء یوم یکشنبہ بوقت صبح

۸ بجے اس اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی اور آج بھی حکیم احمد حسین صاحب الہ آبادی ہی صدر انجمن تھے سکریٹری انجمن طبیہ نے مسودہ جوابات کے باقیماندہ دفعات کو بہ ترتیب پیش کرنا شروع کیا مگر اجلاس کا وقت پورا ہوگیا اور کارروائی پوری ہونے کو نہ آئی چنانچہ ۱۲ بجے کارروائی ملتوی کردی گئی۔

اجلاس ششم

اسی تاریخ سہ پہر کو ۳ بجے یہ اجلاس شروع ہوا اسکے صدرنشین بھی حکیم احمد حسین صاحب الہ آبادی تھے مسودہ جوابات کے باقیماندہ دفعات جب پیش ہوکر طے ہوگئے تو سکریٹری انجمن طبیہ کو پریسیڈنٹ صاحب نے حکم دیا کہ چونکہ حکیم محمد ہادی رضا صاحب موجود نہین ہین لہذا انکے رزولیوشن کو آپ پیش کردین چنانچہ انھون نے اس رزولیوشن کو پیش کیا کہ "انجمن طبیہ ممالک متحدہ کا یہ جلسہ عام لوکل گورنمنٹ سے استدعا کرتا ہے کہ وہ اس انجمن کو باضابطہ تسلیم کرے اور اسکو وہی حقوق عطا فرمائے جو آج دوسری میڈیکل کونسلون کو حاصل ہین"۔ حکیم حاجی سید احمد صاحب نے اسکی تائید فرمائی اور باتفاق آرا پاس ہوگیا۔ اسکے بعد باجازت پریسیڈنٹ حکیم محمد ہادی رضا صاحب کے اس دوسرے رزولیوشن کو سکریٹری انجمن طبیہ نے پیش کیا جو حسب ذیل تھا "اطبائے ممالک متحدہ کا یہ جلسہ تجویز کرتا ہے کہ بذریعہ لوکل گورنمنٹ سے استدعا کی جائے کہ ہماری انجمن طبیہ کے ایک منتخب نمایندہ کو بمقام نینی تال ۱۳۔ اگست کے اجلاس مین شرکت کی اجازت دیجائے"۔ اس رزولیوشن کی تائید مین حکیم عبد الحبیب صاحب کا نام پروگرام مین درج تھا مگر انھون نے تائید کرنے سے انکار کردیا چنانچہ انکے عوض حکیم اے۔ ایچ متین صاحب نے تائید فرمائی اور اسی اثنا مین حکیم محمد ہادی رضا صاحب بھی تشریف لے آئے۔ جناب شفاء الملک حکیم عبد الحمید صاحب نے اس رزولیوشن کی ترمیم پیش کی تھی مگر زیادہ ردو قدح ہوتے دیکھکر اپنی ترمیم واپس لے لی۔ اور رزولیوشن پاس ہوا۔ اسکے بعد حکیم ولی احمد صاحب الہ آبادی کا رزولیوشن مندرجہ ذیل پیش ہونے والا تھا محرک صاحب کے موجود نہ ہونے سے حسب الحکم صدر انجمن سکریٹری انجمن طبیہ نے پیش کیا رزولیوشن مذکور یہ تھا "طبی اقتدار کے لحاظ سے باتفاق آرا لکھنؤ کو صوبہ کا مرکز تسلیم کرنا چاہیئے جبکہ اطبائے لکھنؤ تمام صوبہ کے حقوق کو مد نظر رکھتے ہوئے

(باقی صفحہ ۱۶)

برقیات

مجاہدین رلیف کا زبردست حملہ

لنڈن ۲۲ اگست میڈرڈ کا بحری پیام مظہر ہے کہ اسپین کی عارضی حکومت کے قائم مقام نے اعلان کیا ہے کہ جزیرہ الیبوسماس پر مجاہدین رلیف کے حملہ کے دوران مین کرنل مونسٹرلوییہ سالار فوج متعینہ الیبوسماس سخت زخمی ہوے ہین۔

موصل کے متعلق ترکون کا مطالبہ

قسطنطنیہ ۲۱ اگست موصل کمیشن کی رپورٹ کے متعلق اگر مجلس اقوام نے ترکی نکتہ خیال کو منظور نہ کیا تو ترک موصل سے عارضی طور پر قبضہ ہٹا ے جانے کا مطالبہ کرین گے، تاکہ ترکی اور برطانوی شعبہ کہ پولیس کی مدد سے کسی غیر جانبدار حکومت کو تمام آبادی کی رائے معلوم کرنے کی اجازت دیجاے۔

مدینہ منورہ پر نجدی گولہ باری

مسجد نبوی کا گنبد اور مسجد حمزہ شہید

القدس ۲۲ اگست مستند طور پر یہ معلوم ہوا ہے کہ نجدیون نے مدینہ منورہ پر حملہ کرنا شروع کر دیا ہے دو دن ہوے کہ گولہ باری کی گئی تھی جسکا نتیجہ بہت کچھ تباہی خیز ہوا مسجد نبوی صلعم کا گنبد جسمین روضہ رسول ہے ٹوٹ گیا ہے اور مسجد حمزہ رض (جو رسول اللہ کے چچا تھے) شہید ہوگئی ہے۔

سردار اسٹیک کے قاتلونکو پھانسی

قاہرہ ۲۳ اگست آج صبح سردار اسٹیک کے سات قاتلون کو پھانسی دیدی گئی عنایت برادران مین سے بڑے بھائی کی سزا سے موت حبس دوام مین تبدیل کر دی گئی کیونکہ اسی شخص کے اقرار جرم سے مقدمہ کا پتہ چلا تھا۔

شنگھائی ۲۲ اگست مقامی لیبر لیڈرون کے بالشویک طبقہ کے خلاف جذبات مخالفت بڑھتے جاتے ہین۔

ہندوستان

اسمبلی کی صدارت

شملہ ۲۲ اگست مسٹر وی۔ جے۔ پٹیل (سوراجی) لیجس لیٹیو اسمبلی کے صدر منتخب ہوگئے مسٹر پٹیل کو ۵۸ ووٹ ملے اور انکے حریف مسٹر رنگا چاریر کو ۵۶ ووٹ۔

مسٹر پٹیل کا وعدہ

شملہ ۲۲ اگست ایسوشی ایٹیڈ پریس کے نمایندے سے دوران ملاقات مین مسٹر پٹیل نے بیان کیا کہ ہمارے ہم وطنون کی جانب سے جو عزت افزائی کی گئی ہے اوس کا مجھے پورا احساس ہے اور مین اس اعلیٰ عہد کی روایات عظیمہ کو برقرار رکھنے کی سچے دل سے کوشش کرونگا اور مین امید کرتا ہون کہ جن لوگون نے مجھے منتخب کیا ہے انھین اپنے انتخاب پر افسوس نہ کرنا پڑیگا۔

سوراج پارٹی ویسی ہی طاقتور ہے

کلکتہ ۲۲ اگست مسٹر جے، این، سین، گپتا لیڈر سوراج پارٹی بنگال نے ایک اخباری نمایندہ سے دوران ملاقات مین بیان کیا کہ سوراج پارٹی ویسی ہی مضبوط ہے جیسی پہلے تھی ان کا بیان ہے کہ ضمنی مطالبات کے متعلق ہماری خرابیان ہماری کمزوری کا اظہار نہین کرتی۔

مولانا محمد علی کے نواسے کا انتقال

موقر معصر ہمدرد دہلی سے ہمین یہ معلوم کرکے سخت افسوس ہوا کہ مولنا محمد علی صاحب کے نواسے عارف رامپور مین انتقال کر گئے آپ نے نواب صاحب رامپور سے اجازت رام پور جانیکی مانگی ہے۔

حاجیون کا آخری قافلہ بخیریت واپس آگیا

کراچی ۲۲ اگست حجاج کا آخری جہاز علوی نامی تقریباً ۸۰۰ سو حجاج کو لیکر کل بندرگاہ کراچی پہونچ گیا۔

ٹرسٹ کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ نے دھن کٹی اسکیم اور ناظر، بچے گھوسیانہ اسکیم کے لیے ایک لاکھ روپیہ کا قرض گورنمنٹ سے مانگا ہے۔

آئینہ کانپور

منیوسپلٹی رپورٹ

شہر مین منیوسپل انتخابات کی دھوم ہے چارون طرف سے ہاے ممبری" کی صدا بلند ہو رہی ہے، جن ممبرون نے کبھی بھول کر وارڈ مین پچھلے تین سال مین ایک مرتبہ بھی قدم نہ رکھا تھا وہ وارڈون کے چکر کاٹ رہے ہین، اور اپنی مجرمانہ تغافل اور فرض شناسی کی پردہ پوشی اور خوش آیند وعدون سے دلجوئی کر رہے ہین، ایسی حالت مین گزشتہ کارگزاری کا ریویو خالی از دلچسپی نہ ہوگا اسلیے سالانہ رپورٹ سنہ ۲۵-۱۹۲۴ء کی سیر کیجیے

"باوجود اسقدر زیادہ جلسون کی تعداد کے بورڈ کے سامنے کا کام بعض ممبران کی رکاوٹی چالاکیون کی وجہ سے ختم نہ ہوسکا اور سال کے آخر مین کام بہت زیادہ باقی تھا، یہ اُن اصحاب کی کارگذاری ہے جو شہر کی خدمت، باشندون کے آرام و آسائش شہر کی ترقی، موجودہ اور آیندہ نسلون کی درستی کے پاک فرض کو لیکر بورڈ مین داخل ہوے تھے، اس کا صاف نتیجہ یہ ہے کہ ممبران کے سامنے شہر کی خدمت کا تنہا آئیڈیل نہین رہا، بلکہ مختلف اغراض کیلیے لڑتے جھگڑتے رہے اور اسمین کسی ایک پارٹی کا قصور نہین ہے۔

دوران سال مین وقتاً فوقتاً جو بیش قیمت امداد شیخ محمد ابراہیم سینیر وائس چیرمین نے دی ہے اسکے لیے مین مشکور ہون"

بعض آمدنی کی مدین قابل غور ہین مثلاً جرمانہ سے ۲۴۶۰۰ روپیہ وصول ہوا ہے تخمینہ بیس ہزار روپیہ کا تھا واٹر ٹیکس سے ۳۱۵۲۹۳ روپیہ پانی کی فروخت سے ۱۱۶۰۷۱ روپیہ۔

بعض خرچ کی مدین قابل ذکر ہین عملہ پر ۱۱۲۹۶۲ روپیہ خرچ ہوا اسکولون اور کالجون کو ۱۸۰۶۴۸ روپیہ کی مدد دی گئی اسکولون کی تعمیر و درستی پر ۸۴۵۹ روپیہ خرچ ہوا۔ اور کل تعلیم پر ۲۰۴۳۶۳ روپیہ خرچ ہوا پبلک کی حفاظتی کامون پر ۸۲۴۶۵ روپیہ خرچ ہوا پبلک ہیلتھ محکمہ پر ۲۳۲۰۳۵ روپیہ خرچ ہوا۔

یہان پر یہ تبلا دینا ضروری ہے کہ ممبران بورڈ نے ۳ سال چیرمینی، کمیٹیون کی چیرمینی، قائم مقامی اور ذاتی اغراض کے لڑنے جھگڑنے مین گذار دے اور پبلک کا کوئی کام نہ ہوسکا ہمارا دعویٰ ہے کہ اگر یہ سب ممبران شہر کی خدمت رعایا کی نفع رسانی کو اپنا آئیڈیل بناتے تو شاید ان جھگڑون کی نوبت نہ آتی بہرحال اہل شہر کے ہاتھ مین یہ موقعہ ہے کہ وہ اس مرتبہ ایسے ممبرون کو منتخب کرین جو شہر کی خدمت اور رعایا کے آسائش و آرام کو مقدم سمجھین

اپیل رمضان علی کی سزا صاحب جج بہادر کی عدالت سے بحال رہی اب ہائی کورٹ مین اپیل دائر کرنے کی کوشش ہو رہی ہے۔

(بقیہ صفحہ ۳)

فن طب کی بقا و بہبود کے ذمہ دار ہین حکیم محمد عارف صاحب الہ آبادی کی تائید سے یہ رزولیوشن باتفاق آراء پاس ہوا۔ اب چوتھا رزولیوشن پیش ہوا جسکے الفاظ یہ ہین یہ صوبجات متحدہ کا یہ عام جلسہ اطبا لوکل گورنمنٹ سے استدعا کرتا ہے کہ ڈسٹرکٹ بورڈون کو گورنمنٹ نے جو رقم اس شرط کے ساتھ دی ہے کہ اتنی ہی رقم اپنے پاس سے دیکر اور نیز پبلک سے چندہ کرکے جن دیہاتون مین ضرورت ہو اسپتال قایم کرین اس رقم سے بجاے ڈاکٹرون کے یونانی اطبا کا تقرر کیا جاے " اس رزولیوشن کو حکیم فضل احمد صاحب نے پیش کیا۔ حکیم حاجی سید احمد صاحب نے تائید کی اور باتفاق آراء پاس ہوا اب پانچوان رزولیوشن پیش ہوا جو حسب ذیل ہے۔ اس جلسے کی راے مین ضروری ہے کہ صوبہ متحدہ کے ہر ضلع مین ڈسٹرکٹ کمیٹیان قایم ہون جو اپنی طرف سے نمایندون کا انتخاب کرکے انجمن طبیہ صوبجات متحدہ کے سکریٹری کو اطلاع دین تاکہ سارے صوبہ کی مجلس انتظامیہ مکمل ہوجاے " اس رزولیوشن کو خود آنریری سکریٹری حکیم عبد المعید نے پیش کیا اور جناب حکیم سراج الحق صاحب نے اسکی تائید فرمائی۔ اور باتفاق آراء پاس ہوا " اب چھٹا رزولیوشن پیش ہوا جو حسب ذیل تھا۔ انجمن طبیہ صوبجات متحدہ کا یہ جلسہ نہایت پرزور الفاظ مین ڈاکٹر محمد نعیم صاحب انصاری ممبر لیجسلیٹو کونسل کی اُس تقریر کو جو اپریل سنہ ۱۹۲۴ء مین انھون نے طب یونانی کے متعلق متعصبانہ خلاف واقعہ اور خلاف حق کی ہے نہایت افسوس اور حقارت اور ناراضگی کی نظر سے دیکھتا ہے " اس رزولیوشن کو حکیم اصغر حسین صاحب رشیدی متوطن اٹاوہ نے پیش کیا حکیم مولوی سید وزیر حسن صاحب لکھنوی اور چند اور لوگون نے اسکی تائید کی۔ اور باتفاق آراء پاس ہوا۔ اسکے بعد ساتوان رزولیوشن پیش ہوا جو حسب ذیل تھا " چندہ ممبری انجمن طبیہ صوبجات متحدہ جو اسال وصول ہوا ہے وہ ۳۱ دسمبر سنہ ۱۹۲۵ء تک متصور ہوگا اور یکم جنوری سنہ ۱۹۲۶ء سے سال آیندہ کا جدید چندہ تمام ممبر صاحبان کو جنوری سنہ ۱۹۲۶ء مین ادا کرنا ہوگا۔ اور قبل منظوری دستور العمل انجمن طبیہ صوبجات متحدہ کے جن حضرات نے ۶؎ سے زیادہ چندہ سالانہ دیا ہے انکا باقی چندہ انکی خواہش کے مطابق یا عطیہ شمار کیا جائیگا یا آیندہ سال مین محسوب ہوگا " اس رزولیوشن کو حکیم خواجہ کمال الدین صاحب نے پیش کیا اور حکیم محمد سراج الحق صاحب کی تائید سے باتفاق آراء پاس ہوا۔ بعد ازان جناب حکیم امیر سنگھ صاحب جوائنٹ سکریٹری آیورویدک اینڈ طبی یونانی کانفرنس دہلی نے اپنی ایک سنجیدہ اور پرمغز مختصر تقریر کے ذریعہ سے اتحاد عمل اور اتفاق اطبا کی ضرورت پر روشنی ڈالی پھر حکیم شمس الدین نے تحریک کی کہ حکیم عبد الحبیب صاحب کا شکریہ ادا کیا جاے جنھون نے آنریبل راجہ رامپیشر علی صاحب منسٹر کو اعانت طب یونانی کی طرف متوجہ فرمایا اب جناب حکیم سید علی صاحب آشفتہ نے کل اجلاسون کے حاضرین و صدر نشین صاحبون کا شکریہ ادا کیا۔ پھر جناب صدر نشین صاحب نے مختصر الفاظ مین شکریہ کا جواب ادا فرمایا اور پانچ بجے سہ پہر کو جلسے کی کارروائی ختم ہوئی اسیدن چھ بجے سہ پہر کو لکھنؤ کے اطبا حکیم خواجہ کمال الدین صاحب شفاء الملک حکیم محمد عبد الحمید صاحب۔ حکیم عبد المعید صاحب حکیم بنے آغا صاحب فاضل حکیم عبد الحبیب صاحب حکیم حاجی سید احمد صاحب اور حکیم حافظ عبد المجید صاحب نے تمام شرکائے جلسہ عام انجمن طبیہ صوبجات متحدہ و معززین شہر کو رفاہ عام گراؤنڈ مین ایک شاندار گارڈن پارٹی دی جسمین تمام اطبا و حاضرین باہم لطف و صحبت اور خلوص دل سے ملے اور دلچسپ مبادلہ خیالات سے نہایت محظوظ ہوئے

محمد عبد المعید سکریٹری انجمن طبیہ صوبجات

وطن پرست

اس نام سے ایک روزانہ پرچہ زیرادارت مسٹر سردار علی صابری جلد شائع ہونے والا ہے ۔ مسٹر سردار علی پولٹیکل خیالات مین سید الاحرار جناب مولانا حسرت موہانی کے پیرو ہین اور ہم امید کرتے ہین کہ مسٹر سردار علی صابری مشتہر کہ پلیٹ فارم مہیا کرنے کی کوشش کرینگے ۔

مراسلات

اطباء یو۔ پی کی خدمت مین ضروری گذارش

معزز معاصرین ! انجمن طبیہ صوبجات متحدہ کے جلسہ عام منعقدہ ۱۶ ؍ اگست ۱۹۲۵ء مین بصورت رزولیوشن یہ طے پایا ہے کہ اس جلسہ کی راے مین ضروری ہے کہ صوبہ متحدہ کے ہر ضلع مین ڈسٹرکٹ کمیٹیان قائم ہون جو اپنی طرف سے نمایندون کا انتخاب کر کے انجمن طبیہ صوبجات متحدہ کے سکرٹری کو اطلاع دین تاکہ سارے صوبہ کی مجلس انتظامیہ مکمل ہو جائے ۔

حسب منشاء رزولیوشن ہذا ملتمس خدمت ہون کہ ہر صاحب اپنے اپنے ضلع مین ڈسٹرکٹ کمیٹیان قائم فرما کر ایک ایک ممبر مجلس انتظامیہ انجمن طبیہ صوبجات متحدہ کے لیے منتخب فرما کر ۳ ؍ ستمبر ۱۹۲۵ء تک انکا اسم گرامی مع پورے پتہ کے خاکسار سکرٹری کے پاس بھیجدین ۔ اور آلہ اباد ۔ مرادآباد ۔ سہارنپور ۔ سیتاپور ۔ بارہ بنکی ۔ مین چونکہ ہماری فہرست کی رو سے زیادہ اطباء موجود ہین اسلیے اضلاع مذکور سے تین تین طبیب ممبری مجلس انتظامیہ انجمن طبیہ صوبجات متحدہ کے لیے منتخب فرمانا چاہیے ہمکو امید ہے کہ آپ حضرات عجلت کے ساتھ اس کام کو انجام دینگے تاکہ ...

سمن بغرض انفصال مقدمہ

مقدمہ نمبر ۲۱۸ بابت سنہ ۱۹۲۵ء خفیفہ

بعدالت جناب سید یعقوب علی رضوی صاحب ایم ۔ اے ۔ ایل ایل ۔ بی منصف صاحب بہادر اترولہ مقام گونڈہ

کوٹھی رام عمر تخمینا ۳۵ سال ولد ٹھاکر پرشاد حلوائی ساکن موضع دو بہابازار پرگنہ گونڈہ ... مدعی

بنام بھوبان ولد بلدان اہراو ساکن موضع پورہ حضوری شمولہ موضع بھگہر یا پورہ مہتی پرگنہ گونڈہ ... مدعا علیہ

ہرگاہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابت ۔۔ کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۷ ؍ ماہ ستمبر سنہ ۱۹۲۵ء بوقت ۱۰ بجے دن اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حال سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعوی مدعی مذکور کی کرو اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہارے احضار کے لیے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تم کو لازم ہے کہ اپنے جوابدعی کی تائید مین جن گواہون کی شہادت پر یا جن دستاویزات پر تم استدلال کرنا چاہتے ہو اُسی روز اُنکو پیش کرو ۔

مطلع رہو کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا ۔

آج بتاریخ ۱۶ ؍ ماہ اگست سنہ ۱۹۲۵ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا ۔

بحکم غلام مصطفےٰ منصرم
عدالت منصفی اترولہ گونڈہ

(مہر عدالت)

اطلاع

(۱) اگر تم کو یہ اندیشہ ہو کہ تمہارے گواہ اپنی مرضی سے حاضر نہ ہونگے تو تم عدالت ہذا سے سمن بہ این مراد جاری کرا سکتے ہو کہ جو گواہ نہ حاضر ہو وہ جبراً حاضر کرایا جائے اور جس دستاویز کو کسی گواہ سے پیش کرانے کا تم استحقاق رکھتے ہو وہ اس سے پیش کرائی جائے بشرطیکہ تم اسکے واسطے زرخوراک جو ضروری ہو عدالت مین داخل کر کے اس امر کی درخواست گذرانو ۔

(۲) اگر تم مطالبہ مدعی کو تسلیم کرتے ہو تو تم کو لازم ہے کہ روپیہ مع خرچہ نالش عدالت مین داخل کرو تاکہ کارروائی اجرائے ڈگری جو تمہاری ذات یا مال یا دونون پر ہو کرنا نہ پڑے ۔

بحکم جناب شیخ علی حماد صاحب بہادر بی ۔ اے ایل ایل بی جج خفیفہ و منصف طرب گنج ۔ گونڈہ

فریقین بروز پیشی مع ثبوت حاضر آوین

سمن بغرض انفصال مقدمہ

نمبر مقدمہ ۵۲۸ سنہ ۱۹۲۵ء ابتدائے خفیفہ

بعدالت خفیفہ منصفی طرب گنج مقام گونڈہ

بھیہ پاٹن سنگھ عمر ۴۴ سال ولد برمان سنگھ پیشہ زمینداری ساکن موضع چوکھٹ پرگنہ مہادیوا تحصیل طرب گنج ضلع گونڈہ ... مدعی

بنام جگیشر سنگھ ولد غریب سنگھ ساکن سیرپا پرگنہ مہادیوا ضلع گونڈہ حال وارد شہر رنگون ضلع تر بری ڈاکخانہ لاسری پرگنہ ... متصل مکان حلوائی ... مدعا علیہ

ہرگاہ کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابت ... کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۱۱ ؍ ماہ ستمبر ۱۹۲۵ء بوقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حال سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعوی مدعی مذکور کی کرو اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہارے احضار کے لیے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تم کو لازم ہے کہ اپنے جواب دعوی کی تائید مین جن گواہون کی شہادت پر یا جن دستاویزات پر تم استدلال کرنا چاہتے ہو اُسی روز ان کو پیش کرو ۔

مطلع ہو کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا ۔ آج بتاریخ ۲۴ ؍ ماہ جولائی سنہ ۱۹۲۵ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا ۔

تربھون ناتھ منصرم
عدالت منصفی طرب گنج گونڈہ

مہر عدالت

وقت حاضری بدفتر خفیفہ منصفی طرب گنج دس بجے سے چار بجے تک

بحکم جناب مولوی سید محمد ضیاء الحسن صاحب

سشن وسب جج بہادر باندہ

نوٹس تاریخ مقررہ نسبت تصفیہ (شرائط) اشتہار نیلام

(آرڈر ۲۱ قاعدہ ۶۶)

بعدالت سب ججی مقام باندا

مقدمہ نمبر ۱۰۰ نمبر اجرا بابت سنہ ۱۹۲۴ء

رمضان خان ولد محمد میان خان قوم مسلمان ساکن محلہ شاہ گنج دوکاندار چوک الہ آباد ڈگریدار مدعی

بنام مجید الدین ولد شیخ وحید الدین صاحب باندہ والے محلہ ریت گھاٹ شہر بھوپال مدیون مدعا علیہ

بنام مجید الدین مدیون ڈگری

چونکہ مقدمہ مندرجہ عنوان رمضان خان ڈگری دار نے واسطے نیلام حقیت موضع بلہری کے درخواست گذرانی ہے۔ لہذا تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ تاریخ ۲ ماہ اکتوبر سنہ ۱۹۲۵ء واسطے طے کرنے شرائط اشتہار نیلام کے مقرر ہوئی ہے۔

آج بتاریخ ۱۰ ماہ اگست سنہ ۱۹۲۵ء بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے جاری کیا گیا۔

مہر عدالت

النیور سہاے
منصرم عدالت

نوٹس

بحکم جناب مولوی سید محمد ضیاء الحسن صاحب

سشن وسب جج بہادر باندہ

عدالت سب ججی باندہ

معاملہ النساولنسی نمبر ۸ سنہ ۱۹۲۵ء

رامناتھ ولد لودھا قوم کلار ساکن شہر باندہ سائل

ہرگاہ مقدمہ مذکورہ بالا مین سائل نے درخواست بغرض قرار دے جانے دیوالیہ کے گذرانی ہے جسکی سماعت کے لیے ۱۹ ماہ ستمبر سنہ ۱۹۲۵ء مقرر ہوئی ہے لہذا بذریعہ نوٹس ہذا مشتہر کیا جاتا ہے کہ جس کسی کو کچھ عذر نسبت درخواست سائل مذکور کے ہو تو بتاریخ معینہ اصالتاً خواہ وکالتاً حاضر ہوکر پیش کرے۔

آج بتاریخ ۱۸ اگست سنہ ۱۹۲۵ء میرے دستخط اور مہر عدالت کے جاری کیا گیا۔

مہر عدالت

النیور سہاے
منصرم عدالت

بحکم جناب صاحب ماتحت بہادر ہردوئی

نوٹس نسبت دکھانے وجہ کے

(نمونہ عام)

بعدالت خفیفہ جناب جج ماتحت صاحب بہادر

ہردوئی مقام ہردوئی

شیونراین وشیومنگل پسران رامدین متوفی اقوام برہمن ساکنان کمھواہرا پرگنہ سنگر سائلان

بنام رامدین وغیرہ فریق ثانی

بنام سردار سنگھ ولد کھومان سنگھ قوم ٹھاکر ساکن کوٹ پرگنہ گوپامو تحصیل وضلع ہردوئی

ہرگاہ مسمی شیونراین وغیرہ نے درخواست اس عدالت مین گذرانی ہے کہ ہم رامدین متوفی کے قائم مقام قرار دے جائین

لہذا تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ تم اصالتاً یا معرفت کسی وکیل کے جو حالات مقدمہ سے بخوبی واقف ہو وقت ۱۰ بجے دن بتاریخ ۲۹ ماہ اگست سنہ ۱۹۲۵ء اس عدالت مین داخل ہوکر درخواست کے خلاف وجہ دکھاؤ۔ اگر ایسا نہ کروگے تو درخواست مذکور تمہاری غیر حاضری مین سماعت کیجائیگی

تباریخ ۱۳ ماہ اگست سنہ ۱۹۲۵ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

دستخط منصرم
عدالت سب ججی باندہ

مہر عدالت

وقت حاضری بدفتر سب ججی ہردوئی ۱۰ بجے سے ۴ بجے تک

بدست عوام فروخت کے لیے

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قواعد ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی سنہ ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ ۶۸۸

بعدالت ہال باجلاس جناب سید حشمت علی صاحب اسسٹنٹ کلکٹر بہادر درجہ دویم اکبرپور ضلع کانپور

پنڈت گنگا پرشاد ولد جوراون لال قوم برہمن ساکن شہر کانپور محلہ فیلخانہ بازار شہر کانپور و نمبردار قابض تحصیل موضع اکبرپور محال تلسی رام پرگنہ اکبرپور مدعی

بنام پیارے لال ولد رام ناتھ قوم برہمن ساکن موضع انڈوان پرگنہ بھوگنی پور وکاشتکار موزونی موضع اکبرپور محال تلسی رام پرگنہ اکبرپور ضلع کانپور مدعا علیہ

واضح ہو کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابت بقایا لگان کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۳۱ ماہ اگست سنہ ۱۹۲۵ء وقت ۱۰ بجے دن کے بمقام تحصیل اکبرپور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعوی کی کرو اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہاری حاضری کے لیے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تم کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جن پر تم بتائید اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو۔

اور تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بہ غیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۵ ماہ اگست سنہ ۱۹۲۵ء جاری کیا گیا

دستخط حاکم عدالت

مہر عدالت

اطلاع

(۱) اگر تم کو یہ اندیشہ ہو کہ تمہارے گواہ اپنی مرضی سے حاضر نہ ہون گے تو تم عدالت ہذا سے سمن بہ این مراد جاری کرا سکتے ہو کہ جو گواہ نہ حاضر ہو وہ جبراً حاضر کرایا جائے اور جن دستاویزات کو کسی گواہ سے پیش کرانے کا تم استحقاق رکھتے ہو اس سے پیش کرائی جاے بشرطیکہ تم خرچہ ضروری عدالت مین داخل کرکے اس امر کی درخواست گذرانو۔

(۲) اگر تم مطالبہ مدعی کو تسلیم کرتے ہو تو تم کو لازم ہے کہ روپیہ معہ خرچہ نالش عدالت مین داخل کرو تاکہ کارروائی اجراے ڈگری کی جو تمہاری ذات یا مال یا دونون پر ہو کرنا نہ پڑے۔

غلامی کا انسداد

جو نوجوانان غلامی کی زنجیرون سے آزاد رہنا چاہتے ہین انکو چاہیے کہ الیکٹرو ہومیوپیتھک کالج کانپور مین داخل ہوکر اس علاج کو سیکھین اور دو سال مین اس علاج کا ڈپلوما حاصل کرکے آزادی سے پریکٹس کرین، پبلک کی خدمت کرین اور غریبون کو فائدہ پہونچائین اور ہمیشہ کیلیے آزادی سے زندگی بسر کرین یہ علاج نہایت ہی زود اثر ہے اور قدرتی قانون کی پابندی کرتے ہوے جملہ امراض مین مفید ثابت ہوچکا ہے۔ کالج کے پراسپکٹس ۲ کے ٹکٹ بھیجکر پتہ ذیل سے طلب کیجیے

ڈاکٹر این ایل ستھانا ایم ڈی ای ایچ پرنسپل فسٹن روڈ کانپور

کراماتی سگریٹ

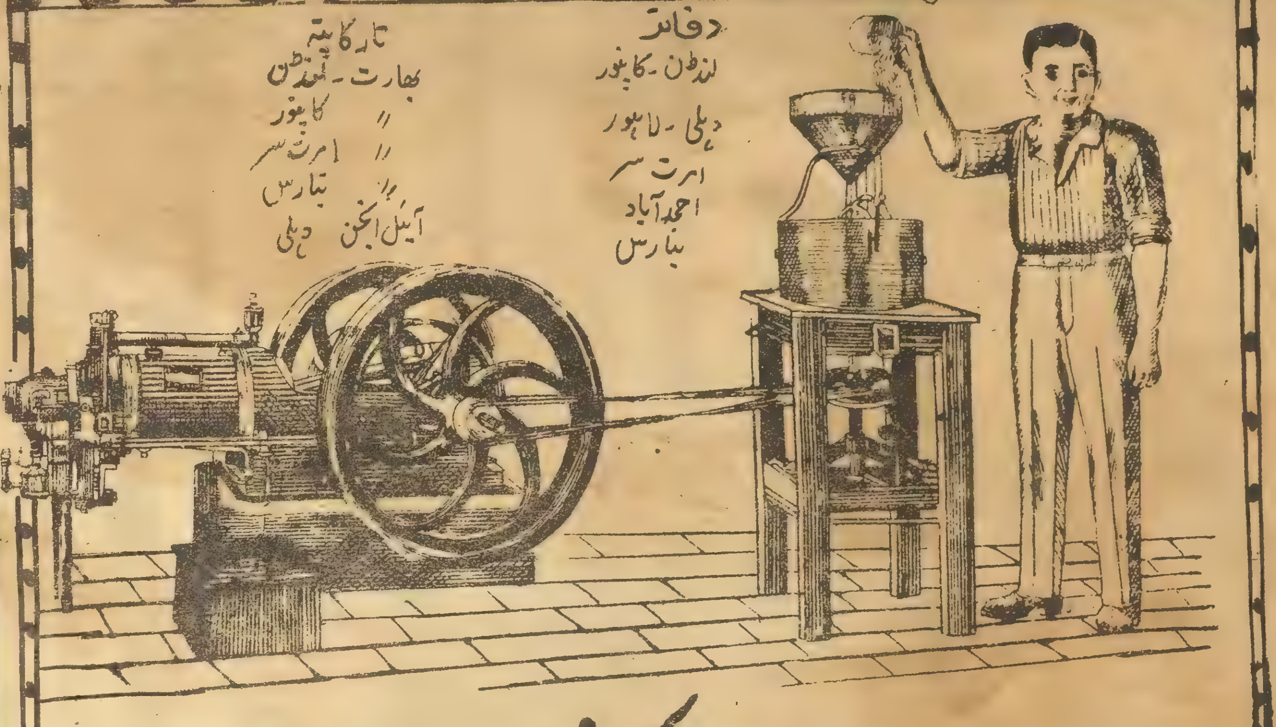
یا سگریٹ نوشی چھوڑنے کا بہترین علاج

یہ حیرت انگیز تعجب خیز سگریٹ ایک تجربہ کار ڈاکٹر کی ایجاد ہے مثل سگریٹ کے استعمال کیا جاتا ہے۔

پان کو خوش ذائقہ بناتا ہے پیاس کی تشنگی کو دور کرتا ہے۔

ہاضمہ درست رکھتا ہے بھوک بڑھتی ہے گندہ دہنی دور ہوتی ہے تھوڑی خوشبو آتی ہے ... کھانسی دمہ کا محافظ ہے ... سگریٹ نوشی سے نقصانات ... پیدا ہوتے ہین کراماتی سگریٹ ... سگریٹ نوشی کی عادت بھی چھوٹ جاتی ہے کراماتی سگریٹ ... کے ہولڈر مین لگا ہوا ہے ایک ہی سگریٹ برسون کے لیے کافی ہے کبھی خراب نہین ہوتا باوجود ان تمام خوبیون کے قیمت صرف ... محصولڈاک ایک سگریٹ ... جلد منگائیے۔ ورنہ ... ہر وقت دستیاب نہین ہوتین ... دیکھکر خوش ہوجائینگے اور استعمال سے فائدہ اٹھائینگے اپنا نام و پتہ صاف تحریر فرماکر نمبر ۲۵ کیننگ اسٹریٹ کلکتہ سے طلب فرمائین

اے ایچ۔ حفیظ اینڈ سنس



(۱) روپیہ بنانیکی مشین

(۲) یعنی نو بنو بھارت آئیل انجن لنڈن سے پہنچگیے

آپ سرخی کو پڑھکر ضرور چونک پڑے ہونگے کہ روپیہ بنانے کی مشین کیسی؟ کیا گورنمنٹ نے ہر ایک شخص کو روپیہ بنانے کی اجازت دیدی ہے؟

جواب ملیگا کہ ہرگز نہین یہ فعل خلاف قانون ہے۔ آئیے ہم آپکو بتائین کہ یہ روپیہ بنانیکی مشین کیسی ہے جسکے آتے ہی روپیہ دھڑا دھڑ نکلنا شروع ہوجاتا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ آپ بھارت آئیل انجن کے خریدار ہوجائیے پھر دیکھیے کہ روپیہ کا ڈھیر خود بخود لگجاتا ہے یا نہین!! آپ ضرور دریافت کرینگے کہ یہ کیسے اسکا جواب یہی ہے کہ بھارت آئیل انجن بناوٹ مین سادہ اور نہایت مضبوط ہی متواتر تیل کے خرچ پر زیادہ کام نکالتا ہے اور معقول آمدنی کی صورت پیدا کرتا ہی تمام خرچ نکالکر دس روپیہ روز آپکی جیب مین ڈالیگا کیا پھر بھی آپ اسکو روپیہ بنانیکی مشین کا لقب دینگے؟

علاوہ اسکے کروڈ آئیل انجن آٹا پیسنے کی چکیان دھان سے چاول نکالنے پالش کرنیکی مشین تمباکو چونہ پیسنے کی مشین وغیرہ وغیرہ جنکو ہر وقت ہمارا لنڈن آفس روانہ کرتا رہتا ہے اگر آپ خریدنا چاہتے ہین تو نیچے لکھے پتہ پر خط و کتابت کرین۔

اپنے خریدارون کو جو سب سے بڑی سہولیت ہمنے دے رکھی ہے وہ یہ ہے کہ ہم اپنے کارخانہ بھارت آئرن ورکس کانپور مین آئیل انجن کے چلانیکا کام مفت سکھلاتے ہین۔ آزمائیے اور روپیہ کا ڈھیر لگائیے

المشتہر

دی بھارت انجینرنگ کمپنی لاٹوش روڈ کانپور

دیوار مین لگانے کی گھڑی نمبر ۴۶

آپ کے مکان کو زینت دینے والی گھڑی بیش وقت بجانے والی ہماری دیوار کی گھڑی نے ٹھیک وقت بتانے کی بدولت لاثانی شہرت حاصل کی ہے

نقل سارٹیفکٹ



دنیا کی مشہور ترین ... کارنٹی ۲ سال۔

رولڈ گولڈ رسٹ واچ نمبر ... قیمت ...

بلیک ... قیمت ...

قلمون کے کمپ ۲

کیپٹن فاؤنٹن پن قیمت ...

ریڈیم رات کو چمکنے والی اکٹ ... قیمت ...

... جناب من۔ گھڑی موصول ہوکر ... ہوئی ... اور ... دستخط ... اسوامی۔

سب صاحبان سے درخواست کیجاتی ہے کہ اپنا نام اور پتہ صاف لکھین اور اگر ممکن ہو تو انگریزی مین لکھین۔

انڈین ایجنسی کمپنی رایاپیٹہ مدراس

INDIAN AGENCY Co
RAYEA PETTA
MADRAS

پانچسو روپیہ کا نقد انعام

طلاے نو ایجاد (رجسٹرڈ)

ڈاکٹر فرالنس کا ایجاد علاج کمزوری نامردی

جو شخص اس طلا کو بیکار ثابت کرے اسکو پانچسو روپیہ کا نقد انعام دیا جائیگا۔ یہ روغن ڈاکٹر فرانس نے بڑی جانفشانی اور تجربہ سے تیار کیا ہے جو مثل بجلی کے بیناہ اثر رکھتا ہے اسکا اثر ایک ہی روز مین معلوم ہو جاتا ہے جو لوگ بچپن کی غلط کاریون یا کسی اور وجہ سے کمزور ہوگئے ہون تو فوراً اس طلاے سے فائدہ حاصل کرین ... بہت مریضون کو فائدہ پہنچا ہے جنکی نوبت ناامیدی تک پہنچ چکی تھی ... قیمت ... محصولڈاک

المشتہر

ایس ایم عثمان اینڈ کو آگرہ

بندوقین رائفلین ریوالور اور پستولین

ہمارے یہان کم سے کم قیمت پر دستیاب ہوتی ہین ہندوستان کے کسی ریلوے اسٹیشن تک ہم مال کو اپنے خرچ پر پہنچا دیتے ہین اور فرمائشون پر کمیشن علیحدہ دیتے ہین

فہرست

سلیمان اینڈ کو کراچی کیمپ سے طلب فرمائیے

باہتمام خواجہ عبدالسلام صداقت پریس کانپور سے شائع ہوا

The Sadaqat
CAWNPORE

REG-No A
1424

جمال پر تو حق عزم مستقل مین رہی
زبان پر بھی وہی ہو جو تیری دل مین رہی
(احسن سنبھلی)

صداقت

اڈیٹر۔ خواجہ عبد السلام

ہفتہ وار

قیمت سالانہ ۳ روپے
ششماہی ۱ ؏
فی پرچہ ۱ ؍

جلد ۲ | کان پور۔ چہارشنبہ ۲ ستمبر ۱۹۲۵ء مطابق ۱۲ صفر المظفر سنہ ۱۳۴۴ھ | نمبر ۱

ادبیات

محسوسات اثر

(از جناب مرزا جعفر علیخان صاحب اثر بی۔ اے لکھنوی)

یہ سوزِ جگر بھی کیا بلا ہے — جو کا ہر ایک اشک دے رہا ہے
فریاد سے دل اُچٹ گیا ہے — مدت سے یہ ساز بے صدا ہے
قسمت کا عبث گِلا ہے نادان — اپنا ہی یہ سب کیا دھرا ہے
کرتا ہے جنون کی پاسبانی — کیا جانئے دلکو کیا ہوا ہے
اللہ رے فریبِ دلنوازی — پامال صد آرزو وفا ہے
جلوؤن مین رمیدگی ہی دیکھی — ثابت ہوا دیر آشنا ہے
پردی کو اُٹھا دے درمیان سے — آخر کبھی واسطہ رہا ہے
خودناز ہے وقفِ بے نیازی — القصہ عجیب ماجرا ہے
ملتے ہی نگہ ہمین تو مارا — سنتے تھے جراحت آزما ہے
ہر نقشِ قدم [illegible] کشِ دل — بیتا ہون کی کچھ انتہا ہے
کیا فائدہ عرضِ مدعا سے — ہر بات کا جب جواب "کیا" ہے
ان آنکھون کو بند کر لے غافل — جو دل کو دکھائی دے خدا ہے

آوارۂ جستجو اثر تھا
بیگانۂ آرزو ہوا ہے

فرمانبرداری

(ایک افسانہ)

(از ماسٹر شیام سندر لال صاحب نگم)

(خاص صداقت کے لیے)

یورپ کی بیسوین صدی کی جنگ عظیم مین جب جرمن افواج پیرس کی فتح کے منصوبے باندہ رہی تھی قیصر ولیم شہنشاہ جرمنی دنیا کے فتح کے نشہ مین داخلہ پیرس کی تاریخ مقرر کر چکا تھا۔ جلوس کی تیاریان ہو چکی تھین جشن کے سامان اور فتح کے ساز مہیا کر لیے گئے تھے۔ اس خوشی مین تقسیم ہونے والے تمغے تلوارین سندین مہیا کر لی گئی تھین۔ قیصر کی مبارکبادی کے قصیدے تصنیف ہو چکے تھے اور شاہی اعلانات چھپ چکے تھے اور پیرس مین اول داخل ہونیوالے کے لیے بیش قرار انعامات کا اعلان ہو چکا تھا۔ یہ وہ وقت تھا جب مدبران برطانیہ کے آنکھون مین ایک ایک گھڑی ایک ایک سال کے برابر سخت تھی۔ فتح پیرس کا خوف خون کو پانی کئے دیتا تھا یہ وہ وقت تھا جبکہ بہادر ہندوستانی فوج کے شاہل فرانس پر قدم رکھنے کے لیے اہلِ یورپ کی آنکھین فرش راہ تھین یہ وہ زمانہ تھا جب اہل برطانیہ و اہل فرانس کی آنکھونکی نیند حرام ہو چکی تھین۔ یہ وہ وقت تھا جب برطانیہ کی عزت ان بہادر ہندوستانیون کی ذات سے وابستہ تھی یہ وہ وقت تھا جب پہلی مرتبہ اہل ہند کو یورپ مین قدر و عزت کی نگاہ سے دیکھا گیا تھا۔ یہ وہ وقت تھا جب اہلِ برطانیہ نی ہندوستانیون کی امداد کا سہارا لیا تھا۔ یہ وہ وقت تھا کہ اگر چند گھنٹے ہندوستانی فوج کی پہنچنے مین دیر ہو جاتی تو معاملہ برعکس ہو جاتا اور یورپ کو بہت بڑا دھکا لگتا اور اُسکا نقشہ بدل جاتا یہ وقت تھا جب برطانیہ کی قسمت کا پانسہ ہندوستانیونکے ہاتھ مین تھا۔ یہ وہ وقت تھا کہ فرانس اور برطانیہ کے بڑے بڑے مدبر ہندوستانی فوج کے استقبال کیلئے ساحل پر موجود تھے۔ یہ وقت تھا جب سرزمین یورپ مین ہندوستانیونکی بہادری کے گیت گائے جاتے تھے۔

(۲)

پیرس سے آٹھ میل کے فاصلہ پر جرمن اور اتحادیون کے درمیان معرکہ آرائی اور گولہ باری ہو رہی ہے جرمن کی فتح کا بہت کچھ انحصار اس قلعہ کی فتح پر اور اتحادیون کی سرخروئی اس قلعہ کی حفاظت پر موقوف ہے۔ قلعہ کا بار تو وار د ہندوستانی فوج کے ہاتھ دیدیا گیا ہے۔ ہندوستانی فوجکی کمان سردار رندھیر سنگھ کے ہاتھ مین ہے جو محض اپنے جوان بچے کے میدان جنگ مین داد شجاعت دینے اور برطانیہ کی وفاداری کا عملی ثبوت دینے کیلئے میدان جنگ مین آیا ہے۔ اسنے اپنی فوج کو قلعہ کے سامنے تعینات کیا تھا اندر کی توپ پر خود کھڑا تھا اور قلعہ کی چوٹی پر اسنے اپنے لختِ جگر آنکھ کے تارے ان کے لال کو علمبرداری کی خدمت سپرد کر رکھی تھی اور اُسکو یہ حکم دیا تھا کہ یہ جھنڈا تمھارے جیتے جی سرنگون نہ ہونے پاوے اور جبتک مین خود واپسی کا حکم نہ دون تم نیچے نہ اوترنا اور جھنڈا نہ چھوڑنا اور اسکو اپنے شہنشاہ کے نام پر استادہ رکھنا۔

(۳)

جرمنی کی فوج نے اس قلعہ کو فتح کرنیکے لیے اپنی ساری قوت اور کل سامان صرف کر دیا ہندوستانی فوج کا کافی حصہ کام آیا اور فوج کو پیچھے ہٹانے کے سوائے چارہ کار نہ رہا۔ دشمن کی انتہائی سخت گولہ باری نے قلعہ کو جگہ جگہ سے مسمار کر دیا اور اس خونخوار جنگ مین داد شجاعت دیتے ہوے رندھیر سنگہ نے بھی جان دیکر اپنی جان نثاری کا ثبوت دیا۔ قلعہ خالی کیا گیا فوج نے پسپائی کے وقت جھنڈے کے محافظ ہندوستان کے فرزند کو نیچے اوترنے کے لیے بار بار اصرار کیا لالچ بھی دی دھمکی دی اور موت کا خوف دلایا مگر وہ باپ کے حکم سے منحرف ہوا اُسکو نہ آنا تھا نہ آیا اور وہ تنہا جھنڈے کو بلند کئے رہا فوج نے قلعہ خالی کر دیا اور دوسرے قلعہ کے محاصرہ کو مضبوط کیا جہان ہندوستانی افواج بھی بکثرت موجود تھین۔

(۴)

قلعہ مین چارون طرف آگ کے شعلہ بھڑک رہے ہین اتحادیون کا کوئی پتلا بھی نظر نہین۔ جرمن افواج قلعہ کی آگ بجھانے اور مال غنیمت کو بچانیکی کوشش کر رہی ہین مگر ہمارے بادشاہ کا جھنڈا اب بھی سرنگون نہین ہوا ایک ہندوستانی جوان اُسکو اپنی چھاتی سے لگائے سینہ سے آگ کے شعلون مین سد سکندری کیطرح کھڑا ہی جرمن سپاہی اور افسر بھی اُسکو بچانے کی کوشش اور اُسکو اُترنے کی ترغیب دے رہے ہین مگر وہ سورما بہادر جانباز اور بہادر اپنی جان خطرے مین ڈالکر اُسکے پاس پہنچے اور اُسے بھسلانے لگے مگر وہ اپنی ضد پر قائم رہا کہ مین اپنے باپ کی نافرمانی نہ کرونگا اور جبتک وہ حکم نہ دیگا مین اس جھنڈے کو جھکا کر نیچے نہ اُترونگا اور اگر باپ نے اپنے بادشاہ کیلئے جان دیدی ہے تو مین بھی اُسکی تقلید کرونگا۔ اور اپنا نام بھی ملک اور قوم کے جان نثارون مین نام لکھاونگا۔ فقط۔

۷۸۶
ہفتہ وار
صداقت
چہار شنبہ ۲ ستمبر سنہ ۱۹۲۵ء

انڈین نیشنل کانگریس کانپور

آئیڈیل اور اصولون کیلیے لڑو لیکن اسکو ضرر نہ پہونچاؤ

کانگریس کی استقبالیہ کمیٹی کے جلسہ انتخاب عہدیداران کے متعلق کانگریس کمیٹی سے بعض غلطیان ضرور ہوئین، بلا ضرورت عجلت سے کام لیا گیا، اور انتخاب عہدہ داران مین میونسپل انتخابات کا خاص خیال رکھا گیا یہ سب صحیح ہے، لیکن ہمکو اس سے اتفاق نہین کہ کارکنان کانگریس پر جبر و زیادتی اور چالبازی کا الزام عاید ہو سکتا ہے، اسلیے ہم کل کارروائی پر ایک منصف کی حیثیت سے ریویو کرنا چاہتے ہین۔

پہلا اعتراض یہ ہے کہ کمیٹی نے اخبارات مین یہ اعلان کر دیا تھا کہ جو لوگ ۸ اگست سنہ ۱۹۲۵ء تک ممبر ہو سکین گے انکو ووٹ کا حق ہوگا لیکن اسکے خلاف ۸ اگست سنہ ۱۹۲۵ء کی رات کو بہت سے ممبر بنائے گئے اور انکے ٹکٹون کا روپیہ خاص لوگون کی طرف سے ادا کیا گیا ہم ان دونون باتون کو عیب نہین سمجھتے اور اگر کوئی صاحب حوصلہ دس بیس، پچاس آدمیون کو اپنے روپیہ سے ممبر بناتا ہے تو اسکو کون روک سکتا ہے اور یہ حق سب لوگون کو یکسان حاصل تھا مخالف پارٹی کے لوگ بھی ایسا کر سکتے تھے،

دوسرا اعتراض یہ ہے کہ انتخاب چیرمین کے التوا کی تجویز نامنظور کر کے پنڈت جواہر لال نہرو کو چیرمین بنانے سے روکا گیا جو اس عہدے کے لیے زیادہ موزون تھے جہان تک پنڈت جی کی ذات فرشتہ خصال کا سوال ہے ہم انکو اعلیٰ سے اعلیٰ عزت اور عہدہ کا حقدار سمجھتے ہین، انکے ایثار، قربانی، اور وطن پرستی کے گیت گائے جائینگے اور گائے جاتے ہین یہ وہ شخص ہے جسنے سلطنت چھوڑ کر گداگری کا خرقہ پہنا ہے جس نے محل سے نکلکر خاک پر دھونی رمائی ہے۔ مگر کانگریس کو خصائل کے علاوہ عملی رخ کا بھی خیال کرنا ضروری تھا۔

ہمارا خیال ہے کہ جسقدر کام ڈاکٹر مراری لال نے کیا ہے اور کرین گے وہ باہر کا کوئی شخص نہین کر سکتا۔ اسکے علاوہ اگر ڈاکٹر مراری لال کاٹن مل فائرنگ کے موقعہ پر آگے ہوتے ہین اور اگر مزدورون کی حمایت اور انکی بھلائی کے لیے اور انکی ہڑتالون مین شریک ہو کر سرمایہ دارون کی بدظنی کے وارسہنے کے لیے آگے بڑھتے ہین اور رعایا کی فلاح کے لیے لڑتے ہین، سرمایہ دارون کے پنجہ سے غریبون کو بچانے کیلیے سینہ سپر ہوتے ہین اور بڑے سے بڑے ملکی ایثار کے لیے تیار رہتے ہین اور اگر اہم پیچیدہ اور پر از خطر معاملہ مین انکو آگے کیا جاتا ہے تو کیا وجہ ہے کہ کانپور کے ہاتھ مین جو عزت ہے اور جو کانپور عزت دے سکتا ہے اور جسکے وہ مستحق ہین وہ عزت انکو نہ دی جائے کیسی انتہائی خود غرضی کا نقشہ ہے کہ ڈاکٹر صاحب سے دن رات کانگریس کے کام کی توقع کی جاتی ہے مگر عزت اور حق کے سوال پر انکو پیچھے ہٹایا جاتا ہے یہ بڑی افسوسناک بات ہے کہ حقدار کو حق پہونچانے کے لیے فی الحال جبر زیادتی اور چالبازی سے کام لینا پڑتا ہے کیونکہ ابھی ملک مین جذبہ حب الوطنی کا کافی اثر نہین ہے، سب لوگ ایک ہی آئیڈیل اور ایک ہی مقصد سے متاثر نہین ہوتے، غرض، اور مطلب کو انصاف اور حق پر قربان کرنا ہمارے لیے ناممکن ہے، جب ہم دیکھتے ہین کہ ایک طرف سے سراسر نامنصفانہ کوشش ہوتی ہے تو دوسری طرف کی خفیف غلطیان ہم کو نظر انداز کرنا پڑتی ہین۔

تیسرا اعتراض پنڈت رام پرشاد کی حق تلفی کے متعلق ہے ہم کو وثوق سے بتلایا گیا ہے کہ پہلے دن والس پریسیڈنسی سے انھون نے اپنا نام واپس کر لیا تھا دوبارہ پیش ہونے پر انھون نے رضامندی دیدی تھی اسکے باوجود حاضرین جلسہ اس تجویز کے حق مین نہ تھے، کارکن کمیٹی مین آپ کی شرکت ہو سکتی تھی، مگر ہمارا خیال ہے کہ حاضرین جلسہ اسکے لیے بھی تیار نہ تھے، مصرجی کی مستقل مزاجی، اصول پرستی، حب الوطنی، کے متعلق کچھ نہین کہنا ہے کیونکہ اس سے نہ صرف اہل شہر بلکہ قریب قریب کل صوبہ واقف ہے، ایسی حالت مین بھی اگر جلسہ انکے حق مین نہ تھا تو اسکی کوئی خاص وجہ ہوگی، لیکن باوجود اسکے کمیٹی کی یہ غلطی تھی کہ اس نے انکو کارکن کمیٹی مین نہین لیا کیونکہ اگر وہ خود اختلافات کو نظر انداز نہین کر سکتی تو دوسرون سے وہ کیسے توقع کر سکتی ہے مگر یہ وہ گذاشت ایسی نہ تھی جس پر آسمان سر پر اٹھایا جائے،

آخری الزام یہ ہے کہ میونسپل انتخابات کو کانگریس مین کیون داخل کیا گیا بادی النظر مین یہ ایک جبر ہے، ظلم ہے لیکن عملی رخ کی طرف غور کیجیے اور دیکھیے کہ کانگریس کمیٹی کے سر پر ہندوستان بھر کا بار ہے دو تین لاکھ روپیہ کے خرچ کا سوال ہے، لاکھ پچاس ہزار آدمیون کی مہمان نوازی، قیام، تکلیف و آرام کا سوال ہے وہ سمجھتی ہے کہ کس شخص سے اسکو کیا مدد ملسکتی ہے کسکو ساتھ رکھنا ضروری ہے، خالی نہتے آدمیون سے کام نہین چل سکتا کانگریس کمیٹی کو یہ دیکھنا ہے کہ روپیہ، جگہ، سامان، آدمی، کس ذریعہ سے مل سکتے ہین، دولت کون دلیسکتا ہے، رات رات بھر کام کون کر سکتا ہے خطرہ اور جھگڑون کون برداشت کر سکتا ہے کس کو ساتھ رکھنا ضروری ہے۔

تاہم انتخاب مین جو عجلت برتی گئی وہ بالکل فضول تھی گو اس کا علاج یہ ہے کہ جو لوگ آنا چاہین انکے لیے دروازہ بند نہین۔

ایک اور اعتراض کانگریس کے پریسیڈنٹ کے انتخاب کی بابت ہے صوبہ کی کانگریسون کی سفارش کی رو سے مسز سروجنی نیڈو حقدار ہین لیکن بعض لوگون کا خیال ہے کہ کانپور مین بہت سے لوگ انکے خلاف ہین، ایسی حالت مین استقبالیہ کمیٹی یہی کر سکتی ہے کہ معاملہ آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے سپرد کر دے گو فیصلہ یہی ہوگا لیکن استقبالیہ کمیٹی ذمہ داری سے بچ جاوے گی

آخر مین ہم پھر یہی اپیل کرین گے کہ باوجود سخت سے سخت اختلاف کے مقصد و آئیڈیل کے لیے ایک دل ہو جاؤ اور اپنے شہر اور صوبہ کی عزت کے خیال سے کوئی کام ایسا نہ ہونے دو جو تمہارے صوبہ اور شہر کے لیے ایک بدنما داغ ہو۔

توہین عدالت

ابھی تک عدالتون کی توہین کے معاملہ مین جو اختیارات عدالت کو تھے وہ بہت زیادہ تھے، لیکن اب اسمبلی مین ایک مسودہ پیش ہو کر کمیٹی کے سپرد کیا گیا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ مقدمہ کے فیصلہ کے بعد جو رائے زنی ہو اسکو اگر عدالت اپنی ہتک سمجھے تو ہتک عزت کا مقدمہ چلا کر لکھنے والے کو سزا دے سکتی ہے، ہمارے ملک مین بولنے اور لکھنے کی آزادی پہلے ہی سے محدود ہے، اس قانون سے اور بھی کم ہو جائیگی، کوئی اخبار نویس عدالت پر نکتہ چینی نہ کر سکے گا، ہم کو افسوس ہے کہ پنڈت موتی لال نہرو نے اسکی کیون تائید کی، مسٹر کیلکر اور مسٹر ابھینکر نے اسکی مخالفت کی ہم کو امید ہے کہ جب یہ مسودہ کمیٹی سے پاس ہو کر اسمبلی مین پیش ہو تو قوم پرست حضرات اسکی سخت مخالفت کرین گے اور اگر خدانخواستہ یہ قانون پاس ہو گیا تو ابھی تک زیر سماعت مقدمہ کی نکتہ چینی ممنوع تھی مگر اسکے بعد تو مقدمہ کے فیصلہ پر بھی نکتہ چینی نہ ہو سکے گی۔

مسٹر پٹیل کی پوشاک

اسمبلی کے پریسیڈنٹ مسٹر پٹیل کی پوشاک ایک طرفہ تماشا ہے اونکا چوغہ سریمتی سروجنی نائیڈو کی ریشمی ساری سے بنایا گیا ہے کیونکہ شملہ مین کوئی کھدر کا کپڑا نہ ملسکا تھا۔ اور پنڈت موتی لال نہرو کی اچکن آپ استعمال کرتے ہین اور سرکاری ٹوپی آپ کو سابق پریسیڈنٹ دے گئے ہین اس طرح تین آدمیون کی مدد سے آپ کی پوشاک مرتب ہوئی ہے۔

کونسل کے قواعد

پچھلے ہفتہ بنگال کونسل مین کارروائی کے دوران مین مسٹر عبد الجبار کسی بات کو ٹوکنے کیلیے کھڑے ہوے اور وہ میز پر جھک کر کچھ کہنا ہی چاہتے تھے کہ پریسیڈنٹ صاحب نے حکم دیا کہ "سیدھے کھڑے ہو"، سیدھے کھڑے ہونے پر آپ نے پوچھا کہ کیا کوئی رزولیوشن پیش کرنے سے پہلے کونسل کی رائے لینا ضروری ہے کہ صاحب صدر نے پھر کہا کہ "ٹوپی لگا لو" مسٹر جبار نے ٹوپی پہنی مگر پھر میز پر جھک کر کچھ کہنا چاہتے تھے کہ صاحب صدر نے پھر حکم دیا کہ مسٹر جبار آپ سیدھے کھڑے ہون میز پر جھک کر بولنے کا کوئی قاعدہ نہین ہے" اسکے بعد صاحب صدر نے انکے سوال کا جواب دیا، اس قواعد کی پابندی کے دوران مین بڑے قہقہہ پڑے۔

نجدیون کی زیادتی

مدینہ منورہ پر نجدیون کی گولہ باری کرنے اور مسجد نبوی صلعم اور مسجد امیر حمزہ رض کو نقصان پہونچنے کی خبر پچھلے ہفتہ آئی تھی جسکی بعد کو تصدیق یروشلم مسلم کونسل نے کی اور فارس مین اس خبر کے موصول ہونے پر پارلیمنٹ کا اجلاس ملتوی کر دیا گیا اس خبر سے مسلمانان ہندوستان مین انتہائی جوش پیدا ہو گیا اور بمبئی۔ لاہور اور لکھنو وغیرہ مین عظیم الشان جلسے ہوے بمبئی کے مسلمانون نے اپنے اظہار رنج مین ایک عظیم الشان جلوس بھی نکالا بمبئی مین خلافت کمیٹی کے خلاف بھی انتہائی غصہ کا اظہار کیا جا رہا ہے مولانا شوکت علی ایک مجمع مین پھنس گئے تھے اور انکو پولیس کی مدد سے باہر آنا پڑا۔ مگر مدینہ منورہ پر گولہ باری اور مقامات مقدسہ کو نقصان پہونچنے کی خبر کی تکذیب ہو چکی ہے [illegible] مسلمانان ہندوستان [illegible] تحقیقات اور فیصلہ [illegible]

جہاد ریف کے اسباب و علل

غازی امیر عبدالکریم کی توضیح

فرانسیسی پارلیمنٹ کے نام مکتوب کا خلاصہ

فرانسیسی قومی مجلس کے ارکان کی خدمت مین آداب کے بعد ہم مارشل لیوتی کی حکومت اور جرائد کی چند غلط بیانیون کا ازالہ کرنا چاہتے ہین- سب سے زیادہ باعث تکلیف یہ امر ہے کہ بعض ذمہ دار ارکان حکومت نے ہمارے مطالبات و دعاوی سے لاعلمی ظاہر کی اور کچھ شرم نہ آئی کیونکہ ہم کئی مرتبہ تحریرًا اور خود ۱۹۲۳ء مین قیام پیرس کے دوران مین زبانی اپنے مطالبات ان لوگون کے سامنے پیش کر چکے ہین خود مارشل لیوتی سے ہمنے بارہا خط و کتابت کی لیکن انہون نے اس خط و کتابت کا جواب تک نہ دیا اور ایسا رویہ اختیار کیا کہ کوئی حساس و خوددار شخص گوارا نہین کر سکتا اور اس تمام حسن ظن کو خاک مین ملا دیا جو ہمین فرانس کی طرف سے تھا-

مسئلہ تعین حدود

گذشتہ سال جب ہمین علم ہوا کہ مارشل لیوتی بلاد ورغہ کا دورہ کرنے والے ہین تو ہمنے اپنا نمایندہ فاس بھیجا کہ وہ حقیقت دریافت کرے اور بیان کرے کہ اگر یہ ارادہ ہے تو اس سے ہمارے قومی جذبات مجروح ہونگے اس سے قبل بھی ہم اعیان حکومت پیرس کی طرح مارشل لیوتی سے بھی تعین حدود کے مسئلہ پر گفتگو کر چکے تھے ہماری خواہش متواتر فرانس سے یکجہتی قائم رکھنے کی تھی جسکی شہادت اس سے ملسکتی ہے کہ ہم خطرات کے باوجود پیرس گئے-

فرانس کی پیشقدمی

لیکن اس تمام تگ و دو کا نتیجہ یہ نکلا کہ ہمارا نمایندہ ابھی فاس مین ہی موجود تھا کہ فرانسیسی افواج نے ہمارے علاقہ کیطرف پیشقدمی شروع کر دی اور بلاد ورغہ کے علاوہ بلاد جامہ اور بنی درون کی طرف آگے کو بڑہین ہمنے اسپر کمال سکون سے کام لیا اور جبتک معاملہ حد سے تجاوز نہین ہوا ہم خاموش رہے- جب فرانسیسی افواج زبی پہنچ گئین- اس سے ہمین معلوم ہوگیا کہ فرانس اس علاقے پر قابض ہونا چاہتا ہے جو ہماری حیات کے لیے ضروری ہے نیز یہ کہ ہسپانیہ کی شکست کے بعد اب فرانس [illegible] کرنا چاہتا ہے-

ریف کی مدافعت ناگزیر تھی

ایسے موقعہ پر ہم اسکے علاوہ کچھ نہین کہ سکتے تھے کہ فرانسیسی افواج کے سیلاب کو آگے نہ بڑھنے دین- جنرل لیوتی نے چاہا کہ ہمارے قبائل کو ہمارے خلاف بغاوت پر آمادہ کرین اور خود مداخلت کرین اور پھر خود مداخلت کرین غرض جبتک آپ کی حکومت کی طرف سے ابتدا نہ ہوئی ہم جنگ مین شریک نہین ہوئے تمہاری حکومت نے ہی پہلے ہمارے آدمیون کو زخمی کیا جو اپنے قبائل مین امن و امان قائم کرنے گئے تھے- ہمارے آدمیون پر ہوائی جہازون سے بمب برسائے گئے اسکے بعد ہم مجبور ہوے کہ سختی سے جواب دین چنانچہ لڑائی شروع ہو گئی فریقین دست و گریبان ہو گئے اور ہمنے ہر طرح تمہاری حکومت کو آمادہ پیکار اور مصالحت کے ارادہ سے خالی پایا-

یورپین انصاف کا مرقع

غرض معلوم ہو گیا کہ فرانس صرف تلوار کے حقوق تسلیم کر سکتا ہے مگر یاد رہے کہ فتح ہمیشہ حق و انصاف کو ہوتی ہے اور وہی کامیاب ہوتے ہین جو اپنی عزت کی حفاظت کرتے ہین- چنانچہ تمہین عنقریب معلوم ہو جایگا کہ فاتح کون ہوتا ہے اور حق کسکے ساتھ ہے- ہم یہ بھی کہنے پر مجبور ہین کہ ہمکو فرانس مین بغیر کسی تیاری کے مصروف ہونا پڑا اسلئے کہ ہمین ریف کے حقوق و عزت کی نگہبانی کرنا ضروری تھا- مارشل لیوتی کا خیال ہے کہ ہم محض جنگ کے لیے لڑتے ہین اور ہماری جنگ محض بغاوت کا فتنہ ہے- لیکن کیا تم فرانس کے حقوق و عزت کے لیے آخری وقت تک نہین لڑتے؟ کیا تم اس فتنہ سمجھتے ہو؟ پس کمزور اقوام کو بھی یہ حق حاصل ہے-

سفر پیرس کے اسباب

ہمنے پیرس کا سفر صرف اس وجہ سے کیا تھا کہ ہمنے فرانس کی شہرت سنی تھی کہ وہ کمزور اقوام کی حمایت کرتا ہے- ہم چونکہ آزادی کے لیے مصروف پیکار تھے اور صرف حریت و آزادی ہمارا مطالبہ تھا لہذا ہمین امید تھی کہ فرانس ہماری امداد کریگا- اور ہمارے حقوق تسلیم کریگا ہماری ترقی کا انحصار آزادی پر ہے لہذا جنگ مین بھی ہماری جنگ جیرہ ہے ہسپانیہ سے بھی ہم اسی وجہ سے نبرد آزما ہوے تھے کہ اپنی گم کردہ آزادی حاصل کر سکین وہ امن و امان جو ہمارے ملک سے رخصت ہو گیا اسے پھر حاصل کرین لیکن ابھی ہمکو ہسپانیہ کے خلاف اس معاملہ مین کامیابی نہ ہوئی تھی کہ فرانس نے ہمارے اوپر ظلم و تعدی کرنا شروع کر دیا-

ریف مین اجنبیون کا ہاتھ

جنرل لیوتی اور ان کے ہمنوا یہ بھی کہتے ہین کہ ہمارے یہان غیر ملکی اثرات ہین اور دول خارجہ ہمکو امداد دے رہی ہین- یہ بالکل غلط ہے ہم اسکی کئی مرتبہ تردید کر چکے ہین ہمارا ملک کھلا ہوا ہے اخبارون کے نامہ نگار چاہتے ہین آکر مشاہدہ کر لین ہمارے یہان نہ بالشویک ہین نہ کوئی اور- بالشوزم دنیائے اسلام مین اسوقت تک نہین پھیل سکتی- جبتک کہ قرآن کریم ان کا ہادی ہے- ہم اپنے تمام انتظامات خود کرتے ہین اور سامان حرب و آلات جنگ تو ہم نے مال غنیمت کے طور پر حاصل کیے ہین-

ہم امن و امان چاہتے ہین

ہمارے پاس نہ ایسے اخبارات ہین جو دنیا مین ہماری نمایندگی کرنے والے ہین اگر پارلیمنٹ ہمارے ساتھ صلح کے ساتھ حسن معاملہ کرے تو یہ ممکن ہو جائے کہ ہم اپنی تمام ہمسایہ اقوام کے ساتھ امن و امان کی زندگی بسر کرین- لیکن مارشل لیوتی کو صرف یہ منظور ہے کہ وہ اپنے حدود و مملکت کو وسیع کرین لیکن معلوم ہو کہ یہ لالچ اکثر تباہی کا باعث ہوتا ہے-

از معسکر عام خط جنوبی　　محمد بن عبدالکریم

احمد الخطابی

۲۵ ذیقعدہ سنہ ۱۳۴۳ھ

مولانا شوکت علی کا سیاسی عقیدہ

احمد آباد ۲۴ اگست- مولانا شوکت علی مولانا مسعود علی کے ساتھ گجرات کے کئی مقامات کا دورہ کرنے کے بعد احمد آباد پہنچگئے ہین- ایک ملاقات کے دوران مین کہا- کہ جب مین بردولی پہنچا تو لارڈ ریڈنگ کی تقریر کے متعلق میری رائے دریافت کیگئی مین نے بردولی کے دلیر لوگون سے کہدیا کہ مجھے ریڈنگون اور برکن ہیڈون پر کوئی اعتبار نہین مجھے انگلستان سے کسی بات کی توقع نہین ان کے پاس سوائے چیپڑے وعدون سے کوئی نتیجہ نہین نکلتا جہانتک کہ مین اپنے سردار مہاتما گاندھی کی دلی کیفیت کا اندازہ کر سکتا ہون مجھے اسبات کا یقین ہے کہ آیندہ بردولی کے پروگرام پر عمل کرنے والے نہ تو اپنا قدم پیچھے ہٹائین گے اور نہ اسے ملتوی کرین گے- ہمین آزادی حاصل کرنی ہے اور اسکی قیمت ادا کرنی ہے- ہمین اسبات کے لیے تیار رہنا چاہیے کہ ہم کوئی ٹیکس نہ دین اور ایک وسیع پیمانہ پر سول نافرمانی شروع کر دین مین جیل اور پھانسی کی طرف قدم بڑھانے کے لیے تیار ہون اس کے بغیر آزادی کے حصول کی کوئی صورت نہین میرا سیاسی عقیدہ یہی ہے کہ ٹیکس دینے سے انکار کیا جائے اور سول نافرمانی کیجائے- اگر ہم خلوص اور سرگرمی سے تیاری شروع کر دین تو میری رائے ہے کہ ملک ہماری اس تحریک کا خیر مقدم کریگا- مجھے یقین ہے کہ ہندوستان انگلستان کے اس چیلنج کو جو ہمین دیا گیا ہے منظور کرے گا- اور ہمیشہ کے لیے اس تلوار کو توڑ ڈالے گا- جو ہمارے سر پر لٹک رہی ہے-

(از ہمدرد دہلی)

آل انڈیا کانگریس کمیٹی کا آیندہ اجلاس

آل انڈیا کانگریس کمیٹی کا ایک اجلاس بروز سہ شنبہ بتاریخ ۲۲ ستمبر سنہ ۲۵ کو پٹنہ مین ۳ بجے دن کو ہوگا اور حسب ذیل امور پیش ہونگے

(۱) تجویز اظہار غم

(۲) کمیٹی کی کارروائیون کی رپورٹ پاس کرنا جو بلگام مین ۲۳ دسمبر اور ۲۸ دسمبر سنہ ۱۹۲۴ء کو ہوئی تھی۔

(۳) ورکنگ کمیٹی کی کارروائیون کی رپورٹ کمیٹی کے سامنے پیش کرنا

(۴) دیشبندھو داس کی جگہ پر ورکنگ کمیٹی کے لیے ایک ممبر انتخاب کرنا

(۵) آڈیٹر مقرر کرنا۔

(۶) خیاد کے جھگڑون کو طے کرنے والی پنچایت (پنیل) کا چناؤ کرنا۔

(۷) ناگپور کانگریس کے ڈیلی گیٹون کی فیس کا حساب ۳۱۵۱۷ روپیہ ۰ ر ۲ پائی آل انڈیا کانگریس کمیٹی کو ملنا تھا جسمین صرف ۹۳۰۰ روپیہ وصول ہوا۔

(۸) شعیب قریشی صاحب کی رپورٹ بابت ان بیانات کے جو کشمیر کے مقدس مقامات کی بے حرمتی کے بارے مین کیے گئے ہیں

(۹) بابو راجیندر پرشاد کی رپورٹ بابت بدھ گیا مندر۔

(۱۰) مالابار تحقیقاتی کمیٹی کے سکریٹری کی رپورٹ۔

(۱۱) ورکنگ کمیٹی کی سفارش یعنی سوت کاتنے کی شرط ممبری کو بدلنے کے سوال پر غور کیا جائے۔

(۱۲) ورکنگ کمیٹی کی بھیجی ہوئی دوسری تجویزون پر غور کرنا۔

(۱۳) لالہ دونی چند کی تجویز فرقہ وارانہ تنظیمون کے بارے مین۔

(۱۴) بنگال صوبہ کی کمیٹی کی تجویز کہ ایک فنڈ سیاسی مظلومون کے نام سے سیاسی مظلومون کے لیے الگ رکھا جائے۔

(۱۵) فرید پور مین پاس شدہ بنگال پولیٹیکل کانفرنس کی تجویز بمقصد سوراج کے بارے مین جسکی تحریک کی نوٹس بابو ستکوری پٹی رائے نے دی۔

بحکم جناب مولوی محمد شفیع صاحب جج خفیفہ بہادر کانپور

بعدالت جج خفیفہ بہادر کانپور

انسالونسی نمبر ۶۶ سنہ ۱۹۲۴ء

لچھمی نراین ولد کیدار ناتھ قوم برہمن جہیشری ساکن فیل خانہ بازار شہر کانپور — انسالونٹ

ہرگاہ مقدمہ مذکورہ بالا مین لچھمی نراین سائل بتاریخ ۱۵ اگست سنہ ۱۹۲۵ء کو عدالت ہذا سے دیوالیہ قرار دیا گیا ہے مقدمہ ہذا مین اب ۲۴ اکتوبر سنہ ۱۹۲۵ء بغرض ثبوت قرضہ کے مقرر ہوئی ہے، لہذا بذریعہ نوٹس ہذا جملہ قرضخواہان انسالونٹ مذکور کو اطلاع دیجاتی ہے کہ جس کسی کو اپنا قرضہ ذمہ انسالونٹ مذکور ثابت کرنا ہو تو بتاریخ معینہ اصالتاً خواہ وکالتاً حاضر ہوکر ثابت کرے۔

دستخط حاکم عدالت
المرقوم ۲۵ اگست سنہ ۱۹۲۵ء

مہر عدالت

برقیات

وزیر ہند نے تصویرین خرید لین

مسٹر فیضی الرحمن ایک ہندوستانی مصور کی بنائی ہوئی دو تصویرین وزیر ہند صاحب نے انڈیا آفس مین آویزان کرنے کے لیے خرید کی ہین

ترک ڈیلی گیٹ روانہ ہوگیے

قسطنطنیہ ۲۴ اگست ترکی طرف سے جو وفد مجوزہ مجلس اقوام کے اجلاس مین شرکت کرنے جانے والا تھا وہ جنیوا روانہ ہوگیا۔

مجلس اقوام مین مسئلہ موصل پر مباحثہ

شملہ ۳۰ اگست آسٹن چیمبرلین وزیر خارجہ جنیوا تشریف لے جا رہے ہین جہان مجلس اقوام کے اجلاس کا افتتاح ہوگا، اس اجلاس کی اہمیت اسوجہ سے ہے کہ اسمین موصل کے مستقبل پر بحث ہوگی اور ترکی و عراق کے حدود کے متعلق جو کمیشن مقرر ہوا تھا اسکی رپورٹ پیش ہوگی

ایرانی پارلیمنٹ کا اجلاس بند کردیا گیا

طہران ۲۷ اگست مدینہ منورہ پر گولہ باری اور روضہ رسول اللہ صلعم کو نقصان پہونچنے کی خبر سنکر آج صبح مجلس (پارلیمنٹ) حکومت فوراً بند کردی گئی تاکہ اس وحشتناک خبر سنکر اظہار غم کیا جائے مجلس کو بند کرنے سے قبل ایک ممبر نے کہا کہ ایک زبردست احتجاج و بائیکاٹ کہ اس لامذہبی فعل پر کیا جائے وزیر اعظم نے اس کا وعدہ کرتے ہوے کہا کہ ایک کمیٹی بننا چاہیے جو گورنمنٹ کے ساتھ متحد ہوکر اس سوال کا فیصلہ کرے۔ (رسالت)

بصرہ مین خوفناک آتشزدگی

بغداد ۲۸ اگست گذشتہ پنجشنبہ کی شب مین بصرہ مین آتشزدگی کا ایک ایسا واقعہ پیش آیا کہ جس مین دوکانین جلکر خاک سیاہ ہوگئین تقریباً ۵۳ ہزار پونڈ کے نقصان کا تخمینہ ہے۔

جاپان مین طوفان عظیم

بمبئی ۲۹ اگست اخبار ٹائمس کے نام ایک بحری پیام مظہر ہے کہ مسلسل سات گھنٹے بارش کی وجہ سے ہزارون مکانات گرگئے ٹوکیو سے آمد و رفت کے ذرائع بالکل منقطع ہوگئے ہین امپریل ہوٹل مین پانی بھر گیا جسکی وجہ سے مسافرون کو نیچے کے کمرون سے اوپر جانا پڑا شہر کی بہت سی سڑکون پر دو دو اور تین تین فٹ پانی جمع ہوگیا بیان کیا جاتا ہے کہ تقریباً پچیس ہزار مکانات کا نقصان ہوا ہے دو لڑکے چٹانون کے گرنے سے دب کر مرگئے اور چار آدمیون کو سخت چوٹین آئین۔ بارش اب کم ہو رہی ہے۔

طالب علمون نے ہڑتال ختم کرنیکا فیصلہ کرلیا

لندن ۲۹ اگست پیکنگ کا ایک پیام مظہر ہے کہ سرکاری کالجون کے طالب علمون نے فیصلہ کیا ہے کہ ہڑتال کو وہ جلد بند کردین گے۔

ہندوستان

بمبئی یونیورسٹی کو پانچ لاکھ کا عطیہ

کراچی کے ایک مخیر پارسی نے بمبئی یونیورسٹی کو پانچ لاکھ روپیہ اس غرض سے عطا کیا ہے کہ اس رقم سے اُن پارسی لڑکون کو جو کہ اعلی تعلیم پانے کے خواہشمند ہون وظائف دیا جایا کرین۔

میرا مذہب سوراجیہ ہے

پنجاب مین ایک نئی قوم پرست پارٹی

معلوم ہوا ہے کہ سردار سردول سنگھ پنجاب مین ایک نئی قوم پرست پارٹی بنا رہے ہین جسکے لیے مندرجہ ذیل حلفنامہ تجویز کیا گیا ہے۔

ہندوستان میرا آبائی ملک ہے اور مادر وطن کی آزادی میرا مذہب ہے، مین فرقہ وارانہ جھگڑون سے علٰحدہ رہونگا، اور متحدہ قومیت کی تبلیغ کرونگا، اسکو مین اپنے عمل سے ثابت کرونگا، مین ایک ہندوستانی محض کے طور پر کانگریس مین شامل ہون گا اور میرے اپنے فائدہ یا فرقہ وارانہ عقائد کی نسبت ہندوستان کا مشترکہ مفاد میرے نزدیک برتر ہے، مین ہندوستان کی آزادی حاصل کرنے کے لیے اپنا ذاتی اور فرقہ وارانہ مفاد قربان کرنے کے لیے ہر وقت تیار رہون گا۔

لارڈ ریڈنگ کے اخراجات سفر

مسٹر گیا پرشاد سنگھ نے اسمبلی مین سوال کیا کہ لارڈ ریڈنگ کے سفر انگلستان مین کسقدر خرچ ہوا جواب مین سر الیگزنڈر مڈیمن نے بتایا کہ سفر خرچ پر ۶ ہزار چار سو روپے خرچ ہوے۔

دوسو اشخاص کی گرفتاری

کلکتہ ۲۳ اگست سی، آئی، ڈی پولیس نے کلکتہ کے شمال اور جنوب مین قماربازی کے بہت سے مرکزون اور چرس کی دوکانون پر دھاوا کیا اور تقریباً دوسو اشخاص کو گرفتار کیا جنمین زیادہ تر مارواڑی مسلمان اور کچھ بمبئی کے لوگ تھے جو بازی لگانے کے لیے مقرر تھے ان ملزمون پر باقاعدہ مقدمہ چلایا جائیگا

سنٹرل بنک کو روپیہ نکالنا پڑا

بمبئی ۲۶ اگست سنٹرل بنک نے کل امپیریل بنک مین سے ایک کروڑ روپیہ نکالے تاکہ اس سے جو مطالبات کیے جارہے ہین ان کی ادائگی کرسکے۔

مسٹر پٹیل نے سوراج پارٹی سے استعفی نہین دیا

شملہ ۲۶ اگست جمعیتہ مقننہ مین سوراج پارٹی [illegible] نے اطلاع دی ہے کہ آنریبل مسٹر وی جے، پٹیل نے جو جمعیتہ مقننہ کے صدر ہین سوراج پارٹی سے استعفی نہین دیا ہے بلکہ صرف اس پارٹی کی ڈپٹی لیڈری سے استعفی دیا ہے۔

لاہور میونسپل بورڈ نے میاں فضل حسین کے ایکزیکیٹو کونسل کے عارضی ممبر مقرر ہونے پر انہین مبارکباد دینے کا رزولیوشن پاس کیا ہے

آئینہ کانپور

الکشن

ایک سوکل اپنے مقدمہ کو ایک وکیل کو دیتے وقت ایک تیمار دار اپنے مریض کو ایک ڈاکٹر کے ہاتھ مین دیتے ہوے اپنی عقلمندی اپنی تجربے، اپنے وسیلے اور اپنی دور اندیشی سے پورا کام لیکر کارروائی کرتا ہے، والدین اپنی اولاد کی تعلیم و تربیت کے لیے اوستاد کے انتخاب مین اپنی پوری طاقت اور ذرائع خرچ کر دیتا ہے، ایک صاحب جائداد اپنا مختار عام انتخاب کرنے مین امیدوار کی ایمانداری، وفاداری لیاقت اور اصول پرستی کا اچھا امتحان کر لیتا ہے اور اپنی پوری جانچ و اطمینان کے بعد اپنا نفع و نقصان اسکے ہاتھ مین دیتا ہے، ڈاکٹر کے ذریعہ مریض مر سکتا ہے وکیل کے ذریعہ مقدمہ ہار سکتا ہے، اوستاد کے ذریعہ اولاد برباد ہو سکتی ہے، مختار عام کے ذریعہ ریاست تباہ ہو سکتی ہے یہ سب کچھ ہونے پر بھی اگر کسی شخص نے انتخاب مین پوری ہوشیاری برتی ہے تو اُسکو کوئی شخص مجرم نہین تبلاتا ہے بلکہ منتخب شخص ہی بدنام ہوتا ہے لیکن اگر کسی شخص نے انتخاب مین عقلمندی دور اندیشی سے کام نہین لیا ہے تو وہ شخص بیوقوف سمجھا جاتا ہے، کوئی ڈاکٹر وکیل مختار کے انتخاب مین دوستی مروت، عزیزداری کو دخل نہین دیتا بلکہ کام کرنیکی قابلیت کو معیار قرار دیتا ہے،

انتخابات مین ووٹ دیتے ہوے آپ اپنی جانون سے عزیز بچون وطن کے نونہالون اور قوم کے سرمایہ کی تعلیم و تربیت صحت و تندرستی کے محافظون اور نگہبانون کا انتخاب کرتے ہین، اپنی گاڑھی کمائی سے ادا کیے ہوے ٹیکسون کے ٹرسٹی بناتے ہین آپ اپنے معاملات اور مقدمات کی پیروی کے لیے وکیل مقرر کرتے ہین، آپ اپنی جائداد کے ٹرسٹی مقرر کرتے ہین، آپ اپنے حقوق و آسائش مہیا کرنے یا برباد کرنے کا بیعنامہ کرتے ہین آپ اپنا اور اپنی قوم کی جان و مال کا نگہبان مقرر کرتے ہین جو اپنی لیاقت سے آپ کو بنا سکتا اور اپنی خودغرضی اور کمینہ پن سے آپ کو برباد و تباہ کر سکتا ہے، اسلیے آپ کا اہم فرض ہے کہ آپ بہت سوچ سمجھکر راے قائم کرین اور اپنی جان و مال اسکے ہاتھون مین دین جو اپنی جان سے زیادہ اُسکی حفاظت کر سکے، جو مصیبت، تکلیف، ضرورت کے وقت آپکے کام آسکے، جنکے پاس آپ پہونچ سکین جو آپ کے درد و دکھ کا احساس رکھ سکتے ہون، اور جنکے سامنے شہر اور اہل شہر کی خدمت کی بہبودی کا واحد آئیڈیل ہو۔

امیدوار ممبران کے بھی کچھ فرائض ہین، بورڈ کے اندر سرکار کی فتح کرانے یا کانگریس کا جھنڈا گاڑنے کی جگہ نہین ہے اور ان مقاصد کے لیے جو لوگ پارٹی بنا رہے ہین وہ غلطی کر رہے ہین جو لوگ محض عزت کے لیے داخل ہو رہے ہین وہ گناہ کر رہے ہین۔ جنکو پبلک کی خدمت کرنے کے لیے وقت موقعہ یا قابلیت نہین ہے انکو اس میدان مین نہ آنا چاہیے اور یہ عزت اُنھی لوگون کو ملنا چاہیے جو ملک و قوم اور اہل شہر کی خدمت کرنے کیلیے آزاد ہون اور منتخب ہوکر اپنے حلقہ اور اہل حلقہ کی آرام و آسائش کو اپنا [illegible] فرض سمجھین۔

[illegible] ہین کہ بورڈ کے اندر ہندو مسلم قوم کے بہترین نمایندے جائین اور وہان جاکر ایک ایسی پارٹی بنائین جس کا آئیڈیل صرف شہر کی خدمت کرنا ہو اسلیے ہم چاہتے ہے کہ بعض وہ حضرات جو ابھی تک بورڈ سے باہر ہین اگر اس مرتبہ وہ بھی بورڈ مین پہونچ جائین تو بورڈ کا کام بہتر سے بہتر ہو سکتا ہے، اسلیے ہم لالہ شمبھرناتھ، بابو کرپاشنکر، بابو انند سروپ، حافظ ہدایت حسین، مولوی فضل الرحمن وغیرہ سے بار بار بورڈ مین پہونچنے اور ایک نئی پارٹی بنانے کی اپیل کر رہے ہین اگر بورڈ مین اس خیال کے کچھ ہندو اور کچھ مسلمان نہین جا سکتے ہین تو شہر کی قسمت کا ستارہ تاریکی مین ہے۔

موجودہ ممبران بورڈ آج کل بڑے سرگرم ہین یعنی سڑکین درست ہو رہی ہین اور باذا طر و شیشیان لگائی جا رہی ہین خواہ وہ پبلک کے آرام کے خیال سے ہو یا کنوسنگ کی راہ کی مشکلات دور کرنے کے لیے۔

ہم کو افسوس سے معلوم ہوا ہے کہ بعض موجودہ ممبران اپنے موافق فہرستین تیار کرانے مین خاص کوشش کر رہے ہین ہمعصر نظام عالم نے تو یہان تک لکھدیا ہے کہ بعض وارڈون مین موجودہ ممبرون کے مخالفین کے نام یک قلم نداد ہو رہے ہین اور موافق لوگون کے نام ناجائز طور پر بڑھاے جا رہے ہین اسی سلسلہ مین ہمارے پاس بھی یہ شکایت آئی ہے کہ پنڈت پیارے کشن رینہ صاحب انور گنج مین لالہ جنی لال گرگ کی حمایت مین فہرست تیار کر رہے ہین۔ اگر ایسا ہے تو بورڈ اور افسران بورڈ پر یہ انتہائی بدنما داغ ہے۔

ہم اس شکایت پر ایکزیکٹیو افسر صاحب کو خاص طور پر توجہ دلاتے ہین اور انسے یہ امید کرتے ہین کہ وہ جلد افسران متعلقہ سے اسکے متعلق بازپرس کرینگے اور نہ صرف بازپرس ہی کرینگے بلکہ خود ان معاملات پر کافی نظر رکھتے ہوے اسکی پوری تحقیقات اور جانچ کرینگے۔

ووٹرون کے سامنے ایک مقدس غرض ہے، انکو گذشتہ سالون کا کافی تجربہ ہے اور وہ اپنے نفع و نقصان کا اچھی طرح فیصلہ کر سکتے ہین ہم کو امید ہے کہ وہ ان تمام ترغیبون اور سازشون سے بچکر اپنا فرض ادا کر سکین گے اور ایسے ممبران کا انتخاب کرین گے جو شہر اور اہل شہر کی فلاح و بہبودی کے لیے اپنی تمام طاقتین صرف کر سکین اور اپنے نفع اور ذاتی فائدے کے لیے آپکے حقوق نہ بیچ دین، اگر تمام ووٹران کا یہی آئیڈیل ہو تو سب کام بنجاوے۔

اخبارات صحیح راے قائم کرانے مین پبلک کی بڑی مدد کر سکتے ہین لیکن وہ بھی اپنی غرض سے لوگون کو گمراہ کرنے اور غلط تاویلین کر رہے ہین مثلاً پنڈت پیارے کشن رینہ راے دہندگان کی فہرستون کی تیاری کے لیے مقرر ہوے ہین، اور انکی مدد کے لیے دفتر نے منشی قدرت اللہ کو دیا ہے، یہ کوئی نئی بات نہین ہے اگر اور عملہ کی ضرورت ہو تو وہ بھی دیا جا سکتا ہے، لیکن نظام عالم نے اسکے یہ معنی لگاے کہ منشی قدرت اللہ شیخ صاحب کی سہولیت کے لیے مقرر کیے گئے ہین، ہم نہین سمجھ سکتے کہ نظام عالم کو اس کا علم کیسے اور کہان سے ہوا؟

اگر واقعی افسران بورڈ جنبہ داری کرتے ہین تو بورڈ کے لیے باعث شرم و ننگ ہے اور اگر یہ بدظنی پھیلائی جاتی ہے تو اسپر جسقدر بھی اعتراض اور نفرین کی جاے وہ کم ہے۔

جلسہ بنگال کا اکالی جتھا نابہ سے واپس جاتے ہوے کانپور مین ٹھہرا اور نہایت شاندار جلوس کے ساتھ استقبال کیا گیا اور ۳۰ر اگست کی شام کو فوردمحل پارک مین ڈاکٹر مراری لال کی زیر صدارت جلسہ ہوا بلونت سنگھ شرما نے اکالی جدوجہد کی پوری تاریخ بیان کی (یہ تقریر آیندہ ہفتہ مین ہم درج کرینگے) مسٹر بالکرشن شرما مسٹر جگدمبا پرشاد وغیرہ نے تقریرین کین۔

ماتمی جلسہ ۳۰ر اگست کو سناتن دہرم اسکول مین ڈاکٹر سر رام کرشن بھنڈارکر کی موت پر اظہار رنج کے لیے ایک جلسہ ہوا۔

پریسیڈنٹ کانگریس ۱۲ صوبون کی کانگریس کمیٹیون نے صدارت کے لیے مسز سروجنی نائیڈو کا نام پیش کیا ہے اور سب سے زائد ووٹ اسوقت تک مسز سروجنی نائیڈو کے ہین۔ قاعدہ کی رو سے آپ ہی صدر منتخب ہو سکتی ہین۔

نئی پارٹی کانپور کے کچھ نیشنلسٹ تلک سوراجیہ سبھا قائم کر رہے ہین ۳۰ر اگست کو مولانا حسرت موہانی کی صدارت مین عہدہ داران کے انتخاب کا جلسہ ہوا۔

کانپور کانگریس کیواسطے والنٹیرون اور کارکنان کی ضرورت

کانپور کانگریس کے موقعہ پر کام کرنے کے لیے ہمین اپنے صوبہ کے تقریباً ایک ہزار سکھے ہوے والنٹیرون اور کانگریس کے کارکنان کی ضرورت ہے والنٹیرون کو کانگریس سے کچھ روز پہلے کانپور مین آکر ٹھہرنا پڑے گا، کھانے کا انتظام کانگریس کی طرف سے ہوگا لیکن سفرخرچ اور ڈریس انکو اپنی لانی ہوگی ڈریس کے لیے چھ روپیہ سے دینے پر خاکی کھدر کی ڈریس یہان سے ملیگی نوجوان اور اونچے درجات کے طالب علمون کو اپنی عمر اور لیاقت کا ذکر کرتے ہوے جناب جی جی، جوگ سکریٹری صیغہ والنٹیر کمیٹی کانپور کانگریس سے خط و کتابت کرنا چاہیے۔

(۲) کانگریس کی استقبالیہ کمیٹی نے کام کرنے کے لیے اپنے الگ الگ ڈپارٹمنٹ قائم کیے ہین اُنمین کام کرنے کے لیے ہمین صوبہ کے اچھے کارکنان کی بھی ضرورت ہے جن ڈپارٹمنٹ مین کام کرنا پڑے گا وہ یہ ہین (۱) صیغہ چندہ (۲) صیغہ صوبہ مین پرچار (۳) صیغہ نمایش (۴) ڈیلی گیٹون کے ٹھہرنے کی جگہ کا انتظام (۵) پنڈال کے تیار کرنے کا کام (۶) پانی کا انتظام (۷) بجلی کی روشنی (۸) سواری و ریل کا انتظام کنسرٹ اور کھیل کا انتظام دوا کا انتظام، صفائی اور صحت جسمانی، پبلسٹی ڈپارٹمنٹ، خوراک اور بازار لگوانے کا انتظام۔ جو صاحبان کام کرنا چاہین وہ اپنی عمر اور لیاقت کا ذکر کرتے ہوے گنیش شنکر ودیارتھی جنرل سکریٹری کانگریس استقبالیہ کمیٹی کانپور سے خط و کتابت کرین اور یہ بھی لکھنے کی مہربانی کرین کہ وہ کس کام کو خوش اسلوبی سے انجام دے سکین گے اور کتنے دن پہلے سے کانپور آ کر رہ سکین گے، اور انکے رہنے اور خوراک کا انتظام کانگریس کو کرنا ہوگا یا وہ خود کرینگے۔ **سکریٹری پبلسٹی**

بحکم جناب منصف صاحب بہادر کانپور
(نمونہ قابل فروخت)

سمن بنا بر انفصال مقدمہ

(آرڈر ٥ - قاعدہ ١ و ٥)

نمبر مقدمہ ٢٩١ سنہ ١٩٢٥ء

بعدالت منصفی کانپور

بابو دیبی پرشاد وغیرہ — مدعی

بنام حکیم مشوق علی ولد نامعلوم قوم مسلمان ساکن ریاست جے پور محلہ چاند پول دروازہ کلیانی جی کا راستہ

ہرگاہ کہ مدعیان نے تمہارے نام ایک نالش بابت (؎) کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ١٥ ماہ ستمبر سنہ ١٩٢٥ء بوقت ١٠ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعوی کی کرو اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہارے حضار کے لیے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تم کو لازم ہے کہ اُسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جنکی شہادت پر نیز تمام دستاویزات جن پر تم اپنی جوابدہی کی تائید میں استدلال کرنا چاہتے ہو اُسی روز پیش کرو، تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہو گے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہو گا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ٢٥ ماہ اگست سنہ ١٩٢٥ء جاری کیا گیا۔

(مہر عدالت)
دستخط منصرم
عدالت منصفی کانپور

اطلاع

(١) اگر تم کو یہ اندیشہ ہو کہ تمہارے گواہ اپنی مرضی سے حاضر نہ ہونگے تو تم عدالت ہذا سے سمن بہ این مراد جاری کرا سکتے ہو کہ جو گواہ حاضر نہ ہو وہ جبراً حاضر کرا دیا جاے اور جس دستاویز کو کسی گواہ سے پیش کرانے کا تم استحقاق رکھتے ہو وہ اس سے پیش کرائی جاے بشرطیکہ تم خرچہ ضروری عدالت مین داخل کر کے اس امر کی درخواست گذرانو۔

(٢) اگر تم مطالبہ مدعی کو تسلیم کر لیتے ہو تو تم کو لازم ہے کہ روپیہ معہ خرچہ نالش عدالت مین داخل کرو تاکہ کارروائی اجراے ڈگری جو تمہاری ذات یا مال یا دونوں پر ہو کرنا نہ پڑے۔

نوٹس

بحکم جناب مولوی سید محمد ضیاء الحسن صاحب بہادر سشن و سب جج باندہ

بعدالت سب ججی باندہ

معاملہ انسالونسی نمبر ١١ سنہ ١٩٢٥ء

پران سنگہ ولد دیبی دین قوم لودھی ساکن موضع سوپا پرگنہ کلپہاڑ ضلع ہمیرپور

مقدمہ مندرجہ عنوان مین سائل نے درخواست واسطے قرار دے جانے دیوالیہ کے پیش کی ہے اور عدالت ہذا نے واسطے سماعت درخواست مذکور و اظہار سائل کے تاریخ ٢١ نومبر سنہ ١٩٢٥ء مقرر کی ہے لہذا بذریعہ نوٹس ہذا مشتہر کیا جاتا ہے کہ بنسبت درخواست مذکور کے جس کسی کو جو کچھ عذر ہو بتاریخ معینہ پیش کرے۔

المرقوم ٢٤ ر اگست سنہ ١٩٢٥ء

(مہر عدالت)
دستخط منصرم
عدالت سشن و سب ججی باندہ

بحکم جناب مولوی نیاز احمد صاحب بی، اے، ایل، بی منصف بہادر اکبرپور
(نمونہ قابل فروخت)

سمن بنا بر انفصال مقدمہ

(آرڈر ٥ - قاعدہ ١ و ٥)

نمبر مقدمہ ٨٤٢ سنہ ١٩٢٥ء

بعدالت منصفی اکبرپور ضلع کانپور

بابو رام ولد چینی لال قوم اگروال ساکن پکھرایان پرگنہ بھوگنی پور مالک دوکان موسومہ شیونا تھ شیودت قصبہ پکھرایان — مدعی

بنام بدری ولد بیو قوم بھورجی ساکن پکھرایان پرگنہ بھوگنی پور — مدعا علیہ

ہرگاہ کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابت (عہ/٩) کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ١٠ ر ماہ ستمبر سنہ ١٩٢٥ء وقت ١٠ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعوی کی کرو۔ اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہارے احضار کیلیے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تم کو لازم ہے کہ اُسی روز اپنے جملہ گواہون کو جنکی شہادت پر نیز تمام دستاویزات جن پر تم اپنی جوابدہی کی تائید میں استدلال کرنا چاہتے ہو اسی روز پیش کرو۔ تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہو گے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہو گا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ٢٥ ر اگست سنہ ١٩٢٥ء جاری کیا گیا۔

(مہر عدالت)
جھنگا لال پانڈے منصرم

اطلاع

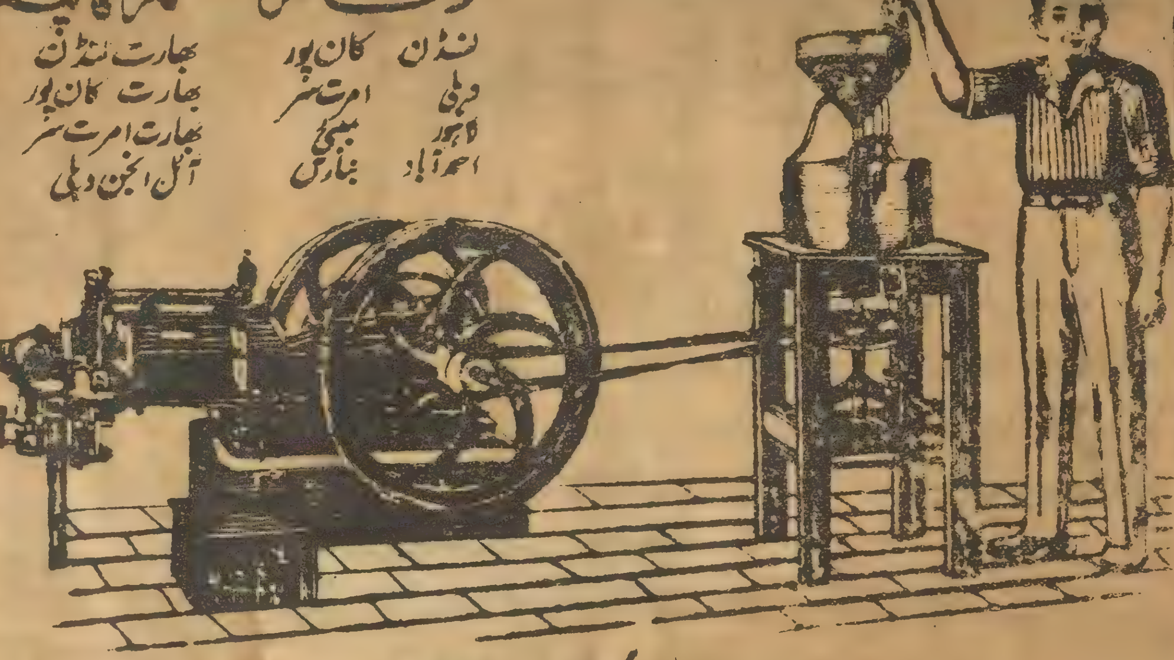
(١) اگر تمکو یہ اندیشہ ہو کہ تمہارے گواہ اپنی مرضی سے حاضر نہ ہونگے تو تم عدالت ہذا سے سمن بہ این مراد جاری کرا سکتے ہو کہ جو گواہ حاضر نہ ہو وہ جبراً حاضر کرا دیا جاے اور جس دستاویز کو کسی گواہ سے پیش کرانے کا تم استحقاق رکھتے ہو وہ اس سے پیش کرائی جاے بشرطیکہ تم خرچہ ضروری عدالت مین داخل کر کے اس امر کی درخواست گذرانو۔ (٢) اگر تم مطالبہ مدعی کو تسلیم کر لیتے ہو تو تم کو لازم ہے کہ روپیہ معہ خرچہ نالش عدالت مین داخل کرو تاکہ کارروائی اجراے ڈگری جو تمہاری ذات یا مال یا دونون پر ہو کرنا نہ پڑے۔

غلامی کا انسداد

جو نوجوانان غلامی کی زنجیرون سے آزاد رہنا چاہتے ہین اُنکو چاہیے کہ الکیٹرو ہومیو پیتھک کالج کانپور مین داخل ہوکر اس علاج کو سیکھیں دو سال مین اس علاج کا ڈپلوما حاصل کر کے آ… سے پرکٹیس کرین، پبلک کی خدمت کرین اور غریبون کو فائدہ پہونچاوین اور ہمیشہ کے لیے آزادی سے زندگی بسر کرین یہ علاج نہایت ہی زود اثر ہے اور قدرتی قانون کی پابندی کرتے ہوے جملہ امراض مین مفید ثابت ہوچکا ہے

کالج کے پراسپکٹس ۲ دو آنہ کے ٹکٹ بھیجکر حسب ذیل پتہ سے طلب فرمایئے

ڈاکٹر این ایل سنہا ایم ڈی ای ایچ پرنسپل
مسٹن روڈ کانپور



(۱) روپیہ بنانیکی مشین
(۲) یعنی نو بنو بھارت آئل انجن لنڈن سے پہنچ گئے

آپ سرخی کو پڑھکر ضرور چونک پڑے ہونگے کہ روپیہ بنانے کی مشین کیسی؟ کیا گورنمنٹ نے ہر ایک شخص کو روپیہ بنانے کی اجازت دیدی ہے؟

جواب ملیگا کہ ہرگز نہین یہ فعل خلاف قانون ہے۔ آیئے ہم آپکو بتائین کہ یہ روپیہ بنانیکی مشین کیسی ہے جسے لگا دینے ہی روپیہ دھڑا دھڑ نکلنا شروع ہوجاتا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ آپ بھارت آئیل انجن کے خریدار ہوجایئے پھر دیکھیے کہ روپیہ کا ڈھیر خود بخود لگجاتا ہے یا نہین!! آپ ضرور دریافت کرینگے کہ یہ کیسے اسکا جواب یہ ہے کہ بھارت آئیل انجن بناوٹ مین سادہ اور نہایت مضبوط ہی متواتر تیل کے خرچ پر زیادہ کام نکالتا ہے اور معقول آمدنی یقینی پیدا کرتا ہی تمام خرچ نکالکر دس روپیہ روز آپکی جیب مین ڈالیگا کیا پھر بھی آپ اسکو روپیہ بنانیکی مشین کا لقب دینگے؟

علاوہ اسکے کروڈ آئل انجن آٹا پیسنے کی چکیان، دھان سے چاول نکالنے، پالش کرنیکی مشین، تمباکو چونہ پیسنے کی مشین وغیرہ وغیرہ جنکو ہر وقت ہمارا لنڈن آفس روانہ کرتا رہتا ہے اگر آپ خریدنا چاہتے ہین تو نیچے لکھے پتہ پر خط و کتابت کرین۔

اپنے خریدارون کو جو سب سے بڑی سہولیت ہمنے دے رکھی ہے وہ یہ ہے کہ ہم اپنے کارخانہ "بھارت آئرن ورکس کانپور" مین آئیل انجن کے چلانیکا کام مفت سکھلاتے ہین۔ آزمایئے اور روپیہ کا ڈھیر لگایئے

المشتہر
دی بھارت انجنیرنگ کمپنی لاٹوش روڈ کان پور

دماغ جسم پر بادشاہت کرتا ہے

قدرت نے دماغ کو وہ طاقت بخشی ہے جسکے ذریعہ سے ہر اعلیٰ و ادنیٰ انسان عقل سلیم حاصل کرتا ہے یہی دماغ ہے کہ انسان کل کام انجام پاتے ہین علم و کمال صنعت و حرفت تجارت و دولت کی ترقی اسکی ہنر مندی کا باعث ہے یہی دماغ ہے جس نے طرح طرح کی حیرت انگیز ایجادین کرائی ہین … اسی دماغ کی جدت ہے ہوائی جہاز … تار ٹیلیفون … ریل … دخانی جہاز … وغیرہ کی ایجاد دماغی قوت کا معمولی نمونہ ہے … [illegible] … اگر آپ … بہترین … خوشبودار اور مفید تیل کا استعمال چاہتے ہین تو ہمارے کارخانہ کا ایجاد کردہ ہیگ ہیر آئیل جسکے مختصر … استعمال کیجیے جو بیحد فائدہ مند ثابت ہوا ہے اور بالونکے تمام امراض کیلیے مفید ہے۔

ہیگنگ ہیر آئیل دماغ کا تکان … مین دور کرکے از سر نو طاقت … ہے۔

ہیگنگ ہیر آئیل کے استعمال سے آنکھون کی بصارت بڑھتی ہے۔

ہیگنگ ہیر آئیل … بال … ہوتے ہین … بال کبھی سفید نہین ہوتے … سیاہ …

ہیگنگ ہیر آئیل مقوی دماغ ہے دماغ کو … تازگی بخشنے مین اپنا جواب نہین رکھتا۔

ہیگنگ ہیر آئیل مین دیرپا اور بہترین خوشبو موجود ہے۔

ہیگنگ ہیر آئیل بالونکا محافظ ہے بالونکو گرنے سے روکتا ہے۔ بڑھاتا اور گھنا کرتا ہے۔

ہیگنگ ہیر آئیل … دماغ کی گرمی دور کرکے ٹھنڈک … خوب … نیند آتی ہے۔

ہیگنگ ہیر آئیل کے استعمال سے … جوان … ہے۔

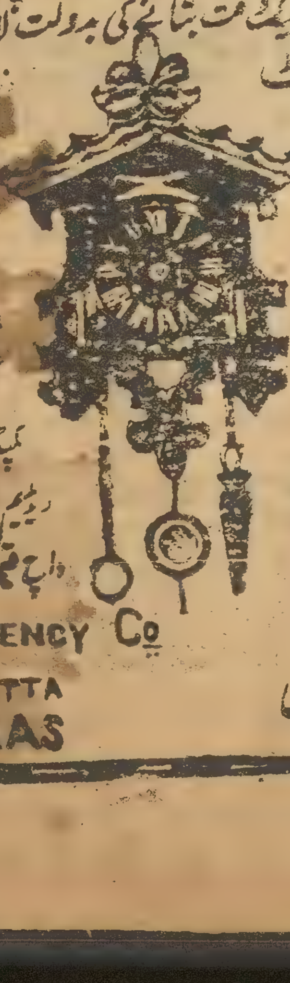
… [illegible] …

ایچ ایچ حنیف اینڈ سنس کوٹھی نمبر ۵۲ کیننگ اسٹریٹ کلکتہ

دیوار مین لگانے کی گھڑی نمونہ

آپ کے مکانکو زینت دینے والی گھڑی بیش وقت بجانے والی ہماری دیوار کی گھڑی نے ٹھیک وقت بتانے کی بدولت لاثانی شہرت حاصل کی

نقل سارٹیفکٹ



دنیا کی مشہور ترین … گارنٹی ۲ سال۔

رولڈ گولڈ وسٹ واچ نمبر … قیمت …

… ٹیون کے … ۲

کمپنیشن فاؤنٹین پین قیمت …

ریڈیم رات کو چمکنے والی الکٹ واچ قیمت …

… پور … مارچ ۱۹۲۵ء

جناب من۔ گھڑی موصول ہوکر … ہوئی … اور … دستخط … کرچی … نوسوامی۔

صاحبان سے درخواست کیجاتی ہے کہ اپنا نام اور پتہ صاف لکھین اور اگر ممکن ہو تو انگریزی مین لکھین۔

انڈین ایجنسی کمپنی
رایاپیٹا مدراس

INDIAN AGENCY Co
RAYEA PETTA
MADRAS

پانچسو روپیہ کا نقد انعام

طلاے نو ایجاد (رجسٹرڈ)

ڈاکٹر فرانس کا ایجاد علاج کمزوری نامردی

جو شخص اس طلا کو بیکار ثابت کرے اسکو پانچسو روپیہ کا نقد انعام دیا جائیگا۔ یہ روغن ڈاکٹر فرانس نے بڑی جانفشانی اور تجربہ سے تیار کیا ہے جو مثل بجلی کے پنا اثر رکھتا ہے اسکا اثر ایک ہی روز مین معلوم ہوجاتا ہے جو لوگ بچپن کی غلط کاریون یا کسی اور وجہ سے کمزور ہوگئے ہون تو فوراً اس طلاسے فائدہ حاصل کرین اس طلا سے بہت سے مریضونکو فائدہ پہنچا ہے جنکی نوبت ناامیدی تک پہنچگئی تھی اسکے استعمال مین کسی موسم کی خصوصیت نہین … رطوبت خارج کرو … ہمیشہ کیلیے … کی ایجاد … اس عرض کے لیے مفید ثابت نہین ہوا قیمت … ہے

المشتہر
ایس ایم عثمان اینڈ کو آگرہ

بندوقین رائفلین ریوالور اور پستولین

ہمارے یہاں کم سے کم قیمت پر دستیاب ہوتی ہین ہندوستان کے کسی ریلوے اسٹیشن تک ہم مال کو اپنے خرچ پر پہنچا دیتے ہین اور فرمائشون پر کمیشن علیحدہ دیتے ہین

فہرست
سلیمان اینڈ کو کراچی کیمپ سے طلب فرمایئے

باہتمام خواجہ عبدالسلام صداقت پریس کان پور سے شایع ہوا

CAWNPORE

REG-No. A 1424

جمال پر توحق عزم مستقل مین رہی
زبان پر بھی وہی ہو جو تیری دل مین رہی
(احسن سمبھلی)

صدق

قیمت سالانہ ۳ للعہ
ششماہی عہ ۱ر
فی پرچہ ۲ر

اڈیٹر- خواجہ عبد السلام

ہفتہ وار

جلد ۲ | کان پور- چہار شنبہ ۹- ستمبر ۱۹۲۵ء مطابق ۱۹- صفر المظفر سنہ ۱۳۴۴ھ | نمبر ۲

ادبیات

(از نتیجہ فکر جناب راز چاندپوری)

آنکھون مین جو تو سما رہا ہے — ذرّہ نظر مین آئینا ہے
قسمت سے یہ تفرقہ پڑا ہے — مدت ہوئی مجھسے دل جدا ہے
کیا غم کہ وہ جور آزما ہے — غافل یہی منزل رضا ہے
ہان کوئی ترانہ مطربِ غم! — دنیا پہ سکون چھا رہا ہے
جینے کے پڑے ہین مجھکو لالے — فرقت تری صبر آزما ہے
کیون دلسے نکل کے آئی لب پر — وہ راز کہ جانِ مدعا ہے
تدبیر کا چل سکا نہ جب زور — معلوم ہوا کوئی خدا ہے
صد شکر پیام موت آیا — ناکامیون کی یہ انتہا ہے
خاموش زبان نہ ہلنے پائے — ہونا جو کچھ ہے ہو رہا ہے
جو قلب سے آ رہی ہے پیہم — لاریب یہی تری صدا ہے
نظرین جو ملین تو ملگئے دل — کیونکر کہون دیر آشنا ہے
کر دور تو دل سے ماسوا کو — باقی جو رہے وہی خدا ہے
خاموش ادب کی جا ہے یہ راز — کیون بھید تو اسکے کھولتا ہے

وہابی کون ہین

(از جناب ماسٹر شیام سندر لال صاحب نگم)

پچھلے ہفتہ وہابیون کے مدینہ منورہ پر گولہ باری اور حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی مسجد پر اور اُنکے چچا حضرت حمزہ رض کی قبر کو ضرر پہنچانے اور مدینہ خاص کی رسد و رسائل بند کرنے کی خبرون نے ہندوستانی مسلمانون کے دلون مین ایک ہلچل اور بیچینی پیدا کر رکھی ہے کیونکہ یہ ایسے واقعات ہین جو مسلمانون کے دلون مین انتہائی غصہ کی آگ مشتعل کر سکنے کی طاقت رکھتے ہین یہی وجہ ہے کہ مولانا عبد الباری- مولانا حسرت موہانی- مسٹر مشیر حسین قدوائی وغیرہ مسلم لیڈرون نے ابن سعود کی اس کارروائی کی سخت مذمت کی ہے- اسمین کوئی شک نہین کہ مسلمانون کے دلون مین اس سے زیادہ سخت چوٹ دوسری نہین لگائی جا سکتی ہے اور خلافت کے خاتمہ سے بھی یہ زخم زیادہ کاری ہے لیکن ساتھ ہی یہ بات بھی قابل لحاظ ہے کہ جب لڑائی چھڑی ہوئی ہو گولہ بارود استعمال ہو رہا ہو- ایک دوسرے کے مٹانے کے سامان ہو رہے ہون تو یہ ناممکن ہے کہ توپ گولون کو کسی مقدس و متبرک مقام پر پہنچنے سے روکا جا سکے- بہت ممکن ہے کہ وہ مقدس ترین مقامات پر گرین اور انکو نقصان پہنچاوین لڑائی مین دشمن اسکی احتیاط نہین کر سکتے اور اسپر پیچ و تاب کھانا غلطی ہے- لیکن چونکہ وہابی فوج کے اصولون سے حنفی مسلمان پہلے ہی سے ناخوش ہین اور ان کے عقائد کے خلاف ہین اسلئے ان خبرون نے اور بھی آگ لگا دی ہے۔

خلافت کمیٹی کا ایک حصہ ابن سعود کا طرفدار ہے اور دوسرا اُسکے خلاف خلافت کمیٹی کے جو لوگ ابن سعود کے خلاف ہین اُنکی مخالفت کا خاص سبب ابن سعود کا وہابی ہونا ہے- ان مختلف مسائل پر ہم کوئی رائے نہین ظاہر کر سکتے- ہم یہ بھی نہین جانتے کہ کیا درست ہے- ہمکو صرف اسقدر کہنا ہے کہ مذہبی دست اندازی سے جو ناراضی پیدا ہو سکتی ہے، وہ سب سے بڑی ناراضی ہے اور وہی اسوقت عام مسلمانون مین موجود ہے- وہابیونکے پیشوا ابن عبد الوہاب نجدی سنہ ۱۷۰۳ء مین پیدا ہوئے تھے- آپ عرب کے قانون مذہب کے بہت بڑے عالم تھے- عالم نوجوانی مین آپنے مدینہ آکر مذہب کی بڑی چھان بین کی اور نتیجہ نکالا کہ جو مذہب شروع مین سادہ اور سچا اور بیخوف تھا وہ اب افراط و تفریط کیوجہ سے کچھ سے کچھ ہو گیا ہے- اور آرام طلبی اور پیر پرستی مین پھنسکر مسلمان خدا کو بھول رہے ہین- آپنے مسلمانونکے اصلاح کا بیڑا اُٹھایا اور قرآن پاک کی تعلیم کیلیے دورہ شروع کیا- آپنے پیر پرستی قبر پرستی کی مخالفت کی اور صرف خدا کی پرستش کا وعظ کرنے لگے- اُس زمانہ مین صوبہ نجد مین ابن سعود کی سلطنت تھی اور انھون نے اس وہابی مذہب کو قبول کیا تھا- ابن عبد الوہاب نے سنہ ۱۷۹۲ء مین انتقال کیا موجودہ زمانہ کے وہابی اسی مذہب کے ماننے والے ہین- اور موجودہ ابن سعود نجد کے بادشاہ کے وارث ہین اور انھین کی سرکردگی مین مدینہ کا محاصرہ ہوا ہے- آج سے ایک چوتھائی صدی قبل ابن سعود کویت شہر کے حاکم شیخ محرک کے دربار مین ایک نظر بند قیدی کی زندگی گذار رہے تھے- سعود کا خاندان تباہ ہو چکا تھا سلطان محمد ابن رشید نے نجد کے صوبہ پر اپنی حکومت قائم کر لی تھی- ابن سعود اپنی سلطنت واپس لینے اور انتقام لینے کے خیال مین مست رہتا تھا اور ہر وقت گذشتہ عظمت حاصل کرنیکے لیے بیچین رہتا تھا اسوقت اُسکی عمر ۲۳ سال کی تھی- وہ بڑا بہادر- جنگجو- حوصلہ مند اور نہایت چالاک آدمی تھا اور کبھی راتکو لوٹ مار کے لیے دوڑہ کرتا تھا- رفتہ رفتہ اُسنے کچھ سپاہی جمع کیے اور ایک راتکو وہ اپنے تھوڑے ساتھیونکو لیکر نجد کے پایہ تخت مین جا پہنچا- پہاٹک کے سنتریون کا خاتمہ کر کے شہر مین گھس گیا اور قلعہ پر حملہ کر دیا سپاہی مارے گئے اور وہان کے گورنر کو خود ابن سعود نے تلوار کے گھاٹ اوتار دیا اور اُسکے ایک ساتھی نے قلعہ کی

۷۸۶
ہفتہ وار
صداقت

چہارشنبہ ۹ ستمبر ۱۹۲۵ء

آئینی اصلاح

تمام ملک میں یہ خوف ہو رہا تھا کہ ہندوستان کی مختلف سیاسی پارٹیوں کے لیڈران اسمبلی میں آئینی اصلاح کے مسئلہ پر شاید متفق الرائے ہو کر گورنمنٹ کی پالیسی کا مقابلہ کرنیکے لئے صف آرا نہ ہو سکیں - اور ڈر تھا کہ اس نا اتفاقی کی بدولت سرکاری رزولیوشن پاس نہو جائے لیکن ہمکو خوشی ہے کہ لیڈران ملک نے متفقہ طور پر رزولیوشن پاس کرنا طے کر لیا ہے - اسمیں پارلیمنٹ سے اس اعلان کا مطالبہ کیا گیا ہے کہ وہ ہندوستان کی مالگذاری اور جائداد کا اختیار گورنر جنرل کا ونسل کے ہاتھ میں دیدے اور گورنمنٹ ہند مالگذاری کو قانونی کونسل کی رائے سے خرچ کرے لیکن فوج - غیر ملکی - پولٹیکل اور قانونی اخراجات کے متعلق ایک محدود رقم کے خرچہ پر ایک محدود عرصہ کے لئے وزیر ہند کو غیر معمولی اختیارات حاصل رہیں - سیکریٹری آف اسٹیٹ کی کونسل توڑ دیجاوے صوبہ دار اور مرکزی کاونسلیں بالکل منتخب ممبروں کی بنائی جاویں جنکے لئے ووٹ کے حق کی توسیع کردیجاوے - دفتری کونسل میں ذمہ داری کا خیال پیدا کیا جاوے اور صوبجات میں شترکہ حکومت کا اصول جاری کیا جاوے - آیندہ ہندوستان کی ترتیب حکومت کے ایک ڈھانچہ تیار کرنے اور مشترکہ کانفرنس منعقد کرنیکا بھی مطالبہ کیا گیا ہے -

رزولیوشن سوراجسٹ اور انڈیپنڈنٹ ممبروں کے اتفاق رائے سے طے ہوا ہے - رزولیوشن ملک اور ریاستوں کے حقوق کی حفاظت کے لئے کافی ہے - اس سے سلف گورنمنٹ قائم ہو جائے گی اور اس سے ہندوستان کے ایک بہت وسیع آبادی کی خواہشات کی تکمیل ہو سکے گی - سوراجسٹ اور دوسری پارٹیوں کے ممبران نے جس دور اندیشی کا ثبوت دیا ہے اس سے سیاسی اتحاد کی اُمید بڑھتی ہے - اور ہم کو اُمید ہے کہ یہ رزولیوشن اسمبلی سے پاس ہو جاویگا -

گورنمنٹ کے لیے سبق

سکھ گوردوارہ بل پنجاب کاونسل سے پاس ہو کر خاص دفعات کی منظوری کے لئے جب اسمبلی میں پیش ہوا تو ممبران کو اسپر اظہار اطمینان کا موقعہ ملا اور اُنہوں نے گورنر صاحب پنجاب کو ایک مشکل معمہ کے حل کرنے کے لئے مبارکباد دی - اس سمجھوتہ سے ایک ہی نتیجہ نکالا جا سکتا ہے - کہ سر میلکم ہیلی نے جسطرح ایک محدود فلسفہ کو اپنی دور اندیشانہ اور بہادرانہ پالیسی سے سکھوں کا معتمد علیہ بنا لیا ہے - اور ان کے دلوں کی تسخیر کر رہا ہے - اسی طرح گورنمنٹ برطانیہ اپنی دور اندیشی فیاضی اور ہمت سے کوئی قدم آگے بڑھا کر سارے ہندوستان کو راضی کر سکتی ہے - اور ہندوستان اور انگلستان کے تعلقات زیادہ مضبوط کر کے سلطنت کی بنیاد کو مستحکم کر سکتی ہو بشرطیکہ وہ بھی مدبری کا اظہار ملک کی سیاسی اور اقتصادی مسائل کے ساتھ کرے اسمیں کوئی شک نہیں کہ اس کارروائی سے کچھ انگریزوں کی مفاد کو نقصان پہونچے گا - لیکن اس سے زیادہ ہندوستانیوں اور بیشتر انگریزوں کو فائدہ بھی ہوگا - اور امن و اعتماد کا دور قائم ہوگا - پنڈت مدن موہن مالوی جی برطانوی پالیسی کے زیادہ معتقد نہیں ہیں - لیکن گورنر پنجاب کی کارروائی سے وہ بھی متاثر ہوئے ہیں - آپنے سکھوں کے رہائی کے اقرارنامے کے لئے اپیل کی ہے اور سرکار کی طرف سے اُس پر ہمدردی سے غور کرنے کا وعدہ بھی کیا گیا ہے -

ہماری کوشش ہے کہ گورنمنٹ برطانیہ ہمت کر کے ایک مرتبہ ہندوستان پر اعتماد کر کے بہبودی کی فضا پیدا کر دے اور ہندوستان کے لئے آزادی کی راہ قائم کر دے -

ابن سعود اور انگلستان

دمشق کے عربی اخبار الف باء نے فرانس کے اخبار "لاسیر" سے مندرجہ ذیل مضمون کا ترجمہ شایع کیا ہے جو بجنسہ درج کیا جاتا ہے سلطان ابن سعود نے انگلستان کو ایک مراسلت روانہ کی ہے جس میں امور درج ذیل کی حکومت انگلستان سے تصدیق اور تسلیم کا مطالبہ کیا ہے -

(الف) انگلستان سلطان ابن سعود کو جلد سے جلد تر مہلت میں امیر علی اور جدہ کا فیصلہ کرنے کے لئے چھوڑ دے -

(ب) سرکاری طور پر حکومت انگلستان حجاز پر سلطان ابن سعود کی سیادت کو تسلیم کرے، نیز سلطنت نجد کے کامل استقلال کو تسلیم کرے جس کی بعض تشریحات اس اتفاق میں مذکور نہیں جو سنہ ۱۵ء میں انگلستان کے ساتھ ہوا تھا -

(ج) امیر علی پر کامل طور پر فتحیاب ہونے کے بعد حجاز پر سلطان کے اقتدار کو قبول کرے اور اس کے مقابل میں سلطان دائمی طور پر مکہ میں وطنی حکومت کی تشکیل کریں گے جسکے کامل استقلال کا برطانیہ کو اعتراف کرنا چاہیے - مکہ کی حکومت وطنیہ کے صدر کی تجویز کا کامل اختیار ابن سعود کے اقتدار ہوگا - جس کو چاہے صدر تجویز کرے - رہا حجاز کے دینی اور ادادی وسلوک کا معاملہ تو اس کو سلطان دول اسلامیہ کے نمایندوں پر چھوڑتے ہیں جو نمایندے ایک کمیٹی منتخب کریں گے جس کے ذمہ اس امر کی نگرانی ہوگی کہ حکومت حجاز ان کے مقرر کردہ دستور پر کاربند ہے یا نہیں -

(د) انگلستان حکومت لندن کے نمایندوں کے تعین کا حق ابن سعود کے لئے چھوڑ دے - ابن سعود جس کو چاہے عراق شرق اردن فلسطین - بصرہ اور کوفہ میں مقرر کرے -

(ہ) انگلستان سلطان کے لئے ہز میجسٹی کے خطاب کو اسطرح قبول کرے - جیسے کہ امیر افغانستان اور ملک فیصل کے لئے قبول کیا -

(و) حکومت برطانیہ اس پروپیگنڈا پر پابندی عائد کرے جو ہندوستان - عراق اور دوسرے ان ممالک میں جو برطانوی اقتدار کے ماتحت ہیں ابن سعود کے خلاف کیا جا رہا ہے - جس سے وہابیوں کو زنادقہ کی حیثیت میں پیش کیا جاتا ہے -

اس پر انگلستان نے مندرجہ ذیل مطالبات پیش کئے ہیں -

(الف) جزیرہ نمائے عرب کی موجودہ حالت بدستور باقی رہیگی اور اس کی بقا کے لئے برطانیہ اپنی کوششوں کو صرف کرے گی - سوائے ان تغیرات کے جو نجد و حجاز کی آویزش سے حجاز میں رونما ہونے والے ہیں -

(ب) ابن سعود اس کا معاہدہ کریں کہ وہ ہرگز ایسا نہیں کرینگے کہ جزیرہ نمائے عرب کو دو حصوں میں تقسیم کر کے شمالی حصہ کو اپنے تصرف میں رکھیں اور دوسرے حصہ کو اپنے دوست امام یحییٰ کے حوالہ کر دیں - اور یہ کہ امام یحییٰ کے ساتھ کسی قسم کا معاہدہ نہ کریں بلکہ اس کے برعکس ابن سعود کے لئے ضروری ہے کہ امام یحییٰ کے حریف سید ابن علی ادریسی امام عسیر کے ساتھ معاہدہ کریں اور جب ضرورت ہو تو ان کو مدد دیں -

(ب) ابن سعود برطانیہ سے اس امر کا اقرار کریں کہ وہ شرق اردن - معان - عقبہ اور تبوک پر کسی وقت حملہ آور نہ ہوں گے - (یہ وہ قطعات زمین ہیں جن کو نجد و حجاز کی آویزش سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے - انگلستان نے شرق اردن کی حکومت کے ساتھ ملحق کر لیا ہے) یعنی سلطان ان تمام علاقوں کا جو برطانوی انتداب کے ماتحت واقع ہیں پورا پورا احترام کرینگے -

(ج) اس ریلوے لائن کا جو شرق اردن سے مدینہ پہنچاتی ہے پورا احترام کریں - اور حفاظت کریں تاکہ حج کا راستہ محفوظ رہے -

(د) عراق کے جنوبی حدود پر کسی قسم کی مخالفانہ پیش قدمی نہ کریں -

(ہ) ان مسائل میں جو خلیج فارس کی حکومتوں کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں اور بالخصوص کوفہ اور بحرین کے مسائل میں قطعاً کوئی دلچسپی نہ لیں -

(اس پر قاہرہ کا اخبار الشوریٰ لکھتا ہے کہ ان دونوں مراسلتوں کی صحت میں ہم کو شک ہے اور ہم ان حالات کے منتظر ہیں جو ان کی تصدیق یا تکذیب کریں -)

(الجمعیۃ)

موصل پر قبضہ رکھنے کی ترکیبیں

ترکوں کے خلاف پروپگنڈا

لندن ۶ ستمبر - کرنل ایمری نے جنیوا میں اخبار نویسوں کے سامنے ایک تقریر کے دوران میں بیان کیا کہ برطانیہ صلح نامہ عراق کی میعاد ختم ہونے پر اس صورت میں اُسکی تجدید پر زور دیتا ہے کہ اُس سے مجلس اقوام کی شرائط پوری ہو سکیں - آپ نے کہا کہ برطانیہ عراق کو مجلس اقوام میں شریک کرنے کی سفارش سے گریز نہیں کریگا - آپ نے اعلان کیا کہ اگر ہمکو وہی حدود مل گئی جس کے لئے ہم کوشاں ہیں تو اسکا نتیجہ امن و امان ہوگا اور اگر اس کے خلاف ہوا تو سارے مسئلہ پر دوبارہ غور کرنا ہوگا -

جنیوا میں عام طور سے یہ خیال کیا جاتا ہے کہ ترکی نمایندوں نے کرنل ایمری کے ان سوالات کا کوئی جواب نہیں دیا کہ اگر کردوں کو ترکی حکومت میں دیدیا جائے گا - تو ترک انہیں کسی قسم کی حکومت دینگے جو انہیں حکومت عراق کے ماتحت حاصل ہے - علاوہ بریں ترکوں نے مجلس اقوام کے فیصلہ کی پابندی کا بھی کوئی وعدہ نہیں کیا -

مدینہ منورہ اور روضۂ اقدس کے تاریخی حالات

حرم نبوی اور حوالی مدینہ کی زیارتگاہین

(از جناب مولوی مظہر الدین صاحب)

مدینہ منورہ کی مشہور کردہ گولہ باری نے مسلمانان ہندوستان مین ایک ہلچل پیدا کردیتی ہے جو بالآخر غلط ثابت ہوئی لیکن مدینہ منورہ کے تاریخی حالات، حرم نبوی کی مفصل کیفیت اور وہان کی خاص خاص زیارت گاہون کا علم بہت کم ہے لہذا ہم چاہتے ہین کہ احادیث و سیر بعض سفرنامون سے یہ حالات ناظرین کرام کے سامنے پیش کرین۔

شہر مدینہ منورہ کے نام شہر مدینہ کے طابہ۔ طیبہ۔ مومنہ ناجیہ۔ مسکینہ۔ جابرہ۔ مجبورہ وغیرہ مختلف نام ہین جسمین یثرب زیادہ مشہور ہے۔ لیکن علماء اسے مکروہ خیال کرتے ہین کیونکہ یثرب ایک کافر کا نام تھا جسکے نام پر یہ مقام مشہور ہوگیا۔ علامہ حموی نے انیس نام درج کئے ہین اور وفاالوفا مین نوسے بھی زیادہ ہین اگر نامون کی کثرت مسمی کے شرف پر دلالت کرتی ہو تو یہ شرف سب سے زیادہ مدینہ طیبہ کو حاصل ہے۔

مدینہ کی آبادی یہ یقین کرنا ذرا مشکل ہے کہ مدینہ منورہ کب آباد ہوا اور کس نے بسایا تاہم ظن غالب یہ ہے اور زیادہ تر مورخین کی روایات سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ مدینہ منورہ ہجرت نبوی سے ۳۲۳ء سال قبل آباد ہوا سب سے پہلے عمالقہ مصر سے یہان آئے اور انہون نے آباد کیا۔ معجم البلدان مین یاقوت حموی کا بیان ہے کہ سب سے اول جسنے مدینہ مین کھیتی کی۔ کھجورون کے باغ لگائے اور مکانات و قلعے تعمیر کئے وہ عملاق بن ارفخشد ان سام بن نوح علیہ السلام کی اولاد تھی۔ یہ لوگ تمام ملک عرب مین پھیل گئے تھے اور شام و مصر وغیرہ سب پر قبضہ کر لیا تھا۔ فراعنہ مصر بھی ان ہی لوگون مین سے تھے۔ اور حجاز کا بادشاہ ارقم بن ارقم بھی اسی قوم مین سے تھا۔

بعض مورخین کا خیال ہے کہ ایک قوم عمالقہ سے بھی پہلے تھی جسنے مدینہ منورہ آباد کیا غرض آثار کونین علیہ الصلوۃ والسلام کا وطن اقامت بہت قدیم ہے۔

توریت (۱) اور مدینہ منورہ عمالقہ کے بعد مدینہ منورہ مین یہود آئے ان کے آنے کے متعلق مختلف روایتین ہین۔ ایک روایت یہ ہے کہ جب جناب موسی علیہ الصلوۃ والسلام فرعون کی سزا سے فارغ ہوگئے تو شام مین کنعانیون کی سرکوبی کے لیے فوج بھیجی اور راہی کے بعد ارض حجاز مین عمالیق پر فوجکشی کی جسنے ارقم شاہ حجاز پر فتح حاصل کرلی اور اسکو قتل کرکے یہ لوگ یہین مقیم ہوگئے لیکن زیادہ معتبر و قرینہ قیاس یہ روایت ہے کہ علمائے یہود کو توریت کے ذریعہ شہنشاہ حرمین صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف وفضائل معلوم ہو چکے تھے اور ان اوصاف مین یہ خصوصیت بھی تھی کہ آپکا دارالہجرت ایک ایسا شہر ہوگا جو دو پتھریلی زمینون کے درمیان نخلستان سے گھرا ہوگا چنانچہ آپکے اوصاف پڑھکر ان لوگون کے دلون مین اتباع و پیروی کی لگن پیدا ہوئی اور یہ ان اوصاف کی جستجو مین شام سے نکلے اور تیمار کے نخلستانون مین جہان انہون نے ان اوصاف کا نشان پا لیا ایک گروہ یہین مقیم ہوگیا اور دوسرے گروہ نے خیبر مین یہ علامت پائی اور وہین ڈیرہ ڈالدیا حتی کہ آخرالذکر گروہ کے اکثر آدمیون نے یثرب کی پتھریلی زمین مین شاہ بطحا صلعم کے دارالہجرت کی علامتین نمایان دیکھین اور وہ یہین مقیم ہوگئے اسلئے بنو نضیر نے بطحان کو اپنا مسکن بنالیا۔

انصار مدینہ تمام انصار اوس خزرج کی اولاد مین ہین یہ اوس خزرج یہودیون کے دو مشہور قبیلے ہین جو یمن سے یہان آئے۔ تو بنو قرنطیہ اور بنو نضیر کو شاہانہ اقتدار حاصل تھا اور قیطوان ان کا بادشاہ تھا یہ اسقدر ظالم و جابر تھا کہ کسی باکرہ لڑکی سی کیسکی شادی ہوئی تو وہ مجبوراً اول شب اس کے شبستان عیش مین گزارتی اور یہ اسکی عصمت پر ڈاکہ مارتا اسی رسم کے مطابق انصار کے سردار مالک بن عجلان کی ہمشیرہ پنڈلیان برہنہ کرکے دربار مین لائی گئی انہین ناگوار گذرا اور اپنی بہن کو فہمایش کی اسنے کہاکہ آنکو اس سے بھی زیادہ شرمناک واقعہ پیش آنیوالا ہے۔ یہ سردار نہایت غیور تھا آخر یہ قرار پایا کہ ہمشیرہ کیساتھ عورتون کا لباس پہنکر وہ قیطوان کے عشرتکدہ مین جائیگا اور جب وہ انکی بہن کے پاس آئیگا تو یہ تلوار سے خاتمہ کردیگا۔

چنانچہ ایسا ہی ہوا اور مالک بن عجلان نے قیطوان کے قتل کے بعد شام مین بھاگ کر ابوجبیلہ غسانی بادشاہ کے دامن مین پناہ لی یہ سلطے جراشاہا اور امداد کا طالب ہوا ابوجبیلہ نے عہد کیا کہ وہ اس جابر سلطنت کا خاتمہ کئے بغیر چین سے نہ بیٹھے گا آخرکار جنگ ہوئی اور یہودیون کی یہ سلطنت ختم ہوگئی۔

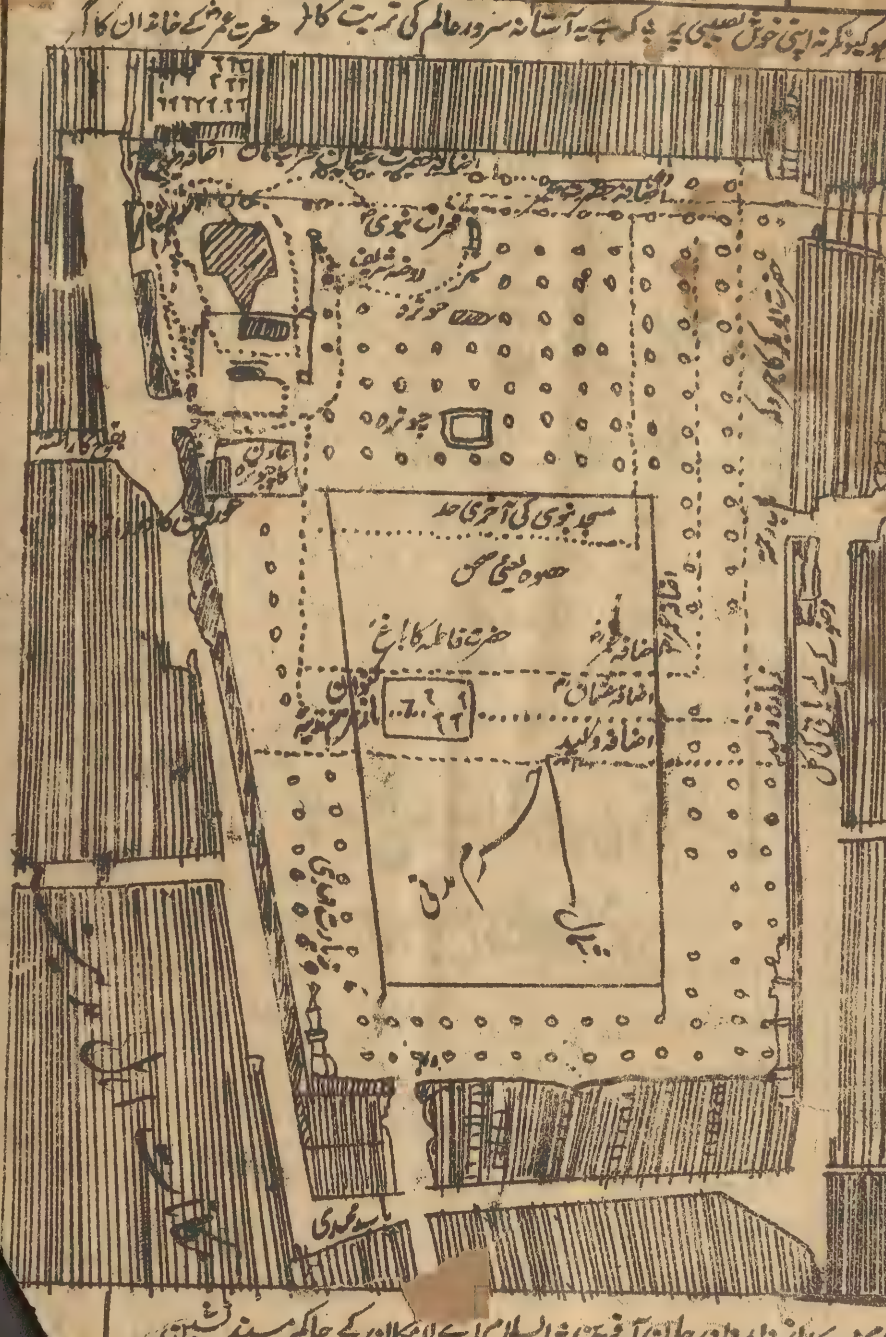
ہجرت نبوی اور اوس و خزرج اسکے بعد مدینہ مین اوس خزرج کا عروج شروع ہوا لیکن کچھ دنون بعد یہ دونون قبیلے باہم دست و گریبان ہوگئے اور تقریباً ایکسو بیس سال تک خانہ جنگیون کا سلسلہ جاری رہا حتی کہ بعاث کی جنگ نے جو ہجرت نبوی سے پانچ سال پیشتر ہوئی تھی اوس و خزرج کی طاقت کو پارہ پارہ کر دیا اور جانبین کے بڑے بڑے سردار قتل کئے گئے لیکن اسی جنگ کو خدا نے رسالتمآب کی کامیابی اور ترقی اسلام کا ذریعہ بنا دیا حضرت عائیشہؓ نے ایک روایت مین اسطرف اشارہ فرمایا ہے کہ یوم بعاث کو خداوند تعالے نے اپنے رسول کی کامیابی کا پیش خیمہ بنا دیا۔

ہجرت کے بعد پہلی اقامت گاہ یہ حالات تھے کہ آنحضور نے ہجرت کی جب آپ مدینہ تشریف لائے تو سب سے پہلے قبا مین اُترے یہ مقام مدینہ منورہ سے کیلومیٹر (تقریباً تین میل) مغربی و جنوبی سمت مین ہے جیساکہ حدیث مین آیا ہے انصار مین سے ہر شخص آپ کی مہربانی کا آرزومند تھا اور اسی لحاظ سے کہ کسیکی دلشکنی نہو آپ نے فرمایا تھاکہ جہان میرا ناقہ بیٹھ جائے گا وہین مقیم ہونگا۔ قبا مین پہنچکر آپ نے سب سے پہلے ایک مسجد تعمیر کی یہ مسجد حضرت کلثوم کی اس افتادہ زمین پر بنائی جہان کھجورین خشک کیجاتی تھین اس مسجد کی آپ نے اپنے دست مبارک سے بنیاد رکھی تھی۔ اس شان مین آیت لمسجد اسس علی التقوی الخ نازل ہوئی ہے سلطان عبدالحمید اول نے اس مسجد کی ازسر نو تعمیر کرائی اور موجودہ عمارات اسی زمانہ کی ہے صحن مسجد مین ایک قبہ اسی جگہ پر بنا ہوا ہے جہان آپکی ناقہ بیٹھی تھی مسجد مدینہ منورہ کی زیارت گاہون مین سے ایک ممتاز و خاص زیارت گاہ ہے حج کے قبل و بعد زائرین کا خاص ہجوم ہوتا ہے اور ہزارہا عاشقان رسول اس پہلی اقامت گاہ نبوی کی زیارت سے اپنی آنکھونکو روشن اور دل کو ٹھنڈا کرتے ہین۔

مسجد نبوی کا پہلا نقشہ مسجد قبا کے بعد آپ جب مدینہ مین مقیم ہوئے تو سب سے پہلے مسجد نبوی کی بنیاد ڈالی ابتدا [illegible] مقدس سادگی کا بینظیر نمونہ تھی [illegible] کھجور کے ستون تھے برگ [illegible] سے فرش بالکل خام [illegible] مقا[illegible] نے [illegible] ۳۲ [illegible] تھے اور [illegible] حضرت ابوہریرہ بھی [illegible] فضا سے مسلمانون کا وو [illegible] اور ایران پر مسلمانون کا قبضہ ہوگیا حضرت ابوہریرہ کی ریع زیادہ ہوئی ہے۔ ایکمرتبہ وہ یمنی چادر جو شاہان عرب پہنا کرتے تھے ملبوس تھے ابتدائی زندگی اسی [illegible] کا خیال آیا تو زار زار رونے لگی اور کہا کہ آج یہ وقت ہے اور ایک وہ وقت تھاکہ ابو ہریرہ فاقہ کی تکلیف سے غش کھا کر پڑا تھا اور گذرنے والے اوپر سے گزرتے تھے یہ مسجد نبوی اور صفہ کا پہلا نقشہ تھا اب کیا ہے یہ آیندہ معلوم ہوگا اس نقشہ کو آیندہ محفوظ رکھئے تاکہ آیندہ حالات و مقامات آسانی سے سمجھ مین آسکین

نقشہ حرم نبوی

اس زمین کو ناز ہو کیونکر نہ اپنی خوش نصیبی پر * کہ ہے یہ آستانہ سرور عالم کی تربت کا



السلام اے رازدار داور جان آفرین * السلام اے لامکان کے حاکم مسند نشین

برقیات ہندوستان

مدینہ پر گولہ باری

مدینہ سے تصدیق

بمبئی - ۳ - ستمبر - بمبئی کرانیکل نے ایک پرائیویٹ تار شائع کیا ہے۔ جو براہ جدہ مدینہ سے موصول ہوا ہے، یہ تار ۳ ستمبر کو جدہ سے روانہ ہوا اور ۴ ستمبر کو بمبئی میں موصول ہوا، اس کا خلاصہ ترجمہ یہ ہے۔

مسلمانوں کو مکہ اور طائف میں وہابیوں کی زیادتیوں سے ضرور آگاہی ہوگی، ان زیادتیوں نے قتل۔ لوٹ مار کی صورت اختیار کی، اور عورتوں پر تشدد کیا گیا۔ کیونکہ وہابیوں کے خیال میں مسلمان صرف وہی ہیں اور مقامات مقدسہ کے رہنے والے کافر ہیں اس لئے ان کا مال لوٹ لینا جائز ہے۔ اور ان کی عورتیں اور بچے اس قابل ہیں کہ انہیں غلام بنا لیا جائے۔ بالفعل انہوں نے مدینہ کو محصور کر لیا ہے اور سامان خوراک کا آنا روک دیا ہے۔ اسی پر اکتفا نہیں کی بلکہ انہوں نے کماندار نجدی افواج کا ایک خط اہل مدینہ کے نام بھیجا جس میں یہ لکھا تھا کہ مدینہ کے تمام رہنے والے کافر ہیں۔ ان کا یہ پختہ ارادہ ہے کہ تمام لوگوں کو جو مدینہ میں ہیں قتل کر ڈالیں اور اگر ان کے عقیدہ کو قبول نہ کریں تو مال لوٹ لیں۔

ان لوگوں نے مدینہ کے مواضع العوالی اور قربان وغیرہ پر قبضہ کر لیا ہے اور وہاں کے باشندوں پر زیادتیاں کر رہے ہیں اور ان کا مال و اسباب لوٹ رہے ہیں اور کھجور کے درختوں پر قبضہ کر رہے ہیں انہوں نے دن رات مدینہ پر گولہ باری کی پیغمبر کا مقبرہ ان کا خاص نشانہ تھا۔ اور ہم لوگوں کو پکار کر کہا کافر نکل جاؤ۔ اس کے بعد تار میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ کوئی ایسا مسلمان ہے جو ہم لوگوں کو جو مدینۃ الرسول میں محصور ہیں خیال نہ کرے گا۔ اور ہمکو نہ بچائیگا۔ کیا آپ یہ چاہتے ہیں کہ ہم قتل کر دئے جائیں یا فاقہ سے مرجائیں۔

تار کا اختتام اس طرح پر ہوتا ہے ہم امداد کے لئے چلا رہے ہیں اور آپ سے التجا کرتے ہیں کہ خدا کے لئے ہر ممکن طریقہ سے ہماری مدد کیجئے اور گمراہ وہابیوں سے ہمکو اور رسول کے مقبرہ کو بچائیے اس تار پر سید محمود احمد فیض آبادی اور سید احمد فیض آبادی کے دستخط ہیں۔

ایران

ریزولیوشن ملک اور یوم ماتم

... ہوتی ہے۔ اس سے ... سلطان ...

حکومت ... اور اس سے ہندوستان کے ایک بہت ... ممالک غیر کو

آبادی کی خواہشات کی تکمیل ہو سکے گی۔ سوراجسٹ اور ... گان ایران متعینہ پارٹیوں کے ممبران نے جس دور اندیشی کا ثبوت دیا ہے اس سے سیاسی اتحاد کی امید بڑھتی ہے۔ اور ہم کو امید ہے کہ یہ رزولیوشن ... سلطان ابن سعود ... اسمبلی سے پاس ہو جاویگا۔

... اور مسلمانوں ... ری طمانیت

گورنمنٹ کے لیے سبق

سکھ گوردوارہ بل پنجاب کاؤنسل سے پاس ہو کر ... اف کیا اور اس ... کمشنری ... ایران کو صدمہ ماتم پر ... بٹھا دیئے جب اسمبلی میں پیش ہوا تو ... ی کر دیا اور ۵ ستمبر کو ایران میں عام طور پر یوم ماتم قرار دیا گیا ... اس خبر سے اپنے علاقہ کے ہر ایرانی کو واقف کر دو اور اخباروں میں بھی شائع کر دو۔

قاہرہ سے تردید

لندن۔ ۴ ستمبر قاہرہ سے خبر آئی ہے کہ سلطان ابن سعود کے سفیر کا بیان ہے کہ انہیں سلطان نے اختیار دیا ہے کہ اس خبر کی بالتفصیل تردید کر دیں کہ وہابیوں نے مسجد نبوی یا عم رسول امیر حمزہ کے مزار پر گولہ باری کی۔ ان کا بیان ہے کہ صرف شریفی فوجوں پر جو سلع (سلاح) میں ہیں گولہ باری کیگئی ہے۔

فرانس کی شکست

القدس کی اطلاع ہے کہ دروزیوں نے سعیدہ فتح کر لیا ڈیڑھ سو فرانسیسی گرفتار ہوئے اور مال غنیمت ہاتھ آیا

مولوی ظفر علی خاں کی روانگی مدینہ

لاہور ۵ ستمبر۔ خیال ہے کہ حکومت پنجاب نے مولانا ظفر علیخاں صدر خلافت کمیٹی پنجاب کو مطلوبہ اجازت دیدی ہے تاکہ وہ مدینہ منورہ جاکر حالات کا بچشم خود معائنہ کریں اور ہندوستان کے مسلمانوں کو صحیح خبروں سے مطلع کریں۔ ڈپٹی کمشنر لاہور نے یہ بھی کہدیا ہے کہ وہ دوشنبہ کو پروانہ راہداری لے سکتے ہیں یہ بھی سمجھا جاتا ہے کہ مولانا ظفر علی خاں غالباً اس وفد کے ساتھ جائیں جو عنقریب خلافت کمیٹی کی طرف سے مدینہ کی گولہ باری کی تحقیق کے لئے جانیوالا ہے۔

شیخ عبدالقادر پنجاب کے وزیر تعلیم مقرر ہوگئے

شملہ ۵ ستمبر۔ آنریبل خان بہادر شیخ عبدالقادر آنریبل میاں سر فضل حسین کی عدم موجودگی میں پنجاب کے وزیر تعلیم مقرر کئے گئے ہیں اس بنا پر انکو مجلس مقننہ پنجاب کی صدارت سے استعفا دینا پڑیگا۔ اور خیال ہے کہ وہ پھر دوبارہ صدارت کے انتخاب کی کوشش نکرینگے

مجسٹریٹ ضلع کرنال کا اعلان

فسادات میں تیس آدمیوں نے نمایاں حصہ لیا

کرنال ۴ ستمبر۔ مجسٹریٹ ضلع نے یہ اعلان کیا ہے کہ پانی پت کے گذشتہ فسادات میں ۳۰ آدمیوں نے نمایاں حصہ لیا تھا اور ان کو مسلمانوں کے مذہبی جلوس میں بدنظمی پھیلانے اور دیدہ دانستہ خلاف قانون جماعت کے ساتھ شریک ہونیکے جرم میں سزا دیجائیگی۔ ان تیس آدمیوں میں ۴ بنئیے، تین کمہار، چودہ جاٹ اور تین برہمن ہیں۔

مجلس عاملہ خلافت کا اہم جلسہ

حجاز میں وفد بھیجنے کی تجویز

کلکتہ ۵ ستمبر۔ مولانا ابوالکلام آزاد صدر مجلس خلافت مرکزیہ نے مولانا شوکت علی کی رائے سے مجلس عاملہ کا ایک اہم جلسہ ۱۲ ستمبر ۲۵ء کو بمقام پٹنہ منعقد کیا ہے۔ خیال غالب یہ ہے کہ مجلس عاملہ یہ فیصلہ کریگی کہ ایک وفد حجاز اس غرض سے بھیجا جائے کہ وہ ابن سعود سے حجاز کے مستقبل پر گفتگو کرے۔ اور ان پر یہ زور ڈالے کہ جلد از جلد ایک اسلامی کانفرنس مدعو کی جائے۔ اگر ضرورت ہوئی تو وفد اپنا قیام کچھ عرصہ اور جاری رکھیگا تاکہ اس وعدہ کی بنا پر جو ابن سعود نے اپنے بیان میں کیا تھا یہ اطمینان کرے کہ قبے وغیرہ پھر نہ گرائے جائیں گے۔

عراق پر قبضہ رکھنے کے لئے برطانیہ میں

اختلاف رائے ہے

لندن۔ ۵ ستمبر۔ اخبار ڈیلی ٹیلیگراف کا سیاسی نامہ نگار لکھتا ہے کہ کرنل ایمری کا یہ کہنا کہ عراق کی تکفلداری کی توسیع میعاد کی برطانوی رائے عامہ موید ہے بالکل فضول ہے اگر ان تمام واقعات کی پردہ دری کیجائے جنکی بنا پر توسیع کے لئے کوشش کی جا رہی ہے تو رائے عامہ بالکل دوسری طرف ہوگی۔

ترکی میں خانقاہیں اور تکئے بند کر دئیگیئیں

قسطنطنیہ ۴ ستمبر۔ جمہوریہ ترکیہ کے حدود کے اندر تمام تکیوں خانقاہوں اور شیوخ درویشوں کے سلسلہ کو بند کر دینے کا حکم دیا گیا ہے صرف علما کو اجازت ہوگی کہ وہ عمامہ استعمال کریں لیکن انہیں بھی سرکاری دفاتر میں اسے سر سے اتارنا پڑیگا تمام افسران کو یوروپین لباس پہننا پڑیگا اور ہیٹ استعمال کرنا ہوگا۔

سمن بغرض انفصال مقدمہ

نمبر مقدمہ ۶۵۵ سنہ ۱۹۲۵ء

بعدالت جناب مولوی سید خورشید حسین صاحب بہادر جج ماتحت ہردوئی۔

سیکو لال ولد بنو لال قوم ویش ساکن قصبہ گوپامئو تحصیل و ضلع ہردوئی۔ مدعی

بنام

حضور احمد خان مدعا علیہ

بنام حضور احمد خان ولد احمد حسین خان قوم پٹھان ساکن قصبہ گوپامئو۔

ہرگاہ سیکو لال مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابتہ ... بابتہ ۳ قطعہ تمسکات کے دائر کی ہے لہذا آنکو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۱۸ ماہ ستمبر سنہ ۲۵ء بوقت ۱۰ بجے دن اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حال سے قرار واقعی واقف کیا گیا اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جسکے ساتھ کوئی اور شخص ہو جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعوی مدعی مذکور کی کرو اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہارے احضار کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تمکو لازم ہے کہ اپنے جوابدعوی کی تائید میں جن گواہوں کی شہادت پر یا جن دستاویزات پر تم استدلال کرنا چاہتے ہو اسی روز انکو پیش کرو۔

مطلع رہو اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا۔

آج بتاریخ ۳ ماہ ستمبر سنہ ۱۹۲۵ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

دستخط منصرم   (مہر عدالت)

بحکم جناب مولوی محمد شفیع صاحب جج خفیفہ بہادر کانپور

بعدالت صاحب جج خفیفہ بہادر مقام کانپور ضلع کانپور

۴۹ نمبر سنہ ۲۵ء انسالونسی

ٹیٹان ولد شنا قوم ... ساکن ستیل کھیڑہ مزرعہ ... پرگنہ و ضلع کانپور سائل

ہرگاہ مقدمہ مذکورہ بالا میں ٹیٹان سائل نے درخواست مشتہر قرار دیے جانے دیوالیہ کے عدالت ہذا میں داخل کی ہے جسکی سماعت کے لیے عدالت ہذا میں چھبیس ۲۶ اکتوبر سنہ ۱۹۲۵ء ... لہذا بذریعہ نوٹس ہذا ہر خاص و عام کو اطلاع دیجاتی ہے کہ جس کسی کو کچھ عذر نسبت درخواست انسالونٹ مذکور کے ہو تو تاریخ معینہ اصالتاً خواہ وکالتاً حاضر ہوکر پیش کرے۔ المرقوم ۲ ستمبر سنہ ۲۵ء

دستخط سرشتہ منصرم   (مہر عدالت)

آئینہ کانپور

تصحیح وکل ہمعصروں نے کرائسٹ چرچ کالج کو میونسپل بورڈ کی طرف سے عطیہ دیئے جانے کی خبر شایع کی تھی۔ اب یہ خبر شایع ہو رہی ہے کہ میونسپل بورڈ نے کانگرس کے موقع پر آبرسانی ور حفظان صحت۔ روشنی۔ چھڑکاو وصفائی کے انتظامات کے لیئے ...ا ہزار روپیہ منظور کیئے ہیں۔ ہم ظاہر کرنا چاہتے ہیں کہ یہ دونون خبرین ...کل غلط ہین۔ کالج کو تو روپیہ مل ہی نہیں سکتا کیونکہ ہندو مسلم ...سی ٹیوشنوں ہی کے لیئے بورڈ کے فنڈ ناکافی ہین البتہ کانگرس ...سلسلہ مین بجٹ مین ۱۵ ہزار روپیہ رکھا گیا ہے اور اس صرفہ کے ...ئے گورنمنٹ کی منظوری کی ضرورت ہے گو بورڈ مذکورہ بالا اغراض ...لیئے بلا منظوری بھی صرفہ کر سکتا ہے مگر چونکہ بجٹ مین وو ڈیڑھ ...ھ کی کمی ہے اسلیئے ہمکو امید نہیں کہ یہ روپیہ دیا جاسکے۔

...طعنہ۔ کانگرس پارٹی کو آجکل یہ طعنے دیئے جارہے ہین کہ ...شتہ انتخاب کے موقعہ پر اسنے جو پروگرام بنایا تھا اسپر قطعی عملدرآمد ...ر سکنے کے باوجود اس موقعہ پر میونسپل انتخابات کے سلسلہ مین ...گرام شایع کرنا کہان تک درست ہے۔ اعتراض بہت مناسب ...لیکن ساتھ ہی بورڈ مین اس پارٹی کی تشکلات کا خیال کرکے ...ین کوئی وزن نہیں رہتا ہے اور خصوصاً جب ہم دیکھتے ہین ...ہ پارٹی اس پروگرام کے لیئے برابر کوشش کرتی ہے لیکن وہ ...رتی اسوجہ سے خاطر خواہ کامیابی نہیں ہوئی۔

...ق۔ کانگرس کمیٹی اپنے نامزد ممبرون کی فہرست جلد شایع ...والی ہے۔ ہم اسکو یہ بتلادینا چاہتے ہین کہ جہان وہ اپنے ...زمودہ۔ امتحان مین پورے اُترے ہوئے پہلوانون ...ترے اور جہان وہ بہترین نئے آدمیون کو بھرتی کرے ...میدان مین آنے والے نئے سپاہیون کو اپنے ساتھ لینے کی ...شش کرے۔

...تکی اسٹرائک حال مین ایک میونسپل مہترنے کوڑہ گاڑی کے بھینسے کو اس طرح مارا کہ ...ایک آنکھ پھوٹ گئی۔ اسپر مقدمہ چلا اور دوماہ کی قید اور ۵۰ ...جرمانہ کی سزا ہوئی اسپر مہترون نے ہڑتال کردی اور اپنے نئے ...ت پیش کیئے۔ ملزم کی رہائی کا مطالبہ کیا۔ انکا کہنا ہے کہ ...جہ کرا اُنہون نے بھینسے کی آنکھ نہیں پھوڑی۔ انکو میونسپل ملازمان ...م اور رشوت خوری کی بھی شکایت ہے۔ اسکی جانچ ہو رہی ...مہترون کی ایک سبھا ڈاکٹر مراری لال کی صدارت مین ہوئی ...۔ ان لوگون نے ۱۵ ستمبر تک کام جاری رکھنے کی ڈاکٹر صاحب ...ح مان لی ہے۔ اس عرصہ مین ڈاکٹر صاحب نے انکی مصیبتون ...رانے کا وعدہ کیا ہے اور ہڑتال ختم ہوگئی۔

...تک مہترون کے ساتھ انـ... لہ سے برتاو کرنے ...ہے ہم اسکی پوری تائید ...کر مہترون کی اسٹرائک ...بالکل مخالف ہین اور انکی اسٹرائک کرنے کی جرات ...س نہین قرار دے سکتے ہین۔

اکالی جدوجہد

(ایک نامہ نگار کے قلم سے)

بنگال کا شہیدی جتھا فتح کا سہرا باندھے ہوئے بنگال جاتے ہوئے ۳۰۔ اگست کو کانپور آیا تھا۔ اس موقعہ پر مسٹر بلونت سنگھ جتھادار جی نے تقریر کرتے ہوئے بتلایا کہ ہم لوگون کو رہائی ہوئی ہے لیکن پنجاب کے بیس ہزار نوجوان ابھی جیلون مین پڑے سڑ رہے ہین جو لوگ باہر ہین وہ ہندو مسلم جھگڑون مین پھنسے ہوئے ہین لیکن ایک بات قابل فخر ہے کہ ایک لیڈر کی جگہ ہمیشہ دوسرے نے آگے بڑھ کر لی ہے۔ اسکی تقلید کرنا چاہیئے۔ اکالی تحریک کا ذکر کرتے ہوئے آپنے فرمایا کہ گورنمنٹ نے مہاراجہ نابھہ کو قوم پرست ہونے کی وجہ سے تخت سے اوتار دیا اور وہ ڈیرہ دون مین مصیبت کے دن کاٹ رہے ہین۔ شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی نے گورنمنٹ سے مہاراجہ نابھہ کی مصیبت دور کرنے اور انکو بلا وجہ تخت سے محروم کرنے کے خلاف عرضیان دین مگر کچھ شنوائی نہیں ہوئی اسوقت پربندھک کمیٹی نے مہاراجہ نابھہ کی بحالی کے لیئے اکھنڈ پاٹھ کرنے کا اعلان کیا۔ اس اکھنڈ پاٹھ کو نابھہ کے گوردوارہ گنگاسر مین روکا گیا۔ اسپر شرومنی کمیٹی نے پانچ پانچ آدمی اس کام کے لیئے روزانہ بھیجنے کا فیصلہ کیا۔ اسکو حکام نے روکا اور آدمیون کو قید کرنا شروع کیا۔ ایک وقت تھا کہ گورنمنٹ نے جنگ جرمنی کے دوران مین اپنی فتح کے لیئے اکھنڈ پاٹھ کرائے تھے مگر اب اُسی اکھنڈ پاٹھ کو گورنمنٹ جبر کے ساتھ روکنے پر امادہ تھی۔ جتھے بھیجے جاتے رہے مگر کچھ نہیں ہوا۔ یہ گورنمنٹ کا اکالیون پر پانچوان حملہ تھا۔ جتھے برابر جاتے رہے اور وہ گرفتار کرکے ایسے مقام پر چھوڑے جاتے تھے جہان ۲۰ میل تک پانی نہ ملتا تھا اس جنگل کو عبور کرکے یہ لوگ آتے تھے اور پھر جتھے مین جاتے تھے اور گو روکے باغ کا سلوک ہوتا تھا۔

اسکے بعد شرومنی کمیٹی نے اعلان کیا کہ پانچ سو آدمیون کا جتھا جاوے گا یا تو وہ اکھنڈ پاٹھ ختم کریگا یا قید ہوگا۔ سارے پنجاب سے اکالی امرتسر مین جمع ہونے شروع ہوگئے لاکھون آدمی جمع ہوئے۔ گانون گانون ممانعت کی گئی امرتسر مین پہرہ لگایا گیا لیکن موت کے منہ مین جانے کے لیے لوگ جمع ہوئے۔ جتھے روانہ ہوئے۔ راستہ مین مٹھائی سے انکی دعوت ہوئی تھی۔ زمیندار لوگ اپنے قبضون سے گذرنے کی اجازت دیتے تھے۔ جتھا پہونچا۔ اسکا گولی سنگینون سے استقبال کیا گیا۔ جو گرتا تھا اسکی جگہ دوسرے لیتے تھے اور بالآخر کچھ لوگ جسون کے گوردوارہ گنگسر مین داخل ہوگئے۔ اسی طرح برابر پانچ پانچ سو کے جتھے جاتے رہے لیکن بعد کو گولہ بارود استعمال نہیں ہوئی انکو گرفتار کرکے جنگلون مین چھوڑ دیا جاتا تھا۔ لاٹھیون سے کئی ہزار مجروح ہوئے اس طرح ۱۷ جتھے گئے اور گرفتار ہوئے۔ ہر ایک اکالی کی کوشش تھی کہ وہ جتھا مین شریک ہوجائے۔ بچے سے بوڑھے تک روتے تھے لیکن اکال تخت کا حکم سب سر آنکھون سے مانتے تھے لیکن معافی کسی نے نہیں مانگی۔ آخر گورنمنٹ کے سب ہتھیار بیکار ہوجانے پر ایک رات کو ایکدم پہرہ اوٹھا لیا گیا اور سب لوگ رہا کردیئے گئے اور اکھنڈ پاٹھ کے متعلق تمام قیود اٹھالی گئیں۔ اکھنڈ پاٹھ ہوا اور اسکے بعد امرتسر آئے یہ جلوس دومیل لمبا تھا۔ ۹ بجے سے شروع ہوکر ۱۲ بجے رات کو ختم ہوا۔

جس طرح یہ جتھا بنگال واپس جارہا ہے اسی طرح سب جتھے واپس چلے گئے اور جس گورنمنٹ کی عملداری مین کبھی سورج غروب نہیں ہوتا ہے اسکو پانچوین بار سکھون سے یہ شکست ہوئی۔ جو سکھ جنگ جرمن مین برطانیہ کے لیئے خون بہا چکے ہین وہ لوگ اپنے حقوق کے لیئے بھی لڑنا اور مرنا جانتے ہین۔ ۳۵ لاکھ سکھون کی آبادی ہے مہاراجہ نابھہ کی بحالی کے لیئے سکھ لیگ کارروائی کریگی۔

مراسلات

ہمارے مکرم دوست پنڈت شیو نراین مصر سکریٹری پبلسٹی کمیٹی کانگرس نے صداقت کے افتتاحیہ آرٹیکل ۲ ستمبر ۱۹۲۵ء کے متعلق ایک خط لکھا ہے جو ہم بجنسہ شایع کرتے ہین لیکن ہم صرف اسقدر عرض کرنا ضروری سمجھتے ہین کہ ہم نے جو کچھ لکھا ہے اُسکے متعلق بحث کی گنجایش ہے مگر چونکہ ہمارا مقصد یہ ہے کہ کانگرس کو کامیابی حاصل ہو اسلیئے ہم اس بحث کو طول دینا پسند نہیں کرتے۔

(ایڈیٹر)

مائی ڈیر خواجہ صاحب۔

تاریخ ۲ ستمبر ۱۹۲۵ء کے صداقت مین اپنے لیڈنگ آرٹیکل مین استقبالیہ کمیٹی کو آپنے کچھ بیش قیمتی صلاحین دی ہین۔ مگر اسمین دو ایک بھول ہوگئی ہین جسکا سبب شاید یہ ہے کہ مین آپکو پوری باتون سے آگاہ نہیں کرسکا اس آرٹیکل مین آپنے پہلا اعتراض یہ کیا ہے کہ اخبارات مین ... کردیا گیا تھا کہ جو لوگ ۸۔ اگست ۱۹۲۵ ... انکو ووٹ کا حق ہوگا لیکن ۸ ... ممبر بنائے گئے اور انکے ووٹ ... سے ادا کیا گیا۔ ۸ تاریخ ... دینے کی بات غلط ہے ... کی ایک کاپی اپنی فائل ... شہر مین بانٹا گیا تھا اور ... روانہ کیا گیا تھا۔ اس ... اور ٹھا تھا اور اسی حق سے ممبر ۸ تاریخ ... ۹ تاریخ کی شام تک بنائے گئے تھے۔ ۹ تاریخ ... پنڈت رام پرشاد مصر نے خود اپنے تین چار دوستون کے نام بھیجے تھے کہ انھین ممبر بنا لو اور وے سب بنا دیئے گئے تھے میٹنگ کے گیٹ پر بھی ہمارے دو آدمی بیٹھے تھے اور جو لوگ روپیہ دیتے تھے وہ ممبر بن جاتے تھے اور اپنا ٹکٹ دکھلا کر اندر جاتے تھے اگر کوئی صاحب ۸ تاریخ کی رات کو بھی بنائے گئے ممبرون کو ناجائز سمجھین تو ۹ تاریخ کو پھر کیون دوست احباب کو ممبر بنا کر اندر لے گئے تھے۔ رہی روپیہ دیکر ممبر بنانے کی بات سو آپ یا کوئی بھی صاحب دفتر مین آکر دیکھ سکتے ہین کہ ایک بھی کسی بھی تاریخ کو نہیں درج ہے

جو نقد روپیہ دیکر ممبر نہ بنا ہو۔

دوسرا اعتراض یہ ہے کہ چیرمین کے انتخاب مین جلدی کی گئی اسکا سبب یہ تھا کہ چناؤ کے کئی دن پیشتر ہی الہ آباد مین پنڈت جواہر لال جی نے ڈاکٹر مراری لال جی کے موافق رائے دی تھی اور چناؤ کے دن کچھ گھنٹے پہلے پنڈت جواہر لال جی کا تار آچکا تھا۔ ایسی حالت مین صرف دو چار آدمیون کے روڑے اٹکانے سے کسی کام کو روک رکھنا ٹھیک نہ تھا۔ چناؤ کے روکنے کی تحریک مین دو ہی چار ووٹ تھے اور ڈاکٹر مراری لال کی چیرمینی کے ووٹ تو پنڈت رام پرشاد مصر نے لکھدیا تھا یہ بات بھی غلط ہے کہ اس چناؤ مین صرف میونسپل انتخابات کا خیال رکھا گیا ہے سب کے سامنے اسوقت جو خیال تھا وہ یہی تھا کہ جس طرح بھی ہو کانگرس کو کامیاب بنایا جائے۔ کانگرس کے پریسیڈنٹ کے نامون پر جو اعتراض ہے اس سے استقبالیہ کمیٹی کو کوئی سروکار نہین ہے۔ اس بات کی ذمہ دار ہندوستان بھر کے صوبونکی کانگرس کمیٹیان ہین۔ فقط

راقم

شیو نراین مصر وید سکریٹری پبلسٹی کمیٹی
کانگرس استقبالیہ کمیٹی کانپور

باہتمام خواجہ عبد السلام صداقت پریس کان پور سے شایع ہوا

The Sadaqat
CAWNPORE
REG-No. 1424

جمال پر تو حق عزم مستقل میں رہی
زبان پر بھی وہی ہو جو تیری دل میں رہی
(احسن سنبھلی)

صداقت

اڈیٹر۔ خواجہ عبد السلام
ہفتہ وار
قیمت سالانہ للعہ، ششماہی عہ، فی پرچہ ۲ر

جلد ۲ | کانپور۔ چہارشنبہ ۱۶۔ ستمبر ۱۹۲۵ء مطابق ۲۶۔ صفر المظفر ۱۳۴۴ھ | نمبر ۳

ادبیات

جذبات فرحت

(از جناب فرحت کانپوری)

گو مٹ چکے ہیں سوختہ سامانِ آرزو — دلمیں لیے ہیں سوزشِ پنہانِ آرزو
ایسی تو کشمکش میں نہ تھی جانِ آرزو — شاید کسیکی یاد ہے مہمانِ آرزو
یہ اضطرابِ شوق یہ طوفانِ آرزو — یارب یہ کون سلسلہ جنبانِ آرزو
کیا کیا دیے ہیں درس فنا و بقا مجھے — اُنکی نگاہِ ناز ہے ایمانِ آرزو
جوشِ جنونِ شوق نہ کر کشمکش کہ آہ — ہے چاک سو جگہ سے گریبانِ آرزو
نشتر چھپا ہوا رگِ جاں میں کبھی نہ تھا — دیکھے تو کوئی کاوشِ پنہانِ آرزو
پھر کوئی کیا بیان کرے داستانِ شوق — جب وہ نگاہِ ناز ہو عنوانِ آرزو
اچھا ہوا کہ کشمکشِ شوق مٹ گئی — اب یاس خود ہے سلسلہ جنبانِ آرزو

جمعیتِ نشاط کا ساماں کہاں نصیب
فرحت ازل سے ہوں میں پریشانِ آرزو

حجاز کا مستقبل

معلوم نہیں، خداوند قدوس کی کیا مرضی ہے، اور مسلمانانِ عالم کو ابھی کیا کچھ دیکھنا ہے لیکن واقعاتِ گذشتہ سے اگر آنے والے حادثات کا اندازہ کیا جا سکتا ہے تو ہمارا فرض ہے کہ حجاز مقدس کی سرزمین پر جو کچھ حال میں گذرا ہے اسکو سامنے رکھ کر آئندہ کے امکانات پر غور کریں۔

(۱) گذشتہ جون میں شریف حسین کو جو عقبہ (بحر احمر کی جانب حجاز کا ایک بندرگاہ) میں ملوکیت حجاز سے دست بردار ہونیکے بعد مقیم تھے، برطانوی حکومت نے اپنے دو جنگی جہاز بھیجکر گرفتار کیا اور جزیرہ قبرص میں قید کر دیا۔

پہلے سمجھا جاتا تھا کہ شریف حسین بطور مہمان رکھے گئے ہیں، مگر تازہ اطلاع یہ ہے کہ شریف حسین نے امیر شکیب ارسلان کو اس بات پر مامور کیا ہے کہ "وہ اُنکی طرف سے بین الاقوامی عدالت میں مقدمہ دائر کریں اور انہیں موجودہ قید سے آزاد کرائیں۔ (۲) شریف حسین کے عقبہ سے چلے جانیکے بعد، گذشتہ جولائی میں اُنکے بیٹے عبد اللہ امیر شرق اردن نے عقبہ میں آکر اس بات کا اعلان کیا کہ امیر علی نے معان اور عقبہ جو خاص حجاز کے اجزا رہیں اُس علاقہ کا ایک جزو بنگئے جو برطانوی علمبرداری میں ہے۔ (۳) عربی اخبارات نے یہ اطلاع شائع کی ہے کہ شرق اردن کا میزانیہ حکومت فلسطین کے میزانیہ میں شامل کر دیا گیا ہے نیز یہ کہ حکومت فلسطین نے ایک انگریز افسر کرنل ہولمز کو معان تک حجاز ر[illegible] ریا ہے جسکے صرف ایک ہی معنی ہو سکتے ہیں اور وہ یہ کہ شرق اردن آیندہ حکومت فلسطین [illegible] گا۔

ان واقعات کو پیش نظر رکھنے کے بعد یہ بات آسانی [illegible] کے جو اجزا مسیحی یورپ کی دست برد سے بچگئے، اب حالت [illegible] چاہتا ہے۔ یہ ممکن ہے کہ کسی مصلحت کی بنا پر فی الحال مدینہ من[illegible] مگر حکومت فلسطین کے لئے یہ بہت آسان صورت پیدا ہو [illegible] حجاز کو اپنے تصرف میں لا سکتی ہے۔ اور غالباً ہندوستانی [illegible] حجاز کے مصالح و منافع کو نظر انداز کر دینے کی عادی ہو [illegible]

اگست ۱۹۲۰ء میں مسئلہ خلافت پر "علمائے ہند [illegible] علمار کا خلاصہ درج ہے اسکی دفعہ ۵ کا مضمون یہ ہے۔ (۵) [illegible] اور دجلہ و فرات سے محدود ہے۔ اسکی حرمت شرعاً لازم ہے اور [illegible] اُنکے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی آخری وصیت ہے"۔

غالباً یہاں یہ عرض کرنیکی ضرورت نہیں کہ فتاوی کا یہ مجموعہ جناب مولانا عبد الباری فرنگی محلی نے مرتب کرکے شائع کرایا تھا۔ اگر ہندوستان کے علما کو عموماً، اور فرنگی محل کے بزرگوں کو خصوصاً جزیرۃ العرب کے متعلق علمار کا یہ فتویٰ یاد ہوتا تو بجائے اسکے کہ سلطان ابن سعود کیخلاف غیظ و غضب کے مظاہرے کیے جاتے، شام، شرق اردن، فلسطین، عراق، عدن اور عقبہ و معان کو غیر اسلامی اثر سے پاک کرنیکی جد و جہد میں یہ سب حضرات آج بھی ویسے ہی منہمک ہوتے جیسے ۲۱-۱۹۲۰ء میں تھے۔ مگر جن لوگوں نے اس فتوے پر دستخط کیے تھے اور انکو مرتب کرکے تمام ملک میں شائع کیا تھا جب وہ خود ذاتی غرضمندیوں اور فرقہ دارانہ خانہ جنگیوں میں مبتلا ہوکر اپنا فرض بھول گئے تو ایسی صورت میں یہ امر بعید از قیاس نہیں کہ یہود و نصاریٰ کے وہ منصوبے جو تیرہ سو سال سے انکے ذہنوں پر درش پا رہے تھے۔ ایک ایک کرکے پورے ہونگے اور پورا جزیرۃ العرب خدانخواستہ انکے زیر نگیں ہو جائیگا

ڈاکٹر کچلیو، خدا انکو جزائے خیر دے، مولانا محمد علی کو نہایت مناسب مشورہ دیا تھا کہ "معان و عقبہ" پر برطانوی تسلط قائم ہونیکے خلاف مضبوط کارروائی کیجائے مگر ادھر ابھی تک کچھ آثار عمل نظر نہیں آتے۔ اور شاید موجودہ تفرقہ و انتشار میں کوئی متحدہ کارروائی ممکن ہی نہیں۔ ایکطرف کارکنانِ قومی پانی پت کی جو تھی لڑائی پر یا مالوی جی اور لالہ لاجپت رائے کے مقابلہ میں زبان و قلم کا سارا زور صرف کر رہے ہیں۔ دوسری طرف علمار کی جماعت مسلمانوں کی تکفیر وہابیت و حنفیت کی جنگ و جدل میں اپنی تمام قوتوں کو رائگاں کر رہی ہے۔ ایسی صورت میں اس کی کیا امید [illegible]

[illegible]

توقع کیجا سکتی ہے کہ مسلمانانِ ہند "اخرجوا الیہود والنصاریٰ" کی تعمیل میں کسی قسم کی جد و جہد کر سکینگے باہمی جنگ و جدل کرنیوالوں سے تو اسکی امید فضول ہے کہ وہ تطہیر ارض حجاز کے مقدس کام میں کوئی حصہ لینگے، مگر خلافت کمیٹی اور جمعیۃ العلما کے رہنماؤں سے ہمیں پوری پوری اُمید ہے کہ وہ اس نازک وقت میں ناموس اسلامی کی حفاظت کے لیے سر بکف ہوکر امکانی جد و جہد سے دریغ نہ کرینگے۔ مجلس خلافت نے نہایت دانشمندی سے اپنا آئندہ جلسہ پٹنہ میں منعقد کرنیکا [illegible]

ارادہ کیا ہے، جہاں کانگریس کے رہنماؤں کا اجتماع بھی ہوگا، اگرچہ فرقہ وارانہ ہنگامہ آرائیوں کی بدولت اسکی توقع فضول ہے کہ تمام [illegible]

۷۸۶

ہفتہ وار

صداقت

چہارشنبہ ۱۶ ستمبر سنہ ۱۹۲۵ء

ہندو مسلم بدمزگی کا نتیجہ

مایۂ ناز و افتخار سرزمین ہند کا مطلع ابر آلود فضائے آسمان نہایت مکدر ہو رہی ہے مختلف قسم کی زہر آلود خطرناک ہوائین اطراف و جوانب سے اٹھ کر زمانہ کو تیرہ و تار کر رہی ہین اگر ایک جگہ ہندو مسلمان آپس مین ٹکرا چکے ہین تو دوسری جگہ دست و گریبان کہین دنگل کے لیے اکھاڑہ کھودا جا رہا ہے تو کہین جوانمردی، بہادری کے راگ الاپے جاتے ہین کسی جگہ بات کا بتنگڑ اٹھایا جاتا ہے تو کہین خواہ مخواہ اُلجھن پیدا کیجاتی ہے، ہم کو زیادہ رنج اور افسوس نہ ہوتا اگر ہم دیکھتے کہ ہندوستانیون مین واقعی جوانمردی، بہادری اور قربانی کے جذبات پیدا ہو رہے ہین اور وقت آنے پر کسی احسن فرض کے لیے کارآمد بن سکتے ہین - اگر ہم یہ دیکھتے کہ ان ہنگامون سے صرف چند ہندو مسلمان جانون کا اتلاف ہوتا ہے اور چند لوگون کا مال و اسباب ضائع ہوتا ہے یا کچھ وقت وحشت، پریشانی اور تفکر مین گذرتا ہے اخبارون مین ایک دوسرے پر لے دے ہوجاتی ہے اور قصہ ختم ہوجاتا ہے لیکن ایسا نہین ہے - بلکہ فریقین ایک دوسرے کو اکیلا دیکھکر حملہ کر دیتے ہین اور فریق مخالف کی تعداد اضافہ ہوتے ہی دم دبا کر بھاگ جاتے ہین، ایسی حالت مین غیرت اور عزت کو یہ ہمیشہ کے لیے رخصت کر رہے ہین اور انصاف، رواداری، حُسن ملک [illegible] کے جذبات کو زائل کر رہے ہین۔ [illegible] ہے۔ اس سے

جب ہم دیکھتے [illegible] سے ہندوستان کے ایک [illegible] ہشات کی تکمیل ہو سکے گی۔ سوراجسٹ اور [illegible] مین کاروبار ہنے ممبران نے جس دور اندیشی کا ثبوت دیا ہے [illegible] سیاسی اتحاد کی اُمید بڑھتی ہے اور ہم کو اُمید ہے کہ یہ رزولیوشن اسمبلی سے پاس ہوجاویگا۔

گورنمنٹ کے لیے سبق

سکھ گوردوارہ بل پنجاب کاونسل سے پاس ہو کر [illegible] کی منظوری کے لیے جب اسمبلی مین پیش ہوا تو [illegible]

ہمارے بہار، ہم سے کم سمت [illegible] الشرفو [illegible] بچانے کے موقعہ پر بھی ہندو مسلم سوال پیدا ہوتے [illegible] ون کی مصیبت سے ہندو متاثر نہین ہوتے اور ہندو مسلمانون کی رقت سے موثر نہین ہوتے اور تنگ خیالی، سخت دلی بڑھ رہی ہے اعتبار و وقار زائل ہو رہا ہے اور مشترکہ مفاد کے کامون سے بھی کنارہ کشی کا جذبہ روبہ ترقی ہے اور ہم سب پستی کی طرف خود بخود جا رہے ہین۔

جب ہم دیکھتے ہین کہ سرکار ہماری ناقابلیت کا ثبوت جمع کر رہی ہے یہ جنگ ہماری آزادی کے خلاف زبردست دلیل ہو رہی ہے اور ہماری ضرورتون پر خرچ ہونیوالی رقم پولیس اور فوج کے اضافہ پر خرچ ہونے کی ایک زبردست دلیل بتائی جاتی ہے - یہ ہی نہین بلکہ یہ ثابت کیا جا رہا ہے کہ ہندو مسلمان، حاکم افسر اور ملازم ایک دوسرے

کے معاملہ مین انصاف نہین کر سکتے ہی نہین بلکہ فرض بھی نہین ادا کر سکتے ہین - یہ وہی الزام ہے جو کچھ دنون پہلے ہم انگریزون لگاتے تھے کہ وہ انگریزون اور ہندوستانیون کے درمیان انصاف نہین کر سکتے، ابھی تک ہم کہتے تھے کہ ہماری سرکار ہماری بیڑیون کو خودغرضی سے ڈھیلا نہین کرنا چاہتی مگر ہم انکو یہ ثبوت فراہم کرنیکا موقعہ دے رہے ہین کہ ہم فوج و پولیس کے بغیر زندہ وسلامت رہ ہی نہین سکتے۔

ان حالات کو دیکھتے ہوے ہمارے دل کو سخت صدمہ ہوتا ہے کہ ہندوستانی بہادری، غیرت کو کھو رہے ہین غلامی کی زنجیرین مضبوط کر رہے ہین اپنے پیرون مین خود کلہاڑی مار رہے ہین اور بہت سے وہ حقوق اور سہولتون کو ضائع کر رہے ہین جن سے بہت کچھ فائدہ ہو سکتا ہے۔

کیا آپ یہ چاہتے ہین کہ ہماری گاڑھی کمائی کا روپیہ صرف اس کام کے لیے خرچ کیا جاے کہ آپ لوگ آپس مین لڑنے نہ پائین اور آپکے نگہبان، چوکیدار بے حساب بڑھائے جائین اور اسکے لیے آپ لوگون پر جدید ٹکیس لگاے جائین، ہندوستان مین بجائے امن کی زندگی کے فکر و تشویش کی زندگی گذرے - اور چین و آرام نصیب نہ ہو۔ یقیناً آپ ایسا نہین چاہتے تو پھر آپ رواداری سے کیون منھ پھیر رہے ہین۔

ان دو برسون مین کسی بات کا اضافہ نہین ہوا - وہی دسہرہ وہی محرم وہی مسجد و شوالہ اور وہی باجہ ہے - البتہ دلون سے محبت رواداری احساس اور تسخیر قلب کا خیال غائب ہوگیا ہے - اس مضمون پر ہم انشاءاللہ آیندہ تفصیل سے بحث کرینگے

سرکار کی فتح و شکست

۸ ستمبر سنہ ۲۵ء کے اسمبلی کے جلسہ مین مڈیمین کمیٹی کی رپورٹ پر بحث ہوئی ہندوستان لیڈرون کی متحدہ و متفقہ مخالفت کی وجہ سے سرکاری رزولیوشن نہین پاس ہو سکا بلکہ پنڈت موتی لال نہرو کی ترمیم پاس ہوگئی جس کا خلاصہ ہم گذشتہ ہفتہ کے پرچہ مین درج کر چکے ہین، لیڈران ملک اس دور اندیشی، رواداری اور باہمی اتفاق پر ہر طرح مبارکباد کے مستحق ہین اور یہ ایک مشترکہ پلیٹ فارم کی طرف پیشقدمی ہے جسپر نہ صرف سوراجسٹ بلکہ لبرل اور آزاد پارٹی کے علمبردارون کی بھی تعریف کرنا چاہیے - اس موقعہ پر مسٹر جناح نے جو معرکۃ الآرا تقریر کی ہے اسکے چند فقرون کا خلاصہ ملاحظہ ہو

"مجھے ہندوستانی سیاست کا میدان خالی نظر آرہا ہے اسکی اصلاح کی کوئی امید نہین معلوم ہوتی، سرکار کو معلوم ہونا چاہیے کہ تین وجہ سے ملک مین نان کوآپریشن پھیلا تھا - پنجاب کے معاملہ مین سرکار نے ہندوستانیون سے اسکو بھول جانے اور معاف کرنے کو کہا تھا خلافت کا معاملہ بھی ملک کے سامنے سے اُوٹھ گیا اب صرف سوراجیہ کا مسئلہ باقی رہ گیا ہے، اسمبلی نے فروری سنہ ۱۹۲۴ء مین ایک رزولیوشن پاس کیا تھا جس کا مطلب یہ تھا کہ ایک کمیٹی بنائی جاے جو اس بات کی رپوٹ کرے کہ مقررہ وقت سے پہلے موجودہ اصلاحات کی اصلاح ہو سکتی ہے یا نہین کمیٹی کے دو حصے ہو گئے قلت ممبران کی رپورٹ کی کچھ قدر نہین ہوئی اسکو ناقابل عمل بتایا گیا، پنڈت جی کے ترمیم کے بغیر رزولیوشن مین کچھ بھی نہین رہتا۔"

آخر مین پنڈت جی کی ترمیم ۷۲ ووٹ بمقابلہ ۴۵ ووٹ کے پاس ہوگئی، سرکار کی طرف صرف ۳ منتخب ممبران نے ووٹ دیا۔ کونسل آف اسٹیٹ مین یہ رزولیوشن نامنظور ہوگیا صرف ۱۰ ووٹ اسکے حق مین آے تھے۔

لیکن اسمین کوئی شک نہین کہ یہ ہندوستانیون کی مشترکہ خواہش ہے اور اسکے پاس ہونے سے ہندوستان کی جائداد اور خزانہ وزیر ہند کے ہاتھ سے نکل کر وائسراے کے ہاتھ مین آ سکتا تھا۔

انگوٹھا ہند بادشاہ

جمہوریہ چین کے اول پریسیڈنٹ ڈاکٹر سنیات سین نے اپنے انتقال سے پہلے جو وصیت لکھی ہے اسمین انھون نے مندرجہ ذیل الفاظ بھی لکھے ہین۔

"اپنی زندگی ملکی خدمت کیلیے مخصوص کر دینے کی وجہ سے میرے پاس بہت کم جائداد چھوڑ جانے کیلیے رہ گئی ہے اس وقت میرے پاس صرف ایک مکان کچھ کتابین اور کچھ کپڑے ہین جن کو مین اپنی بیوی کو دے جاتا ہون مجھے اپنے لڑکون کو کچھ دینے کی ضرورت نہین کیونکہ وہ سب جوان ہین اور وہ اپنی مدد خود کر سکتے ہین مین امید کرتا ہون کہ وہ بھلے اپنی زندگی گذارتے ہوے میرے کام کو جاری رکھین گے۔

ملک اور قوم کے خادمون کے لیے مذکورہ بالا جملون مین بہت کچھ سبق شامل ہے۔

آئینہ کانپور نمبر ۲

جھگڑا ہم نے نہایت افسوس سے سنا کہ روئی گدام مین ۱۳ اگست کی صبح کو چند ہندوؤن نے دو مسلمانون پر یکایک حملہ کرکے انکو سخت زخمی کیا مگر غنیمت ہے کہ ٹھیک وقت پر ڈاکٹر مراری لال اور ڈاکٹر عبدالکریم پہونچ گئے اور اس قضیہ کو وہین ختم کرادیا۔ اس جھگڑے کے متعلق حسب دستور رائج الوقت دو بیان ہین اور دونون مین کچھ نہ کچھ رنگ آمیزی ہے، ہندو مسلم اخبارات جھگڑے کا الزام ایک دوسرے پر عائد کرتے ہین کیا اچھا ہو کہ دونون فریق ملکر صحیح نتیجہ نکالین اس سے آیندہ کے لیے بہتری ہوگی ان جھگڑون کو دبا دینے سے کام نہ چلیگا بلکہ انصاف کرنا چاہیے تاکہ آیندہ کے لیے انسداد ہو سکے۔ اور کانپور مین قومی منافرت کی گنجائش نہ رہے۔

مقدمہ غبن منیوسپلٹی

۱۵ ستمبر سنہ ۱۹۲۵ء کو بوقت ۱۲ بجے دوپہر کو مسٹر براون جوائنٹ مجسٹریٹ نے مقدمہ مذکورہ بالا کا حکم سنا دیا۔

مقدمہ ریلوے ہر سہ ملزمان رہا کر دے گئے۔

مقدمہ رجسٹر حاضری (مسٹر رول) مسٹر بی۔ ایل گار انجنیر اور بابو روپ کشور اور سیر کو دو سال قید سخت اور ایک ایک ہزار روپیہ جرمانہ کی سزا کا حکم سنایا گیا اور قمرالدین میٹ کو ایک سال قید سخت اور ڈھائی سو روپیہ کی سزا ہوئی جرمانہ نہ ادا ہونے پر چھ ماہ مزید کی سزا ہوگی۔

مقدمہ غبن گٹی مسٹر بی۔ ایل گار انجنیر بابو روپ کشور اور سیر پنڈت جدونندن چوبے اور سیر اور مسٹر رتن جی ٹھیکیدار کو دو دو سال قید سخت اور ایک ایک ہزار روپیہ [illegible] سزا ہوئی اور بابو چھوٹے لال و بابو جانکی سرن کلرک کو ڈیڑھ [illegible] اور ساڑھے سات سات سو روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی جرمانہ نہ ادا ہونے پر چھ ماہ مزید قید کی سزا ہوگی۔

کانپور کے مشہور مقدمہ ٹریڈ مارک کی بلاس و پان بلاس ۱۲ ستمبر کو ختم ہوگیا مستغیث کی طرف سے بابو کرپا جیت سنگھ نے بحث کی اور ملزم کی طرف سے پنڈت جگرن ناتھ بیرسٹر لکھنؤ نے بحث کی غالباً ۱۹ ستمبر کو حکم سنایا جاویگا۔

روئی گدام میں ہندو مسلمانون مین جھگڑا ہوا تھا اسکے متعلق مسلمانون نے ۱۴ ستمبر کو مقدمہ دائر کر دیا ہے **غرقابی** ہم نے بڑے افسوس کے ساتھ سنا کہ ڈی اے وی کالج کانپور کے دو

روضۂ نبوی صلعم پر گولہ باری

مصائب کی تشخیص اور اُن کا صحیح علاج

(از جناب ڈاکٹر سیف الدین کچلو صاحب)

مدینہ منورہ کے محاصرہ اور روضۂ نبوی پر گولہ باری کی خبر نے مسلمانانِ ہندوستان پر ایک قابل افسوس حالت طاری کردی ہی۔ اسوقت یہ کوئی بحث طلب سوال نہیں ہے۔ کہ روضۂ نبوی کے مجروح ہونیکی خبر سچی ہے یا نہیں؟ ایک فریق کہتا ہے کہ بالکل سچی ہے۔ دوسرا کہتا ہے کہ ہرگز ہرگز سچی نہیں ہے۔ میرے نزدیک یہ دونوں بیانات تعجب اور مبالغہ پر مبنی ہیں۔ میرا اپنا عقیدہ یہ ہے۔ کہ موجودہ خبروں میں دونوں احتمال موجود ہیں ممکن ہو کہ روضۂ نبوی کو نقصان پہنچا ہو۔ اور ممکن ہے کہ روضۂ نبوی بالکل صحیح سالم اور محفوظ و مامون موجود ہو۔ میں جسطرح یہ قطعی دعویٰ نہیں کرسکتا۔ کہ گولہ باری کی خبر بالکل بے بنیاد ہے۔ اسی طرح میرے پاس وہ اسباب و ذرائع بھی موجود نہیں ہیں جنکی بنا پر میں خبر کی صداقت اور قطعیت پر مہر تصدیق ثبت کر دوں۔

لیکن بہر حال دونوں صورتوں میں سے خواہ کوئی صورت بھی صحیح کیوں نہ ہو۔ میں یہ ضرور کہہ سکتا ہوں۔ کہ اسوقت جو کچھ ہم کر رہے ہیں۔ وہ یقیناً نادرست اور غیر صحیح ہی۔ بے نتیجہ اور نقصان دہ ہے اور کوئی ایسا شخص جس کے سامنے مسلمانوں کی صلاح و فلاح کا مقصد موجود ہو۔ جو اتفاق و اتحاد کا حامی ہو۔ اور جس کے دل میں مسلمانوں کو زندہ۔ قوی منظم اور آسودہ حال دیکھنے کی آرزوئیں موجود ہوں۔ کبھی موجودہ صورت حالات کی حوصلہ افزائی نہیں کرسکتا۔

موجودہ ہیجان کی بے محلی

میں ایک لمحہ کے لئے ظاہر الدباغ کے وہ تمام بیانات جو اُنہوں نے جدہ کی خوبصورت اور مجلس وہابیہ یا گورنمنٹ کی [illegible] سے حاصل ہو رہے ہیں۔ بالکل صحیح تسلیم کر لیتا ہوں۔ لیکن اسکے بعد میں ہر ایک صاحب ضمیر مسلمان سے مودبانہ پوچھتا ہوں۔ کہ کیا اسوقت جو کچھ ملک میں ہو رہا ہے۔ اس سے گولہ باری کی تلافی ہو جائیگی؟ کون کہہ سکتا ہی۔ کہ تلافی ہو جائیگی؟ اگر موجودہ شورش و مجاہرہ سے مقصود اصلی یہ ہے۔ کہ ہندوستان میں خفی اور جلی کٹ مرین اور مذہبی رہنما اور سیاسی لیڈر بے آبرو ہو جائیں تو میں نہایت ہی اخلاص اور صداقت سے یہ یقین دلانا چاہتا ہوں کہ یہ دونوں مرادیں پوری ہو جائینگی۔ لیکن اگر اس بے راہرو شور و پکار اور ہنگامہ و فغاں سے مقصود یہ ہی کہ بے حرمتی کی تلافی ہو [illegible] (اور کہ اگر موجودہ شور و پکار سے لاکھ برس تک [illegible] ہی جاری [illegible] تو اصلی مصیبت کا ازالہ نہیں ہوگا۔

[illegible] صرف (زیادہ سے زیادہ) اٹھارہ بیس شہروں میں ایک خاص طبقے کے جلسے اور جلوس آثار بڑا انقلاب کیونکر پیدا کر دے سکتے ہیں۔ کہ امیر ابن سعود مملکت حجاز کو خالی کر دے؟ واقعہ یہ ہے کہ بتیس کروڑ ہندوستانیوں کا متحدہ شور و شر اپنے دلوں کے اندر ہزاروں برس سے ایک پتھر کا بت بھی اپنی جگہ سے نہیں ہٹا سکا۔ یہ تو ہماری متحدہ طاقت تعداد اور رسوخ کا حال ہو۔ اب مسلمانوں کا اثر و رسوخ ...... تو یہ بھی کوئی بڑا مخفی راز نہیں ہو۔ جب غدار حسین نے تمام دنیائے اسلام کی صداؤں اور التجاؤں کو ٹھکرا دیا اور مکہ معظمہ میں خلافت ہاشمی کا علم بغاوت بلند کیا۔ تو تمام مسلمانانِ ہندوستان اس کی مخالفت پر کمربستہ ہوگئے اور اس وسیع سرزمین میں کوئی ایک قابل ذکر آواز بھی ایسی نہ تھی جو اسکی حمایت میں بلند ہوئی ہو۔ متحدہ متفقہ پُرزور زبردست اور عالمگیر مجاہرہ ہوا۔ کئی سال تک ہندوستان میں ہوتا رہا۔ لیکن اسکا نتیجہ؟ ظاہر ہے۔ کہ شریف حسین اپنے عزائم و مقاصد میں اپنی جگہ سے ایک بال بھر بھی نہیں سرکا۔

اب امیر ابن سعود شریف حسین سے زیادہ زبردست ہی اور وہابی موجودہ ابھی نمبر پر سے بہت زیادہ کمزور اور ناقابل اعتنا ہی۔ اگر ایک شہر نہیں دس ابن سعود کے مخالف ہیں۔ تو بیس موافق ہیں۔ اگر پندرہ بیس شہروں کے اندر صرف ایک خاص طبقہ مجو شورش ہے۔ تو باقی تمام ملک سویا ہوا ہے۔ ان تمام حالات پر نظر ڈالنے سے یہی نتیجہ نکلتا ہو کہ ہمارا موجودہ شور و شغب "اصلاح حجاز" کے لئے تو کوئی نتیجہ پیدا نہیں کریگا البتہ ہندوستان میں "تخریب ملت" کا عمل ضرور مکمل ہو جائیگا۔

اضافۂ مصائب کے سامان

اگر "طاہر الدباغ" کے بیانات ہی کو ترجیح دیجائے تو میں تسلیم کرتا ہوں کہ روضۂ نبوی کا زخمی ہونا ایک واقعی مصیبت ہے۔ لیکن میرا نقطۂ نظر تو یہ ہے کہ اس مصیبت کے لئے جو علاج جستجو کیا گیا ہے۔ وہ بجائے خود ایک عظیم مصیبت ہے۔ یاد رکھئے۔ کہ مسلمانانِ ہندوستان کی قوت و طاقت دنیا میں مقامات مقدسہ کے احترام کی سب سے بڑی ضمانت ہی۔ جسقدر ہم زیادہ بوسیدہ ہوتے جائینگے اُسیقدر اس ضمانت کا اثر روبہ فنا ہوتا جائیگا۔ سوال یہ ہی۔ کہ اگر موجودہ نفاق و نزاع قائم رہے تو مسلمانانِ ہندوستان کی قوت و طاقت میں اضافہ ہو جائیگا؟ یا وہ پہلے سے بھی زیادہ پامال و نگونسار ہو جائینگے؟ اگر یہ اصول صحیح ہی۔ کہ افراد قوم کا نفاق و انتشار ان کی قومی عظمتوں کو ہمیشہ پامال کردیا کرتا ہو تو میں یہ خیال کرنے میں بالکل حق بجانب ہوں۔ کہ ہمارا موجودہ نفاق ہماری رہی سہی طاقت کو بھی پامال کر دیگا۔ اور ہماری طاقتوں کی پامالی از خود ہمارے دشمنوں کو مقامات مقدسہ کی بیحرمتی کی دعوت دیگی۔ اور اس طرح موقعے کا منتظر دشمن نہیں۔ بلکہ ہم خود "آیات الٰہی" کی نگونساری کا سامان بن جائینگے۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔

فلسفۂ تاریخ کا مقولہ ہے کہ یہ امر ایک غیر منظم اور منتشر قوم کی فطرت میں داخل ہے۔ کہ وہ ہمیشہ مصیبتوں سے بچنے کے لئے ایسے اسباب و وسائل اختیار کرتی ہے جس سے اسکی مصیبتیں اور بھی زیادہ خوفناک صورت حالات اختیار کرلیتی ہیں۔ میں دیکھتا ہوں کہ آج مسلمانانِ ہندوستان اپنی بدنظمی کے سبب ابھی عذاب الٰہی میں گرفتار ہیں۔ اور انہوں نے زندگی کی ایک نہایت ہی دلگداز مصیبت سے بچنے کیلئے ایک ایسا راستہ اختیار کرلیا ہے۔ جس سے انکی قوت و عظمت کا قصر پاش پاش ہو جائیگا۔ اور وہ بہت جلد ایک خزاں رسیدہ درخت کیطرح افسردہ و ذلیل ہو کر اپنے ہی قدموں پر گر پڑینگے۔ اور مصیبت پہلے سے بھی زیادہ دردناک ہو جائیگی۔ اسوقت کیا ہو رہا ہی؟ ہر کوچہ و بازار میں ایک بیوزن اور عامیانہ شور بپا ہی۔ جلسے ہو رہے ہیں۔ مظاہرے ہو رہے ہیں۔ اشتہار بازی ہو رہی ہی۔ قرار دادیں پاس کیجا رہی ہیں۔ مولوی دیدار علی صاحب کے بیٹے پر قاتلانہ حملہ ہوا ہی۔ پیر جماعت علی شاہ پر بمبئی میں حملہ کردیا گیا ہی۔ بی اماں مرحومہ کی بیحرمتی کیگئی ہی۔ مولانا شوکت علی صاحب کے خلاف زہر اگلا جا رہا ہی۔ میں تمام ذمہ دار اور سنجیدہ احباب سے پوچھنا چاہتا ہوں۔ کہ کیا یہ تمام چیزیں صحیح اور قابل برداشت ہیں؟ کیا اس قسم کی خانہ خرابیوں سے اصل مرض کا علاج ہو جائیگا؟ کیا ہم ایکدوسرے کی [illegible] مال۔ عزت و آبرو پر ہاتھ صاف کرنیکے بعد ہندوستان میں اس قابل رہجائینگے کہ مقامات مقدسہ کی حفاظت کریں؟

ناقابل برداشت نقصانات

یہ تمام واقعات ناقابل برداشت ہیں اور ہماری قومی بدنظمی اور بدبختی کا دردناک ترین علامات ہیں۔ اگر ہم نے "قوم جاہل" کی امامت کو بدترین لوگوں کے ہاتھ میں سونپ دیا۔ تو امت مسلمہ سرزمین ہند میں اپنے گھٹنے ٹیک دیگی۔ نہ بڑوں کی منزلت باقی رہجائیگی اور نہ چھوٹوں کی قدر۔ بدقسمتی مسلمانوں نے گزشتہ پانچ دس سال کے اندر تنظیم و تبلیغ کے میدان میں جو کچھ سرمایۂ احساس و بیداری جمع کیا ہی۔ چند روز میں لٹ جائیگا اور مسلمانانِ ہندوستان کی سیاسی اور جماعتی اہمیت نہ صرف دنیائے اسلام میں زائل ہو جائیگی۔ بلکہ وہ حدود وطن کے اندر بھی اپنی حفاظت کے قابل نہ رہجائینگے۔ حریت و استقلال کا افسانہ گرد ہو جائیگا۔ اور ہماری بینوائی سے نہ صرف عراق و ایران کی مصیبتیں بڑھ جائینگی۔ بلکہ مقامات مقدسہ کی مظلومی اور سرزمین حجاز کی غلامی کی زنجیریں بھی مضبوط ہو جائینگی۔ کیا مسلمانانِ ہندوستان ان تمام نقصانات کو برداشت کرنیکے لئے تیار ہیں؟

مصائب کا صحیح حل

اگر موجودہ سطحی اور [illegible] بے نتیجہ اور مہمل و بیکار ہی۔ تو پھر صحیح [illegible] کی صحیح رہنمائی اور صحیح علا[illegible] صحیح علاج [illegible]

[illegible]

اور [illegible] قسم کی کوئی معقول [illegible] ہندوستان [illegible] یکساں طور سے اثر [illegible] کوئی بازیچۂ اطفال نہیں۔ اگر کوئی مصیبت موجود ہے۔ اور اس کے حل کرنیکی ضرورت ہی۔ تو ہماری بہترین آدمیوں کو اپنی جگہ سے حرکت کرنی چاہیئے۔ اسوقت مجلس خلافت مسلم لیگ۔ جمعیۃ العلماء اور (شاید) جمعیۃ تنظیم چار جماعتیں ملک میں موجود ہیں۔ جنکی آواز کو عسب مدارج کچھ وزن اور درجہ حاصل ہی۔ لیکن بدقسمتی سے میرے خیال میں انکوئی جماعت ہی اس قابل نہیں۔ کہ موجودہ فضا میں کسی فیصلہ کن کانفرنس کا انعقاد کر سکے۔ ہر ایک جمعیۃ کی راہ میں بعض مشکلات حائل ہیں۔ اسواسطے انعقاد کانفرنس کا صحیح طریق یہ ہوگا کہ ہمارے بہترین آدمی انفرادی طور پر ذاتی حیثیت سے دہلی یا لکھنؤ میں ایک مختصر سے اجتماع کی تدبیر کریں۔ اگر مولانا شوکت علی۔ مولانا عبد الباری۔ مولانا ابو الکلام آزاد۔ مولانا کفایت اللہ۔ مولانا عبد الماجد بدایونی یہ ذمہ داری اپنے کندھوں پر اٹھالیں۔ اور تمام بڑی بڑی جماعتوں کے ذمہ دار اصحاب نیز ایسے بزرگوں کو مشورہ کی دعوت دیں۔ تو میرا خیال ہی کہ کوئی کارگر [illegible]

مولانا شوکت علی کا پیام مسلمانان بہار کے نام

تنظیم خلافت کا کام دوبارہ شروع کرو

بمبئی ۱۲ ستمبر ذاکر علی صاحب دفتر خلافت بمبئی سے بذریعہ تار اطلاع دیتے ہین کہ مولانا شوکت علی صاحب نے مسلمانان بہار کے نام مولانا شفیع داؤدی صاحب صدر خلافت کانفرنس صوبہ بہار کے ذریعہ حسب ذیل پیغام بھیجا ہے،

مین نے اپنا پیغام آپ کا اور جمیع مسلمانان بہار کی خدمت مین مہاتما گاندھی کے ذریعہ بھیجا ہے جو ۹ ستمبر کو بمبئی سے پرولیا روانہ ہوگئے ہین - مجھے یقین ہے کہ وہ ہمارا پیغام تحریک خلافت کے جملہ کارکنون اور اس سے ہمدردی رکھنے والون کو پہنچا دینگے کہ اب وہ اپنی غفلت وجمود کو دور کر دین اور اس عظیم الشان اسلامی اور قومی کام کی تنظیم ایسی مضبوط بنیاد پر کرین کہ کوئی حادثہ اور طوفان بھی اسے متزلزل نہ کر سکے - خلافت کمیٹیون نے اب تک جو کام کیے تھے ان پر سخت اور شرمناک حملے ہونیکے بعد بہار سب سے پہلی خلافت کانفرنس منعقد کر رہا ہے اور مجھے امید ہے کہ بہار دوبارہ تنظیم کا کام بھی سب صوبون سے پہلے شروع کریگا اور ہمارے مخالفین کو وہ ایسا جواب دے گا جسے وہ کبھی آسانی سے بھول نہ سکین گے - کیا مین بہار کی تمام خلافت کمیٹیون سے یہ درخواست کر سکتا ہون کہ وہ اپنے اپنے حلقون مین تھوڑے بہت چندے جمع کرین اور انھین اس تحریک کو استحکام پہنچانے کے لیے یہان بھیجدین - تیسرا وفد عنقریب حجاز روانہ ہونے والا ہے تاکہ وہ صحیح صحیح حالات کے متعلق اپنی رپورٹ پیش کرے اور موتمر اسلامی کے انعقاد کا انتظام کرے - مولانا ابوالکلام آزاد صدر خلافت نے مجلس عاملہ کا ایک ضروری جلسہ ۲۰ - ۲۱ ستمبر کو پٹنہ مین منعقد کیا ہے مجھے امید ہے کہ اس جلسہ مین بھی بہار اسلامی [illegible] ملک [illegible] کریگا - ہمین آپ پر پورا اعتقاد ہے اور آپ [illegible] اس سے [illegible] ہے جو آپنے اس سال [illegible] سے ہندوستان کے ایک [illegible] آپ کی ہر کششات کی تکمیل ہو سکے گی - سوراجسٹ اور [illegible] سے ممبران نے جس دوراندیشی کا ثبوت دیا ہے [illegible] سیاسی اتحاد کی امید بڑھتی ہے اور ہم کو امید ہے کہ یہ رزولیوشن اسمبلی سے پاس ہو جاویگا -

گورنمنٹ کے لیے سبق

سکھ گوردوارہ بل پنجاب کاؤنسل سے پاس ہو کر [illegible] کی منظوری کے لیے جب اسمبلی مین پیش ہوا [illegible]

برقیات

موصل کی بابت وزیر ترکیہ کا اعلان

لنڈن ۱۴ ستمبر فینانشل ٹائمس کا نامہ نگار مقیم جنیوا نے وزیر خارجہ ترکیہ توفیق بک سے ملاقات کی توفیق بک نے بیان کیا موصل کے تیل سے ترکون کو قطعاً کوئی تعلق نہین - موصل کے تیل کو برطانیہ کو دیکر نیز برطانوی حکومت کو تجارتی مراعات منظور کر کے اپنی پوری بے تعلقی کا ثبوت دیا ہے، ترکیہ موصل کے علاوہ بقیہ عراق کو برطانیہ کے اشتراک عمل سے اسکی موجودہ سیاسی حیثیت کو علی حالہا قائم رکھنے کی ذمہ داری لینے کو تیار ہے -

ملک فیصل کا مقصد سفر

اخبار ٹائمس کا نامہ نگار مقیم پیرس لکھتا ہے کہ ملک فیصل کا سفر لنڈن بالکل سیاسی نوعیت کا تھا - آپ لنڈن بدینوجہ گئے تھے کہ موصل کے متعلق گفتگو کرین -

مجاہدین ریف کے سرفروشانہ حملے

پیرس ۱۳ ستمبر فاس سے جو جنگ کی خبرین آئی ہین انکے معلوم ہوتا ہے کہ مجاہدین ریف نے مسلسل جان توڑ حملے کیے یہ حملے مقام السوال کے قلعے پر ہوئے جنمین غنیم نے سو ملی میٹر دہانہ کی توپین استعمال کین مجاہدین کی رہنمائی یورپین افسر کر رہے تھے جنکی سفید وردیان خاص طور پر نمایان تھین مجاہدین حملے کرتے ہوئے خاردار تارون کے احاطہ تک پہونچ گئے تھے لیکن انکو ہٹا دیا گیا -

شورش دمشق کا حال

اخبار انکو دی پیری کی اطلاع ہے کہ تمام دمشق مین گڑبڑ مچ رہی تھی ۲ ہزار مسلمانون نے جنرل سرایے کی حرکتون کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے حامیان اتحاد عرب کا ساتھ دیکر مظاہرہ کیا اور ہڑتال کر کے حکومت فرانس سے شام کی آزادی کا مطالبہ کیا -

نجد و حجاز کے فیصلہ کیلیے انگریزی مداخلت

لنڈن ۱۲ ستمبر اخبار ڈیلی اکسپرس نے قاہرہ کا ایک پیغام شائع کیا ہے جسمین ظاہر کیا گیا ہے کہ جدہ میں بہت جلد ایک کانفرنس ہونیوالی ہے جسمین سلطان ابن سعود شاہ حسین اور دولت برطانیہ کے نمایندے بیٹھکر مسئلہ حجاز کی گتھی سلجھائین گے -

مسجد کے سامنے باجہ بجانیکا سوال

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ الہ آباد نے حسب ذیل حکم نافذ کیا ہے - دسہرہ کے موقع پر فساد کے روکنے کے خیال سے زیر دفعہ ۱۴۴ یہ حکم نافذ کیا جاتا ہے کہ ۱۸ ستمبر لغایت ۲۷ ستمبر کوئی شخص لاٹھی یا چھری وغیرہ لیکر جانیکا مجاز نہ ہوگا - اور ۲۶ - و ۲۷ ستمبر کو شارع عام پر بہادر گنج اور چوک والی مسجد کے سامنے دس منٹ

ہندوستان

سر بی - این، شرما کا الوداعی ڈنر

شملہ ۱۲ ستمبر ممبران قانون ساز کی طرف سے سر بی - ان شرما رکن قانون گورنمنٹ ہند کو ڈنر دیا گیا جسمین سر دنشا واچہ سر آر تھر فروم اور سر سیوا سوامی آئر وغیرہ نے تقریرین کین اور سر بی - ان شرما کی خدمات کا زبردست الفاظ مین اعتراف کیا - سر بی ان شرما نے جواب مین اپنے عہد کے مختصر حالات و واقعات بیان کیے -

لالہ لاجپت رائے کی علالت

لاہور ۱۲ ستمبر لالہ لاجپت رائے پھر علیل ہو گئے

کرنسی کمیشن کے ممبران کی آمد

شملہ ۱۲ ستمبر معلوم ہوا ہے کہ انگلستان کے ممبران کرنسی کمیشن شروع نومبر مین مارسیلز سے ہندوستان روانہ ہونگے -

سیاسی کانفرنس صوبہ بہار

پٹنہ ۱۲ ستمبر مسٹر شاہ محمد زبیر کی صدارت مین بہار پراونشل پولیٹیکل کانفرنس کا اجلاس منعقد ہوا صدر نے لارڈ ریڈنگ اور لارڈ برکن ہیڈ کے بیانات کو ہندوستان کی پبلک اسپرٹ کی اہانت قرار دیا -

جیل خانہ کے معاملات پر مشورہ

بمبئی ۱۲ ستمبر جیل خانہ کے معاملات پر مشورہ دینے کی غرض سے مسٹر پٹرسن کمشنر جیل خانہ جات انگلستان موسم سرما مین برما آئین گے -

کلکتہ یونیورسٹی کو مالی امداد

کلکتہ ۱۳ ستمبر آج کلکتہ یونیورسٹی کے سنیٹ کے جلسہ مین وائس چانسلر نے بیان کیا کہ گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ و گریجویٹ کے بعد کی تعلیم کے لیے کافی مالی امداد دینے کو تیار ہے -

ڈاکٹر ٹیگور روس جا رہے ہین

ایک اطلاع مظہر ہے کہ سر ڈاکٹر رابندرناتھ ٹیگور اگلے مہینہ میں روس جانے کا ارادہ رکھتے ہین - وہان سائنس [illegible] گیس مین شرکت کرین گے -

مقدمہ حق تالیف کا فیصلہ

لکھنؤ - میسرز میلکن کمپنی کی طرف سے دو کتابون کی اشاعت و فروخت کے متعلق جو مقدمہ دائر تھا ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے فیصلہ سنا دیا - تین سو روپیہ جرمانہ اور کتابین ضبط کر لی گئین -

آئینہ کانپور

کانگریس کا جلسہ گذشتہ ہفتہ ہم نے پنڈت شیو نراین مصر صاحب کی چٹھی شایع کرتے ہوے لکہا تھا کہ ہم اس بحث کو طول دینا نہین چاہتے لیکن ہمارے بعض دوستون کا اصرار ہے کہ یا تو اعتراضات واپس لیجیے یا اس پر قایم رہنا ضروری ہے اسلیے سطور ذیل لکھے جاتے ہین۔

اول اعتراض کے متعلق ہم پنڈت جی سے بالکل متفق ہین، دوسرے اعتراض کے متعلق جی چیرمین کے انتخاب کے التوا استطالیہ اور اسکی منظوری کی کوئی وجہ نہین پاتے لیکن ہمارا اشارہ کل انتخاب مین جلد بازی سے تھا مثلاً جس طرح وائس پریسیڈنٹون کا انتخاب ایک ایک نام پر ووٹ لیکر ہوا اسی طرح دیگر انتخابات بھی ہو سکتے تھے پنڈت رام پرشاد مصر کا نام بھی پیش ہو سکتا تھا اگر جلسہ نہ چاہتا تو منظور نہ ہوتا البتہ کچھ وقت زیادہ خرچ ہوتا اور نتیجہ قریب قریب یہی ہوتا مگر لوگون کو جبر و زیادتی کا الزام عائد کرنے کا موقع نہ نصیب ہوتا۔ لہذا اسمین شک نہین کہ یہ عجلت فضول تھی - تیسرا اعتراض میونسپل انتخابات کو کانگریس انتخاب مین مدنظر رکھنے کی بابت ہے اس سلسلہ مین بہت سے کانگریس کے خادم ضرور نظر انداز ہو گئے ہین اور ممکن ہے کہ وہ لوگ خود علحدہ رہے ہون مگر اسکی بھی کوئی وجہ ضرور ہو گی - ہماری اب بھی راے ہے کہ ان وجوہات کو دور کر کے دیرینہ خادمان ملک کو شریک کرتا استقبالیہ کمیٹی کا فرض تھا چوتھا اعتراض پریسیڈنٹ کانگریس کے انتخاب کی بابت ہے مگر اسکے متعلق کانگریس کمیٹی کی پوزیشن اس سے اس سے صاف ہو جاتی ہے کہ وہ گذشتہ روایات اور اصول کے خلاف نہین جانا چاہتی۔

ہم کو اس کا اعتراف ہے کہ مصر جی کی توجہ سے ہماری معلومات مین کافی اضافہ ہوا۔

انڈین نیشنل کانگریس کانپور کے صدر کے انتخاب کے لیے استقبالیہ کمیٹی کا جلسہ آخر ستمبر ۱۹۲۵ء کو ہوگا - کانگریس کے لیے جگہ کا انتخاب اسی ہفتہ مین ہوگا۔

بھوش کا مقدمہ ضلع مجسٹریٹ کے اجلاس مین ۱۲ ستمبر ۱۹۲۵ء کو ایڈیٹر و پرنٹر اخبار بھوش کا مقدمہ پیش ہوا خفیہ پولیس کے سب انسپکٹر کی شہادت ہوئی آپ نے تبلایا کہ وزیر ہند کی تقریر کے متعلق ۷ جولائی ۱۹۲۵ء کا مطلب گورنمنٹ کے خلاف ناراضی نفرت اور بدخواہی [illegible] نفرت پیدا کرنا ہے۔ اسکے بعد مترجم کا بیان ہوا - ایڈیٹر صاحب نے کچھ بیان نہین دیا اور صفائی دینے کی بابت بھی کچھ نہین کہا۔ مقدمہ ۲۸ ستمبر ۱۹۲۵ء کے لیے ملتوی ہوا۔

گورنمنٹ کے جدید قواعد میونسپل انتخاب نے بورڈ کی اس خواہش کو بھی مسترد کر دیا کہ ایک امیدوار کو ہر وارڈ سے ضمانت جمع کرنا چاہیے اور یہ بھی طے کر دیا

بورڈ کی طرف سے کانگریس استقبالیہ کمیٹی کے لیے پندرہ ہزار روپیہ منظور ہونیکی خبر پڑھکر ہم کو بھی اپنی معلومات غلط ہونے کا شک ہو رہا ہے، بہتر ہے کوئی واقف کار صاحب اس پر روشنی ڈالین۔

عجیب بہادری دولت حسن صحت عقل دور اندیشی کے حدود کھینچے جا سکتے ہین لیکن ۳ ستمبر ۱۹۲۵ء کو ہمارے بورڈ نے حماقت کی حد بندی کر دی اب اس میدان مین اس سے آگے کوئی نہین جا سکتا۔ بورڈ نے اس مطلب کا ایک رزولیوشن پاس کیا ہے کہ

"سرکاری کسی نامناسب دست اندازی کی بورڈ سخت مذمت کرتا ہے اور خیال کرتا ہے کہ ضلع مجسٹریٹ یا کسی دوسرے حاکم سے متاثر ہونے کے لیے ممبران کافی آزاد ہین اسلیے اس بنا پر تجویز کو قابل اعتراض قرار دینا کہ ممبران متاثر ہونگے اور آزاد راے نہ دے سکین گے، غلطی ہو گی"

اس سے تو یہ بہتر ہوتا کہ بورڈ صاف صاف یہ کہدیتا کہ یہ بورڈ اس تجویز کو خوش آمدید اور لبیک کہتا ہے۔

معلوم نہین جو بورڈ اپنی زندگی کے آخری دن پورے کر رہا ہو وہ آئندہ بورڈ کو اس قسم کی قیود مین پابند کرنیکا کہان تک حقدار ہے۔

مصنوعی صداقت معصر نظام عالم کی بدولت ہماری معلومات مین یہ اضافہ ہوا کہ صدق و کذب کے درمیان ایک اور درجہ مصنوعی صداقت کا بھی ہے یہ ہی نہین بلکہ منطق کا ایک جدید اصول بھی معلوم ہوا کہ چونکہ پنڈت پیارے کشن رینہ کی درخواست پر منشی قدرت اللہ کا تقرر نہین ہوا - اور انھون نے پہلے پہل کام انور گنج وارڈ مین کیا کیونکہ یہ حلقہ بہت بڑا ہے اور اس وارڈ کے متعلق بہت سی شکایتین تہین جبکو ایکزیکیٹو افیسر صاحب نے خود کئی بار چیک کیا، اور تو ممکن نہین کہ پنڈت جی کے کام مین کوئی نقص ہو اور اسکو اعلی افسر محسوس کرے - یا وفرۃ انہ خود ضرورت سمجھکر یا کسی کام کو بگڑتا دیکھکر کسی آدمی کو متعین کر دے - لہذا ان کا تقرر ضرور شیخ صاحب کی سہولیت کے لیے ہوا۔

لہذا اس اصول منطق کے علم کے بعد نظام عالم سے کسی کو مزید ثبوت طلب کرنیکا حق نہین رہتا - اور اس اجتہاد کے بعد کسی کو ثبوت طلب کرنیکا کیا حق؟

بحکم جناب مولوی محمد شفیع صاحب جج خفیفہ بہادر کانپور

بعدالت صاحب جج خفیفہ بہادر مقام کانپور ضلع کانپور

نمبر ۵۶ سنہ ۱۹۲۵ء انسالونسی

مدھی لال ولد چنی لال قوم زین گر ساکن محلہ کرنیل گنج شہر کانپور سائل

بنام رام نراین ولد فقیر چند قوم کالستھ ساکن حال نبعیہ ہنی رام شہر کانپور فریق ثانی

ہرگاہ مقدمہ مذکورہ بالا میں سائل مذکور الصدر نے درخواست مشعر قرار دے جانے دیوالیہ رام نراین فریق ثانی کے عدالت ہذا میں داخل کی ہے جسکی سماعت کے لیے عدالت ہذا میں ذیل ۱۰ اکتوبر سنہ ۱۹۲۵ء مقرر ہوئی ہے۔ لہذا بذریعہ نوٹس ہذا ہر خاص و عام کو اطلاع دیجاتی ہے کہ جس کسی کو کچھ عذر نسبت درخواست سائل مذکور کے ہو تو بتاریخ معینہ اصالتاً خواہ وکالتاً حاضر ہوکر پیش کرے۔

المرقوم ۲ ستمبر سنہ ۱۹۲۵ء

مہر عدالت دستخط ہرسہائے منصرم

صداقت صوبہ متحدہ کا بہترین ہفتہ وار اخبار ہے

برست عوام فروخت ...

سمن بغرض انفصال مقدمہ

نمبر مقدمہ ۶

(آرڈر ۵ قواعد ا و ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی سنہ ۱۹۲۵ء)

بعدالت مال تحصیل اکبرپور باجلاس جناب سید حشمت علیصاحب اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم

پنڈت گنگا پرشاد ولد جھبو رادن لال قوم برہمن ساکن شہر کانپور و نمبردار موضع اکبرپور محال تلسی رام مدعی

بنام گوری شنکر و شیو شنکر لال پسران سکھ چند و سرجو پرشاد و چھوٹے لال پسران مناّلال قوم بقال ساکن اکبرپور و اراضی دار مالک اونی موضع اکبرپور محال تلسی رام پرگنہ اکبرپور ضلع کانپور مدعا علیہ

واضح ہو کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابت بقایا مالگذاری کے دائر کی ہے لہذا تمکو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۲۲ ماہ ستمبر سنہ ۱۹۲۵ء وقت ۱۰ بجے بمقام اکبرپور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعویٰ کی کرو۔ اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہاری حاضری کے لیے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تمکو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہون کو جن کی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جن پر تم بتائید اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو۔

اور تم کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۴ ماہ ستمبر سنہ ۱۹۲۵ء جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم عدالت

(مہر عدالت)

اطلاع

(۱) اگر تم کو یہ اندیشہ ہو کہ تمہارے گواہ اپنی مرضی سے حاضر نہ ہونگے تو تم عدالت ہذا سے سمن بایں مراد جاری کرا سکتے ہو جو گواہ نہ حاضر ہو وہ جبراً حاضر کرایا جاوے اور جن دستاویزات کو کسی گواہ سے پیش کرانے کا تم استحقاق رکھتے ہو اس سے پیش کرائی جاوے بشرطیکہ تم خرچہ ضروری عدالت مین داخل کرکے اس امر کی درخواست گذرانو۔ (۲) اگر تم مطالبہ مدعی کو تسلیم کرتے ہو تو تم کو لازم ہے کہ روپیہ مع خرچہ نالش عدالت مین داخل کرو تاکہ کارروائی اجراء ڈگری کی جو تمہاری ذات یا مال یا دونون پر ہو کرنا نہ پڑے۔

... ولیوشن ملک آف ...
اس سے ہندوستان کے ایک بڑے ...
... خواہشات کی تکمیل ہوسکے گی۔ سوراجسٹ اور ...
... کے ممبران نے جس دوراندیشی کا ثبوت دیا ہے ...
سیاسی اتحاد کی امید بڑھتی ہے۔ اور ہم کو امید ہے کہ یہ رزولیوشن ...
اسمبلی سے پاس ہوجاویگا۔

گورنمنٹ کے لیے سبق

سکھ گوردوارہ بل پنجاب کاونسل سے پاس ہوکر ...
کا منظوری کے لیے جب اسمبلی میں پیش ہوا تو ...
... انہوں نے ...

باہتمام خواجہ عبدالسلام صداقت پریس کان پور سے شایع ہوا

The Sadaqat
CAWNPORE

REG-No. A 1424

جمال پر تو حق عزمِ مستقل مین رہی
زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل مین رہی
(احسن سنبھلی)

صداقت

اڈیٹر - خواجہ عبد السلام

ہفتہ وار

قیمت سالانہ ۳ے
ششماہی عمر
فی پرچہ ۲ر

جلد ۲ | کانپور - چہارشنبہ ۲۳ - ستمبر ۱۹۲۵ء مطابق ۴ - ربیع الاول ۱۳۴۴ھ | نمبر ۴

ادبیات

فطرت

(از جناب راز چاندپوری)

اے حسین آزاد دیوی! اے مقدس نازنین دستگیری کر کہ مین ہون ناز بردار وفا
مجھکو دے اذن پرستش مین تجھے سجدہ کرون مادر مشفق ہے تو، مین ہون پرستار وفا

کثرت کارِ جہان کر دے مجھے جب مضمحل تیرے سنیہ سے لپٹ جاؤن مین ہو کر شادمان
اسطرح پھر دل مین ہو جوش محبت موجزن جیسے مان کی گود مین حاصل ہو لطف بیکران

آہ! تیرے ساتھ رہنا کسقدر ہے خوشگوار کاش مین تیری محبت کا ہمیشہ دم بھرون
عمر بھر تیری پرستش کا رہے سودا مجھے جب قضا آئے تو تیری ہی محبت مین مرون

از جناب احسن سنبھلی

غم سے نجات ہو چکی ہستی ناگوار کو موت اب اختصار کر مدت انتظار کو
بھول گئے تھے عیش مین کل جو مآل کار کو آج وہ رو رہے ہین کیون گردش روزگار کو
اب نہین دل مین رنگِ خون گریۂ غم کو کیا کرون خون کمانسے لا کے دون دیدۂ اشکبار کو
راحت و غم سے کیا غرض اُنکی خوشی سے ہے خوشی ہمنے نثار کر دیا جبر پہ اختیار کو
جلوہ گہ حیات ہے اصل مین منظر فنا مرگ ہے جان زندگی دیدۂ اعتبار کو
غم کہ ہے جان زندگی اسکو کبھی فنا نہین لاؤ بدل لون اس سے مین ہستی مستعار کو
شام سے مضطرب ہے دل رات پہاڑ ہو گئی آج قرار آگیا! گردشِ روزگار کو
کشمکش حیات سے مر کے نجات ہو نہ ... ... ہے قلب امیدوار کو
ضبط ہے مایۂ سکون، ہان لے ... ... ن بیقرار کو
رنگ اُڑیگا مثل بو، پھول ...
حاصل کیف انبساط نشۂ غم ...
ایک تمھارے ...
تم نہ اُٹھاؤ بزم سے ... خاکسار کو

کیا عرض حال شوق کرین اضطراب مین ایسا نہ ہو کہ وہ کہین آئے عتاب مین
تیور بدلتے جاتے ہین کچھ اُنکے آجکل بیباک ہو نہ جائین وہ عہد شباب مین
میرا اور اُن کا پیش ہوا گر معاملہ دن حشر کا کٹے گا سوال و جواب مین

۷۸۶

ہفتہ وار

صداقت

چہارشنبہ ۲۳ ستمبر ۱۹۲۵ء

ہندو مسلم بدمزگی کا نتیجہ

(۳)

ہم نے پچھلے ہفتہ سرسری طور پر عرض کیا تھا کہ ہندو مسلم کشیدگی آئے دن کی نفرت وحقارت کبھی کبھی کی سر پھٹول اور ہاتھا پائی کا اثر صرف یہان تک محدود نہین ہے کہ دس بیس مقتول ومجروح ہوجاتے ہین سو پچاس پر مقدمہ چل جاتا ہے دس بیس کو سزا ہوجاتی ہے ہزار دو ہزار مقدمہ اور سعی وسفارش مین خرچ ہوجاتے ہین، دسہرہ ومحرم کے دن فکر وتشویش سے گذرتے ہین اور کچھ دنون کے لیے دل میلے ہوجاتے ہین اور معاملہ رفع دفع ہوجاتا ہے اور کام بدستور جاری ہوجاتا ہے اور عارضی جھگڑون کا عارضی اثر دور ہوجاتا ہے اگر ایسا ہوتا تو ہم اسکو کسی نہ کسی طرح برداشت کرلیتے اور جسطرح غریب ہندوستان پر سیکڑون بلائین آتی رہتی ہین اسکو بھی ایک بلا سمجھ لیتے اور اپنی پیدا کردہ مصیبتون کی فہرست مین اس کا بھی نام لکھ لیتے اور جسطرح ہیضہ، پلیگ جنگی بخار، ملیریا، ایک ناگزیر مرض سمجھ لیا گیا ہے اسکو بھی سمجھ لیتے مگر ایسا نہین ہے، اسکے اثرات دیرپا ہین، کبھی نہ مٹنے والے اور قوم وملک کو غارت کرنے والے ہین اور ہندو مسلمانون کو مٹانے اور ہندوستان کی عزت وآبرو اور رہی سہی مردانگی کو ملیامیٹ و نابود [illegible] مضمون مین ہم ان اثرات پر بحث کرنا چاہتے [illegible] سے دل سے غور کرنا اور نتیجہ [illegible]

[illegible] رزولیوشن ملک [illegible] سکس [illegible] کی ہے۔ اس سے [illegible] اور اس سے ہندوستان کے ایک بہت [illegible] سب ہی خواہشات کی تکمیل ہوسکے گی۔ سوراجسٹ اور [illegible] پارٹیون کے ممبران نے جس دوراندیشی کا ثبوت دیا ہے [illegible] سیاسی اتحاد کی اُمید بڑھتی ہے۔ اور ہم کو اُمید ہے کہ یہ رزولیوشن اسمبلی سے پاس ہوجا دیگا۔

گورنمنٹ کے لیے سبق

سکھ گوردوارہ بل پنجاب کاؤنسل سے پاس ہوکر [illegible] کی منظوری کے لئے جب اسمبلی مین پیش ہوا تو [illegible] تعلیم یافتہ طبقون مین بھی اخلاق وہمدردی کی کمی ہوتی جاتی ہے وہ لوگ [illegible] شائستگی اور تہذیب کے مدعی بنتے تھے اب انسانیت کو بالاے طاق رکھتے جاتے ہین وہ اخبارات جو اپنے آپ کو اخلاق اور فرض شناسی کا پیغمبر سمجھتے تھے اب بداخلاقی اور تعصب پر اُتر آئے ہین دیکھیے اس طوفان بدتمیزی کا کیا انجام ہوتا ہے۔

ہم اپنے دعوی کی تائید مین کانپور کے دو ہندو و مسلم اخبارات کے اقتباس پیش کرتے ہین۔ اس سے اخبارون کی نکتہ چینی یا عیب جوئی مقصود نہین بلکہ ایک اصلیت کا انکشاف مقصود ہے بہت سی باتین ناخوشگوار ہوتی ہین مگر انکا ذکر نظر انداز نہین کیا جاسکتا۔

صداے مسلم مورخہ ۲۶ ستمبر ۱۹۲۵ء مین مندرجہ ذیل خبر شائع ہوئی ہے۔

گنگامائی کی ہڑپ

"گذشتہ سال مین ڈی اے۔ وی کالج اور ایس۔ ڈی کالج کے دو طالب عالم گنگا کے نذر ہوچکے ہین اب اس قسم کی ستم رانیان حد سے گذرتی جاتی ہین چنانچہ کل اس گنگامائی نے بجاے رحم وشفقت کے ڈی۔ اے، وی کالج کے دو بی، اے کلاس کے لڑکون کو اور نگل لیا، جے ہو گنگامائی کی"

ناظرین ملاحظہ کرین ہندوستان کے دو مائیہ ناز سپوتون کے اکلوتے بیٹے اپنے خاندان کے روشن چراغ مادر وطن کے دو ہیرے بی، اے کے طالب علم دریاے گنگ کی قہار لہرون مین ہمیشہ کیلیے خاموش ہوجاتے ہین اس پر ایک اخبار نویس کے دل مین ہمدردی تاسف اور رنج کا دریا نہین امنڈتا بلکہ اس واقعہ سے اسکے علم ظرافت مین مدوجزر شروع ہوجاتا ہے۔

ایک دوسرے اخبار کرشن کی تحریر بھی ملاحظہ ہو جو اس سے کم جگر خراش نہین، آپ مدینہ منورہ کی گولہ باری کا ذکر کرتے ہوے ۸ ستمبر ۱۹۲۵ء کی اشاعت مین لکھتے ہین:۔

"وہ (وہابی) ہندوستان کے مسلمانون کی طرح قبر پرستی یا کعبہ پرستی کے قائل نہین ہین وہ اصلی معنی مین توحید کے ماننے والے ہین وہ حضرت محمد صاحب (صلعم) کی اینٹ پتھر کی یادگار قائم کرنے کے حق مین نہین ہین اس وجہ سے وہ قبرون وغیرہ کے سخت مخالف ہین....... شہر مدینہ پر گولہ باری کرتے ہوے کوئی ایک آدھ گولہ حضرت صاحب (صلعم) کی قبر پر بھی گر پڑا ہوگا لیکن یہ اتنا قصور نہین کہ مسلمان ابن سعود اور انکے حامیون کے جان لینے کے درپے ہوجائین.........

مدینہ اور مکہ اگرچہ غیر مسلمون کے زیر اثر رہتے ہین تو شوق سے رہین لیکن حضرت صاحب (صلعم) کی قبر کا بال بیکا نہ ہو یہ حقیقت مین قبر پرستی ہے وطن پرستی نہین ہندوستان کے مسلمانون کو وطن پرست ہونا چاہیے۔"

اس قسم کی تحریر سے مسلمانون کے مذہبی جذبات کو سخت سے سخت ٹھیس لگتی ہے مگر ایک اخبار نویس ہمدردی، دلجمعی، اور تسلی کے بجاے اس تلخ نصیحت کو ضروری سمجھتا ہے۔ کوئی بات کتنی ہی سچ کیون نہ ہو لیکن جسوقت کسی کا دل دکھا ہوتا ہے اسوقت سچی بات بھی اسے بُری معلوم ہوتی ہے۔ اور کہنے والے کو کوئی دوسرا احسن موقعہ تلاش کرنا چاہیے، یہ وقت ہمدردی کا تھا نہ کہ کرشن کی دل جلانیوالی نصیحت کا افسوس کہ باہمی کشمکش کی یہان تک نوبت پہونچ چکی ہے کہ ایک دوسرے کی مصیبت اور تکلیف سے ایک دوسرا متاثر نہین ہوتا

ان ناعاقبت اندیش مفسدون کو یہ خبر نہین کہ ہندو مسلمانون کے ان فسادات کے نام پر سرکار بھی من مانی کارروائی کریگی اور آئندہ سے ہم کس منہ سے اعتراض کرین گے کہ سرکار ہمارے حقوق کو پامال کررہی ہے کیونکہ ہندو مسلم نااتفاقی کی وجہ سے یقیناً گورنمنٹ کو وہ روش اختیار کرنا پڑیگی جو ہمارے حقوق کے منافی ہوگی، موجودہ حالت سے نہ ہم حاصل شدہ اصلاحات واختیارات سے فائدہ اُٹھاسکتے ہین اور نہ مزید حقوق طلبی کرسکتے ہین گویا ہم اپنے قومی وملکی حقوق کو زائل کررہے ہین اور ہم حکومت مین ہندوستانی عنصر بڑھانے کے مطالبہ کو کمزور کررہے ہین اور یہ ثابت کررہے ہین کہ ہندو مسلم افسران ایک دوسری قوم کے ساتھ انصاف نہین کرسکتے اور خواہ مخواہ ہم ایک دوسرے فریق کے افسران کو بدنام بھی کرتے ہین۔

ہر زمانہ مین بدمعاش رہے ہین اور قتل ولوٹ فوجداری وبدمعاشی ہوتی رہی ہے مگر اب ہر ادنی سے ادنی واقعہ کو ہندو مسلمان کے جھگڑے کی نظر سے دیکھا جارہا ہے۔

ہمارے مقدس تیوہار بھی اب باہمی نااتفاقی کی وجہ سے ہمارے لیے تباہی وبربادی کا پیش خیمہ ثابت ہوتے جاتے ہین جہان کوئی مجمع ہوا ہندو اور مسلمانون کے ٹکرا جانے کا خیال پیدا ہوا کوئی تیوہار ہو کوئی میلہ ہو کوئی مجمع ہو ہر جگہ یہ کھٹکا لگا رہتا ہے کہ کہین آپس مین فساد نہ جاے۔ یہ ہم کو کامل طور پر یقین ہے کہ اس باہمی فساد کے بانی ہر دو فریق کے بداخلاق وغیر ذمہ دار ہوتے ہین لیکن قوم کے ذمہ دار اصحاب اسمین ماخوذ کیے جاتے ہین۔

سیکڑون برس سے دسہرہ محرم نماز، آرتی ہوتی آئی ہے مگر اب چونکہ ہمارے قلوب ایک دوسرے کی طرف سے مکدر ہوگئے ہین اور آپس کی رواداری کا مطلق احساس نہین رہا ہے اس لیے اب یہ نوبت پہونچ گئی ہے کہ قدم قدم پر اعتراض کا دروازہ کھل گیا ہے۔ افسوس۔

خدا کرے دسہرہ خیریت سے گذرے اور ہندو مسلمان عقلمندی سے کام لین اور رواداری کو نظر انداز نہ کرین۔

ہمارے لیے یہ کسقدر شرم کی بات ہے کہ دسہرہ، محرم، عید کے موقعہ پر ہم کو ہر دفعہ انکے بخیریت ختم ہونے کے لیے دعا مانگنا پڑتی ہے۔

کسی دوسرے مضمون مین ہم فساد کے وجوہات پر بحث کرینگے ہمارا خیال ہے کہ کوئی جھگڑا ایسا نہین ہوسکتا جسکو نیک نیتی کے ساتھ کوشش کرکے لوگ نہ سلجھا سکین۔

اسمبلی سے استعفیٰ!

پچھلے دنون اصلاحات کی بابت پنڈت موتی لال نہرو کا ایک رزولیوشن اسمبلی مین کثرت راے سے پاس ہوا تھا۔ یہ رزولیوشن کونسل آف اسٹیٹ مین جاکر نامنظور ہوگیا۔ اسکی ناخوشی کے اظہار کے لیے اسمبلی کے ممبرون نے ایک تار والسراے کے پاس روانہ کیا ہے کہ وہ اس اسمبلی سے استعفی دے رہے ہین اور آپ اسمبلی کو شکست کردین اسمین ۴۲ سوراجسٹ اور ۱۳ آزاد ممبران نے دستخط کردے ہین اس رزولیوشن کے مطالبات اہل ملک کے متفقہ مطالبات ہین اور ان پر ملک کو مستقل طور پر جدوجہد کرنا چاہیے۔

پنڈت شیام لال نہرو نے اسمبلی سے یہ رزولیوشن بھی پاس کرالیا ہے کہ پولیٹیکل قیدیون کے لیے کونسلون کے انتخاب مین جو قیود ہین وہ سب دور کردے جائین دیکھیے اس رزولیوشن کا کیا حشر ہوتا ہے، اسکے علاوہ مجمع منتشر کرنے کے لیے گولی چلانے پر بندش، کپڑے پر سے چنگی ہٹانے، ضابطہ فوجداری کی دفعہ ۱۰۹ کی سخت سزا نہ دینے کی بابت بھی رزولیوشن پاس ہوے ہین۔ اس طرح اس سال اسمبلی مین کئی اچھے رزولیوشن پاس ہوے لیکن اس سے پہلے بھی بہت سے رزولیوشن پاس ہوکر ردی کی ٹوکری مین ڈالے جاچکے ہین اسلیے فائدہ جب ہی ہوسکتا ہے جب ہم مین کوئی طاقت پیدا ہوجاے۔

فروری ۱۹۲۴ء مین جنوبی افریقہ کے کوئلہ پر ٹیکس لگانے اصلاحات کے متعلق ایک گول میز کانفرنس طلب کرنے ریل کے مسافرون کے آرام کا انتظام کرنے، مسٹر ہارنیمن [illegible] کی اجازت دینے وغیرہ کے لیے رزولیوشن پاس ہوے تھے مارچ ۱۹۲۵ء بنگال قانون کو منسوخ کرنے کا رزولیوشن پاس ہوا تھا مگر ایک پر بھی کوئی عملی کارروائی نہین ہوئی۔ اور اس وقت تک کوئی کارروائی نہ ہوگی جب تک آپ کے ساتھ ہندوستانیون کی متفقہ طاقت نہ ہوگی۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ملک مطالبات حاصل کرنے کے لیے تیار کیا جاے۔

مسٹر چھوٹانی اور خلافت فنڈ

(از مسٹر شعیب قریشی)

مین تو یہ سمجھے ہوے تھا کہ مین نے مسٹر برکت علی لاہوری کے جواب مین جو مضمون لکھا تھا اس کے بعد سیٹھ چھوٹانی کی ذمہ داریون کے متعلق پبلک کو کوئی شبہ باقی نہ رہیگا اور یہ معاملہ ختم ہوجائیگا اور ہر موسم اور فصل مین اس نقصان کے ذمہ دارون کی مدح سرائی کا سلسلہ باقی نہ رہیگا مگر بمبئی کرانیکل مین ۴ ستمبر کو جو خط خلافت فنڈ کے متعلق شائع ہوا ہے اس سے صاف ظاہر ہے کہ اس فنڈ کے نقصان پہونچانے والون کی ذہنیت کس قسم کی واقع ہوئی ہے۔

اس امر پر کہ سیٹھ چھوٹانی خلافت کمیٹی کے اصلی بانی ہین مجھے وقت ضائع کرنے کی ضرورت نہین اور نہ اس پر توجہ کرنیکی ضرورت ہے کہ سیٹھ چھوٹانی نے "ایک کثیر تعداد مین" روپیہ سے خلافت کمیٹی کی مدد کی، ناظرین کے سامنے واقعات ہین اور وہ خود اس کا فیصلہ کر سکتے ہین البتہ یہ بتادینا ضروری ہے کہ "خود انھی کے مرتب کردہ حساب کے مطابق سیٹھ چھوٹانی نے جو کچھ رقم خلافت کمیٹی پر صرف کی تھی وہ پائی پائی وصول کر لی"

مگر مسٹر چھوٹانی کے اس خط مین چند ایسے واقعات بھی درج ہین جنھین نظر انداز نہین کیا جاسکتا اور اگر تردید نہ کی جائے تو پبلک کو دھوکا ہوجائیگا مسٹر چھوٹانی نہایت بلند آہنگی سے یہ کہتے ہین کہ "مینے خلافت خلافت کمیٹی کا سارا سرمایہ دام دام ادا کر دیا اور ثبوت مین فرماتے ہین کہ:-

(الف) خود مسٹر عمر سوبانی نے بحیثیت ایک قطعی قیمت کا تخمینہ کرنے والے کے حسب ذیل تخمینہ کیا تھا۔

(۱) بمبئی کی لکڑی	۴ لاکھ ۹۸ ہزار
(۲) کاروار کی لکڑی	ایک لاکھ ۵۲ ہزار
(۳) لوہے کا سامان	۲ لاکھ

گویا یہ سب ۸½ لاکھ ہوے اور دو ملون کی قیمت مسرز سکینہ برادرس اور ساگر کمپنی نے دس لاکھ ۵۸ ہزار قائم کی تھی (؟) اور خود عمر سوبانی نے زائد مشینون کا دام ایک لاکھ اور ملون کی لکڑی کا دام ۳۵ ہزار لگایا تھا گویا اس طرح ۲۰ لاکھ ۵۴ ہزار کی کثیر رقم ادا ہوگئی اسمین وہ ریلوے کی پٹریان شامل نہین جن سے ۵۰۰ سے ۶۰۰ سو ماہوار تک آمدنی ہوتی ہے"

(ب) مرکزی خلافت کمیٹی نے اس کو پورے مطالبہ کے عوض مین قبول کیا اور ایک تجویز بھی اسی مضمون کی پاس کر دی۔"

اگر یہ بیان بالا صداقت سے کچھ بھی قریب ہو تو چھوٹانی سے بڑھکر شہید قوم اور مرکزی کمیٹی سے بڑھکر بیہودہ تنازع کا ہونا ناممکن ہے، اور اس وقت سیٹھ چھوٹانی کا یہ تنفر بالکل جائز ہوتا کہ میرا کاروبار سنبھل جاتا اگر میرے دوستون نے میری ساکھ نہ بگاڑی ہوتی" لیکن [illegible] (ا) [illegible]قات اور حساب وکتاب کچھ اور ہی بیان کرتے [illegible] دوستون نے نہ صرف ساکھ ہی کو قائم رکھا بلکہ ہر طرح ان کی امداد کی اس مین خود ان کا (دوستونکا) بھی فائدہ تھا اور اکتوبر ۲۳ء مین جماعت عاملہ نے یہ تجویز پاس کی کہ اگر مسٹر چھوٹانی ۴ لاکھ روپیہ انگورہ بھیجدین تو کمیٹی انھین بقیہ رقم کے لیے ایک سال کی مہلت دیگی۔ لیکن جیسا چھ ماہ سے زائد مدت کے اندر بھی سیٹھ صاحب اپنی ۲۰ لاکھ روپیہ سے زائد مالیت پر کسی سے ۴ لاکھ روپیہ لیکر انگورہ نہ بھیج سکے تو مجبوراً

کمیٹی کو ایک پبلک سرمایہ کے ٹرسٹی کی حیثیت سے فی الفور مستعد ہوکر کارروائی کرنی پڑی میری ذاتی راے تو یہ ہے کہ کمیٹی کو اس سے بھی زیادہ سخت رویہ اختیار کرنا چاہیے تھا اخلاق عامہ کے لحاظ سے ایسے مواقع پر انتہائی سختی ضروری ہے مگر اس نازک زمانہ مین مین جیل مین تھا اور اس لیے مین ان لوگون کے متعلق کوئی راے ظاہر نہین کرنا چاہتا جو...... اس مشکل اور اہم موقع پر ایمانداری سے اپنی قومی خدمات کی بجا آوری مین منہمک تھے۔

مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ مسٹر چھوٹانی نے اس موقع پر عمداً غلطی کی ہے مین یہ نہین کہتا مگر مجبوراً اس وجہ سے صاف گوئی سے کام لینا پڑتا ہے کہ سیٹھ چھوٹانی کہتے ہین کہ خود مسٹر عمر سوبانی نے لکڑی اور لوہے کی چیزون کا دام ۸½ لاکھ روپیہ تخمینہ کیا تھا حالانکہ واقعہ یہ ہے کہ عمر سوبانی کے تخمینہ کے مطابق ساری چیزین دو ملون کے شامل کرنے کے بعد بھی ۸ یا ۹ لاکھ روپیہ سے زائد مالیت کی نہ تھین ۲۲ مئی ۲۳ء کو مسٹر سوبانی نے حکیم اجمل خان صاحب کے روبرو جو رپورٹ جماعت عاملہ کی غور و فکر کے لیے پیش کی اس کا اقتباس حسب ذیل ہے:-

جماعت عاملہ کی تجویز پانے کے بعد مین نے سیٹھ چھوٹانی سے ملکر وہ تخمینہ حاصل کیا جو مشنری کا مسرز سکینہ برادرس نے مکان کا مسرز کانگا اور جادو بھائی نے اور اسٹاک کا خود ان کے کارخانہ نے بنایا تھا اور اس تخمینہ کو لیکر مین خود جانچنے گیا اور مسٹر ہارڈوڈ ملازم مسرز ڈنکن اسٹریٹمن اینڈ کو سے مشنری کے تخمینہ کے متعلق مسرز واڈیا اینڈ کار مسرز تاسیے اینڈ واڈیا کو عمارت اور سامان کے تخمینہ کے متعلق ہدایت کی چنانچہ مسرز ہارڈوڈ اور واڈیا کی رپورٹین ضمیمہ ب مین منسلک ہین اور کل تخمینہ کی مجموعی تعداد ۱۲ لاکھ ۴۴ ہزار اور ۶ سو روپیہ ہے "میری قطعی راے یہ ہے کہ اگرچہ انجنیرون کا تخمینہ ۱۲½ لاکھ کا ہے لیکن ۸-۹ لاکھ روپیہ سے زیادہ قیمت پر یہ تمام سامان فروخت نہین ہوسکتا اور یہ تمام چیزین خلافت کمیٹی کے روپیہ کی کفالت کے لیے کافی نہین ہین۔

مجھے معلوم ہوا ہے کہ مسٹر چھوٹانی کے پاس ۴-۵ لاکھ روپیہ کی ایسی جائداد غیر منقولہ ہے جس پر کسی کا بار نہین ہے اس لیے اگر مسٹر چھوٹانی اپنی آرہ کشی کی ملون کو بلا کسی بار دین کے مرکزی خلافت کے پاس رہن کردین اور جائداد مشنری اور اسٹاک کا فوری قبضہ دیدین اور متذکرہ بالا جائداد غیر منقولہ بھی تمام دعوے سے پاک وصاف ہمین دیدین تو مین یہ سفارش کرونگا کہ ان سے معاملہ کرلیا جاے۔"

ان سیدھے سادے واقعات کے بعد یہ مسٹر چھوٹانی ہی کی ہمت ہے جو وہ پبلک مین کہنے کی جرات کرتے ہین کہ مسٹر عمر سوبانی نے صرف لکڑی کی قیمت ۸½ لاکھ تخمینہ کی تھی سچ تو یہ ہے کہ خود مسٹر چھوٹانی کی طرف سے تخمینہ کرنے والے بھی کبھی ۱۵۵۸۶۰۷ تخمینہ نہ کرتے...... اگر انھون نے اس اصول کو مدنظر رکھا ہوتا کہ چیزون کی وہ قیمت لگائی جاے جو اس وقت بازار مین مل سکتی ہے بخلاف اس کے انھون نے تمام چیزون کا وہ دام رکھا جو خریداری کے وقت تھا مثلاً سیوری کے دفتر پر وقت شدہ کا وہی دام رکھا گیا ہے جو مسرز رچرڈسن اینڈ کروڈس نے تیاری کے وقت (باقی بر صفحہ [illegible])

(بدست عوام فروخت کے لیے)

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قواعد ۱ و ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی سنہ ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ ۲۸۲

بعدالت جناب پنڈت جیالال صاحب اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم پرگنہ بھوگنی پور مقام پکھرایان ضلع کانپور

گنگا ساگر ولد راجیشر ساکن موضع پکھرایان ٹھیکیدار موضع البریا محال کمل مل پرگنہ بھوگنی پور — مدعی

بنام شیوگوپال — مدعا علیہ

شیوگوپال ولد سیتل پرشاد برہمن ساکن شاہجہانپور پرگنہ بھوگنی پور وکاشتکار البریا۔

واضح ہو کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابت بقایا لگان کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۲۳ ماہ ستمبر سنہ ۱۹۲۵ء وقت ۱۰ بجے دن کے بمقام تحصیل پکھرایان اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعوی کی کرو اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہاری حاضری کے لیے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تم کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہون کو جنکی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جن پر تم بتائید اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو۔

اور تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بثبت میرے دست[illegible] کے آج بتاریخ ۹ ماہ ستمبر [illegible]

[illegible] ہو [illegible] کو کسی گو[illegible] پیش کرائی جاے [illegible] اس امر کی درخواست گذ[illegible] ۱۱

(۲) اگر تم مطالبہ مدعی د تسلیم کرتے ہو تو تم کو [illegible] روپیہ معہ خرچہ نالشی بعدالت مین داخل کرو تاکہ [illegible] اجراے ڈگری جو تمہاری ذات یا مال یا دونون پر ہو [illegible]

کلکتہ ۹ ستمبر کلکتہ کارپوریشن کے ایک ملازم نے آب رسانی مین سب لا رسیر مسٹر جیٹ[illegible] دائر کیا تھا کہ انکے بیان خلاف قانون پانی لیے جانے پر [illegible] تو اسپر انھون نے مستغیث کو گالیان دین اور مار [illegible] مقدمہ علی پور کے پولیس مجسٹریٹ نے خارج کر دیا۔

الہ آباد رام لیلا کمیٹی کو مہاتما گاندھی کا جواب

میرا ہندو مسلمانون پر کوئی اثر نہین

الہ آباد ۱۹ر ستمبر رام لیلا کمیٹی کے جنرل سکریٹری کے جواب مین مہاتما گاندھی نے افسوس ظاہر کیا ہے کہ وہ رام لیلا کے انتظامات مین کوئی دخل نہین دیسکتے۔ میرا ہندو مسلمان دونون مین سے کسی پر بھی کوئی اثر نہین ہے۔

مولانا ابوالکلام آزاد کا جواب

مولانا ابوالکلام آزاد نے رام لیلا کمیٹی الہ آباد کے نام حسب ذیل تار بھیجا ہے کہ وہ رام لیلا کے معاملات مین دخل دینے کے لیے راضی ہین ہندو اور مسلمان نمایندگان کو کانگریس کمیٹی کے اجلاس مین سمجھوتہ کے لیے ۲۱ر ستمبر کو پہنچنا چاہیے۔

بمبئی کی عظیم الشان ہڑتال

بمبئی ۱۹ر ستمبر آج صبح سے ہڑتال کی حالت اور بھی ردی ہوگئی ہے گیارہ نئی ملین بالکل بند ہوگئی ہین اور کچھ تھوڑی بہت چل رہی ہین۔ تقریباً ایک لاکھ آدمی بیکار ہوگئے ہین اور ان مقامات پر ایک آفت مچی ہوئی ہے دو ملون نے یہ نوٹس دیا ہے کہ اگر کام کرنے والے دوشنبہ تک نہ لوٹے تو یہ ملین بالکل ہی بند کردیجائینگی۔ پولیس برابر نگرانی کررہی ہے تاکہ کوئی فساد وغیرہ نہ ہو بیان کیا جاتا ہے کہ بعض مزدورون نے ہڑتال کی ہے اپنے اپنے گانون کو جارہے ہین امید ہے کہ دسہرہ کی تعطیل کے بعد واپس ہونگے۔

وفد تنظیم لکھنو مین

لکھنو ۱۹ر ستمبر محمد اسلم صاحب بذریعہ تار مطلع فرماتے ہین کہ ۱۷ر ستمبر کو ممتاز یتیم خانہ مین ایک عام جلسہ ہوا جسمین مولانا عبدالماجد صاحب اور ڈاکٹر سیف الدین کچلو نے تنظیم کی ضرورتین بیان فرمائین اور بالتوضیح یہ ظاہر کیا کہ تنظیم سے [illegible] مسلمانون کی اندرونی ترقی ہے اور اس سے کسی صورت ریزولیوشن ملک آ[illegible] کی مخالفت مقصود نہین ہے۔ [illegible] ی ہے۔ اس سے [illegible] سکر[illegible] کی مسجد [illegible] اور اس سے ہندوستان کے ایک [illegible] [illegible] خواہشات کی تکمیل ہوسکے گی۔ سوراجسٹ اور [illegible] پارٹیون کے ممبران نے جس دوراندیشی کا ثبوت دیا ہے [illegible] سیاسی اتحاد کی اُمید بڑھتی ہے۔ اور ہم کو اُمید ہے کہ یہ رزو[illegible] اسمبلی سے پاس ہوجا ویگا۔

گورنمنٹ کے لیے سبق

سکھ گوردوارہ بل پنجاب کاونسل سے پاس ہوکر [illegible] کی منظوری کے لیے جب اسمبلی مین پیش ہوا [illegible] اُنھون نے [illegible]

جاپان مین ہولناک آتش زدگی

ٹوکیو ۱۷ر ستمبر جاپان کے مجلس دارالامرا کی عمارت مین آگ لگ گئی اور اسقدر پھیلی کہ مختلف دفاتر بھی جل گئے اخبار جاپان ٹائمس اور کوکوسی نیوز ایجنسی کے دفاتر کو نقصان پہونچا ہے۔ دارالامرا کی عمارت بالکل جل گئی ہے۔

غازی عبدالکریم کے ارادے

پیرس ۱۸ر ستمبر فاس کا ایک پیغام مظہر ہے کہ ریفی سپاہی جو قید ہوکر آئے ہین بیان کرتے ہین کہ غازی موصوف کی یہ رائے ہے کہ دریائے ورغہ کی سرحد کو پار کرکے کل مراکش کو فتح کرلیا جائے۔

بیرونجات

جدہ پر حملہ شروع ہوگیا

اخبار ٹائمز لنڈن نے اپنے نامہ نگار مقیم قاہرہ کا ایک تار شائع کیا ہے جسمین لکھا ہے کہ وکیل مختار حکومت ہاشمیہ متعینہ قاہرہ کے پاس امیر علی کا ایک تار آیا ہے جسمین بیان کیا گیا ہے کہ نجدیون کے فوجی دستے جدہ کے قریب پہونچ گئے ہین اور انکے حملون کو رد کرکے پیچھے ہٹادیا گیا۔

عقبہ او معان پر انگریزی کیوجہ

انگلستان کا مشہور اخبار مانچسٹر گارڈین لکھتا ہے کہ۔ موسم حج کے ختم ہوتے ہی ابن سعود نے فاصل دول کو تنبیہ کردی تھی کہ عنقریب وہ جدہ کا دوبارہ محاصرہ کرلیگا اور اس مرتبہ اس نے فیصلہ کرلیا ہے کہ حجاز کو حکومت ہاشمیہ کے وجود سے پاک کرکے رہیگا اسی خوف سے دولت برطانیہ نے پہلے ہی عقبہ او معان پر قبضہ کرلینا ضروری سمجھا۔ پارلیمنٹ مین اس الحاقی حرکت کے جو وجوہ اب تک بیان کیے گئے ہین ان سے صاف واضح ہوتا ہے کہ برطانیہ نے حکومت شرق اردان کو مضبوط کرنے اور عقبہ ومعان کو نجدی قبضہ سے بچانے کے لیے اس کام مین جلدی کی کیونکہ جس طرح سنہ ۱۹۲۲ء اور سنہ ۱۹۲۳ء مین نجدی اخوان نے اس طرف کا رخ کیا تھا اسی طرح اب بھی ان کے حملہ کا اندیشہ تھا۔

انگریزی اور فرانسیسی حکمبرداری کے خلاف تحریک

جنیوا مین ترکی وفد کا کام

اہرام مصری کے خاص نامہ نگار نے لنڈن سے ایک خبر بھیجی ہے جس کا مفہوم یہ ہے کہ جریدہ "ڈیلی ٹیلی گراف" نے ایک تار برقی شائع کی ہے جسکا مفہوم یہ ہے کہ ترکی وفد جنیوا مین صرف اسی پر پابند نہ ہیگا کہ ولایت موصل کا مطالبہ کرے بلکہ اس کے ساتھ ہی حکمبرداری کے متعلق اساسی نزاع بھی پیدا کریگا کہ شام وعراق کے انتظام مین تغیر ہونا چاہیے اور برطانیہ کے بجائے کسی دوسری حکومت کو سپرد ہونا چاہیے بعض اجنبی دول سے امید ہے کہ وہ اس مطالبہ کی تائید کرینگی۔

بلغاریہ اور یونان مین جھڑپ

البلاغ (بیروت) لکھتا ہے کہ ایڈریانوپل کے ایک تار برقی سے وطن اخبار کو معلوم ہوا ہے کہ یونان نے بلغاری سرحد پر چھاپہ مارا ہے کیونکہ بلغاریہ نے یونانیون کے قتل پر معذرت کرنے سے انکار کردیا ہے چنانچہ ایک سخت معرکہ صبح سے شام تک ہوتا رہا اور فریقین کل کے لیے تیار ہورہے ہین۔ اور امداد وذخائر حرب بھیج رہے ہین۔

مسٹر سکلتوالا کی ٹاٹا کمپنی سے علحدگی

لنڈن ۱۷ر ستمبر مسٹر سکلتوالا نے ٹاٹا کمپنی کے ایک صیغہ کی ممبری سے استعفیٰ دیدیا ہے۔

ہندوستان

مہاراجہ صاحب دتیا کی بے تعصبی

مہاراجہ صاحب بہادر دتیا اپنی بے تعصبی کی وجہ سے اپنی رعایا مین روز بروز ہردلعزیزی حاصل کرتے جارہے ہین آپ کے متعلق یہ معلوم ہوا ہے کہ فوجی لائن مین ایک خوبصورت مسجد تعمیر کرارہے ہین محرم کے زمانہ مین آپ مجالس عزا برپا کراتے ہین خاص عاشورہ کے دن معہ تمام اراکین ریاست کے نوہون کے ساتھ بہ نفس نفیس کربلا تشریف لے جاتے ہین اور اب ایک کربلا بھی بہ سرپرستی مہاراجہ صاحب بہادر دیوان صاحب کے زیر اہتمام تعمیر ہورہی ہے۔

مسجدونکے سامنے باجہ بجانے پر اصرار

قومی پنچایت اور گورنر کو تار

الہ آباد کے ہندوون کو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے اس حکم پر سخت اعتراض ہے کہ مسجدون کے سامنے باجہ نہ بجایا جائے اور وہ اسکو دور رس نتائج پیدا کرنے والی ایک خطرناک مثال سے تعبیر کرکے یہ چاہتے ہین کہ مجسٹریٹ کا یہ حکم منسوخ کیا جائے چنانچہ انھون نے قومی پنچایت کے صدر (مہاتما گاندھی) اور اس کے حسب ذیل ممبران کے نام اس باب مین ایک ارزواشت کیا ہے۔ مسٹر جی کے نریمان، ڈاکٹر الیس کے دتا مسٹر سندر سنگھ، مولانا ابوالکلام آزاد گورنر کو بھی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے حکم کی تنسیخ کی بابت تار دیا ہے۔

مالوی جی کو ایک بڑا عہدہ

آپ گورنمنٹ ہند کے قانونی ممبر ہونیوالے ہین

دہلی کا ایک اخبار "انڈین آوٹ لک" لکھتا ہے کہ شملہ مین افواہ ہے کہ حکومت نے پنڈت مدن موہن مالوی کو وزیر قانون کا عہدہ پیش کیا ہے جس سے ہی۔ این سرما عنقریب سبکدوش ہونیوالے ہین اس سے قبل ہوم ممبری کا عہدہ آپ کو پیش کیا گیا تھا۔۔۔ لیکن چونکہ مہاتما گاندھی اس وقت جیل مین تھے اس لیے اُنھون نے اس عہدہ کو قبول کرنا مناسب نہین سمجھا لیکن اب جبکہ صورت حال بدل گئی ہے اس لیے خیال کیا جاتا ہے کہ پنڈت مالوی کو قانونی ممبری کے قبول کرنے مین کوئی تامل نہ ہوگا مگر مالوی جی نے اسکی تردید کردی ہے۔

شاہ بلجیم کلکتہ مین

کلکتہ۔ شاہ بلجیم معہ اپنی ملکہ کے ۱۷ر ستمبر کو کلکتہ پہونچے اسٹیشن پر انکے شایان شان استقبال کیا گیا اکتیس توپ کی سلامی سر کی گئی شام کو سینٹ زیویئر کالج کے اسٹاف اور طلبا کی جانب سے سپاسنامہ پیش کیا گیا۔

اودھ چیف کورٹ کا چیف [illegible]

اودھ چیف کورٹ کی چیف جسٹسی پر جسٹس اسٹوارٹ صاحب کا تقرر ہونیوالا ہے۔

ہمیرپور کے ہندو مسلمانون مین سمجھوتہ

ہمیرپور مین ہندو مسلمانون کے درمیان جو مقدمہ دائر تھا اس مین ہندو مسلم لیڈران کی کوششون سے سمجھوتہ ہوگیا اور فریقین نے

آئینہ کانپور

دفعہ ۱۴۴ کچھ دنوں سے کانپور کی رعایا کی زندگی خوف و تشویش کے ساتھ گذر رہی ہے مختلف مقامات سے مار پیٹ کی خبریں آ رہی ہیں اور غلط فہمیاں پھیل رہی ہیں اور ہر دم فساد کا خوف رہتا ہے روئی گودام کا ہم تذکرہ کر چکے ہیں اسی قسم کے خفیف واقعات پیچ باغ۔ دلیل پوردہ۔ بیگم گنج۔ سبزی منڈی میں ہوئے اور یہ خوف ہر لحظہ ترقی پر ہے ایسی حالت میں ہم کو دفعہ ۱۴۴ کے نفاذ پر ذرا بھی افسوس نہیں۔ کلکٹر صاحب نے نہایت عقلمندی سے کام لیا اب کوئی شخص لاٹھی لیکر شہر میں نہیں نکل سکتا۔ ہم کو تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آیندہ چلکر نہ صرف دسہرہ اور محرم کے دنوں ہی کے لیے بلکہ روزانہ زندگی بسر کرنے کے لیے بھی دفعہ ۱۴۴ کے نفاذ کی ضرورت رہیگی۔ اور لطف یہ ہے کہ اس قابلیت کے ساتھ ساتھ ہم سوراجیہ کے مستحق اور قابل ہیں؟

قتل ۲۵ ستمبر ۲۵ء کو راستہ چلتے ایک عورت کو کسی بدمعاش نے لاٹھیوں سے اسقدر مارا کہ وہ ایک گھنٹہ کے اندر ہی اندر راہی ملک عدم ہوگئی اور سیکڑوں آدمیوں کے دیکھتے دیکھتے بدمعاش لاٹھی گھماتا ہوا غائب ہوگیا۔ یہ ہے ہماری بہادری جس پر ہم میدان مانگا کرتے ہیں اگر ایک دو بھی جوان مرد ہوتے تو اس کا صاف نکل جانا مشکل تھا۔

رہائی بولشویک مقدمہ کے ملزم مسٹر مظفر احمد کو سرکار نے بیماری کی وجہ سے بلا کسی شرط کے رہا کر دیا انکا وزن ۳۶ پونڈ کم ہوگیا ہے آپ کو ۴ سال قید با مشقت کی سزا ہوئی تھی۔ گورنمنٹ نے آپ کو رہا کر کے ایک انسانی فرض ادا کیا ہے بہتر ہوتا کہ سرکار ۳۶ پونڈ وزن کم ہونے سے پہلے انکو رہا کر دیتی

مقدمہ روئی گودام کی مار پیٹ کے سلسلہ میں پولیس نے بارہ ہندو اور بارہ مسلمانوں کا چالان کیا ہے ہر ایک شخص سے ڈھائی سو روپیہ کی ضمانت اور پانچ پانچ سو روپیہ کے مچلکے مانگے گئے ہیں۔ سب لوگ ضمانت پر رہا ہیں۔ ہندوؤں کے خلاف تین اور مسلمانوں کے خلاف ایک ثبوت کا گواہ ۲۶ ستمبر ۲۵ء کو گذرا۔ مقدمہ یکم اکتوبر ۲۵ء کے لیے ملتوی ہوا ہے ہندوؤں کی طرف سے بابو گربچن داس اور بابو سرجو پرشاد نگم وغیرہ اور مسلمانوں کی طرف سے پنڈت کنور کرشن گرٹو اور ایک مسلمان وکیل پیروکار ہیں۔ اسکے علاوہ ہندو و مسلمانوں کے ایک دوسرے کے خلاف مقدمات جداگانہ بھی دائر ہیں۔

مشاعرہ ۱۰ اکتوبر ۲۵ء کو ۷½ بجے شام کو ڈی۔ اے۔ وی کالج ہال میں ہندی مشاعرہ ہوگا۔

استعفی مسٹر سوایارام جین وکیل اور رگھوبر دیال مصر نے کرانتی سبھا سے استعفی دیدیا۔ اور مسٹر شوق بیجوری اڈیٹر [illegible] (ا ہند مسلم) نے بھی اڈیٹری سے استعفی دیدیا [illegible]

جلسے کانگریس کے سوشل [illegible] اکوی سمیلن اور [illegible] کے جلسے کے لیے انتظام ہو رہا ہے اور ہندی ساہتیہ پرشد کی طرف سے ہونیوالی آل انڈیا کوی سمیلن کی استقبالیہ کمیٹی کا انتخاب ہوا جس میں سیٹھ [illegible] لال سبھاگو [illegible] ماں اور [illegible] ہوا۔

اور مندرجہ ذیل عہدہ داران کا انتخاب ہوا

صدر۔ پنڈت گیا پرشاد شکل

نائب صدر۔ سات ہیں جنمیں شہر کے نامور حضرات اور بابا [illegible] چودھری کے نائب مدیر پنڈت روپ نراین پانڈے بھی شامل ہیں

سکریٹریز۔ پنڈت لیشمبر ناتھ شرما کوشک (۲) سوامی نارائنانند (۳) پنڈت جگدمبا پرشاد مصر۔

انتظامیہ کمیٹی کے ۵۵ ممبران ہیں اور کورم صرف ۱۱ کا ہوگا

آل انڈیا طلبہ کانفرنس

آل انڈیا طلبہ کانفرنس کی استقبالیہ کمیٹی کا غیر مستقل انتخاب مندرجہ ذیل طریقہ سے ہوا۔

صدر — پروفیسر آر۔ کے گھوش ایم۔ اے (ڈی۔ اے۔ وی کالج کانپور)

نائب صدر (۱) مسٹر بھوانی شنکر متعلم درجہ بی۔ اے (ڈی۔ اے۔ وی کالج)

(۲) مسٹر گنیشو پرشاد ,, (سناتن دہرم کالج)

سکریٹری — مسٹر سری نراین وہرا ڈی۔ اے۔ وی کالج

جائنٹ سکریٹریز۔ (۱) گنگا دہر ناتھ نگم ,,

(۲) مسٹر اجدھیا پرشاد [illegible] ,,

(۳) مسٹر کنہیا لال سناتن دہرم کالج

خزانچی۔ مسٹر کنہیا لال ورما ٹیکسٹائل اسکول

نیز ۱۱ ارکان جو مختلف اسکول اور کالجوں کے طلبہ ہیں۔

پندرہ سال سے زیادہ عمر کا طالب علم ایک روپیہ ممبری کی فیس دیکر استقبالیہ کمیٹی کا ممبر ہو سکتا ہے۔ ممبر کے لیے ممالک متحدہ آگرہ اودھ کی کسی درسگاہ کا طالب علم ہونا لازمی ہے۔

ممبران کی تعداد سو ہو جانے پر مستقل انتخاب ہوگا۔ فی الحال کمیٹی کا دفتر لالہ لچھمن داس چیپاڑام جی کے دھرمسالہ واقع لاٹھی محال کانپور میں ہے۔

المشتہر

گنگا دہر ناتھ نگم جوائنٹ سکریٹری

جلسہ تحفظ آثار متبرکہ حجاز کی دعوت

حکیم علی عباس صاحب لکھنؤ سے تحریر فرماتے ہیں کہ ۲۶، ۲۷ ستمبر کو لکھنؤ میں مولانا حسرت موہانی صاحب کی صدارت میں مسلمانان ہندوستان کی ایک کانفرنس مدعو کی جارہی ہے جسکے لیے دعوتی رقعے مولانا عبدالباری شیخ مشیر حسین قدوائی اور شاہ سلیمان پھلواری کی طرف سے بھیجے جارہے ہیں قبل اسکے کہ یہ جلسہ منعقد ہو میں یہ راے پیش کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ یہ جلسہ نہایت اہم امور طے کرنے کے لیے منعقد کیا جارہا ہے اور اسکی کارروائیوں اور تجاویز کو تمام مسلمانان ہندوستان کی جانب سے پیش کیا جائیگا اس لیے ضروری ہے کہ اسمیں ہر طبقہ و خیال کے نمائندے شریک کیے جائیں خواہ وہ لوگ داعیان جلسہ کے مخالفین ہی کیوں نہ ہوں میری مراد صاف طور پر اس سے یہ ہے کہ یہ دعوتی رقعے علی برادران، مولانا ابوالکلام آزاد، مولانا ظفر علی خاں، مولانا کفایت اللہ اور دیگر رہنمایان قوم کی خدمت میں بھی بھیجے جائیں۔

بقیہ صفحہ ۳

سیٹھ چھوٹانی سے وصول کیا تھا یعنی ۱۱۵۰۰ روپیہ اور مشنری کا وہ دام رکھا گیا تھا جو اثرات جنگ کے باعث اس وقت سیٹھ چھوٹانی کو ادا کرنا پڑا تھا جبکہ جہاز ملتے نہ تھے اور جہازوں کا محصول بہت زیادہ تھا حالانکہ جنگ کے بعد بہت سی مشینوں کا دام ۵۰ فی صدی کم ہوگیا تھا اس لیے ۱۹۲۳ء میں وہ قیمت لگانا جو جنگ کے زمانہ میں دی گئی ہو غلطی ہے۔ اسی طرح کوئی شخص بھی ۱۹۲۳ء میں دام اس شئے کا نہیں دلسکتا تھا جو اسکی تیاری کے وقت دینا پڑا ہوگا۔ خلافت کمیٹیوں کو ان چیزوں کی اصلی قیمت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

یہ تو مسٹر عمر سوبانی کے تخمینہ کی حقیقت ہے رہی مرکزی خلافت کمیٹی کی ۱۹۲۳ء والی تجویز جس پر مسٹر چھوٹانی اسقدر زور دیتے ہیں اور ۱۰ جولائی ۱۹۲۳ء کے بمبئی کرانیکل میں شائع ہوچکا ہے اس تجویز سے تو معاملہ اور بھی صاف ہوجاتا ہے اس تجویز میں یہ کہیں بھی درج نہیں ہے کہ کل متروکہ کا دام ۱۲۵۴۳۸ روپیہ ۵ آنہ ۸½ پائی ہے۔ بخلاف اسکے تجویز مذکور میں یہ درج ہے۔ کہ

اس کمیٹی نے تمام معاملہ پر غور کر کے اس کا اطمینان کرلیا ہے کہ مسٹر چھوٹانی نے ۲۶ مئی کو جو خط مسٹر سوبانی کو لکھا اور اس میں جو صورت تصفیہ پیش کی ہے اس سے بہتر صورت وصولی ممکن نظر نہیں آتی اس لیے یہ جلسہ مرکزی خلافت کمیٹی کے فائدے کے لیے یہ طے کرتا ہے کہ جو صورت مسٹر چھوٹانی نے ادائیگی کی اپنے خط بنام عمر سوبانی مورخہ ۲۶ مئی ۱۹۲۳ء میں درج کی ہے اور جو ذیل میں درج ہے منظور کی جاے۔

یہ ہے مرکزی کمیٹی کی تجویز جس سے مسٹر چھوٹانی ہی اپنی خاطر خواہ مطلب نکال سکتے ہیں۔ (باقی آیندہ)

آل انڈیا کانگریس کمیٹی کا اہم اجلاس

[illegible] پٹنہ ۲۰ ستمبر آل انڈیا کانگریس کمیٹی [illegible]

[illegible] ستمبر کو پٹنہ میں ہوگا۔ لیڈران [illegible]

[illegible] مہاتما گاندھی دریاے گنگا [illegible]

[illegible] بنگلہ میں ٹھہرے ہوئے ہیں [illegible]

[illegible] ابوالکلام آزاد مسٹر [illegible]

[illegible] نائیڈو انہیں مسٹر [illegible]

[illegible] اس اجلاس سے [illegible]

[illegible] یہ خیال ہے کہ کانگریس [illegible]

[illegible] سوالیوں میں اتحاد [illegible]

[illegible] شرط ممبری اٹھا کر صرف ۴ [illegible]

[illegible] ایک دوسرا ضروری مسئلہ حل طلب ہے کہ آیا آیندہ انتخابات کانگریس اپنے نامزد کردہ اشخاص بھیجے یا نہیں اس پر رائیں مختلف ہیں اور یہ مسئلہ آیندہ کانگریس میں طے ہوگا۔ سوراجیوں کا اسمبلی سے استعفی دینے کا مسئلہ غالباً کانگریس کمیٹی میں پیش نہ ہوگا۔ اور اسکے تصفیہ کا حق خالص سوراجسٹ پارٹی کو دیدیا جائیگا۔

ضرورت ہے

ایک مسلمان دولت مند رئیس کو بوجہ نہ ہونے اولاد کے دوسری شادی کی۔ علاقہ کی آمدنی ستر اسی ہزار روپیہ سالانہ ہے اور عمر تخمیناً ۴۰ سال ہے، تندرست مستعد اور جوان ہیں یو۔پی کے باشندہ ہیں لڑکی کنواری ۲۰ سال سے زیادہ عمر کی نہ ہو سُنی حنفی المذہب ہو خوبصورت ہو سیرت اچھی مہذب ہو انتظام خانہ داری اور ضروریات زمانہ سے واقف ہو تعلیم یافتہ ہو شیخ سید مغل پٹھان اور مسلم راجپوت میں سے کوئی ہو مگر نجیب الطرفین ہو مذہبی اصولوں کی پابند ہو فیشن سے علیحدہ ہو لڑکی کے واسطے دولتمند ہونا لازمی نہیں۔

شرائط مذکورہ بالا کے علاوہ کوئی صاحب درخواست نہ کریں۔ درخواستیں ذیل کے پتہ پر بند لفافہ میں آنا چاہیں جو پوشیدہ رہینگی لڑکی کی تصویر بھیجی جا سکتی ہے اور مفصل حالات لکھے جائیں۔ پنجاب کی درخواست پر خاص توجہ کی جائیگی۔

درخواست دہندہ اصحاب کو اکتوبر میں اطلاع دیجائیگی

پتہ
معرفت اخبار صداقت کانپور

ہر منگل کو

مسرس سوہن لال اینڈ ... زرولیوشن ملک ... ٹھنڈی سڑک کانپور ... فی ہے۔ اس سے ... جہاں آپ انڈین ... اور اس سے ہندوستان کے ایک ... عمدہ اور ... کی خواہشات کی تکمیل ہو سکے گی۔ سوراجسٹ اور ... پارٹیوں کے ممبران نے جس دور اندیشی کا ثبوت دیا ہے ... سیاسی اتحاد کی اُمید بڑھتی ہے۔ اور ہم کو اُمید ہے کہ یہ رز... اسمبلی سے پاس ہو جاویگا۔

گورنمنٹ کے لیے سبق

سکھ گوردوارہ بل پنجاب کاؤنسل سے پاس ہو کر ... کی منظوری کے لئے جب اسمبلی میں پیش ہوا تو ... انہوں نے تجویز ...

سوہن لال ...
ٹھنڈی سڑک کانپور

انڈین الکٹرک ورکس کانپور

متصل مردانہ اسپتال کانپور

میں موٹر کار ڈائنمو سیکنڈ ... بجلی کے پنکھے اور بجلی کے موٹر وغیرہ کی مرمت وغیرہ بہت سستی اور اچھی ہوتی ہے۔

ایک مرتبہ ضرور تجربہ کیجیے۔

چورن تھہ ہضم

کا استعمال کیجیے اگر آپ کو کھٹی اور چھوٹی ڈکاریں آتی ہوں یا ہاضمہ درست نہ ہو تو یہ چورن بجلی کا کام کرتا ہے اسکے نام سے فائدہ سمجھ لیجیے قیمت ۸؍ فی شیشی

داد کی دوا

کا نمونہ مفت صرف ڈاک محصول ۵؍ بھیجکر منگوا لیجیے یا پوری ڈبیہ معہ محصول ڈاک ۹؍ میں منگوا لیجیے۔

ڈاکٹر جی پی سکسینہ
سول لینس کانپور

تمباکو خوردنی خوشبودار

تمباکو مشکی دانہ دار و پتی

۱۲ ؍ ... فی سیر

مکھ بلاس پان میں کھانے کا مصالحہ

نہایت خوشبودار مصالحہ جو پان کے مزہ کو دوچند کرتا ہے تعریف فضول ہے قیمت فی درجن تین روپیہ ...

پان بلاس گولی

فی درجن شیشی ... فی شیشی ۲۲۰ گولی

عطریات

ہمارے کارخانہ میں ہر قسم کے عطریات بکفایت ملتے ہیں۔

مرتضی احسن خان احمد علی خان تاجران
عطر و تمباکو۔ حبٹ پورہ قنوج

کانپور

بحکم جناب مولوی محمد شفیع صاحب جج خفیفہ

سمن بنام مدعا علیہ بنا برحاضری
عالتاً بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ ۔ قاعدہ ۳)

عدالت جج خفیفہ بہادر کانپور

نمبر ۱۴۷ ... بابت ۱۹۲۵ء

... دولت رام ... مستغیث ... ساکن جرنیل گنج شہر کانپور ... مدعی

بنام لکشمی چند ولد نامعلوم قوم ... ساکن کناری بازار شہر آگرہ ... مدعا علیہ

بنام لکشمی چند ولد نامعلوم قوم ... واقع کناری بازار آگرہ ... ہرگاہ مدعی نے آپکے نام ایک نالش بابت ... کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم دیا جاتا ہے کہ آپ تاریخ ۲۰ ماہ اکتوبر ۱۹۲۵ء بوقت ۱۰ بجے دن کے ... اصالتاً حاضر ہوں اور جواب دعوی ... اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کی حاضری کیلیے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے لیں آپکو ...

اطلاع

(۱) اگر آپ کو دعویٰ کا اقبال ہو یا ... حاضر نہ ہونگے تو آپ عدالت سے ... کرا سکتے ہیں کہ جو گواہ نہ حاضر ہو وہ جبراً حاضر کرایا جائے اور جس دستاویز کو کسی گواہ سے پیش کرانیکا آپ استحقاق رکھتے ہیں وہ اس سے پیش کرائی جائے بشرطیکہ آپ قبل ... ضروری عدالت میں داخل کر کے اس امر کی درخواست گذرانیں (۲) اگر آپ مطالبہ مدعی کو تسلیم کرتے ہیں تو آپ کو لازم ہے کہ روپیہ ...

لازم ہے کہ اُسی روز اپنے جملہ گواہوں کو حاضر کریں نیز جملہ دستاویزات جن پر آپ بتائید اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہوں اُسی روز پیش کریں۔ آپ کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہونگے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۷ ستمبر ۱۹۲۵ء جاری کیا گیا۔

دستخط ... عدالت جج خفیفہ کانپور

مہر عدالت

... اُردو میں سب سے پہلی کتاب
مجموعہ گھوڑ دوڑ

جسمیں ہندوستان کے تمام بڑے بڑے مقامات مثلاً کلکتہ، بمبئی، پونا، مدراس، لکھنؤ ... وغیرہ ... کے کل ... درج ہیں کاغذ نہایت چکنا چھپائی نہایت صاف حجم کتاب تقریباً ... صفحات ... قیمت ... روپیہ ...

ملنے کا پتہ: ... اسلام ... روڈ نمبر ۱۳ کلکتہ

اب برسات کا موسم ہے ہر جگہ ملیریا بخار ہونیکا احتمال ہے

کلکتہ کے نامی ڈاکٹر ایس کے برمن ...



فصلی بخار و تلی کی دوا

۴۰ برس سے ہندوستان کے ہر حصہ میں جاری ہے ہر سال لاکھوں ... شفا پاتے ہیں وقت پر فائدہ ... موجود ... اس دوا میں خصوصیت ... بخار، تجاری، چوتھیا وغیرہ ... ورم جگر بالکل آرام ہو جاتے ہیں اور خون ... بازار میں ... موجود ہیں لیکن ڈاکٹر ایس کے برمن کی ... کی دوا ... استعمال ... تندرست ... تومند ہو گیا۔ قیمت بڑی شیشی ... چھوٹی شیشی ... محصول ڈاک فی شیشی کلاں ۸؍ آٹھ آنہ۔ خرد ۶؍ چھ آنہ۔



کونین ٹبلٹ

بخار روکنے والی لاجواب کونین کی گولیاں

ان گولیوں کو بچے بوڑھے سب کوئی شوق سے آسانی کے ساتھ کھاتے ہیں۔ نئی طرز پر یہ گولیاں بنی ہیں ...

انٹی ملیریا پلز
پرانے ملیریا بخار کی گولیاں

ان گولیوں میں ذرہ بھی کونین نہیں ہے۔ لرزہ بخار پرانا ہو جانے پر باری سے یا اکثر دن رات تھوڑا بہت بنا رہتا ہے جسم کا خون پانی ہو جاتا ہے جس سے آدمی کا رنگ پھیکا ... ہو جاتا ہے تلی و کلیجہ بڑھکر پیٹ نکل آتا ہے کبھی منہ اور ہاتھ پیر ... میں ورم آ جاتا ہے۔ ایسی حالتوں میں یہ گولیاں فائدہ کرتی ہیں۔ قیمت ... گولیوں کی ڈبیہ ...

تھرمامیٹر
بخار کی جانچ کے آلہ

داد کا عجیب مرہم

مفصل حال دریافت کے لئے بڑی فہرست مفت منگا دیکھئے

... ڈاکٹر ایس کے برمن ...
ایجنٹ ... کانپور

صداقت

مین

اشتہار دیکر اپنی تجارت کو

فروغ دیجئے

ریزولیوشن ملک ... اس سے ... دور اس سے ہندوستان کے ایک ... کی خواہشات کی تکمیل ہوسکے گی۔ سوراجسٹ ... یون کے ممبران نے جس دور اندیشی کا ثبوت دیا ... سیاسی اتحاد کی اُمید بڑھتی ہے اور ہم کو اُمید ہے کہ یہ ... اسمبلی سے پاس ہوجا دیگا۔

گورنمنٹ کے لیے سبق

سکھ گوردوارہ بل پنجاب کاؤنسل سے پاس ہوکر ... کا منظوری کے لیے جب اسمبلی مین پیش ہوا ...

باہتمام خواجہ عبدالسلام صداقت پریس کان پور سے شائع ہوا

The Sadaqat
CAWNPORE
REG-No 1424

جمال پر تو حق عزم مستقل مین رہی
زبان پر بھی وہی ہو جو تیری دلمین رہی
(احسن سنبھلی)

صداقت

قیمت سالانہ ۳ روپے
ششماہی عہ
فی پرچہ ۳

ہفتہ وار

اڈیٹر - خواجہ عبدالسلام

نمبر ۵	کانپور - چہارشنبہ - ۳۰ ستمبر ۱۹۲۵ء مطابق ۱۱ ربیع الاول ۱۳۴۴ھ	جلد ۲

ادبیات

کلام احسن پر سرسری نظر

(از جناب ماسٹر شیام سندر لال صاحب نگم)

حضرت احسن کا کلام اگرچہ میرے تبصرے اور تنقید سے بالاتر ہے لیکن چونکہ مجھے انکی شاعری بہت زیادہ پسند ہے اسلئے اظہار خیال کی جرأت کرتا ہون مجھے انکی غزل مین وہ بات نظر آتی ہے جسکو اہل نظر بڑی بڑی دیوانون مین تلاش کرتے رہتے ہین - اصل یہ ہے کہ مین ہمیشہ ایسے شعر کو پسند کرتا ہون جسمین تصنع اور بناوٹ ہو اور جناب احسن کے کلام مین مجھے یہی خوبی نظر آتی ہے وہ جو کچھ کہتے ہین اپنے جذبات سے متاثر ہو کر کہتے ہین - اسلئے انکے اشعار سننے والون کے دلون پر ایک خاص اثر کرتے ہین -

مین شاعر نہین اور نہ بلاغت و فصاحت کی خوبیون سے واقف ہون جنکا ایک شاعر کو ہونا چاہیے مین تو صرف یہ دیکھتا ہون کہ شاعر نے کیا کہا ہے - اگر اس شعر مین کوئی ایسی بات ہے جو میرے دلکو اپنی طرف کھینچنے مین کامیاب ہو تو مین اُسکو بہت اچھا سمجھتا ہون ورنہ چند عمدہ لفظون کے مجموعے سے زیادہ وقعت نہین دیتا میرے نزدیک والہانہ جذبات یا حسن و عشق کے فرضی افسانے قالب بے روح سے زیادہ وقعت نہین رکھتے ممکن ہے کہ میرا خیال دوسرون کے نزدیک صحیح نہو لیکن اسکو کیا کرون کہ مین ہمیشہ اسی شعر کو اچھا سمجھتا ہون جسکو میرا دل پسند کرتا ہے اور نہ مین اپنی تحریر کو اس امید پر کسی کے سامنے پیش کرتا ہون کہ کوئی مجھے سخن فہم یا سخن سنج سمجھے -

جناب اڈیٹر صاحب صداقت جناب احسن سنبھلی کا کلام جمع کر رہے ہین اور خدا نے چاہا تو ایکدن اس خوشرنگ پھولون کا گلدستہ بنا کر دنیائے ادب کے سامنے پیش کیا جائیگا - اسی سلسلہ مین جن جن اصحاب سے مدد ملی ہے اور آیندہ ملیگی وہ سب شکریہ کے مستحق ہونگے - ابتک باوجود کوشش کے بہت کم غزلین دستیاب ہوئی ہین اسلئے کہ موصوف نے اپنے شعرون کو جمع کرنیکا کبھی خیال ہی نہین کیا اور ان کا بڑا حصہ ضائع ہو گیا اور جو کچھ ضائع ہونے سے بچگیا وہ رسالون اور اخبارون مین بکھرا پڑا ہے -

بہرحال اسوقت تک جو کلام [illegible] (اس) جمع ہو گیا ہے مین انہین سے چند شعر ناظرین صداقت کے سامنے پیش کرتا ہون او[illegible] خیال آیندہ بھی کچھ نہ کچھ پیش کرتا رہون - کچھ عجب نہین کہ یہی سلسلہ تحریر نالۂ احسن کی اشاعت کے مقدمہ کی معاون اور بنیاد ثابت ہو -

غم سے نجات ہو چکی ہستی ناگوار کو ۔۔۔ موت اب اختصار کر مدت انتظار کو

شاعر کہتا ہے کہ میری ناگوار زندگی کو رنج و اندوہ سے نجات نہین ملسکتی کیونکہ مدت انتظار زندگی کے ساتھ ہے آخر کبتک غم سے رہائی پانے کا منتظر رہون - اسلئے اے موت آ اور تو ہی اس مدت کو مختصر کر دے وہ انتظار بھی جو موت کے سوا کسی دوسری طرح سے ختم نہو سکے ناکام نامراد، مایوس اور مجبور زندگی کی مکمل زندگی ہے جبکہ سوائے موت کے اور کوئی نجات کا ذریعہ باقی نہین رہتا -

شام سے مضطرب ہے دل رات پہاڑ ہو گئی ۔۔۔ آج قرار آگیا گردش روزگار کو

زمانہ کی رفتار سے کسی کی تکلیف و بے چینی ایک حالت پر قائم نہین رہتی بلکہ جون جون گھڑیان گذرتی جاتی ہین مصائب مین بھی رنگ تغیر پیدا ہوتا جاتا ہے اور دلکا بوجھ ہلکا ہوتا رہتا ہے لیکن شاعر کہتا ہے کہ آجکی رات دلکی بیقراری کم نہین ہوتی اور رات کاٹے نہین کٹتی اس سے معلوم ہوتا ہے کہ فلک کی گردش (زمین کی حرکت) جس سے دن رات ہوتے ہین - شاید آج گردش روزگار کو قرار آگیا کہ رات ایک حالت پر قائم ہے - آج شاید صبح نہو گی - ہجر کی رات بے چینی کا اچھا نقشہ دور فلک پیر کی عداوت کا اچھا ثبوت ہے گردش روزگار سے گردش فلک مراد ہے اور یونانی فلسفے کے مطابق آسمان کی گردش سے روز و شب سال و ماہ کا ظہور ہوتا ہے اسلئے شعرا نے گردش فلک کو مورد الزام سمجھتے ہین - جناب احسن نے بھی قدما کی تقلید مین روز و شب کو گردش فلک کا نتیجہ قرار دیا ہے اس فلسفیانہ تخیل پر غور کیجئے اور ہمارے نازک خیال شاعر کو داد دیجئے ایسی پر تاثیر مضمون آفرینی پر اردو شاعری کو ناز ہو سکتا ہے -

ایک تمہارے واسطے سب سے وہ ہاتھ اُٹھا چکا ۔۔۔ تم نہ اُٹھاؤ بزم سے حسن خاکسار کو

عاشق کی حالت زار سے متاثر ہو کر ایک شخص اُسکے معشوق کو ان لفظون مین توجہ دلاتا ہے کہ اسنے تمہارے واسطے اپنے پرائے سب سے کنارہ کشی کی - دین و دنیا کے خیال کو بالائے طاق رکھدیا اور تمہارے لیے برباد ہو چکا اب تو اسپر رحم کرو اور اپنی بزم سے اُسے نہ اُٹھاؤ کیا انداز بیان [illegible] ہے جو بات دلسے نکلتی دلمین اثر کرتی ہے اس غزل کے بعض شعر بھی قابل قدر ہین مثلاً [illegible]

حاصل کیف انبساط نشۂ غم ہے یاد رکھ ۔۔۔ خون جگر [illegible]

حضرت احسن فرماتے ہین کہ اے دنیاوی مسرت کے متـ[illegible] اسلئے بادۂ عشرت کے گھونٹ خون جگر سمجھ کے پی کر [illegible]

اسی کا نام جینا ہے تو مین جینے سے باز آیا [illegible]

عاشق کی زندگی کی مشکلات کا آخری درجہ ہے جب [illegible] سے موت بہتر ہے مایوسیون سے لبریز زندگی سے [illegible]

فنا کے بعد بھی کیا سامنا ہے اس مصیبت کا [illegible]

کیسی ناکام زندگی ہے کہ اسکا نام سننا بھی گوارا نہین [illegible] کا قیاس کرتا ہے اور ایک مایوسانہ لہجہ مین بول اُٹھتا ہے [illegible]

کلیجہ منھ کو آتا ہے نہ پوچھ اے ہمنفس مجھسے ۔۔۔ کہ میری داستا[ن] [illegible]

کیا پاس ادب اور انتہائی احترام ہے کہ چونکہ میرے قصۂ غم مین اُنکا [illegible] جس سے انکی بدنامی ہو سکتا خوف ہے اسلئے میری داستان غم نہ پوچھ اس خیال سے میرا کلیجہ منھ کو آتا ہے - ضبط عشق اور معشوق کی عزت پر حرف آئے گا -

اس غزل مین جناب احسن سنبھلی نے ایک عجیب شعر کہا ہے اور ایک جذبۂ خاص کی تصویر کھینچدی ہے میرے نزدیک شاعری کا کمال بھی یہی ہے کہ شاعر ان جذبات کو نمایان کرے جو دلکی گہرائیون مین پوشیدہ ہون سب جانتے ہین کہ ہر شخص اپنے ہی خیال مین خوش رہتا ہے ایک مایوس شخص اپنی مایوسی کی در شکل کو اپنے لیے سرمایۂ مسرت سمجھتا ہے اور ایک عشرت پرست اپنے روداد عشق کو جناب احسن نے اس جذبہ کو ایسے خولصورت انداز سے نمایان کیا ہے کہ بے اختیار دلسے تعریف نکلتی ہے -

شب غم کچھ انہین مایوسیون سے دل بہلتا ہے ۔۔۔ مصیبت مین ہی ٹوٹا ہوا دل کام آتا ہے

کوئی اس شخص کے دلسے پوچھے جسکی رات غم کی رات ہو کہ کن خیالات مین رات کی گھڑیان گذر رہی ہین تو معلوم ہو کہ اسکو سوائے اپنی مصیبتون کی داستان کے دنیا کی کوئی بات اچھی نہین معلوم ہوتی یہ ایک معمولی بات ہے جسکو جناب حسن نے کسقدر اہمیت دی ہے سبحان اللہ

(باقی آیندہ)

۷۸۶

ہفتہ وار

صداقت

چہارشنبہ ۳۰ ستمبر سنہ ۱۹۲۵ء

جلوۂ حقیقت

محمد سر وحدت ہے کوئی رمز اسکا کیا جانے
شریعت مین تو بندہ ہے حقیقت مین خدا جانے

نوری من نور اللہ

ظاہری آنکھین معنوی لطافتون کو نہین دیکھ سکتین اسکے لیے دل کی آنکھ کی ضرورت ہوتی ہے بصارت محدود ہے لیکن بصیرت لامحدود بصارت ظاہری اور مری اشیاء کو اپنے دامن مین جگہ دیسکتی ہے۔ لیکن بصیرت معنوی اور غیر مری چیزون پر بھی تبصرہ کرسکتی ہے۔

پس اس معنوی روشنی یعنی جلوۂ حقیقت کو دل کے آئینہ سے دیکھنے کی کوشش کرو جب ظاہری آنکھین اپنے عجز کا اعتراف کرینگی تو وہ روح مین جگہ پیدا کرنیوالا نور ہر جگہ نظر آئیگا حضرت موسیٰ نے اس نور کیو [illegible] ملکہ [illegible] دیکھنا چاہا لیکن اُنکی یہ خواہش بار آور [illegible] ہے۔ اس سے [illegible] مین [illegible] ہوگئی نقاب کا اُٹھ [illegible] جس سے ہندوستان کے ایک [illegible] ولی شاعر کی خواہشات کی تکمیل ہوسکے گی۔ سوراجسٹ [illegible] ہیوں کے ممبران نے جس دوراندیشی کا ثبوت دیا [illegible] سیاسی اتحاد کی اُمید بڑھتی ہے اور ہم کو اُمید ہے کہ یہ [illegible] اسمبلی سے پاس ہوجاویگا۔

گورنمنٹ کے لیے سبق

سکھ گوردوارہ بل پنجاب کاؤنسل سے پاس ہوکر [illegible] کی منظوری کیلیے جب اسمبلی مین پیش ہوا تو [illegible] اُنھون نے [illegible] منظور کی۔ [illegible] دنیا بیہوش ہوجاتی تو حقیقت [illegible] لکھتا، قاعدہ ہے کہ پس پردہ روشنی کم معلوم ہوتی ہے اسی لیے مدینے والے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے تن اقدس سے مستفیض تھے کیونکہ اس نظارہ سوز طریقہ پر ضیا بار نہ تھا کہ دیکھنے والے حضرت موسیٰ کی طرح بیہوش ہوجاتے۔ چاند کی طرف ہر شخص دیکھ سکتا ہے لیکن انسانی آنکھین بغیر حجاب کے سورج کے دیکھنے کی متحمل نہین ہوتین حالانکہ چاند سورج ہی کی روشنی سے منور ہے۔ اسی طرح اس عرب کے چاند کی فرحت بخش روشنی سے ساری دنیا کی آنکھین ٹھنڈک پاتی ہین جو آفتاب حقیقت کے جلوون سے منور تھا۔

دراصل اس پردے مین وہی جلوۂ حقیقت تھا جسکا دیکھنا ان ظاہری نگاہون سے بغیر حجاب کے ممکن نہین اگرچہ اسلام نے یہ اجازت نہین دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کو الوہیت کے درجے تک پہونچائین لیکن اتنا کہنے مین کوئی ہرج نہین کہ آپ خدا کے مظہر حقیقی تھے صوفیاء کرام مین سے بعض حضرات نے تو صاف لفظون مین آپ مین شان الوہیت تسلیم کی ہے مثلاً ایک بزرگ فرماتے ہین۔ ع

وہی جو مستوی عرش ہے خدا ہو کر
اتر پڑا مدینہ مین مصطفیٰ ہو کر

لیکن ان بزرگون نے بھی صرف اس حیثیت سے ان جذبات کا اظہار کیا ہے کہ آپ نور خدا تھے خود رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا قول ہے کہ "میرا نور خدا کے نور سے ہے" اور پھر یہ بھی فرماتے ہین کہ "انا بشر مثلکم" (مین تم جیسا آدمی ہون)۔ بہرحال وہ ہستی جس نے عرب جیسی ریگستانی زمین کو باغ و بہار بنادیا جس نے دنیا کو اس خدا کا راستہ دکہادیا جس کے راستے مین ہزارون بت سنگ راہ بنے ہوئے تھے جس نے کعبہ کو بتون سے پاک کردیا اور دختر کشی، بردہ فروشی کو دنیا سے مٹا کے چھوڑا۔ نہایت قابل احترام ہستی ہے اور دنیا کے تمام مسلمان اسی کے نام پر آج اپنا سب کچھ فدا کرنیکو تیار ہین۔

اس کا نام یورپ کے اُن بڑے بڑے فاضل مصنفون سے پوچھو تو اسکی شخصیت کو دنیا کی بہت بڑی شخصیت سمجھتے ہین، اُن لوگون کا دل چیر کر دیکھو جو تہذیب و تمدن کے مدعی ہین تو یہ راز چھپا ہوا نظر آئیگا کہ وہ شخص جس نے دنیا کو خدا کا راستہ دکہایا جس نے دنیا کو تمدن و معاشرت کی تعلیم دی وہ عرب کا ایک اُمی قریشی تھا اور جس کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہتے ہین۔

۱۲ ربیع الاول کا دن وہی مقدس دن ہے جب یہ فخر روزگار ہستی دنیا و چراغ ہدایت دکھانے کے لیے عدم سے وجود مین آئی۔ اسکے خادمون نے اسکی بدولت یہان بھی دولت ایمان پائی اور وہان بھی اُسکی شفاعت سے رستگار ہون گے۔

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

صدائے مسلم کی صداقت نوازی

بدم گفتی و خرسندم عفاک اللہ نکو گفتی
جواب تلخ می زیبد لب لعل شکر خارا

ہمارے معزز معصر صدائے مسلم نے ۲۸ ستمبر سنہ ۱۹۲۵ء کی اشاعت مین ہمکو جس شریفانہ لہجے مین یاد کیا ہے ہم اس کا شکریہ ادا کرتے ہین خدا معصر موصوف کو اس سے زیادہ تہذیب و شائستگی کی توفیق عطا فرمائے کاش صدائے مسلم کے فاضل اڈیٹر صاحب اصل مضمون کا جواب لکھنے کی زحمت گوارا فرماتے تو زیادہ مناسب ہوتا۔

بحمد اللہ کہ صداقت کسی غیر کا ممنون احسان نہین ہم خود اسکو مرتب کرتے ہین اور جس مضمون پر معصر موصوف چراغ پا ہوا ہے وہ بھی ہمارا مضمون ہے خدا جانے اُس نے ماسٹر شیام سُندر صاحب پر کیون دلی بخار نکالا ہے ماسٹر صاحب موصوف نہ صداقت کے اڈیٹر ہین اڈیٹوریل اسٹاف سے اُنکا کوئی تعلق ہے معصر موصوف کا یہ الہام بھی ویسا ہی ہے جیسا کہ اونٹ والا الہام تھا جسمین بتایا گیا تھا کہ تھیلے مین بند چار بجے اونٹ پر لدے ہوئے تھے مگر اس الہام مین ملہم کی صداقت خود اڈیٹر صاحب پر ظاہر ہوگئی تھی لیکن یہ تازہ ترین الہام بھی نظر تحقیق سے محروم ہے۔

صدائے مسلم دل کھول کے ہمین بُرا کہے اور جی چاہے تو ہمارے کفر کا فتویٰ بھی صادر کردے مگر ہم ہمیشہ فتنہ انگیز روش کی مخالفت کرینگے۔ اس کا فیصلہ دنیا خود کرلے گی کہ کس کو لکھنا آتا ہے اور کسکو نہین آتا۔

گُل جو سے چاک گریبان پہ ہنسے گلشن مین
مُنہ ذرا اپنے گریبان مین ڈالا ہوتا

اُردو کانفرنس بہار کا عظیم الشان جلسہ

پٹنہ ۲۳ ستمبر کل اُردو کانفرنس کا جلسہ بڑی کامیابی سے ہوا سر سید علی امام صاحب نے مولانا ظفر علی خان صاحب کے لیے صدارت کی تجویز کرتے ہوے ایک نہایت ہی فصیح بلیغ اور شاندار تقریر کی اور بحیثیت محسن اُردو ہونے کے جو خدمات جلیلہ مولانا نے سرانجام دی ہین اُنکا شاندار الفاظ مین اعتراف کیا علاوہ ازین سید صاحب نے بہار مین اُردو کی ترقی کے لیے قابل قدر اور مفید تجاویز پیش کین۔

مولانا نے اپنے خطبہ صدارت مین اُردو کی ابتدائی تاریخ بیان کی اور واضح کیا کہ اُردو زبان ایک ہزار برس سے فارسی عربی اور سنسکرت سے بہرہ اندوز ہوتی چلی آرہی ہے اور ہندوستان مین صرف اُردو ہی ایک ایسی زبان ہے جس کا یہ دعویٰ صداقت پر مبنی قرار دیا جاسکتا ہے کہ وہ کل ہندوستان کی مشترکہ زبان ہے۔

جلسے مین متعدد اہم تجاویز منظور ہوئین ایک تجویز یہ تھی کہ مسلمانان بہار حکومت سے بڑے زور سے یہ مطالبہ کرتے ہین کہ وہ تمام صوبہ بہار کی عدالتون مین اُردو کو زبان ثانی تسلیم کرے اور فیصلہ کیا گیا کہ اس مطالبہ کو کامیاب بنانے کے لیے حکومت پر اخبارات جلسون کونسلون کے ذریعے سے زور ڈالا جاوے نیز یہ قرار پایا کہ متذکرہ صدر مطالبہ کو منوانے کے لیے ایک ایسا محضرنامہ تیار کیا جائے جس پر کم از کم ۵۰ ہزار مسلمانون کے دستخط ثبت ہون (ہمدم)

بزم میلاد نبوت

امسال بھی حسب دستور سابق حلیم مسلم ہائی اسکول کانپور مین ۱۲ ربیع الاول بروز پنجشنبہ ۸ بجے صبح محفل میلاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد ہوگی اور غالباً مولانا ظفر علی صاحب کا بھی بیان ہو لہذا مسلمانان کانپور سے توقع ہے کہ وہ شریک ہوکر بہرہ اندوز ہونگے

مسٹر چھوٹانی اور خلافت فنڈ

(از مسٹر شعیب قریشی)

(گذشتہ سے پیوستہ)

مسٹر چھوٹانی نے جو جوائنٹ اسٹاک کمپنی بنانے کی تجویز کا ذکر کیا ہے اسکے متعلق بھی عمر سوبانی کی رپورٹ سے اقتباس پیش کر دینا کافی ہے مسٹر عمر سوبانی لکھتے ہین "مسٹر چھوٹانی کا خیال ہے کہ وہ ان ملون کو ایک جوائنٹ اسٹاک کمپنی بنا کر اسکی تخمینی مالیت ۱۵ لاکھ ۵۰ ہزار روپیہ رکھدین اور اپنے یا اپنے کسی نمایندے کے نام پر اس کمپنی پر سے ان حصص کی رسید حاصل کر لین اور پھر ان حصص کو اسی مالیت پر مرکزی کمیٹی کے حق مین بطریق ضمانت مکفول کر دین یہ صورت تصفیہ ناقابل اطمینان ہے اول تو اس کمپنی کے پاس کام کرنے کے لیے کوئی سرمایہ نہ ہوگا اور لامحالہ کمپنی کی چیزون کو رہن کر کے سرمایہ حاصل کرنا پڑیگا اور اگر اس کام مین فائدہ نہ ہوا تو خلافت کمیٹی کے کفالت نامہ پر بہت برا اثر پڑیگا اس لیے مین اس تجویز کو ناپسند کرتا ہون۔"

مسٹر سوبانی کی یہ تجویز اور رپورٹ کسی تبصرہ کی محتاج نہین ہے مسٹر چھوٹانی پھر نمبکر ہونے کا دعوی کرتے ہین حالانکہ نہ وہ اور نہ انکے بھائی اور نہ انکی فرم نمبکر ہونیکا دعوی کر سکتی ہے، مین نے اسے مسٹر برکت علی کے جواب مین صاف صاف بتا دیا ہے کہ خلافت کمیٹی کی تجویز اور دستور اساسی بھی اس معاملہ مین صاف اور واضح ہے کمیٹی نے سیٹھ چھوٹانی کے بھائی کو صرف خزانچی مقرر کیا تھا اور یہ ہدایت کی تھی کہ حسب ہدایت مرکزی کمیٹی جو رقم آئے وہ انگورہ بھیجدیا سے اس طرح اخلاقاً یا قانوناً انھین اس کا حق نہ تھا کہ وہ کمیٹی کا روپیہ اپنے مصرف مین لاتے یا کسی دوسرے کام مین صرف کرتے۔

مسٹر چھوٹانی اللہ سے انصاف کے طالب ہین مین تو یہی کہونگا کہ بجاے انصاف کے انھین اس تبارک و تعالی کے رحم و بخشش کی طرف رجوع کرنا چاہیے کیونکہ علاوہ اس طرز عمل کے جس کی بدولت اسلام کی عزت پر مٹنے والون اور شہید ہونیوالون کی بیوہ اور یتیمون کو اتنا سخت نقصان پہونچا انھون نے اُنھون نے آج دو سال ہونے کو آئے اتنک اس معاہدہ کو عمل بھی نہین کیا اور اقرارنامہ مین وعدہ کرنے کے باوجود انھون نے اتنک چیزون کو باقاعدہ منتقل بھی نہین کیا اگرچہ متعدد بار انسے اپیل کی گئی دوستون نے کوشش کی اور خود ترکی وفد کے اراکین نے استدعا کی اور باقاعدہ قانونی نوٹس بھی دے انھون نے اتنک اصلی دستاویزات بھی حوالہ نہین کیے اگرچہ وہ اس کا بھی اقرار کر چکے تھے انکی بد عہدیون کے باعث کمیٹی کو کئی ہزار کا نقصان پہونچ چکا ہے۔ خود ناظرین جان سکتے ہین کہ ان کی وعدہ خلافی کس درجہ باعث نقصان ہوئی مین تفصیل مین جانا نہین چاہتا اور نہ یہ کہنے کی ضرورت ہے کہ کن دقتون اور دھمکیون سے اسقدر بھی کمیٹی کو وصول ہو سکا البتہ اگر ضرورت ہوئی تو چار و ناچار تمام تفصیلی حالات بیان کرنا پڑینگے

غیر وصول [illegible] رقم سب پر ظاہر ہو چکا ہے اسمین کے چھ ہزار اتنک اسے ذمہ باقی ہین دو ہزار بھی اسیطرح وصول ہوسے تھے کہ انکی لکڑی کے دام روک لیے گئے تھے جو اُنھون نے مل کو دی تھی۔

صاف ظاہر ہے کہ یہ سمجھ کر ترک موالات کے باعث کمیٹی عدالت مین نہ جائیگی مسٹر چھوٹانی کمیٹی کی بات نہین سنتے اور نہ پبلک کو خاطر مین لاتے ہین ایسی صورت مین میری راے تو یہ ہے کہ پبلک کے مفاد کے لیے ہر پبلک فرد کا یہ فرض ہے کہ وہ مفاد عامہ کی حفاظت کو سب سے اول پیش نظر رکھے اور ایسے اشخاص کے ساتھ نہایت سختی کے ساتھ پیش آئے جو اصول ترک موالات سے ناجائز فائدہ اٹھا کر اس اصول ہی کو درہم برہم کرنا چاہتے ہین اسی بنا پر مین نے کمیٹی سے درخواست کر کے اسکی اجازت چاہی کہ عدالت مجازہ مین چارہ جوئی کر کے انسے کمیٹی کی جملہ رقوم وصول کی جائین اور کاغذات بھی سالیسٹر کو دیدے تھے لیکن کمیٹی نے میری درخواست کو یہ کہکر روکا کہ ایک بار پھر پرائیوٹ طریقہ پر مفاہمت اور مصالحت کی کوشش ہونی چاہیے چنانچہ خود انسے سالیسٹر کے دفتر مین ملاقات ہوئی جہان سیٹھ چھوٹانی نے بہت سے مطالبات کے پورا کرنے کے وعدہ کیا مگر اتنک ٹال رہے ہین۔

بد قسمتی سے ترکی ہلال احمر کے اراکین بھی جنھین یہ ساری املاک سپرد کر دی گئی ہے خرچ اور وقت کا خیال کر کے عدالت مین جانے سے گھبراتے ہین وہ تو اس فکر مین ہین کہ جسقدر روپیہ ہو وہ اپنی جمعیت ہلال احمر کو بھیجدین تاکہ غریبون کی پرورش ہو سکے اس لیے مقدمہ دائر کرنے کا خیال فی الحال ملتوی ہے مگر یہ نہ سمجھنا چاہیے کہ یہ خیال ترک کر دیا گیا اور اگر مجبوری ہوئی تو کمیٹی اور وفد ہلال احمر کو عدالت مین جانا پڑیگا۔ گو مین تو یہی دعا کرونگا کہ اسکی نوبت نہ آئے۔ اتنو چند ہزار کا معاملہ ہے جب مسٹر چھوٹانی بہ آسانی دیکھتے ہین انھین بخوبی علم ہے کہ ساری املاک ترکی ہلال احمر کو دیدی گئی ہے تاکہ جنگ عظیم کے ترکی شہیدون کی اولاد اور خاندان کی پرورش ہو اور مین اُنھین بیواؤن اور یتیمون کا واسطہ دلا کر کہونگا کہ اقرار نامہ کی رو سے نہین بلکہ ان غریبون پر رحم کھا کر اگر باقی ماندہ رقم ادا کر دیجا سے تو اس اخباری مضامین نویسی سے کہین زیادہ مفید ہوگی جن کے ذریعہ سے آج پبلک کی آنکھون مین خاک ڈالی جا رہی ہے۔ (خلافت)

یورپ کی قابل نفرت تہذیب

ذوق مرحوم کی شاعری مومن و غالب سے بہتر تھی یا بدتر اس کا فیصلہ تو وہی لوگ کر سکتے ہین جو اسکے اہل ہین مگر انسانی زندگی کے متعلق بعض تجربات انھون نے کچھ ایسے صحیح نظم کر دیے ہین کہ جو ریاضی کے قواعد کی طرح کبھی اور کسی حالت مین غلط نہین نکلے جس طرح یہ بالکل صحیح ہے کہ دو اور دو ملکر چار ہوتے ہین یا یہ کہ کل ہمیشہ اپنے جزو سے بڑا ہوتا ہے اسی طرح یہ بھی ایک ناقابل تردید حقیقت ہے کہ ؎

آدمیت اور شے ہے علم ہے کچھ اور شے
کتنا طوطے کو پڑھایا پر وہ حیوان ہی رہا

یورپ کی علمی ترقی کا ہمین سچے دل سے اعتراف ہے اور انکے جدید اکتشافات کا اقرار لیکن اس امر واقعہ سے انکار نہین ہو سکتا کہ آدمیت انھین چھو نہین گئی ہے مقدس مریم کے نام پر جان دینے والی عصمت فروش اور ناآشناے عفت کنواریون کی جذبات داستانین انکے اونچے کرتوں آدھی آدھی رانون تک کھلی ہوئی ٹانگون فن رقص مین حصول کمال کے لیے پوشاک و لباس سے استغنائے کامل اور غیر مردون کے ساتھ نازنگاران ذریت دبے تکلفی کی دلچسپ اور دلکش حکایتین اب دنیا کی کسی قوم کیلیے راز نہین رہی ہین اور اہل فرنگ کی بیحیائی اور بداخلاقی اب زبان زد عوام ہین۔

حیاسوزی کے ساتھ ساتھ ہم دیکھتے ہین کہ ان کا غرور اور دل آزاری بھی روز افزون ترقی پر ہے وحشی سے وحشی قومین بھی دل آزاری کو بدتر گناہ خیال کرتی ہین اور کسی ادنی سے ادنی مخلوق کا بھی بلاوجہ دل دکھاتے انھین درد آتا ہے مگر یہ مدعیان تہذیب اپنے جذبہ تجبر سے مغلوب ہو کر کچھ ایسے اندھے ہو جاتے ہین کہ انھین راستہ کے دوسرے آدمی نظر ہی نہین آتے اور ہر ایک سے ٹکراتے ہوے اور انھین گراتے ہوے چلنے مین انھین خاص لطف آتا ہے۔

انگلستان کے ایک مشہور اخبار "اسٹار" نے اپنی ۱۸ اگست کی اشاعت مین ایک کارٹون شائع کیا ہے جسمین مشہور کرکٹ کھیلنے والے "مسٹر جیک ہابس" کی بڑی سی تصویر بیچ مین بنائی ہے اور صرف یہ ظاہر کرنے کے لیے کہ مختلف دیار و امصار کے موجودہ اور گذشتہ بڑے بڑے انسان بھی اس چوگان باز کی شہرت اور کمال فن پر انگشت بدندان ہین اسکے ارد گرد چھ مشاہیر کی چھوٹی چھوٹی اور حقیر تصویرین بنادی ہین ان چھ شخصیتون مین حضرت آدم علیہ السلام ہین قیصر جرمنی ہے " " کولمبس ہے، لائڈ جارج ہے، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہین۔ یہ چھ کے چھ بنگاہ تعجب اپنی اپنی گردنین اٹھاے انگلستان کے اس کھلنڈرے کو دیکھ رہے ہین اور گو قیصر جرمنی کے دست خون آلود بالکل خالی رکھے گئے ہین مگر پیغمبر اسلام کی کمر مین ایک لمبا چوڑا تیغہ ضرور لٹکا دیا گیا ہے۔

"اسٹار" کا کارٹون ساز ممکن ہے کہ کوئی معمولی پڑھا لکھا آدمی ہو مگر کم از کم اسٹار کا ایڈیٹر تو ضرور کافی علمیت و واقفیت کا انسان ہونا چاہیے کیا نازنینان فرانس و عشوہ گران لنڈن کی اونچی اونچی ایڑیون کے نیچے پس جانیوالی تہذیب غریب ہندوستان کے مزدورن کی طحال شگاف کلچر (تہذیب) اور انسانون کو حشرات الارض بنادینوالی سویلیزیشن (تہذیب) اب اس درجہ ذلیل اور ناپاک ہوگئی ہے کہ اسے افراد سے گذر کر یورپ کی پوری قوم کی جذبات کو مجروح کرنے مین بھی دریغ نہین ہوتا۔ کیا ڈاروِن کا مسئلہ ارتقا کا یہی منشا ہے کہ اہل یورپ پھر اپنے انہین بندرانی اسلاف کی جانب رجعت قہقری کر رہے ہین؟ کیا انگلستان کے اخبارات ایسے ہی درندون کے ہاتھون مین ہین کہ انھین معمولی [illegible] آداب کا بھی لحاظ نہین ہے؟ کیا "اسٹار" کے ایڈیٹر کو [illegible] معلوم ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و [illegible] تھے؟ کیا اس [illegible]

[illegible]

حجاز مین مداخلت [illegible]

اگر یورپ کی یہی د[illegible] پہ ناز کیا جاتا ہے تو بہتر ہوگا کہ بحر اعظم کا بحر اعظم یک وقت بحر اطلانتک مین ڈوب مرے اور اپنے سے بہتر لوگون کے لیے جگہ خالی کر دے

انجمن جماعت احمدیہ لنڈن نے ملک معظم کے ہوم سکریٹری کی توجہ اس کارٹون کی جانب منعطف کی ہے اور درخواست کی ہے کہ اخبار مذکور کی اس مذموم اور خلاف انسانیت حرکت کے خلاف قانونی کارروائی جلد سے جلد کی جاے۔ انجمن مذکور نے اپنی عرضداشت مین یہ بھی ظاہر کر دیا ہے کہ ہندوستان اور دیگر ممالک اسلامی مین اس کارٹون کے پہونچنے پر نفرت و غصہ کا ایک طوفان برپا ہو جائیگا جماعت احمدیہ کی انجمن کو شاید ابھی معلوم نہین ہے کہ

بیرونیات

شام مین فرانسیسیون کو شکست

بیروت ۲۳ ستمبر ۱۷ ستمبر کو مصیفہ مین فرانسیسیون پر دروزیون نے جو حملہ کیا تھا اس مین ۴۰ فرانسیسی سپاہی مارے گئے اور ۸۰ زخمی ہوے تھے۔

مجاہدین ریف کا فرانسیسیون پر عقب سے حملہ

میڈرڈ ۲۳ ستمبر ریفی فوجین مورونیوود کے پہاڑی علاقون سے اتر کر میدان کی طرف بڑھین تاکہ ان فرانسیسی فوجون اور رائفلون کی جماعت پر عقب سے حملہ کرین جو اس میدان مین بڑھی ہوئی ہین لیکن انکا حملہ مسترد کر دیا گیا۔ بھاگتے وقت اکثر سپاہی سمندر مین کود ے اور ڈوب کر مر گئے۔

آسٹریلیا مین عام انتخاب

لنڈن ۲۳ ستمبر اطلاع موصول ہوئی ہے کہ آسٹریلیا مین عام انتخاب کے لیے ۱۴ نومبر مقرر ہوئی ہے۔

عیسائیون کے جلاوطن کرنیکے لیے تحقیقاتی کمیشن

لنڈن ۲۳ ستمبر ترکی عراقی سرحد پر عیسائیون کو جلاوطن کرنے کے جو واقعات بتائے جاتے ہین انکی تحقیقات کے لیے مجلس اقوام نے جو کمیشن متعین کیا ہے خیال کیا جاتا ہے کہ ڈاکٹر نینس مجلس مذکور کی نمایندگی کرین گے۔

مجلس ... حملہ

... ریزولیوشن ملک ... ہے۔ اس سے ... اس سے ہندوستان کے ایک ... خواہشات کی تکمیل ہوسکے گی۔ سوراجسٹ ... کے ممبران نے جس دوراندیشی کا ثبوت دیا ... اتحاد کی اُمید بڑھتی ہے اور ہم کو اُمید ہے کہ یہ ... اسمبلی سے پاس ہوجا ویگا۔

گورنمنٹ کے لیے سبق

سکھ گوردوارہ بل پنجاب کاؤنسل سے پاس ہوکر ... منظوری کے لیے جب اسمبلی مین پیش ہوا تو ... اُنھون نے ...

ترکی وفد ... سے چلا گیا

رشدی بے کا جواب پریزیڈنٹ مجلس اقوام کو

جنیوا ۲۶ ستمبر ترکی وفد انگورا کو روانہ ہوگیا رشدی بے نے روانگی سے قبل ایک خط مین موسیو لوشو کو مطلع کیا ہے کہ سرحد ترکی کی جانب کوئی تفتیش نہین کی جاسکتی لیکن اسکو آخری جواب نہ سمجھا جاے۔

مسٹر ایمیری نے بھی موسیو لوشو کو رشدی بے کے جواب مین لکھا ہے کہ چونکہ ترک خط بروسلز کے شمال مین تحقیقات کرنے سے انکار کرلے ہین اسلیے انکو تحقیقاتی کمیٹی مین شامل نہین ...

ہندوستان

علیگڈھ کے ہندو مسلمانون مین فساد

خاص نامہ نگار کے قلم سے

علیگڈھ۔ ۲۳ ستمبر کل شام کو مغرب کے وقت جب ہندو ڈولا نکال رہے تھے مسجد کے سامنے سنکھ بجایا اسپر مسلمانون نے منع کیا لیکن انھون نے نہین مانا اور اینٹون سے مارنے کے لیے تیار ہوگئے نو بجے رات تک لاٹھیان۔ اینٹین چلین پولیس نے فیر کیے۔ ہندو مسلمان مقتولین کی صحیح تعداد ابھی نہین بتائی جاسکتی شہر مین دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ ہوگیا ہے ۹ بجے کے بعد باہر نکلنا ممنوع ہے گرفتاری ابھی شروع نہین ہوئی۔

علیگڈھ ۲۳ ستمبر علیگڈھ سے ایک نامہ نگار اطلاع دیتے ہین کہ کل شام کو جبکہ رام لیلا کا جلوس جارہا تھا دلدار دروازہ پر کچھ مسلمانون نے پیچھے سے اور اپنے مکانون کی چھتون سے پتھر پھینکے ان کی اس حرکت سے ایک سخت بلوہ ہوا جسمین بہت سے آدمی زخمی ہوے پولیس نے چھتون پر فیر کیے بازار فوراً بند ہوگیا۔ اور کئی ہندون کی دوکانین لوٹ لی گئین بازار اتنیک بند ہے۔ (ہمدرد)

دوسرا بیان ایک دوسرے نامہ نگار کی اطلاع ہے (جسکو مجسٹریٹ ضلع نے سنسر کرلیا تھا) کہ:

کل شب مین یہان ہندو مسلمانون مین ایک بلوہ ہوا معلوم ہوتا ہے کہ دسہرہ کے دنون مین ہندو کوئی فساد کرنا چاہتے تھے اور کئی موقعون پر انھون نے اسکے پیدا کرنے کی کوششین بھی کین ہندون کی طرف سے تمام مواد پہلے سے تیار معلوم ہوتا تھا گاؤن کے بہت سے اہیر اور شہر کے چار اور بھنگی جو لاٹھیون، تلوارون اور نیزون سے مسلح تھے جلوس کے ساتھ ساتھ نظر آتے تھے مسلمانون پر اچانک حملہ کیا گیا صرف مسلمانون سے جھگڑا کرنے کے لیے اس سال ایک نیا جلوس نکالا گیا مسلمانون کی دوکانین اور مکانات لوٹ لیے گئے اور بیچارے ضعیف مرد اور عورتین جو گھرون کے اندر تھے انھین سخت زخمی کیا گیا تقریباً ساٹھ مسلمان مرد اور عورتون کو زخم آے ہین دو مسلمان جان سے مرگئے ہین اور چار کی حالت نازک ہے سناکے قریب مسلمانون کو خفیف چوٹ آئی ہے ہندؤن کی تعداد جو اسپتال مین آئی ہے وہ ایک درجن کے قریب ہے اتبک کوئی گرفتاری نہین ہوئی ہے مقامی حکام کی مستعدی سے بلوہ اور سخت ہونے سے بچ گیا۔ آتشین اسلحہ بھی استعمال کیے گئے۔

آل انڈیا جلسہ شوری برائے تحفظ آثار متبرکہ حجاز

لکھنو ۲۸ ستمبر کل ۵ بجے سہ پہر کو رفاہ عام ہال مین آل انڈیا جلسہ شوری برائے تحفظ آثار متبرکہ حجاز بصدارت مولانا حسرت موہانی منعقد ہوا۔ جلسہ کی شرکت کے لیے مسلمانون کے ہر طبقہ و فرقہ کے تقریباً تین سو نمایندگان ...

آئینہ کانپور

درخواست ۲۸ ستمبر ۱۹۲۵ء کے جلسہ بورڈ نے کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ سے اپنے فیصلہ پر دوبارہ غور کرنے کی درخواست کی ہے امید ہے کہ ٹرسٹ کانگریس کیلیے خلاصی لین کی زمین دینے کے رزولیوشن پر ہمدردی سے غور کرے گا۔

گرفتاری ۲۶ ستمبر کو چار آدمیون کی گرفتاری اور انکے مکانون کی تلاشی لی گئی۔ یہ گرفتاریان کاکوری کے پاس جو ڈاکہ پڑا تھا اسکے متعلق بتائی جاتی ہین۔

ووٹر لسٹ ووٹر لسٹ آویزان کردی گئی ہے لوگون کو چاہیے کہ وہ دفتر میونسپل بورڈ یا اپنے وارڈ کے دفتر نوتی پیدائش مین جاکر دیکھ لین کہ اُن کا نام درج فہرست ہے یا نہین اگر نہ ہو تو وہ ایگزیکٹیو افسر کے پاس درخواست بھیجکر اپنا نام درج کرا سکتے ہین۔ فہرستون کے بابت عام طور پر جو شکایت ہے اسکی درستی اگرچہ اب بہت مشکل ہے تاہم لوگون کو کوشش کرکے اپنے اپنے نام درج کرانا چاہیے۔

دوسری حماقت جس وقت پھول باغ مین بلا اجازت جلسہ کرنے کے لیے کانگریس کمیٹی کو بورڈ کی طرف سے نوٹس دیا گیا تھا اور کانگریس کا اجلاس سیہ متومین منعقد کرنیکی تجویز تھی اسوقت ہم نے مذاقیہ طور پر لکھا تھا کہ اسکے لیے پہلے سے اجازت لے لی جاے ایسا نہ ہو کہ نوٹس بازی شروع ہو جاے لیکن وہ خیال صحیح ثابت ہوا۔ کانگریس کمیٹی کی خوش لیاقتی دیکھیے کہ ٹرسٹ کی منظوری کے بغیر چھ ہزار روپیہ زمین کا معاوضہ بھی بہرہ دارون کو دیدیا گیا۔ اور یہ رقم ٹرسٹ کے انکاری جلسہ کے صرف دو دن پہلے ادا کی گئی ہے کیا دو دن اور انتظار ناممکن تھا۔ پچھلے دنون ہم نے بورڈ کی حماقت کی حدبندی کی ایکسٹنشن پیش کی تھی اس ہفتہ کانگریس کمیٹی نے بورڈ کو بھی مات کردیا۔ کیا اب بھی کانگریس اہل الراے حضرات کو اپنے ساتھ رکھنے کی ضرورت محسوس کریگی۔

ہم استقبالیہ کمیٹی کانگریس کے نکتہ چین نہین ہین مگر ہم اسمین دماغ کی کمی محسوس کررہے ہین۔

بورڈ کے قائمقامان ٹرسٹ کو اس انکار سے پہلے ہی بورڈ کے رزولیوشن کے ذریعہ پابند کرنا ممکن تھا۔ مگر دوراندیشی اور عقلمندی کا دیوالہ ہے۔

ایڈیٹر بھوشیہ کی ... مسٹر امبکا پرشاد ... ایڈیٹر اور مسٹر گرجارام پبلشر نے گورنمنٹ سے غیر مشروط مانگ لی ہے اور گورنمنٹ نے معافی قبول کرکے دونون کو رہا کردیا۔

مولینا ظفر علی خان کی آمد جناب مولانا ظفر علی خان صاحب یکم اکتوبر کو صبح ۹ بجے ای۔ آئی۔ آر اسٹیشن پر تشریف لائین گے مسلمانان کانپور کا فرض ہے کہ مولانا

برطانیہ اور عراق کی حکمبرداری

ڈیلی نیوز نے آج اپنے مقالہ افتتاحیہ مین عراق مین برطانوی حکمبرداری پر حملہ کرتے ہوے لکھا ہے کہ اگر حکومت برطانیہ نے حکمبرداری کی اس توسیع میعاد کو قبول کرلیا تو جو نتیجہ ہوگا وہ صاف اور ظاہر ہے یعنی عراق کا مطالبہ ہوگا کہ وہ ایسی حکومت حاصل کرے جس مین اس کو خود حکومت کرنے کا موقع ہو نہ یہ کہ کوئی دوسری قوم اس پر حکومت کرے ۔

اطالیہ اور شیخ سنوسی مین حجرب

روما ۲۱ ستمبر جربدہ ٹریبون لکھتا ہے کہ اطالوی قبائل اور شیخ سنوسی کی جماعت مین برقہ کے قریب حجرب ہوگئی ویسے تو کئی مقامات پر اس کا اثر ہے لیکن جسکا رویہ مین بنی غازی کے قریب اور علاقہ حرج مین خاصی حجرب ہوگئی چنانچہ اطالیہ کے ہمخیال قبائل مین سے چار مقتول ہوے اور تین مجروح ہوے لیکن سنوسی لوگ بارہ مقتول ہوے ۔ اور کچھ زخمی ہوے ۔ (البلاغ مصر) (ہمدرد)

مراسلات

(ایڈیٹر کا نامہ نگارون سے متفق الرائے ہونا ضروری نہین)

صدائے مسلم کی ہذیان سرائی

کانپور کی آب و ہوا اُردو روزنامہ اخبارون کے لیے فطرتاً ایسی مضر ہے کہ اس خاک سے جو پودا اُگا وہ پھولنے پھلنے سے پہلے ہی مرجھا یا گیا یا اگر سخت جانی کی بدولت کچھ دنون زندگی قائم بھی رہی تو ہر سانس پر نفس واپسین کا دھوکا ہوتا رہا یہ ایک ناقابل انکار حقیقت ہے جس سے کانپور کی پبلک بخوبی واقف ہے استقلال و حریت جیسے قابل قدر روزانہ اخبارات نکلے اور اپنی چند روزہ بہار دکھا کے دنیا سے ہمیشہ کے لیے رخصت ہوگئے ، جب اس مقدس سرزمین سے "صدائے مسلم" کا اجرا ہوا تو دلمین ایک امید کی جھلک پیدا ہوئی تھی کہ شاید اب گردش زمانہ کی کچھ تاثیر بدلی ہو اور یہ ننھا پودا پھولے پھلے لیکن افسوس کہ ان ساری امیدون پر پانی پھر گیا جو صدائے مسلم کی ذات سے وابستہ تھین اور بہار تو کجا یہ تو دمیدہ پودا تو ہوائے بہار سے بھی محروم رہ گیا ہان چند دنون تک عدیل صاحب کی آبیاری نے اس مین ایک تازہ روح پھونکنے کی کوشش کی تھی مگر قسمت نے پھر پلٹا کھایا اور ہوا کا رخ بدل گیا عدیل صاحب تشریف لے گئے اور "شوق بجنوری صاحب" کو چمن بندی کی خدمت سپرد ہوئی شوق صاحب ابھی اپنی ہوا باندھ ہی رہے تھے کہ ایک بگولہ اُٹھا اور اس نسیم خوشگوار کو اُڑالے گیا ۔ اب جناب ثاقب کانپوری جو ماشاء اللہ ایک شہرت پسند نوجوان ہین سرصفحہ پر نمودار ہوگئے ثاقب صاحب ایڈیٹر تو نہین مگر ایڈیٹر کے ماتحت ضرور کام کرتے ہین ' مجھے اس موقع پر ثاقب صاحب کی قابلیت یا ادبیت کے متعلق کچھ عرض کرنا نہین بلکہ یہ دکھانا مقصود ہے کہ اب صدائے مسلم کی کیا حالت ہے افسوس کہ اب صدائے مسلم کی حالت بد سے بدتر ہو رہی ہے اور اسکی زندگی سے مرگ مایوسی کے لچھن نظر آ رہے ہین ۔ ۲۵ ستمبر ۳۵ئہ کا "لیڈنگ آرٹیکل" دیکھ کر تعجب ہوتا ہے جس کا عنوان ہے " کیا مسلمان بے دھرم ہین "، عنوان ثانی مین یہ ادھورا مصرع لکھا ہے " سنبھل بیٹھو کہ اب میری زبان کھلنے کو ہے " ، اے سبحان اللہ کیا اچھا تلا مصرع ہے واللہ اس نغمہ کے سامنے تو پنجاب کے اخبارون کی آواز صدائین بھی کان پکڑتی ہین اگر یہ مصرع ہے تو نصف رکن ہی غائب ہے اور اگر اُردو کا فقرہ ہے تو ایک طفل مکتب کی بے تکی اُردو سے زیادہ وقعت نہین رکھتا آگے چلکر لکھا ہے کہ "وہ بالکل چون چون کا مربع ہوگیا" کیا ایڈیٹر صاحب مربع کی لفظی پیمائش فرما سکتے ہین ، بندہ خدا مربع صحیح نہین ہے مُرَبّہ صحیح ہے کہین آپ جھٹ سے یہ نہ کہدین کہ کاتب نے غلط لکھدیا اس کا جواب بھی سن لیجیے ، کاتب نے غلط لکھا تو آپ نے صحیح کیون نہ کردیا ۔ ع گر ملنے کی تھی تو یہ ساقی کو کیا ہوا تھا ۔

یہ مختصر مضمون نیوگ سے متعلق ہے ناظرین پڑھین اور ایڈیٹر صدائے مسلم کو داد دین ۔

نذرے خوش گذرے کی تحت مین لکھا ہے کہ کانپور کی سب سے پرانی اور حقیقت مین ادبی کام کرنیوالی انجمن حلقہ ادبیہ اور بزم ادب ہے اے حضرت یہ آپ نے کیا کہہ دیا "بزم ادب"، کس بِل مین ہے کانپور مین تو ہم نے اس انجمن کا نام بھی نہین سنا ۔ کیا رسالون مین حضرت ثاقب صاحب کے نام کے ساتھ ناظم بزم ادب چھپنے سے اس انجمن کا خارجی وجود بھی ثابت ہوگیا آگے چل کر آپ فرماتے ہین حلقہ ادبیہ کو حضرت احسن کی سرپرستی کا شرف حاصل ہے مگر اس غریب مین سوائے دو ایک خود غرض لوگون کے اور کوئی نہین "

یہ سچ کہا ہے "دروغ گورا حافظہ نباشد" ابھی تو آپ فرماتے تھے حلقہ ادبیہ کام کرنیوالی انجمن ہے اور ابھی فرماتے ہین اسمین سوائے دو ایک خود غرض لوگون کے اور کوئی نہین "دو ایک خود غرض لوگون کا فقرہ" بھی رنگ ادا مین شرابور ہے پھر فرماتے ہین اپنی اغراض کے لیے معصوم احسن کی جا بیجا خوشامد کیا کرتے ہین اور انسے غزلین کہلوا کر مشاعرون مین اس وجہ آفرین لہجے مین پڑھ کر رقص کرتے ہین کہ جیسے یہ کارنامہ انھین کا ہے ۔ کاش اس قسم کے لوگ اپنی حقیقت کو سمجھین اور اس شرمناک فعل سے باز آجائین ، اچھا ثاقب صاحب ہمین ایمان سے بتائین کہ انکی شاعری کا راز کیا ہے کیا انھون نے احسن صاحب سے غزلین لے لیکر نہین پڑھین کیا جگر صاحب مرادابادی سے انھون نے غزلین نہین لین کیا سموی صاحب کا کلام انکی غزلون مین شامل نہین کیا انھون نے اپنے نفس پر ہر شخص کا قیاس کرلیا ہے ۔ کسقدر حیرت کی بات ہے کہ وہ جناب احسن پر نکتہ چینی کرنیکے لیے آمادہ ہین کون [illegible] جنھون نے انھین اس قابل بنادیا کہ آج وہ صدائے مسلم کی رکن ادارت مین شامل ہین ہم اراکین صدائے مسلم کو متوجہ کرتے ہین کہ وہ صدائے مسلم کی پوزیشن کو قائم رکھین ورنہ موجودہ روش کا خدا جانے کیا حشر ہوگا اور ثاقب صاحب سے بادب التماس ہے کہ "ایاز قدر خود بشناس"

حافظ کانپوری
رکن حلقہ ادبیہ کانپور

چوری اور سینہ زوری

غریب صدائے مسلم کانپور نے اپنی چند روزہ زندگی مین جو انقلابات دیکھے ہین وہ اہل نظر کے لیے موجب عبرت ہین مگر افسوس خود اسکو اس کا مطلق احساس نہین ۔ واحد یار خان صاحب ۔ قاضی عدیل صاحب اور [illegible] کے چند روزہ زمانہ ادارت مین اخبار کی حا[illegible] اب بجز وہ اپنی اگلی بے ڈھنگی [illegible] کسی طرح کالم [illegible]

[illegible]

سے چ[illegible]

نوٹ "اخبار قوم" [illegible]

کسقدر تعجب کی بات ہے [illegible] حوالہ دینے کے عنوان کے نیچے خاص "صدائے مسلم کے لیے" لکھا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ نوٹ فاضل مدیر اور رکن ادارت صاحب کے زور طبع کا نتیجہ ہین ۔ اسی طرح ۲۴ ستمبر کی اشاعت مین پہلا اور دوسرا نوٹ بھی "قوم" سے نقل کیا گیا ہے مگر اسمین بھی "قوم" کا کہین حوالہ نہین دیا گیا ۔ سبحان اللہ ع

چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد

کاش ہمارا معزز اخبار اس طرح پبلک کی آنکھون مین خاک ڈالنے کی بیکار کوشش کرنے سے محترز رہے اور اگر گلستان صحافت سے گل چینی کرنے پر مجبور ہو تو اخبارات کا حوالہ ضرور دیدیا کرے ۔

ضرورت ہے

ایک مسلمان دولتمند رئیس کو بوجہ نہ ہونے اولاد کے دوسری شادی کی۔ علاقہ کی آمدنی ستر اسی ہزار روپیہ سالانہ ہے اور عمر تخمیناً ۴۰ سال ہے۔ تندرست مستعد اور جوان ہیں یو پی کے باشندہ ہیں لڑکی کنواری ۲۰ سال سے زیادہ عمر کی نہ ہو سُنی حنفی المذہب ہو خوبصورت ہو سیرت اچھی ہو مہذب ہو انتظام خانہ داری اور ضروریات زمانہ سے واقف ہو تعلیم یافتہ ہو شیخ سید مغل پٹھان اور مسلم راجپوت میں سے کوئی ہو مگر نجیب الطرفین ہو مذہبی اصولوں کی پابند ہو نیو فیشن سے علیحدہ ہو لڑکی کے واسطے دولتمند ہونا لازمی نہیں۔ شرائط مذکورہ بالا کے علاوہ کوئی صاحب درخواست نہ کریں۔ درخواستیں ذیل کے پتہ پر بند لفافہ میں آنا چاہیئں جو پوشیدہ رہینگی۔ لڑکی کی تصویر بھیجی جاسکتی ہے اور مفصل حالات لکھے جائیں۔ پنجاب کی درخواست پر خاص توجہ کی جائیگی۔

درخواست دہندہ اصحاب کو اکتوبر میں اطلاع دیجائیگی۔

معرفت اخبار صداقت کانپور

چورن ہاضم کا استعمال کیجیے اگر آپ کو کھٹی اور جھوٹی ڈکاریں آتی ہوں یا ہاضمہ درست نہ ہو تو یہ چورن بجلی کا کام کرتا ہے اسکے نام سے فائدہ سمجھ لیجیے قیمت ۸؍ آٹھ آنہ فی شیشہ

داد کی دوا کا نمونہ مفت صرف ڈاک محصول ... جلد منگوا لیجیے یا پوری ڈبیہ معہ محصول ڈاک ۹؍ میں منگوا لیجیے۔

ڈاکٹر جی پی سکسینہ

سول لینس کانپور

انڈین الکٹرک ورک کانپور

متصل مردانہ اسپتال کانپور

میں موٹر کار۔ ڈائمو میگنٹو بجلی کے پنکھے اور چکی کے موٹر کی مرمت وعدہ پر سستی اور اچھی ہوتی ہے

ایک مرتبہ بھیجکر تجربہ کیجیے

انجمن اتحاد الشعراء کا سالانہ مشاعرہ

طرح الدّ ... جنون ... سے دیوانے کو

قافیہ پیمانے، افسانے **ردیف** کو

بتاریخ ۱۰ اکتوبر ۱۹۲۵ء یوم شنبہ بوقت ۸ بجے شب بر مکان جناب شیخ محمد حنیف صاحب سوداگر دھنیو سپیل کلکٹر مسٹن روڈ کانپور ہونا قرار پایا ہے امید کہ جناب وقت مقررہ پر تشریف لاکر مشاعرہ کو رونق بخشیں گے اور اپنے کلام سے سامعین کو محظوظ فرمائیں گے۔ بیرونجات سے بھی اکثر تشریف لائیں گے

نوٹ

(۱) تعداد اشعار انتہائی ۱۵

(۲) مطلع کے لیے دیوانے کا قافیہ مشہور ہے۔

(۳) غزل میں فارسی قوافی کی قید ہے۔

(۴) پابندی وقت کا لحاظ رہے۔

المکلف

محمد حنیف، حنیف تلمیذ حضرت حکیم ناطق لکھنوی۔ کانپور

مجلس عاملہ خلافت کا فیصلہ

حجاز میں ایک وفد بھیجنے کا فیصلہ

پٹنہ ۲۵ ستمبر مرکزی خلافت کمیٹی کی مجلس عاملہ نے حجاز میں ایک وفد بھیجنے کا فیصلہ کیا ہے جو زیادہ سے زیادہ ۵ ممبروں پر مشتمل ہوگا۔ ارکان وفد وہاں پہنچکر ابن سعود سے موتمر اسلامی کے متعلق گفتگو کریں گے۔

دنیا بھر میں حیرت انگیز ایجاد

آہ دی

...ولیوشن ملک... ...ا ہے۔ اس سے ... اس سے ہندوستان کے ایک ... خواہشات کی تکمیل ہو سکے گی۔ سوراجسٹ ... کے ممبران نے جس دوراندیشی کا ثبوت دیا ... سیاسی اتحاد کی امید بڑھتی ہے۔ اور ہم کو امید ہے کہ یہ ... اسمبلی سے پاس ہو جاویگا۔

گورنمنٹ کے لیے سبق

سکھ گوردوارہ بل پنجاب کاؤنسل سے پاس ہو کر ... کا منظوری کے لیے جب اسمبلی میں پیش ہوا ...

... نہیں ہوتی اور نہ کوئی خاص پرہیز کرنا ... نامردی کے ہر قسم کی نامردی کو شرطیہ ...

قیمت فی الہ معہ ... دس روپیہ عہ۱۰ ڈاک خرچ آٹھ آنہ ۸؍

گارنٹی

میں بذریعہ اشتہار اعلان کرتا ہوں کہ اگر اس آلہ کے استعمال سے آٹھ روز کے اندر ہی اندر مرض کی حالت میں فرق نظر نہ آنے لگے تو میں پورے دام معہ محصول ڈاک وغیرہ بذریعہ منی آرڈر واپس کردونگا اس سے زیادہ اور کیا ہو سکتا ہے۔

ملنے کا پتہ

لالہ گوری شنکر۔ مونگا بازار۔ جوڑے موری لاہور

اب برسات کا موسم ہے ہر جگہ ملیریا بخار ہونیکا احتمال ہے

کلکتہ کے نامی ڈاکٹر ایس کے برمن کی

فصلی بخار وطحال کی دوا



۴۰ برس سے ہندوستان کے ہر حصہ میں جاری ہے ہر سال لاکھوں مریض اس سے شفا پاتے ہیں وقت پر فائدہ اٹھا لیجیے اپنی اور دوسروں کی جان بچانے کیلئے ... بخار کا آنا ... ہے ... بخار ... جگر بالکل آرام ہو جاتے ہیں اور خون گاڑھا ہو کر بخار کا مادہ زائل ہو جاتا ہے۔ آجکل بازار میں سیکڑوں بخار کی ... موجود ہیں لیکن ڈاکٹر ایس کے برمن کی فصلی بخار کی دوا ایک ہی ہے ... استعمال ... کا ... تو مند ہو گی۔

قیمت بڑی شیشی ... ایک روپیہ چھوٹی شیشی ۱۰ دس آنہ پیکنگ ... محصول ڈاک فی شیشی کلاں ۸ آٹھ آنہ۔ خورد ۶ چھ آنہ۔



انٹی ملیریس پلز

پرانے ملیریا بخار کی گولیاں

ان گولیوں میں ذرہ بھی کونین نہیں ہے۔ لرزہ بخار پرانا ہو جانے پر باری سے آکر دن رات تھوڑا بہت بنا رہتا ہے جسم کا خون پانی ہو جاتا ہے جس سے آدمی کا رنگ پھیکا ... ہو جاتا ہے تلی و کلیجہ بڑھکر پیٹ نکل آتا ہے کبھی منہ اور ہاتھ پیروں میں ورم آجاتا ہے۔ ایسی حالتوں میں یہ گولیاں فائدہ کرتی ہیں۔ قیمت ۳۲ گولیوں کی ڈبیہ ۱۰ دس آنہ، محصول ڈاک ا سے ۶ ڈبیہ تک ۶؍

کونین ٹبلٹ

بخار روکنے والی لاجواب کونین کی گولیاں

ان گولیوں کو بچہ و بوڑھے سب کوئی شوق سے آسانی کے ساتھ کھاتے ہیں۔ نئی طرز پر یہ گولیاں بنائی ہیں قیمت حسب ذیل ہے۔ محصول ڈاک خریدار کے ذمہ ہوگا۔

۲	دو گرین والی ۲۵ گولیوں کی ڈبیہ	۱۲؍	بارہ آنہ
۲	” ” ۵۰	عہ	ایک روپیہ چھ آنہ
۲	” ” ۱۰۰	عہ	دو روپیہ بارہ آنہ
۴	چار گرین والی ۲۵	عہ	ایک روپیہ چار آنہ
۴	” ” ۵۰	عہ	دو روپیہ چھ آنہ
۴	” ” ۱۰۰	عہ	چار روپیہ چھ آنہ

تھرمامیٹر

بخار کی تپش دیکھنے کا آلہ

یہ تھرمامیٹر ۴۰ برس سے ہندوستان کے ہر حصہ میں فروخت ہوتا ہے انگلینڈ کے ایک مشہور کارخانہ سے منگایا جاتا ہے اسکی پارہ کی لکیر خوب موٹی ہوتی ہے ... آسانی سے دکھلائی پڑتی ہے اور کبھی نہیں بگڑتی۔ ایک روپیہ کیس میں رہتا ہے۔ قیمت فی عدد ... آٹھ آنہ محصول ڈاک ۶؍ چھ آنہ

داد کا عجیب مرہم

ہر قسم کے داد کو جڑ سے دفع کرنیوالی یہ اکسیر دوا ہے

... پرانا داد ... ایک مرتبہ کے لگانے سے فائدہ معلوم ہوتا ہے ... استعمال سے جڑ سے نابود ہو جاتے ہیں ... محصول ڈاک ا سے ۶ ڈبیہ ...

مفصل حال دریافت کے لئے بڑی فہرست مفت منگا کر دیکھئے

نوٹ۔ ہماری دوائیں ہر جگہ ہر ایک دوا خانہ اور ہمارے ایجنٹوں کے پاس ہی ہیں دوا منگانے کے پہلے آپ اپنے مقام کا دوکان دار ... دریافت کیجئے

ڈاکٹر ایس کے برمن پوسٹ بکس نمبر ... تارا چند دت اسٹریٹ کلکتہ

ایجنٹ: ماسٹر زچھوٹے لال اینڈ سنز کلکٹر گنج کانپور

ہیضہ سے جان کا بیمہ

ڈاکٹر بسرہا کا

کالراکیور

ہیضہ کے واسطے عجیب وغریب اکسیر اور دیگر پیٹ کی بیماریوں کے واسطے نہایت مفید دوا ہے
ڈاکٹر بسرہا کا کالراکیور استقدر سریع الاثر ہے کہ پہلی ہی خوراک کا اثر مریض پر جادو کی طرح ہوتا ہے۔ ہیضہ کے کیڑے جسم کے اندر ہلاک ہوجاتے ہین اور دو ہی تین خوراک دوا دینے سے مرض کا دفعیہ ہوکر مریض کی طاقت بحال ہوجاتی ہے اور وہ بہت جلد اپنی اصلی حالت اور تندرستی پر آجاتا ہے۔ کالراکیور ہندوستانی ہی درختون کی جڑ داہ پھل پھول اور پتیون کا مرکب ہے اس مین کوئی ایسی اجزا نہین ہین جو انسانی استعمال کے واسطے مضر ہون۔
ہمیشہ ایک شیشی اپنے پاس موجود رکھیے اور اسطرح ایک خوفناک جانی دشمن ہیضہ سے اپنی جان کا بیمہ کیجیے۔
قیمت فی شیشی علاوہ محصول ایک روپیہ عہ
ملنے کا پتہ ڈاکٹر جے ایس۔ بسرہا۔ کیلاش مکان پوسا

عربی ۔ اردو مین سب سے پہلی کتاب ۔ نسخہ ہندی

مجموعہ گھوڑ دوڑ

جسمین ہندوستان کے تمام بڑے بڑے مقامات مثلاً کلکتہ، بمبئی، پونا، مدراس، لکھنؤ، میرٹھ، گوالیار وغیرہ کی ریسنگ کیلنڈر کے مکمل رزلٹ درج ہین کاغذ نہایت چکنا چھپائی نہایت صاف ضخم کتاب تقریباً
۔۔ سو صفحات جسمین تقریباً ۔۔ سو ریسین درج ہین دو روپیہ عمہ
ملنے کا پتہ نصرت الاسلام پریس ہیرسن روڈ نمبر ۱۳۲ کلکتہ

نوکری کیون تلاش کیجیے

آپ اپنے خاص گھر کے تخلیہ مین بیٹھکر خاموشی کیساتھ ایک ایسا عمدہ کاروبار جاری کرکے ترقی کرسکتے ہین جیسا کاروبار جسکو آپ آسانی سے سیکھ سکتے ہین۔ اور جسکے ذریعہ آپ آسانی سے مین پچیس روپیہ ورپچاس روپیہ تک پیدا کرسکتے ہین اسطرح آپ زیادہ روپیہ بچا سکتے ہین۔ آپ زیادہ روپیہ خرچ کرسکتے ہین آپ زیادہ آرام کیساتھ رہ سکتے ہین آپ اپنی زندگی کی آسائش وآرایش کو سامان خرید سکتے ہین جس سے آپکی پوزیشن بہتر زیادہ آسانی اور زیادہ خوش آیند ہوجائیگی آپکی مدنی بڑھانیکا بہترین ذریعہ ہماری مشینون پر ایمانداری کیساتھ مفید محنت کرنا ہے اس کاروبار مین آپ خود ہی اپنے مالک ہونگے۔
اسمین کسی قسم کے تجربہ کی ضرورت نہین ہے فاصلہ کا کوئی خیال نہین ہے خریدار کو کل کام مفت سکھادیا جاتا ہے تین سو پچیس روپیہ کی مشین خریدکر آپ تین روپیہ روزانہ اور دو ہزار روپیہ سو روپیہ کی مشین خریدکر ۔۔۔ روزانہ پیدا کرسکتے ہین

مرد عورتین لڑکے، لڑکیان سب ان مشینون پر کام کرسکتے ہین۔ مشینین پردہ نشین مستورات کے لیے خاص طور پر مناسب موزون ہین۔ ہزارہا گھرون مین انپر کام ہورہا ہے۔ آپ بھی پیچھے نہین رہسکتے ہین۔ آپکی آمدنی کے ہم ضامن ہین۔ آپ کا مال ہم خرید لینگے اور ملک مین دور سے دور مقام تک ہم سوت بھیجینگے۔ ایک آنہ کے ٹکٹ کے ساتھ آپ تمام تفصیلات پتہ ذیل سے دریافت کیجیے۔

دی ایشیاٹک نٹنگ کمرشل کارپوریشن بمبئی

پانچ سوالون کا صرف ایک ہی جواب

(۱) سب سے بڑی ویدک فارمیسی کا نام بتاؤ۔
(۲) آجکل اشتہارون مین سب سے مقوی ٹانک کونسی دوا ہے۔
(۳) کاٹھیاواڑ کی سب سے پرانی ایسی لائبریری کا نام بتلاؤ جسمین ہر زبان کے اخبارات موجود رہتے ہین۔
(۴) گجرات مین ایسا کارخانہ کا نام بتلاؤ جسکے نام پر ڈاکخانہ جاری ہو۔
(۵) کاٹھیاواڑ کے سب سے معتبر پریس کا نام بتلاؤ۔

جواب آتنک نگرہ

حال کی مشہور دواؤن مین آتنک نگرہ گولیان سب سے اول ہین اس دوا سے معدہ کی جملہ شکایتین درست ہوکر دست صاف ہوتا ہے۔ پیٹ کی جملہ شکایتین دور ہوجاتی ہین خون اور منی کثرت سے پیدا ہوتی ہے منی کی تمام شکایتین دفع ہوجاتی ہین ہر قسم کی کمزوری رفع ہوکر بدن کو نہایت درجہ طاقت توانائی حاصل ہوتی ہے۔ دماغ کو اور حافظہ کو بڑی ترقی ہوتی ہے اس دوا کی مشہوری سے اسی کے نام پر پریس۔ ڈاکخانہ لائبریری وغیرہ قائم ہوئے ہین اس دوا کی قیمت فی ڈبیہ عمہ ایک روپیہ۔ پانچ ڈبیون کی قیمت صرف چار روپیہ۔

طلاے مینظیر واجی کرن

عام مفید بلاضرر۔ خارجی علاج دو ہفتہ کے اندر نامرد کو مرد بنا دیتا ہے اور لاکھون مریض شفا پاچکے ہین۔ تعریف خلاف تہذیب۔ قیمت فی شیشی صرف پانچ روپیہ لیکن اسکے خریدار کو ایک روپیہ کی دوا کیشن مین دیجاتی ہے مزید آگاہی کے لیے ہماری کتاب مفت منگوا کر دیکھیے

ایجنٹ عبدالکریم
اینڈ سنس مٹن روڈ
کا پنور

وید شاستری ۔۔۔ جی
آتنک نگرہ فا۔۔۔

انگاریہ ۔۔۔

ویدلوگ جنکی تعریف کرتے ہین حکیم لوگ جنپر مغرور ہین ۔۔۔ استعمال کرتے ہین وہ مین ہون" (رجسٹر شدہ) مین اس نام ۔۔۔ دنیا مین مشہور ومعروف ہوچکی ہون۔ کمزورون اور ناطاقتون کو زوردار اور طاقتور بنادیتی ہون پژمردہ چہرہ والون کو گلاب کے مثل کردیتی ہون احتلام یا پیشاب کی راہ سے منی کو جانے سے بند کرکے گاڑھی مثل دہی کے بنادیتی ہون۔ گئی طاقت کو واپس لاکر نامرد بنانیوالی وہ بھی مین ہون"
ایک مرتبہ ضرور استعمال کرکے آزمایش کیجیے قیمت ۳۰ گولیون کی شیشی عہ علاوہ محصولڈاک" مزید واقفیت کے لیے کتاب وید یا مفت منگوا کر پڑھیے۔

ملنے کا پتہ

راج وید نرائن جی کیشو جی ہیڈ آفس جام نگر کاٹھیاوار
ایجنٹ نرائن جی داداجی نیا گنج کانپور

اگر آپ بہت ہی ذائقہ دار

پان کھانا چاہتے ہین تو
پنڈت پیارے لال شکل ہولا گنج والے کا
کانپور
پان بلاس کھایئے
سکھ بلاس ضرور
خوشبودار و خوش ذائقہ ہے یقین کے لیے نمونہ مفت منگایئے۔
قیمت سکھ بلاس فی ڈبیہ ۵ر ایکدرجن سے
پان بلاس فی شیشی ۶ر فیدرجن للعہ
تھوک خریدارون کو کافی کمیشن دیا جائیگا۔

... [illegible] ملک کی ہے۔ اس سے ... اور اس سے ہندوستان کے ایک ... کی خواہشات کی تکمیل ہو سکے گی۔ سوراجسٹ ... پارٹیون کے ممبران نے جس دوراندیشی کا ثبوت دیا ... سیاسی اتحاد کی اُمید بڑھتی ہے اور ہم کو اُمید ہے کہ یہ اسمبلی سے پاس ہو جاویگا۔

گورنمنٹ کے لیے سبق

سکھ گوردوارہ بل پنجاب کاونسل سے پاس ہو کر [illegible] کا منظوری کیلیے جب اسمبلی میں پیش ہوا تو [illegible]

باہتمام خواجہ عبدالسلام صداقت پریس کانپور سے شائع ہوا

The Sadaqat
CAWNPORE

REG-No A
1424

جمال پر تو حق عزم مستقل میں رہی
زبان پر بھی وہی ہو جو تیری دل میں رہی
(احسن سنبھلی)

صداقت

قیمت سالانہ ۳ روپے
ششماہی عمر
فی پرچہ ۰/-

ہفتہ وار

اڈیٹر - خواجہ عبد السلام

جلد ۲ | کانپور - چہارشنبہ ۷ - اکتوبر سنہ ۱۹۲۵ع مطابق ۱۸ - ربیع الاول سنہ ۱۳۴۴ھ | نمبر ۶

ادبیات

نوائے راز

(از جناب راز چاندپوری)

ازل سے منتظر ہے وداعِ ہوش مجھے — مگر ملے بھی کوئی چشم مے فروش مجھے
مری نظر میں کچھ ایسی ہے زندگی تاریک — دکھائی دیتی ہے دنیا سیاہ پوش مجھے
میں تشنہ کام ازل تشنہ لب رہا ہوں — خدا کے واسطے او پیر میفروش مجھے
میں شکوہ سنج حسینان خوش جمال نہیں — کہ میرا حسن نظر ہی بلائے ہوش مجھے
یہ بیخودی ہے مری باعث خود آرائی — قیامت آئیگی آجائیگا جو ہوش مجھے
پیام درد دیا مجھکو مضطرب ہو کر — نگاہ یار نے دیکھا جو گرم جوش مجھے
یہ بیخودی بھی ہے اے راز نازش کی قابل
نہ فکر حال ہے مجھکو نہ رنج دوش مجھے

کلام احسن پر سرسری نظر

(از جناب ماسٹر شیام سندر لال صاحب نگم)

(۲)

دیکھا گیا نہ مجھسے تماشائے بے کسی — گھبرا کے میں اجل سے ہم آغوش ہو گیا

بیکسی کی حالت کا اسدرجہ پہنچنا کہ دیکھی نہ جا سکے اور سراسیمہ ہو کر اجل سے ہم آغوش ہو جائے عاشق کی بربادی کا آخری درجہ ہے جب انسان زندگی کو موت پر ترجیح دیتا ہے بیکسی کی اس سے زیادہ ہیبت ناک تصویر کھینچنا نا ممکن ہے۔

بہار آئی ہے میری خانہ بربادی کے ساماں ہیں — جھکی پڑتی ہے بار گل سے شاخ آشیاں میری

بہار سے بربادی کا سامان ہونا نیا خیال ہے۔ اور ثبوت بھی کیا معقول ہے کہ گلوں کے بار سے میرے آشیاں کی شاخ جھکی پڑتی ہے اگر کسیطرح اس بار کو برداشت بھی کر سکی تو ثمر کے بار کو ہرگز نہ برداشت کر سکے گی اور یقیناً شاخ ٹوٹ جائیگی - اور میرا آشیانہ عین عالم بہار میں برباد ہو جائیگا - حضرت

احسن کا کلام سوز و گداز کی جیتی جاگتی تصویر ہے۔

چنانچہ آمد بہار بھی فکر و غم سے خالی نہیں ہے انتہا یہ ہے کہ عید کی نظم میں بھی آپ فرماتے ہیں ؎

عید آئی تو غریبوں کو وطن یاد آیا!

وہ صبح شب عیش وہ تاروں کی اداسی — سو داغ نظر آتے تھے دامان سحر میں

دامان سحر میں سینکڑوں داغ کا نظر آنا اور تاروں کی اداسی کا خیال کرنا عاشق کے قلب دل کا اچھا عکس ہے۔ چونکہ شب عیش ختم ہو جانے سے افسوس و حسرت اور تمنا دلپر چھائی ہوئی ہے اسلئے دامان سحر میں بھی داغ نظر آرہے ہیں - دنیا انسان کو ایسی ہی نظر آتی ہے جیسی طبیعت ہوتی ہے خوشی میں ہر طرف خوشی اور رنج میں ہر جگہ رنج ہی نظر آتا ہے۔

اُف رے محفل میں تری شوخ نگاہی ظالم — آج پہلو میں ہر ایک شخص کے ہے دل میرا

شاعر کہتا ہے کہ اُسکی شوخ نگاہی کے اثر سے محفل میں ہر ایک کا دل میرے دل کی طرح بیقرار ہے اہل نظر حسن کے اس ہمہ گیر اثر پر غور فرمائیں - کیسے پاکیزہ الفاظ میں نگاہ ناز کی تعریف کی ہے - پھر لطف یہ کہ ساتھ ہی ساتھ اپنی بیقراری کا بھی [illegible] یعنی جو اثر میرے دلپر تھا وہی اثر ہر شخص کے دلپر ہے - زلیخا نے جب حضر[illegible] مصر کی عورتوں کو نیز کا [illegible] اسنے کی دعوت دی تو حسن سے مسحور [illegible] کاٹ ڈالی تھی تقریباً اس مضمون کو ایک دوسرے شاعر نے یوں [illegible]

اپنے یوسف کو [illegible]
سرکٹے ہیں [illegible]

اثر حسن کا وہی نقشہ حضرت احسن [illegible] یار کے دیکھنے والوں کے پہلو میں بھی [illegible] یوں سمجھ لیجئے افسانہ طور و مو[illegible] شاعر نے افسانہ طور و موسےٰ کی کیا خو[illegible] حضرت موسےٰ خدا کے جلوہ سے بیہوش ہو گئے [illegible] رہا ہے لیکن انداز بیان تو دیکھئے کہ طور و موسےٰ کا قصہ یوں سمج[illegible] [illegible]ی جلوہ نہ ناز سبحان اللہ۔

بیخودی عشق کی شان ملاحظہ ہو۔

عالم بیخودی عشق بھی کیا عالم ہے — ہے نہیں معلوم کہاں میں ہوں کہاں دل میرا

(باقی آئندہ)

۷۸۶

ہفتہ وار

صداقت

چہارشنبہ ۷ راکتوبر ۱۹۲۵ء

اڈیٹوریل نوٹ

کانگریس ورکنگ کمیٹی

کانگریس ورکنگ کمیٹی کا جلسہ پٹنہ مین ہوا۔ اس جلسہ مین یہ طے ہوا کہ کانگریس کی ممبری کیلیے سوت دینے کی شرط ہٹادی جاے اور اب ہر ایک ہندوستان مین رہنے والا شخص دو ہزار گز سوت یا ہر دیکر کانگریس کا ممبر بن سکے گا۔ سوت کاتنے والون کی ایک علیحدہ انجمن بنادی گئی ہے سوراجسٹ کو کانگریس کے نام سے سیاسی کام کرنے اور کانگریس کے پلیٹ فارم وغیرہ کو انتخاب اور دوسرے سیاسی کامون کے لیے استعمال کرنے کی اجازت مل گئی ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ کانگریس اب پورے طور پر سوراجیون کے قبضہ مین آگئی ہے اس کا نتیجہ کیا ہوگا ملک کو فائدہ ہوگا یا نقصان اس کا جواب آیندہ ملیگا۔

تازہ گرفتاریان

اس صوبہ کے خاص خاص ضلعون مین اور پنجاب و بنگال مین بہت سے بڑے بڑے قومی کار[کنون] [کی گرفتاری] ہونے کی گرفتاری سے ایک ہیجنی پھیل گئی ... [رزو]لیوشن ... کانگریس کی مرد[م خیز]ی ... ہے۔ اس سے ... سے ... اس سے ہندوستان کے ... سے یہ کام اور ... خواہشات کی تکمیل ہوسکے گی۔ سوراجسٹ ... اور کونسلون کے ممبران نے جس دوراندیشی کا ثبوت دیا ... سیاسی اتحاد کی اُمید بڑھتی ہے اور ہم کو اُمید ہے کہ یہ ... اسمبلی سے پاس ہوجا دیگا۔

گورنمنٹ کے لیے سبق

سکھ گوردوارہ بل پنجاب کاونسل سے پاس ہوکر ... کی منظوری کے لیے جب اسمبلی مین پیش ہوا تو ... انہون نے ...

[حکیم اجمل خان کا] پیغام

یورپ ... کی سیر کرکے حکیم اجمل خان صاحب واپس آگئے ہین ... بندرگاہ پر آپ کا بڑی دھوم سے استقبال کیا گیا بمبئی کرانیکل کے ایک نامہ نگار کے ذریعہ جو پیغام آپ کی طرف سے ملک کو ملا ہے اسکا خلاصہ یہ ہے:—

مجھے امید تھی کہ میری واپسی تک فرقہ وارانہ اختلافات بڑی حد تک کم ہوجائین گے لیکن یہ سُنکر مجھے افسوس ہوا کہ ہندو مسلم منازعات اور بڑھ گئے ہین پھر بھی مین مایوس نہین ہوا ہون اور مجھے اعتماد ہے کہ ہمارا ملک عنقریب بہلے دن دیکھیگا موجودہ اختلافات حقیقتاً فرقہ وارانہ اتحاد کے رد عمل کا نتیجہ ہے اور مجھے امید ہے کہ جھگڑے اپنی طبعی موت سے جلدہی ختم ہوجائین گے مجھے نہ صرف ہندوستان بلکہ کل ایشیا کے اچھے دن نظر آرہے ہین یہ مین ٹھیک طور پر نہین کہہ سکتا کہ ایسا کب ہوگا۔ تمام اسلامی ممالک مثلاً شام فلسطین اور مصر وغیرہ ہمارے چھوٹے چھوٹے جھگڑون کو سمجھنے سے قاصر ہین وہ نہین سمجھتے کہ گاے کی قربانی اور باجے کا بجنا اور ایسی دیگر باتین آپس کے نفاق اور لڑائی جھگڑے کا سبب کیسے ہے۔ ؟ وہ سب کے سب ہندوستان کے مسلمانون سے یہی درخواست کرتے ہین کہ وہ ذرا وسعت اور کشادہ دلی سے کام لین ہندوستان کے لیے یہ سب سے اچھا موقع ہے کہ وہ آزادی تمع منزل بنے اور مشرق کو مغرب کی غلامی سے آزاد کراے لیکن یہ نہایت شرم کی بات ہے نہ صرف ہندو مسلمانون مین نااتفاقی ہو بلکہ ہندو ہندون سے اور مسلمان مسلمانون سے لڑرہے ہین جب تک ہم مین سے ہرفرد اس موقع کی اہمیت کو نہ سمجھے گا تب تک یہ حالت ختم نہ ہوگی ،،

یہ پیغام ہمارہ کسی مزید رائے زنی کا محتاج نہین ہے۔

موصل کا قضیہ

موصل کا معاملہ طول پکڑ رہا ہے برطانیہ اور ٹرکی سے جنگ کے آثار نظر آرہے ہین ٹرکی مین لڑائی کی تیاریان ہو رہی ہین موصل کے تیل کے چشمون پر برطانیہ اور ٹرکی دونون قبضہ رکھنے کے خواہشمند ہین رشید بے قائم مقام ٹرکی نے کہا ہے کہ ٹرکی کوئی فیصلہ اسکے سواے منظور نہ کریگا کہ موصل ٹرکی کو دیدیا جاے برطانیہ کی طرف سے کہا جاتا ہے کہ موصل ہی کے مفاد کے لیے برطانیہ اس پر قبضہ رکھنا چاہتا ہے ایک الزام ترکون پر یہ بھی لگایا گیا ہے کہ وہ عیسائی رعایا سے اچھا سلوک نہین کرتے ہین۔

برطانیہ کا ایک طبقہ کسی مزید لڑائی اور روپیہ خرچ کرنے کے خلاف ہے۔ ٹرکی کے قائمقام نے صاف کہدیا ہے کہ وہ موصل کے چھوڑنے کیلیے تیار نہین ہے کیونکہ اس پر ٹرکی کی آزادی کا انحصار ہے اس نے یہ بھی کہا ہے کہ کسی دوسرے ملک کے مقابلہ مین ترکی تیل کے چشمے کام مین لانے کے لیے برطانیہ کو زیادہ پسند کریگا۔ کیونکہ اس کے پاس روپیہ نہین ہے اور بغداد و مصر کی بابت اس کا کوئی ارادہ نہین ہے ترک برطانیہ کے ساتھ دوستی قائم کرنے کیلیے تیار ہین لیکن برطانوی امپریلسٹ امن کے لیے اختیار کرنے کو تیار نظر نہین آتے اور چونکہ وہ سمجھتے ہین کہ ٹرکی جنگ کے لیے تیار نہ ہوگا اس لیے اس سے فائدہ اٹھاکر موصل خالی نہ کیا جاے۔

مراسلات

(نامہ نگارون کی راے اڈیٹر کا متفق الراے ہونا ضروری نہین)

نقل مراسلہ

بخدمت جناب صدر شہر کانگریس کمیٹی کانپور

عرض ہے کہ ہم باشندگان کرنیل گنج آپکو مطلع کرنا چاہتے ہین کہ اس سال میونسپل بورڈ کانپور کا چناو دسمبر کے پہلے ہفتہ مین ہونا طے ہوا ہے انور گنج کے وارڈ سے بھی (جسمین کرنیل گنج بھی شامل ہے) ایک ہندو ممبر چنا جائیگا اس جگہ پر ابتک لالہ چنی لال گرگ رونق افروز ہین اب انکی میعاد ختم ہونیوالی ہے۔ ہم لوگ عرض پرداز ہین کہ ابتک ہم برابر کانگریس کے اصولون پر عامل ہین اور کانگریس کے نامزد ممبر کو ہی ووٹ دینا چاہتے ہین لیکن پچھلے انتخاب مین آپ پر ناجائز دباو پڑنیکی وجہ سے کانگریس کے اصول کو کسی بھی حصہ مین نہ ماننے والے لالہ چنی لال گرگ کو کانگریس نے چن لیا۔ لالہ صاحب کے متعلق چند باتین آپ کے سامنے رکھی جاتی ہین جنکو کانگریس نے اپنا رکن سمجھ کر بھیجا ہے

(۱) ۳ سال مین ایکمرتبہ بھی انھون نے اس محلہ مین آنیکی تکلیف ہنین کی

(۲) نئے سے نئے ممبر نے بھی کچھ رزولیوشن بورڈ مین رکھے لیکن لالہ صاحب نے وہان بھی کسی رزولیوشن کے رکھنے کی تکلیف نہین کی وغیرہ وغیرہ۔

ان تمام وجوہات سے ہرطرح آپنے ہندون کو نیچا دکھلایا ایسی حالت مین اس سال ہم آپ کو کیسے ووٹ دیسکتے ہین اور وہ مانگ بھی کیسے سکتے ہین ایسی ناامیدی کی حالت مین اب اُنہی لالہ صاحب کے بھائی لالہ رام نراین گرگ کھڑے ہورہے ہین (جو پچھلی مرتبہ ہار بھی چکے ہین) اور انھون نے اُڑا رکھا ہے کہ کانگریس ہم کو کھڑا کر رہی ہے۔ ہم لوگ آپ کو مطلع کرتے ہین کہ کانگریس کے سامنے خاص دو نام ہین۔

(۱) بابو مہیشری پرشاد چودھری مختار

(۲) لالہ رام نراین گرگ

ان دونون کے بارے مین اتنا ہم جانتے ہین لالہ رام نراین گرگ نے نہ تو کانگریس مین کوئی کام ہی کیا ہے اور نہ ولایتی کپڑون کو ترک ہی کیا ہے۔ بابو مہیشری پرشاد نے کانگریس کے اصول پر کالج کا بائیکاٹ کیا تھا (ترک موالات کے زمانہ مین) ولایتی کپڑون کا بائیکاٹ ابتک کررہے ہین اور دوسرے کام کانگریس کے متعلق کیے اگرچہ یہ کام زیادہ نہین ہین تب بھی کانگریس کے مخالف اور کانگریس کے سلسلہ مین ایک بھی کام نہ کرنے والے لالہ ... گرگ سے لاکھ درجہ حق انکا میونسپل بورڈ مین جانے کا ہے امید ہے کہ اس پر آپ غیرجانبداری سے غور کرینگے۔ آخر مین عرض ہے کہ اگر ہم لوگونکے لکھنے پر دھیان نہ دیکر لالہ رام نراین گرگ چنینگے تو ہم لوگ کانگریس کے خلاف کوشش کرکے بابو مہیشری پرشاد چودھری ہی کو اپنا ووٹ دینگے جوکہ پُرانے کانگریس کے رکن اور ہردلعزیز ہین اور کوئی وجہ نہین کہ سچے کارکن کو چھوڑ کر نا قابل شخص کو اپنا ووٹ دین ہم ... بڑی خوشی ہے کہ لغیران محلون کے ووٹرون کی مرضی کے ... امیدوار بھیجنا ہے کسی کو نامزد نہ کرین۔ اور یہ بھی ضروری نہین کہ ... ہمارا ان کا امتحان ہونا رہے اور محلہ کے لائق لوگ ...

آل انڈیا جلسۂ شوریٰ برائے تحفظ آثار متبرکہ حجاز

خطبۂ صدارت مولانا حسرت موہانی

مولانا حسرت موہانی نے یکشنبہ ۲۰ر ستمبر ۱۹۲۵ء کو بمقام رفاہ عام لکھنؤ مندرجہ ذیل خطبۂ صدارت ارشاد کیا۔

(۱) ابن سعود اور اہل نجد سے مستقل بیزاری کا اعلان

حضرات آج کے اجتماع کا خاص مقصد اسکے سوا اور کچھ نہیں ہے کہ ابن سعود اور اہل نجد کے ہاتھوں سرزمین حجاز مین مقابر و مساجد کی تباہی اور بالقصد بے حرمتی کے جو ناشائستہ حرکات اسوقت تک سرزد ہو چکے ہین انکی نسبت ہم اپنی انتہائی بیزاری کا ایک قطعی اور آخری اعلان کر دین اور چونکہ نجدیونکی اس وحشت اور بربریت کے محرک انکے مذہبی عقائد ہین جن پر وہ اسوقت تک سختی کے ساتھ قائم ہین اور رہین گے اور جنکے وثوق پر وہ تخریب حرم کو وہ بکمال بیباکی "تطہیر حرم" کے نام سے موسوم کرتے ہین اسلیے آیندہ کے لیے بھی انسے کسی بہتر طرز عمل کی توقع نہ رکھتے ہو صاف صاف کہدین کہ مقامات مقدس پر انکی حکومت یا اقتدار کو ہم کسی حیثیت اور کسی حالت مین منظور یا گوارا نہین کر سکتے۔

(۲) تجویز مذکورۂ بالا فیصلہ جمعیۃ کے خلاف نہین

ہندوستان مین ابن سعود کے متعلق جمہور اسلام کا مذکورہ بالا فیصلہ مجوزہ اسقدر صاف اور بے عیب واقع ہوا ہے کہ اسپر کسی انصاف پسند شخص کو اعتراض کرنے کی کوئی وجہ نہین ہو سکتی نظاہر سنٹرل خلافت کمیٹی کا ۵ اکتوبر ۱۹۲۴ء کا فیصلہ بھی اسکے خلاف نہین کیونکہ مولانا شوکت علی اسکا مفہوم بھی یہی ہے کہ

(۱) شریف حسین اور امیر علی کا حجاز سے کوئی تعلق باقی نہ رہے۔

(۲) حجاز مین کسی بادشاہ امیر یا شریف کی گنجائش نہین ہے ہان شرعی، اسلامی حجازی جمہوری حکومت ہو جسکو حجاز کے منتخب شدہ بجائی موتمر اسلامی کی نگرانی اور امداد سے چلائین جسکے معنی صریحاً یہ تھے کہ ہمکو سلطان ابن سعود کی حکومت حجاز پر قبول نہ تھی۔"

واضح ہو کہ اوپر کی عبارت کا نشان زدہ حصہ سنٹرل خلافت کمیٹی کی اصلی تجویز کا جزو نہین بلکہ بطور تشریح مولانا شوکت علی کی جانب سے بڑھایا گیا ہے اگر سنٹرل خلافت کمیٹی کے ارکان حسب تشریح مولانا شوکت علی اپنے فیصلہ کی پہلی دفعہ مین شریف حسین اور علی کے ساتھ سلطان ابن سعود کا نام بھی بڑھا دین اور یہ بات صاف ہو جاے کہ ان تینون مین سے کسی کا تعلق حکومت حجاز سے نہ رہیگا عام اس سے کہ وہ حکومت شخصی ہو یا جمہوری تو مجلس خلافت کا یہ ترمیم شدہ فیصلہ اسلامی ہند کا متفق علیہ فیصلہ قرار دیا جاے اور غالباً شیخ مشیر حسین قدوائی و مولانا عبد القدیر بدایونی بھی اس سے اختلاف نہ کرین۔

(۳) کیا ابن سعود سے بیزاری اور شریف علی کی حمایت لازم و ملزوم ہین

لیکن حامیان ابن سعود کی موجودہ ذہنیت کا لحاظ کرتے ہوے اس امید کا بر آنا دشوار نظر آتا ہے ان بزرگون نے اپنے پروپیگنڈے کی بنیاد ہی اس اصول پر رکھی ہے کہ جو شخص ابن سعود کے افعال سے بیزاری کا اظہار کرے اسکو شریف کا حامی بلکہ ایجنٹ اور بطور تتمہ حجاز مین انگریزی اقتدار کا طلبگار قرار دیدین اور اپنے اس دعوی بلا دلیل کی تکرار اس بلند آہنگی کے ساتھ کرین کہ عوام الناس کو اسکی صحت مین ذرا بھی شبہ باقی نہ رہے۔ ان لوگون نے ابن سعود سے بیزاری اور شریف علی کی حمایت کو لازم و ملزوم ٹھہرا دیا ہے حالانکہ حقیقت حال یہ ہے کہ نجدیون کے موجودہ مخالفین مین سے ۹۵ فی صدی وہ ہین جو شریف حسین و علی کے پہلے ہی سے خلاف چلے آتے تھے اور اب بوجوہ صریح ابن سعود کے بھی مخالف ہو گئے ہین۔

(۴) ۹۵ فیصدی موافقین ابن سعود کا اصلی منشا کیا ہے

بیشک مخالفین ابن سعود مین سے ۵ فی صدی ایسے ہین جو انکے خلاف شریف علی کے واقعی ہوا خواہ کہلاے جانے کے مستحق ہین لیکن ان کے مقابلہ مین موافقین ابن سعود مین ۹۵ فی صدی ایسے ہین جو سنٹرل خلافت کمیٹی کے رزولیوشن کی لفظی پیروی مین زبان سے تو اتنا ضرور کہتے ہین کہ حجاز مین نہ امیر علی ہو نہ ابن سعود بلکہ وہان جمہوری حکومت ہو جو تمام دنیاے اسلام کے مشورے سے کام کرے لیکن دل سے یہی چاہتے ہین کہ تا قیام حکومت جمہوری و فیصلۂ موتمر اسلامی حجاز پر تسلط ابن سعود ہی کا رہے جو بظاہر عارضی لیکن درحقیقت مستقل ہوگا اسلیے کہ اول تو مجوزہ موتمر اسلامی کا انعقاد ہی بوجوہ چند در چند بہت دشوار اور جمہوریۂ حجاز کی مسلسل نگرانی کے لیے اسکا مستقل قیام دشوار تر بلکہ تقریباً محال ہے دوم انعقاد موتمر کا فیصلہ غالباً ابن سعود ہی کو صدر جمہوریہ تسلیم کرلے گا۔

(۵) مسلمانان ہند کی اکثریت کا ابن سعود سے بیزار ہونا ایک مسلمہ امر ہے

اس ضمن مین مقبرون اور قبول کی تعمیر کے جائز و ناجائز ہونیکی بحث بالکل بیکار چھیڑ دیگئی ہے اسلیے کہ آج تک اس قسم کے اختلافی مسائل کا فیصلہ بحث و مباحثہ کے ذریعے سے نہ ہوا ہے نہ ہوگا دیکھنا صرف یہ ہے کہ مسلمانان ہند کی اکثریت کا عقیدہ کیا ہے حامیان ابن سعود یعنی زاہدان خشک و مخالفین تصوف مین سے ہر ایک اس بات کا بصورت شکوہ سنجی مقر ہے کہ سارا ہندوستان پیر پرستی و قبر پرستی کے بدعات مین مبتلا ہے بالفاظ دیگر مسلمانان ہند کی اکثریت نجدیون کے حجازی کارگزاریون نے [illegible] اور اسلیے ابن سعود سے یک قلم بیزار ہے۔

(۶) شریف حسین و علی کی طرح ابن سعود کو بھی مرفوع القلم قرار دینا لازمی ہے

معزول شریف حسین نے ترکون سے بیوفائی اور خلیفۂ وقت کے ساتھ غداری کر کے انگریزون کا ساتھ دیا اور بعد مین شریف علی بھی پالیسی بدستور رہی اسلیے سنٹرل خلافت کمیٹی نے یہ فیصلہ کر دیا کہ جہان تک حکومت حجاز کا تعلق ہے وہ دونون خارج از بحث ہین یعنی آیندہ حجاز مین شخصی سلطنت ہو یا جمہوری یا نیم جمہوری بہرحال ان دونون مین سے کوئی اس کا اہل نہین ہے۔

اب ہم کہتے ہین کہ جسطرح ایک بہت بڑے نیم سیاسی نیم مذہبی قصور کی بنا پر شریف کی نااہلی قرار دیدیگئی اسیطرح اہل نجد کی بھی ایک ایسی ہی بڑی، روسیاہی نیم سیاسی و نیم مذہبی کی غلطی کی پاداش مین ابن سعود سے بھی اسی قسم کا برتاؤ لازمی ہے۔

عملی طور پر نہ ہم مین امیر علی کے خلاف کچھ کر سکنے کی طاقت ہے نہ ابن سعود کے خلاف ہمارے پاس زبانی احتجاج کے سوا اور کچھ نہین ہے اسی کا استعمال جیسا شریف کے لیے کیا گیا ویسا ہی اب اہل نجد کے حق مین بھی ہونا چاہیے۔

(۷) آیندہ احتیاط کے وعدے قابل اعتبار نہین

بعض حضرات کا خیال ہے کہ اگر ابن سعود افہام و تفہیم صلح و مصالحت اور راے عامہ کی قوت سے اپنے تصلب کو چھوڑ دے اور حجاز مین اسلامی مصالح کی حفاظت کا ذمہ لے لے، تو ہمین بھی مخالفت سے باز آنا چاہیے ہمارے نزدیک اس قسم کے وعدے بوجوہ ذیل قابل اعتبار نہین ہو سکتے۔

اول۔ اسلیے کہ جبتک اہل نجد کے عقائد نہ بدلین جسکی کوئی وجہ یا امید نظر نہین آتی اسوقت تک اسکے ہاتھون تخریب آثار متبرکہ کا خطرہ رفع نہین ہو سکتا۔

دوم۔ اسلیے کہ اہل نجد کے ہندوستانی حامیون نے ان لوگون کو مکر و فریب کے ایسے ایسے گر سمجھا دیے ہین جنکے ہوتے ہوے انھین نقض عہد مین ذرا بھی دشواری محسوس نہ ہوگی اور وہ بربریت کے الزام سے مندرجہ ذیل باتون مین سے کوئی نہ کوئی عذر پیش کر کے اپنے تئین بری الذمہ سمجھ لیا کرینگے۔

(۱) یہ کام ہمارے بعض غیر ذمہ دار اور متشدد افراد نے کیا ہے۔

(۲) یہ فعل ہمسے ارادۃً سرزد نہین ہوا بلکہ کشمکش جنگ و جدال کا اضطراری نتیجہ ہے۔

(۳) جن آثار کی توہین کا ہمپر الزام ہے انکی اصلیت ہی مشتبہ ہے پھر انکی توہین کیسی۔

(۴) فقہاے اہل ظاہر کی راے مین مزارون اور قبون کا بنانا ناجائز ہے اسلیے ہمارا فعل ستائش و توصیف کا مستحق ہے نہ کہ زجر و توبیخ کا۔

(۵) یہ فعل ہمنے نہین کیا بلکہ حامیان شریف نے محض ہمارے بدنام کرنے کیلیے خود کیا ہے اور لوہمین ہمارا نام لگا دیا ہے۔

پھر جس راے عامہ کی قوت سے اثر پذیر ہو کر امید کیجاتی ہے کہ سلطان ابن سعود اپنے تعصب کو چھوڑ دیگے اسکی حقیقت یہ ہے کہ مولانا ابو الکلام آزاد کے سے وسیع الخیال اور ذمہ دار عالم لیڈر نے بھی نجدیون کے حرکات ناشائستہ کو شرعی حیثیت سے جائز بتا کر صرف مصلحت وقت کے خلاف ایک سیاسی غلطی تسلیم کیا ہے اس قسم کی دلیلون کا مطلب اہل نجد اسکے سوا اور کیا سمجھ سکتے ہین کہ جو کچھ ہمنے کیا شرعی حیثیت سے اچھا کیا ہم بھی اسکی تائید کرتے ہین [illegible] وقت اور موقع اُن قابل تعریف احکام شرعی پر عمل کرنے [illegible] تسلط حجاز پر نہین ہوا ہے اس لیے [illegible] کا کر خواہ مخواہ اپنا دشمن بنالیا [illegible] مخالف کا [illegible] کی رواہ [illegible]

یا کل خود ہی کر دیگی [illegible]

(۸) کیا تسلط [illegible] ابن [illegible] انگریزون کے زیر اثر نہین ہین

ابن سعود کے حق مین سب سے قوی دلیل یہی لائی جاتی ہے کہ وہ ارض حجاز کو غیر مسلم اثر سے پاک کر دینے والے ہین اور اسلیے بہرحال تائید عام کے مستحق ہین ہم کہتے ہین کہ شریف اور ابن سعود دونون پہلے بھی انگریزون کے زیر اثر تھے اور اب بھی ہین ترکون کے خلاف دونون لڑے اور انگریزون کے وظیفہ خوار رہے بلا لحاظ مفاد عامہ اسلام و مسلمین اپنے ذاتی یا اپنی حکومت کے فائدہ کے خیال سے انگریزون سے خفیہ و علانیہ عہد و پیمان کرنے مین دونون پہلے بھی بیباک تھے اور اب بھی ہین۔

شریف کی بے عنوانیان سبکو معلوم ہین اسلیے یہان پر صرف ابن سعود کے چند کارنامے بیان کیے جاتے ہین۔

(۱) ابن سعود کے موجودہ حملۂ حجاز میں بھی حکومت برطانیہ کی یہ مصلحت مدنظر تھی یا ہے کہ شریف حسین اور اب شریف علی مجبور ہو کر قبضۂ فلسطین کے متعلق انگریزی شرائط کو تسلیم کر لیں مگر شریف حسین نے اس عہدنامہ پر دستخط کرنے سے انکار کر دیا اور نکالے گئے اور عجیب نہیں کہ آیندہ شریف علی کا بھی یہی حشر ہو۔

(۲) آج کل ابن سعود کی ساری کوشش اس باب میں صرف ہو رہی ہے کہ انگریز میری سیادت کو جزیرۃ العرب کے اکثر حصوں پر تسلیم کر لیں اسکے معاوضہ میں وہ انگریزوں کے جملہ شرائط ماننے کو تیار ہیں۔

(۳) منجملہ دیگر مسائل کے ایک معاملہ عقبہ و معان کا بھی تھا کہ انگریزوں نے حال ہی میں شریف عبداللہ کے نام سے ان دونوں پر ابن سعود کے علم و اجازت بلکہ تائید سے قبضہ کر لیا ہے جسکی حقیقت اس طور پر ہے کہ جب شریف علی کو نجدیوں کے محاصرہ جدہ نے بہت تنگ کیا تو انگریزوں نے ادھر ان سے طے کیا ...... اگر ہم جدہ سے محاصرہ اٹھوا دیں تو عقبہ و معان کو برائے نام حکومت شرق اردن میں شامل کر کے ہمارے حوالہ کر دو اور ادھر ابن سعود کو سمجھایا کہ تم جدہ کا محاصرہ اٹھالو تاکہ عقبہ و معان ہمارے قبضہ میں آجائے اور تمام فلسطین سے حجاز کا کوئی واسطہ یا تعلق نہ رہے ایسی حالت میں اگر تم مدینہ پر حملہ کرو گے تو ہمکو کچھ عذر نہ ہوگا۔ کیونکہ اسوقت تک جو اعتراض تھا وہ یہ تھا کہ مدینے کے بعد بسلسلہ عقبہ و معان انگریزی ریاست فلسطین میں بھی پیچیدگیاں پیدا ہو سکتی ہیں۔

چنانچہ عقبہ و معان پر انگریزی تسلط اور محاصرہ جدہ و نواح عقبہ و معان سے نجدی افواج کی بظاہر بلا وجہ واپسی بیک وقت عمل میں آئی اور ساتھ ہی ساتھ حملہ مدینہ کا بھی آغاز ہو گیا۔

(۹) محاصرۂ مدینہ کے بجائے جدہ و ینبوع میں فیصلہ ہونا چاہیے تھا

صاف ظاہر ہے کہ اگر برٹش پالیسی کی تائید میں محاصرہ جدہ کو اٹھا کر عقبہ و معان کا بالواسطہ انگریزی قبضے میں لانا منظور نہ ہوتا تو محاصرہ مدینہ کے بجائے شریف علی کے خلاف جدہ و ینبوع میں فیصلہ کن جنگ کو یقیناً ترجیح دیجاتی اور ایسا کرنا ابن سعود کے موافقین و مخالفین دونوں کے نزدیک بہتر ہوتا چنانچہ موافقین میں ... منظر الدین ایڈیٹر الامان لکھتے ہیں کہ ... سے قبل ... ریزولیوشن ... جلد فتح ہوگا... .... ہمیں تعجب ہے کہ ... ہے۔ اس سے ... کی اگر مدینہ منورہ کا ... اس سے ہندوستان کے ... حجاز میں قا... کی خواہشات کی تکمیل ہو سکے گی۔ سوراجسٹ ... کہ ... ان کے ممبران نے جس دور اندیشی کا ثبوت دی... سیاسی اتحاد کی اُمید بڑھتی ہے اور ہم کو امید ہے کہ یہ اسمبلی سے پاس ہو جاویگا۔

گورنمنٹ کے لیے سبق

سکھ گوردوارہ بل پنجاب کاؤنسل سے پاس ہو کر ... ہند ... کی منظوری کے لیے جب اسمبلی میں پیش ہوا تو ... انہوں نے ... نگی ... لے مدینہ پر حملہ کرنیکی ضرورت نہ تھی۔

(۱۰) ابن سعود اور شریف دونوں کیونکر خارج ہوں

بہرحال جس نقطۂ نظر سے دیکھیے آخر کار یہی معلوم ہوتا ہے کہ حکومت حجاز کی اہلیت امیر علی میں ہے نہ ابن سعود میں ان دونوں کو خارج ہونا چاہیے اور یہ دو طرح سے ہو سکتا ہے اول اسطور پر کہ جس طرح مدینہ پر ابن سعود کے قبضہ کی خبر آئی ہے اسی طرح سے کچھ روز کی مزید جدوجہد کے بعد افواج نجد جدہ پر بھی قابض ہو جائیں اور علی کی قوت کا خاتمہ ہو جائے ایسی حالت میں مسلمانان ہند کو بشمول سنٹرل خلافت ... ابن سعود سے ایفائے عہد کا مطالبہ کرنا ہوگا تاکہ وہ حسب ... حکومت حجاز سے دست بردار ہو کر مجوزہ موتمر اسلامی کے مشورے کے مطابق حجاز میں خود اہل حجاز کی حکومت جمہوری کے قیام کا انتظار کریں۔ دوم اسطور پر کہ سقوط جدہ کی نوبت نہ آئے بلکہ امیر علی برابر افواج نجد سے مدافعانہ جنگ کرتے رہیں تو سنٹرل خلافت کمیٹی کے مجوزہ ڈیپوٹیشن کے شامل یا اس سے علیحدہ چند ایسے غیر جانبدار لوگ اور بھی جائیں جنکو شریف علی اپنا مخالف نہ سمجھتے ہوں تاکہ وہ شریف سے مکرر بتائید حزب الوطن انکو بھی حکومت حجاز سے دست بردار ہونے پر بامید آمادہ کر سکیں کہ انکے بعد حجاز پر نہ اُن کا دعویٰ رہیگا نہ ابن سعود کا بلکہ بنا بر تبدیِ اصول ”حجاز برائے اہل حجاز“ جدید حکومت حجاز کی تشکیل خود اہل حجاز کی مرضی کے مطابق ہوگی۔ اول حکومت حجاز میں کسی غیر مسلم طاقت کا بالواسطہ یا بلاواسطہ دخل یا اقتدار نہ ہوگا۔ بالفاظ دیگر کم از کم فی الحال ابن سعود و شریف میں سے کسی کا حق حکومت تسلیم نہ کیا جائیگا دوم تا تکمیل و تشکیل حکومت حجاز عارضی طور پر انتظام سلطنت ایک تیسرے غیر جانبدار بزرگ مثلاً شیخ سنوسی کے ہاتھ میں رہیگا جن سے فریقین میں سے کسیکو بھی اختلاف نہ ہو ورنہ بصورت دیگر اہل حجاز کا آخری فیصلہ بے لاگ نہ ہوگا بلکہ فریق قابض کے زیر اثر سمجھا جائیگا

(۱۱) آیندہ حکومت حجاز کی شکل کیا ہوگی

یہاں تک پہونچکر قدرتی طور پر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ تشکیل حکومت حجاز کے باب میں نمایندگان حجاز کا آخری فیصلہ کیا ہوگا۔ آیا وہ انگلستان کی سی نیم شخصی نیم جمہوری حکومت کو اپنے لیے پسند کرینگے یا سنٹرل خلافت کمیٹی کی تجویز کے مطابق ایک خالص جمہوری حکومت کو ترجیح دینگے جو اپنے اندرونی انتظامات میں تو بالکل خود مختار ہوگی لیکن خوجی معاملات میں وہ موتمر اسلامی کے مشوروں کو لازمی طور پر قبول کریگی میرا ذاتی رجحان حکومت جمہوری کی جانب ہے اس لیے کہ بقول مولانا شوکت علی ”ہم کسی کی ذاتی خوبیوں کی بنا پر اسے حجاز کا بادشاہ نہیں بنا سکتے باپ اگر اچھا ہے تو ممکن ہے کہ اسکی کوئی نہ کوئی اولاد خراب نکلے اور وہ حکومت کرنے کے لائق نہ ہو۔“

اہل عرب کے فطری آزادی کا لحاظ کر کے ہمکو اسکی بھی امید ہے کہ اگر انھیں آزادی کے ساتھ رائے دینے کا موقع ملیگا تو وہ نیم جمہوری یا شخصی کے مقابلے میں جمہوری ہی حکومت کو ترجیح دینگے لیکن موتمر اسلامی کی تجویز ممکن العمل نہیں معلوم ہوتی اول تو جیسا کہ ہم پہلے کہہ چکے ہیں اسکا انعقاد ہی دشوار ہوگا دوسرے اگر ایکبار کسی نہ کسی طرح اسکا اجلاس ہو بھی جائے تو اسکے فیصلے دوامی اور ان فیصلوں کے نتیجے مستقل نہیں ہو سکتے ممکن ہے کہ جمہوریہ حجاز کا پہلا انتخاب مجوزہ موتمر اسلامی کی مرضی کے موافق ہو جائے یا شریف و ابن سعود میں سے کوئی اسکا صدر نہ منتخب ہو سکے۔

لیکن آیندہ دوسرے تیسرے یا چوتھے انتخاب کے وقت غالباً ”حجاز برائے اہل حجاز“ ہی کا اصول برقرار رہیگا اور ظاہر ہے کہ یہ اصول جانشینان ابن سعود کے فوائد کے خلاف اور جانشینان شریف کے مقاصد کے موافق ثابت ہوگا۔ واللہ اعلم

(۱۲) مسئلہ خلافت کا فیصلہ

حکومت حجاز کے خاطر خواہ قیام کے بعد مسئلہ خلافت کا بھی مستقل فیصلہ ہو سکے گا مگر اسکے لیے شاید ہمیں اسوقت کا انتظار کرنا ہوگا جب کہ ترک اپنے اندرونی و بیرونی مشکلات کو رفع کر کے ایکبار پھر جمہوریہ حجاز کی تقویت و حمایت اور مقامات مقدس کی حفاظت کا ذمہ بخوشی لے سکیں گے۔ فقط

اڈیٹر ۲۳ ستمبر کے اخبار پانیر میں اسکے نامہ نگار بغداد نے صاف طور پر لکھا ہے کہ کلیٹن عنقریب ابن سعود سے ملنے والے ہیں اور اب کہ جزیرہ نمائے عرب شاہ حسین کی مخالف برطانیہ روش کے اثر سے بالکل پاک ہو چکا ... جو اس امر کا ثبوت ہوگا کہ ... برطانیہ ... ابن سعود کے درمیان ... [illegible]

بروقت

درہ دانیال بند کرنے کا خیال

لنڈن یکم اکتوبر نیم سرکاری ترکی اخبار ”جمہوریت“ لکھتا ہے کہ اگر ترکوں کو موصل واپس نہ ملا تو ترک جنگ سے بھی دریغ نہ کرینگے اور اس طرح سے اس خبر کی تصدیق کرتا ہے کہ خط بروسیلز“ سے ترکی جانب بیس کے فاصلہ پر ترکی افواج کا اجتماع ہو رہا ہے اخبار ٹائمس کا نامہ نگار مقیم قسطنطنیہ یہ بھی لکھتا ہے کہ معتبر خبریں مظہر ہیں کہ خلیج اسمد اور خلیج ازمیر (سمرنا) میں سرنگیں پھیلا دی گئی ہیں درہ دانیال میں بھی سرنگوں کے ڈالنے کا انتظام کیا جا رہا ہے

جمہوریت لکھتا ہے کہ ترکی پہلے سے سوچی ہوئی جنگ کی تیاری نہیں کر رہا ہے بلکہ وہ اپنی سرزمین کی حفاظت کرنیکی تیاری کر رہا ہے اور اسکے اعلان کرنے میں اُسے کوئی تذبذب نہیں ہے۔

فوج محفوظ کے افسران کو طبی معاینہ کا حکم

قسطنطنیہ یکم اکتوبر اخبارات میں اس قسم کے اطلاعات شائع ہو رہی ہیں جس میں ۲۲ سال سے ۲۴ سال کی عمر کے چار طبقوں کو جنگی ملازمت کے لیے دعوت دی گئی ہے اول اور دویم درجہ کی فوج محفوظ کے افسران کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ طبی معاینہ کرائیں۔

عراق کی حکمبرداری اور لیبر کانفرنس

کانفرنس نے مجلس عاملہ کی یہ تجویز جس میں عراق کی حکمبرداری کو آیندہ پچیس سال تک قائم رکھنے پر اظہار ملامت کیا گیا ہے۔ منظور کر لی

سوویٹ اور جرمنی میں تجارتی عہدنامہ

برلن ۳ اکتوبر ماسکو سے جیوں ہی دفتر خارجہ جرمنی کا متعینہ کمیشن واپس آجائیگا جرمنی حکومت سوویٹ کے تجارتی عہدنامہ پر دستخط کرنے کے لیے بالکل تیار ہے اس عہدنامہ کا مسودہ کمیشن مذکور ماسکو سے مرتب کرا کے ہمراہ لائیگا۔

ریفیوں کی آزادی کا دبی زبان سے اعتراف

فرانس اب راہ پر آتا جاتا ہے

پیرس ۳ اکتوبر ایک اہم تقریر کے دوران میں موسیو پین لیوے نے بیان کیا کہ ریفیوں سے مکمل حکومت خود اختیاری کا وعدہ تو کر لیا گیا ہے جو سلطنت کے حدود کے اندر ہو لیکن مکمل آزادی دینے کی مسئلہ مراکش بطور ایک خطرناک یورپین مسئلہ کے چھڑ جائیگا اور اسکی وجہ سے ملک ریف یورپ کی دوسری اقوام کا شکار گاہ بنجائیگا

بحری بیڑے کے استحکام کی تجویز

لنڈن ٹائمز کے نامہ نگار ریگا نے موسیو زوف افواج بحریہ کے سردار کی سند کے ساتھ بیان کیا ہے کہ روس اپنے بحری بیڑے کو جدید ترین طرز کا بنانا چاہتا ہے نیز اس کی خواہش ہے کہ اسے بحرہ بالٹک کی ریاست کے بیڑے تک وسعت دے۔

ہندوستان

یوپی پولٹیکل کانفرنس کی صدارت

الہ آباد ۲ اکتوبر یوپی پولٹیکل کانفرنس کی مجلس استقبالیہ کا ایک جلسہ ہوا جسمین مولانا شوکت علی صاحب صدر منتخب ہوے کانفرنس کا اجلاس ۱۸ اکتوبر سے ہوگا مہاتما گاندھی بھی اس کانفرنس مین شرکت کرین گے۔

دتیہ مین ایک شدید بلوہ

الہ آباد ۲ اکتوبر دتیہ کے ایک تار سے معلوم ہوتا ہے کہ دو جاگیرداروں یعنی دیوان بہادر سنگھ اور کنور پرتاب سنگھ کی طرف کے چار آدمی جان سے مارے گئے اور دو زخمی ہوے دربار کو گونڈ پلٹن کا نصف دستہ امن قائم کرنے کے لیے بھیجنا پڑا۔

ہرتالیون کی حالت خراب ہو رہی ہے

بمبئی ۲ اکتوبر آج صاف طور پر ظاہر ہو رہا ہے کہ ہڑتال کرنے والے اپنی موجودہ حالت کی دشواریون کو محسوس کر رہے ہین کھانے پینے کا تمام سامان ختم ہو چکا ہے اور انھون نے بعض چیزین مارواریون کے یہان گروی رکھدی ہین جو لوگ رہگئے ہین وہ بھی اپنے گاؤن کو بھاگ رہے ہین بعض ملبجرون نے انکی اجرت کے بقایا کو آیندہ دوشنبہ تک اٹھا رکھا ہے اطلاع ملی ہے کہ بہت سے ہڑتال کرنے والے جو شہر مین رہ گئے تھے سخت بخار کا شکار ہو رہے ہین اگر بہت سے آدمی پہلے ہی شہر سے باہر نہ چلے گئے ہوتے تو حالت کہین زیادہ خراب ہوجاتی۔

آئی سی ایس کے کامیاب امیدوار

سول سروس کے کمشنران نے اعلان کیا ہے مندرجہ ذیل امیدواران حسب ترتیب سول سروس کے استحان مین کامیاب ہوے ہین۔

(۱) ڈی سی میکسونی۔ ایف ایم ان لنس ایف جی لی، ای بی ارنگ جے ان مہتہ، جی سی پوٹمپس، ٹی ایس رام چندر ان بی اے بہاوالا جی آر مارلے، آر جے گنگ ایم سی ڈیسائی اے کلارک اے بی شو ٹی وکرمی۔

فسادات علی گڈھ پر شروانی صاحب کا بیان

علی گڈھ ۳ اکتوبر تصدق احمد خان صاحب شروانی علیگڈھ سے بذریعہ تار اطلاع دیتے ہین کہ میری توجہ کل کے ہندوستان ٹائمس کے ایک نوٹ پر مبذول کرائی گئی ہے اتنک میری خاموشی اس بنا پر تی کہ اس ناگوار واقعہ کے ظہور پذیر ہونے کے بعد مین نے متاثرہ ہندو حصہ [illegible] دورہ کیا اور بحث و مباحثہ کے بعد ہم اس نتیجہ پر پہونچے کہ اس معاملہ کو یہین تک محدود رہنے دین اور اخبارات مین بھیجنے سے احتراز کرین مین اس سمجھوتہ پر قائم رہا لیکن دوسرے حضرات باز نہ رہے اور مجھے افسوس ہے کہ میری خاموشی سے جو بالکل نیک نیتی پر مبنی تھی بیجا فائدہ اٹھایا جا رہا ہے اخبارات مین باقاعدہ طور پر صریحاً جھوٹ پروپگنڈا کیا جا رہا ہے اور اگر مین صحیح واقعات بھیجون تو مجھے اندیشہ ہے کہ اسکا کوئی مفید نتیجہ نہ نکلے گا (باقی بر صفحہ ہذا کالم ۲)

آئینہ کانپور

کانگریس کا جلسہ

۳۰ ستمبر ۲۵ء کو کانگریس استقبالیہ کمیٹی کا جلسہ ہوا حاضرین کی تعداد قریب ۱۳۰ کے تھی باہر سے پنڈت جواہر لال نہرو اور چند دیگر اصحاب تشریف لائے تھے صدارت کی کرسی پر ڈاکٹر مراری لال صاحب تشریف فرما تھے سب سے پہلے مسٹر گنیش شنکر ودیارتھی نے گزشتہ کارروائیون کی رپورٹ اور آمد و خرچ کا حساب پیش کیا اور اپنی دقتون اور پریشانیون کو واضح کیا زمین کی بابت کل قصہ پیش کیا اور چھ ہزار روپیہ زمین کی بابت ادا کرنا بھی بتلایا اسوقت تک قریب ۴۸ ہزار کے وعدے ہو چکے ہین ڈیڑھ لاکھ کے خرچ کا اندازہ ہے ایک لاکھ چندہ کی امید ہے اور پچاس ہزار دیگر آمدنی سے وصول ہونیکی امید ہے۔

آپ نے حال کی گرفتاریون کا بھی ذکر کیا۔

پنڈت جواہر لال نہرو کی تحریک اور مسٹر گنیش شنکر ودیارتھی کی تائید اور صوبہ دار

کانگریس کمیٹیون کی کثرت رائے کے مطابق حاضرین کی متفقہ رائے سے مسز سروجنی نائیڈو صدر کانگریس منتخب ہوئین۔

ودیارتھی جی نے قواعد و ضوابط پڑھکر سنائے جو منظور کیے گئے ایگزیکٹیو کمیٹی کے کچھ باقی ممبران کا انتخاب ہونے والا تھا مگر نہین ہوا پنڈت جواہر لال نہرو نے تازہ گرفتاریون پر اظہار رائے کرتے ہوے فرمایا کہ ایسے جرم کے متعلق ان لوگون پر شبہ کرنا بہت مشکل ہے ڈاکٹر مراری لال نے زور کے ساتھ کام جاری رکھنے کی اپیل کی اور کہا کہ ان گرفتاریون سے کانگریس کے کام مین بڑی دقت پیدا ہو گئی ہے۔

ووٹر لسٹ

ووٹر لسٹین اسقدر خراب و ناکمل تیار ہوئی ہین کہ وہ بورڈ اور اسکے افسرون کے لیے باعث ننگ ہین یہی نہین ہوا کہ ناموں کا اضافہ نہین ہوا بلکہ جو نام دس دس برس سے فہرستون مین موجود تھے وہ بلا کسی خاص وجہ کے نکال دیے گئے ہین یہ سراسر ظلم ہے ریوائزنگ کمیٹی کو چاہیے کہ کم از کم وہ نام دوبارہ درج کرادین جو پرانی فہرستون مین ہین اور بلا وجہ نکال دیے گئے ہین دلچسپی رکھنے والے گھیر کر کچھ ووٹرون کو نام لکھانیکے لیے لے جاتے ہین مگر عوام اس دردسری کو پسند نہین کرتے اسلیے یہ توقع کرنا وہ آوینگے غلطی ہے جدید فہرستین تو پرانی فہرستون سے بھی گئی گذری ہین ایسی حالت مین اگر انتخاب پرانی فہرستون سے کیا جائے تو بہتر ہے اس خرابی کی وجوہات پر اسوقت ہم بحث کرنا نہین چاہتے۔

(بقیہ صفحہ ہذا کالم ایک)

بہر حال مین اب خاموش نہین رہ سکتا اور مین علانیہ ہندو لیڈران کو دعوت دیتا ہون کہ وہ علیگڈھ تشریف لائین اور گھوم کر موقعہ کا معاینہ کرین اور ہسپتال مین جاکر بچشم خود ان بوڑھے مرد اور عورتون کو دیکھین جنکو ان کے گھرون کے اندر زد و کوب کیا گیا اور زخمی کیا گیا مین یہ بھی ظاہر کر دینا چاہتا ہون کہ ہندوستان ٹائمس کا نمایندہ جب علیگڈھ آیا تو اس نے نہ مجھ سے اور نہ کسی دوسرے غیر سرکاری مسلمان سے ملنا مناسب سمجھا۔

مراسلات

(اڈیٹر کا نامہ نگارون سے متفق الرائے ہونا ضروری نہین)

جناب اڈیٹر صاحب تسلیم

صدائے مسلم مورخہ ۲۸ ستمبر ۱۹۲۵ء کے ایک اڈیٹوریل نوٹ سے چونکہ میرے متعلق سخت اور نقصان دہ غلط فہمی پھیل گئی تھی اسلیے بات کو ظاہر کرنے اور غلط فہمی دور کرنے کے لیے مین نے ایک مراسلہ آپنے مکرمی دوست مسٹر ابو محمد ثاقب رکن ادارت صدائے مسلم کی خدمت مین بغرض اشاعت پیش کر دیا تھا لیکن اُنھون نے اس تمہید کے ساتھ کہ مین نے خیال کر لیا اور معذرت چاہتا ہے اپنے خاص خاص دوستون مین اسکی اشاعت کرنے پر اکتفا کیا جس سے ناظرین صدائے مسلم کے علاوہ میرے دوستون مین مزید غلط فہمی پھیل گئی ہے، اس مراسلہ کو صدائے مسلم مین شائع کرانے سے یا تو وہ ناکامیاب رہے ہین یا اسکی عدم اشاعت مین کوئی مصلحت ہو لیکن واقعہ یہ ہے کہ وہ شائع نہین ہوا۔ اس لیے آپ کی خدمت مین اسکی نقل روانہ کرکے درخواست کرتا ہون کہ براہ نوازش اسکو اپنے معزز اخبار صداقت مین بلاکم و کاست شائع کرکے ممنون فرمائیے۔

نقل خط جو حضرت ثاقب رکن ادارت صدائے مسلم کو روانہ کیا گیا ہے

محترم دوست حضرت ثاقب۔ تسلیم

اول آپ کو صدائے مسلم کے رکن ادارت کی کرسی پر جلوہ افروز ہونے کیلیے مبارکباد دیتا ہون دوئم اس غلط فہمی کو دور کرنا چاہتا ہون جو صداقت کی بابت آپ کے ایک نوٹ [illegible] مین نے اپنا شوق پورا کرنے اور نیز خواجہ عبد السلا[illegible] صداقت کیلیے بعض مضامین وقت [illegible] وہ مضامین [illegible] نام [illegible] میر[illegible] حال[illegible] شا[illegible] سمجنا [illegible] آپکے شاگرد [illegible] ہین مگر وہ سب انھین کے [illegible] اگر کوئی میرا لکھا ہوا [illegible] خواجہ صاحب کے نام سے شائع ہو تو آپ کو انھین کا سمجھنا چاہیے۔

اسکی تردید اس پر بحث آپ کو اسی حیثیت سے کرنا چاہیے اور اصل مضمون پر آپ خاطر خواہ بحث کر سکتے تھے مضمون زیر بحث خواجہ صاحب کی لیاقت اور آپ کی ذاتیات کے متعلق مین کوئی بحث نہین چھیڑنا چاہتا بلکہ اس دوستانہ مشورہ پر مضمون ختم کرتا ہون کہ شیشہ کے محلون مین رہنے والون کو ایک دوسرے پر پتھر نہ پھینکنا چاہیے آپ کے دوستانہ تعلقات کی بنا پر مجھے یہ شبہ تو ہو ہی نہین سکتا کہ آپ مجھے کسی طرح نقصان پہونچانا چاہتے ہین میری طبع آزمائی کے لیے ہند و معاصرین کافی ہین اگر مجھے فرصت ہوتی اور صاحب کی مروت اور اصرار سے کبھی کبھی کچھ لکھ لیتا ہون تسلیم

بحکم بابو ہری شنکر صاحب بہادر منصف ایٹہ

سمن تنقیح و بغرض انفصال مقدمہ

نمبر مقدمہ ۱۷۳ سنہ ۱۹۲۵ء

بعدالت منصفی ایٹہ ضلع علیگڈھ

حیدر علی شاہ ولد صادق علی شاہ قوم سید ساکن قصبہ علی گنج پرگنہ اعظم نگر ضلع ایٹہ — مدعی

بنام زاہد حسین وغیرہ

مشتاق حسین پسر خادم حسین قوم شیخ ساکن قصبہ علی گنج حال موجود جوالاپور بعہدہ ہیڈ کانسٹبل تھانہ جوالاپور ضلع سہارنپور — مدعا علیہ

واضح ہو کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابت ۲۱۰ے کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۹ ماہ اکتوبر سنہ ۱۹۲۵ء وقت ۱۱ بجے بمقام منصفی ایٹہ اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعوی مذکور کی کرو اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہاری حاضری کے لیے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تم کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جن پر تم بتائید اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو۔

اور تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بثبت میرے دستخط اور [illegible] تاریخ ۲۱ ماہ ستمبر سنہ ۱۹۲۵ء [illegible]

[illegible] ہے۔ اس سے [illegible] اس سے ہندوستان کے [illegible] خواہشات کی تکمیل ہوسکے گی۔ سوراجسٹ ان کے ممبران نے جس دوراندیشی کا ثبوت دیا [illegible] سیاسی اتحاد کی امید بڑھتی ہے۔ اور ہم کو امید ہے کہ یہ اسمبلی سے پاس ہوجاویگا۔

گورنمنٹ کے لیے سبق

سکھ گوردوارہ بل پنجاب کاونسل سے پاس ہوکر [illegible] کی منظوری کیلئے جب اسمبلی میں پیش ہوا [illegible]

عدالت میں داخل کرکے اس [illegible]

(۲) اگر تم مطالبہ مدعی کو تسلیم کرتے ہو تو تم کو لازم ہے کہ روپیہ مع خرچہ نالش عدالت میں داخل کرو تاکہ کارروائی اجرائے ڈگری کی جو تمہاری ذات یا مال یا دونوں پر ہو کرنا نہ پڑے۔

صداقت
میں اشتہار دیکر فائدہ اٹھایئے

بحکم ایڈیشنل منصف صاحب بہادر کانپور

(نمونہ قابل فروخت)

سمن بنابر انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قاعدہ ۱ و ۵)

نمبر مقدمہ ۳۵۴ سنہ ۱۹۲۵ء

بعدالت ایڈیشنل منصف صاحب کانپور

من پودھن سنگہ ولد رام سیوک ٹھاکر ساکن گلس بازار شہر کانپور — مدعی

بنام رامچرن ولد نپولال سنار ساکن محلہ گلس بازار شہر کانپور — مدعا علیہ

ہرگاہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابت [illegible] کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۱۳ ماہ اکتوبر سنہ ۱۹۲۵ء وقت ۱۰½ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جسکے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعوی کی کرو اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہارے احضار کے لیے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تم کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز تمام دستاویزات جن پر تم اپنی جوابدہی کی تائید میں استدلال کرنا چاہتے ہو اسی روز پیش کرو۔ تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲ ماہ اکتوبر سنہ ۱۹۲۵ء جاری کیا گیا۔

(مہر عدالت) دستخط حاکم عدالت

جناب مولوی محمد شفیع صاحب
خفیفہ بہادر کانپور

بعدالت صاحب جج خفیفہ بہادر مقام کانپور ضلع کانپور

نمبر ۴۷ سنہ ۱۹۲۵ء السالونسی

رام جی ولد منے قوم جڑیا ساکن حال مول گنج شہر کانپور — سائل

ہرگاہ مقدمہ مذکورہ بالا میں رام جی سائل نے درخواست بغرض قرار دئے جانے دیوالیہ کے عدالت ہذا میں گذرانی ہے جس کی سماعت کے لیے عدالت ہذا میں ۲۱ ماہ نومبر سنہ ۱۹۲۵ء مقرر ہوئی ہے لہذا بذریعہ نوٹس ہذا ہر خاص و عام کو اطلاع دیجاتی ہے کہ جس کسیکو کچھ عذر نسبت درخواست سائل مذکور کے ہو تو بتاریخ معینہ اصالتاً خواہ وکالتاً حاضر ہوکر پیش کرے۔

المرقوم ۵ اکتوبر سنہ ۱۹۲۵ء

(مہر عدالت) دستخط ہر سہائے منصرم عدالت جج خفیفہ کانپور

کانگریسی کارکنون کی گرفتاریان
پنڈت جواہر لال نہرو کا بیان

الہ آباد یکم اکتوبر جب مجلس استقبالیہ کا جلسہ ختم ہوچکا تو پنڈت جواہر لال نہرو نے بعض کانگریس کے ممتاز کارکنون اور مجلس استقبالیہ کے ممبرون کی گرفتاری کا ذکر کیا انھون نے فرمایا کہ ہر روز نئی نئی گرفتاریون کی خبرین آرہی ہین لیکن کوئی تفصیل نہین معلوم ہوتی واقعات یہ بتاتے ہین کہ گورنمنٹ سابق کی طرح گرفتاریون کے ذریعہ سیاسی زندگی کا گلا گھونٹ دینا چاہتی ہے یہ گرفتاریان عام قوانین کے ماتحت ہو رہی ہین انھین اس معاملہ مین یقین نہین کہ گورنمنٹ نیک نیت ہے وہ تمام گرفتار شدہ اشخاص سے تو واقف نہین لیکن ان مین سے بعض کو وہ اچھی طرح جانتے ہین اور انپر انھین اعتماد ہے ایک مضحکہ انگیز بات ہے کہ وہ لوگ اس شرمناک جرم کے مرتکب ہوسکتے ہون جو ان پر لگایا گیا ہے وہ انکے مصائب مین پوری ہمدردی رکھتے ہین اور انھین یقین ہے کہ تمام وہ لوگ جو انھین جانتے ہین وہ انکے ساتھ ہمدردی کرینگے حیرت ہے کہ بلا کوئی مخصوص جرم لگائے ہوئے انھین قید مین رکھا گیا ہے یہی ایک بات کہ وہ جن دفعات کے ماتحت گرفتار کیے گئے ہین وہ تعزیرات ہند مین سب سے زیادہ شرمناک دفعات ہین انکے اس یقین کے لئے کافی ہے کہ وہ اس جرم کے مرتکب نہین ہوئے ہونگے اور نہ یہ امر مجھے اپنے رفقا کے ساتھ اپنی دلی ہمدردی ظاہر کرنیسے مانع ہوسکتا ہے



[illegible] ولیوشن [illegible] تا ہے۔ اس سے [illegible] اس سے ہندوستان کے [illegible] کی خواہشات کی تکمیل ہو سکے گی۔ سوراجسٹ [illegible] ن کے ممبران نے جس دوراندیشی کا ثبوت دیا [illegible] سیاسی اتحاد کی اُمید بڑھتی ہے۔ اور ہم کو اُمید ہے کہ یہ [illegible] اسمبلی سے پاس ہو جاویگا۔

گورنمنٹ کے لیے سبق

سکھ گوردوارہ بل پنجاب کاؤنسل سے پاس ہوکر [illegible] کی منظوری کیلیے جب اسمبلی مین پیش ہوا تو [illegible] انہون نے [illegible]

باہتمام خواجہ عبدالسلام صداقت پریس کانپور سے شائع ہوا

The Sadaqat
CAWNPORE
REG-No 1424

جمال پر تو حق عزم مستقل میں رہی
زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہی
(احسن سنبھلی)

صداقت

قیمت سالانہ ۳ روپے
ششماہی [illegible]
فی پرچہ [illegible]

اڈیٹر۔ خواجہ عبد السلام
ہفتہ وار

جلد ۲ | کانپور۔ چہارشنبہ ۱۴ اکتوبر ۱۹۲۵ء مطابق ۲۵ ربیع الاول ۱۳۴۴ھ | نمبر ۶

ادبیات

انتخاب مشاعرہ

۱۰ اکتوبر ۱۹۲۵ء کو جناب شیخ محمد حنیف صاحب میونسپل کمشنر کے دولتخانے پر ایک عظیم الشان بزم مشاعرہ منعقد ہوئی تھی۔ مصرع طرح یہ تھا "کوئی پتھر سے نہ مارے مرے دیوانے کو" یہ غزلیں عین جلسہ میں پنسل سے نوٹ کی گئی ہیں۔ اسلئے ممکن ہے کہ عجلت میں اچھے شعر نظر انداز ہو گئے ہوں۔ اس مشاعرے کی باقی غزلیں انشاء اللہ آیندہ پیش کی جائینگی۔

(شیام سندر لال نگم)

(جناب حنیف کانپوری) بانی مشاعرہ
(نعتیہ)

ہجر احمد میں ملک آتے ہیں سمجھانے کو
ہوشمندوں پہ شرف ہے اسی دیوانیکو

ناردوزخ ہوئی کیوں آنچ گرا اے شمع حرم
پھونک سکتا نہیں کوئی ترے پروانیکو

الفت ساقی کوثر سے ہوا دل معمور
بھر دیا نور سے حق نے مرے پیمانے کو

شیشہ و ساغر دیدہ و دل ہیں میرے
محتسب پا نہیں سکتا میری میخانے کو

میں وہ عاشق ہوں محمد کا کہ پڑھتی ہیں درود
ملکے سنتے ہیں جو مومن میری افسانیکو

دیکھکر مجکو کسی نے یہ ندا حشر میں دی
دید ور ستہ مرے محبوب کے دیوانے کو

دلمیں روشن ہے مری شمع جمال حضرت
باریابی نہیں اس بزم میں پروانے کو

دیر ہو حشر ہو عقبےٰ ہو کوئی عالم ہو
عشق نے سب سے جدا کر دیا دیوانے کو

باادب آتے تھے جبریل امیں در پہ حنیف
حق نے رتبہ وہ دیا آپکے کاشانے کو

(جناب جگر مرادآبادی)

بیخودی کا نہوا شک کسی بیگانے کو
فطرت عشق سنبھالے رہی دیوانے کو

جب سے معلوم کیا دل کے نہاں خانے کو
آنکھ اٹھانے کو بھی فرصت نہیں دیوانیکو

کشش حسن مقامات بدلتی ہی رہی
ایک عالم میں نہ رکھا کبھی دیوانے کو

غیر از دو[illegible] ہستی عاشق کا وجود
کم نگاہی نے دیا طول اس افسانے کو

بجلیاں طور تصور پہ گرانے والے
پھونکدے پھونکدے ہستی کے سیہ خانے کو

عشق معصوم صفت حسن تقاہت دشمن
مختصر کون کرے شوق کے افسانے کو

شدت جلوہ نے محجوب حقیقت رکھا
انتہا قرب کی پردہ ہوئی دیوانے کو

میکشو مژدہ کہ باقی نہ رہی قید مکان
آج اک موج بہا لیگئی میخانے کو

(جناب نجم آفندی)

لائی غفلت مجھے دنیا کی ہوا کھانے کو
دل بڑھا صحن دو عالم سے نکل جانے کو

یاد رکھے گا زمانہ مرے افسانے کو
جی رہا ہوں کسی امید پہ مر جانے کو

شوق واجب نے کیا عشق میں انجام بخیر
لوگ سمجھے کہ اجل لائی تھی پروانے کو

موت کی نیند شہیدان وفا سوتے ہیں
حشر آئیگا کہ تم آؤگے جگانے کو

ہوں کی آواز نہیں عالم ناپرسا میں
ذرے ذرے نے سنا ہی مری افسانے کو

منحصر تھا حد فانوس پہ جلنا مرنا
آتش شوق نہ کافی ہوئی پروانے کو

فتنہ دہر نہیں چین سے سونے دیتے
حشر سے پہلے یہ موجود ہیں جگانے کو

میں دکھا دونگا اس اجڑے ہوئے گھر کی رونق
کاش اٹھا لائے قفس میں کوئی کاشانے کو

نجم ہر سانس ہے ممنون قضائے بنگال
اور پر درد بنایا مرے افسانے کو

(جناب رواں)

آفریں ہے تجھے ساقی تیری میخانے کو
حشر تک ہوش نہ آئے یونہی دیوانے کو

الامان جوش جنوں جوش پہ ہے فصل بہار
چھوڑنا ٹھیک نہیں ایسے میں دیوانے کو

روز و شب رقص میں رہتی ہیں یا نیر روشن
کوئی ویرانہ سمجھے مرے ویرانے کو

فیض ہی عام ترا میری طلب بے پایاں
ساقی بزم ازل دیکھ کے پیمانے کو

تونے دیکھا ہی نہیں ناصح کوتاہ نظر
راہ میں کع[illegible]ے میخانے کو

شمع سرچشمہ انوار ہو یا شمع جمیل
جا[illegible]ے پروانیکو

(حضرت فرخ کا[illegible]

روز آباد کر دل اک نئے ویرانے کو
[illegible]

یہ سمجھتا نہیں کون آیا ہے سمجھانے کو
[illegible]

ہے دیدار کجا اور کجا ہوش کا[illegible]
[illegible]

سن رہا ہے وہ بڑے شوق سے روداد م[illegible]
[illegible]

اشک خوں نکلیں نہ کیوں وقت بیان [illegible]
[illegible]

قیس نے یاد دلا کر اسے پھر تازہ کیا[illegible]
[illegible]

(بابو کرشن سہا[illegible]

ابھی کچھ ہوش ہے باقی ترے دیوانے کو
کردے[illegible]

تو اگر جلوہ رخسار دکھائے بھی تو اب
تاب نظا[illegible]انے کو

جوش مستی ہے یہ رندوں میں کہ اللہ اللہ
چلے آتے ہیں لیے دوش پہ میخانے کو

آگے پردے میں وہیں کعبہ مقصود بھی ہے
پہلے توڑے تو کوئی دل کے صنمخانے کو

(جناب صوفی شاہجہانپوری)

نگہ ناز سے دیکھا جو سیہ خانے کو
خاک اوڑتی نظر آئی ترے دیوانے کو

مختصر یہ ہے کہ ہر آہ ہے تشریح الم
کاش سن لو دل ناکام کے افسانے کو

اب یہ عالم ہے نگاہیں جدھر اٹھ جاتی ہیں
آپ ہی آپ نظر آتے ہیں دیوانے کو

حیرت انگیز ہے روداد دل یاس نصیب
ہمنشیں غور سے سن نام مرے افسانے کو

وہ بھی کیا وقت تھا جب ذکر حرم ہجرت کی
دیکھتا جاتا تھا مڑ مڑ کے صنمخانے کو

در میخانہ ابھی بند نہ کر اے ساقی
اک نظر اور دکھادے مجھے پیمانے کو

ہوگئی بند ہمیشہ کے لیے اپنی زباں
کہہ چکا جب دل مہجور کے افسانے کو

کوئی کھینچے لئے جاتا ہے سوئے دشت مجھے
دیکھتا ہوں نگہ ناز سے غمخانے کو

آنکھ ابھی گوشہ تربت میں لگی ہے صوفی
فتنہ حشر بلائے نہ مرے شانے کو

(باقی آیندہ)

۷۸۶
ہفتہ وار
صداقت
چہارشنبہ ۱۴ اکتوبر ۱۹۲۵ء

کانگریس اور اہل شہر کا فرض

کانگریس پر اس وقت چارون طرف سے گولہ باری ہو رہی ہے ہر طرف سے اسکو کمزور کرنے اور مٹانے کے جال بچھائے جا رہے ہین اور اس کی راہ مین کانٹے بچھائے جا رہے ہین اور اسکے مٹانے کا سامان ہو رہا ہے کانگریس کا زبردست بازو مسلمانون کی علیحدگی سے ٹوٹ چکا ہے اور بحیثیت مجموعی مسلمان اس سے مُنہ موڑ چکے ہین اسکے وجوہات پر ہم اسوقت بحث نہین کرنا چاہتے لیکن انگلیون پر شمار ہونے والے مسلمان کانگریس کے ساتھ ہین بڑے بڑے قوم پرستون نے کانگریس کی کشتی کو بیچ دریا مین چھوڑ دیا ہے اور برائے نام انکو کانگریس سے ہمدردی [illegible] ہر دو جماعتون کے چند اشخاص ضرور مستثنے ہین۔ اس سے [illegible] علیگڑھ [illegible] ان سے ہندوستان [illegible] کے اجلاس کے [illegible] اشات کی تکمیل ہو سکے گی۔ سوراج [illegible] مین ہوگا [illegible] یون نے ممبران نے جس دور اندیشی کا ثبوت [illegible] سیاسی اتحاد کی اُمید بڑھتی ہے اور ہم کو اُمید ہے [illegible] اسمبلی سے پاس ہو جاویگا۔

گورنمنٹ کے لیے سبق

سکھ گوردوارہ بل پنجاب کاؤنسل سے پاس ہو کر [illegible] کی منظوری کے لیے جب اسمبلی مین پیش ہوا تو [illegible] گورنمنٹ نے [illegible] کر بڑے ہوئے اور [illegible] زبان انکو رہنا اور [illegible] بیماریون [illegible] بہت بڑا حق ہے [illegible] کا اُنکی آزادی کی کوشش ان کا فرض ہے۔

اگر مسلمانان ہندوستان کو اپنے برادران وطن سے اندرونی معاملات مین بدظنی یا ناخوشی ہے تو اُن کا یہ فرض نہین کہ وہ کانگریس سے مُنہ موڑلین اور اگر وہ ایسا کرین گے تو یہ انکی ایک بہت بڑی سیاسی غلطی ہوگی جسکے لیے آگے چلکر انکو پچھتانا پڑیگا۔

مسلمان ہی نہین بلکہ ہندوؤن کا ایک زبردست طبقہ بھی کانگریس اور اسکی صدر مسز سروجنی نائیڈو کے خلاف ہو رہا ہے اس کا کہنا ہے کہ جب مسلمان کانگریس سے علیحدہ ہین تو ہندون کو اسکے لیے روپیہ اور طاقت برباد کرنا فضول ہے کیونکہ اس سے ہم آزادی کی طرف ایک انچ بھی بڑھ نہین سکتے اور یہی طاقت و روپیہ اور ذرایع ہندوؤن کی ترقی کے لیے کام مین لائین تو زیادہ مفید ہو۔ حالانکہ یہ بیان انکا صحیح نہین اسوقت کانگریس سے محض مسلمان ہی نہین بلکہ بڑے بڑے ہندو بھی تقریباً علیحدہ ہین۔

کانگریس کی نو چینجر پارٹی بھی کانگریس سے ناخوش ہو رہی ہے لبرل حضرات کانگریس سے پہلے ہی مُنہ موڑ چکے ہین اور نئے کانسٹی ٹیوشن کے بعد تو انھون نے اتفاق باہمی اور اتحاد سیاسی کی امید بھی قطع کر دی، سوراجیہ پارٹی کا مقصد سوا اسکے کچھ نظر نہین آتا کہ کاؤنسلون اور لوکل بورڈون پر قبضہ کر دیا جائے ملک کو سوراجیہ ملے یا نہ ملے انکو ممبری کی زیادہ لگن ہے۔

ان تمام دقتون کے بعد سب سے مشکل بات یہ ہے کہ کانگریس کے لیے زمین نہ دستیاب ہونے سے استقبالیہ کمیٹی کے ہاتھ پیر پھول رہے ہین اس مین کس کا قصور ہے اس پر ہم اس وقت بحث کرنا کسی طرح بھی مفید نہین سمجھتے، تاہم کانپور کے باشندون پر یہ بدنما داغ آئیگا اگر کانگریس کے لیے یہان زمین نہ دستیاب ہو سکی، کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ منتخب شدہ جگہ دینے سے انکار کر چکا میونسپل بورڈ نے اس فیصلہ پر نظر ثانی کرنیکی درخواست کی تھی ٹرسٹ نے اس جلسہ کو ملتوی کر دیا اب ۱۵ اکتوبر کے جلسہ مین اس معاملہ پر غور ہوگا۔

ہم رائے بہادر بابو آنند سروپ سے ایک شہری کی حیثیت سے اپیل کرینگے کہ وہ اس زمین کو دلانے مین اپنی پوری کوشش صرف کر دین ہمارا یقین ہے کہ بابو صاحب کی پوری اور دلی کوشش کے بعد یہ ناممکن ہے کہ ٹرسٹ اپنے انکار پر قائم رہ سکے ہم کو معلوم ہے کہ لوکل کانگریس مینون کی موجودگی مین اگر آپ اسقدر بھی کوشش نہ کرتے تو کوئی شکایت نہ ہوتی لیکن ہم ایک شہری کی حیثیت سے اُن سے یہ اپیل کر رہے ہین کانپور کے ماتھے پر نہ مٹنے والا یہ داغ رہیگا ہندوستان کی آزادی کی تاریخ مین یہ واقعہ لکھا جائیگا کہ اہل کانپور نے اپنے بلائے ہوئے مہمانون کی خاطر تواضع کا انتظام نہ کیا تھا جہان تک اُنکے امکان مین ہے وہ تو اس کلنک سے بچین اور کانپور کو بچاوین۔

کانگریس کی تاریخ مین ایک مرتبہ کانگریس پر ایسی مصیبت اور آئی تھی یعنی ۱۸۸۸ء کے الہ آباد کے اجلاس مین احمد میان قدر صاحب جیسے بیدار مغز اور دوراندیش کانگریس کے لیڈر رہے اور صوبہ متحدہ کا کل علمی اور دماغی طبقہ انکے ساتھ تھا یہی حالت وہان بھی تھی کہ کانگریس کے چوتھے اجلاس کیلئے لفٹنٹ گورنر صوبہ کی مخالفت کی وجہ سے جگہ نہین ملتی تھی تین دفعہ تین مختلف مقامات دے دے کر واپس کر لیے گئے تھے اسوقت مہاراجہ دربھنگہ کی کوٹھی پر کانگریس کا اجلاس ہوا تھا لیکن اسوقت حالات جدا گانہ ہین نہ صرف صوبہ بلکہ ملک کے دماغ کا زبردست حصہ کانگریس کی حمایت سے دور ہے۔

ہم کانگریس کو یہ صلاح دینگے کہ اگر امپرومنٹ ٹرسٹ جگہ دیدے تو بہتر ورنہ کسی دوسری جگہ کا انتظام فوراً شروع کر دین اس جگہ کے لیے سعیہ گری کرنا خلاف عقل ہے۔

ہم کانگریس کمیٹی کے اس فیصلہ کو بڑے افسوس سے سنین گے کہ اگر ٹرسٹ کے قطعی انکار کے بعد بھی اُس نے اس زمین پر قبضہ اُٹھانا ضروری سمجھا۔

آخر مین ہمکو شہر کے ہندو مسلمانون سے ایک اپیل کرنا ہے کہ اس کانگریس کو کامیاب بنانا اور کانپور کی لاج رکھنا انکا فرض ہے شہر کے تعلیم یافتہ طبقے کو تمام اختلافات اور شکوہ و شکایات کو نظر انداز کر کے کانگریس کمیٹی اور اسکے کارکنون کی غلطیون کا خیال نہ کر کے نیشنل کانگریس کو کامیاب بنانا اپنا فرض سمجھین اور اپنی حیثیت کے مطابق خدمت اور قربانی کے لیے میدان مین آ جائین۔

اہل دماغ کانگریس سے باہر رہتے ہوئے بھی کانگریس کی کافی رہنمائی کر سکتے ہین، اہل دولت روپیہ کے زور سے بڑی سے بڑی مشکل حل کر سکتے ہین اور مہمانون کے استقبال کے لیے اہل شہر متفق ہو سکتے ہین اور ہونا چاہیے۔ خدا کرے ہماری اپیل رائیگان نہ جائے۔ آمین۔

جنوبی افریقہ مین ظلم

جنوبی افریقہ مین یونین گورنمنٹ نے ایک نہایت سخت و ننگ آمیز قانون کا مسودہ ہندوستانیون کے خلاف تیار کیا ہے آل انڈیا کانگریس ورکنگ کمیٹی پٹنہ کے اجلاس مین اسکے خلاف آواز بلند کر کے اور ہندوستانیون کی مصیبتون سے آزادی حاصل کرنے کی دعا کے لیے ۱۱ اکتوبر ۱۹۲۵ء کا دن مقرر کیا تھا چنانچہ اسکے مطابق تمام ہندوستان کے بڑے بڑے شہرون مین جلسے ہوئے الہ آباد مین پنڈت موتی لال نہرو کی صدارت مین بہت کامیاب جلسہ ہوا جسمین سر تیج بہادر سپرو، پنڈت ہردے ناتھ کنزرو وغیرہ کی زبردست تقریرین ہوئین اور متفقہ طور پر طے ہوا کہ ان مصیبتون کا واحد علاج حصول سوراجیہ ہے۔

اسوقت ہم مختصراً اس بل کی تشریح کرنا چاہتے ہین۔

اس قانون کے پہلے حصہ مین زمین خاص خاص قومون کیلیے بالکل مخصوص کرنے کا ذکر ہے دوسرے حصہ مین ان مشکلات اور دقتون کا ذکر ہے جو باہر سے آنے والے ہندوستانیون کی راہ مین پیدا کی گئی ہین تیسرے حصہ مین ہندوستانیون کے رجسٹر ہونے کا انتظام ہے چوتھے حصہ مین اس قانون کا ذکر ہے جو اس سے منسوخ ہوتے ہین اور اسکے الفاظ کی تشریح ہے۔

اس کا اثر ہندوستانیون پر یہ ہوگا کہ وہ رہنے تجارت کرنے اور ایک جگہ سے دوسری جگہ جانے آنے کیلیے پابند ہون گے اور وہ اس حدود کے سوا نہ کہین جا سکین گے اور نہ تجارت کر سکین گے اور نہ زمین خرید سکین گے اور نہ کرایہ پر لے سکین گے جو زمین انکو دیجائیگی وہ واپس بھی لیجا سکتی ہے ایک صوبے سے دوسرے صوبے مین جانے کیلیے بہت سخت قیود ہین ابھی تک رجسٹری کے لیے ۴۶۵ روپیہ دینا ہوتے تھے مگر اب ۱۵۰۰ سو روپیہ دینا ہونگے نٹال کے دو ضلع ٹرانسوال کو دے گئے ہین اور ٹرانسوال مین ہندوستانی نہین رہ سکتے ہین اس لیے اب انکو ہندوستان واپس آنا پڑیگا یا نٹال جانا پڑے گا۔

[illegible] اس بل مین بہت سی دفعات ایسی بھی ہین جو ہندوستانیون کے لیے سخت توہین آمیز ہین اور وہان رہنے والون کے لیے باعث شرم ہین۔

جشنی دعوت

حضور [illegible] [illegible] زمانہ [illegible] [illegible] ہو گیا ہے [illegible] اسکے صدر [illegible] صاحب صدر نے واعتراف اپنا درکی طرف کرتے ہوئے افغانستان کے ساتھ صلح کرنے اور ترکی کی شرائط صلح کو تبدیل کرنے اور حجاز کے معاملات پر [illegible] نہ دینے کا سہرا انکے سر باندھا اور اسلامی ممالک کے ساتھ دوستی کا اظہار کرنے کیلیے صاحب صدر نے آپ کا شکریہ ادا کیا۔ حالانکہ [illegible]

ایک اعجاز نما نکاح

کسی اخبار مین ایک لائق فائق عورت نکاح کا اشتہار دیکھتی ہے پڑھے لکھے آدمی ہین آمدنی بھی معقول ہے شہرت بھی خاصی ہے لاؤ مین بھی ایک خط لکھون اس مین کیا ہرج ہے اخبار دالان مین ہی چھوڑ کر پہلے اپنے کمرہ مین جاتی ہے وہان پہونچکر یہ بالکل بھول گئی کہ یہ کیون آئی تھی مسہری کے سرہانے جو مرحوم شوہر کی انگریزی فوٹوگرافر کے ہان کی بنی ہوئی نفیس تصویر لگی ہوئی ہے اس پر نظر پڑتے ہی کلیجہ مین گھونسہ سا لگا دل پکڑ کر بیٹھ گئی ان کے انتقال کو آٹھ دس برس ہوے بڑے قابل اور محبت کے آدمی تھے انکی نشانی جو ایک لڑکی تھی خدا کا شکر ہے اسکی شادی اچھی جگہ ہو گئی ہے اور وہ ماشاء اللہ خوش وخرم ہے مگر اسکے نہ ہونے سے گھر سنسان رہتا ہے ماں باپ دونوں عدم آباد کو سدھار چکے ہین نہ کوئی سگا بھائی نہ سگی بہن خصیہ کے خاوند صاحب بالکل صاحب ہین ان کے ساتھ میرا کیونکر گذر ہو سکتا ہے میری آمدنی کافی ہے مگر یہ اکیلی کیونکر گزرے اس تصویر کا تصور کیا کرون اور سر منہ لپیٹے پڑی رہا کرون کبھی نہ کبھی تو موت آہی جائیگی ان خیالات کے ہجوم نے ایسا ٹھوکا دیا کہ مسہری پر لیٹ گئی دیوار کی طرف کروٹ لے کر تھوڑی دیر تک روئی پھر سچ مچ آنکھ لگ گئی خواب مین کیا دیکھتی ہے کہ مرحوم شوہر تاج ملکوتی سر پر، نورانی ہالہ چہرہ کے گرد یہ باغ بہشت مین گلگشت کناں ہے اور نہایت شادان وفرحان ہے اس نے اپنے آنسوؤں سے تر آنکھیں اسکی طرف اُٹھائین اور دلی شوق سے ملنے کیلیے ہاتھ بڑھایا شوہر ایک قدم آگے بڑھا اور کہا کہ مین تجھ کو خوشخبری اور مبارکباد دینے آیا ہون آج یہان عورتوں کی قسمت کا فیصلہ کرنے کیلیے ایک بڑی میٹنگ ہوئی تھی بڑے بڑے آدمی شریک تھے ایسے بھی تھے جو پہلے خود یہان آگئے تھے اور انکی رانڈ بیویان بعد مین اُنسے آملین ایسے بھی تھے جنکی بیویان پہلے آگئی تھین اور وہ بعد مین آے، ایسے بھی تھے جنکی بیویان ابھی دنیا ہی مین ہین، ایسی عورتین بھی تھین جنکے شوہر ابھی دنیا ہی مین ہین یہ لوگ علیحدہ علیحدہ بلاکون مین تھے جلسہ بہت پُر رونق تھا خود اللہ میان پریسیڈنٹ تھے اور کل انبیاء وصلحاء موجود تھے حضرت حوا نے جو تقریر آج اپنی بیٹیون کے معاملہ مین کی وہ آب زر سے لکھنے کے قابل تھی میری پیاری بیوی مین اس کا خلاصہ تم کو سُناتا ہون غور سے سُننا۔

" رب العزت، تیرے علم مین تو ہے ہی، مگر دنیا کی متواتر رپورٹون سے اب یہ بات روز روشن کی طرح ظاہر ہو گئی ہے کہ میری بچیون پر ظلم کی انتہا ہو گئی ہے اور اب مین تجھ ملاء اعلی مین شدید تحریک کیے ایک منٹ توقف نہین کر سکتی رب العزت تیرے سب بندے ان کے پیٹ سے پیدا ہوے حتے کہ انبیاء اور صلحاء بھی ماؤن کے رہین منت ہین مگر دردون نے جو انکی قدر کی ہے وہ محتاج بیان نہین جسطرح جی چاہا اُنسے برتاؤ کیا اور جو قانون چاہا اُنکے لیے بنایا عرصہ دراز تک دنیا نے یہ تسلیم ہی نہ کیا کہ عورتون مین بھی روح ہے [illegible] ملی تو انکو تعلیم سے محروم رکھا اسمین بھی کمی ہوئی تو اب تک لکھو کھا مرد ان کو قابل مشورہ نہین سمجھتے دنو ہاے شرم، مجھے جس بات کی طرف آج کے جلسہ مین خاص طور پر توجہ دلانی ہے وہ نکاح بیوگان ہے بیواؤن کے نکاح ثانی سے محروم کرنے کی بڑی دلیل یہ دی گئی ہے کہ ہمنے جنم پترہ سے دیکھ لیا ہے کہ اس عورت کے لیے بس یہی خاوند تھا، اسی خیال سے ستی کی رسم نکلی تھی کہ بیوہ رہکر عمر بھر جلنے سے تو ایک دفعہ چتا پر جل جانا لاکھ درجہ بہتر ہے اب اس تعلیم وتہذیب کی ترقی کے زمانہ مین بھی خاوند کی محبت اور اپنے خاندان کی لاج رکھنے کا بڑا معیاری ثبوت یہ ہے کہ رانڈ بیٹھی رہے، رب العزت! آج مین بلاک (رسی) والے مردون سے تیرے سامنے جواب طلب کرتی ہون، یہ تعلیم تم مردون نے کیون دی ہے اور کیا واقعی یہان جنت مین تمہاری روحین اس خیال سے خوش ہین کہ تمہاری در دنیا گذاشتہ بیویان رنڈاپے کی ہر مصیبت کو تمہارا دم بھر کر جھیل رہی ہین،،

پیاری بیوی ہم مین سے کئی گویا شخصون نے بہت کوشش کی مگر کوئی جواب نہ بن پڑا آخر کو یہ طے پایا کہ ہم مین سے ہر شخص خواب مین اپنی اپنی بیوی کو سمجھاے اگر سمجھانے مین ہمنے کوتاہی کی تو یہ ملکوتی تاج اور یہ نورانی ہالہ ہم سے چھین لیا جائیگا اور ہم پر عذاب شروع ہو جائیگا اور اگر ہماری بیویون نے ہمارا کہنا نہ مانا تو بہت سے شیاطین جو بشکل انسان دنیا مین انکو ورغلانے اور بدنامی کی زندگی بسر کرنے کیلیے موجود ہین انسے بچانے کی ذمہ داری سے نفوس قدسیہ اپنے آپ کو سبکدوش کر دین گے تم کو مجھ سے دنیا مین محبت تھی اور اب تک تم میرے خیال مین محو رہتی ہو مگر اب میری خاطر اس خیال سے درگزر کرو، اور کسی معقول شخص سے نکاح کر لو اب مین نہ آسکونگا البتہ تم نکاح کر لو گی تو تمہارے حق مین دعا کرتا رہونگا، بیوی رونے لگی اور اسی حال مین اسکی آنکھ کھل گئی،"

ہیبت کے مارے تھر تھر کانپ رہی تھی اور حیران تھی کہ کیا کرون نماز پڑھی قرآن شریف پڑھا اور بڑے خشوع خضوع سے جناب باری مین دعا مانگی دو تین اسی کشمکش مین گزرے اور جب ذرا دل ٹھکانے ہوا تو تائید ایزدی سے بڑے پس وپیش کے ساتھ اشتہار دینے والے صاحب کو خط لکھا یہ سب حال لکھنے کو جی چاہتا تھا آیندہ کی زندگی کا اطمینان کرنے کو جی چاہتا تھا صاف یہ لکھنا چاہتی تھی کہ محبت تو مجھ کو اضیق سے تھی اور اب دوسرے سے ہونی نا ممکن ہے البتہ جس قابل ہون خدمت اور رفاقت سے باہر نہ ہونگی مگر پھر سوچی کہ وہ ایک غیر مرد ہین انکو مجھ سے اتنی ہمدردی کیون ہونے لگی کہ وہ ان باتون کی قدر کرینگے ایک دفعہ یہ بھی خیال آیا کہ لاحول بھیجو جیسے اشتہاری دوا والے اکثر جو فروش گندم نما ہوتے ہین کہین یہ اشتہاری خاوند بھی ایسے ہی نہ نکلین پھر خواب کی باتون کا خیال کر کے ڈری اور یہ چند سطرین کانپتے ہوے ہاتھون سے لکھین

"جیسا آپ نے اشتہار دیا ہے مین بیوہ بھی ہون پڑھی لکھی بھی ہون پابند مذہب ہون اور چاہتی ہون کہ باقیماندہ زندگی کسی دیندار آدمی کے ساتھ گزار دون،،

اب خدا کی قدرت دیکھیے یہ خط سیدھا اشتہار دینے والے کے دل مین اتر گیا وہ صدق دل سے چاہتا تھا کہ جو اثر اس نے کیا ہے اسکو صاف صاف ظاہر کرون، اس معزز دیندار خاتون کے سامنے کلیجہ نکال کر رکھدون اور ایمانداری کے ساتھ پیار ومحبت کا سلسلہ جاری کرون مگر دنیا بُری جگہ ہے احتیاط مانع آئی اور جواب وکالت پھیکا صرف ان باتون پر مشتمل لکھا جو معاملہ کی ہوتی ہین یعنی مہر اور نان نفقہ وغیرہ کی باتون کی چکی جھودی،

اب اس معزز خاتون کو کون بتاتا کہ اس خط کے خشک الفاظ مین صداقت اور خلوص کے ذرے ملے ہوے ہین اگر اسی وقت خدا کا فرشتہ ان دونون پاک نفسون کو ایک جگہ کر دیتا اور بیجا شرم وحجاب کے دنیا دارون کے بناے ہوے قواعد کو توڑ کر ان کا نکاح پڑھا دیتا تو ان دونون کی زندگی کیسے آرام واطمینان سے گزرنے لگتی مگر دیر آید درست آید اسی طرح کئی دن تک خشک خط جانبین سے آنے کے بعد آخر یہ معزز خاتون نکاح کرنے سے انکار پر تل گئی تھی کہ خوش قسمتی سے پھر اسے رویاے صادقہ ہوا جس مین اس نے اپنے آیندہ شوہر کا چاند سا چہرہ ہاتھ گلے ملنے کو بڑھاے ہوے اور ٹوپی قدمون پر رکھے ہوے دیکھا۔

الفاظ جو اس نے سُنے یہ تھے "خدا کی قسم مجھے تم سے محبت ہے اور مین کبھی تم سے دغا نہ کرون گا،، آنکھ کھلی تو شکرانہ کے نفل پڑھے اسی دن اقرار کا تار بھیجا گیا اور ایک ہفتہ مین نکاح ہو گیا مبارک! مبارک!! مبارک!!! (قوم)

سوراجیون اور آزاد خیالون کے استعفی کا مسئلہ

بعض انگریزی اخبارات کی غلط بیانیان

مسٹر محمد علی جناح کی تصریحات

بمبئی ۱۰ اکتوبر مسٹر محمد علی جناح نے انڈین ڈیلی میل مین ایک بیان شایع کرایا ہے جس مین انھون نے اس الزام کی تردید کی ہے کہ انھون نے مجلس وضع قوانین کے ارکان کے مجوزہ استعفی کیلیے ایک مکتوب کا مسودہ تیار کیا انھون نے لکھا ہے کہ ٹائمز آف انڈیا اور ایوننگ نیوز مین جو مکتوب شایع ہوا ہے اس مین میرے نزدیک تحریف کی گئی ہے کیونکہ وہ صرف آزاد خیال اور سوراجیہ جماعت کے ارکان تک محدود تھا آگے چل کر مسٹر جناح لکھتے ہین مجلس وضع قوانین مین پچھلے دنون جو مباحثہ ہوا اس کے انداز اور والسرائے مہتم اور وزیر ہند کے اعلانات سے ظاہر ہوتا ہے کہ ملک کی راے عامہ کو کوئی وقعت نہین دیجاتی اور اس امر کا تہیہ کر دیا گیا ہے کہ رہنمایان ملک ایسے آئین پر کاربند ہونے کیلیے مجبور کیے جائین جو ناقابل عمل ثابت ہو چکا ہے مجلس مُڈیمین کی روداد اقلیت سے جو کثیر تعداد سرکاری وغیر سرکاری شہادتون پر مبنی ہے ثابت ہوتا ہے کہ آئین مذکور پر فی الفور نظر ثانی کرنا لازمی ہے روداد اکثریت نے اس تجویز پر بزور مخالفت نہین کی [illegible] آئین پر نظر ثانی کرنے کیلیے کوئی تدبیر اختیار [illegible] اسٹیٹ مین حکومت نے اس ترمیم [illegible] سے پہلے مقرر کیا [illegible] الفاظ [illegible] وہ بار بار کہہ [illegible] سود وبہبود [illegible] ہین - (زمیندار)

جریدہ سٹار کی حرکت مذبوحی

علماے دیوبند کے احتجاج پر والسراے کا جواب

دیوبند ۸ اکتوبر جریدہ سٹار کی کارٹون کے متعلق علماے دیوبند نے جو احتجاجی تار ۲۶ ستمبر کو دیا تھا اسکے جواب مین جناب والسراے کا ارشاد ہے "اخبار سٹار کی اس حرکت نے مسلمانون کے جذبات کو جو صدمہ پہونچایا ہے اسکا ہمین افسوس ہے اگرچہ اخبار مذکور نے اس کارٹون کو کسی بری نیت سے شایع نہین کیا تاہم بہتر ہوتا اگر اسکی اشاعت سے گریز ہی کیا جاتا ہم نے اس معاملہ کے متعلق

بیرونیات

آنحضرتؐ کی توہین پر ہالبس کا تاسف

اخبار "سٹار" کا کارٹون

لنڈن ۳ اکتوبر حال مین لنڈن کے اخبار "اسٹار" نے مسٹر ہالبس کی انگی کرکٹ کی کامیابی پر جو کارٹون شائع کیا تھا اس کے متعلق مسٹر ہالبس اخبار مذکور کو لکھتے ہین کہ باوجود یکہ مین اخبار کے کارٹون کا ذمہ دار نہین ہون تاہم مجھے افسوس ہے کہ کرکٹ مین میری کامیابی سے جس کی خوشی مین دنیا کے ہر شائق کھیل نے میرے ساتھ شرکت کی ہے بدقسمتی سے مسلمانون کے مذہبی جذبات کو ٹھیس لگی ہے جنھین مین اپنا دوست سمجھتا ہون۔

فرانس اور جرمنی

موسیو بریان اور لوتھر کی ملاقات

لنڈن ۷ اکتوبر محافظتی پیکٹ کے سلسلہ مین موسیو بریان اور لوتھر مین تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ تک گفتگو رہی موسیو بریان نے کوئی البیان سرکاری طور پر دینے سے انکار کیا جو شائع کیا جائے مگر توقع کی جاتی ہے کہ ملاقات امید افزا ہے اور فریقین کا خیال ہے کہ مستقل طور پر امن کے لیے سمجھوتہ ہوجائے۔

روسی و جرمنی تجارتی تعلقات

برلن ۸ اکتوبر ہینڈ برگ لےچیچرن کو اطلاع دی ہے کہ جرمن سفیر مقیم ماسکو کو اختیار دیدیا گیا ہے کہ وہ روسی جرمن تجارتی صلح نامہ پر دستخط کردے۔

[illegible] تعلقات

فسادات ہے۔ اس سے [illegible] اس سے ہندوستان [illegible] جاہشات کی تکمیل ہوسکے گی۔ سوراج [illegible] یون کے ممبران نے جس دوراندیشی کا ثبوت [illegible] سی اتحاد کی اُمید بڑھتی ہے اور ہم کو اُمید ہے [illegible] لی سے پاس ہوجاویگا۔

گورنمنٹ کے لیے سبق

سکھ گوردوارہ بل پنجاب کاؤنسل سے پاس ہوکر [illegible] منظوری کے لیے جب اسمبلی مین پیش ہوا تو [illegible]

[illegible] سے ملاقات

لنڈن ۸ اکتوبر کل صاحب [illegible] نیس بیگم صاحبہ بھوپال سے ملاقات کی خیال کیا جاتا ہے کہ یہ ملاقات محض رسمی اور اخلاقانہ تھی ولیعہدی کا معاملہ غالباً یہان نہ چھیڑا جائیگا کیونکہ اس کا براہ راست تعلق حکومت ہند سے ہے۔

تخت ہو یا تختہ

مجاہدین شام کا عزم بالجزم

بیروت ۸ اکتوبر بیان کیا جاتا ہے کہ دروز کے قائد اعظم سلطان پاشا طرش نے دروزی شیوخ و قائدین کو مجلس شورائے حربیہ مین مدعو کیا جسمین یہ طے پایا کہ فرانس کے خلاف جنگ جاری رکھی جائے

ہندوستان

اردی کے لوگونکی صلح جوئی

اب ہندو ستیا گرہ نہ کرینگے

ناگپور ۷ اکتوبر ناگپور کی ہندو سبھا کے وفد کی بدولت ضلع واردھا کے قصبہ اردی مین جو ستیا گرہ ہونیوالی تھی وہ ملتوی کردی گئی دونون فرقون (ہندو و مسلم) مین باہمی سمجھوتہ ہوگیا ہے جس کے مطابق اردی کے ہندوؤن اور مسلمانون نے باہم عہد کرلیا کہ تین وقتون کے علاوہ اور دن رات کے ہر وقت مین ہر قسم کا باجہ مسجدون کے سامنے بجایا جاسکتا ہے وہ تین اوقات علی الصباح (فجر) دوپہر (ظہر) اور شام (مغرب) کے ہین مگر شرط یہ ہے کہ کوئی ایک شخص یا جماعت کھڑے ہوکر قصداً مسجد کے سامنے باجہ نہ بجائے نہ حد سے زیادہ شور و غل مچائے۔

مندرجہ عہدنامہ ان مساجد کے متعلق ہے جو اسوقت موجود ہین آیندہ جو بنائی جائینگی ان کے متعلق مسلمانون کو کوئی اعتراض نہ ہوگا خواہ دن رات مین کسی وقت باجا بجایا جائے دونون فرقون نے اس عہدنامہ پر دستخط کردے۔

بنارس یونیورسٹی مین ایک زمین کی بابت نزاع

آخر ایک شخص کی جان گئی

بنارس ۷ اکتوبر بنارس ہندو یونیورسٹی مین ایک جا قور اہیر اور چند زمیندارون کے درمیان ایک کھیت کی بابت نزاع ہوگئی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اہیر کی جان گئی جسکو یونیورسٹی کے حکام قبضہ ملازم گئے تھے پولیس تحقیقات کررہی ہے ابھی تک کوئی گرفتاری عمل مین نہین آئی ہے۔

اخبار اسٹار نے معافی مانگ لی

اخبار اسٹار لنڈن نے کارٹون شائع کرنیکی بنا پر معافی مانگ لی اخبار مذکور کے ایڈیٹر کا معافی نامہ حسب ذیل ہے۔

مجھے یہ معلوم کرکے افسوس ہوا کہ تازہ نمبر مین جو کارٹون شائع ہوا تھا اس سے مسلمانون کو اس وجہ سے رنج پہونچا کہ ایک تصویر مین محمدؐ (صلعم) کا نام دیا گیا تھا یہ کہنے کی ضرورت نہین ہے کہ اسٹار نے اپنے ناظرین کے جسمین بہت سے مسلمان بھی ہین جذبات مذہبی کو مجروح کرنیکی نیت سے یہ کارٹون شائع نہین کیا گیا۔

وفد حجاز کو پروانہ راہداری

دہلی ۷ اکتوبر گورنمنٹ ہند نے مولانا شوکت علی کو بذریعہ تار مطلع کیا ہے کہ مرکزی گورنمنٹ نے مقامی گورنمنٹون کو ہدایت کی ہے کہ ان اشخاص کو پروانہ راہداری دیدیا جائے جنکا وفد حجاز کیلیے انتخاب ہوا ہے اور یہ کہ پروانہ راہداری صرف حجاز کیلیے جائز ہوگا

دو پنجابیون کی گرفتاری

کلکتہ ۷ اکتوبر خفیہ پولیس کلکتہ نے چہارشنبہ کو سالدہ اسٹیشن پر دو پنجابیون کو گرفتار کیا بابولال کے پاس بھری ہوئی پستول برآمد ہوئی اور بابولال کی مکان کی تلاشی لینے پر سامان حرب کی ایک کثیر مقدار برآمد ہوئی۔

شرومنی گوردوارہ پرابندھک کمیٹی کا اجلاس

امرتسر ۷ اکتوبر شرومنی گوردوارہ پرابندھک کمیٹی کا اجلاس ختم ہوگیا گوردوارہ ایکٹ کی منظوری کا رزولیوشن ایک ماہ کیلیے ملتوی کردیا گیا سردار منگل سنگھ اور دیگر انتہا پسند لیڈرون کے مشورہ سے امر سنگھ نے یہ اعلان کیا کہ وہ ایکٹ کو منظور نہین کرسکتے اور یہ کہ جاگا اور گورنمنٹ کے درمیان مشکل سے مصالحت ہوسکتی ہے سردار کرتار سنگھ مجلس انتظامیہ کے صدر منتخب ہوئے ہین ممبرون کے درمیان سخت اختلاف ہوگیا ہے اور مجلس انتظامیہ کے ۱۶ ممبرون نے استعفا دیدیا ہے اب کمیٹی انتہا پسند ممبرون سے مرتب ہوگی تمام عہدہ دارون نے بھی استعفا دیدیا ہے۔

دیوان چند کو پھانسی

لاہور ۷ اکتوبر دیوان چند جس کو سشن کورٹ لاہور سے لال طالب علم ڈی اے وی اسکول لاہور کے قتل کے الزام مین پھانسی کی سزا ملی تھی اس نے لاہور ہائی کورٹ مین ترحم کی اپیل کی مگر اسکی درخواست مسترد کردی گئی اور ۳ اکتوبر کو اسکو پھانسی دیدیگئی

کرنسی کمیشن کا بائیکاٹ

بمبئی ۸ اکتوبر ایوان تجارت جنوبی ہند نے کرنسی کمیشن کے سامنے کوئی بیان دینے اسکی نمایندگی کیلیے ممبر نامزد کرنے اور شہادت دینے سے انکار کردیا ہے جو سوالات کمیشن کی جانب سے بھیجے گئے ہین اس کا جواب بھی دیا جائیگا۔ سر پرشوتم داس ٹھاکر داس نے انڈین ڈیلی میل کے قائم مقام سے دوران ملاقات مین بیان کیا کہ ان کا یہ ارادہ نہین ہے کہ کمیشن کی ممبری سے استعفی دیدین

مسٹر رتنا سوامی کی صدارت منظور

مدراس ۹ اکتوبر مسٹر رتنا سوامی مدراس لیجسلیٹو کونسل کے صدر منتخب ہوئے ہین ہز ایکسلنسی گورنر نے آپ کے انتخاب کو منظور کرلیا۔

ممبران اکزیکٹو کونسل گورنمنٹ ہند کا دورہ

شملہ ۹ اکتوبر سر بی این متر آسام مین دورہ کرنیکی غرض سے ۱۶ اکتوبر کو شملہ سے روانہ ہونگے جہان وہ ٹی ایسوسی ایشن اور پوسٹ و ٹیلیگراف افسر کی کمیٹیون سے ملاقات کرینگے اور ۵ نومبر کو شملہ واپس آکر ۷ کو دہلی روانہ ہوجائینگے۔ سر فضل حسین بھی دورہ پر روانہ ہونگے وہ ۲ نومبر کو شملہ سے روانہ ہوکر دوسرے دن لاہور پہونچین گے اور وہان سے پشاور روانہ ہونگے۔

بداون کے مقدمہ سرجانہ کا فیصلہ

بداون مین ایک شخص مسمی بنام روپ سنگھ کی طرف سے چودھری امراؤ سنگھ ڈپٹی کلکٹر اور تین دیگر اشخاص پر ہرجہ و نقصان کا جو دیوانی دعوی بہ تعین ۲۲۰ روپیہ دائر ہوا تھا اور جسکی ضمن مین ڈپٹی کلکٹر موصوف کے خلاف رشوت ستانی و بدعادت وغیرہ کے الزامات عائد کیے گئے تھے اوس کا اتنی مہینے کی تحقیقات کے بعد مسٹر بیدیا ناتھ گھوش نے باندہ سے لکھکر فیصلہ بھیجا جہان وہ تبدیل ہوگئے ہین جسمین چودھری امراؤ سنگھ صاحب ڈپٹی کلکٹر کو جملہ الزامات

آئینہ کانپور

جلسہ جنوبی افریقہ کے ہندوستانیون کے خلاف جو قانون افریقہ کی گورنمنٹ نے بنایا ہے اسکی مخالفت کے لیے خورد محل پارک مین ۱۱ اکتوبر سنہ ۱۹۲۵ء کو ایک جلسہ بصدارت ڈاکٹر مراری لال صاحب ہوا۔ رزولیوشن جو پاس ہوا ہے اسمین اسکی ملامت کے ساتھ ہی ساتھ گورنمنٹ ہند سے کہا گیا ہے کہ وہ اس مخالفت کے رزولیوشن کو جنوبی افریقہ کی گورنمنٹ کے پاس روانہ کردے رزولیوشن کی تائید مین مسٹر بالکرشن ایک افریقن عیسائی بابو نراین پرشاد نگم اور رائے بہادر بابو آنند سروپ کی نہایت زبردست تقریرین ہوئین

روانگی کاکوری کے ڈاکہ کے متعلق کانپور مین جن لوگون کی گرفتاریان ہوئین تھین ان سب کو لکھنؤ بھیجدیا گیا ہے۔

سمجھوتہ روٹی گودام کے ہندو مسلمانون کے جھگڑے کے متعلق آپس مین سمجھوتہ ہوجانے کی بہت کوشش کی گئی مگر افسوس ہے کہ یہ کوشش کامیاب نہین ہوئی اب مقدمہ ۳۰ اکتوبر کو ہوگا۔

انتخاب شہر کانگرس کمیٹی کا سالانہ انتخاب ۱۴ اکتوبر سنہ ۱۹۲۵ء کو ساڑھے ۶ بجے شام کو کانگریس اسکول چٹائی محال مین ہونا قرار پایا ہے، امید ہے کہ لوگ انتخاب مین کافی تعداد سے شریک ہون گے۔

آمد مسلم یونیورسٹی کے سلسلہ مین ایک وفد بہ سرکردگی صاحبزادہ آفتاب احمد خان کانپور آنے والا ہے
ڈاکٹر کچلو صاحب حال مین کانپور تشریف لائے تھے تنظیم کے متعلق بھی ایک وفد کانپور آنے والا ہے۔

تبادلہ مسٹر براون جائنٹ مجسٹریٹ کانپور کا تبادلہ ملت پور کو ہوا ہے اور آپ کی جگہ مسٹر تھمن سنگھ ڈپٹی کلکٹر آرہے ہین۔

بقیہ ایڈیٹوریل

مسئلہ موصل موصل کا معاملہ نہایت پیچیدہ ہوتا جاتا ہے ترکون نے اپنے جائز مطالبات مین موصل کے تیل کا ٹھیکہ برطانیہ کو دینے اور دیگر تجارتی مراعات پر منظوری ظاہر کرکے انتہائی ایثار کا ثبوت دیا تھا مگر برطانوی امپریلیسٹ کو اس سے تشفی نہین ہوئی۔ بخلاف اسکے وزیر نوآبادیات یہ فرماتے ہین کہ موصل کو برطانیہ کسی حالت مین نہین چھوڑ سکتی اور عراق کے چھوڑنے کا کبھی سوال ہی نہین پیدا ہوا۔ ان پیچیدہ حالات کو دیکھتے ہوے مجلس اقوام نے موصل کے متعلق کوئی فیصلہ نہین کیا اور اب اسکا [illegible] کی بین الاقوامی عدالت مین ہوگا ممکن ہے کہ بین الاقوامی عدالت بھی حالات سے متاثر ہوکر تصفیہ سے بچنا چاہے لیکن چونکہ ترکون کے مطالبات بالکل حق بجانب ہین اسلیے وہ برطانیہ سے مرعوب نہین ہوسکتے لہذا انھون نے باوجودان تمام حالات کے فیصلہ کرلیا ہے کہ وہ اپنی حفاظت کے لیے مضرات جنگ کا مقابلہ کرنے کو تیار ہین

نجد و حجاز نجدیون کے مدینہ منورہ پر قبضہ کی تصدیق ہوگئی ہے مدینہ منورہ کی پریشان کن سابقہ خبرونکی اگرچہ تکذیب ہوگئی ہے مگر ہندوستان کا ایک بہت بڑا حصہ اس سے مطمئن نہین ہمکو افسوس ہے کہ اس مسئلہ نے فریقین کے افراط و تفریط سے سخت کشمکش اور اختلافات پیدا ہوگئے اسمین شک نہین کہ نجدیون کے طرفدار و نیز بعض فرقہ وار لوگون نے بدزبانی سے کام لیکر لوگون کے قلوب کو بہت خراب کردیا ہے مگر اب غنیمت ہے کہ بغرض تحقیقات دونون فریقون کے وفد مدینہ منورہ جارہے ہین اور امید ہے کہ ان وفود کے ذمہ دار اصحاب حالات کو بچشم خود دیکھکر کسی خاص نتیجہ کو پہونچ جائینگے۔

بحکم جناب مولوی محمد شفیع صاحب جج خفیفہ بہادر کانپور

بعدالت صاحب جج خفیفہ بہادر کانپور

نمبر ۸ سنہ ۱۹۲۵ء الثالونسی

للی ولد جگنا و میکو ولد جگنا قوم تیلی ساکنان محلہ شطرنجی خانہ شہر کانپور سائلان

ہرگاہ مقدمہ مذکورہ بالا مین للی و میکو سائلان نے درخواست مشتہر قرار دے جانے دیوالیہ کے عدالت ہذا مین گذرانی ہے جسکی سماعت کے لیے عدالت ہذا مین ۲۸ نومبر سنہ ۱۹۲۵ء مقرر ہوئی ہے لہذا بذریعہ نوٹس ہذا ہر خاص و عام کو اطلاع دیجاتی ہے کہ جس کسی کو کوئی عذر نسبت درخواست سائل مذکورہ بالا کے ہو تو بتاریخ معینہ اصالتاً خواہ وکالتاً حاضر ہوکر پیش کرے

المرقوم ۱۲ اکتوبر سنہ ۱۹۲۵ء

مہر عدالت

دستخط ہر سہ اسنصرم
عدالت جج خفیفہ بہادر کانپور

صداقت مین اشتہار دیکر تجارت بڑھاؤ

مراسلات

(ایڈیٹر کا نامہ نگارون سے متفق الراے ہونا ضرور نہین)

حلیم مسلم ہائی اسکول کانپور
اور
چترانشی وصداے مسلم

بخدمت جناب ایڈیٹر صاحب صداقت کانپور السلام علیکم۔ ۲۵ر ستمبر کی چترانشی مین یہ خبر شائع کی گئی ہے کہ رام لیلا کی سواری آتے وقت حلیم مسلم ہائی اسکول کے قریب چند طلبا نے ایک آدہ ہندو پر حملہ کیا" معلوم نہین کہ اس بے بنیاد اور جھوٹی خبر کے شائع کرنے سے اس اخبار کی کیا غرض ہے مین نے اسکی تردید مین جو مضمون اس اخبار کے ایڈیٹر صاحب کو بھیجا تھا اسکے جواب مین وہ فرماتے ہین کہ اُنھون نے یہ خبر اخبار ورتمان سے حرف بحرف نقل کی تھی اس پر مستزاد یہ "چترانشی" مین مضامین نہایت احتیاط کے ساتھ چھاپے جاتے ہین" حقیقت یہ ہے کہ نہ تو اس درسگاہ کے پاس سے رام لیلا کی سواری نکلی اور نہ کبھی نکلیگی نہ اس درسگاہ کے طالب علمون نے کسی ہندو پر حملہ کیا اور نہ باوجود چترانشی اور ورتمان کے ایسی امید ہے اسی طرح صداے مسلم ۹ر اکتوبر کی اشاعت مین زیر عنوان اسکاؤٹنگ اور اخلاق یہ افترا کیا گیا ہے کہ پھول باغ کے حیا سوز نظارے بھانڈون کی طرح نقل اور بے حیائی کے کام ہو ہیو ... اسکول کے مسلمان طلبا بار کو دیکھتے ہے۔ اس سے ... کوئی انتہا نہ ... ان سے ہندوستان ... داہتات کی تکمیل ہو سکے گی۔ سوراج ... وہان مو... کے ممبران نے جس دور اندیشی کا ثبوت سیاسی اتحاد کی اُمید بڑھتی ہے۔ اور ہم کو اُمید ہے اسمبلی سے پاس ہو جا دیگا۔

گورنمنٹ کے لیے سبق

سکھ گوردوارہ بل پنجاب کاؤنسل سے پاس ہو کر ... منظوری کے لیے جب اسمبلی مین پیش ہوا تو ... ستمبر ... انتہا نہ رہی جبکہ ابنا اور ... سید ابو محمد ثاقب" ہین تو پر حیرت اور ... کہ اخبار مذکور مین ایسی غیر ذمہ دار خبرین مراسلات کے کالمون کے علاوہ ایڈیٹوریل نوٹس مین شائع ہوتی ہین، کیا "چترانشی" اور "صداے مسلم" کی ادارت ایک ہی اصول کی ماتحت ہین۔

آنریری سکریٹری

حلیم مسلم ہائی اسکول کانپور

۸ر اکتوبر سنہ ۱۹۲۵ء

بحکم جناب شیخ علی حماد رضا صاحب بہادر بی۔ اے ایل ایل۔ بی جج خفیفہ و منصف صاحب بہادر طرب گنج مقام گونڈہ

(فریقین بروز پیشی معہ ثبوت حاضر آوین)

سمن بغرض انفصال مقدمہ

مقدمہ نمبر ۱۷۷ سنہ ۱۹۲۵ء ابتدائے خفیفہ

بعدالت خفیفہ منصفی طرب گنج۔ گونڈہ

جگلیسر سنگھ ولد پرسرام سنگھ قوم چھتری عمر ۳۸ سال پیشہ کھیتی ساکن موضع سالوان کلان لسثمولہ، مدعی پرگنہ دکسر تحصیل طرب گنج ضلع گونڈہ مدعی

بنام رمیشر مدعا علیہ

رمیشر ولد دوھری عمر ۳۵ سال پیشہ کھیتی ساکن سالوان کلان لسثمولہ انڈھی پورہ من گرا پرگنہ دکسر تحصیل طرب گنج ضلع گونڈہ مدعا علیہ

ہرگاہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابت للعہ ار کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۲۲ر ماہ اکتوبر سنہ ۱۹۲۵ء بوقت ۱۰ بجے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حال سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جسکے ساتھ کوئی اور شخص ہو جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعوی مدعی مذکور کی کرو اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہاری حاضری کیلیے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تم کو لازم ہے کہ اپنے جوابدعوی کی تائید مین جن گواہون کی شہادت پر یا جن دستاویزات پر تم استدلال کرنا چاہتے ہو اسی روز اُن کو پیش کرو۔

مطلع رہو کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ ... حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا۔

... بتاریخ ۲۲ر ماہ ستمبر سنہ ۱۹۲۵ء میرے دستخط ... عدالت سے جاری کیا گیا۔

بحکم

... عدالت ترہبون ناتھ منصرم
عدالت منصفی طرب گنج گونڈہ

وقت حاضری بدفتر خفیفہ منصفی طرب گنج مقام گونڈہ ۱۰ بجے سے ۴ بجے تک

قضیہ موصل اور انگریزی اخبارات کی رائین

ڈیلی ڈسپیچ

ہمین پیشتر سے لیگ اقوام کی مجلس کا فیصلہ تو نہین معلوم ہے لیکن ہمین یقین ہے کہ اس ملک کی عام راے نیسے نبائے کام کو لبگاڑ ناپسند نہ کریگی تین سال مین عراق اپنا صرف خود برداشت کرنے لگیگا کیا یہ بیوقوفی نہ ہو گی کہ ہم ایک ایسے قیمتی مقبوضہ کو چھوڑ دین جس کا رکھنا ہمارے کسی صرف کا باعث ہی نہین؟ عراق مین ہماری موجودگی ہندوستان اور مشرق مین ہمارے اقتدار کو زیادہ کردیگی۔

لورپول پوسٹ

اخبار لورپول پوسٹ" رقمطراز ہے:۔

مسٹر بالدون نے راے عامہ کے دباؤ سے سنہ ۱۹۲۳ء مین یہ اعلان کیا تھا کہ سنہ ۱۹۲۸ء مین موجودہ حکمبرداری کے اختتام پر ہم کو عراق سے واپس آنا چاہیے مگر اب لیگ اقوام کی مجلس مین مسٹر امری فرماتے ہین کہ اختتام معاہدہ کے بعد ہم ایک لامحدود زمانے کیلیے پھر حکمبرداری قبول کرنے کو تیار ہین ہمین حیرت ہوتی ہے کہ جس ملک کی وہ نمایندگی کر رہے ہین اس نے کب انھین یا ان کی حکومت کو ایسا اعلان کرنیکی ہدایت دی سنہ ۱۹۲۳ء مین برطانیہ نے عراق کی حکمبرداری کو جاری نہ رکھنے کا فیصلا اسلیے کیا تھا کہ ہماری مالی حالت اس صرف عظیم کی برداشت کے قابل نہ تھی یہ ہی سبب آج بھی اسی قدر اہمیت کے ساتھ موجود ہے بلکہ دو برس پیشتر سے آج ہماری مالی حالت زیادہ خراب ہے ترکون سے جھگڑے کے احتمال کے علاوہ ہم یہ پوچھتے ہین کہ آخر ہمین عراق دے کیا دیگا؟ شرق وسطے مین تہذیب پھیلانا ایک نہایت اچھا کام ہے لیکن اپنی مالی حالت کو دیکھکر ہمین یہ سوچنا چاہیے کہ ہمین ایسے کام مین ان لوگون کے لیے جنھین ہماری موجودگی اپنے ملک مین ناگوار ہے پھنسنا کہان تک مناسب ہے؟۔

حکومت فرانس کو برطانیہ کا جو قرض دینا ہے اس کی تعداد ۶۲ کرور ۳۰ لاکھ پونڈ ہے فرانس ہر سال سوا کرور پونڈ ادا کیا کریگا اور اس طرح یہ قرضہ ۶۲ سال مین ادا ہوگا۔

آل انڈیا مسلم لیگ کا آیندہ سالانہ اجلاس بڑے دنون کی تعطیلات مین علی گڑھ مین منعقد ہوگا۔

بہترین ناول

بہم اعلیٰ زبان ۱۲ / ۱

الفانسو عہ/	دربار حرام پور کامل ۱۰/	مسٹر تھو ۸/
فاتح مفتوح ۱۲/	غیب دان دلہن عہ	خوبصورت کاہنا ۸/
دیو کا طلسمی فانوس عہ	طاہرہ ۱۲/	جویائے حق کامل صہ
جام سرشار ۱۲/	نیت جین عہ	خوفناک محبت ۱۲/
غدائی فوجدار ۸/	ایک خونی کامل عہ	دلچسپ کامل عہ
شام جوانی ۸/	آغا صادق کی شادی عہ	پاداش عمل کامل ۸/
فردوس برین عہ	مقدس نازنین عہ	زیب النسا ۸/
حسن انجلینا ۱۲/	جویائے حق اول ۱۲/ دوم ۱۲/	جوش خون عہ
ملک العزیز ورجنا ۱۲/	آہ ملک ۸/	خونی منت عہ
منصور موہنا ۱۲/	ملکہ زنوبیہ ۳/	بزم اکبری کامل ۔/
فتح اندلس ۸/	ابوبکر شبلی ۱۲/	پری خانہ عہ
یوسف نجمہ عہ	انقلاب روس ۔/	محروم وصال ۸/
زوال بغداد عہ	جنگ سمرنا ۳/	نیل کا سانپ ۸/
رومۃ الکبریٰ عہ	مشوق بیوفا ۸/	نورا ۱۲/
فلپانا عہ	محبوبہ شام ۶/	حسن سرور کامل للعہ
شوقین ملکہ عہ	حسن پرست عہ	چوروں کا کلب صہ
حسن کا ڈاکو کامل عہ		نیلی چھتری عہ

ملنے کا پتہ: مینیجر صداقت بک ایجنسی کانپور

دیوار میں لگانے کی گھڑیاں قسمت سیہ

آپکے مکانکو زینت دینے والی گھڑی بیش وقت بجانیوالی ہماری دیوار کی گھڑی نے ٹھیک وقت بتانے کی بدولت لاثانی شہرت حاصل کی ہے

نقل سارٹیفکٹ



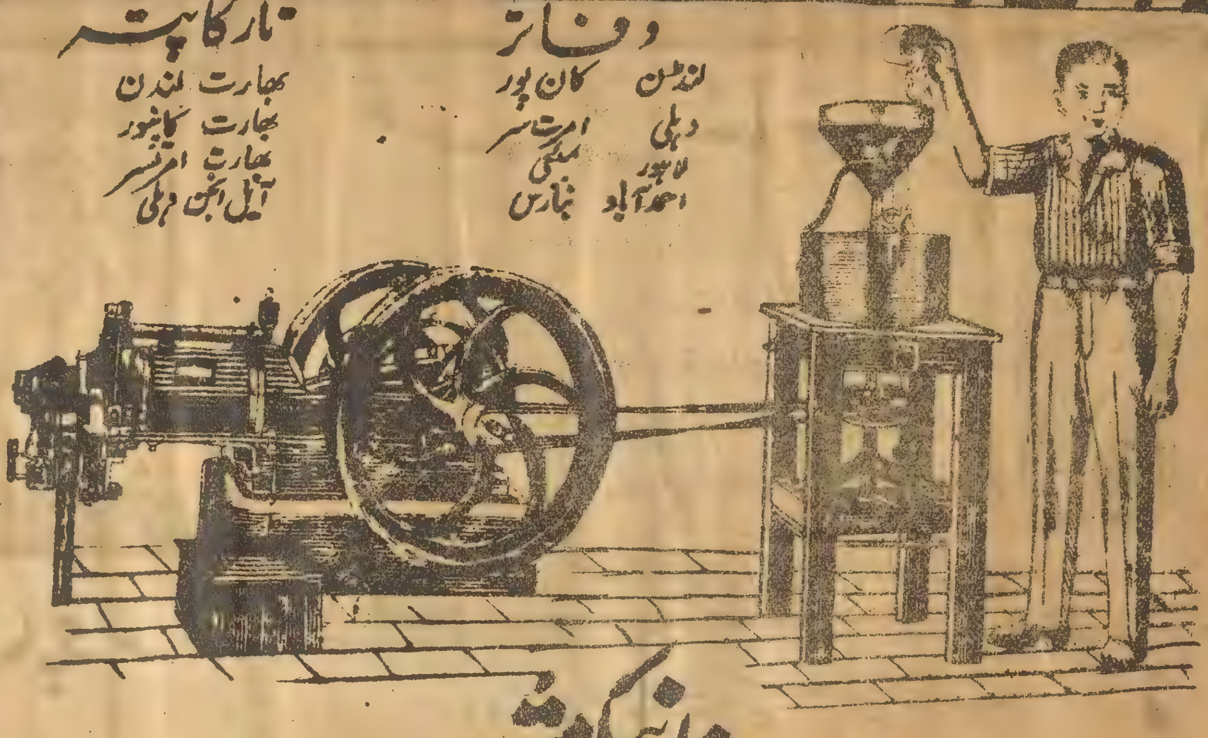
بش پورہ ۱۰ مارچ ۱۹۲۵ء جناب من گھڑی موصول ہوگئی مسرت ہوئی براہ مہربانی مین گھڑیاں اور بھیجدیجئے۔ دستخط اکبر جی بوشن گوسوا

سب صاحبان سے درخواست کیجاتی ہے کہ نام اور پتہ صاف لکھیں اور اگر ممکن ہو تو انگریزی میں

دنیا کی مشہور ترین پی ام مڈبیب کمپنی کی رولڈ گولڈ رسٹ واچ ۱۲/۸ قیمت مہر بلیک برڈ فاؤنٹن پین قیمت ۔/ کمپٹیشن فاؤنٹین پین قیمت سے ریڈیم رات کو چمکنے والا پاکٹ لیور واچ قیمت مہر

انڈین ایجنسی کمپنی
رایاپیٹیا مدراس

روپیہ بنانیکی مشین



دفاتر
لندن کانپور
دہلی امرتسر
بمبئی لاہور
احمد آباد بنارس

تار کا پتہ
بھارت لندن
بھارت کانپور
بھارت امرتسر
آئیل انجن دہلی

یعنی نو بنو بھارت آئیل انجن لندن سے پہنچ گئے

آپ سرخی کو پڑھکر ضرور چونک پڑے ہونگے کہ روپیہ بنانے کی مشین کیسی؟ کیا گورنمنٹ نے ہر ایک شخص کو روپیہ بنانے کی اجازت دیدی ہے؟

جواب ملیگا کہ ہرگز نہیں یہ فعل خلاف قانون ہے۔ آیئے ہم آپکو بتائیں کہ یہ روپیہ بنانیکی مشین کیسی ہے جسکے آتے ہی روپیہ دھڑا دھڑ نکلنا شروع ہو جاتا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ آپ بھارت آئیل انجن کے خریدار ہو جائیے پھر دیکھئے کہ روپیہ کا ڈھیر خود لگتا ہے یا نہیں!! آپ ضرور دریافت کرینگے کہ یہ کیسے اسکا جواب یہ ہے کہ بھارت آئیل انجن بناوٹ میں سادہ اور نہایت مضبوط ہے متواتر تیل کے خرچ پر زیادہ کام نکالتا ہے اور معقول آمدنی کیصورت پیدا کرتا ہے تمام خرچ نکالکر روپیہ روز آپکی جیب میں ڈالیگا کیا پھر بھی آپ اسکو روپیہ بنانیکی مشین کا لقب دینگے؟ علاوہ اسکے کروڈ آئیل انجن آٹا پیسنے کی چکیاں دھان سے چاول نکالنے پالش کرنیکی مشین تمباکو چونہ پیسنے کی مشین وغیرہ وغیرہ جنکو ہر وقت ہمارا لندن آفس روانہ کرتا رہتا ہے اگر آپ خریدنا چاہتے ہیں تو نیچے لکھے پتہ پر خط و کتابت کریں۔

اپنے خریداروں کو سب سے بڑی سہولت ہمنے دے رکھی ہے وہ یہ ہے کہ ہم اپنے کارخانہ میں ... انجن کے چلانیکا کام مفت سکھلاتے ہیں۔ آزمایئے اور روپیہ کا ڈھیر لگایئے

بھارت آئیل انجن ... کمپنی لاٹوش روڈ کانپور

...کی خواہشات کی تکمیل ہو سکے گی۔ ...
...یون کے ممبران نے جس دور اندیشی کا ... حاضر
سیاسی اتحاد کی اُمید بڑھتی ہے اور ہم کو اُمید ... بتارت
اسمبلی سے پاس ہو جاویگا۔

گورنمنٹ کے لیے سبق

سکھ گوردوارہ بل پنجاب کاؤنسل سے پاس ہو کر ...
کی منظوری کیلئے جب اسمبلی میں پیش ہوا تو ...

... کا بیمہ

... ہا کا ... را کیور

... اور گریپٹ کی بیماریوں کے واسطے نہایت مفید دوا ہے۔
ہیضہ کیواسطے عجیب و غریب ...
ڈاکٹر ... ہا کا کالرا کیور اسقدر سریع الاثر ہے کہ پہلی ہی خوراک کا اثر مریض پر جادو کی طرح ہوتا ہے ہیضہ کے کیڑے جسم کے اندر ہلاک ہو جاتے ہیں اور دو ہی تین خوراک دوا دینے سے مرض کا دفعیہ ہوکر مریض کی طاقت بحال ہو جاتی ہے اور وہ بہت جلد اپنی اصلی حالت اور تندرستی پر آجاتا ہے۔ کالرا کیور ہندوستانی نہی دخشکی جڑوں پھل پھول اور پتیوں کا مرکب ہے اسمیں کوئی ایسی اجزا نہیں ہیں جو انسانی استعمال کیواسطے مضر ہوں۔
ہمیشہ ایک شیشی اپنے پاس موجود رکھئے اور اسطرح ایک خوفناک جانی دشمن ہیضہ سے اپنی جان کا بیمہ کیجئے

قیمت فی شیشی علاوہ محصول ایک روپیہ عہ

ملنے کا پتہ: ڈاکٹر جے ایس ... کیلاش کانپور

مدن منجری گولیاں

بچہنی ... لکھوی ... کا

کثرت احتلام جریان کے لیے بیحد مفید ہے۔ خون کی کمی دماغی اور اعصابی بیماریوں کیلئے اکسیر ہونے کے علاوہ ہر ایک قسم کی کمزوری کو دور کرتی ہے۔ ایکدفعہ ضرور آزمایئے۔
چالیس گولیوں کی ڈبیہ قیمتی عہ

ٹینوسگت واری روغن (رجسٹرڈ)

اس روغن کے استعمال سے عضو مخصوص کے تمام نقص دور ہو جاتے ہیں۔ مثلاً کوتاہی۔ ٹیڑھا پن۔ رگوں کا کمزور ہونا وغیرہ تمام کو دور کرکے ... قیمت ۲ تولہ کی ڈبیہ عہ علاوہ محصول

رمن ولاسی گولیاں (رجسٹرڈ)

یہ گولیاں امساک کے لیے بے نظیر ہیں رات کو فقط ایک گولی دودھ کے ہمراہ کھانے سے اپنی خواہش کے مطابق مزہ اٹھا دیں قیمت ۱۶ گولی کی ڈبیہ عہ۔ علاوہ محصول مندرجہ ذیل پتہ سے طلب کیجئے

(ہیڈ آفس) جام نگر کاٹھیاواڑ
(برانچ آفس) نمبر ۲۰۲ کالبا دیوی روڈ بمبئی نمبر ۲ پور
راج وید نرائن جی کیشو جی
کانپور ایجنٹ نرائن جی دادا جی مناکچ

باہتمام خواجہ عبدالسلام صداقت پریس کانپور سے شائع ہوا

The SadaQat
CAWNPORE

REG-No. 1424

جمال پر توحق عزم مستقل میں رہی
زبان پر بھی وہی ہو جو تیری دل میں رہی
(احسن)

صداقت

قیمت سالانہ [illegible]
ششماہی [illegible]
فی پرچہ [illegible]

اڈیٹر-خواجہ عبدالسلام

ہفتہ وار

جلد ۲ | کان پور-چہار شنبہ ۲۱-اکتوبر ۱۹۲۵ء مطابق ۲-ربیع الثانی ۱۳۴۴ھ | نمبر ۸

ادبیات

انتخاب مشاعرہ

(۲)

آج انتخاب مشاعرہ کی دوسری قسط ہدیہ ناظرین ہے میں عرض کر چکا ہون کہ یہ غزلین مشاعرہ میں اسوقت لکھی گئی تھین جب واہ واہ سبحان اللہ کے شور سے چھتین اوڑ رہی تھین اور بقول آزاد (مصنف آبحیات) مشاعرہ جاگ اُٹھا تھا۔ ممکن ہے کہ اس ہنگامہ مین کوئی لفظ بدل گیا ہو یا کوئی اچھا شعر لکھنے سے رہگیا ہو بہر حال مجھے غلطی کے علم سے پہلے ہی اپنے خطا کا اعتراف ہے۔

پہلی قسط مین جناب فرخ کانپوری کے چند اچھے شعر غلطی سے شامل انتخاب نہ ہو سکے تھے جسکا مجھے بعد کو علم ہوا اور اب افسوس ہے کہ مجھے اس فروگذاشت کا علم ہی نہ ہوتا تو بہتر تھا۔

شام سندر لال نگم

حضرت فرخ بنارسی

چارہ گر چھیڑ کے بھولے ہوئے افسانیکو
کرکے شامل عدم آباد کے ویرانے کو
جسطرف بیخودی عشق مین آنکھ اٹھتی ہے
صرف دو حرفون مین محدود تھا راز کونین
وصل ہے سوزِ محبت مین گذر نا جی سے
بات مشکل سے نکلتی ہے وہ وقت آیا ہے
اور چھلکا دے ذرا تیرے تصدق ساقی
ساقی بزم [illegible] ہوش نہ آجائے کہین
داستان گوئے ازل چھیڑ کوئی ذکر بنیا
ہوش کھونے پہ بھی حاصل نہوئی آزادی

ہوش آنے نہین دیتے تیرے دیوانے کو
وحشتِ شوق مین جولان کیا دیوانے کو
تیری ہی شکل نظر آتی ہے دیوانے کو
شوق نے کر دیا طومار اس افسانے کو
شمع تعلیم فنا دیتی ہے پروانے کو
اب لب گور سے سننا مرے افسانے کو
چشم میگون کے چھلکتے ہوئے پیمانے کو
بھر مے حسن سے بھر دے میرے پیمانے کو
طول دیگا تو کہانتک میرے افسانے کو
قید غفلت کی لگائی گئی دیوانے کو

حضرت سخا شاہجہان پوری

روح آمادہ ہے قالب سے نکلجانے کو
چھیڑ دے سلسلۂ زلف کے افسانے کو
جو تھا تمہید خیالات جنون کا مقصد

شاق ہے قیدِ تعین ترے دیوانے کو
وہ بھی دیوانہ ہے سمجھائے جو دیوانے کو
ڈھونڈھتا پھرتا ہون ابتک اُسی ویرانے کو

آج سب تذکرۂ ہستی فانی سن لین
ہو گئی کیفِ محبت کی سمائی دل مین
یہ سبب ہے کہ جو زنجیر نفس ٹوٹ گئی
دور ہے سرحدِ ادراک سے آبادیٔ عشق
غیب سے ہو گئے تکمیلِ جنون کے سامان
خلق مین آکے مین رودادِ ازل بھولگیا

خاتم کرتا ہون مین اب زیست کے افسانے کو
آفرین اس مے سرجوش کے پیمانے کو
اُسنے آزاد کیا قید سے دیوانے کو
خود ہی کھو جائے جو ڈھونڈے ترے دیوانیکو
وسعت دشت ملی قلب کے ویرانے کو
کوئی دہرا دے تخاطب مرے افسانے کو

جناب عزیز کانپوری

سرحدِ عقل سے کہتا ہے نکلجانے کو
جس ادا نے تری اس حال کو پہنچایا ہے
دلِ وحشی کی تباہی کا اثر تھا شاید
ملگیا عشق مجازی سے حقیقی کا ثبوت
ہائے جس دشت مین جا کر مین ہوا گو [illegible]
یاد ساقی مین نہین آنکھ سے رکتے [illegible]
ایک صحرا مین قدم ہے تو اِک [illegible]
چشم خونبار ملی روزِ ازل مجھ [illegible]

کون ایسا ہے جو روکے ترے دیوانے کو
[illegible] سی انداز سے دیوانے کو
[illegible] کنے لگے ویرانے کو
[illegible] کے تخانے کو
[illegible] ویرانے کو
[illegible]

جناب [illegible]

جسکو دیکھو وہ چلا آتا ہے سمجھانے [illegible]
خون عاشق کی بدولت ہے حنا مین شوخی
دل ہی جب ٹوٹ گیا بادہ کشی پھر کیسی
حشر مین بھی وہی دُھن ہے وہی انداز جنون
کیف ساقی نے کیا مے کی کمی کو پورا
پاکے موقعہ کہین لبریز نہو جام حیات
دل بتا یئے تجھے مین نے خدا کو سونپا
الفتِ ساقی کوثر ہو مبارک مشاکر

[illegible] اب دیکھ کے پیمانے کو
[illegible] چھانہ سکا آپ کے دیوانے کو
چھو کر ہاتھ سے چھلکا دیا پیمانے کو
مے سے بھر دے مرے ساقی میرے پیمانے کو
کوئی کھینچے لیے جاتا ہے صنم خانے کو
اب فراموش نہ کرنا کبھی دیوانے کو

جناب محمد نظیر احمد صاحب احقر کانپوری

اپنا افسانہ سمجھتا ہے ہر افسانے کو
مین یہ سمجھا جو بگولے مرے صحرا سے اُٹھے
اب بجزِ داغ کے کچھ بھی نہین سرمایۂ دل
ہوگا جو دل کی طرح صاحب ظرف اے ساقی
پھر مجھے ہر دو جہان گر ساقی

بیخودی مین بھی یہ احساس ہے دیوانے کو
اوڑ چلا ہے کہ کون دوش پہ ویرانے کو
جس نے لوٹ لیا عشق کے پیمانے کو
وہ چھلکنے ہی نہ دیگا کبھی پیمانے کو
بھرا اُسطرح بھر دے میرے پیمانے کو

۷۸۶

ہفتہ وار

صداقت

چہارشنبہ ۲۱ اکتوبر سنہ ۱۹۲۵ء

کوہ کندن و کاہ برآوردن

کانگریس کی اہم تجویز

"(الف) چونکہ کانگریس کی کثرت رائے کا خیال ہے کہ اس زمانہ مین کانگریس کی ممبری کے چندے مین ترمیم کرنیکی ضرورت ہے لہٰذا اس سلسلہ مین یہ اصول قرار دیا جائے کہ جو لوگ قاعدہ ۷ کے مطابق ناقابل نہ ہون وہ سالانہ ۲۰۰۰ گز اپنے ہاتھ کا کتا ہوا سوت دیکر کانگریس کے ممبر ہو سکتے ہین وہ لوگ جو سیاسی اور کانگریس کے جلسون کے موقعون پر کھدر نہین پہنین گے کانگریس کی کسی بھی کمیٹی یا سب کمیٹی مین کانگریس کے قائم ہونے اور ووٹ دینے کے حق سے محروم سمجھے جائینگے...... سوراجیہ پارٹی کو کانگریس کی طرف سے کونسلون مین [illegible] کرنے کا بار سونپا گیا، اسلیے یہ تجویز کیا جاتا ہے کہ کانگریس [illegible] اسکول [illegible] کمیٹیون مین اپنا تمام خزانہ اور [illegible] سے ہندوستا[illegible] ٹمنٹ کی تکمیل ہو سکے گی۔ سو[illegible] موتی لال نہرو کی تحریکِ رانی نے جس دور اندیشی کا [illegible] حاضر [illegible] سیاسی اتحاد کی اُمید بڑھتی ہے اور ہم کو اُمید [illegible] بتارتے [illegible] اسمبلی سے پاس ہو جاویگا۔

گورنمنٹ کے لیے سبق

سکھ گوردوارہ بل پنجاب کاؤنسل سے پاس ہو کر [illegible] منظوری کے لیے جب اسمبلی مین پیش ہوا تو [illegible] کبھی نہ کی ہو گی [illegible] ہ دیگئی ہوگی، سچائی پر سختیہ گرہ کر کے جان دینے [illegible] والون قومی درد سے بیچین رہنے والون کی طرف سے مہاتما گاندھی کے نام پر یہ تعلیم دیجاتی ہے کہ جلسہ اور ووٹ کے وقت کھدر پہنو اسکے بعد چاہے کھدر کو ہاتھ بھی نہ لگاؤ یہی نہین بلکہ دو ۲ ہزار چندہ کی رقم سوراجیون کو کونسل اور بورڈون کے ممبر بنانے مین صرف کی جائیگی، ہم ہندوستان کے تعلیم یافتہ طبقہ سے اپیل کرینگے کہ وہ انگریزی حکومت کے ساتھ ہی ساتھ ہندوستانیون کی خون چوسنے والی دوسری مقابل طاقت کو ملک کا ستیاناس کرنیکی کب تک اجازت دین گے، اہل ملک غور فرمائین کہ چند سوراجیون کی ممبری سے روپیہ کی اس بربادی کی تلافی ہوئی ہے یا نہین خلافت اور کانگریس پر تقریباً دو کرور روپیہ خرچ ہوا اور اس اسراف بیجا کا نفع جو کچھ ہوا وہ سب کو معلوم ہے... "بہ بین تفاوت رہ از کجاست تا بہ کجا"

"کس طرح اس تگمہ ناز سے جلنا ہوگا"
"در زہر دے اسپہ بتاکید کہ پینا ہوگا"

مذکورۂ بالا رزولیوشن نے پٹنہ مین کانگریس کو دیکھا گیا اور اُس پر عملدرآمد نے کانگریس کو سوراجیون کا کھلونا بنا دیا انگریزون کی پالیسی اور سوراجیون کی پالیسی قریب قریب ایک سی ہو گئی ہے انگریزون کو یہ دعویٰ ہے کہ ہم ہندوستانیون کی فلاح کے لیے حکومت کرتے ہین اور سوراجیون کا یہ خیال ہے کہ ہم وطن کی بھلائی کے لیے جانی و مالی قربانی کرتے ہین حالانکہ دونون کو اپنا فائدہ مدنظر ہے ایک کی دولت پر نظر ہے اور دوسرے کی ذاتی اعزاز پر۔

مذکورۂ بالا رزولیوشن جمہوری اصولون کے بالکل خلاف ہے وہ جمہور کو نہ صرف اپنے ساتھ نہین رکھتا بلکہ اُن سے یہ کہتا ہے کہ روپیہ تم دو اور خرچ ہم کرین، اس رزولیوشن کی تعمیل نے سونے پر سہاگہ کر دیا جب ہم کو معلوم ہوا کانپور کانگریس کمیٹی نے اسکی تعمیل مین اپنی ہستی کو سخت ذلیل کر دکھا دیا لفظ سخت ہے لیکن افسوس ہے کہ اس سے زیادہ مناسب لفظ باوجود تلاش نصیب آیا۔

ہم دوسری جگہ اپنے ایک ظرافت پسند نامہ نگار کا مضمون درج کر رہے ہین ہم کو نامہ نگار صاحب نے یقین دلایا ہے کہ ظرافت کے پردے مین حقیقت ہے، غضب ہے کہ ایک بھانگ پر ہر رنگ کا ممبر بنایا جائے اور دوسرے بھانگ پر خالص کھدر کی پوشاک نہ ہونیکی وجہ سے جلسہ کی شرکت سے روکا جائے، کانگریس کارکنون کی طرف سے ووٹ حاصل کرنے کے لیے اپنے آدمیون کو کھدر کی پوشاکین دی جاتی ہین کھدر کی پوشاک پہنکر آنے کی کوئی اطلاع نہین دیجاتی اور جلسہ مین بلا کر ہتک کی جاتی ہے یہی نہین بلکہ مسٹر جوگ کو کسی شخص کو کان پکڑ کر نکال دینے کا حکم دینے کی جرأت ہوتی ہے، ایثار مجسم ودیارتھی جی۔ دیوتا سروپ ڈاکٹر جواہر لال، آل انڈیا تیاگی لیڈر ڈاکٹر مراری لال اور بدقسمتی سے بابو نراین پرشاد نگم جیسے خودنما، بے لوث اور بے خوف ہستیان اس شرمناک بدعت کو دیکھنا گوارا کرتی ہین، یہ وہی جوگ بابو ہین جو کل ریلوے کی معمولی کلرکی چھوڑ کر آج کانگریسی لیڈر بنے ہوے ہین، ہم اہل کانپور سے دریافت کرنا چاہتے ہین کہ کیا وہ ان کھدر پوشون کے جلسہ [illegible] شرکت کی پھر کبھی جرأت کرینگے اور کانگریس والون سے عرض ہے کہ ہر جلسہ عام اور کانگریس کے موقعون پر اور میونسپل بورڈ، ڈسٹرکٹ بورڈ کے لیے ووٹ لیتے وقت بھی صرف کھدر پوشون ہی کے ووٹ حاصل کرنے کی کوشش کرین ہم کانگریس کمیٹی کے رزولیوشن کی تعمیل ضروری سمجھتے ہین اور اُس کی تعمیل اس سے زیادہ بہتر طریقہ پر ہو سکتی تھی۔

تعجب ہے کہ نیشنل کانگریس کانپور کے جلسون مین چیرمین و صدر کے انتخابات کے موقعون پر اسکی تعمیل کیون نہین کی گئی اور کیا آئندہ اسکی تعمیل ہوتی رہیگی۔

ہم لوکل کانگریس کمیٹی کے بہی خواہ ہین ہم اسکی عزت و وقار کے لیے اپنی جان تک ہمیشہ دینے کے لیے تیار رہین گے جہانتک نیشنل کانگریس کے اجلاس کا تعلق ہے ہماری خواہش ہے کہ سارے شہر کی آنکھین مہمانون کی فرش راہ رہین اور کانگریس کی تاریخ مین کانپور کا نام چمکتا رہے ہماری خواہش ہے کہ ہر وہ شخص جو کانگریس کا ممبر نہ ہو وہ بھی کانگریسی شاندار طرز عمل اختیار کرے جسکی مثال رائے بہادر بابو آنند سروپ نے اپنی ذات خاص سے قائم کی ہے لیکن اسکے ہوتے ہوے ہم کانگریسی کارکنون کی کسی بدعت کو معاف کرنے کے لیے تیار نہین ہین، ہم خوش ہون گے اگر اہل کانگریس اپنی غلطی کا اعتراف کر لین اور اگر وہ چاہین گے تو انکی صفائی کے لیے ہمارے کالم کھلے ہوے ہین۔

ایک اور بات گذشتہ را صلوٰۃ اور آئندہ را احتیاط کے اصول پر ہم عرض کر دینا چاہتے ہین کہ کانگریس کمیٹی لوکل انتخابات مین عقل سے کام لے اور نامزدگیون کے وقت شہر کی خدمت کا خیال بھی ہم کانگریس کی نامزدگیون کے منتظر ہین ہم موجودہ گذشتہ و آئندہ خدمات کی ترازو پر ہر ایک ہستی کو تولین گے ہم موجودہ ممبران بورڈ کے گذشتہ تین سال کے کارنامون کو بھی پبلک کے سامنے رکھین گے اس لیے کانگریس آنکھ کھول کے نامزدگی کرے اس معاملہ مین اگر وہ کسی رورعایت سے کام لے گی تو ہمارا فرض ہوگا کہ ہم نامزدگیون کے خلاف باقاعدہ قلمی جنگ شروع کرین ہم کانگریس کو یہ بھی بتا دینا چاہتے ہین کہ بورڈ کی ممبری شہر کی موت و زندگی کا سوال ہے کھدر پوشون کی برات نہین ہے، وہان مہاتما گاندھی کے جے کے نعرے بلند کرنے والے ہی درکار نہین ہین وہان دماغ کی بھی ضرورت ہے۔

اہل شہر سے ہم کو یہ کہنا ہے کہ وہ مہاتما گاندھی کے اس اعلان کو مدنظر رکھین جو اُنھون نے لکھنؤ میونسپل بورڈ کے ایڈرلیس کے جواب مین کہا ہے "کہ بورڈ مین ایسے لوگون کو بھیجیے جو آپ کی سڑکین عمدہ رکھین اگر فنڈ کی کمی ہے تو صاحب صدر خود بھاوڑا لیکر تمہارے راستون کو صاف کرے" گزشتہ تین سال مین شہر کی پوری گت بن چکی ہے اگر کانگریس کمیٹی غلط نامزدگیون سے آپ کو گمراہ کرنا چاہتی ہے تو آپ سمجھ کر ووٹ دین۔

جدید ہوم ممبر صوبہ متحدہ

راجہ صاحب محمود آباد ہوم ممبر گورنمنٹ صوبہ متحدہ کے عہدہ پر آنریبل نواب محمد سعید خانصاحب بالقابہ کا تقرر عمل مین آیا ہے ہم اس انتخاب پر نواب صاحب اور نیز گورنمنٹ کو مبارکباد دیتے ہین اور امید کرتے ہین کہ آپ کے عہد مین جیل اور پولیس کے محکمون کی برائیون مین کمی ہو جائیگی۔

اس انتخاب سے ایک وزیر کی جگہ خالی ہوئی ہے ہماری خواہش ہے کہ اس عہدے کیلیے حافظ ہدایت حسین، نواب محمد یوسف، بابو وکرما جیت سنگھ، رائے سیتارام پنڈت گوکرن ناتھ مصرا مین سے ایک شخص کا انتخاب ہو تو بہتر ہو۔

مراسلات

ایڈیٹر کا نامہ نگارون کی راے سے متفق ہونا ضروری نہین

حلقہ انور گنج وارڈ

ہم لوگون نے طے کیا ہے کہ ہم اپنے انور گنج وارڈ سے منیوسپل بورڈ کی ممبری کے لیے ایسے شخص کو بھیجین جو واقعی وارڈ کی ترقی چاہتا ہو اور جس نے ہندی اور ہمارے وارڈ کی بھلائی ہو اب تک اس وارڈ سے ایسے صاحبان بھیجے گئے جنکو نہ فرصت ہی ہے نہ وہ قطعی ہمارے وارڈ سے محبت رکھتے ہین اور اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ جیسی بُری حالت ہمارے وارڈ کی ہے ایسی ابتر حالت کسی وارڈ کی بھی نہین ہماری شکایتون پر بھی بورڈ مین کوئی شنوائی کرنیوالا نہین لیس ہم لوگون نے طے کیا ہے کہ ہم لوگ چودھری مہیشری پرشاد جی مختار کو اپنے وارڈ سے بھیجین آپ اسی وارڈ مین پیدا ہوے اور اسی وارڈ مین اتنے بڑے ہوے آپ کو ہمارے وارڈ سے کافی انٹسیت ہے پبلک بھی آپ سے خوش ہے آپ ہمیشہ عوام کے ساتھ رہکر کام مین پبلک کا ہاتھ بٹانے اور مدد کرنے مین مستعد رہتے ہین تعلیمی حالت بھی آپ کی معقول ہے اور آپ قانون پیشہ ہین ہم امید کرتے ہین کہ شہر کی کانگرس کمیٹی بابو مہیشری پرشاد جیسے ہمدرد نوجوان کے ہوتے ہوے کسی دوسرے کو ہمارے وارڈ سے نہ بھیجے گی آپ کانگرس کے ممبر بھی ہین اور ملک کی خدمت مین بڑے جوش سے حصّہ لیتے رہتے ہین۔

(۱) دستخط دلارے مہاراج		
(۲) ،، مکند چرن نگم وکیل ہائی کورٹ		
(۳) ،، ڈاکٹر بھولا لال نگم ایچ۔ ایم۔ بی۔ ایچ		
(۴) ،، ست نراین ترپاٹھی	بیکن گنج	
(۵) ،، گیا پرشاد ڈاکٹر	بیکن گنج	
(۶) ،، متھرا پرشاد صراف	بیکن گنج	
(۷) ،، پنڈت رام نراین	بیکن گنج	
(۸) ،، چھوٹے لال رجپالی	دلیل پوروہ	
(۹) ،، پہلوان سنگھ	قاسم گنج	
(۱۰) ،، رام کشن ماتھری۔ اے	نراین گنج	
(۱۱) ،، ونایک پرشاد مختار	انور گنج	
(۱۲) ،، بھیکو لال حلوائی	انور گنج	
(۱۳) ،، مادین ٹھیکیدار	ہیرامن کا پوروہ	
(۱۴) ،، منوہر لال نگم	سیسیہ مئو	
(۱۵) ،، لچھمن ناتھ سنگھ	سیسیہ مئو	
(۱۶) ،، منشی لال برہمن	سیسیہ مئو	
(۱۷) ،، شیودیال مختار	کرنیل گنج	
(۱۸) جگناتھ سہاے وکیل	انند باغ	
(۱۹) گنگا دہر ناتھ نگم	پریڈ	
(۲۰) نواری لال صراف	طلاق محل	

بحکم جناب بابو سروپ نراین صاحب
سب جج بہادر دویم کانپور
(نمونہ قابل فروخت)

سمن واسطے قرارداد امور تنقیح طلب

(آرڈر ۵۔ قاعدہ ۱ و ۵)

نمبر مقدمہ ۱۶۴ سنہ ۱۹۲۴ء

عدالت سب ججی دویم کانپور

چودھری بجے سنگھ		مدعی
بنام جگدیش نراین وغیرہ		مدعا علیہ

بنام فتح چند ولد نامعلوم قوم کورمی ساکن نمولی پرگنہ کوڑا ضلع فتحپور

رام بھروسہ ولد شیو قوم کورمی ساکن صدا پور پرگنہ گھاٹم پور ضلع کانپور

ہرگاہ کہ مدعی نے تمہارے نام بابت استقرار کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۲۳ ماہ اکتوبر سنہ ۱۹۲۵ء بوقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امورات اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جسکے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دیسکے حاضر ہو اور جوابدہی دعوی کی کرو اور تم کو لازم ہے کہ اسی روز جملہ دستاویزات پیش کرو جن پر تم بتائید اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو۔

تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۲ ماہ اکتوبر سنہ ۱۹۲۵ء جاری کیا گیا

دستخط
احمد خان منصرم		مہر عدالت

اطلاع

(۱) اگر تم کو یہ اندیشہ ہو کہ تمہارے گواہ اپنی مرضی سے حاضر نہ ہونگے تو تم عدالت ہذا سے سمن بہ این مراد جاری کرا سکتے ہو کہ جو گواہ حاضر نہ ہو وہ جبراً حاضر کرایا جاے اور جس دستاویز کو کسی گواہ سے پیش کرانے کا تم استحقاق رکھتے ہو وہ اس سے پیش کرائی جاے بشرطیکہ تم خرچہ ضروری عدالت مین داخل کر کے اس امر کی درخواست گذرانو۔

(۲) اگر تم مطالبہ مدعی کو تسلیم کرتے ہو تو تم کو لازم ہے کہ روپیہ معہ خرچہ نالش عدالت مین داخل کرو تاکہ کار روائی اجرا ڈگری کی جو تمہاری ذات یا مال یا دونون پر ہو کرنا نہ پڑے۔

بیروت

فرانسیسی فوجون کا اجتماع

بیروت ۱۴؍اکتوبر آجکل جو فرانسیسی افواج جبال دروز مین گرم پیکار ہین انکا اجتماع علاقہ موصیقرہ مین ہو رہا ہے۔

تحقیقاتی وفد روانہ ہوگیا

مارسلیز ۱۳؍اکتوبر موصل کمیشن بیروت کو روانہ ہوگیا اسکے رئیس لائڈ وزہین اور دوسرے ارکان رنجو سلافی اور ہسپانوی افسران ہین

بیگم صاحبہ بھوپال مسجد دوکنگ مین

لنڈن بیگم صاحبہ بھوپال معہ صاحبزادہ اور پوتی کے ۹؍اکتوبر کو بذریعہ موٹر دوکنگ تشریف لے گئین جہان بعد نماز برٹش مسلم سوسائٹی کی طرف سے لارڈ ہیڈلے نے خیر مقدم کا ایڈریس پیش کیا جواب مین بیگم صاحبہ نے سوسائٹی اکے کام کی تعریف فرمائی اور فرمایا کہ انہے اسلام کے خلاف جو غلط خیالات لوگون مین پھیل رہے تھے اُنکے دور کرنے مین بڑی خدمت انجام دی ہے آپ نے فرمایا کہ مین اس مسجد مین آکر بیحد خوش ہوئی جو میری والدہ محترمہ کے اتقاء کی نشانی ہے آپ نے یہ بھی فرمایا کہ ملک معظم کی اطاعت میرے مذہب مین داخل ہے آپ نے فرمایا کہ مجھکو فخر ہے کہ میرا تعلق ایک ایسی سلطنت سے ہے جو سب کے مذہبی عقائد کا مساوی احترام کرتی ہے۔

شام مین فرانس کا ہولناک نقصان

پیرس ۱۵؍اکتوبر فنانس کمیشن کے ممبر کو جواب دیتے ہوئے وزیر اعظم فرانس نے فرمایا کہ ملک شام [illegible] جولائی تک فرانسیسی نقصان ۴۲۰۰ نفوس ہو [illegible] اسکول [illegible]

[illegible] ہندوستان [illegible]

[illegible] تکمیل ہو سکے گی۔ سوراج [illegible] نے جس دور اندیشی کا ثبوت [illegible] حاضر [illegible] ہوا ہے کہ سیاسی اتحاد کی اُمید بڑھتی ہے۔ اور ہم کو اُمید ہے [illegible] اسمبلی سے پاس ہو جاویگا۔

گورنمنٹ کے لیے سبق

سکھ گوردوارہ بل پنجاب کاؤنسل سے پاس ہوکر [illegible] دفعہ نے [illegible] منظوری کیلیے جب اسمبلی مین پیش ہوا [illegible] خاص خاص زنقا [illegible] لے لی گئین اور اب کسی کو اسلحہ لیکر [illegible] قائم ہو گیا ہے۔

کیا مدینہ فتح نہین ہوا بمبئی ۱۴؍اکتوبر آج الفضل صاحب کو اس مضمون کا ایک تار موصول ہوا ہے کہ سلطان ابن سعود مدینہ منورہ پر حملہ کرنا نہین چاہتے اور سختی کے ساتھ محاصرہ کر لیا ہے "الفضل"

(بقیہ صفحہ ہذا کالم ۳)

ہ انھون نے اپنے شہری فرض کو نظر انداز کر دیا اور یہ نہ سمجھے کہ اُنکا فیصلہ کہان تک قائم رہے گا، خیران باتون پر بحث لاحاصل ہے ہم دعا کرتے ہین کہ اس شہر مین کانگریس کو عدیم المثال کامیابی ہو آخر مین ہم کارکنون سے یہ اپیل کرتے ہین کہ وہ شہر کے اہل دماغ کو کانگریس کے استقبال مین ضرور شامل کرنے کی کوشش کرین۔

ہندوستان

لارنس کے بت سے بے ادبی

لاہور ۱۶؍اکتوبر آج صبح پولیس کو معلوم ہوا کہ لارنس کے بت کے داہنے ہاتھ کا قلم نکال لیا گیا ہے اور بائین ہاتھ کی تلوار آدھی توڑ کر الگ کردی گئی ہے یہ دونون چیزین بعد کو پاس کے ایک لان پر ملین اس واقعہ سے ایک سنسنی پھیل گئی ہے اور بت پر پولیس کا پہرہ قائم ہے

بنگال کونسل کے ضمنی انتخاب مین کامیابی

کلکتہ ۱۶؍اکتوبر مسٹر محبوب الحق سوراجی ۲۴ پرگنہ کے اسلامی حلقہ سے بنگال کونسل کے رکن منتخب ہوئے ہین۔

عجیب الخلقت بچہ

حیدر آباد (سندھ) ۱۵؍اکتوبر حال ہی مین شکار پور کے ایک قصائی کے گھر مین ایک عجیب الخلقت بچہ پیدا ہوا جسکا سر بہت بڑا تھا اور بال پیر تک تھے اس کے آنکھ کان اور اعضاے تولید بالکل غائب تھے اور ذرا ذرا دیر کے بعد یہ اُٹھکر چلنے لگتا تھا یہ بچہ پیدا ہونے کے دوسرے دن مر گیا۔

مقدمہ قتل باؤلا کی پریوی کونسل مین اپیل

ٹائمس آف انڈیا کو معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ مقدمہ قتل باؤلا کے سلسلہ مین جو اپیل پریوی کونسل مین دائر کیا گیا تھا وہ ۱۹؍اکتوبر کو پیش ہوگا اندور مین اس خبر سے بہت کمل بلی مچ گئی ہے اور عام طور پر چرچا ہو رہا ہے کہ دیکھین پریوی کونسل کا کیا فیصلہ ہوتا ہے جیسا کہ اطلاع دیجا چکی ہے ملزمون کی جانب سے سر جان سائمن سر جارج لانڈس اور مسٹر پریکھ پیروی کرینگے۔

مسٹر تمبے کے فعل پر اظہار مسرت

بمبئی ۱۶؍اکتوبر مسٹر ان سی کیلکر ڈپٹی لیڈر سوراج پارٹی نے ڈیلی میل کے اس بیان کی تصدیق کی ہے کہ اُنھون نے اکزیکٹیو کونسل کی ممبری قبول کرنے پر مسٹر تمبے کو بذریعہ تار مبارکباد دی وہ کہتے ہین کہ اسکین کمیٹی کی نامزد شدہ نشست کو پنڈت موتی لال نہرو کی طرف سے منظور کرنے اور مسٹر تمبے کے اس فعل مین وہ کوئی فرق نہین دیکھتے مسٹر کیلکر کہتے ہین کہ وقت آگیا ہے کہ سوراج پارٹی تمام معاملات کو ذرا وسیع نقطۂ نظر سے دیکھے۔

مسٹر جیکار پر عتاب

آلہ آباد ۱۷؍اکتوبر مسٹر ایم. آر. جیکار لیڈر سوراج پارٹی بمبئی کونسل نے مسٹر تمبے کے متعلق یہ ارشاد فرمایا تھا کہ جہان تک عہدہ قبول کرنیکا سوال ہے ان کے خیال مین مسٹر تمبے اور مسٹر پٹیل کے درمیان کوئی فرق نہین ہے پنڈت موتی لال نہرو مسٹر جیکار کی اس صاف گوئی پر اُنسے سخت ناراض ہین اور ایک بیان شائع کرکے یہ بتلایا ہے کہ مسٹر جیکار کا یہ خیال بالکل غلط ہے، پنڈت جی کہتے ہین کہ ایسا عہدہ جو بالکل گورنمنٹ کے اختیار مین ہو اور اس عہدہ مین جو بذریعہ انتخاب ہوتا ہو اور گورنمنٹ کی شدید مخالفت کے باوجود عمل مین آیا ہو بڑا فرق ہے لوگون کو یاد ہوگا کہ تمام سرکاری ممبرون نے نہ صرف مسٹر پٹیل کی مخالفت مین

[illegible]

آئینہ کانپور

انتخابات شہر کانگریس کمیٹی کا سالانہ انتخاب ۱۴؍اکتوبر ۱۹۲۵ء کو راسٹریہ کانگریس دیالہ مین ہوا ڈاکٹر مراری لال پریسیڈنٹ، مسٹر گنیش شنکر ودیارتھی، ڈاکٹر جواہر لال، سردار اندر سنگھ، بابو نراین پرشاد اروڑا وائس پریسیڈنٹ، مسٹر جی جی جوگ سکریٹری بابو پیارے لال اگروال جائنٹ سکریٹری پنڈت شیو نراین وید، بالکرشن شرما اسسٹنٹ سکریٹری سیٹھ بالکرشن مہشوری خزانچی منتخب ہوئے ۲۲ آدمی کارکن کمیٹی کے لیے منتخب کیے گئے۔

مذکورہ بالا انتخاب سے ناخوش ہوکر کچھ لوگون نے گرو رگھبر دیال کے اسکول مین ایک دوسری شہر کانگریس کا انتخاب کیا جس کے پریسیڈنٹ پنڈت رام پرشاد مصرا، وائس پریسیڈنٹ سری للوجی، ڈاکٹر عبد الکریم، بابو برجبھوپال بابو سندر لال، سکریٹری گورو رگھبر دیال جائنٹ سکریٹری پنڈت شادی لال ڈاکٹر این ایل سنہا، خزانچی لالہ چھیگا مل منتخب ہوئے ہین، ۲۱ آدمیون کی ایک کارکن کمیٹی بنی ہے

ضلع کانگریس کمیٹی کے انتخاب مین پنڈت رام پرشاد مصرا پریسیڈنٹ اور پنڈت رام لال شرما سکریٹری اور پنڈت گنگا نراین خزانچی منتخب ہوئے ہین۔

اپیل کسی دوسری جگہ ہم کانگریس کے لیے والنٹرون کی اپیل شائع کر رہے ہین لوگون کو اس اپیل کا مناسب جواب دینا چاہیے لیکن ہم والنٹرون سے زیادہ کانگریس کے لیے دماغ کی اپیل کرنا ضروری سمجھتے ہین اہل صوبہ اگر صوبہ کی عزت بچانا چاہتے ہین اہل شہر اگر کانپور کی آبرو بچانا چاہتے ہین تو دماغی طبقے کو آگے بڑھائین آج کل لوکل لیڈران کی باگ دوڑ ایسے لوگون کے ہاتھ مین ہے جو کام کو بنانا تو جانتے ہی نہین بلکہ بنے بنائے کام کو بھی بلا مٹائے نہین رہ سکتے پنڈت جواہر لال نہرو، ڈاکٹر پرشوتم داس، اور بابو بھگوان داس وغیرہ کو مستقل طور سے کانگریس کے کام کی نگرانی لے لینا چاہیے لوکل لیڈرون کو بورڈ کی لڑائی کے لیے چھوڑ دینا چاہیے ورنہ یہ کشتی کہان لگے گی اس کا پتہ نہین ہے

آمد سوامی سردہانند ۲۲؍اکتوبر ۱۹۲۵ء کو کانپور تشریف لائین گے اور ایک روز قیام کرکے لکھنو واپس جائینگے لاہور کے بھائی پرمانند ایم۔ اے بھی آنے والے ہین

کمشنر صاحب گزشتہ دنون کمشنر صاحب آلہ آباد ڈویژن خلاصی لائن کی زمین کو جسکو کانگریس کمیٹی کانگریس کے لیے لینا چاہتی ہے دیکھنے کے لیے تشریف لائے تھے۔

خلاصی لین ہم کو بڑی خوشی ہے کہ بالآخر کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ نے خلاصی لین کی زمین کانگریس کو دیدی، کانگریس نے باوجود اس یقین کے ٹرسٹ کو اس زمین پر کوئی حق نہین ہے تین سو روپیہ کرایہ دینا منظور کر لیا اور ٹرسٹ کے دو ممبرون نے دور اندیشی اور تدبر سے کام نہین لیا [illegible]

(باقی آئندہ)

نمکدان ظرافت

کھدر سے بچاؤ

ایک خواب

۱۴ اکتوبر ۱۹۲۵ء کو بوٹی کی ترنگ مین سرشام ہی آنکھ جھپک گئی اور سیلانی روح عالم ارواح کی سیر کو نکل گئی دفعتاً باد صبا نے چپکے سے کان مین کہدیا کہ معصوم دلون کے قبرستان مین کھدر کے تھان تقسیم ہو رہے ہین، آپ جانیے اندھا کیا چاہے دو آنکھین، ننگا کیا چاہے لنگوٹی اور فاقہ کش کیا چاہے نوالہ فاقہ مست المست بھانگ بھوانی کی ترنگ مین گرتا پڑتا جھومتا جھامتا قبرستان کے پھاٹک پر پہونچ گیا، پہلے پھاٹک پر سہ رکا ٹکٹ تھا پہلا ستون کے پاس پیسے کہان مہاتما جی کی جے کہکر ایک چھلانگ جو ماری تو پھاٹک کے اندر پہونچ گئے اندر پہونچے تو آنکھین کھل گئین ہر طرف زمین پر کھدر کے تھان ہی تھان نظر آئے - ایک طرف کھدر بھنڈار کے جدید تھانون کا انبار لگا ہوا تھا کچھ تھانون سے اس قسم کے ٹکڑے کاٹے جا رہے تھے جنکو آدمی سر سے پاؤن تک لپیٹ کر بیدا مہاتما بن سکتا تھا ایک طرف ستیاناس کالج کے لڑکون کی کھدر کی وردیون کا ڈھیر تھا ایک طرف توندپرشاد مصرا کے زیر انتظام کھدر کے تھانون کی ایک ایک گز کی لنگوٹیان تصنیف ہو رہی تھین راشٹریہ مہاودیالہ کی مختصر بلند عمارت پر راج گدی کا سامان تھا، اوپر کے کمرہ تک پہونچنے مین کئی ڈیوڑھیان طے کرنا پڑتی تھین پہلا پھاٹک طے کرنے مین تو صرف ایک متوالی چھلانگ کام آئی تھی لیکن دوسرا پھاٹک طے کرنا ٹیڑھی کھیر تھی کھدر بھنڈار والے اپنے دوستون کو اپنے ولایتی کپڑے اُتار کر کھدر کی دھوتی پہننے اور اوڑھنے کی دعوت دیتے تھے اور وردی والے وردی پیش کرتے تھے البتہ لنگوٹیون کی دوکان سرد تھی اور مجمع مختصر تھا کبھی کبھی یہ آواز بھی بلند ہوتی تھی کہ یہ مخالف پارٹی کے آدمی ہین اور ہاتھ سے ملا یا کھدر چھین لیا جاتا تھا غرض کپڑے بدل بدل کر لوگ اوپر جا رہے تھے، بہت تھوڑا وقت گزرا ہوگا کہ ولیعہد کا قانونی مشیر کھدر کی اچکن اور پاجامہ مین ملبوس ٹوپی بجائے سر کے ہاتھ مین پہنے آ دھمکے، اور بڑی عزت سے گول کمرہ کے اندر پہونچا دیے گئے اسکے بعد گویا آدمیون کا سیلاب آ گیا اور ایک باقاعدہ جنگ شروع ہو گئی ہر طرف آواز بلند تھی کہ اعلان دعوت اور بلاوے کے نوید مین کھدر کی شرط کیون نہین لکھی گئی، ہم ٹکٹ لیکر پہلے پھاٹک پر ممبر بناتے وقت کیون نہین تبلایا گیا اب ہم کو کون روک سکتا ہے، المختصر ایک ہڑبونگ کا عالم تھا اور سیکڑون آدمی پھاٹک پر جمع تھے، اس اثنا مین دیوتا سروپ ہیرالال وید پدھاسے انکے دل مین رحم آیا اور اُنھون نے بدیسی کپڑے والون کو ایک دوسرے کمرے مین بند کرنے کا انتظام فرمایا، اور کچھ لوگ اس طرح راجگدی کے کمرے کے ملحق کمرے مین پہونچ گئے، میری سیلانی روح تو آزاد تھی ہی اسکو کون روکتا وہ ایکہی چھلانگ مین شاہی تخت کے بیچون بیچ بیٹھکر تماشہ دیکھنے لگی۔

اسی اثنا مین ایک طرف سے مبارک و خوش آمدید کا شور و غل اُٹھا اور اسکے درمیان مین ایک کھدر پوش لمبا چوڑا قوی ہیکل فرشتہ سیرت لیڈر اپنی ہی تحریک و تائید بزبان خاموشی کرکے کرسی پر دراز ہو گیا کھدر نگر کے دوسرے پرسد صہ نیتا بھلا یہ کب گوارا کر سکتے تھے کہ اُنکے دیکھتے کوئی دوسرا اس طرح سرفراز ہو اُنھون نے جھپٹ کر ایک غیر جانبدار صدر کے انتخاب کی تجویز پیش کی مگر وہ کھدر پوشون کی مدد سے گر گئی کیونکہ اس کمرے مین صرف کھدر پوش ہی جانے پائے تھے اسکے بعد مسٹر نکواس شرما نے موجودہ چیرمین کا نام تخت نشینی کے لیے تجویز کیا تو ندپرشاد مصرا نے ایک طولانی تقریر کے دوران مین شہر کی تکمیل کسی قابل غیر جانبدار شخص کو سونپنے کی ضرورت بتا کر اندر بھگوان کا نام پیش کیا لیکن دو تین فرشتون نے انکی گردن دبا کر انکار کرا دیا اور شرما جی تجویز بغیر کھدر کی جے کے ساتھ پاس ہو گئی اسوقت دوسرے کمرے کے بدیسیون نے زور لگایا اور پچاس ساٹھ کھدر والون مین گھر گئے، اسوقت شرما جی نے بنئی آدمیون کے نام کارکن کمیٹی بنانے کے لیے پیش کیے اسوقت بدیشی کپڑے والے کافی تعداد مین پہونچ گئے تھے لیکن عہدیداران کا انتخاب کر لیا گیا اور جب بدیشیون نے مزید نام کارکن کمیٹی کے لیے پیش کیے ابھی پرصاحب صدر کو پتہ لگا کہ جلسہ مین کچھ بغیر کھدر والے گھس آے ہین اور اُنھون نے اپنی کھدری فوج کو حکم دیا کہ اک دم سب کو باہر نکالدو اب کیا تھا بقول شخصے ؎

بہت بے آبرو ہو کر ترے کوچے سے ہم نکلے

ایک گستاخ مقرر کو ناتجربہ کار کوتاہ اندیش نوجوان سپہ سالار سلطنت نے کان پکڑ کر نکال دینے کا مارشل لا بھی جاری کیا۔

اب مسٹر مصرا اپنی فوج کو لیکر نیچے اُتر آے اور ایک دوسرے میدان مین علیحدہ ڈیرا جمایا چلیے "خس کم جہان پاک" مسٹر شرما کی تجویز آل آل کے نعرون اور نیچے کی منزل کے ۲۵ ووٹون کی مدد سے پاس ہو گئی آخر مین جب شرما جی تشکریہ کے لیے کھڑے ہوئے تو لوگون نے کوئی مفید تجویز سمجھ کر آل آل کر کے اُنھین بیٹھنے پر مجبور کر دیا۔

اسقدر کارروائی کے بعد مجھے موقعہ ملا کہ مین حاضرین سے ملاقات کرون چنانچہ ایک امیدوار میونسپل کمشنر جو میرے پاس ووٹ کے لیے کئی دفعہ آ چکے تھے نظر آے اور اُنھون نے ان آراکین محفل سے کچھ روشناس کرایا ایک طرف مشیر قانون شرمسار ہو رہے تھے دوسری طرف دو یار بھی جی لرزتی ہوئی عمارت کو تھامے ہوے تھے ایک کونے مین پنجابی ایڈیٹر صاحب بھی کھدر کی جے پکار رہے تھے، دوسری طرف کچھ میونسپل کمشنران اپنے اپنے پہلوانون کو قابو مین رکھنے کی کوشش کر رہے تھے، ایک طرف دیانوسی دھرم کالج، قومی کالج، تجارتی کالج کے لڑکے آل آل کا سبق شرما جی کے کھڑے ہونے پر دُہرا دینے کی ہدایت کے ساتھ بیٹھے ہوے تھے، ایک طرف شہید گنج کے پہلوان بزازے کے دلال اور بہادر گنج کے گنگا پتر کھڑے تھے۔

ان سب سے ملاقات کرنے کے بعد مین یہ کہتا ہوا نیچے اُترا کہ خدا کھدر سے بچاے، نیچے کیا دیکھتا ہون کہ اُنھین دوکانون پر وردیون، دھوتیون، اور لنگوٹیون کی واپسی کا تقاضہ ہو رہا ہے لوگ واپس نہین کرتے اور دوکاندار انکے کپڑے واپس نہین کرتے تو جل مین جل یہ لے وہ لے کا ہڑ مچا ہوا ہے کوئی کہتا ہے کہ دوٹ کے عوض مین اسقدر کھدر زیادہ نہین ہے کوئی کہتا ہے واپسی کی شرط کب تھی غرض جتنے منھ اتنی باتین۔

اس عمارت سے باہر نکلا تو سامنے کے دوسرے قبرستان سے مرحبا و آفرین کی آوازین آ رہی تھین دریافت سے معلوم ہوا کہ ایک دوسری سلطنت قائم کی گئی ہے دوسرے راجہ، وزیر، خزانچی، اور اراکین سلطنت بناے گئے ہین اور دونون سلطنتون کے کارکنون مین زور آزمائی اور باقاعدہ جنگ کا انتظام ہو رہا ہے یہ معلوم کر کے مین کھدر کی بھاری پکارتا ہوا گھر کی طرف آ رہا تھا کہ آنکھ کھل گئی دیکھا تو اُسی ٹوٹی چارپائی پھٹی کملی بدیشی تکیہ اور چادر کے اندر لپٹا ہوا پڑا ہون اللہ اللہ خیر سلا۔

"خواب تھا جو کچھ کہ دیکھا جو سُنا افسانہ تھا"

المست

مراسلات

جناب ایڈیٹر صاحب صداقت کانپور

جناب من۔ ڈسٹرکٹ بورڈ ایکٹ ۱۹۲۲ء کی رو سے اہل ہنود کو یہ حق دیا گیا تھا کہ اگر انکا نام تحصیل کے کسی حلقہ کے ووٹر لسٹ مین درج ہے تو وہ اس تحصیل کے کسی حلقہ سے پوری تحصیل مین ممبری ڈسٹرکٹ بورڈ کے امیدوار ہو سکتے تھے، برخلاف اسکے مسلمانون کے ساتھ یہ حق تلفی برتی گئی تھی کہ مسلم امی[illegible] اسی حلقہ سے امیدوار ہو سکتے تھے کہ جس حلقہ [illegible] نام ہے مین نے ایکٹ کی ترمیم [illegible] بل ایکٹ ۳ [illegible] ۱۹۲۴ء [illegible] کے گزٹ [illegible] مجاز [illegible] ہین [illegible] بھی مجاز [illegible] مسلم حلقہ [illegible] سے بطور امیدوا[illegible] ابھی تک اس ترمیم [illegible] فائدہ کی غرض سے مین [illegible] کرائی ہے لہذا آپ کے اخبار کے ذریعہ سے اس ترمیم پر مسلمان امیدواران ڈسٹرکٹ بورڈ کی توجہ مبذول کرتا ہون اور دیگر مسلم جرائد سے امید رکھتا ہون کہ اس ترمیم کو اپنے اخبار کے ذریعہ کافی اشاعت فرما دیوین۔

حافظ ہدایت حسین
(بیرسٹرایٹ لا۔ ایم۔ ایل سی)
سول لین کانپور

۱۷ اکتوبر ۱۹۲۵ء

صداقت
بیت الاشتہار

شہید تغافل

(از جناب پروفیسر اکبر حیدری)

تبسم نے پر کیف ہونٹون کا بوسہ لیا، حیا آگین مخمور نگاہین نیچی ہوگئین، رفتار کا فطری مستانہ پن قیامت بن گیا اضطراب آمیز دل لرزنے لگا اور دیکھنے والے نے کیا دیکھا...؟

اپنے پہلو مین ایک دل تمناؤن سے لبریز، ارمانون کی جولانگاہ، وہ اس نئی جذبات کا متحمل نہ ہوا اور اس نے اس کیف در آغوش نظارے سے نگاہین پھیرین... مگر بے سود۔

خدائے عشق کے دو تیر اپنے ترکش سے نکل کر کامیاب ہو چلے تھے ایک حبابہ کی مخمور نگاہون مین تحلیل ہو کر وفائی کی پہلو مین سمایا اور دل بن گیا...... دوسرا وفائی کی پُر شوق اور محبت آمیز نگاہون مین جذب ہوا اور حبابہ کے لیے شباب کا اولین احساس بنکر محبت کا پیام لایا۔

دونون مسحور تھے اور بے چین، ہر ایک دوسرے مین جذب ہونے کے لیے مضطرب تھا اور بے قرار...... مگر رسم پرستی اور معاشرت کی کمزوریان ان دو ہجران نصیب دلون کی تمنا کی متحمل نہ ہوئین حبابہ کے بے درد والدین نے وفائی کی درخواست کو نفرت سے ٹھکرایا۔ حبابہ کے خاندانی وقار اور تمول نے وفائی کے افلاس کو شکست دی اور اسے مجبور کر دیا ساکن رہنے پر حبابہ کی تمام کوششین بیسود ثابت ہوئین اور اس کی درخواست کی پذیرائی نہ ہوئی۔

(٢)

زمانہ اپنی منزلین طے کرتا رہا، صبح اور شام کی صورت مین محبت کے کبھی نہ مٹنے والے نقوش دو ہجران نصیب دلون مین پیوست ہوتے رہے خیالات احساس طلب اور وفور انحراف سے لبریز تھے اور اس وقت جب حبابہ کے والدین نے حبابہ کے لیے ایک دولتمند شوہر کا انتخاب کیا تو حبابہ نے پوری طاقت سے صدائے احتجاج بلند کی مگر اس کی خواہشون کو پامال کیا گیا، کوئی توجہ [illegible] شہید تغافل کی زندگی کا فیصلہ اسکے ار[illegible] اس [illegible]

[illegible] سے ہندوستان [illegible]

حبابہ کا شوہر [illegible] کی تکمیل ہو سکے گی۔ سوراج [illegible]

تہذیب اور [illegible] نے جس دور اندیشی کا ثبوت [illegible] حاضر [illegible]

[illegible] کی الحادی اُمید بڑھتی ہے اور ہم کو اُمید ہے [illegible] بتارت [illegible] اسمبلی سے پاس ہو جاویگا۔

گورنمنٹ کے لیے سبق

سکھ گوردوارہ بل پنجاب کاؤنسل سے پاس ہو کر [illegible] کی منظوری کے لیے جب اسمبلی مین پیش ہوا [illegible]

[illegible]

ایک طرف حبابہ کا مجروح دل [illegible] دوسری طرف ناعم کا وہ طرز عمل جو وہ حبابہ کے ساتھ روا رکھتا تھا، حباب کے لیے ایک ناکام زندگی کا احساس بن گیا حقوق شوہری کا پہلا مطالبہ یہ تھا کہ حبابہ تہذیب و تمدن کی قربان گاہ پر اپنی پردہ نشینی کو نثار کر دے مذہب اور احکام مذہب کو حرف غلط کی طرح مٹا دے اور تعلیم اور بالغ نظری کا ثبوت دینے کے لیے حیا و شرم کو بالائے طاق رکھ نماز اور روزے کو بے ضرورت سمجھے خویش و بیگانہ کا امتیاز مٹا دے اور بے تکلف ساقی بزم بنکر ناعم ہی کو نہین اسکے تمام احباب کو جام شراب بہ ہزار دلربائی پیش کرے، پیانو کی مشق کرے اور پیکر نغمہ بنکر حاضرین بزم کو مسحور و بے خود بنا دے مگر نہین الیسا نہ ہوا اور رضا الطبع و خود دار حبابہ نے ان مطالبات پر سر تسلیم خم نہ کیا بلکہ [illegible] ان خواہشات پر نفرت کا اظہار کیا اور اپنی راسخ الاعتقادی کو ان فضولیات پر قربان کرنے سے انکار کر دیا غرور شوہری اس انحراف سے پاش پاش ہو گیا طرفین کی امیدین جو ایک دوسرے کی ذات سے وابستہ ہو چکی تھین غلط ثابت ہوئین دونون کے درمیان یہ مغائرت ایک ناقابل عبور خلیج بنکر حائل ہو گئی ناعم کے نقطہ نظر سے حبابہ قصور وار تھی اور حبابہ کے خیال مین ناعم قابل الزام۔

(٤)

نقطہ نظر کا اختلاف خصومت کا اور ناعم کی [illegible] عموماً اپنے مدارج بہ سرعت طے کرتی رہین ناعم نے حبابہ کے انحراف کا انتقام لینے کیلیے اسکی طرف سے نگاہین پھیر لین اور اسکی آزادیان اس درجہ بڑھین کہ وہ اپنے مکان کی چار دیواری ہی مین ان حرکات کا مرتکب ہوتا جن کو دیکھ دیکھ کر حبابہ کا دل لرزتا تھا حبابہ کا دل ناعم کے تغافل کا شکار ہو کر اسکی روح کو مجروح کرنے لگا اس کا شباب اور رعنائی قبل از وقت افسردہ ہونے لگی اسکی صحت روزانہ صدمات کی نذر ہو گئی صبح و شام کی مسلسل کاہشین اُسے جذب کرنے لگین اور بہت جلد وہ دن آگیا کہ وہ مسلول ہو کر اپنی موت کا انتظار کرنے لگی۔

ناعم نے نہین بلکہ حبابہ کے والدین نے اسکے معالجہ پر بڑی رقم خرچ کی بڑے بڑے ڈاکٹرون اور طبیبون کا علاج کیا مگر اس کا مرض جو جسمانی نہین بلکہ روحانی تھا کسی طرح زائل نہ ہوا اور خدا خدا کر کے انسانی جد و جہد اور قضا و قدر کی یہ جنگ انجام کو پہونچی اور کشتہ تغافل معصوم حبابہ اپنے تمام مصائب سے آزاد ہو کر قبر کے آغوش راحت مین جا سوئی۔

(٥)

ناعم نے دوسری شادی کر لی حبابہ کے والدین اس صدمۂ جانکاہ کو بھول گئے، ستم نصیب حبابہ کی زندگی اور موت ایک افسانہ اور خیال بن گئی اور دنیا اس سرگزشت کو اپنی یاد سے محو کر چکی مگر نہین اب بھی ایک دل ہے جس مین حبابہ کی غیر فانی محبت کا داغ ہے اور جواب بھی حبابہ کی قبر پر روزانہ آنسوؤن کی چند بوندین پھولون کی آغوش مین رکھکر چڑھا دیتا ہے اور یہ دل۔

نامراد وفائی کا دل ہے

عبرت

مسلمانون کو ناقابل تلافی نقصان پہونچانے والی موجودہ معاشرت مذہب فراموشی کے آغوش مین پل کر جس قدر مضرت رسان بن گئی ہے اس کا ادنی سا کرشمہ یہ ہے کہ آج ہزارون معصوم اور بے گناہ لڑکیون کی زندگی تباہ و برباد ہو رہی ہے۔

زن و شوہر کا اختلاف نظر اور معاشرت کی مختلف نوعیت کبھی بھی ایک کامیاب زندگی کی متحمل نہین ہو سکتی اگر حبابہ کے مذہب فراموش اور زر پرست والدین اسکی شادی اس کے انتخاب کے مطابق وفائی سے کر دیتے تو دو معصوم زندگیان تباہ نہ ہوتین اگر ناعم اور حبابہ بھی ہم خیال اور ہم نوا ہوتے تو گذشتہ ناکامی احساس حبابہ کے دل سے مٹ جاتا ہم آہنگی سے بے نیاز زندگی اختلاف نظر کی بدولت مرگ ناگہان نہ بنجاتی اور قبل از وقت موت حبابہ کو اپنے آغوش مین نہ لیتی۔ (قوم)

مسٹر تامبے کے تقرر پر مسٹر نہرو کا بیان

آل انڈیا سوراج پارٹی کا اہم جلسہ

الہ آباد۔ ١٥ اکتوبر۔ پنڈت موتی لال نہرو نے مسٹر تامبے کے جدید تقرر پر اپنا جو مزید بیان شائع کیا ہے وہ حسب ذیل ہے کانگریس کے ہر سہ صوبہ جات جان سے کہ صوبہ متوسط کی مجلس مقننہ کے اراکین منتخب ہو کر گئے ہین یعنی صوبہ متوسط ہندوستانی صوبہ متوسط مرہٹی اور صوبہ برار کی اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے کہ مسٹر ایس بی تامبے نے گورنر کی ایگزیکٹیو کونسل کی ممبری قبول کرنے سے پیشتر نہ صوبہ کی اور نہ مجلس مقننہ کی سوراج پارٹی سے استعفا دیا ہے بلکہ اُنھون نے بالکل ہی اپنی مرضی اور ذمہ داری پر یہ کام کیا ہے اور ان جماعتون مین سے کسی سے نہ کوئی مشورہ کیا ہے اور نہ انھین اطلاع دی ہے مجھے یہ بھی اطلاع ملی ہے کہ ابتک انھون نے اپنا استعفی ابھی نہین بھیجا ہے اور یہی نہین بلکہ انھون نے میرے اس تار کا جواب بھی نہین دیا ہے جس مین مینے ان سے اُن کے اس فعل پر بیان طلب کیا تھا مین نے آل انڈیا سوراج پارٹی کی مجلس منتظمہ کا ایک جلسہ ناگپور مین یکم نومبر ١٩٢٥ء کو مدعو کیا ہے جسمین مسٹر تامبے کے استعفے اور صوبہ کی مجلس مقننہ کے دیگر معاملات کے متعلق ہر سہ صوبہ جات کے سوراج پارٹی کی کمیٹیون کے مشورے سے بحث ہوگی اور جو باتین طے ہونگی وہ بعد مین اخبارات کے ذریعہ اعلان کر دی جائینگی۔

سوراج پارٹی کا جلسہ ملتوی — مدراس ١٧ اکتوبر سکریٹری آل انڈیا پارٹی نے اطلاع دی ہے کہ یکم نومبر کو ناگپور مین جلسہ نہ ہوگا۔

ہر شکل کو

مسرس سوہن لال اینڈ سنس کے یہان بمقام ٹھنڈی سڑک کانپور اعلے درجہ کا نیلام ہوتا ہے جہان آپ اپنی ضرورت کے مطابق ہر قسم کا سامان عمدہ اور مناسب قیمت پر خرید سکتے ہین۔

جن اصحاب کو جائداد بیچنا یا خریدنا ہو یا اپنا مال نیلام کراتا ہو وہ ہم سے خط و کتابت کرین۔ ہمارے ساتھ معاملہ کرنے سے آپ کو نفع کثیر ہوگا

المشتہر سوہن لال اینڈ سنس آکشنرس ٹھنڈی سڑک کانپور

عرق خضاب



آج کل عموماً نہایت کمسنی کے زمانہ مین بالون کے سفید ہو جانے کی عام طور پر شکایت پیدا ہو گئی ہے لہذا ضرورت کو محسوس کر کے مین نے ایک عرق خضاب جس سے آسان طریقہ بالون کو سیاہ کرنیکا نہین ہو سکتا تھا تیار کیا ہے بعد تجربہ کے عام فائدہ کی غرض سے اسکا شائع کر دینا بہت مناسب سمجھا صرف ایک روئی کی پھریری عرق مین ڈبو کر سفید بالون پر لگا لینے سے ۵ منٹ کے اندر بال اصلی بالون کی طرح ہو جاتے ہین اور پھر کم از کم پندرہ روز تک دوبارہ استعمال کی ضرورت نہین ہوتی قیمت فی شیشی جس مین عرق ۲ تولہ ہوتا ہے ۲ محصولڈاک ۳ فی شیشی آرڈر ۲ ذمہ خریدار

ملنے کا پتہ حکیم محمد عبد الشکور کانپور کوٹھی شیخ ولایت علی

اردو مین سب سے پہلی کتاب

مجموعہ گھوڑ دوڑ

جس مین ہندوستان کے تمام بڑے بڑے مقامات مثلاً کلکتہ بمبئی پونا مدراس لکھنؤ میرٹھ گوالیار وغیرہ کی ریسون کے ایکسال کے مکمل رزلٹ درج ہین کاغذ نہایت عمدہ لکھنا چھپائی نہایت صاف حجم کتاب تقریباً ۲ سو صفحات جس مین تقریباً ۸ سو ریسین درج ہین۔ عام

ملنے کا پتہ نصرت الاسلام پریس ہریسن روڈ نمبر ۱۳۲ کلکتہ

انڈین الکٹرک ورک کان پور

متصل مردانہ اسپتال کان پور

ہمارے یہان موٹر کار و اسٹو۔ میگنیٹو بجلی کے پنکھے اور چکی کے موٹر کی مرمت وغیرہ پر سستی اور اچھی ہوتی ہے

ایک مرتبہ بھیجکر تجربہ کیجئے

چورن سپھر ماسنم

کا استعمال کیجئے اگر آپکو کھٹی اور جھوٹی ڈکارین آتی ہون یا ہاضمہ درست نہ ہو تو یہ چورن بجلی کا کام دیگا ہے اسکے نام سے فائدہ سمجھ لیجئے قیمت فی شیشی ۸

داد کی دوا کا نمونہ مفت صرف ڈاک محصول ۵ بھیجکر منگوا لیجئے۔ یا پوری ڈبیہ معہ محصولڈاک ۸ بھیجکر منگوا لیجئے۔

ملنے کا پتہ ڈاکٹر جی بی سکسینہ سول لینس کانپور

رائے بہادر مولراج ایم اے کی تیس سالہ مجرب ادویات

دوبجراج وٹی

کے استعمال سے مردونکے امراض مانع اولاد۔ جریان۔ احتلام ذیابیطس گردہ اور مثانہ کی کمزوری رفع ہوتی ہے۔ نیز ضعف معدہ ضعف بصارت دل کی دھڑکن۔ یرقان۔ پانڈو روگ ہائی بلڈ پریشر۔ درد سر۔ بدن کا نازک کام اور درد کمر کو بھی آرام ہوتا ہے حافظہ کو تیز اور قوت دماغی کو بڑھاتی ہین۔

قیمت ۴۰ گولی دو روپیہ علاوہ محصولڈاک وپیکنگ

ڈاکٹر چندربھان صاحب لقمان جہاو نی سی [illegible] کہ باوجود کئی ڈاکٹرون اور خود اپنے علاج [illegible] دیرینہ مرض پیشاب کو محض دوبجراج وٹی [illegible]

المشتہر منیجر ایس ڈی۔ ویدیا [illegible]

اصلی سپاری پاک

قیمت فی پیکٹ ۱۶ تولہ ایکروپیہ علاوہ محصولڈاک وغیرہ

یہ شاستر کا ایک مشہور اور لذیذ نسخہ ہے اسکے استعمال سے عورتون کی تمام شکایات امراض رحم رفع ہو جاتی ہین نیز دن بدن کمزور ہو جانا کی خواہش کا نہ ہونا سفید یا کسی ور [illegible] ہونا جب اسی موذی مرض [illegible] درست اور خوبصورت [illegible]

آفتاب

زیر ادارت حضرت نصرت موہانی

اردو علم ادب [illegible] کو طلوع ہوگا۔

چونکہ افق کانپور سے علمی۔ ادبی۔ تاریخی اور جدید معلومات کا [illegible] چندہ سالانہ ۲ معہ محصولڈاک نمونہ ۲ آپ آج ہی [illegible] خریداری کیواسطے خط لکھدین تاکہ آپ نمبر انعامی اور آپ انعام کے مستحق ہو جائین۔ سوداگران کو اطلاع دیجاتی ہے کہ رسالہ آفتاب مین اپنا اشتہار چھپوا کر منافع کثیر اٹھائین نرخنامہ طلب کرنے پر روانہ کیا جائیگا۔

ملنے کا پتہ منیجر رسالہ آفتاب حسرت روڈ۔ کان پور

بندوقین رائفلین ریوالور اور پستولین

ہمارے یہان کم سے کم قیمت پر دستیاب ہوتی ہین ہندوستان کے کسی ریلوے اسٹیشن تک ہم مال کو بے خرچ پہنچا دیتے ہین اور فرمائشون پر کمیشن علیحدہ دیتے ہین فہرست سلیمان اینڈ کو کراچی کیمپ سے طلب فرمائیے۔

مندرجہ ذیل ادویات ہین اگر آپ اپنے قابل و آلائش کر سکتے ہین تو تحریر کرین ہم اپنا پورا حال لکھ دیجئے بلا کسی فیس کے تشخیص کر کے روانہ کرینگے

مقویات کی سرتاج عالم آتشک گولیان

یہ گولیان واقعی اپنی تاثیرات کے لیے لاثانی ہین دست صاف کر کے خوب ہاضمہ کو تیز کرتی ہین صالح خون اور منی پیدا کر کے اسکو گاڑھا بناتی ہین۔ جریان احتلام سرعت انزال و رقت منی کو از حد نافع ہین۔ دماغ اور قوت حافظہ کو بھی بڑی ترقی دیتی ہین۔ نامردی کی شکایت بالکل رفع ہو جاتی ہے قیمت فی ڈبیہ ۳۲ گولیان عہ ۱۶ گولیان چار روپیہ للعہ

بینظیر طلاء واجی کرن

ایسے بابو، اشخاص جو اپنی جوانی کو اپنے ہاتھون سے بگاڑ کر افسوس کر رہے ہون اور بہت سی اشتہاری ادویات پر روپیہ خرچ کرنیکے بعد بھی تندرست نہ ہوئے ہون انکو چاہئے کہ اس طلاء کو استعمال کر کے صرف ایک ہفتہ کے اندر پوری مردمی حاصل کرلین قیمت فی شیشی مبلغ پانچ روپیہ کمیشن مین عہ کی زیادہ دوا

اکسیر اعظم آتشک

کشتہ ابرک

یہ کشتہ تین برس کی سخت محنت کے بعد تیار ہوتا ہے۔ اسکی تیاری پر کیا لاگت اور کیا خرچ ہوتا ہوگا؟ اس کا اندازہ آپ خود ہی لگالین۔ یہ کشتہ ایسے موذی امراض کو دور کرتا ہے جو دوسری ادویات سے ناممکن ہے انسانی زندگی کے پایہ کو مضبوط بنانیوالا۔ ہر قسم کی کمزوری کو دور کر کے نوجوانی اور جوش جوانی عطا کرنیوالا بڈھونکو جوان اور جوانون کو نوجوان بنا کر اصلی لطف بخشتا ہے۔ نامردی کوڑھ۔ تپ دق۔ جسم کا زرد پڑ جانا وغیرہ اسکے استعمال سے چند ہی یوم مین دور ہو جاتے ہین قیمت فی تولہ ۵ روپیہ ½ تولہ سے کم روانہ نہ ہوگا۔

سچے موتیون کا سرمہ

یہ سرمہ اپنی عجیب تاثیر سے موجب حیرت کر دیتا ہے۔ بالکل بگڑی ہوئی آنکھون کو درست کر کے نئی بینائی عطا کرتا ہے۔ اور جملہ امراض چشم کو چند ہی ایام مین دور کر کے فائدہ پہنچاتا ہے۔ قیمت فی تولہ چوبیس روپیہ (للعہ ۲۴) ½ تولہ سے کم روانہ نہ ہوگا۔

کتاب کامشاستر مفت

اس کتاب کے مطالعہ کرنے سے اصول زندگی۔ تندرستی کے قائم رکھنے کی تدبیر گئی ہوئی تندرستی کو حاصل کرنیکا قاعدہ اور اچھی اولاد پیدا کرنیکی تدبیر معلوم ہوتی ہے بالکل مفت منگوا کر ملاحظہ فرمائیے

ویدشاستری منی شنکر جی گووند جی مالکان آتنک نگرہ فارمیسی جام نگر کاٹھیاواڑ

ایجنٹ عبد الکریم اینڈ سنس میٹن روڈ کانپور

بہترین ناول

چہار درجی کی رعایت

القانسو	عہ	دربار حرام پور کامل	۱۰ر	مسٹر ننھو	۸ر
فاتح مفتوح	۱عہ	غیب دان دلہن	عہ	خوبصورت کاہنا	۸ر
دھوکا یا طلسمی فانوس	عہ	طاہرہ	۱ہ	جویاے حق کامل	صہ
جام سرشار	۱ہ	لعبت چین	عہ	خوفناک محبت	عہ
غدالی فوجدار	عہ	بابک خرمی کامل	عہ	دلچسپ کامل	عہ
شام جوانی	عہ	آغا صادق کی شادی	عہ	یادداشت مکمل کامل	عہ
فردوس بریں	عہ	مقدس نازنین	عہ	زیب النسا	عہ
حسن انجلینا	۱ہ	جویاے حق اول	عہ	جوش خون	عہ
ملک العزیز ورجنا	۱ہ	دوم	۸ر	خونی مشت	۸
منصور موہنا	۱ہ	آہ ملک	عہ	بزم اکبری کامل	۸
فتح اندلس	عہ	ملکہ زنوبیہ	۳ر	پری خانہ	۸
یوسف نجمہ	عہ	ابو بکر شبلی	عہ	محروم وصال	
زوال بغداد	عہ	انقلاب روس	۸ر	نیل کا سانپ	عہ
روما الکبریٰ	۱ہ	جنگ ہمزا	۴ر	گورا	۱۲
فلپانا	عہ	معشوق بیوفا	۸ر	حسن ہمدرد کامل	للعہ
شوقین ملکہ	عہ	محبوبہ شام	۶ر	چوروں کا کاب	عہ
حسن کا ڈاکو کامل	عہ	حسن پرست	۸ر	نیلی ہیتری	عہ

ملنے کا پتہ: مینیجر صداقت بک ایجنسی کان پور

دیوار میں لگانے کی گھڑیاں تحفہ

آپکے مکانکو زینت دینے والی گھڑی ہیش وقت بجانے والی ہماری دیوار کی گھڑی نے ٹھیک وقت بتانے کی بدولت لاثانی شہرت حاصل کی ہے

نقل سارٹیفکٹ



بشن پور ۱۸ مارچ ۲۵ء
جناب من گھڑی موصول ہوکر مسرت ہوئی براے مہربانی تین گھڑیاں اور بھیجدیجئے
دستخط کرجی بہو شنو گوسوامی

دنیا کی مشہور ترین بی
نام ہیس چمکدار نمبر
رولڈ گولڈ مشین
قیمت عہ
ایک پرڈ فاونٹین پن
قیمت ہے
کمپنیشن فاونٹین پن
قیمت ہے ریڈیم ڈائل
چمکنے والا پاکٹ لیور
واچ قیمت عہ

سب صاحبان سے درخواست کی جاتی ہے کہ اپنا نام اور پتہ صاف لکھیں اور اگر ممکن ہو تو انگریزی میں تحریر کریں

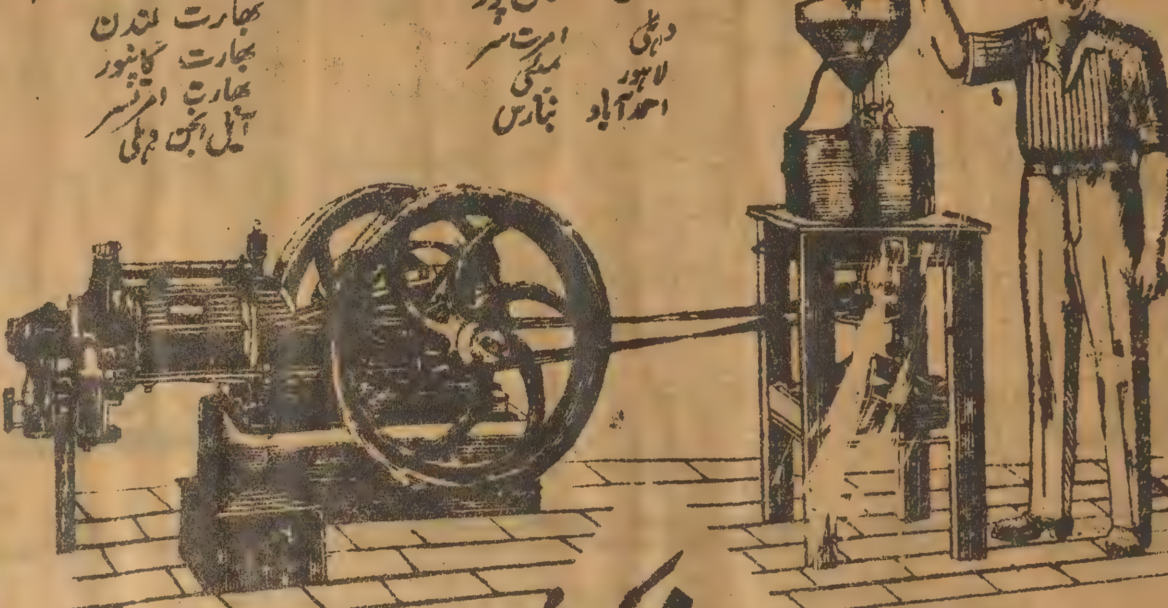
انڈین ایجنسی کمپنی
رایا پیٹیا مدراس

دفاتر

لنڈن — کان پور
دہلی — امرتسر
لاہور — بمبئی
احمد آباد — بنارس

تار کا پتہ

بھارت لنڈن
بھارت کانپور
بھارت امرتسر
آئیل انجن دہلی



روپیہ بنانیکی مشین

یعنی نونمو بھارت آئیل انجن لنڈن سے پہنچگئے

آپ اس سرخی کو پڑھکر ضرور چونک پڑے ہونگے کہ روپیہ بنانے کی مشین کیسی؟ کیا گورنمنٹ نے ہر ایک شخص کو روپیہ بنانے کی اجازت دیدی ہے؟

جواب ملیگا کہ ہرگز نہیں یہ فعل خلاف قانون ہے۔ آیئے ہم آپکو بتائیں کہ یہ روپیہ بنانیکی مشین کیسی ہے جسکے آتے ہی روپیہ دھڑا دھڑ نکلنا شروع ہو جاتا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ آپ بھارت آئیل انجن کے خریدار ہو جائیے پھر دیکھئے کہ روپیہ کا ڈھیر خود لگجاتا ہے یا نہیں!!! آپ ضرور دریافت کرینگے کہ یہ کیسے اسکا جواب یہ ہے کہ بھارت آئیل انجن بناوٹ میں سادہ اور نہایت مضبوط ہے متواتر تیل کے خرچ پر زیادہ کام نکالتا ہے اور معقول آمدنی کی صورت پیدا کرتا ہے تمام خرچ نکالکر روپیہ روز آپکی جیب میں ڈالیگا کیا پھر بھی آپ اسکو روپیہ بنانیکی مشین کا لقب نہ دینگے؟ علاوہ اسکے کروڈ آئیل انجن آٹا پیسنے کی چکیاں دھان سے چاول نکالنے پالش کرنیکی مشین ستیا کو چونہ پیسنے کی مشین وغیرہ وغیرہ جنکو ہر وقت ہمارا لنڈن آفس روانہ کرتا رہتا ہے اگر آپ خریدنا چاہتے ہیں تو نیچے لکھے پتہ پر خط و کتابت کریں۔

اپنے خریدارونکو جو سب سے بڑی سہولت ہمنے دے رکھی ہے وہ یہ ہے کہ ہم اپنے کارخانہ بھارت آئرن ورکس ... کے چلانیکا کام مفت سکھلاتے ہیں۔ آزمایئے اور روپیہ کا ڈھیر لگایئے

... کمشن ... لاٹوش روڈ کان پور

[پیوست شدہ تراشہ:]
... روپیوشن ... فی ہے۔ اس سے ... اس سے ہندوستان کے ... خواہشات کی تکمیل ہو سکے گی۔ سوراجسٹ ... کونسل ... کے ممبران نے جس دور اندیشی کا ثبوت ... سیاسی اتحاد کی امید بڑھتی ہے اور ہم کو امید ہے کہ ... اسمبلی سے پاس ہو جاویگا۔

گورنمنٹ کے لیے سبق

سکھ گوردوارہ بل پنجاب کاونسل سے پاس ... کمیٹی ایکے لیے جب اسمبلی میں پیش ہوا ... انھوں نے ...

... ہیضہ کا ... بیمہ

ہیضہ کیواسطے عجیب وغریب اکسیر اور دیگر ... بیماریوں کے واسطے نہایت مفید دوا ہے۔

ڈاکٹر بسرا کا کالرا کیور اسقدر سریع الاثر ہے کہ پہلی ہی خوراک کا اثر مریض پر جادو کی طرح ہوتا ہے ہیضہ کے کیڑے جسم کے اندر ہلاک ہو جاتے ہیں اور دو ہی تین خوراک دوا دینے سے مرض کا دفیعہ ہوکر مریض کی طاقت بحال ہو جاتی ہے اور وہ بہت جلد اپنی اصلی حالت اور تندرستی پر آجاتا ہے۔ کالرا کیور ہندوستانی جڑی بوٹیوں پھل پھول اور پتیوں کا مرکب ہے اسمیں کوئی ایسی اجزا نہیں ہیں جو انسانی استعمال کیواسطے مضر ہوں۔

ہمیشہ ایک شیشی اپنے پاس موجود رکھئے اور اسطرح ایسے خوفناک جانی دشمن ہیضہ سے اپنی جان کا بیمہ کیجئے

قیمت فی شیشی علاوہ محصول ایک روپیہ عہ

ملنے کا پتہ: ڈاکٹر جے۔ یس۔ بسرا ہیلاش کان پور

مدن منجری گولیاں

(رجسٹرڈ)

کثرت احتلام جریان کے لیے بیحد مفید ہے۔ خون کی کمی دماغی اور اعصابی بیماریوں کیلئے اکسیر ہونے کے علاوہ ہر ایک قسم کی کمزوری کو دور کرتی ہے۔ ایکدفعہ ضرور آزمایئے۔
چالیس گولیوں کی ڈبیہ قیمتی عہ

پنوسگت واری روغن (رجسٹرڈ)

اس روغن کے استعمال سے عضو مخصوص کے تمام نقص دور ہو جاتے ہیں۔ ٹیڑھا پن، رگوں کا کمزور ہونا وغیرہ تمام کو دور کرکے نئی جوانی لاتا ہے قیمت ۲ تولہ کی ڈبیہ عہ علاوہ محصول

رمن ولاسی گولیاں (رجسٹرڈ)

یہ گولیاں امساک کے لیے بینظیر ہیں رات کو فقط ایک گولی دودھ کے ہمراہ کھانیسے اپنی خواہش کے مطابق مزہ اٹھاویں قیمت ۱۶ گولی کی ڈبیہ عہ علاوہ محصول۔ مندرجہ ذیل پتہ سے طلب کیجئے

(ہیڈ آفس) جام نگر کاٹھیاواڑ
راج ویدیہ نرائن جی کیشو جی (برانچ آفس) نمبر ۳۹۲ کالبا دیوی روڈ بمبئی نمبر ۲ پوسٹ

باہتمام خواجہ عبدالسلام صداقت پریس کانپور سے شائع ہوا

The Sadaqat
CAWNPORE

REG-No
1424

جمال پر تو حق عزم مستقل میں رہی
زبان پر بھی وہی ہو جو تیری دل میں رہی
(احسن سہمی)

صداقت

اڈیٹر - خواجہ عبد السلام
ہفتہ وار
قیمت سالانہ ۳ روپے
ششماہی عما
فی پرچہ ۱ آنہ

جلد ۲ | کانپور - چہارشنبہ ۲۸ - اکتوبر سنہ ۱۹۲۵ء مطابق ۹ ربیع الثانی سنہ ۱۳۴۴ھ | نمبر ۹

ادبیات

انتخاب مشاعرہ

۲۴ اکتوبر کی شب میں اگروال سبھا کیطرف سے ایک بزم مشاعرہ منعقد ہوئی تھی جسمیں لکھنؤ کے چند باکمال شعرا بھی شریک تھے، میں نے مشاعرہ میں کچھ اشعار نوٹ کر لئے تھے۔ جنکو ناظرین صداقت کی تفریح خاطر کے لیے پیش کرتا ہوں افسوس ہے کہ میں پوری پوری غزلیں نہ لکھ سکا۔ بعض شعر جلدی میں غلط ہو گئے تھے انکو بھی مجبوراً میں نے اپنے انتخاب سے خارج کر دیا۔ افسوس ہے کہ میں آپکو خیر ہستی کے اشعار سے مستفید نہ ہو سکا جو اپنی شان کو دنیائے شاعری سے بالاتر سمجھتی ہے۔ کیونکہ اُسکی نغمہ پرور زبان سے صرف یہی دو مصرعے بار بار نکلتے تھے۔ "پھر عنایت کیجئے" اور "سبحان اللہ" جنسے سارا مشاعرہ گونج اُٹھتا تھا۔ ناظرین انہیں ایک دو مصرعوں کی تکرار کو غزل سمجھ لیں۔

(شیام سندر لال نگم)

ثاقب لکھنوی

قہقہے ہنستے دنیا میں اور فریاد بھی
ایک ہی رستے سے گذرے شاد بھی ناشاد بھی

جوشش گریہ سے پھندی پڑ رہی ہیں حلق میں
ہیں اسیر دام ہوں تو قید ہے صیاد بھی

آہیں قید ہیں تو کٹ جائینگے قابل بھی مگر
عشق کی بیڑی سے شل ہیں بازوئے جلاد بھی

نغمہ بھی تھا گوشہ نشین فرصت کی شب بھی وہ عجب
لاکھ چاہا پر نہ نکلی دل سے اک فریاد بھی

سب نے جانا حال دل وہ پاس ہو یا دور ہو
اسکا شاہد میں بھی ہوں ثاقب مری فریاد بھی

عزیز لکھنوی

اُن نگاہوں کا نشانہ ہے ستم ایجاد بھی
ناوک افگن جھک چلا ہے خنجر کج بنیاد بھی

میرے دل کی داستانیں مختلف عنوان ہیں
ایک سرخی اُسکی ہے خون سر فرہاد بھی

آپ ہی نے خاک کا پتلا بنایا تھا مجھے
آپ ہی کے ہاتھ سے مٹی ہوئی برباد بھی

عنقریب کہیں خون دل سے جا بجا گلکاریاں
ورنہ اک سادہ ورق تھا عالم ایجاد بھی

ہم گرفتار چمن نیرنگ ہستی کیا کہیں
سرو کے مانند ہیں پابند بھی آزاد بھی

دیکھ کر عریاں ہو گیا سکتا مجھے
وادی بستی کہ ہے آباد بھی برباد بھی

عشق کی منزل ہے ملنا جادۂ راہ نجات
ہر قدم پر ہے مگر افتاد پر افتاد بھی

مجھسے شاکی ہیں مری ناعاقبت اندیشیاں
آپ اسیر دام ہوں اور آپ ہی صیاد بھی

دل مرا کیا ہے طلسم غنچۂ سربستہ ہے
ضبط کا پابند بھی اور حسرت فریاد بھی

آسی لکھنوی

دشمن دل ہے ہجوم شکوۂ بیداد بھی
جس سے بھولی ہے بہن کا راستہ فریاد بھی

شاد بھی ہیں وہ مرے مرنے سے اور ناشاد بھی
نوحۂ ماتم میں شامل ہے مبارکباد بھی

مصلحت کیشی ہے اے ظالم مری فریاد بھی
اس سے ملتی ہے ترے ظلم و ستم کی داد بھی

رحم کر اے موت میری بیکسی پر رحم کر
چھوٹتا ہے ہاتھ سے اب دامن جلاد بھی

ساتھ اپنے کر دیا دل کی بنا کو منہدم
کتنی مستحکم تھی قصر عشق کی بنیاد بھی

وصل بلگرامی

عبرت افزا ہے فضائے گلشن ایجاد بھی
اُسکو کہہ سکتے ہیں ہم آباد بھی برباد بھی

یاس سے ہوتی ہے تسکین دل برباد بھی
آجکل میں شاد بھی رہتا ہوں اور نا[illegible]

دلکا ویرانہ نہیں معمورۂ عالم سے کم
اسمیں تم بھی جلوہ گر ہو اور رہتا [illegible]

کیوں گرا جاتا ہوں تھک کر راہ میں منزل سے دور
کیا مری تقدیر میں لکھی ہے یہ ا[illegible]

ایکدن وہ تھا کہ ہم واقف نہ تھے فریاد سے
ایک یہ دن ہے کہ ہو سکتی نہیں [illegible]

عشق کی دنیا ہے گویا ساری دنیا سے جدا
کیونکہ دل باوصف پابندی [illegible]

سنکے بلبل کے ترانے دل کے ٹکڑے اُڑ گئے
شاید ان نالوں میں شامل ہے [illegible]

مختصر روداد یہ ہے ظلم و جور چرخ کی
اب بقدر ظلم ہو سکتی نہیں ف[illegible]

اے فلک مجبور دل کو آہ کرنے پر نہ کر
ورنہ مٹ جائیگا تو بھی اور تری [illegible]

دشمن جان عدوئے آشیاں ہے کیا کروں
آسمان بھی باغباں بھی۔ برق بھی ص[illegible]

ماسوا کی دل میں گنجایش نہ چھوڑی درد نے
مضطرب ہو کر لبوں پر آ گئی فریاد بھی

خوبیاں تقدیر کی بجلی کا کیا شکوہ کروں
آشیاں بھی باغ میں تھا خانۂ صیاد بھی

عیش آزادی کے خوگر فطرت تخلیق دیکھ
یہ ہی دنیا ہے جگہ ہیں شاد بھی ناشاد بھی

صفدر مرزاپوری

دل دکھاتی ہے دل مظلوم کی فریاد بھی
شام غربت میں قیامت ہے وطن کی یاد بھی

رنگ پر آنے لگی مظلوم کی فریاد بھی
اب مزہ دیجائیگی ظالم تری بیداد بھی

تیرے ویرانے سے نسبت کوہ و صحرا کو کہاں
اُوٹے پاؤں پھر گئے ہیں قیس بھی فرہاد بھی

آپ تنہا جائینگے رہ رہ کر آہی جائیگا خیال
ساتھ لیتے جائے مرا دل ناشاد بھی

تیری آبادی کی اے شہر خموشاں خیر ہو
ورنہ گھر لاکھوں ہوئے آباد بھی برباد بھی

قاصد اتنی بات اُس سے پوچھنا یا دش بخیر
دل میں آتی ہے کبھی بھولے سے میری یاد بھی

آج سنتا ہوں قفس میں پھول بلبل کے ہوئے
گل ہوا آخر چراغ خانۂ صیاد بھی

ہائے کس حسرت سے کہتے ہیں وہ میت پر مری
واہ ری غفلت بھلا دی تو نے میری یاد بھی

دوست روتے ہیں مری میت پہ دشمن شاد ہیں
ہے صدا ماتم کی بھی شور مبارکباد بھی

ایک آفت ہو تو اسکو جھیل لے بلبل غریب
دشمن جاں برق بھی ہے باغباں صیاد بھی

مجھکو اے صفدر نہ آیا شعر کہنا آج تک
سیکڑ[illegible] گئے [illegible] استاد بھی

[illegible] بھی
[illegible] ر د
[illegible] بھی
[illegible] شاد بھی
[illegible] کا ہے فریاد بھی

کرتے ہیں اپنے ہی دل پر نارسا نالے اثر
کام آنا چاہتی ہے محنت برباد بھی

دلکی بیچینی چھپائے سے کبھی چھپتی نہیں
ترجمان راز خاموشی بھی ہے فریاد بھی

تہنیت دیتے ہیں وہ میں مستعد مرنیکو ہوں
تعزیت کی شان رکھتی ہے مبارکباد بھی

کثرت ارماں کہیں کا بھی نہ رکھے گی بھلا
دلکی آبادی کریگی خانماں برباد بھی

(باقی آیندہ)

۷۸۶

ہفتہ وار

صداقت

چہارشنبہ ۲۸ اکتوبر ۱۹۲۵ء

لکھنؤ کا جلسہ

۲۰ اکتوبر ۱۹۲۵ء کی شام کو رفاہ عام مین ایک جلسہ مسئلہ حجاز کے متعلق چودھری خلیق الزمان صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوا، یہ جلسہ سلطان ابن سعود کے طرفدارون کی طرف سے منعقد کیا گیا تھا، جناب صدر نے اپنی افتتاحی تقریر مین اس بات کا اعلان کر دیا تھا کہ دونون فریقون کو تقریر کا موقع دیا جائیگا، جناب صدر کے بعد توفیق شریف بے نے جو شام کے رہنے والے ہین تقریباً دو گھنٹہ سلطان ابن سعود کی موافقت مین تقریر کی، اسکے بعد مولانا محمد علی تقریر کے لیے کھڑے ہوے مگر حاضرین نے جناب صدر سے اس کا مطالبہ کیا کہ چونکہ سلطان ابن سعود کی حمایت مین تقریر ہو چکی ہے لہذا بجاے مولانا محمد علی کے مولانا حسرت موہانی کو تقریر کا موقع دینا چاہیے تاکہ وہ ان الزامات کی تردید کرین۔ مگر جناب صدر نے اس پر توجہ نہ کی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ حاضرین نے [illegible] خریدارونکو جو سب سے بڑی [illegible] سمجھا جاتا ہم نہین سننا چاہتے [illegible]

ہم [illegible] ورکس [illegible] رزولیوشن [illegible] سلوک [illegible] نی ہے۔ اس سے [illegible] محمد [illegible] اس سے ہندوستان [illegible] خواہشات کی تکمیل ہو سکے گی۔ سوراجیہ [illegible] رہنما [illegible] کے ممبران نے جس دوراندیشی کا ثبوت [illegible] لکھنؤ [illegible] اتحاد کی اُمید بڑھتی ہے۔ اور ہم کو اُمید ہے کہ [illegible] حالت سے پاس ہو جاویگا۔

بھی روداد [illegible] سلطان ا[illegible]

گورنمنٹ کے لیے سبق

کہ جس سے [illegible] روداره بل پنجاب کاونسل سے پاس [illegible] کے جب اسمبلی مین پیش ہوا [illegible] اور وہ سلطان [illegible] انہون نے [illegible] غلو کر گئے ہین [illegible] دوسرے فریق مین صرف ایک سیر اور [illegible] حسین قدوائی ہی نہین ہین بلکہ مولانا عبد الباری اور مولانا حسرت موہانی جیسی شخصیتین بھی ہین جن پر بے اعتمادی نہین کیجا سکتی، اور سب سے زیادہ غور طلب بات یہ ہے کہ وہ آخر کہتے کیا ہین یہ لوگ کیا چاہتے ہین کہ شریف یا خاندان شریف کا قبضہ حجاز پر رہے ہرگز نہین، انکا تو صاف اعلان یہ ہے کہ ہم شریف یا آل شریف کو ہرگز نہین چاہتے اور نہ سلطان ابن سعود یا کسی نجدی کو پسند کرتے ہین بلکہ ہمارا تو صاف اور کھلا ہوا اعلان یہ ہے کہ دونون مین سے کوئی بھی حجاز پر قابض نہ رہے بلکہ تیسرے شخص کو زمام حکومت سپرد کر دی جاے مثلاً شیخ سنوسی یا امی کی جیسی کسی اور شخصیت کو کہ جسکو دونون فریق مانتے ہون، اس صاف اعلان کے بعد نہ معلوم یہ کیون کہا جاتا ہے کہ جو سلطان ابن سعود کا مخالف ہے وہ یقیناً شریف کا طرفدار ہے، یہ عجیب منطق ہے جو نہ معلوم کیون اسوقت سکہ رائج الوقت کی طرح استعمال کی جارہی ہے اور اس غلط پروپگنڈا سے مولانا عبد الباری و مولانا حسرت موہانی جیسی بلند شخصیتون کو انتہائی رکیک طریقہ سے بدنام کرنے کی مسلسل بیجا کوشش کی جارہی ہے، اور معاصر زمیندار نے تو اپنے سوقیانہ رنگ مین وہ وہ کمال دکھاے ہین کہ باید و شاید۔

ہم مولانا محمد علی کی خدمت مین ادب سے التماس کرنا چاہتے ہین کہ براے خدا غور کرین کہ وہ اس مناقشہ کو اس حد تک طول دیکر مسلمانان ہندوستان کو کسقدر نا قابل برداشت نقصان پہونچا رہے ہین مسلمانون مین فرقہ بندیون کی کیا کمی تھی کہ انھون نے ایک جدید فرقہ بندی پیدا کر کے ایک خاص گروہ کو جو اس سے پیشتر انکا دست راست تھا اپنے سے جدا کر دیا ہے۔ کیا یہ الکھاڑے کا میدان یہ کہکر بند نہین کیا جا سکتا کہ اچھا ہم بھی شریفیون اور نجدیون مین سے کسی کو بھی نہین پسند کرتے بلکہ کسی ایسی طاقت کو جس پر فریقین کو اعتماد ہو اسکو ہم بھی پسند کرنے کے لیے تیار ہین چلیے اللہ اللہ خیر سلا۔

سیتاپور کانفرنس

پچھلے ہفتہ سیتاپور مین یوپی پولیٹکل کانفرنس کا اجلاس بصدارت مولانا شوکت علی منعقد ہوا سب سے پہلے جلسہ مین ہمدردی کے خطوط اور تار پڑھے گئے استقبالیہ کمیٹی کے چیرمین بابو شمبو دیال نے اپنی استقبالیہ تقریر مین مہمانون کا استقبال کرتے ہوے کیا خوب فرمایا کہ سرکار سے اپیل کرنے یا لیڈرون کی چیخ پکار سے سوراجیہ نہین ملیگا بلکہ ہر ایک شہری کی کوشش سے ملیگا آپ نے کونسلون اور بورڈون پر قبضہ کرنے اور کانگریس پروگرام کی تعمیل کی اپیل کی ہندو مسلم نفاق کی بابت آپ نے کہا کہ یہ مشکل زیادہ دنون تک نہین رہیگی اور سب کے اتفاق سے ایک قوم بنکر رہے گی آخر مین آپ نے امن سے رہنے کھدر کی اشاعت اور چھوت چھات دور کرنیکی اپیل کی۔

مولانا شوکت علی نے اپنی صدارتی تقریر مین ہندو مسلم سوال پر روشنی ڈالی تھی آپ کا خیال ہے کہ موجودہ جھگڑون کی تہ مین مذہب نہین ہے بلکہ دونون کو ایک دوسرے کے خلاف جذبات بھڑکاے گئے ہین حقوق کی بابت آپ نے فرمایا کہ اس صوبہ مین مسلمان چودہ فی صدی ہین اس سے زیادہ انکو حقوق نہ طلب کرنا چاہیے۔ سوراجیہ سے کسی کمزور کو نقصان نہین پہونچ سکتا ہے۔ گاؤ کشی اور مسجدون کے سامنے باجا بجانے کی بابت دہلی اتحاد کانفرنس کی تجویز کی طرف آپ نے توجہ دلائی اور عہد کے اضافہ کو نقصان دہ بتلایا آپ نے کہا کہ باہمی نفاق کا اثر اچھا نہ ہوگا اس سے ہندو اور مسلمانون کو خاص طور پر نقصان پہونچیگا جب تک ہندوستان سوراجیہ نہ حاصل کرلے اسوقت تک مسلمان غیر مسلمون کے اثر سے اپنے مقدس مقامات کو آزاد نہین کرا سکتے آخر مین کھدر اور چرخہ کی اپیل کے ساتھ اپنی تقریر ختم کی۔

مہاتما جی نے چرخے کی اشاعت کی اپیل کی اور ہندوؤن سے اچھوتون سے نفرت دور کرنے کی اپیل کی اسکے بعد مندرجہ ذیل رزولیوشن پاس ہوے:۔

سی آر داس اور مہرجی کی وفات پر افسوس کیا گیا۔ پٹنہ کانگریس رزولیوشن پر عمل کرنے کی اپیل کی گئی، ہندو مسلم جھگڑون پر افسوس کیا گیا اور اتحاد کانفرنس کے رزولیوشن کی تعمیل کی اپیل کی گئی جنوبی افریقہ کے جدید بل کی مخالفت اور ہندوستانیون کی امداد کا وعدہ کیا گیا۔ کانگریس کے لیے زیادہ سے زیادہ ممبر بنانے کی اپیل کی گئی جیل کے سیاسی قیدیون کی امداد کی اپیل کی گئی اور کاکوری کے ڈاکہ کے متعلق گرفتار شدہ کانگریس کارکنون کی مدد کے لیے ایک کمیٹی بنائی گئی اچھوت قومون کے حقوق دینے کے لیے ہندوؤن سے اپیل کی گئی اور پٹنہ رزولیوشن کی پابندی کی بھی اپیل کی گئی اسقدر رزولیوشن پاس ہونے اور صاحب صدر کی آخری تقریر کے بعد پنڈت پرشوتم داس ٹنڈن نے چرمین و صدر کا شکریہ ادا کیا اور جلسہ ختم ہوا۔

تصحیح

پچھلے ہفتہ ہمنے اپنے ایک ظرافت پسند نامہ نگار کی چٹھی شائع کی تھی اور اسی کی بنیاد پر ایک لیڈر بھی لکھا تھا اس چٹھی مین مبالغہ تمسخر کا شائبہ تھا۔ اور وہ قابل معافی بھی ہے لیکن اس کا عکس اڈیٹوریل مضمون مین بھی پڑا اسکی تصحیح لازمی ہے ہمکو اطلاع دی گئی ہے کہ مسٹر گنیش شنکر ودیارتھی اُس روز آگرہ مین تھے اور جلسہ مین موجود نہ تھے ہمارے ریمارک سے جو آپ کو تکلیف پہونچی ہے اسکے لیے ہمکو دلی افسوس ہے حالانکہ نہ وہ غیر حاضری سے بری الذمہ ہو سکتے ہین اور نہ میرا خیال ہے کہ اُنکی موجودگی اس کاروائی کا اور اسدباب ہی کرتی تاہم ہمارا فرض ہے کہ ہم اس غلطی کے لیے اظہار افسوس کرین، ہندی اخبار کے دو کٹنگ بھی ہمارے سامنے پیش کیے گئے ہین جنمین ووٹ کے لیے کھدر کی پوشش ضروری قرار دی گئی ہے ہم اس پر بحث کرنا نہین چاہتے کہ وہ کب شائع ہوے اور آیا وہ کافی تھے یا نہین۔ ہم سے یہ بھی کہا گیا ہے کہ کانگریس کمیٹی کے پاس کافی دماغ ہے اور دماغ کی کمی کی شکایت بیجا ہے ہمارا مطلب یہ نہین ہے کہ کانگریس مین کوئی اہل دماغ نہین یا بالکل قحط ہے بلکہ ہمارا خیال ہے کہ کانگریس مین نسبتاً اہل دماغ کم ہین۔

مجلس الخلافت کانپور کا سالانہ انتخاب ۲۵ اکتوبر ۱۹۲۵ء

کو بمقام یتیم خانہ کانپور زیر صدارت مولانا حسرت موہانی ہوا حسب ذیل عہدہ داران کا انتخاب عمل مین آیا۔

دل کا دربار

(از جناب مولانا سید ظہور احمد صاحب وحشی شاہجہانپوری)

خلوت ہے اور انتہائی خلوت، سورج کی کرنین اور ہوا کے جھونکے بھی نامحرم ہین جسمانی دنیا کا تاجدار "دل" سراپا ارغوانی لباس مین رونق افروز ہے دائین بائین دو وزیر باادب دست بستہ حاضر ہین ایک وزیر کا نام "عقل" ہے دوسرے وزیر کا نام "نفس" ہے بادشاہ تو برائے نام ہے درحقیقت سلطنت کا لطف وزیرون کو حاصل ہے یہ دونون باہم سخت مخالف ہین ایک دوسرے کا جانی دشمن ہے وزیر عقل کا بس چلتا ہے تو نفس کی بربادی و ہلاکت مین کوئی دقیقہ نہین اٹھا رکھتا اور نفس کو موقع مل جاتا ہے تو عقل کو اتنا ذلیل و پریشان کرتا ہے کہ ان کا مایہ وشماتت ہمسایہ سے وہ سر اٹھانے کے قابل نہین رہتا بہرحال "دل" تمام شاہی سطوتون کے باوجود ان دونون وزیرون کے اختیار مین ہے اور وہ جس طرح چاہتے ہین اس سے کام لیتے ہین یہ بادشاہ خلوت نشینی کا بڑا شائق ہے شائق ہی نہین بلکہ مجبور بھی ہے کیونکہ طبی مشیرون اور نجومیون نے اسے خارجی ہواؤن سے بچنے کی سخت تاکید کی ہے اور اسی وجہ سے قدرت کی لاثانی فیکٹری نے دو برقی اور آٹومیٹک (خودبخود چلنے والے) پنکھے اسکے خلوت خانے مین لگا دئے ہین "دل" اپنے خلوت خانے مین خوش ہے اور اسکی سلطنت کا انتظام ایسا مرتب اور باقاعدہ ہے کہ وہ ارادہ اور اشارہ کے ساتھ ہی اپنے احکام کو ... شدہ حالت مین پاتا ہے، ذیل کے واقعہ سے جو دل کی مشہور تورک کی تیسری جلد مین درج ہے دل کے دربار کا سرسری خاکہ آنکھون کے سامنے آسکتا ہے،

دربار اپنی پوری خاموشی کے ساتھ آراستہ ہے اور حیات کی جری حرکت کے سوا ہر طرح سکون ہے یکایک عصباتی حاجب کے ہمراہ شاہی گماشتہ نگاہ حاضر ہوتا ہے اور زمین بوسی کے بعد عرض کرتا ہے۔

"جہان پناہ آج بازار کی دکانون مین حسن و جمال کی ایک تاجرہ دیکھکر آیا ہون تاجرہ ہے کہ ساحرہ، چہرہ ہے کہ بہار کا مجسمہ سراپا ہے کہ شباب کی تصویر، مین نے فوراً پتلیون کے نگیٹو مین اس کا عکس لے لیا یہ کہکر نگاہ نے ایک عکسی تصویر پیش کی تصویر سامنے آتے ہی وزیر "عقل" نے ہاتھ باندھ کر عرض کیا عقل "سرکار یہ شربت کا پیالہ ہے زہر مخلوط یہ پھول ہے کانٹون سے بھرا ہوا یہ کتنی قت ہے لطافت کے غلاف مین اسکی رعنائیون پر نہ جائیے،،

ابھی عقل کی بات ختم نہین ہوئی تھی کہ نفس نے دست بستہ کہنا شروع کیا نفس "جہان پناہ بعض نامراد رشک و حسد اور ذاتی مفاد کی بنا پر اپنے ولی نعمت کو حقیقی لذتون اور مسرتون سے محروم رکھتے ہین آپ اس زاہد خشک کی پروانہ کیجیے شباب سے لطف نہ اٹھانا فطرت کی تحقیر ہے اور قدرتی عطیون کو کام مین نہ لانا انتہائی ناشکری ہے حضور "نگاہ" کو بدرقہ بناکر ضرور تشریف لے چلین اور اس زرین موقع سے فائدہ اٹھائین،،

عقل "مین نہایت ادب سے پھر عرض کرونگا کہ مرد آخر بین مبارک بندہ الیست،، مین تسلیم کرتا ہون کہ گناہ کی ابتدا دلفریب ہوتی ہے لیکن اسکی انتہا ہمیشہ اپنے اندر اندوہ عذاب کے جہنم رکھتی ہے علاوہ برین مین حضور کو حضور کی شاندار روایات کی طرف توجہ دلاتا ہون سرکار خلیفۃ اللہ ہین مسجود ملائکہ ہین اشرف المخلوقات ہین گزرگاہ جلیل اکبر ہین، تعلیم یافتہ ہین، روشن خیال ہین احباب مین معزز ہین اگر خدانخواستہ حضور کے قدم کو لغزش ہوئی تو نہ صرف خزانہ عامرہ کی بربادی اور صحت کی خرابی وقوع مین آئیگی بلکہ معشوقون مین بے عزتی اور پبلک مین رسوائی ہوگی اس لیے جاسوس نگاہ کو تنبیہ کی جائے کہ وہ آئندہ ایسی ولولہ انگیز اور ہیجان آفرین رپورٹون سے احتراز نہ کرے ورنہ مستوجب سزا ہوگا،،۔

نفس نے بڑی بے چینی کے ساتھ عقل کا لکچر سنا اور اس کے خاموش ہوتے ہی اپنی تقریر ان الفاظ مین شروع کی نفس "جہان پناہ آخر بینی کا دوسرا نام خودکشی ہے، لطف زندگی کا حاصل کرنا شرافت اور فضیلت انسانی کے منافی نہین بلکہ خاص منشاء فطرت ہے یانی اور ہوا اسی لیے پیدا کی گئی ہے کہ ہم انھے استعمال کرین یہ خطرہ غلط ہے کہ خزانہ عامرہ کو کوئی نقصان پہونچے گا اگر روپیہ ذاتی مسرتون مین کام نہ آئے تو اس کا عدم وجود برابر ہے بے عزتی اور رسوائی کے خیال پر مجھے بے اختیار ہنسی آتی ہے اول تو ایسی ترکیب سے رسائی ممکن ہے کہ کسی کو کانون کان خبر نہین ہوسکتی اور اگر بالفرض دو چار آدمی واقف بھی ہوجائین تو ان کو صرف یہ کہکر خاموش کیا جاسکتا ہے کہ بھئی ہم رند ہین رندانہ جو کچھ کرتے ہین کھلم کھلا کرتے ہین بقول رنگین مزاج شیرازی کہ ؎

عاشق و رند و نظربازم و می گویم فاش

تا تو دانی کہ بچندین ہنر آراستہ ام

دنیا کا مفہوم اگر کچھ سمجھا ہے تو شہنشاہ اکبر کے جد امجد بابر نے سمجھا ہے اور خلد آشیان کی یہ نصیحت قیامت تک قابل عمل رہیگی کہ ع

"بابر بعیش کوش کہ عالم دوبارہ نیست"

یہ الفاظ سنکر وزیر عقل آمادہ لب کشائی تھا لیکن شہنشاہ نے جو نفس کی مہبات سے نعل در آتش ہو رہا تھا کچھ سننے سے انکار کردیا اس موقع سے فائدہ اٹھاکر نفس نے عقل کی برائیان شروع کین اور اسے اسقدر مطعون و مورد الزام قرار دیا کہ شہنشاہ نے چند روز کے لیے اسے محبوس و پابجولان کیے جانے کا حکم دیا اب "دل" کی سلطنت مین نفس ہی نفس کار فرما تھا۔

اعصاب کے برقی محکمہ کو حکم پہونچا کہ فوراً انجن کے بغیر چلنے والا ابرو کا موٹر تیار ہو اور شہنشاہ جاسوس نگاہ کو ہمراہ لیکر روانہ ہوگیا تھوڑی دیر مین وہ مناظر سامنے تھے جن کی اطلاع دی گئی تھی "زبان" کے ترجمان نے شاہی احکام کا اعلان کیا اور ہاتھون نے ایک دو دفعہ جیب تک پہونچکر معاملات کو روبراہ کردیا دست و بازو کے کارکنون کو حکم دیا گیا کہ حسن و شباب کے پھولون کا عطر کھینچ کر شہنشاہ کی خدمت مین پیش کیا جائے چنانچہ اسکی تعمیل کی گئی بادشاہ محظوظ ہوکر دار الضرب کو رقعہ لکھا کہ نقرۂ خام کی ایک بڑی مقدار بطور انعام عطا کی جائے اس رقعہ کا یہ اثر ہوا کہ تمام عروق سے محاصل کا تقاضا کیا گیا اور "جگر" کے ذخیرہ سے کافی مقدار دار الضرب کی گردون کے ذریعہ سے منتقل ہوکر آئی اور بالآخر خزانچی نے حسب الحکم شاہی مقدار مطلوبہ کو ٹکسال سے باہر نکال دیا۔

بادشاہ کی اس غیر معمولی اور ناعاقبت اندیشانہ فیاضی سے نہ صرف خزانہ عامرہ مین بلکہ جگر گردون اور تمام عروق و اعصاب مین چہ میگوئیان ہونے لگین معدہ کے جزیرہ نما مین بھی اس کا چرچا ہوا اور بادشاہ برخلاف ایک عام ناراضی کی لہر ساری سلطنت مین دوڑ گئی رفتہ رفتہ اس کا حال بعض عصبی مخبرون نے بادشاہ سے بھی عرض کیا اور بادشاہ کو اس وقت اس رپورٹ کی تصدیق بخوبی ہوگئی جب واپسی کے وقت موٹر کی تیاری کا حکم دیا تو تعمیل مین بہت تاخیر ہوئی موٹر کی رفتار بھی اسقدر سست تھی کہ ڈرائیور کی شرارت بالکل یقینی معلوم ہوتی تھی مکان پر پہونچکر درد سر ضعف و ناتوانی معدہ کی گرانی اور عام نقاہت ہے، یہ بات پایۂ ثبوت کو پہونچ گئی کہ سلطنت کا تمام نظام برہم ہو رہا ہے، بادشاہ نے رعایا اور کارپردازون کو خوش رکھنے کی پوری کوشش کی لیکن بدقسمتی سے کامیابی نہین ہوئی اور جو آگ مشتعل کی گئی تھی اسکے فرو کرنے مین وہ ناکام رہا خزانہ کے کارپرداز ایسے ناراض تھے کہ انھون نے زر سرخ و سفید کی تھیلیان لے لکر پھینکنی شروع کین یہانتک کہ ٹکسال مین کوئی سکہ مسکوک و غیر مسکوک باقی نہ رہا یہ حالت دیکھکر بادشاہ کو بہت رنج ہوا اب اسے معلوم ہوا کہ نفس نے اسکے ساتھ غداری کی اور اب اسے عقل کی وفاداری کا احساس ہوا چنانچہ اسنے نفس کو انتہائی ذلتون کے ساتھ مقید کردیا اور عقل کو حد سے زیادہ عزت و احترام کے ساتھ جیل سے بلوا کر منصب سابقہ پر سرفراز فرمایا عقل نے قلمدان وزارت تو سنبھال لیا لیکن اسکے رنج و ملال کی کوئی انتہا نہ تھی کیونکہ سلطنت بالکل ویران ہوچکی تھی رعایا تباہ حال تھی ملازمان سلطنت اگرچہ فاقہ کشی مین مبتلا تھے لیکن ہنوز ان کو اثر چین پر بچے ہوئے تھے خزانہ بالکل خالی تھا عقل نے آتے ہی اعضا کے بدنی پولیس پر قابو حاصل کیا امن و سکون کے اعلان شائع کیے نفس کی معزولی اور اپنی بحالی کو مشتہر کیا اور مستند طبی مشیرون کے ذریعے سے برباد شدہ طاقتون کے اعادہ کا انتظام کیا خدا خدا کرکے دو سال کے عرصہ مین سلطنت کا بگڑا ہوا نظام کیا اصلاح پذیر ہوا اور اب بظاہر بدامنی اور بے چینی کے آثار نظر نہین آتے شہنشاہ کے دربار مین کئی دفعہ نفس نے رحم کی اپیل کی لیکن ہمیشہ مسترد کردی گئی جاسوس کے جاسوسون مین بھی پرہیزگاری کی شان پیدا ہوگئی ہے اگر ابھی ولولہ انگیز رپورٹ کرتا ہے تو اسے سخت سزا دیجاتی ہے شہنشاہ کو اگرچہ کبھی کبھی ایام گزشتہ کی یاد آتی ہے لیکن عقل کی جسیم نمایان حد سے آگے نہین بڑھنے دیتیں۔ (دین و دنیا)

ٹرکی اور مسلمانان ہند

مسلمانان ... [illegible] ... دیکھین ... ڈالکر دیکھ

[illegible]

... جنگ کے بعد ... کی وقت نہین ... اسے نہ ترکی کے شہید فرزند ... نہ اس کا علاقہ واپس مل سکتا ہے اب بھی ٹرکی کے سر پر تلوار چمک رہی ہے اور اب بھی ہندوستانیون کے آقا انگورہ کی کا سینہ چھیدنے کیلیے میدان جنگ مین لاسکتے ہین ہندوستانیون کو چاہیے کہ اپنے گریبان مین منہ ڈالکر دیکھین اور جوش اضطراب مین کوئی پالیسی اختیار نہ کرین وہ جب تک خود آزاد نہ ہونگے کوئی آزاد قوم انکی اپیل پر توجہ نہ کرے گی وہ خود کو آزاد کرلین۔

برقیات

چار سو فرانسیسی فوج کی گرفتاری

لنڈن ۲۴ر اکتوبر (ٹائمز کا خاص تار) بیروت سے جو مراسلات آئے ہین اُنسے ظاہر ہوتا ہے کہ اگرچہ دمشق کی حالت اصلاح پذیر ہے لیکن فتنہ و فساد کا کھٹکا دور نہین ہوا ابھی مجمع پر قابو پا باقی ہے،

ٹائمز کا نامہ نگار حیفہ سے لکھتا ہے کہ دوشنبہ کو جو بمقام دمشق دفعتاً بغاوت رونما ہوئی اسکا فوری سبب یہ ہے کہ فرانسیسیون نے ان مجاہدین کی ۲۴ لاشین چوک مین منظر عام پر رکھدی تھین بیان کیا جاتا ہے کہ مقام دیراۃ کے قریب ۴ سو فرانسیسی سپاہیون کو اسیر کر دیا گیا ہے اب اس مقام سے دمشق ریلوے کا سلسلہ منقطع ہو گیا ہے -

ترکمانون کی گوشمالی کا عزم بالجزم

مشہد مقدس ۲۳ر اکتوبر (پانیر کا خاص تار) افواہین گرم ہین کہ گورنمنٹ ایران نے ترکمانون کے خلاف فیصلہ کن کارروائیان جاری کرنے کا قصد کر لیا ہے - ایک ڈویژن فوج کا ایک سپہدار بذریعہ طیارہ محاذ کو روانہ ہو گیا ہے -

خلیج فارس مین ۷ ہزار عربون کی گرفتاری

لنڈن ۲۳ر اکتوبر (ٹائمز کا خاص تار) بیان کیا جاتا ہے کہ اوائل ماہ اکتوبر مین خلیج [illegible] کے اندر شدید طوفان برپا ہوا جسمین موتی نکالنے والے [illegible] کی بڑی [illegible] ۷ ہزار کے قریب ورکس [illegible]

[illegible] رزولیوشن [illegible] کے چل [illegible] گیا [illegible] ی ہے - اس سے [illegible] اس سے ہندوستان [illegible] خواہشات کی تکمیل ہو سکے گی - سوراجسٹ [illegible] ن کے ممبران نے جس دور اندیشی کا ثبوت [illegible] اتحاد کی اُمید بڑھتی ہے - اور ہم کو اُمید ہے کہ [illegible] ہی سے پاس ہو جاویگا -

گورنمنٹ کے لیے سبق

[illegible] بارہ [illegible] پنجاب کاؤنسل سے پاس [illegible] جلسہ کے لیے جب اسمبلی مین پیش ہوا [illegible] اس بات سے ڈرتی [illegible] کے کانون تک پہونچے یہ [illegible] صاحب موصوف نے تازہ اعلان کیا ہے [illegible] نہین کرتی

حافظ رمضان نے فرمایا کہ جب تک سرزمین مصر سے آخری انگریزی سپاہی نہ نکل جائیگا اسوقت تک انگریزون سے دل ملنا محال ہے -

عدالت ہیگ مین انگریزی نمائندگان

ہیگ ۲۴ر اکتوبر بمقام ہیگ کی بین الاقوامی عدالت العالیہ مین قضیہ موصل کے سلسلہ مین برطانیہ کے نمائندے سر ڈگسن ہاگ سر سلیلی ہرسٹ اور مسٹر فاشر ہی ہونگے -

ہندوستان

بائیسکل کے ذریعہ سے دنیا کا سفر

دہلی ۲۲ر اکتوبر اے جے کیکس ڈچ اسکاوٹ جو ۲۲ر دسمبر سنہ ۱۹۲۴ء کو دنیا کا چکر لگانے کی غرض سے ہالینڈ سے روانہ ہوا تھا دہلی پہونچا ہے مراکش سے جب وہ گذرا تو اہل ریف نے اسے گرفتار کر کے قید کر لیا تھا مگر چند دنون کے بعد چھوڑ دیا

ایک مجسٹریٹ پر حملہ

کلکتہ ۲۰ر اکتوبر آج پولیس کورٹ سیالدہ مین سخت سنسنی پھیل گئی جبکہ ایک پُرانے مجرم نے جو ۱۵ دفعہ کا سزا یافتہ ہے مجسٹریٹ پر حملہ کر دیا اور وہ سخت مجروح ہوے اس سے پہلے بھی وہ حملہ آور ہو چکا ہے اب اسکے خلاف ایک نیا الزام عائد کیا گیا ہے

رنگون کے لشپ کا مقدمہ

ملزم سشن سپرد کر دے گئے

رنگون ۱۲ر اکتوبر سرجنٹ پٹرسن اور لشپ آف رنگون کے خلاف ایک اسکول ماسٹر نے مارپیٹ کے الزام مین جو استغاثہ دائر کر دیا تھا ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے اسکا فیصلہ سنا دیا اور ملزمون کو سشن سپرد کر دیا

کلکتہ مین حادثہ بم

کلکتہ ۲۰ر اکتوبر کلکتہ کو ئی راج لین مین ایک آریہ برہمن مسمیٰ بنگر ہی اتوار کی رات کو ایک بم کے پھٹنے سے مر گیا بیان کیا جاتا ہے کہ یہ برہمن پوجا کر رہا تھا اسکے ایک ہمسایہ نے اسکے قریب ہی ایک بم چھوڑا جس سے بیچارے برہمن کے ایسی چوٹ آئی کہ وہ ہسپتال جا کر چند ہی منٹ مین مر گیا بم پھینکنے والا گرفتار کیا گیا ہے

سیاسی قیدی اور کونسل کی ممبری

گورنمنٹ کا بندش اُٹھانے سے انکار

شملہ ۲۴ر اکتوبر گورنمنٹ ہند نے ایک طولانی رزولیوشن شائع کر کے سیاسی قیدیون پر سے وہ بندشین اُٹھانے سے انکار کر دیا ہے جنکی رو سے وہ کونسلون کی ممبری کے لیے اپنے آپ کو بطور امیدوار پیش نہین کر سکتے گورنمنٹ نے اس رزولیوشن مین یہ ظاہر کیا ہے کہ ہندوستان کی موجودہ حالات کو مدنظر رکھتے ہوے پبلک مفاد کے لیے یہ مناسب نہ ہوگا کہ ان بندشون مین مزید کمی کیجاسے جو جولائی مین کی جا چکی ہے -

لیڈی ریڈنگ کا آپریشن

حالت قابل اطمینان ہے

کلکتہ ۲۵ر اکتوبر وائسرائے کے کیمپ سے حسب ذیل اطلاع شائع کی گئی ہے ہز اکسلنسی لیڈی ریڈنگ پر آج صبح کو آپریشن کیا گیا اور آپریشن کامیاب رہا حالت قابل اطمینان ہے -

آئینہ کانپور

جلسہ ۲۴ر اکتوبر سنہ ۱۹۲۵ء کو پنڈت موتی لال نہرو تشریف لائے اسٹیشن پر اراکین کانگریس نے آپ کا استقبال کیا اُسی روز شام کو خورد محل پارک مین ایک عام جلسہ ہوا جلسہ کے صدر ڈاکٹر مراری لال تھے بندے ماترم کے گیت کے ساتھ کارروائی شروع ہوئی پنڈت جی نے اپنی تقریر مین پٹنہ کانگریس رزولیوشن کی توضیح کی اور فرمایا کہ اس سے سب پارٹیان ملکر کام کر سکتی ہین آپ نے کونسل آف اسٹیٹ اور بورڈون مین سوراجسٹ ممبران کے بھیجنے کی اپیل کی اور ڈاکٹر کیلاش ناتھ کاٹجو کو کونسل آف اسٹیٹ مین بھیجنے کی ووٹرون سے اپیل کی، کاکوری کیتی کے مقدمہ کے سلسلہ مین گرفتار شدہ کانگریسی کارکنان صوبہ کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کیا پنڈت جی نے فرمایا کہ جب تک پولیس اُنکے خلاف مضبوط اور قابل یقین ثبوت نہ پیش کرے ہم اُنکو بے قصور سمجھتے ہین، ڈاکٹر کیلاش ناتھ کاٹجو، بابو نرائن پرشاد اروڑا اور مسٹر ودیارتھی نے اس رزولیوشن کی تائید مین تقریرین کین -

افتتاح ۲۵ر اکتوبر سنہ ۱۹۲۵ء کو صبح خلاصی لین مین کانگریس کی زمین پر سوراجیہ کا جھنڈا لہرانے کی رسم پنڈت موتی لال نہرو کے ہاتھون ادا ہوئی پنڈت جی نے اس رسم کو ادا کرتے ہوے ایک اہم تقریر کی اُسکی عظمت اُسکی ضرورت اور اُسکی حفاظت کے ہر پہلو پر اظہار خیال کیا اور کہا کہ جان سے زیادہ اسکی حفاظت فرض ہے یہ اہل ہند کے اتحاد کا پھریرا ہے، والنٹیرون نے بندے ماترم کے گیت سے جھنڈے کا استقبال کیا اسکے بعد مزدور سبھا کو منیوسپل بورڈ مین قائم مقام ملنے کے لیے ایک جلسہ ہوا پنڈت جی نے بھی اسکی تائید کرتے ہوے امداد کا وعدہ کیا آخر مین بابو نرائن پرشاد نگم نے مزدور سبھا کی طرف سے پنڈت جی کا شکریہ ادا کیا اور پنڈت جی ۹½ بجے کی ٹرین سے واپس تشریف لے گئے -

مشاعرہ ۲۴ر اکتوبر سنہ ۱۹۲۵ء کو مارواڑی اسکول مین اردو کا مشاعرہ ہوا، لکھنو کے سربرآوردہ شعرا تشریف لائے تھے مشاعرہ کی چیدہ غزلون کا انتخاب ناظرین صداقت کے لطف اُٹھانے کیلیے درج ہے

ریوائزنگ کمیٹی منیوسپل ووٹرون کی فہرستون کی جانچ کے لیے جو کمیٹی بنائی گئی تھی وہ اپنا کام کر رہی ہے مگر اصلیت یہ ہے کہ فہرستین جیسی بنگئی ہین قریب قریب ویسی ہی رہینگی سوا خفیف تبدیلیون کے زیادہ اصلاح غیر ممکن ہے -

اپیل مہاتما گاندھی احمد آباد جاتے ہوے کانپور اسٹیشن سے گذرے تھے کانگریسی لیڈران اور کارکن اسٹیشن پر ملنے گئے تھے اُسدن مہاتما جی کے نہ بولنے کا دن تھا اس لیے آپ نے داس فنڈ کی اپیل لکھ کر کی جس پر دو سو روپیہ ملا آخر مین آپ نے لکھ کر کانگریس کو کامیاب بنانے کے لیے حسب ذیل اپیل کی " میری اُمید ہے کہ کانگریس کو کامیاب بنانے کے لیے سب بھائی بہن ہر ایک طرح سے مدد دینگے

کانگریس کمیٹی کا جلسہ

شہر کانگریس کمیٹی کی کارکن جماعت کا ایک جلسہ ۲۱ر اکتوبر ۱۹۲۵ء کو ہوا صوبہ وار کانگریس کمیٹی کے لیے ۵ ممبر منتخب ہوئے اور میونسپل انتخاب کے سلسلہ میں ۲۰ اشخاص کی ایک کمیٹی بنائی گئی ۔

۲۶ر اکتوبر کو دھرم شالہ میں کارکنان استقبالیہ کانگریس کمیٹی کا ایک جلسہ ہوا کھدر ،ممبری ، اور وقت کی کوئی قید نہ ہونے کے باوجود ۳۰ سے زیادہ آدمی موجود نہ تھے مقررہ وقت کے پورے ایک گھنٹہ بعد جلسہ کا آغاز ہوا ۔
ڈاکٹر صاحب نے دوران تقریر میں کمیٹی کی مشکلات بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ روپیہ نہیں ملتا ہے صوبہ سے چندہ نہیں وصول ہو رہا ہے خاص کارکن جن سے چندہ لانے کی امید تھی گرفتار ہو چکے ہیں ۔ بازار سرد ہے امید سے بہت کم روپیہ وصول ہو رہا ہے آپ لوگ ہماری مدد کریں ، اسکے بعد مسٹر دوارکی جی نے والنٹیر اور چندہ کے لیے پرزور اپیل کی اور چندہ کی ٹولیاں بنانے کے لیے ممبران کے نام مانگے کچھ لوگوں نے نام لکھائے قریب ۸ بجے کے مسٹر جوگ ، مسٹر ارورا ، بابو لکشمی نرائن گرگ بھی تشریف لائے جلسہ میں ایک صاحب نے مہمانوں کو بنایا ہوا انجن وچورن تقسیم کرنے کی تجویز پیش کی مسٹر اگروال نے بلا نقد وصولی کے رسید تقسیم کرنے کی مخالفت اور وصول شدہ چندہ ۲۴ گھنٹہ کے اندر جمع کرنے کی تجویز پیش کیں جو پاس ہو گئیں ۔

سمن بغرض قرارداد امور تنقیح طلب

مقدمہ نمبر ۲۳۷ سنہ ۱۹۲۵ء ابتدائی معمولی

بعدالت جناب منصف صاحب بہادر اترولہ مقام گونڈہ

سید محمد حیدر ولد سید میر احمد قوم سید ساکن حسب پور پرگنہ اترولہ　مدعی

بنام

(۱) سید محمد امجد ولد سید میر احمد قوم سید ساکن قصبہ اترولہ محلہ کہرگی
(۲) سید محمد مہدی ولد سید میر احمد ساکن بدل پور چوکریا پرگنہ اترولہ ضلع گونڈہ　مدعا علیہم

ہرگاہ کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابت دخلیابی کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۱۰ر ماہ نومبر سنہ ۱۹۲۵ء بوقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حال سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جسکے ساتھ کوئی اور شخص ہو جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعوی مدعی مذکور کی کرو اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہارے احضار کے لیے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تم کو لازم ہے کہ اپنے جوابدعوی کی تائید میں جن گواہوں کی شہادت پر یا جن دستاویزات پر تم استدلال کرنا چاہتے ہو اسی روز انکو پیش کرو ۔
مطلع رہو کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا ۔

آج بتاریخ ۲۱ر ماہ اکتوبر سنہ ۱۹۲۵ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا ۔ ۴۴

بحکم جناب بابو انند بہاری لال صاحب بہادر
منصف ضلع کانپور
(نمونہ قابل فروخت)

سمن بنابر امور تنقیح طلب

(آرڈر ۵ - قاعدہ ۱ و ۵)

نمبر مقدمہ ۳۵۸ سنہ ۱۹۲۵ء

بعدالت منصف صاحب بہادر کانپور

موہن چند ولد گنگا پرشاد قوم گنگا پتر ساکن سرسیا گھاٹ شہر کانپور
بنام کلیانی دین
کلیانی دین ولد سکھدیو پرشاد قوم برہمن ساکن موضع کاکو پور کلاں پرگنہ بلہور ضلع کانپور　مدعا علیہ

ہرگاہ کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابت ۳۰۵ روپے کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۶ر ماہ نومبر سنہ ۱۹۲۵ء وقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جسکے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعوی کی کرو اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہارے احضار کے لیے مقرر ہے واسطے تنقیح مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تم کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جنکی شہادت پر نیز تمام دستاویزات جن پر تم اپنی جوابدہی کی تائید میں استدلال کرنا چاہتے ہو اسی روز پیش کرو ۔ تم کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا ۔
بثبت میرے دستخط و مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲۳ر ماہ اکتوبر سنہ ۱۹۲۵ء جاری کیا گیا ۔

(مہر عدالت)　　دستخط حاکم عدالت

اطلاع

(۱) اگر تم کو یہ اندیشہ ہو کہ تمہارے گواہ اپنی مرضی سے حاضر نہ ہونگے تو تم عدالت ہذا سے سمن بہ این مراد جاری کرا سکتے ہو کہ جو گواہ نہ حاضر ہو وہ جبراً حاضر کرایا جائے اور جس دستاویز کو کسی گواہ سے پیش کرانے کا تم استحقاق رکھتے ہو وہ اس سے پیش کرائی جاوے بشرطیکہ تم خرچہ ضروری عدالت میں داخل کر کے اس امر کی درخواست گذرانو ۔
(۲) اگر تم مطالبہ مدعی کو تسلیم کرتے ہو تو تم کو لازم ہے کہ روپیہ مع خرچہ نالش عدالت میں داخل کرو تاکہ کارروائی اجرائے ڈگری جو تمہاری ذات یا مال یا دونوں پر ہو کرنا نہ پڑے ۔

۴۴　(بقیہ کالم صفحہ ہذا)

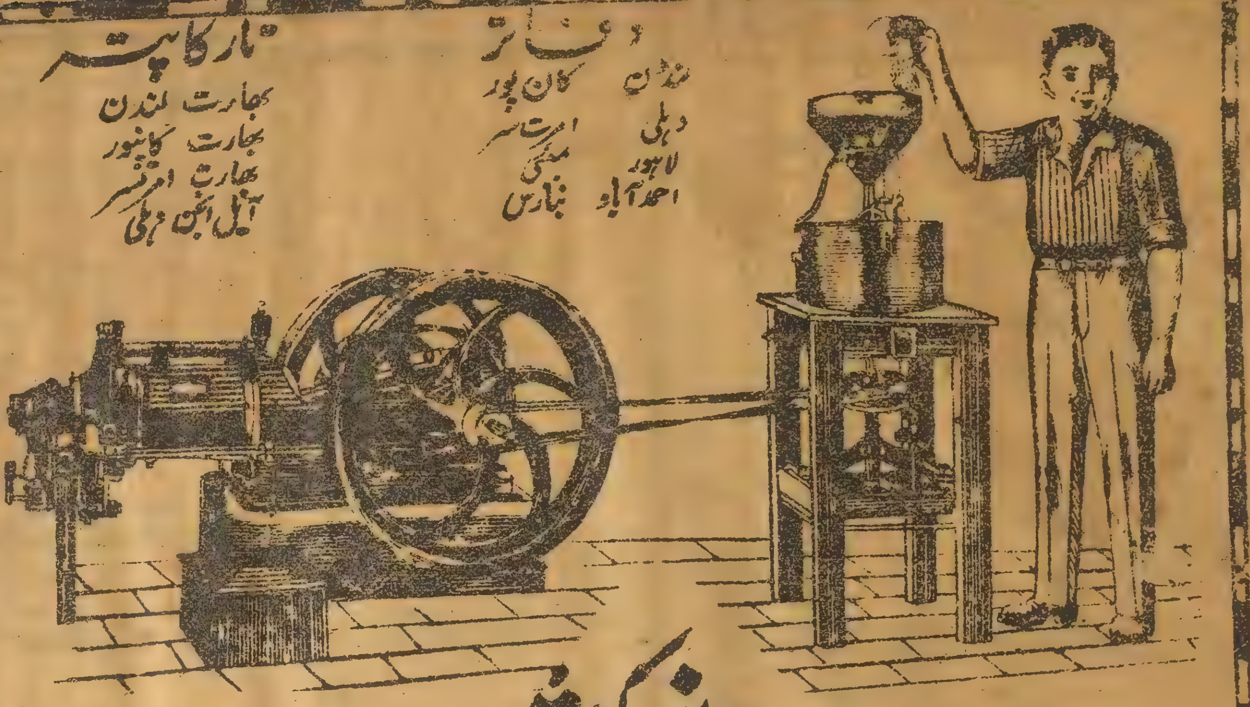
بحکم غلام مصطفے انصرم
عدالت منصفی اترولہ ۔ گونڈہ　　مہر عدالت

تنبیہ اگر بیانات تحریری کی ضرورت ہو تو لکھنا چاہیے کہ تمکو (یا فلاں فریق کو یعنی جیسی کہ صورت ہو) حکم دیا جاتا ہے کہ بیان تحریری تاریخ ۱۰ر ماہ نومبر سنہ ۱۹۲۵ء تک گذرانو ۔ اگر کوئی عدالت بموجب آرڈر ۵ قاعدہ ۳ مجموعہ ضابطہ دیوانی مدعا علیہ کی اصالتاً حاضری کی ضرورت سمجھے تو فارم (۱-۵) یا (۲-۵) استعمال کرے اور محض الفاظ یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جسکے ساتھ کوئی اور شخص ہو جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے قلمزد کر دے ۔ وقت حاضری بمنزل منصفی اترولہ ۱۰ بجے سے ۴ بجے تک ۔

بہترین ناول

الفانسو	عہ	دربار حرام پور کامل	۱۰ر	مسٹر ہتھو	
فاتح مفتوح	۱۲ر	غیب دان دلہن	عہ	خوبصورتی کا تھا	۸ر
وہیکا یا طلسمی فانوس	عہ	طاہرہ	۱۲ر	ہوا ئے حق کامل	عہ
جام سرشار	۱۲ر	لعبت چین	عہ	خوفناک محبت	
خدائی فوجدار	۶ر	ایک خری کامل	عہ	دلچسپ کامل	عہ
شام جوانی	۶ر	آغا صادق کی شادی	عہ	پاداش عمل کامل	
فردوس بریں	عہ	مقدس نازنین	عہ	زیب النسا	۶ر
حسن انجلینا	۱۲ر	جویائے حق اول	۱۲ر	جوش خون	
ملک العزیز ورجنا	۱۲ر	دوم	۶ر	خونی قسمت	عہ
منصور موہنا	۱۲ر	آہ ملک	۶ر	بزم اکبری کامل	
فتح اندلس	۶ر	ملکہ زنوبیہ	۲ر	پری خانہ	۱۲ر
یوسف نجمہ	۱۲ر	ابوبکر شبلی	۱۲ر	تحریم وصال	۸ر
زوال بغداد	عہ	انقلاب روس	۸ر	نیل کا سانپ	
رومۃ الکبری	۱۲ر	جنگ ہمزا	۳ر	گودا	
فلپانا	۱۲ر	معشوق بیوفا	۸ر	حسن سرورکامل	للعہ
شوقین ملکہ	۱۲ر	جوبہ شام	۸ر	چوروں کا کلب	عہ
حسن کا ڈاکو کامل	۱۲ر	حسن پرست	۸ر	نیلی چھتری	۱۲ر

ملنے کا پتہ منیجر صداقت بک ایجنسی کانپور



تار کا پتہ

بھارت لندن
بھارت کانپور
بھارت امرتسر
آئیل انجن دہلی

دفاتر

لندن — کانپور
دہلی — امرتسر
لاہور — موگی
احمد آباد — بنارس

روپیہ بنانیکی مشین

نئی نمونہ بھارت آئیل انجن لندن سے پہنچ گئے

آپ اس سرخی کو پڑھکر ضرور چونک پڑے ہونگے کہ روپیہ بنانے کی مشین کیسی؟ کیا گورنمنٹ نے ہر ایک شخص کو روپیہ بنانے کی اجازت دیدی ہے؟

جواب ملیگا کہ ہرگز نہیں یہ فعل خلاف قانون ہے۔ آئیے ہم آپکو بتائیں کہ یہ روپیہ بنانیکی مشین کیسی ہے جسکے آتے ہی روپیہ دھڑا دھڑ نکلنا شروع ہو جاتا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ آپ بھارت آئیل انجن کے خریدار ہو جائے پھر دیکھیے کہ روپیہ کا ڈھیر خود لگجاتا ہے یا نہیں!!! آپ ضرور دریافت کرینگے کہ یہ کیسے اسکا جواب یہ ہے کہ بھارت آئیل انجن بناوٹ میں سادہ اور نہایت مضبوط ہے متواتر تیل کے خرچ پر زیادہ کام نکالتا ہے اور معقول آمدنی کیصورت پیدا کرتا ہے تمام خرچ نکالکر روپیہ روز آپکی جیب میں ڈالیگا کیا پھر بھی آپ اسکو روپیہ بنانیکی مشین کا لقب نہ دینگے؟ علاوہ اسکے کروڈ آئیل انجن آٹا پیسنے کی چکیاں دھان سے چاول نکالنے پالش کرنیکی مشین ستیا کو چونہ پیسنے کی مشین وغیرہ وغیرہ جنکو ہر وقت ہمارا لندن آفس روانہ کرتا رہتا ہے اگر آپ خریدنا چاہتے ہیں تو نیچے لکھے پتہ پر خط و کتابت کریں۔

اسکے علاوہ خریدار وںکو جو سب سے بڑی سہولیت ہمنے دے رکھی ہے وہ یہ ہے کہ ہم اپنے کارخانہ بھارت ورکس پر ... کے چلانیکا کام مفت سکھلاتے ہیں۔ آزمائیے اور روپیہ کا ڈھیر لگائیے

... کمپنی لاٹوش روڈ کانپور

... ور اس سے ہندوستان کی ... خواہشات کی تکمیل ہوسکے گی۔ سوراجیہ ... ن کے ممبران نے جس دور اندیشی کا ثبوت ... سیاسی اتحاد کی اُمید بڑھتی ہے۔ اور ہم کو اُمید ہے کہ ... اسمبلی سے پاس ہوجاویگا۔

گورنمنٹ کے لیے سبق

... گوردوارہ بل پنجاب کاونسل سے پاس ... ری ایکے ہے جب اسمبلی میں پیش ہوا ...



دیوار میں لگانے کی گھڑیاں تحفہ

ٹکیکے ساتھ تکو بہت دینے والی گھڑی ہیش وقت بجانیوالی ہمار دیوار کی گھڑی نے ٹھیک وقت بتانے کی بدولت لاثانی شہرت حاصل کی ہے۔

نقل سارٹیفکٹ

بشن پور ۱۸ مارچ ۱۹۲۵ء جنابمن گھڑی موصول ہوکر مسرت ہوئی بڑا شکر ادا کرتا ہوں گھڑیاں اور بھیجیے۔ دستخط کرجی بہو مشن گو ... سب صاحبان سے درخواست کی جاتی ہے کہ اپنا نام اور پتہ صاف لکھیں اور اگر ممکن ہو تو انگریزی میں۔

دنیا کی مشہور ترین ٹائم پیس ... رولڈ گولڈ ... فی عدد قیمت ... ایک روپیہ ... قیمت ... کمپیٹیشن ... قیمت ... جیبی ... ملنے والا پاکٹ ... واچ قیمت ...

انڈین ایجنسی کمپنی
رایاپیٹیا مدراس

مدن منجری گولیان

کثرت احتلام جریان کے لیے بیحد مفید ہے۔ خون کی کمی دماغی اور اعصابی بیماریوں کیلئے اکسیر ہونے کے علاوہ ہر ایک قسم کی کمزوری کو دور کرتی ہے۔ ایکدفعہ ضرور آزمائیے۔ چالیس گولیوں کی ڈبیہ قیمتی ۱عہ

نپوسگت واری روغن (رجسٹرڈ)

اس روغن کے استعمال سے عضو مخصوص کے تمام نقص دور ہو جاتے ہیں۔ مثلاً کوتاہی۔ ٹیڑھا پن۔ رگون کا کمزور ہونا وغیرہ تمام کو دور کرنے کی جوانی لاتا ہے قیمت ۲ تولہ کی ڈبیہ عہ علاوہ محصول

رمن ولاسی گولیان (رجسٹرڈ)

یہ گولیاں امساک کے لیے بینظیر ہیں۔ رات کو فقط ایک گولی دودھ کے ہمراہ کھانے سے اپنی خواہش کے مطابق مزہ اٹھاویں۔ قیمت ۱۶ گولی کی ڈبیہ عہ علاوہ محصول مندرجہ ذیل پتہ سے طلب کیجیے

(ہیڈ آفس) جام نگر کاٹھیاواڑ

راج وید نرائن جی کیشو جی

(برانچ آفس) نمبر ۲۹۳ کالبا دیوی روڈ بمبئی نمبر ۲ جو رستہ ... کانپور ایجنٹ ... دادا جی ...

... کا بیمہ

ہیضہ کیو ... عجب و غریب اکسیر اور ... بیماریوں کے واسطے نہایت مفید دوا ہے۔ ڈاکٹر بسرا کا کالرا کیور سریع الاثر ہے کہ پہلی ہی خوراک کا اثر مریض پر جادو کی طرح ہوتا ہے ہیضہ کے کیڑے جسم کے اندر ہلاک ہو جاتے ہیں اور دو ہی تین خوراک دوا دینے سے مرض کا دفعیہ ہوکر مریض کی طاقت بحال ہو جاتی ہے اور وہ بہت جلد اپنی اصلی حالت اور تندرستی پر آجاتا ہے۔ کالرا کیور ہندوستانی ہی درختوں کی جڑوں پھل پھول اور پتیوں کا مرکب ہے اسمیں کوئی ایسی اجزا نہیں ہیں جو انسانی استعمال کیواسطے مضر ہوں۔ ہمیشہ ایک شیشی اپنے پاس موجود رکھیے اور اسطرح ایک خوفناک جانی دشمن ہیضہ سے اپنی جان کا بیمہ کیجیے

قیمت فی شیشی علاوہ محصول ایک روپیہ عہ

ملنے کا پتہ ڈاکٹر جے۔ ایس۔ بسرا ہا تکیلاش کانپور

(خواجہ عبدالواحد ناظم الطابع پریس کانپور)

باہتمام خواجہ عبدالسلام صداقت پریس کانپور سے شائع ہوا

The Sadaqat
CAWNPORE
REG-No A
1424

صداقت

جمال پر تو حق عزم مستقل میں رہی
زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہی
(احسن سنبھلی)

ایڈیٹر۔ خواجہ عبد السلام
ہفتہ وار
قیمت سالانہ
ششماہی
فی پرچہ

جلد ۲ | کانپور۔ چہار شنبہ ۴۔ نومبر ۱۹۲۵ء مطابق ۱۶۔ ربیع الثانی ۱۳۴۴ھ | نمبر

ادبیات

انتخاب مشاعرہ

(۲)

از جناب ماسٹر شیام سندر لال صاحب نگم

جناب تمنا شاہجہانپوری

طالب امداد ہے پابند بھی آزاد بھی
روح سے کچھ عہد و پیمان کرتی ہے فریاد بھی

کیا فغان کا لطف جب دنیا تہ و بالا ہوئی
نالہ کش کو چاہیئے اندازۂ فریاد بھی

طالب جلوہ اوٹھا ئیں تو حجاب عقل و ہوش
ہو اسی پردہ میں شاید وہ ستم ایجاد بھی

آمد و شد میں نفس کی ہے وفور جوشش عشق
آزمانا چاہیئے اب طاقت فریاد بھی

دیدیا صیاد عالم نے مجھے ایسا قفس
آ نہیں سکتی جہاں اپنے وطن کی یاد بھی

گوشہ گوشہ میں ہے اُسکے پرتو عرق جمال
جلوہ دار حسن ہے اپنا دل ناشاد بھی

شکوہ سنج چرخ کیوں اے خانمان برباد ہے
دوسرا ایک آشیان ہے خانۂ صیاد بھی

ضبط لازم ہے حریم عشق میں ای اہل درد
یہ جگہ وہ ہے جہاں اک جرم ہے فریاد بھی

جناب آمین لکھنوی

ل رہی ہے بیکسی میں لذت بیداد بھی
کرتا جاتا ہوں بقدر حوصلہ فریاد بھی

ہمصفیر و رحم کے قابل ہے مجبوری مری
ہو چکی ہے سلب مجھ سے طاقت فریاد بھی

ہو گر یارب کوئی صید زبون ایسا نہو
جسکی حالت دیکھکر رونے لگے صیاد بھی

کوئی کہدے مرے مرجانیکا اُس ظالم سے حال
رنج کی بھی یہ خبر ہے اور مبارکباد بھی

جناب عزیز کانپوری

سیر گل کا لطف بھی ہے خطرۂ صیاد بھی
آشیانے میں مقید بھی ہیں اور آزاد بھی

مٹ گئے حرف غلط کی طرح سب نقش و نگار
دفتر عبرت نما ہے عالم ایجاد بھی

چاہتا ہے داد اپنے ظلم کی مجھسے فلک
اور میں بھولا ہوا ہوں ان دنوں فریاد بھی

قید سے میرے پڑی رسم اسیری کی بنا
اس سے پہلے علم تھا کسکو کہ ہے صیاد بھی

اشک آنکھوں میں ہیں خنجر ہاتھ میں ہے ای عزیز
رحم کے قابل ہے اب مجبوری جلاد بھی

جناب شاکر کانپوری

عشق میں یہ دل ہے اپنا شاد بھی ناشاد بھی
خوگر بیداد بھی لذت کش فریاد بھی

اے فلک رہنے دے میرا آشیان اُجڑا ہوا
زندگی ہے تو کبھی ہو جائے گا آباد بھی

دیکھئے شوق اسیری میں ہوں کیسی ذلتیں
بند ہے میرے لیے اب خانۂ صیاد بھی

دیکھ او دامن بچا کر جانیوالے لوٹ آ
میری مشت خاک ہے پابند بھی آزاد بھی

اسکا شکوہ کیا ... اگر بھول بیٹھے وہ تجھے
یاد کے قابل اگر ہوتا تو کرتے یاد بھی

جناب راز چاند پوری

کیجئے جور و ستم بھی ظلم بھی بیداد بھی
ہے [illegible] وفا کی داد بھی

وہ بھی ہے پیش نظر دل میں ہے اُسکی یاد بھی
[illegible] فریاد بھی

درس آزادی نہ دے مجھکو ہوائے فصل گل [illegible]
[illegible] آزاد بھی

بیخودی وجہ سکون ہے ورنہ میں او ضبط [illegible]
[illegible] یاد بھی

زندگی دو دن کی ہے ای ہمنفس بد دل [illegible]
[illegible] بھی

کسقدر دلچسپ ہے افسانۂ عہد [illegible]
[illegible] بھی

حرف دل تک بھی بہار نغمہ ہائے [illegible]
[illegible]

ایک دل لیتا پھرے دنیا میں کی[illegible]
[illegible] بھی

ہمنوا خوش قسمتوں کے یوں تو ہو[illegible]
[illegible] بھی

یہ تباہ او جانیوالے روٹھ کر دل [illegible]
[illegible] دبھی

روح کا تن سے نکلنا تھا اک [illegible]
[illegible] زاد بھی

دستگیر پانے کو کافی ہے ہوائے فصل [illegible]
[illegible] یاد بھی

فصل گل گلشن میں جتنی آگ بھڑکاتی [illegible]
[illegible] فریاد بھی

یہ اگر سچ ہے خوشی آتی ہے ہر اک غم کے بعد [illegible]
[illegible] دل ناشاد بھی

نالہ سا نالے تو پہلے دیجئے مجھکو جواب
آہ اب لب تک نہیں آتی مری فریاد بھی

دام ہاتھوں میں لئے پھرتا ہے میرے ساتھ ساتھ
میں سمجھتا ہوں مرا پابند ہے صیاد بھی

جناب احقر کانپوری

عبرت آگین ہے فریب گلشن ایجاد بھی
باغبان کہتے ہیں جسکو ہے وہی صیاد بھی

سرگذشت عشق مجھ سے ذرا سن لیجئے
واقعات زیست میں شامل ہے یہ روداد بھی

ہمنشین جبتک ہے مجھ میں طاقت ضبط فغان
بس جبھی تک ہے نظام عالم ایجاد بھی

مدعائے دل ہی شاید وقت کا تھا منتظر
روح جب نکلی تو نکلی حسرت فریاد بھی

یہ ہوا احقر مآل گریۂ بے اختیار
خون ہو کر بہہ گیا آخر دل ناشاد بھی

۷۸۶
ہفتہ وار
صداقت
بچہارشنبہ ۴ر نومبر ۱۹۲۵ء

فرانس کے وحشیانہ حرکات اور دمشق کی بربادی

دمشق کے تازہ حالات اسقدر افسوسناک اور اندوہناک ہین کہ اُنکے سُننے سے انسان کی عقل حیران ہوجاتی ہے اور جس شخص کے دل مین ذرہ برابر بھی انسانیت کا احساس ہے وہ فرانس کی اس ظالمانہ بربریت پر اظہار تنفر ولعنت سے باز نہین رہ سکتا، ٹائمز اور رپوٹر کے نامہ نگارون نے فرانسیسی مظالم کی جو تفصیل بھیجی ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اہل دمشق پر جو مظالم ہوے ہین وہ ان تمام مظالم پر سبقت لے گئے ہین جو موجودہ مہذب اور متمدن قومون کی طرف سے وقتاً فوقتاً دنیا مین رونما ہو [illegible] لندن [illegible] روانہ کرتا رہتا ہے [illegible] اس بیسوین صدی کا بدترین [illegible]

[illegible] ہوتے ہم [illegible] قتل عام [illegible] رزولیوشن [illegible] کے چلانیکا جب [illegible] فی ہے۔ اس سے عظیم الشان [illegible] در اس سے ہندوستان [illegible] تو انھوا [illegible] خواہشات کی تکمیل ہوسکے گی۔ سوراجسٹ [illegible] [illegible] کے ممبران نے جس دوراندیشی کا ثبوت اُن کی [illegible] د کی اُمید بڑھتی ہے۔ اور ہم کو اُمید ہے کہ [illegible] کہ او نٹوں پاس ہو جا دیگا۔

گورنمنٹ کے لیے سبق

قابل نفرت ہوگئے مگر اس [illegible] انتقام فروہنین [illegible] بل پنجاب کاونسل سے پاس [illegible] جب اسمبلی مین پیش ہوا [illegible] کہ اُنھون نے با [illegible] ہم [illegible] نے [illegible] کے قید کرنیکی [illegible]

قید کرنے کا الزام لگایا بیا اکسیر اور دو [illegible] بیماریون کے، اور وہ جرگہ صرف ۴۰ آدمیون الاثر ہے کہ [illegible] خوراک کا [illegible] پر سواے تعجب کے اور کیا کہا جاسکتا ہے مگر جب اس چالیس آدمیون کے جرگے کو یہ معلوم ہوا کہ اسکی وجہ سے سارے دمشق پر ایک مصیبت ناگہانی نازل ہونے والی ہے تو بقول رپوٹر اس جرگے نے دمشق چھوڑ دیا اور وہ نواح دمشق کی طرف چلا گیا لیکن فرانسیسی فوج اس جرگے کے چلے جانیکی اطلاع پاکر بھی اپنے کمینہ جذبہ انتقام کو نہ روک سکی اور بلا کسی نوٹس و اطلاع کے اہل شہر پر گولہ باری شروع کردی، توپون، مشین گنون، ہوائی جہازون اور تمام خوفناک آلات حرب سے دمشق کی تباہی مین مصروف کارزار ہوے اور امن پسند شہریون پر مسلسل [illegible] روز تک شدید گولہ باری ہوتی رہی۔ اور [illegible] شہریون کو اس کا موقع بھی نہین دیا گیا کہ غریب اپنی جانین بچا کر شہر سے نکل جائین اس آفت مین بلا امتیاز ہر شخص مبتلا تھا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ۲۵ ہزار جانون کا نقصان ہوا علاوہ ازین بہت سے آثار قدیمہ اور مساجد و معابد بھی مسمار ہوگئے سب سے بڑی حیرت کی بات یہ ہے کہ اس مسلسل گولہ باری کے درمیان مین اُمرا و معززین شہر ایک وفد لیکر فرانسیسی حکام کے پاس آئے اور امان طلب کر کے کامل اطاعت کا وعدہ کیا مگر اسکے بعد بھی فرانسیسیون نے گولہ باری جاری رکھی اور اُنکے ناپاک جذبۂ انتقام کو کوئی شے نہین روک سکی۔ یہ اس قوم کے حرکات و اعمال ہین جو تہذیب و تمدن کی مدعی ہے اور حریت و مساوات کے علم بردار ہونے کا بڑے زور شور سے دعویٰ کرتی ہے۔

لیکن سچ یہ ہے کہ دمشق مین فرانس نے جس تہذیب و تمدن کا سبق دُھرایا اُسکو انسانیت و تہذیب سے کوئی سروکار نہین کیا یہ تعجب انگیز نہین کہ یورپ کے اہل قلم تیمور لنگ، چنگیز خان اور ہلاکو خان کے مظالم بیان کرنے مین تو اپنی تمام قوت بیانی صرف کرتے ہین مگر بیسوین صدی کے اس تمدن کش و تہذیب سوز مظالم پر بالکل خاموش ہین۔

یہ بھی عجیب اتفاق ہے کہ یہ مظالم اسوقت ہوے جبکہ جنیوا مین جمعیت اقوام کا سالانہ اجلاس ہو رہا ہے آخر جمعیت اقوام فرانس کے ان مظالم کو کیا کہیگی جبکہ اسکے اصول مین چھوٹی اور پس ماندہ اقوام کی حمایت کرنا ہے اور جمعیت نے اپنے اس زرین اصول کی بنا پر شام کو فرانس کے حوالہ کیا تھا۔

کیا یہ واقعہ نہین کہ فرانس نے صرف اس جرم کی بنا پر اہل دمشق کو تہ تیغ کردیا کہ وہ اسکی غلامی مین رہنے کے لیے تیار نہین کیا جمعیت اقوام فرانس سے اسکے متعلق کچھ بازپرس کرنا اپنا فرض سمجھیگی یا اسکے نزدیک یہ تمام مظالم بجا و درست ہین اور اہل شام اسی قابل تھے۔

جنیوا مین اسوقت ایک وفد شام و فلسطین کا موجود ہے جو ناقابل انکار دلائل سے یہ ثابت کرچکا ہے کہ شام مین فرانس کی حکومت بدترین حکومت ہے اور فرانس کے لیے یہی مناسب ہے کہ وہ اپنے دعوی حکمبرداری سے باز آجاے اور شام سے دوستانہ معاہدہ کرلے اور صرف اقتصادی فوائد اپنے لیے محفوظ کرلے۔ وفد شام کے ان حملون کی تصدیق موجودہ حالات نے حرف بحرف کردی ہے اور اب کسی دلیل و برہان سے فرانس کو حفاظت شام کی قابل نہین قرار دیا جاسکتا، دنیا دیکھ رہی ہے کہ فرانس نے اپنی ناقابلیت کا ثبوت کافی طور پر دیدیا ہے۔

جدید والیسرائے ہند

کچھ دنون سے لارڈ ریڈنگ کے قائم مقام کے متعلق ہندوستان و انگلستان مین قیاسات کے گھوڑے دوڑاے جارہے تھے اور مختلف خیالات کے امیدوارون کے نام پیش کیے جارہے تھے اب سرکاری طور پر اعلان ہوگیا ہے کہ آنریبل ای الف ایل ووڈ ہندوستان کی عنان حکومت اپنے ہاتھ مین لین گے آپ کا نام صرف ایک اخبار نے آخری زمانہ مین پیش کیا تھا آپ موجودہ کنسرویٹو کیبنٹ کے وزیر زراعت اور اسکاونٹ ہیلی فیکس کے بیٹے ہین

آپ کی عمر ۴۴ سال کی ہے سنہ ۱۹۱۰ء سے پارلیمنٹ کے ممبر ہین سنہ ۲۲-۱۹۲۱ء مین نوآبادیات کے پارلیمنٹری انڈر سکریٹری اور تعلیمی بورڈ کے پریسیڈنٹ تھے دوران جنگ مین آپ نے ملک کی نمایان خدمت کی تھی ہندوستان سے آپ کا براہ راست کوئی تعلق نہین رہا ہے آپکے تین لڑکے اور ایک لڑکی ہے۔

ہندوستانیون کی عرصہ سے آنکھین لارڈ رپن جیسے گورنر جنرل کی طرف لگی ہوئی تھین لیکن لارڈ منٹو لارڈ ہارڈنگ کے عہد غنیمت تھے لارڈ چیمسفورڈ نے اریفارم اسکیم کی تکمیل مین وزیر ہند کا ساتھ دیکر حوصلہ ضرور بڑھایا تھا لیکن اسکیم پر جس تنگ دلی سے عملدرآمد ہوا اس نے حوصلے پست کردئے لارڈ ریڈنگ کے زمانہ مین کوئی ایسی بات نہین ہوئی جس کو ہندوستانی نظر استحسان سے دیکھین یا یاد رکھین آپ کا دور سختیون کا دور رہا جدید والسرائے کی پبلک لائف ایسی نہین ہے کہ زیادہ امیدین باندھی جاسکین لیکن ہم امید کرتے ہین کہ آپ ہندوستانیون کی خواہشات کے ساتھ ہمدردی کا سلوک کرین گے۔

ہمارے لیے باعث اطمینان یہ بات ہے کہ اس پارٹی سے آپ کا تعلق نہین ہے جو ہر موقع پر ہندوستانیون کو پامال کرنے کے لیے تیار رہتی ہے دوسری بات یہ ہے کہ آپ کو زراعت سے خاص تعلق اور تجربہ ہے اگر ہندوستان مین آپ کے زمانہ مین زراعت کو کچھ ترقی ہوئی تو ملک پر ایک احسان ہوگا آپ نے اپنی پہلی تقریر مین کہا ہے کہ وہ زراعت اور صنعت کی ترقی ملک کے لیے بہت ضروری سمجھتے ہین اور یہ ہمارے لیے مفید ہے۔

خدا کرے کہ آپ کا زمانہ حکومت ہندوستانیون کی فلاح و بہبودی کا موجب ہو اور ہندوستان مین اطمینان کا دور دورہ ہو۔

شاہ ایران اپنی معزولی پر احتجاج کرینگے

پیرس ۲ر نومبر شاہ کجکلاہ ایران جو آج کل پیرس کے ایک ہوٹل مین مقیم ہین یہ ارادہ رکھتے ہین کہ مجلس ملیہ ایران نے جو اُنکے خاندان کو حکومت سے معزول کردیا ہے اسکے خلاف سخت احتجاج کرین۔

فی الحال شاہ مذکور یہ دیکھ رہے ہین کہ ایران مین رفتار واقعات کیا ہوتی ہے۔

ترکی فوج کشی سرحد عراق پر

شام مین ہوکر ترکی فوجون کو جانے دیا گیا

لندن یکم نومبر اخبار ڈیلی اکسپرس لکھتا ہے کہ برطانوی نظارت خارجیہ کو اطلاع ملی تھی کہ ترکون کی ۵۰ ہزار فوج شام مین سے ہوکر سرحد عراق پر لیے جانیکی اجازت مانگی ہے دفتر خارجیہ نے فوراً اس معاملہ کی شکایت کی لیکن ایسی کوئی علامت نظر نہین آئی کہ حکومت فرانس فوجون کو جانے سے روکدیگی۔

دلی کے شہزادے لکھنؤ مین

(جناب خواجہ عبد الرؤف صاحب عشرت لکھنوی)

مرزا یحییٰ عرف مرزا امانی نواب آصف الدولہ کا زمانہ سلطنت صوبہ اودھ کے لیے مایۂ فخر ہے انکی سخاوت انکی شرفا پروری انکی نیک نفسی سے تمام ہندوستان امیر غریب سب خوش تھے خصوصاً شاہان دہلی کی عزت انکے خمیر مین تھی۔

اس کا سبب خاص یہ تھا کہ جب سے ۱۷۶۹ء مین نواب آصف الدولہ بہادر کی شادی ہوئی اور نواب شمس النسا بیگم جن کو نواب بہو بیگم کا خطاب دیا گیا تھا، نواب انتظام الدولہ نواب خانخانان کی بیٹی اور نواب وزیر الملک قمر الدین خان وزیر اعظم دہلی کی پوتی اودھ مین آئین، یہ شادی بھی بہت اہتمام سے ہوئی اس وقت دہلی تو مرض خطر مین تھی ان خطرات کا حال سب سے پہلے نواب شجاع الدولہ بہادر نے خوش نظر علی خان خواجہ سرا کو بھیجکر نواب امام الدین خان فرزند نواب خانخانان کو فیض آباد بلوایا پھر علی بیگ خان اور لطافت علی خان خواجہ سرا کی ماتحتی مین کئی ہزار فوج کی جمعیت حفاظت کے واسطے بھیجکر نواب شولہ پوری بیگم زوجہ وزیر اعظم کو بڑی عزت و تکریم سے طلب فرمایا اور بعد طے مراحل نواب آصف الدولہ کی شادی بڑی دھوم دھام سے فیض آباد مین ہوئی مشہور ہے کہ اس شادی مین ۲۴ لاکھ روپیہ نواب شجاع الدولہ نے صرف کیا اور ساٹھ ہزار روپیہ سال کی آمدنی انکے مہر مین کردی ان تمام اسباب پر نظر کرتے ہوے نواب آصف الدولہ کی نگاہ مین شہزادگان دہلی کا بہت وقار تھا۔ اور بات یہ بھی تھی کہ دہلی کی تباہی کے بعد تمام شرفاء دہلی لکھنؤ کی طرف آ رہے تھے نواب کی سخاوت کا آوازہ دہلی مین گونج رہا تھا۔

اس زمانہ مین شہزادہ مرزا جہاندار شاہ عرف مرزا جوان بخت بہادر خلف شاہ عالم مع رفقاے خاص عازم لکھنؤ ہوے۔

نواب آصف الدولہ بہادر کو اس تشریف آوری کی خبر نہ تھی آخر جناب عالی کو یہ خبر گذری کہ شاہزادہ عالم پناہ کل لکھنؤ وارد ہونگے نواب کے حکم سے لکھنؤ کے بازار آراستہ کیے گئے اور دوسرے روز نواب آصف الدولہ مع رزیڈنٹ بہادر استقبال کو آے جب حضور شہزادے سے ملاقی ہوے نواب گورنر جنرل بہادر نے نذرین پیش کین اور ہاتھی پر سوار کرکے آپ مثل دستور وزیر اعظم کے مورچھل ہاتھ مین لیکر خواص مین بیٹھے کہ یہ منصب قدیم انکے آبا کا تھا نواب گورنر جنرل بہادر گھوڑے پر سوار کرچ کھینچے ہوے ہمراہ جلوس سواری تھے اور شہزادہ کو جنرل مارٹن کی کوٹھی مین فروکش کیا نواب آصف الدولہ بہادر نے تین لاکھ روپیہ کا نقد و جنس نذر مین پیش کیا ہر روز نواب گورنر جنرل اور نواب آصف الدولہ ملاقات کو تشریف لاتے نواب آصف الدولہ بہادر نے جتنا اسباب شہزادہ کے آرام کے لائق چاہیے ہوتا ہے وہ بھی سب مہیا کر دیا اور اسکے علاوہ نواب روزانہ بیش بہا تحائف بھیجا کرتے تھے بعد چندے شہزادہ عالم نے قیام بنارس کو پسند فرمایا اور پچیس ہزار روپیہ ماہوار دربار اودھ سے مقرر ہوا۔

اس کے کئی برس بعد شہزادہ مرزا سلیمان شکوہ برادر محمد اکبر شاہ دہلی ... رونق افروز لکھنؤ ہوے بغیر اجازت داخلہ شہر حاصل کرکے تکیہ بو علی شاہ کے قریب ایک باغ مین کئی مہینے تک فروکش ہوے اور رفتہ رفتہ جناب عالی کو آپ کی تشریف آوری کی خبر پہونچی چھ ہزار روپیہ ماہوار سرکار آصفی سے مقرر ہوا، اور بڑی کوٹھی قیام کے لیے ملی مگر کثیر الاولاد تھے اور بہت سے محلات رکھتے تھے خرچ شاہانہ تھا عملہ بہت سا تھا اس لیے بسر اوقات مشکل سے ہوتی تھی،

مرزا سلیمان شکوہ کے بڑے فرزند مرزا مظفر بہادر ایک مرتبہ فکر معاش کی غرض سے ملک راجپوتانہ مین گئے اس سفر مین قاضی محمد صادق خان اختر نواب معین الدولہ میر عنایت علی ہمراہ تھے بہت کوشش کی لیکن ریاست مین کوئی صورت آرام سے بسر ہونے کی نظر نہ آئی لکھنؤ واپس آے مرزا سلیمان شکوہ نے سو روپیہ ماہوار مقرر کیا تھا، پھر سلی بیگم زوجہ مارٹن آنجہانی سے عقد شرعیہ کیا

دوسرے فرزند شہزادہ مرزا کاظم بخش تھے ان کے دو بیٹے تھے مرزا حیدر شکوہ مرزا سلیمان شکوہ دونون چھ چھ سو روپیہ ماہوار کے وثیقہ دار تھے۔

شاہزادہ مرزا جہانگیر مصاحبین کی جمعیت اور لشکر سامان ہاتھی گھوڑے ساتھ لیکر عازم لکھنؤ ہوے ان کے والد محمد اکبر شاہ بادشاہ نے حکم دیا تھا کہ اگر لکھنؤ جاؤ تو وزیر اعظم کا بہت پاس کرنا نواب یمین الدولہ مرزا سعادت علی خان وزیر اودھ کا زمانہ تھا لکھنؤ دنیا کی بہشت بنا ہوا تھا نواب نے خبر پاتے ہی کہ شہزادہ صاحب کل لکھنؤ مین داخل ہونگے بہت کچھ اظہار مسرت کیا مع رزیڈنٹ کرنل جان بیلی صاحب و شہزادہ مرزا سلیمان شکوہ بڑی دھوم دھام سے شہر کے ناکے تک استقبال کیا شہر آراستہ و پیراستہ تھا تمام چوک آدمیون سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا وقت باریابی نواب نے ایک سو اشرفی نذر مین پیش کی اور عرض کیا کہ میری خوش نصیبی ہے کہ منصب آبائی خواص نشینی بعد مدت دراز کے حاصل ہوا اس کے بعد خواص مین بیٹھنا چاہا شہزادہ نے ہاتھ پکڑ کر اپنے پہلو مین بائین طرف بٹھا لیا نواب تمام شہر مین اشرفیان تصدق کرتے ہوے لاے، شہزادے کا لباس انگریزی تھا سر پر لمبی کالی ٹوپی تھی بڑا پیچوان حقہ ہاتھی کی متکی پر رکھا ہوا اسکا پیچ شہزادے کے منہ سے لگا ہوا آراستہ مین ہر طرف ہجوم عام تھا سب کی نظرین شہزادہ پر تھین بڑے تزک و احتشام سے فرح بخش کوٹھی مین داخل ہوے، توپ کی سلامی ہوئی چاے کے دور کے بعد نذر کی کشتیان پیش ہوئین چار گھوڑے کی گاڑی بھی نذر دی اسی پر سوار ہو کے لیند باغ مین تشریف لاے دو سو روپیہ روز کا خاصہ مقرر ہوا شیخ امام بخش صاحب مرد مسن صاحب لیاقت بجا آوری خدمت کو مقرر ہوے دوسرے روز نواب سعادت علی خان مع فرزند زادہ و رزیڈنٹ و رفقاے خاص کے تشریف لاے چاے نوشی کے بعد سب نے علی قدر مراتب شہزادے کو نذرین پیش کین شہزادے نے نواب کو سات پارچہ کی خلعت عطا کیا ہر پارچہ پر نواب آداب گاہ پر جاکر آداب بجا لاتے تھے اور نذر دیتے تھے رزیڈنٹ بہادر کو پانچ پارچہ کا خلعت مرحمت ہوا شہزادے کے خرچ کے لیے پانچہزار روپیہ مقرر ہوا

شہزادہ عالی قدر خلف مرزا جوان بخت بہادر مرزا سلیمان شکوہ کی دختر کی شادی مین تشریف لاے نواب سعادت علی خان نے حسب دستور مع رفقا کے استقبال کیا اور نہایت اعزاز سے لاے نذرین گذرین بعد فراغ شادی شہزادہ صاحب بنارس کو تشریف لے گئے محمد اکبر بادشاہ کا حکم تھا کہ کوئی شہزادہ قلعہ کے باہر نہ جانے پاے اور بہت سخت تاکید تھی۔

لکھنؤ کے دیکھنے کا ہر شاہزادہ مشتاق تھا ان مین سے ایک مرزا سکندر شکوہ برادر حقیقی محمد اکبر بادشاہ دہلی بہت چاہتے تھے کہ کسی طرح پہونچ جاؤن بہت سی تدبیرین کین درخواستین پیش کین اجازت نہ ملی آخر نہایت اختفا سے رات کو آغا شجاعت علی اپنے مصاحب کی مدد سے نکل آے اور اپنے ہمراہ دہلی سے اکثر اہل کمال مثل مرزا قتیل میر اکبر علی آغا شجاعت علی وغیرہ کو بھی لاے اور لکھنؤ مین داخل ہو کر باتیم مرا ... کے کچھ اٹھے کسی انگریز کی کوٹھی کرایہ پر لیکر قیام کیا مرزا سلیمان شکوہ نے دس روپیہ روز خاصہ کے نام سے مقرر کیے کچھ دنون کے بعد جب مرزا سلیمان شکوہ ... نواب سعادت علی خان تک ... آنے کی خبر کی ایک ہزار روپیہ ماہوار نواب نے مقرر کیا اور ایک ہزار روپیہ ماہوار رزیڈنٹ بہادر کی سفارش سے گورنمنٹ انگریزی نے مقرر کیا دو ہزار روپیہ ماہوار مین سکندر شکوہ بہادر نے حسن انتظام سے اچھا سامان جمع کیا اور کوٹھی کو خرید کر باغ بھی خرید کیا اور محلسرا، امام باڑہ، کوٹھی بنوائی نواب سعادت علی خان نے اس تعمیر کے لیے روپیہ مرحمت فرمایا آخر مین سیر و سیاحت کا شوق ہو گیا تھا اور اکثر سفر مین تکلیف ہوتی تو نواب سعادت علی خان دس ہزار روپیہ سفر خرچ کو بھیجتے تھے پھر اپنے بیٹے شہزادہ مرزا عباس شکوہ کو دہلی سے بلوا بھیجا اور دو ہزار روپیہ ماہوار ان کے نام جاری کرا دیا۔

ان شہزادون کی اولاد بکثرت اب تک لکھنؤ مین موجود ہے اور ان کا وثیقہ بھی جاری ہے، انکے ساتھ جو لوگ دہلی سے آے تھے وہ سب اہل کمال تھے۔

انشا، سوز، سودا، میر حسن، ضیا، قتیل، ممنون۔ احسان۔ اور اسی طرح علما، فقہا، باورچی، صناع سب آج لکھنؤ کی خاک مین سو رہے ہین، انکی اولاد لکھنؤ مین موجود ہے جن کو اہل دہلی اب نہین پہچان سکتے۔

یہ بات شکر کے قابل ہے کہ لکھنؤ مین جس قدر دہلی کے شہزادے ہین سب عزت و اقتدار سے زندگی بسر کر رہے ہین جو اب تک دہلی کے نام پر آہ سرد بھرتے ہین اور کوئی انہین یاد کرنے والا ال جاے تو غربت کے عیش کو وطن کی تکلیف پر نثار کرنے کو آمادہ ہین (قوم)

لعبت حسن کا انتقام

[illegible] ہین کہ [illegible] یرزادے [illegible] کا وعدہ کیا [illegible] کا بوسہ دینے [illegible] خون مین غرق ہو [illegible] سوائی کیا ٹوٹا [illegible] کو اپنا منہ چومنے کی [illegible] شہزادے نے ہڑتالیون کی امداد کے لیے تیرہ ہزار روپیہ دیا۔

سب سے بڑا ہوائی جہاز

۲۳ر اکتوبر کو لنڈن مین بمقام فرنبرو مین عظیم الشان ہوائی جہاز کا تجربہ کیا گیا اس کے متعلق سر سفیٹن برنیکر نے فرمایا کہ یہ ایک ایسی کامیابی ہے جو آئندہ فن پرواز مین ایک انقلاب پیدا کردے گی اس مضمون پر مارننگ پوسٹ نے ایک افتتاحیہ

مقدمہ باؤلہ مرافعہ مسترد

جس طرح ہوسکے ممتاز بیگم کو حاصل کیا جاے

لنڈن ۲۶ ر اکتوبر مقدمہ باؤلہ کا مرافعہ عدالت عالیہ انگلستان میں مسترد کردیا فاضل ججون نے آج صبح مرافعے کی سماعت کی جنہین ان ملزمین کی طرف سے درخواست پیش کی گئی تھی جن کو موت کی سزادی گئی تھی۔ برجان سیمین نے طرفین کی جانب سے فرمایا کہ یہ مقدمہ ہنوز کسی دوسری عدالت عالیہ مین پیش نہین ہوا لہذا اپنی نوعیت کے لحاظ سے اس عدالت کی سماعت کا حق دار ہے، درخواستین دو اسیلئے گذاری گئی ہین کہ کہ ملزم "پھانسے" کا معاملہ دوسرے ملزمین سے بالکل جدا گانہ ہے اس کے متعلق کوئی ایسی شہادت موجود نہین جس سے اس کا موقع واردات پر موجود ہونا ثابت ہوسکے یہ شخص ممتاز بیگم کو اندور لانے کے اسیلئے درپے تھا کہ اسکی آمد سے وہ جواہرات جو وہ اپنے ہمراہ لے گئی تھی حاصل ہوجائینگے اور اس طرح محافظ جواہرات قید سے رہا ہوسکے گا اور وہ ثابت کرسکتا ہے کہ ممتاز بیگم اندور نے کو تیار تھی لہذا اس پر کوئی جرم عاید نہین ہوتا سرکاری وکیل سے عدالت نے درخواست کی کہ وہ صرف ملزم "پھانسے" کے متعلق پیش کردہ دلائل پر تبصرہ کرے لہذا مسٹر دونی سرکاری وکیل نے کہا کہ یہان یہ سوال ہی نہین کہ آیا یہ شخص ممتاز کو بھگا لیجانے کے سازش مین شریک تھا یا نہین اصلی بات یہ ہے کہ یہ شخص پانڈے حملہ کے وقت تک بذریعہ تار گفت وشنید مین معروف رہا لہذا کسی عورت کو اُڑا لیجانے کی سازش مین شمولیت ہی کافی جرم ہے خواہ اس مین کسی کے مارے جانے کا امکان ہو یا نہ ہو لارڈ دونیڈان نے کہا کہ جس طرح یہ سازش عمل مین لائی گئی ہے اس کو مدنظر رکھنے سے یہ واضح ہوجاتا ہے کہ باؤلہ اور دیگر افراد کا قتل اسی سازش کا نتیجہ ہوا کیونکہ اس کا مقصد یہ ہی تھا کہ جس طرح بھی ہوسکے ... کیا جاے اور فیسٹی ان آلہ کار ... لندن آفس روانہ کرتا رہتا ہے اور یہ گفتگو کی بالآخر ...

... سہولیت ... رزولیوشن ... کے چلانیکے ... آزادی کی شاہ ... ورکس ... ی ہے۔ اس سے ... اس سے ہندوستان ... خواہشات کی تکمیل ہوسکے گی۔ سوراجسٹ ... کے ممبران نے جس دوراندیشی کا ثبوت ... کی اُمید بڑھتی ہے اور ہم کو اُمید ہے کہ ... پاس ہو جاویگا۔

گورنمنٹ کے لیے سبق

... بل پنجاب کاؤنسل سے پاس ... جب اسمبلی مین پیش ہوا ... بلکہ کل جرمن ... اکسیر اور دوا ... بیماریون کے ... کیا اس سے ہم ... کہ ... شہزادی صاحبہ کے نکتہ نظر سے وہ وقت آگیا ہے کہ اطالیہ جرمنی کے ساتھ مفاہمت پر مائل ہوجاے اور دونون سلطنتون کے مابین پھر پیمان محبت مستحکم کرلیا جاے۔

بیت المقدس ۲۸ر اکتوبر عربون کی مجلس عاملہ نے تمام عالم اسلام سے شام کے مسلمانون کی امداد کی اپیل کی ہے۔

دہلی ۳۱ر اکتوبر ایک خلاف معمول گزٹ شایع ہوا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ سر بی این متر ہانے گورنر جنرل کی کونسل سے استعفی دید...

بیرونیات

بلغاریہ اور یونان مین جنگ

صوفیہ ۲۶ر اکتوبر سرکاری طور پر یہ اعلان کیا گیا ہے کہ یونانی توپخانہ آج صبح تک پیٹریٹزا اور پٹر و دو پر گولہ باری کررہا تھا جسکی وجہ سے کئی آدمی زخمی ہوے اور مارے گئے ہین

ایک اسپینی ہوائی جہاز کی ازغیب تباہی

طیطوان ۲۵ر اکتوبر ایک اسپینی ہوائی جہاز جس وقت ایک ریفی گاؤن پر گولہ باری کررہا تھا تو ہوائی جہاز کے نیچے کے حصے مین ایک گولہ چلا گیا چنانچہ جس وقت جہاز زمین پر اترا تو گولہ پھٹ گیا جس سے جہاز اور اسکے چلانے والے جلکر خاک سیاہ ہوگئے۔

محافظتی پلیٹ اور جرمنی

برلن ۲۵ر اکتوبر رشتاگ مین قوم پرور جماعت نے اپنے اُن نمایندگان کے فیصلہ کی جو وزارت کے رکن ہین تصدیق کردی ہے کہ وہ وزارت کے رکنیت سے لوکرنو کانفرنس مین جو کچھ ہوا اسپر اظہار بے اطمینانی کے لیے استعفی دیدین ان کے نام حسب ذیل ہین ا۔ شیل وزیر داخلیہ، ڈاکٹر اوڈسی شنلیلٹن وزیر مالیات اور ڈاکٹر اے نیوہاس وزیر قومی اخراجات

ترکی کی جنگی تیاری

لنڈن۔ حکومت روسیہ ترکی کو سب ہتھیار اور سامان حرب دے رہی ہے اور ترکی اور روس کے درمیان ایک معاہدہ تیار رکھا ہوا ہے جس روز موصل کی جنگ شروع ہوگی اسی دن اس معاہدہ پر دستخط ہوجائین گے۔

دردانیال مین بحری سرنگین

اسوقت بحر کاسپین اور بحر اسود پر روسی اور ترکی اقتدار حاوی ہے اور دونون طاقتین ان سمندرون مین سرنگین بچھارہی ہین خیال ہے کہ دردانیال مین بھی سرنگین بچھائی جائینگی۔

مسلمانان شام کی تباہی وبربادی فرانس کے ہاتھون

قاہرہ ۲۷ر اکتوبر دمشق کی مختلف خبرون سے معلوم ہوتا ہے کہ ۱۸۔۱۹ ر اکتوبر کو وہان کے لوگ ایک خوفناک مصیبت مین مبتلا تھے جو فرانسیسون کی سفاکانہ اور ستمگرانہ کارروائیون کی بدولت رونما ہوے۔

دمشق پر گولہ باری

حملہ آورون نے پبلک اور فوجی عمارات مین آگ لگانا شروع کردی بالآخر قلعہ سے اس حصہ پر توپخانہ نے گولہ باری شروع کردی جہان بغاوت کا زور تھا فرانسیسون نے یہ اچھی طرح ظاہر کردیا تھا کہ اس وقت تک گولہ باری بند نہ کیجائیگی جب تک کہ باغی آگ لگانا بند کرین گے گولہ باری یکشنبہ کی شب سے سہ شنبہ تک برابر ہوتی رہی توپ کے گولون سے شاغور اور میدان کے محلے بالکل تباہ ہوگئے ہین آگ لگانے کی وجہ سے حمیدیہ بازار مین اور نیز دوسری بازارون مین نقصان ہوا ہے عزم محل کو جو تمام ایشیا مین سب سے خوبصورت عمارت ہے بہت زیادہ نقصان پہونچا ہے سینکڑون مقتول آدمی سڑکون پر پڑے ہین تقریبًا دو ہزار آدمی تو عمارات مین جو گولہ باری سے مسمار ہوگئی ہین دبے ہون گے۔

جنرل سارائی کو شام سے واپسی کا حکم

پیرس ۳۱ر اکتوبر حکومت (فرانس) نے طے کردیا ہے کہ شام مین ایک سول ہائی کمشنر بھیجا جاے اور وہ فوراً پیرس آکر شام کے حالات کی رپورٹ پیش کرین۔ جنرل دوبون کو قائمقام سول ہائی کمشنر مقرر کیا گیا ہے

ہندوستان

وفد حجاز روانہ ہوگیا

بمبئی ۲۶ر اکتوبر وفد حجازی جو مولانا ظفر علی خان مولانا محمد عرفان ایڈیٹر الجمعیۃ اور مسٹر شعیب قریشی پر مشتمل ہے آج دوپہر مین جہانگیر نامی جہاز سے رابغ روانہ ہوگیا۔

ہز اکسلنسی والیسراے کا گرانبہا عطیہ

مدراس ۲۶ر اکتوبر کوچین کا ایک پیغام مظہر ہے کہ ہز اکسلنسی والیسراے اور اُن کی بیگم صاحبہ نے سیوا مندر کی تعمیر کے لیے ایک ہزار روپیہ دیے جو کہا جاتا ہے کہ ہر فرقہ وہر مذہب کے لاوارث اور بے کس مردون اور عورتون کے لیے ہوگا۔

لفظ سوراج کی تعریف کردی جاے

مسولی پٹم ۲۶ر اکتوبر اندھرا دیش کی صوبہ کانفرنس نے آج ایک تجویز منظور کی جسمین کانپور کانگریس سے یہ سفارش کی گئی ہے کہ لفظ سوراج کی تعریف کی جاے اور وہ یہ ہو کہ سلطنت برطانیہ سے باہر مکمل آزادی۔

اصلاحات کے متعلق مسٹر سنکرن نائر کے خیالات

مدراس ۲۸ر اکتوبر مسٹر سنکرن نائر نے جو آجکل ووٹ حاصل کرنے کے لیے دورہ کررہے ہین مایا ورم کے یونین کلب مین ایک تقریر کی آپ نے فرمایا کہ موجودہ اصلاحات کا جو اصلی مقصد ہے وہ یہ کہ حکومت کو بالکل دنیوی حکومت کردیا جاے اصلاحات کے پانچ سال کا تجربہ نہایت ہی قابل افسوس اور دردناک ہے شکر ہے کہ بہت سے اشخاص تخریب کے درپے تھے ہندوستان کے باہر اسکی مثال ملتی ہے ترکی جو پہلے بہت زیادہ مذہبی حکومت تھی اب مصطفے کمال کی سرکردگی مین ایک بالکل دنیوی سلطنت ہوگئی ہے برعکس اسکے ہندوستان کی رو اس سے مختلف سمت کی جانب جارہی ہے جس سے سخت خطرہ کا اندیشہ ہے مسلمان زیادتی کے ساتھ اپنے مذہبی حقوق پر اڑ رہے ہین اور ہندون نے اپنے تحفظ کے لیے مہاسبھا بنائی ہے۔

بمبئی مل کی اسٹرائک

بمبئی ۲۸ر اکتوبر معلوم ہوا ہے کہ تخفیف شدہ شرح سے تمام ٹہرتالیون کو مزدوری دیدی گئی اور وہ رفتہ رفتہ کام پر واپس آرہے ہین آج تمام ملون مین ۴ ہزار اشخاص کے قریب کام کرتے ہوے دکھائی دیے البتہ نور بابت دسمبر تک کام نہ کرنے پر تیار ہوگئے ہین۔

ہندوستان کے آیندہ والیسراے

لنڈن ۲۹ر اکتوبر سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ ہز اکسلنسی لارڈ ریڈنگ کی جگہ رائٹ آنریبل ای ایف ایل وڈ آیندہ والیسراے اور گورنر جنرل ہندوستان ہونگے۔

عہدہ والیسراے اور مسٹر وڈ کے خیالات

لنڈن ۳۰ر اکتوبر بیلون کی نمائش کی افتتاح کے موقع پر مسٹر وڈ نے کیونکہ اُنکے والیسراے مقرر کیے جانے کے اعلان کے بعد پبلک مین تقریر کرنیکا یہ سب سے پہلا موقع تھا کہ اُنہیں جسوقت اس عہدے کی دعوت دیگئی اسوقت اس امر کا احساس نہ تھا کہ بعض ایسے حالات وواقعات کی بنا پر جو انکے اختیارات سے باہر ہین ایسی مشکل صورت کا سامنا کرنا پڑیگا آپ نے کہا کہ مین نہین سمجھتا کہ جن حالات مین کام کرنے کے لیے مجھے حکم دیا گیا ہے

آئینہ کانپور

انکار خلاصی لین کی جوزمین کانگریس نے لی ہے اور اس زمین پر جوار کی فصل تیار ہے جسکو میونسپل بورڈ نے خریدنے کا وعدہ کیا تھا مگر اب بورڈ نے اس فصل کی خریداری سے انکار کر دیا ہے جس سے کانگریس استقبالیہ کمیٹی کو نقصان پہونچا ہے لیکن بورڈ نے وعدہ خلافی کرکے اپنے پوزیشن کو بہت نقصان پہونچایا ہے۔

شعرا کانفرنس کانگریس کے زمانہ میں ایک شعراء کانفرنس منعقد کرنیکی تیاری ہو رہی ہے جسمین ہندوستان کی مشہور چھ زبانوں کے اہل سخن جمع ہونگے ہندوستان کے بہترین شعرا کو مدعو کیا جائیگا سخن فہم حضرات کو اس کمیٹی کی ممبری قبول کرنا چاہیے۔

پیشکش پنجاب کانگریس کمیٹی نے آدمیوں اور روپیہ سے کانگریس استقبالیہ کمیٹی کو مدد دینے کا وعدہ کیا ہے اور ڈاکٹر ستیہ پال کی خدمات پیش کی ہین کانگریس آل انڈیا انسٹی ٹیوشن اور تمام ہندوستانیون کے لیے اسکی امداد فرض ہے لیکن اہل صوبہ اور اہل کانپور کے لیے یہ بات شرمناک ہو گی اگر اسکو مہمان نوازی اور استقبال کے لیے دوسرے صوبہ اور دوسرے شہر کا ممنون ہونا پڑے۔

تیاریان کانگریس کا میدان صاف ہو گیا ہے بڑے زور شور سے کام ہو رہا ہے نقشے تیار ہو چکے ہین اور تعمیری کام شروع ہو گیا ہے چندہ کے لیے صوبہ مین دورہ ہو رہا ہے۔

گرفتاری ۳۱ اکتوبر سنہ ۱۹۲۵ء کو بنارس ہندو یونیورسٹی کے طالب علم مسٹر راج کمار سنہا کاکوری ڈکیتی کے سلسلہ مین کانپور مین گرفتار کیے گئے ہین کتابین پوشاک اور کاغذات پولیس نے لے لیے ہین

اخباری دنیا ہندی روزانہ اخبار وکرم بابو نراین پرشاد ارورا ایم۔ ایل۔ سی کی زیر ادارت پھر نکلنے والا ہے۔

سید ابو محمد صاحب ثاقب نے ایک ماہواری رسالہ نظارہ جاری کیا ہے۔

اپیل کانپور کے لکھنؤ اسٹیشن پر ایک زبردست سونے کی چوری ہوئی تھی جسمین مجرمون کو ۳ سے ۷ سال تک کی سزا ہوئی تھی اور جسکی ہائی کورٹ مین اپیل کی گئی تھی ہائی کورٹ نے اپیل خارج کر دی اور سزا بحال رہی

خلافت کمیٹی یکم نومبر سنہ ۱۹۲۵ء کو ۴ بجے دفتر خلافت کمیٹی مین انتظامیہ کمیٹی کا ایک جلسہ ہوا جسمین یہ طے کیا گیا ہے کہ موجودہ انتظامیہ کمیٹی کو عارضی طور پر خلافت استقبالیہ کمیٹی بنا لیا جاے اور دس نومبر کو جب مولانا شوکت علی صاحب کانپور تشریف لے آئین تو اس وقت مستقل استقبالیہ کمیٹی بنائی جاے استقبالیہ کمیٹی کی فیس ممبری ۵ پانچ روپیہ رکھی گئی ہے۔

مسلمانان کانپور کا فرض ہے کہ خلافت کمیٹی کے جلسہ کو کامیاب بنانے کے لیے استقبالیہ کمیٹی کے ممبر بنین اور ہر امکانی امداد دیکر خلافت کانفرنس کو کامیاب بنا دین۔

لارڈ سنہا کے تازہ خیالات

ہم سوراج کے قابل نہین

بمبئی ۳۰ ۔ اکتوبر لارڈ سنہا نے انڈین ڈیلی میل مین اپنا ایک خاص بیان شائع کیا ہے وہ کہتے ہین کہ یہ ایک غلطی تھی کہ اسمبلی مین مڈیمین کمیٹی پر ترمیم پیش کرتے وقت اکثریت کی رپورٹ پر غور نہین کیا گیا حکومت اس روش پر چلنے کے لیے آمادہ تھی جو کہ اکثریت کی رپورٹ مین پیش کی گئی تھی اور حکومت کے اس وعدہ سے فائدہ اٹھانا چاہیے تھا مڈیمین کمیٹی کی رپورٹ پر جو مشترکہ ترمیم پیش کی گئی تھی اس کا مطالبہ بالکل ناقابل عمل ہے ہمین اعتراف ہے کہ ہم حکومت کی پوری ذمہ داریا ابھی اپنے کندھون پر نہین لے سکتے اور ہم ارباب حکومت پر اپنی رایون کا پورا اثر نہین ڈال سکتے ان دونون امور کو پیش نظر رکھتے ہوے گورنمنٹ سے حکومت سے دست برداری کا مطالبہ کرنا عبث ہے

موجودہ نظام دستوری کو کامیاب بناؤ

گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کے مقدمہ کی تبدیلی پر بحث کرنا ایک لفظی جنگ ہے بجاے اسکے کہ پارلیمنٹ کے حق پر بحث کی جاے بہتر یہ ہے کہ پارلیمنٹ کو اس پر مائل کیا جاے کہ وہ دوسرا قدم اٹھاے ملک کو موجودہ نظام دستوری پر وہ جیسا کچھ بھی ہے عمل کرنا چاہیے اگر آج رائل کمیشن مقرر بھی ہو گیا تو کیا یہ قرین قیاس کہا جا سکتا ہے کہ لوگ موجودہ نظام دستوری کو آیندہ دو تین سال کے عرصہ مین کامیاب بنانے سے محترز رہین۔

دیسی ریاستون کا مسئلہ رہگیا

اسمبلی کے تمام مباحث مین ایک ضروری چیز رہگئی اور وہ دیسی ریاستون کا مسئلہ تھا بھلا گورنمنٹ ایسی صورت مین حکومت کی ذمہ داری کس طرح دیسکتی ہے جبکہ ایک ایسے اہم عنصر کا نقطۂ نظر پیش کرنے سے رہگیا ہندوستان کے تحفظ کا مسئلہ اور خارجی معاملات پر جو شرائط پیش کی گئی ہین وہ ایسی نہین ہین جنھین گورنمنٹ آسانی سے منظور کر لے۔

مین اپنی قدیم راے پر قائم ہون

وہ اپنی اسی راے پر ابتک قائم ہین جو انھون نے سنہ ۱۹۱۸ء مین بحیثیت صدر کانگریس کے ظاہر کی تھی یعنی یہ کہ اگر ہندوستان کو حکومت خود اختیاری دی گئی تو وہ اس وقت تک نہ لین گے جب تک انکو یہ یقین نہ ہو جاے کہ ہندوستان اس قابل ہے نیز گال کی سیاست کا جو تجربہ انہین ہے اسکی بنا پر وہ یہ کہتے کو ا

م

۴ تیار نہیں کہ ہم کم از کم صوبون کی خود مختاری کے لیے تیار ہین بلینہ رزولیوشن کے متعلق انھون نے کہا کہ افسوس ہے کہ نیشنل کانگریس اسکے بعد سے ایک پارٹی کی جماعت زیادہ ...

مسٹر بالڈون کو عہدہ وزارت سے برطرف کردو

چشمہ ہائے روغن کیلیے ترکی سے جنگ

انگلستان کی شاہ پرست پارٹی نے مسٹر بالڈون کی وزارت کو تباہ کرنے کے لیے بہت سی تحریکین پھیلا رکھی ہین اشتراکیت بھی ایک حیلہ ہے جس سے وہ اپنا مقصد حاصل کرنا چاہتے ہین یہ جماعتین کھلے طور پر پروپگنڈا کر رہی ہین کہ مسٹر بالڈون کو دفتر وزارت سے خارج کردینا چاہیے اس جماعت کا ایک نمائندہ اخبار نے تو یہان تک بے باکی اور ڈھٹائی سے کام لیا ہے کہ اس مقصد کو مشتہر کردیا ہے۔

جمعیۃ اقوام

جمعیت اقوام کا سب سے بڑا مقصد یہ تھا کہ وہ لڑائیون کے وقوع کو ناممکن بنادے لیکن حقیقت یہ ہے کہ آج جنگ کے لیے بیش از بیش جدوجہد آشکارا ہے یہ نظارہ ان امیدون کو یکسر پامال کردینے والا ہے جو جمعیت مذکور کے متعلق ظاہر کی گئی تھین

ترکی اور برطانیہ مین جنگ

۔ مسٹر ایمری وزیر نو آبادیات کہتے ہین ترک کبھی بھی اس حماقت کے مرتکب نہین ہونگے کہ برطانیہ سے نبرد آزما ہون کیونکہ گذشتہ تین سال کے عرصہ مین ترکی کو پانچ لڑائیون مین مبتلا ہونا پڑا ہے" جبالت ترکیہ نے ... لندن ... روانہ کرتا رہتا ... کردیا کہ ... ریڈ ... رو ... جو ... سہولیت ... ورکس ... کے چلا ... زرولیوشن ... ئی ہے۔ اس سے ... اس سے ہندوستان ... خواہشات کی تکمیل ہوسکے گی۔ سوراجیہ ... ن کے ممبران نے جس دور اندیشی کا ثبوت ... اتحاد کی اُمید بڑھتی ہے اور ہم کو اُمید ہے کہ ... جو ... پاس ہوجاویگا۔

گورنمنٹ کے لیے سبق

... پنجاب کاونسل سے پاس ... جب اسمبلی مین پیش ہوا ... [illegible]

چشمہ ...

دیش بندھو کا غریب اکسیر اور ... حیات ملک کے لیے ... کام کو آپ نے شروع کیا تھا وہ پایہ اتمام تک نہین پہنچا ہے مہاتما گاندھی کی سربراہی مین اہل بنگال یادگار داس فنڈ مین فراخ حوصلگی اور فیاضی سے عطیات دیے یہ کریم النفسی بلاریب سچی تعریف کی مستحق ہے لیکن کیا آپ یہ محسوس کرتے ہین کہ سوراجیہ اور حریت وطن کا جو مسعود اور محمود کام دیش بندھو داس نے کانگریس اور سوراجیہ جماعت کی وساطت سے

مراسلات

از جناب مولانا صبغۃ اللہ صاحب شہید فرنگی محلی

برادر محترم! السلام علیکم

جناب نے جس بے لوثی اور اعتدال سے لکھنو کے گذشتہ جلسہ کے متعلق اظہار خیال فرمایا ہے وہ اخبارات کی عام بے اعتدالی کو دیکھتے ہوے قابل تشکر ہے سچ یہ ہے جیسا کہ آپ نے بھی دبے لفظون مین اقرار کیا ہے کہ براہ راست جلسہ کی مخالفت کا رخ مولانا محمد علی کی طرف نہ تھا بلکہ اس حد سے زیادہ خود سری اور خود رائی کی طرف تھا جو صدارت سے تھی آپ باور فرمائین کہ مجھکو اپنی پندرہ سالہ قومی لائف مین کبھی ایسے استبداد کا سامنا نہین کرنا پڑا اس دن تو بلا مبالغہ یہ انداز ہو رہا تھا کہ گویا گورنر صاحب کا دربار ہے کہ تمام حاضرین کو ادباً جناب صدر کے ارشادات او مقررہ پروگرام کو مان لینا فرض ہے توفیق شامی کی تقریر حد سے زیادہ مہمل اور ابن سعود کی قصیدہ خوانی مین تھی اور اس سلسلہ مین نہ صرف اسنے اُن مظالم اور بے حرمتیون کا انکار کیا تھا جسکی خلافت کمیٹی کے ارکان وفد بھی بدرجہ مجبوری اقرار کرچکے ہین بلکہ اس غلامانہ معاہدہ کا بھی انکار تھا جو ابن سعود اور برٹش گورنمنٹ مین منعقد ہوکر تمام انگریزی اخبارات مین شائع ہوچکا ہے اور جسکی آخری تکمیل کے لیے انگریزی نمائندہ روانہ ہوچکا ہے ایسی مہمل اور غلط تقریر کے متعلق بعض اشخاص نے سوالات کیے تو صاحب صدر نے نہایت حاکمانہ انداز سے اُنکو ڈانٹ دیا جس کا قدرتی نتیجہ جذبات مین ہیجان اور جلسہ کی برہمی ہوا اور ہونا چاہیے دوسرا امر جسکی وضاحت مجھکو آل انڈیا خدام الحرمین کے نائب معتمد کی حیثیت سے کردینا فرض ہے یہ ہے کہ ہم کسی ایسی شخصیت کو نہین چاہتے جسکو دو تون ... مانتے ہون" بلکہ ہم تو کہتے ہین جسطرح انگلستان ... زیون کا ہے، ہندوستان ہندوستانیون کا ... ہے اُسیطرح حجاز حجازیون کا ہو ہمکو اپنے ... غرض نہ شیخ سنوسی سے۔ والسلام

شہید انصاری

... کیا تھا وہ ابھی ممکن نہین ہوا ہے جب تک ... کو آزادی نصیب نہ ہوگی دیش بندھو کی روح کو آکاش مین بھی چین نہین نصیب ہوگا بلکہ وہ مضطرب ہی رہیگی۔ آج جو مقاصد پیش نظر ہین انکے حصول کے لیے اولین اقدام عمل یہ ہونا چاہیے کہ ہم کانگریس اور سوراجیہ جماعت کیلیے ارکان بھرتی کرین اور ملک کے گوشے گوشے مین جماعت ہائے کانگریس کا جال بچھا دین اور سابقہ جماعتون کو ازسر نو منظم کرین ہر گھر مین سے ایک شخص کارکن کانگریس ہوتا اور ہر تھانہ مین ایک کانگریس کمیٹی کا قیام واستحکام لابدی و ضروری ہے۔ اس مہتم بالشان نصب العین کو کامیاب بنانے کیلیے فیصلہ کیا گیا ہے کہ ماہ نومبر کو ماہ کانگریس اور سوراجیہ جماعت کا مہینہ قرار دیا جاے اس مہینہ مین تمام مستعدیون اور سرگرمیون کا محور اس مقصد عظمیٰ کو ٹھیرایا جاے کہ ہمین کانگریس اور سوراجیہ جماعت کے لیے لوگون کو رکن بنانا چاہیے یکم نومبر سے شروع ہوکر کے چاہیے کہ رضاکار کانگریس اور سوراجیہ جماعت کی کاپیان لے کر ہر گھر مین پہنچ جانے کا تہیہ کرلین اہل بنگال کو چاہیے کہ وہ ہزارون کی تعداد مین ان دونون جماعتون کے رکن بن جائین یہی وہ لائحہ عمل ہے جس کو دیش بندھو کے محبوب ... غیر مختتم مقصد کے لیے قدم اول گردانا جاسکتا ہے"۔ جے ایم سین صدر بنگال پراونشل کانگریس کمیٹی وصدر بنگال سوراجیہ جماعت

جدید وائسرائے کے تقرر پر اخبارات کی رائین

کمسنی باعث نفع ہے

ہمعصر پانیر لکھتا ہے کہ مسٹر وڈ کو ایک بڑا فائدہ یہ ہے کہ وہ اپنے پیشروؤن سے نسبتاً نوجوان ہین اس عہدے کے لیے جو متعدد نام تجویز کیے گئے تھے اسمین مسٹر وڈ کا انتخاب غالباً بہت پسند کیا جائیگا۔ چونکہ انکا تعلق ہندوستان سے بہت کم رہا ہے اسلیے کسی قسم کے تبصرہ کی ضرورت نہین

کمسنی باعث نقصان ہے

ہمعصر لیڈر کا خیال ہے کہ گورنر جنرل کی کونسل مین وڈ وہ اقتدار واثر قائم نہ رکھ سکین گے جو لارڈ ریڈنگ کا رہے اسلیے کہ وہ بجز ایک کے اپنے تمام رفقاء سے عمر مین چھوٹے ہونگے اگر کوئی بات قابل اطمینان ہے تو وہ یہ کہ اس سے برا تقرر عمل مین نہین آیا۔ مثلاً پیل یا لانڈ کا۔

ہمعصر بمبئی کرانیکل لکھتا ہے کہ اس انتخاب پر انکی ذات سے کوئی اختلاف نہین ہوسکتا کیونکہ انکے کارنامون کے صفحات بالکل سادہ اور بے داغ ہین

ہمعصر انڈین ڈیلی میل کا خیال ہے کہ اس تقرر سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گورنمنٹ دوستانہ پالیسی اختیار کرنے کا ارادہ رکھتی ہے

ہمعصر ٹائمس آف انڈیا اس جدید تقرر کو بالکل قابل اطمینان سمجھتا ہے۔

ہمعصر نیو انڈیا مدراس کی راے ہے کہ قدامت پسندان حکومت یہ نہین چاہتے کہ وائسراے کوئی ایسا شخص ہو جو آزادانہ طریق عمل پیرا ہونے کے قابل ہو

ہمعصر ڈیلی اکسپریس مدراس کو شبہ ہے کہ آیا مسٹر وڈ مین وہ قابلیت ہے بھی یا نہین جو ہندوستان کی نظام سلطنت کے سردار کے لیے ہندوستان کی تاریخ کے آیندہ نازک زمانہ مین ضروری ہے۔

عرق خضاب



آج کل عموماً نہایت کمسنی کے زمانہ میں بالوں کے سفید ہوجانے کی عام طور پر شکایت پیدا ہوگئی ہے لہذا ضرورت کو محسوس کرکے میں نے ایک عرق خضاب جس سے آسان طریقہ بالوں کو سیاہ کرنیکا نہیں ہوسکتا تیار کیا ہے بعد تجربہ کرنے کے عام فائدہ کی غرض سے اسکا شائع کردینا بہت مناسب سمجھا صرف ایک روئی کا پھریری عرق میں ڈبو کر سفید بالوں پر لگا لینے سے ۵ منٹ کے اندر بالکل اصلی بالوں کی طرح ہوجاتے ہیں اور پھر کم از کم پندرہ روز تک دوبارہ استعمال کی ضرورت نہیں ہوتی قیمت فی شیشی جسمین عرق ۱ تولہ ہوتا ہے ۱۲ محصولڈاک ۳ شیشی ۳ ر ۲ ذمہ خریدار ہی

ملنے کا پتہ حکیم محمد عبدالشکور کانپور کوٹھی شیخ ولایت علی

اردو میں سب سے پہلی کتاب

مجموعہ گھوڑ دوڑ

جسمین ہندوستان کے تمام بڑے بڑے مقامات مثلاً کلکتہ بمبئی پونا ۔۔۔ لکھنؤ میرٹھ گوالیار وغیرہ کی ریسوں کے ایکسال کے مکمل ریزلٹ درج ہیں کاغذ نہایت چکنا چھپائی نہایت صاف حجم کتاب تقریباً ۴ سو صفحات جسمین تقریباً ۸ سو ریسین درج ہیں ۔ عام

ملنے کا پتہ نصرت الاسلام پریس ہریسن روڈ نمبر ۱۳۲ کلکتہ

رائے بہادر مولراج ایم اے کی تیس سالہ مجربہ ادویات

دو جراج وٹی

کے استعمال سے مردونکے امراض مانع اولاد جریان ۔ احتلام ذیابیطس گردہ اور مثانہ کی کمزوری رفع ہوتی ہے ۔ نیز ضعیف معدہ ضعف بصارت ۔ دلکی دھڑکن ۔ یرقان ۔ پانڈو روگ ہائی بلڈ پریشر ۔ درد سر ۔ پورا ناز کام اور درد کمر کو بھی آرام ہوتا ہے حافظہ کو تیز اور قوت دماغی کو بڑھاتی ہیں ۔

قیمت ۴۰ گولی دو روپیہ ۸ علاوہ محصولڈاک و پیکنگ ۔

ڈاکٹر چندر بھان صاحب ملتان چھاونی سے یون رقمطراز ہیں کہ باوجود کئی ڈاکٹرون اور خود اپنے علاج کے میرا دیرینہ مرض پیشاب کو محض دو جراج وٹی سے ہی فائدہ ۔۔۔

المشتہر منیجر ایس ۔ ڈی ۔ ہیڈ سٹنٹ ۔ ۔ ۔ دیپار ۔۔۔

اصلی سپاری پاک

ہے ۔ ۔ ۔ ۔

آفتاب

زیر ادارت حضرت نصرت موہانی

اردو علم و ادب ۔۔۔

جو کرانچ کانپور سے علمی ۔ ادبی ۔ تاریخی اور جدید سلوکات کا ذخیرہ ۔۔۔ چندہ سالانہ ۔۔۔ محصولڈاک نمونہ ۲ ۔ آپ آج ہی اسکے ۔۔۔ اور آپ انعام کے مستحق ہوجائیں ۔ سوداگران کو اطلاع دیجاتی ہے کہ رسالہ آفتاب میں اپنا اشتہار چھپوا کر منافع کثیر اٹھائیں نرخنامہ طلب کرنے پر روانہ کیا جائیگا ۔

ملنے کا پتہ منیجر رسالہ آفتاب حسرت روڈ ۔ کانپور

بندوقین رائفلین ریوالور اور پستولین

ہمارے یہان کم سے کم قیمت پر دستیاب ہوتی ہیں ہندوستان کے کسی ریلوے اسٹیشن تک ہم مال کو اپنے خرچ سے پہنچا دیتے ہیں اور فرمائشون پر کمیشن علیحدہ دیتے ہیں فہرست

سلیمان اینڈ کو کراچی کیمپ سے طلب فرمائیے

ہر نگل گو

مسرس سوہن لال اینڈ سنس کے یہان بمقام ٹھنڈی سڑک کانپور اعلےٰ درجہ کا نیلام ہوتا ہے جہان آپ اپنی ضرورت کے مطابق ہر قسم کا سامان عمدہ اور مناسب قیمت پر خرید سکتے ہیں ۔

جن اصحاب کو جائداد بیچنا یا خریدنا ہو یا اپنا مال نیلام کرانا ہو وہ ہم سے خط و کتابت کریں ۔ ہمارے ساتھ معاملہ کرنے سے آپ کو نفع کثیر ہوگا ۔

المشتہر سوہن لال اینڈ سنس آکشنرس ٹھنڈی سڑک کانپور

انڈین الکٹرک ورک کان پور

متصل مردانہ اسپتال کان پور

یہاں موٹر کار و الکٹرک ۔ میگنیٹو بجلی کے پنکھے اور چکی کے موٹر کی مرمت وغیرہ پر سستی اور اچھی ہوتی ہے ایک مرتبہ بھیجکر تجربہ کیجئے

چورن بھسم ہاضم

کا استعمال کیجئے اگر آپکو کھٹی اور جھوٹی ڈکارین آتی ہوں یا ہاضمہ درست نہ ہو تو یہ چورن بجلی کا کام کرتا ہے اسکے نام سے فائدہ سمجھ لیجئے قیمت فی شیشی ۸

دادکی دوا کا نمونہ مفت صرف ڈاک محصول ۵ بھیجکر منگوا لیجئے ۔ یا پوری ڈبیہ معہ محصول ۸ آنے میں منگوا لیجئے ۔

ملنے کا پتہ ڈاکٹر جی ۔ پی سکسینہ سول لینس کانپور

ذیل دوائیں ہیں اگر آپ انہیں قابل آزمائش کرسکتے ہیں تو ہم کرلیں ۔ اپنا پورا حال لکھ دیجئے بلا کسی فیس کے تشخیص کرکے روانہ کرینگے

۔۔۔ کی سرتاج عالم آہنک نگر گولیاں — بے نظیر طلاء واجی کرن

۔۔۔ واقعی ایسی ماثیرات کے لیے لاثانی ہیں ۔۔۔ کے خوب ہاضمہ کو تیز کرتی ہیں صالح خون اور ۔۔۔ اسکو گاڑھا بناتی ہیں ۔ جریان احتلام انزال و رقت منی کو ۔۔۔ دفع ہیں ۔ دماغ اور حافظہ کو بھی بڑی ترقی دیتی ۔۔۔ کی شکایت ۔۔۔ ہوجاتی

ایسے ۔۔۔ اشخاص جو اپنی جوانی کو اپنے ہاتھوں سے بگاڑ کر افسوس کر رہے ہوں ۔ اور بہت سی اشتہاری ادویات پر روپیہ خرچ کرنے بھی تندرست نہ ہوئے ہوں انکو چاہئے کہ اس طلاء کو استعمال کرکے صرف ایک ہفتہ کے اندر پوری مردمی حاصل کریں قیمت فی شیشی مبلغ پانچ روپیہ

اکسیر اعظم — کشتہ ابرک

یہ کشتہ تین برس کی سخت محنت کے بعد تیار ہوتا ہے ۔ اسکی تیاری میں کیا لاگت اور کیا خرچ ہوتا ہوگا ؟ اس کا اندازہ آپ خود ہی لگالیں ۔ یہ کشتہ ایسے موذی امراض کو دور کرتا ہے جو دوسری ادویات سے ناممکن ہے انسانی زندگی کے پایہ کو مضبوط بنانیوالا ہر قسم کی کمزوری کو دور کرکے نوجوانی اور جوش جوانی عطا کرنیوالا بڈھونکو جوان اور جوانوں کو نوجوانوں نوجوان بناکر اصلی لطف بخشتا ہے ۔ نامردی کوڑھ ۔ تپ دق جسم کا زرد پڑجانا وغیرہ اسکے استعمال سے چند ہی یوم میں دور ہوجاتے ہیں قیمت فی تولہ ۵۵ ۔ ½ تولہ سے کم روانہ نہ ہوگا ۔

کمیشن میں عمر کی زیادہ دوا

موتیوں کا سرمہ

یہ سرمہ اپنی عجیب تاثیر سے متحیرت کردیتا ہے ۔ بالکل بگڑی ہوئی آنکھوں کو درست کرکے نئی بینائی عطا کرتا ہے ۔ اور جملہ امراض چشم کو چند ہی ایام میں دور کرکے فائدہ پہنچاتا ہے ۔ قیمت فی تولہ چوبیس روپیہ (للعہ ۲۴) ½ تولہ سے کم روانہ نہ ہوگا ۔

۔۔۔ کے مطالعہ کرنے ۔۔۔ زندگی تندرستی کے قائم رکھنے ۔۔۔ ہوئی تندرستی کو حاصل کرنیکا قاعدہ ۔۔۔ اولاد پیدا کرنیکی تدبیر معلوم ہوتی ہے ۔۔۔ فہرست منگوا کر ملاحظہ فرمائیے

۔۔۔ شاستری شنکرجی گووندجی مالکان آہنک نگر فارمیسی جام نگر کاٹھیاواڑ

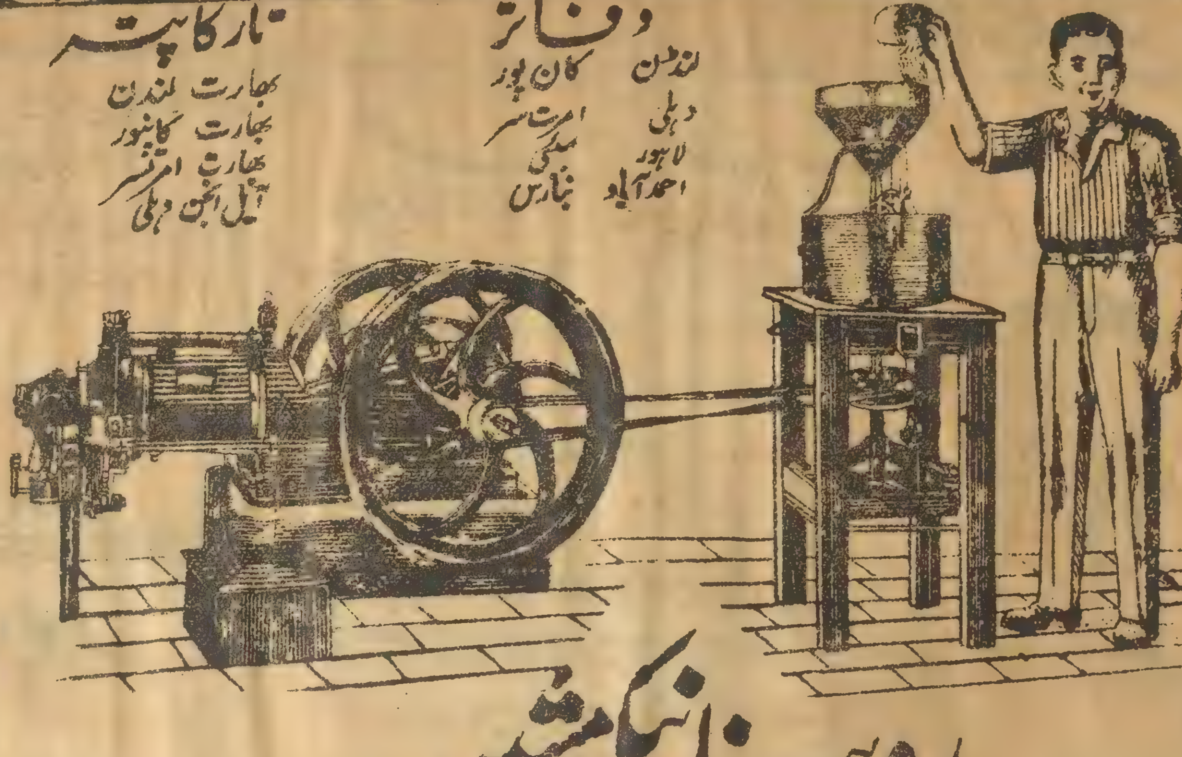
ایجنٹ عبدالکریم اینڈ سنس مسٹن روڈ کانپور

تار کا پتہ

بھارت لندن
بھارت کانپور
بھارت امرتسر
آئیل انجن دہلی

دفاتر

لندن — کانپور
دہلی — امرتسر
لاہور — سیالکوٹ
احمدآباد — بنارس



روپیہ بنانیکی مشین

یعنی نونہو بھارت آئیل انجن لندن سے پہنچگئے

آپ اس سرخی کو پڑھکر ضرور چونک پڑے ہونگے کہ روپیہ بنانے کی مشین کیسی؟ کیا گورنمنٹ نے ہر ایک شخص کو روپیہ بنانے کی اجازت دیدی ہے؟

جواب ملیگا کہ ہرگز نہیں یہ فعل خلاف قانون ہے۔ آیئے ہم آپکو بتائیں کہ یہ روپیہ بنانیکی مشین کیسی ہے جسکے آتے ہی روپیہ دھڑا دھڑ نکلنا شروع ہو جاتا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ آپ بھارت آئیل انجن کے خریدار ہو جایئے پھر دیکھئے کہ روپیہ کا ڈھیر خود لگجاتا ہے یا نہیں!!! آپ ضرور دریافت کرینگے کہ یہ کیسے اسکا جواب یہ ہے کہ بھارت آئیل انجن بناوٹ میں سادہ اور نہایت مضبوط ہے متواتر تیل کے خرچ پر زیادہ کام نکالتا ہے اور معقول آمدنی کیصورت پیدا کرتا ہے تمام خرچ نکالکر روپیہ روز آپکی جیب میں ڈالیگا کیا پھر بھی آپ اسکو روپیہ بنانیکی مشین کا لقب نہ دینگے؟ علاوہ اسکے بروڈ آئیل انجن آٹا پیسنے کی چکیاں دھان سے چاول نکالنے پالش کرنیکی مشین تمباکو چونہ پیسنے کی مشین وغیرہ جنکو ہمارا لندن آفس روانہ کر رہا ہے اگر آپ خریدنا چاہتے ہیں تو نیچے لکھے پتہ پر خط و کتابت کریں۔

... ہمنے دے رکھی ہے وہ یہ ہے کہ ہم اپنے کارخانہ ... چلانیکا کام مفت سکھلاتے ہیں۔ آزمایئے اور روپیہ کا ڈھیر لگایئے

... کمپنی لاٹوش روڈ کانپور

امیدار ونلو جو ... سہولیت ...
... ورکس ... ریزولیوشن ...
... ئی ہے۔ اس سے ...
... اس سے ہندوستان ...
... خواہشات کی تکمیل ہو سکے گی۔ سوراجسٹ ...
... ن کے ممبران نے جس دوراندیشی کا ثبوت ...
اتحاد کی امید بڑھتی ہے۔ اور ہم کو امید ہے کہ ...
... پاس ہو جاویگا۔

بہترین ناول

نہایت دلچسپ
ہم سے ... لیجئے

القانسو	عہ	دربار حرام پور کامل	۱۰/	مسٹر نتھو	۸/
فاتح مفتوح	۱۲/	غیب دان دلہن	عہ	خوبصورت کاہنا	۸/
دربار کا طلسمی فانوس	۱۲/	طاہرہ	۱۲/	جویائے حق کامل	صر
جانباز سرشار	۱۲/	لعبت چین	عہ	خوفناک محبت	۱۲/
غدار فوجدار	۱۲/	بابک خرمی کامل	عہ	دلچسپ کامل	عہ
شاہی جوانی	۱۲/	آغا صادق کی شادی	عہ	پاداش عمل کامل	۱۲/
فردوس ...	عہ	مقدس نازنین	عہ	زیب النسا	۱۲/
حسن انجلینا	۱۲/	جویائے حق اول	۱۲/	جوش خون	۱۲/
ملک العزیز ورجنا	۱۲/	دوم	۱۲/	خونی قسمت	عہ
منصور موہنا	۱۲/	آہ ملک	۱۲/	بزم اکبری کامل	۲/
فتح اندلس	۱۲/	ملکہ زنوبیہ	۲/	پری خانہ	۱۲/
یوسف نجمہ	۱۲/	ابوبکر شبلی	۱۲/	محروم وصال	۸/
زوال بغداد	۱۲/	انقلاب روس	۸/	نیل کا سانپ	۱۲/
رومتہ الکبریٰ	۱۲/	جنگ ہرنا	۴/	گورا	۱۲/
فلپانا	۱۲/	معشوق بیوفا	۸/	حسن سرور کامل	للعہ
شوقین ملکہ	۸/	صبح بہ شام	۶/	چوروں کا کلب	عہ
حسن کا ڈاکو کامل	۸/	حسن پرست	۸/	نیلی چھتری	۱۲/

ملنے کا پتہ: مینیجر صداقت بک ایجنسی کانپور

دیوار میں لگانے کی گھڑیاں مفت

آپکے مکانکو زینت دینے والی گھڑی ٹھیک وقت بجانیوالی ہماری دیوار کی گھڑی نے ٹھیک وقت بتانے کی بدولت انتہائی شہرت حاصل کی ہے

نقل سارٹیفکٹ

بیشن پور ۱۸ مارچ ۱۹۳۵ء جناب من گھڑی موصول ہوکر مسرت ہوئی براے مہربانی تین گھڑیاں اور بھیجدیں۔ دستخط کرجی بہو شن گوسوامی

دنیا کی مشہور ترین بی ... اٹم ہیس ... رولڈ گولڈ ... قیمت ... بلیک ... قیمت ... کمپٹیشن ... قیمت ... ریڈیم ... چمکنے والا پاکٹ لیور واچ قیمت ...



جاہلیان سے درخواست کی جاتی ہے کہ اپنا نام اور پتہ صاف لکھیں اور اگر ممکن ہو تو انگریزی میں

انڈین ایجنسی کمپنی

راجا پیٹھیا مدراس

مدن منجری گولیاں

کثرت احتلام جریان کے لیئے بیحد مفید ہے۔ خون کی کمی دماغی اور اعصابی بیماریوں کیلئے اکسیر ہونے کے علاوہ ہر ایک قسم کی کمزوری کو دور کرتی ہے۔ ایکدفعہ ضرور آزمایئے۔
چالیس گولیوں کی ڈبیہ قیمتی عہ

پنوسکت واری روغن (رجسٹرڈ)

اس روغن کے استعمال سے ... ہوجاتے ہیں۔ مثلاً لوٹاپن، ٹیڑھاپن، رگوں کا کمزور ہونا وغیرہ تمام کو دور کرکے ... جوانی لاتا ہے۔ قیمت ۲ تولہ کی ڈبیہ عہ علاوہ محصول

رمن والاسی گولیاں (رجسٹرڈ)

یہ گولیاں امساک کے لیے بینظیر ہیں رات کو فقط ایک گولی دودھ کے ہمراہ کھانے سے اپنی خواہش کے مطابق مزہ اٹھا دیں۔ قیمت ۱۶ گولی کی ڈبیہ عہ علاوہ محصول۔ مندرجہ ذیل پتہ سے طلب کیجئے

(ہیڈ آفس) جام نگر کاٹھیاواڑ
(برانچ آفس) نمبر ۳۹۳ کالبادیوی روڈ بمبئی نمبر ۲ چورستہ
راج وید نارائن جی کیشو جی
کانپور ایجنٹ نرائن جی داداجی میا ...

بیمہ

گورنمنٹ کے لیے سبق

... دواء بل پنجاب کاؤنسل سے پاس ...
... ہے جب اسمبلی میں پیش ہوا ...
... بیمہ ...

ہیضہ کیواسطے غریب اکسیر اور دوا ... کے واسطے نہایت مفید دوا ہے۔
ڈاکٹر بسرا کا کالرا کیور سریع الاثر ہے کہ ... مرض کا اثر بعض پر جادو کی طرح ہوتا ہے ہیضہ کے کیڑے جسم کے اندر ہلاک ہو جاتے ہیں اور دو ہی تین خوراک دوا دینے سے مرض کا دفیعہ ہوکر مریض کی طاقت بحال ہو جاتی ہے اور وہ بہت جلد اپنی اصلی حالت اور تندرستی پر آجاتا ہے۔ کالرا کیور ہندوستانی ہی دیسی جڑی بوٹیوں پھل پھول اور پتیوں کا مرکب ہے اسمیں کوئی ایسی اجزا نہیں ہیں جو انسانی استعمال کیواسطے مضر ہوں۔
ہمیشہ ایک شیشی اپنے پاس موجود رکھئے اور اسطرح ایک خوفناک جانی دشمن ہیضہ سے اپنی جان کا بیمہ کیجئے

قیمت فی شیشی علاوہ محصول ایک روپیہ عہ

ملنے کا پتہ: ڈاکٹر جے۔ یس۔ بسرا کیلاش کانپور

باہتمام خواجہ عبدالسلام صداقت پریس کانپور سے شائع ہوا

The Sadaqat
CAWNPORE

REG-No. A 1424

جمال پر تو حق عزم مستقل میں رہی
زبان پر بھی وہی ہو جو تیری دل میں رہی
(احسن سنبھلی)

صداقت

اڈیٹر - خواجہ عبد السلام　　ہفتہ وار　　قیمت سالانہ ۳ روپے، ششماہی عہ، فی پرچہ ۲ر

جلد ۱ | کانپور - چہارشنبہ ۱۱ - نومبر ۱۹۲۵ء مطابق ۲۲ ربیع الثانی ۱۳۴۴ھ | نمبر ۱۱

ترکون نے ترکی ٹوپی کے بجائے ہیٹ کیون پسند کی

ہیٹ کے متعلق ترکی قنصل کی تشریحات

مشرق مین ترکی کے تمدنی انقلاب کو ایک خاص نظر سے دیکھا جا رہا ہے اور عمامون اور ترکی ٹوپی کی جگہ ہیٹ کے استعمال پر چہ میگوئیان ہو رہی ہین ذیل مین ہم اس موضوع پر بیروت (شام) کے ترکی قنصل جناب سنی بک کی وہ تصریحات درج کرتے ہین جو انھون نے حال مین بعض اعتراضات کے جواب مین شائع کی ہین۔ ممدوح لکھتے ہین کہ

مین چاہتا ہون کہ ترکی مین جو جدید معاشرتی انقلاب ہوا ہے اور جسکو مشرق خصوصاً اسلامی دنیا اہتمام کی نظرون سے دیکھ رہی ہے اسکی خوبیون پر بحث و گفتگو کرون اور ان دلائل کو اس موضوع پر پیش کرون جنکو مین اپنی نظر مین عقل و نقل کی منطق پاتا ہون۔ ترکی قوم کی ترقی کے خواہان ترکون کو اس امر کا یقین ہو گیا ہے کہ کہنہ تقالید اب ترکی قوم کی حفاظت اور سلامتی کیلئے کسیطرح مفید نہین ہین اور پھر ایسی حالت مین جبکہ دنیا بدلگئی ہے اور قومون کے معاشرتی عادات اصول بالکل تبدیل ہو گئے ہین ترکی قوم کا کہنہ تقالید مین مبتلا رہنا کسی طرح مناسب نہین ہے اس بنا پر ترکی قوم کے لیڈرون نے قرار دیا ہے کہ ترکی قوم کی حالت کو بدل دیا جائے اور اسکو ایک ایسی نئی زندگی مین ڈھالا جائے جو متمدن دنیا کے حسب حال اور زمانہ موجودہ کے موافق ہو۔

ہان اسی اصول کی بنا پر ترکی کے صاحب عزم و حوصلہ اپنے ارادہ کو عمل مین لانیکے لیے کھڑے ہوے اور نجات دہندہ ترکی نے انکی رہنمائی کی ترکی قوم بھی اصلاح و ترقی کیلئے تیار تھی اور دنیا کی ترقی یافتہ قومون مین اپنے لیے مناسب جگہ حاصل کرنیکی کوشان تھی یہ مختصر الفاظ مین ان اعتراضات کے جواب مین جو ترکی کے تمدنی انقلاب کے متعلق پیش کئے جاتے ہین۔ اب مین اس امر پر بحث کرتا ہون جسکے لیے مینے اسوقت قلم اٹھایا ہے۔ سرمتک مین کثرت کام کے سبب افسوس ہے کہ اپنے خیالات سے دنیا کو واقف کرنیکا موقع نہ پاسکا اور آج سے پہلے اسکی سعادت نصیب نہین ہوئی۔

ترکون نے ترکی ٹوپی اور عمامہ کو اتار کر رکھدیا ہے اور انکے بجائے ہیٹ سر پر رکھ لی ہے۔ ایسا کیون کیا گیا ہے اور اس تبدیلی سے کیا فائدہ ہے۔ مین اسکو ذرا تفصیل سے بیان کرنا چاہتا ہون۔

۱ - واضح ہو کہ دین اسلام نے اسوقت تک کسی لباس سے تعرض و اختلاف نہین کیا ہے جبتک کہ وہ عام آداب کی حدسے تجاوز نہ کر گیا ہو بلکہ یون کہنا چاہئے کہ اسلام نے ہر ایک ایسے لباس کی اجازت دیرکھی ہے جو انسان کی طبع سلیم اور عام انسانی اخلاق کے موزون و مناسب ہے نہ کسی لباس کی تخصیص کیگئی ہے اور نہ کسی خاص پر حصر کیا گیا ہے البتہ ممانعت صرف اسکی ہے جو ادب و اخلاق کے خلاف ہو جیسا کہ جسم عورت کا کھلا رکھنا اور جن اعضا کا پردہ واجب ہے ان کو نہ چھپانا۔

۲ - دین حنیف (اسلام) کے ظہور سے اب تک اقوام اسلامیہ نے کسی ایک لباس پر اتفاق و اتحاد نہین کیا اسلام مین مختلف اقوام داخل ہوئین لیکن انکا لباس وہی رہا جو پہلے سے استعمال کرتی چلی آتی تھین کیا آج کوئی کہہ سکتا ہے کہ ہندوستان کے مسلمان جو لباس استعمال کرتے ہین۔ بدوی۔ عربی۔ افریقہ کے مسلمان۔ چینی مسلمان۔ افغانی مسلم اور عجمی مسلمان بھی وہی استعمال کرتے ہین۔ نہین سب کا لباس مختلف ہے اور ایک ملک کے لباس سے دوسرے ملک کے لباس مین کوئی تشابہ نہین حالانکہ یہ سب کلمہ گو مسلمان ہین اور ایک ہی مذہب کے پیرو ہین۔

۳ - کیا یہ بتلایا جا سکتا ہے کہ صاحب شریعت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اسلام کی دعوت شروع کی ہے اور مختلف اقوام کے لوگ دین حنیف کے حلقہ مین داخل ہونا شروع ہوے ہین اسوقت جو لباس استعمال ہوتا تھا کیا اب بھی وہی لباس استعمال ہوتا ہے اور اہم قسم کے کپڑے پہنے جاتے ہین یا ہر قرن کے اندر اسمین تبدیلی ہوتی رہی ہے آثار قدیمہ کے عجائب خانون مین جا کر دیکھو۔ قدیم تاریخین پڑھو اور مختلف اقوام کی تصاویر پر غور کرو اسکا جواب ملجائیگا۔

۴ - وہ ترکی ٹوپی جسپر آجتک کسی مسلمان نے اعتراض نہین کیا ہے۔ کیا وہ ایک غیر مسلم قوم کے لباس مین سے گذشتہ صدی مین حاصل نہین کیگئی تھی (ترکی ٹوپی یونانی الاصل ہے۔ نجات) جب قبل ازین ایسا ہو چکا ہے تو اب ہیٹ پر کیون اعتراض کیا جاتا ہے پھر یہ کہ ترکی ٹوپی کو کسی نے دین اسلام کے خلاف قرار نہین دیا بلکہ اسکے برعکس اور حقیقت کے خلاف اسکو شعار اسلام قرار دیا گیا ہے۔ ترکی ٹوپی واقعہ یہ ہے کہ مذہب اسلام کا شعار نہین ہے کیونکہ وہ کسی زمانہ مین بھی دینی شعار قرار نہین دیگئی اور غیر مسلم و مسلم دونون مشرق قریب مین اسکو استعمال کرتے رہے اور اب بھی استعمال کرتے ہین۔

۵ - بعض معترضین یہ کہتے ہین کہ فرنگیون کا تشبہ [illegible] وہ اس حدیث کو پیش کرتے ہین من تشبہ بقوم فقد صار [illegible] کیونکہ مین علم حدیث کا ماہر نہین ہون حدیث کے موضوع پر تو [illegible] حدیث صحیح بھی ہو تو اسکے مفہوم اور ہمارے قول مین کوئی [illegible] تشبہ کے معنی کیا ہین؟ کیا ہم سب [illegible] ایک دوسرے کے مشابہ نہین ہین اور کیا ہمارے لباس [illegible] اور کیا فقط ٹوپی ہی ایک ایسی چیز نہین ہے جو ہمارے [illegible] مذہب تشبہ کی ممانعت کرتا ہے تو ممانعت کے الفاظ [illegible] حدیث مذکور مین تشبہ کا جو لفظ وارد [illegible] شخص کا ایمان درست نہین رہتا جو غیر مسلم اقوام [illegible] معترضین یہ کہتے ہین کہ حدیث [illegible] ہے تو سوال پیدا ہوتا ہے کہ تشبہ کے مقصد سے کیا مقصود [illegible] اور مساجد کا کس مین نمازون کے اندر تشبہ ہو کیونکہ تشبہ [illegible] کسی قسم کا تعلق و تشبہ نہین ہے۔

۶ - ترکی قوم جنے زمانہ گذشتہ مین عمامہ کو ٹوپی سے تبدیل کر کے [illegible] ثابت ہے کیونکر کہا جا سکتا ہے کہ عمامہ کو ترک کر دینے سے خدانخواستہ اسنے مذہب کو بھی تبدیل کر دیا تھا یا ٹوپی نے اسکے مذہب کو بھی بدل دیا تھا۔ پھر یہ امر بھی دریافت طلب ہے کہ جب لوگ اپنے ملکون سے بحری سفر پر روانہ ہوتے اور یورپ جاتے ہین اور ہیٹ کو استعمال کرنے لگتے ہین تو کیا وہ اپنے دین و مذہب کو اپنے گھر والونکی امانت مین چھوڑ جاتے ہین تاکہ وہ جب سفر سے واپس آئین اور پھر ٹوپی استعمال کرنے لگین تو انکا مذہب انکو واپس دیدیا جائے۔

۷ - کہا جاتا ہے کہ ہیٹ لگا کر نماز کی حالت مین انسان کیونکر سجدہ کر سکتا ہے کیونکہ ہیٹ کے کنارے سجدے مین مانع ہوتے ہین ایسی صورت مین بجز اسکے کوئی چارہ نہین کہ ہیٹ کو اتار کر رکھدیا جائے اور کھلے نماز ہی پڑھی جائے۔

مین دریافت کرتا ہون کہ دین اسلام مین کوئی ایسی نص صریح موجود ہے جس سے یہ ظاہر ہوتا ہو کہ نماز مین سر کا ڈھکنا واجب و ضروری ہے۔ تمام مسلمان اس امر سے واقف ہین کہ ایام حج مین جب حجاج جبل عرفات پر جاتے ہین تو ننگے سر ہوتے ہین کیا حج کا یہ رکن اہم و اعظم شعائر اسلام مین سے نہین ہے اور اسکی ادائگی مین ننگے سر رہنے کو منع کیا باری تعالیٰ کی فرمائیں کی نہین ہین

۷۸۶

ہفتہ وار

صداقت

چہار شنبہ ۱۱ر نومبر ۱۹۲۵ء

ایران کا انقلاب عظیم

بیک گردش چرخ نیلوفری

نہ نادر بجا ماند نے نادری

مذکورہ بالا شعر مین زوال نادری کو تمثیلاً پیش کر کے انقلاب زمانہ کی عبرت انگیز تصویر کھینچی ہے نادر شاہ ایران کا ایک جلیل القدر بادشاہ تھا اسکے زمانہ مین سلطنت فارس انتہائی عروج پر پہونچ گئی تھی ۱۷۴۷ء مین جب اسکے دشمنون نے اسے ہلاک کر دیا تو اسکی نادری کا ہمیشہ ہمیشہ کیلیے خاتمہ ہو گیا بلکہ یون کہنا چاہیے کہ سلطنت ایران اسی روز سے رو بہ تنزل ہو گئی عیش پرستی ازل سے ایران کے خمیر مین داخل ہے اس سر زمین کا ذرہ ذرہ عیش و عشرت کے رنگ مین شرابور ہے اسلام سے پہلے بھی اسکی عیش [illegible] روانہ کرتا [illegible] سرزمین ایران برا [illegible] فری شہنشاہ [illegible] رنگ رلیوں [illegible] پرستی کا ورکس [illegible] ریزرولیوشن [illegible] تماش [illegible] فی ہے۔ اس سے [illegible] ہوا کر [illegible] اس سے ہندوستان [illegible] کی خواہشات کی تکمیل ہو سکے گی۔ سوراجسٹ [illegible] کے ممبران نے جس دور اندیشی کا ثبوت [illegible] کی اُمید بڑھتی ہے۔ اور ہم کو اُمید ہے کہ [illegible] کے [illegible] پاس ہو جاویگا۔ ساتھ [illegible]

گورنمنٹ کے لیے سبق

[illegible] کی گئی اور [illegible] بل پنجاب کاؤنسل سے پاس [illegible] کرم اللہ [illegible] جب اسمبلی مین پیش ہوا [illegible] بتائی جاتی [illegible]

اسلام نے غریب اکسیر اور [illegible] کو آکر [illegible] اور ایرانی پھر عیش پر سریع الاثر ہے کہ [illegible] قاچار تک تو حالت غنیمت تھی لیکن اسکے بعد ایرانیون کو جس بری طرح اپنی غفلتون اور عیش پرستیون کا خمیازہ بھگتنا پڑا ہے کہ اسکے ذکر سے بدن پر رونگٹے کھڑے ہوتے ہین اگرچہ [illegible] نے سنگینون کی نوکین چبھو چبھو کر ایرانیون کی غفلت دور کر دی تھی لیکن کہین فطرت بدلتی ہے آج بھی نوجوان طبقہ عیش کی طرف جھکی پڑتی ہین چنانچہ موجودہ شہنشاہ بھی عیش پرستی کو جان زندگی سمجھتے ہین آپ کئی برس سے پیرس کے بہشت نظر ہوٹلون مین بہشت ارضی کے مزے لوٹ رہے ہین جنت فرانس کی حورون کی اداؤن نے انہین سلطنت کی طرف سے الیسا بے نیاز کر دیا کہ ایران مین انکے شاہی اقتدار کا خاتمہ ہو گیا لیکن انہین خبر تک نہ ہوئی اگر پہلے سے خبر ہوتی تو کچھ نہ کچھ ہاتھ پاؤن مارتے اور ممکن ہے کہ رعایا انکے قابو سے باہر نہ ہوتی اب پیرس سے بیٹھے ہوے چلا رہے ہین کہ ہم جائز بادشاہ ہین، ہماری حکومت کوئی شخص نہین مٹا سکتا لیکن سُنتا کون ہے ایرانی رعایا نے تو رضا خان کو اپنا پریسیڈنٹ منتخب کر لیا جو دولت ایران کے وزیر اعظم اور سپہ سالار تھے۔ روشن خیال ایرانیون کی مدت سے تمنا تھی کہ ایران مین پارلیمنٹ قائم ہو جاے ۱۹۰۶ء مین رعایا کے شور و شر سے مجبور ہو کر شاہ مظفر الدین قاچار نے پارلیمنٹ قائم کی تھی جس کو انکے جانشین محمد علی شاہ نے ۱۹۰۸ء مین شخصی اختیارات پر قربان کر دیا لیکن محمد علی شاہ کی اس حرکت سے ناخوش ہو کر فوج نے بغاوت کر دی اور انکو بھاگ کر روسی سفارتخانہ مین پناہ گزین ہونا پڑا تخت خالی تھا قوم پرستون نے دوبارہ پارلیمنٹ قائم کی اور انکے نابالغ صاحبزادے احمد مرزا کو تخت پر بٹھا دیا۔

یہی احمد مرزا ہین جنکو آج کل ایران مین جنت فرانس کی پریون نے مسحور کر رکھا ہے ان حضرت نے شباب کی بدمستیون کو تخت و تاج کا جزو اعظم سمجھ لیا تھا اور ایران کی دولت بے دریغ پیرس کے ہوٹلون مین لٹا رہے تھے اب معلوم ہو گا کہ عیش کسکو کہتے ہین۔

مسئلہ موصل

موصل کا قضیہ جس پر ایشیا کے امن و امان کا بہت کچھ انحصار ہے

مگر یہ مسئلہ ابتک طے نہین ہوا اور یہ قضیہ بین الاقوامی عدالت مین پیش ہے، اس عدالت مین برطانوی نمائندے نے تقریر کرتے ہوے فرمایا کہ جمعیت اقوام کو فیصلہ ثالثی صادر کرنا چاہیے اور اس فیصلہ کو کثرت آرا سے نہ طے کرنا چاہیے اور متعلقہ پارٹیون کو بھی ووٹ کا حق نہ ہونا چاہیے اور ترکون کے دلائل کے متعلق آپ نے فرمایا کہ یہ غلط فہمی پر مبنی ہین کیونکہ جمعیت اقوام کے متعلق برطانیہ کا یکسان برتاؤ ہے آپ نے یہ بھی فرمایا کہ اگر ترکی گورنمنٹ اپنے وعدون کے اقرار سے انکار کرتی رہی اور لوزان کی پابندی اُسنے اپنے اوپر عائد نہین کی تو برطانیہ بھی اپنے آپ کو آزاد کر لے گی ترکی گورنمنٹ نے جو تار بین الاقوامی عدالت کو بھیجا ہے اسکا خلاصہ یہ ہے کہ یہ مسئلہ خالص سیاسی ہے اور اس پر محض قانونی نظر سے بحث نہ ہونا چاہیے اور لوزان کے صلحنامہ کے مطابق لارڈ کرزن کے اعلان سے یہ ثابت نہین ہوتا کہ جمعیت اقوام کے فیصلہ کو ثالثی حیثیت دیجائیگی۔

برطانوی نمائندے نے جس طریقہ سے اپنے کو پابندیون سے علیحدہ کرنا چاہا ہے اس سے اُنکے مقاصد صاف عیان ہین ہماری دلی خواہش ہے کہ موصل کا معاملہ بین الاقوامی عدالت سے خوش اسلوبی کے ساتھ طے ہو جاے اور برطانیہ و ترکی کے تعلقات خراب نہ ہونے پاوین۔

امیر عبدالکریم

غازی عبدالکریم نے جو کار نمایان کیے ہین اس سے ساری دنیا واقف ہے آج کل آپ لاسلکی پیام رسانی کے متعلق انتہائی دلچسپی سے کام لے رہے ہین آپنے حال مین تین لاسلکی پیام رسانی کے اسٹیشن قائم کیے ہین جسکے ذریعہ سے آپ تمام یورپ سے خبرین حاصل کرتے ہین لاسلکی پیام رسانی کا ایک بڑا اسٹیشن اجدیر دولت خانہ پر بھی ہے جسمین چار جرمنی کام کرتے ہین آپ تمام یورپ کے حالات سے ہر وقت باخبر رہتے ہین خدا کرے آپ کو حسب دلخواہ کامیابی حاصل ہو۔

لکھنو کا دوسرا جلسہ

۸ر نومبر ۱۹۲۵ء بروز یکشنبہ ۳ بجے سہ پہر کو ممتاز یتیم خانہ مین سلطان ابن سعود کے طرفدارون کے طرف سے جلسہ کا اعلان ہوا تھا اور مولانا محمد علی و مولانا شوکت علی بھی اسمین شریک ہونے کی غرض سے تشریف لاے تھے مگر بعض ناگوار واقعات کی وجہ سے جلسہ ملتوی کر دیا گیا ہمکو اسکا ضرور افسوس ہے کہ جلسہ مین دیہاتی لاٹھی بندون کی ایک کثیر تعداد موجود تھی جن کو کسی طرح بھی حق بہ جانب نہین کہا جا سکتا مگر اس فریق کا بیان ہے کہ ہم کو یہ چیلنج دیا گیا تھا اور دوسرے یہ کہ یتیم خانہ کے اندر پہلے سے لاٹھیان موجود تھین اور اس پر بھی ہمنے انتہائی کوشش مصالحت کی ہمنے اسکو تسلیم کر لیا کہ جلسہ کے صدر خلیق الزمان صاحب ہون مگر مقررین کو مساویانہ حق بولنے کا دیا جاے ہمنے اپنی طرف سے تین نام بھی پیش کر دیے تھے (۱) مولانا حسرت موہانی (۲) مولانا سبط حسن صاحب (۳) مولانا صبغتہ اللہ شہید۔ مگر دوسرے فریق نے کوئی بات نہین مانی ہمسے یہ کہا جاتا تھا کہ یہ ذمہ داری کرو کہ جلسہ مین کوئی فساد نہ ہوگا ہم اس پر بھی راضی ہوے کہ ہم اسکے ذمہ دار ہین مگر یہ شرط ہے کہ ذاتی رکیک حملے نہ کیے جائین مگر وہ اس پر راضی نہ ہوے" ہمارا خیال ہے کہ وجوہات کچھ ہی ہون مگر جلسہ کا طرز عمل نہایت قابل افسوس تھا اور اگر یہ مان لیا جاتا کہ دو دو یا تین تین ذمہ دار شخص تقریرین کرین تو نہایت بہتر تھا

خلافۃ کا وفد حجاز آج عدن پہونچ گیا

مولوی محمد احمد صاحب صدر دفتر جمعیۃ الخلافۃ بمبئی سے اطلاع دیتے ہین کہ مسٹر شعیب قریشی نے جنرل سکریٹری خلافت کمیٹی کے نام ۷ر نومبر کو اس مضمون کا تار بھیجا ہے کہ: ہم خیریت کے ساتھ مکلا پہونچ گئے انشاء اللہ ۱۰ر نومبر کو عدن پہونچ جائین گے۔

ڈاکٹر مونجے پر الزام

ترتیب وزارت کی خفیہ کوشش

ناگپور ۶ر نومبر کو سوراجیون کا جو جلسہ منعقد ہوا تھا اخبار مہاراشٹر نے اسکا حال شائع کیا ہے مسٹر ابھینکر اور ڈاکٹر مونجے کی تکرار کا حوالہ دیکر جسمین مسٹر ابھینکر نے ڈاکٹر مونجے پر خفیہ طور پر ترتیب وزارت مین مدد دینے کا الزام لگایا گیا تھا اخبار مذکور نے آنریبل مسٹر تانبے کی چٹھی مورخہ ۹ر فروری ۱۹۲۵ء کے اقتباسات شائع کیے ہین

مین ڈاکٹر مونجے سے ملنے کی غرض سے کل اکولہ گیا تھا۔ سوراجیون کی مزاحمتی پالیسی مین کسی قسم کے تغیر سے اختلاف کیا گیا ہے ان تجاویز نے سی پی مرہٹی سوراجسٹ ممبران کو

شاہان مغلیہ کے زمانہ مین حرم سرا کی زندگی

(از جناب مولوی عبد الجلیل صاحب)

شاہان مغلیہ کے حرم سرا کو بہ لحاظ محلات کے رقبہ اور بلحاظ اُن کے مکینون کی تعداد کے اگر ایک اچھا خاصہ چھوٹا شہر کہا جاے تو بیجا نہ ہوگا محل کی تمام عورتون کے مراتب اور درجے یکسان نہین ہوتے تھے، سب سے پہلے بیگمون، خانمون، اور شہزادیون کا درجہ ہوتا تھا یہ عورتین بادشاہ خاص بیبیان ہوتی تھین جو امرا اور اخوان ریاست کی لڑکیان اور بہنین ہوتی تھین شہنشاہ کی بیٹیان اور وہ لڑکیان جو خاص بیگمون کے لطن سے ہوتی تھین وہ بھی اسی درجہ مین شامل ہوتی تھین یہ بیگمات سلطنت کے پولٹیکل معاملات اور رازون مین ایک حد تک دخیل رہتی تھین، خاص کر لغاوتون سازشون اور خانہ جنگی مین اکثر حصہ لیا کرتی تھین ہر ایک کی بڑی بڑی تنخواہین اور جاگیرین ہوتی تھین بیگمون اور خانمون کے بعد تیسرے درجہ کی بیبیان ہوا کرتی تھین جنکو علیحدہ علیحدہ تنخواہین ملا کرتین کھانے پینے کا جُدا جُدا انتظام ہوتا اور رہنے کے لیے علیحدہ علیحدہ کمرے اور خدمت کیلیے بیشمار لونڈی غلام ہوا کرتے تھے، ہر ایک کے پاس ایک بانو (نگران) ہوتی جو لطور مشیر یا مصاحب کے ہمیشہ انکے ساتھ رہتی اور انکے آرام و آسائش کا ہر طرح سے خیال رکھتی تھی،

ان کے بعد رقاصہ اور مغنی عورتون کا درجہ ہوتا یہ بھی شاہون کے مزاج مین بہت زیادہ دخیل ہوتی تھین لیکن جب اورنگزیب تخت پر آیا تو اُس نے ان سب کو حرم سرا سے نکلوا دیا ہر ایک رقاصہ کی نگرانی مین بارہ بارہ گانے والیان ہوتی تھین اور ہر بیگم کی خدمت مین یہ گروہ علیحدہ علیحدہ ہوتا تھا، بیگمات اپنا زیادہ تر وقت ان ہی کی صحبت مین گذارا کرتی تھین ان کو محل سے باہر جاکر گانے بجانے کی سخت ممانعت تھی اُمرا اور ارکان ریاست اپنی شادی بیاہ کی تقریبون مین بادشاہ کی خاص اجازت سے بلوایا کرتے اور بہت بہت انعام اور نذرانے دیا کرتے تھے۔

حرم سرا مین اُستانیون کا بھی ایک گروہ ہوا کرتا تھا جو شہزادیون کو پڑھاتین اور بیگمات کو اشعار اور قصے کہانیون کی کتابین پڑھ پڑھ کر سُنایا کرتی تھین اور بعض بعض تو مصنف اور شاعرہ بھی گذری ہین۔

حرم سرا مین سب سے آخر درجہ خواصون اور خادماؤن کا ہوتا تھا ان مین سے بعض کا بہت زیادہ رسوخ ہوتا تھا، ۵۱ سے لیکر دو روپے تک ان کی تنخواہین ہوتین اور علاوہ اس کے انعام و اکرام پوشاک اور زیورات بے شمار ملا کرتے تھے انہین تاتاری لونڈیان بھی شامل تھین یہ سواری، تیر اندازی، شمشیر زنی مین طاق ہوتی تھین اور رات بھر بیگمات اور بادشاہون کا پہرہ دیا کرتی تھین حرم کا تذکرہ کرتے ہوے خواجہ سراؤن کا بھی ذکر بہت زیادہ قابل بیان ہے، ان سب کا ایک سردار ہوا کرتا تھا اور تمام حرم کا انتظام اور نگرانی اسی کے سپرد ہوا کرتی تھی، بادشاہون کا نجی خزانہ اور جواہرات و زیورات کا حساب و کتاب اور توشک خانہ کی ذمہ داری ان ہی کی سپرد ہوتی تھی ہر بیگم کے ملازم ہر ایک خواجہ سرا ہوتا تھا جس کو ناظر کہتے تھے اور تمام ناظر ایک بڑے سردار کے ماتحت ہوتے تھے علاوہ انکے اور بھی صدہا خوجے ہوتے تھے جو جاسوسی قاصدی نامہ بری، اور چوکیداری کی خدمات پر مامور ہوتے تھے یہ لوگ نہایت موذی اور کج خلق ہوتے تھے شاہون اور بیگمون کے منھ چڑھے ہوتے کی وجہ سے معزز سے معزز شخص کی ہتک عزت کرنا ان کے نزدیک کچھ بڑی بات نہ تھی،

حرم سرا مین کسی شخص کو خواہ وہ عورت ہو یا مرد جانے کی سخت ممانعت تھی اگر کوئی بادشاہ یا خاص بیگم کے حکم سے طلب کیا جاتا تو پہلے خوجہ اسکی جامہ تلاشی لیتے نام اور حلیہ لکھتے اور پھر آنکھیں بند کر کے محل کے اندر لے جاتے اور خود ہی باہر چھوڑ جاتے ہر بیگم کے پاس ایک خوجہ محض اس کام کے لیے مامور تھا کہ شام کو دن بھر کے واقعات اور روزنامچہ لکھکر اپنے سردار کو پیش کرے مغرب ہی سے حرم سرا کے دروازے بند ہوجاتے تھے اور محل مین رات بھر کافوری شمعین روشن رہتی تھین۔

ابو الفضل لکھتا ہے کہ حرم سرا کا انتظام جس مین کہ مختلف مذاہب اور عادات کی صدہا بیگمات ہون اور ہر ایک کے ملازمون اور متعلقین کی اس درجہ کثرت ہو اس کا انتظام ایک سلطنت کے بندولست سے کچھ کم نہ تھا۔

حرم سرا کے اصراف کا بیان بھی خالی از دلچسپی نہ ہوگا حرم سرا کے سالانہ صرفہ کا اندازہ کم از کم ایک کرور روپیہ ہے جہانگیر کے عہد حکومت مین تیس ہزار روپیہ روزانہ کا اوسط پڑتا تھا صرف بادشاہ کے باورچی خانہ کا صرف ایک ہزار روپیہ روزانہ کا تھا، بیگمات کے زیور اور جواہرات کی خرید و فروخت اس صرفہ سے علیحدہ ہوتی تھی بیگمون کے لباس نہایت قیمتی ہوتے تھے اور بیش قیمت سے بیش قیمت عطرون اور خوشبوؤن مین لبسائے جاتے تھے جو کپڑا بیگمین ایک مرتبہ پہن لیتی تھین دوسری مرتبہ وہ اُن کے کام کا نہ ہوتا تھا اور اُتار کر خادماؤن کو دیدیتی تھین بیگمون کی بعض بعض ململ کی ساڑھیان ایک اونس سے زیادہ وزنی نہین ہوتی تھین بلکہ بعض مورخین تو یہان تک بیان کرتے ہین کہ چھلے کے سوراخ مین سے پوری ساڑھی گذر سکتی تھی حرم سرا مین عطر تیل، خوشبودار عرق اور پان کا بھی بہت زیادہ صرفہ تھا پان کے صرفہ کے لیے بیگمات کو بڑی بڑی تنخواہین دیجاتی تھین۔

ہندوستان مین ایک عام خیال یہ ہے کہ یہان کی عورتون کی حکومت چہار دیواری کے محدود دائرے تک ہی محدود ہے اور ملک کی پولٹیکل ہسٹری مین ان کا کچھ دخل نہین رہا لیکن یہ خیال ایک حد تک غیر واقعیت کا پہلو لیے ہوے ہے علاوہ ان خواتین کے جنھون نے ہندوستان پر حکومتین کین فوج کشیان کین بڑے بڑے کارنمایان کیے اور مدبری اور جہانبازی مین شہرۂ آفاق ہوئین وہ ہندوستان کے ہر متنفس کی نوک زبان ہین اگر ہم شاہان مغلیہ کے حرم سرا پر نظر ڈالتے ہین تو اس (پولٹیکل حیثیت سے) تاریک گوشہ مین (جیسا کہ کہا جاتا ہے) ہم دیکھین گے کہ سلطنت کی حکومت مین بیگمات کا کس قدر حصہ رہا ہے وزرا اور دور دراز اضلاع کے گورنرون کا انتخاب اکثر بیگمات کی مرضی سے ہوتا تھا اور شہنشاہ کی چاہتی بیوی کسی وزیر کے نکلوانے یا کسی کو مامور کرنے کے لیے درخواست کرے تو کیا یہ ممکن تھا کہ بادشاہ اس کی خوشی کو ملحوظ نہ رکھے، میرزا عنایت اور آصف جاہ نے جو عروج پایا وہ محض بیگمون کی بدولت ہوا شاہجہان نے جس سختی سے پرتگالیون کے ساتھ برتاؤ کیا اور اُنکو ایک دم سے ہندوستان سے نکل جانیکا حکم دیا وہ محض ممتاز محل کی خصومت کا باعث تھا جو اُسکو پرتگالیون سے اسوجہ سے ہوگئی تھی کہ اسکے دو غلامون کو اُنھون نے پکڑ لیا تھا جہانگیر کے عہد مین جو دخل حکومت مین نور جہان کو تھا یا دوسرے لفظون مین یون کہا جا سکتا ہے کہ در پردہ تمام ہندوستان پر اس ہی کی حکومت تھی کون انکار کر سکتا ہے اکبر جیسے اعلیٰ دماغ اور بیدار مغز شہنشاہ نے جو مذہبی آزادی دے رکھی تھی اور ہندو مسلمانون کو شیر و شکر کرنیکی پالیسی اختیار کر رکھی تھی وہ اسکی ہندو بیگمات ہی کے اثر سے تھی جبوقت شاہجہان ضعیف ہوگیا اور اُسکے لڑکون مین سلطنت کیلیے خانہ جنگیان شروع ہوئین تو اسکی لڑکیون نے بھی اپنے بھائیون کا ساتھ دیا خاص کر نور محل نے شاہجہان کے خلاف بڑی بڑی سازشین کین سلطنت مغلیہ مین جب کبھی خانہ جنگیان ہوئین یا جب کبھی کسی سلطان کے تخت نشین ہونیکا جھگڑا پڑا اس مین بیگمات کا ضرور حصہ رہا اور اکثر ان ہی کی بدولت ایک نہ ہونے والا بادشاہ شہنشاہ بن بیٹھا غرضکہ شاہان مغلیہ کے زوال یا عروج کا دار و مدار اُسکی اس سمجھ اور ہوشیاری پر موقوف تھا جس کا نمونہ وہ اپنے حرم پر حکومت کرنے مین پیش کرتے تھے،

اگر نظر تعمق سے دیکھا جاے تو شاہان مغلیہ محل کے اندر ہی سے تمام ملکی انتظامات کیا کرتے تھے جس سے یہ ظاہر ہے کہ انکی بیگمات ضرور حصہ لیتی تھین سلطنت کے رازون سے وزرا بھی اسقدر واقف نہین ہوتے تھے جتنی کہ حرم کی خواصین اور خادمائین ہر روز صبح نو بجے شہنشاہ کو ایک خاص ملازمہ رپورٹ سنایا کرتی تھی جس مین سلطنت کے چپہ چپہ کی خبرین ہوتی تھین یہ رپورٹ اسکو ایجنٹ جاسوس اور دوسرے خبر رسان دور دور حصہ ملک کے [illegible] وزرا بھی اسی خادمہ کے [illegible] اور وہی [illegible] کے سلـ [illegible] تھے [illegible] تھے [illegible]

[illegible] جلسہ [illegible] کا جو [illegible] ہے [illegible] کرتی [illegible] ہے جو [illegible] سوراجیو [illegible] خیال کرتی ہے کہ ملک مین [illegible] کوئی صورت حال ایسی نہین پیدا ہوتی ہے جس سے سوراج پارٹی کے پروگرام مین تبدیلی کیجاے یہ کونسل اس راے سے قطعی اختلاف رکھتی ہے جو برار سوراج پارٹی کے سکریٹری نے اپنے خط مین ظاہر کیا ہے یعنی یہ کہ اب وقت آگیا ہے کہ آل انڈیا سوراج پارٹی اپنی پالیسی بدل کر جوابی تعاون اختیار کر لے اور وزارت کو صوبہ کی مرضی کے مطابق خواہ قبول کرے یا نہ کرے یہ اس کونسل کی قطعی راے ہے کہ یہ مجوزہ تبدیلی سوراج پارٹی کے ان سیاسی اصولون کے بالکل منافی ہے جو پارٹی

کے ان اساسی اصولون کے بالکل منافی ہے جو پارٹی کے پروگرام اور انتخاب کے کاغذات مین درج ہین اور جنکی تائید سوراج پارٹی اور پبلک کا ہر معقول طبقہ کر رہا ہے یہ کونسل صوبجات متوسط کے اس مشترکہ تجویز کو مع اس تجویز کے جو برار سوراج پارٹی کے سکریٹری نے بھیجی ہے اور اس رائے کے جو مسٹر جیکر نے ظاہر کی ہے غور و ملاحظہ کیلیے جنرل کونسل کے حوالہ کرتی ہے اور اس سے یہ سفارش کرتی ہے کہ پارٹی کے قواعد مین حسب ضرورت کچھ ترمیم و تنسیخ کرکے موجودہ پروگرام پر اور سختی کے ساتھ پابندی کرلے جائے۔

سرکاری عہدہ کسی حالت مین قبول نہین کیا جاسکتا

اس خیال سے کہ سوراج پارٹی کے پروگرام کی دفعہ ۱۱ اور قواعد ۱۶ و ۱۷ اور ۱۸ (جو درج ذیل ہین) کی تاویل کے متعلق کچھ شبہات ظاہر کیے جارہے ہین یہ کونسل یہ ظاہر کردینا چاہتی ہے کہ قاعدہ مذکور کے صحیح معنی یہ ہین کہ سوراج پارٹی کا کوئی رکن ایگزیکیٹو کونسل کی ممبری یا وزارت کا عہدہ یا اور کوئی دوسری جگہ جو گورنمنٹ کی طرف سے پیش کی جائے کسی حالت مین بھی قبول نہین کرسکتا ہے بلکہ پارٹی کو یہ اختیار ہوگا کہ وہ خود اپنے ممبرون کو جمعیتہ مقننہ (اسمبلی) یا مجلس مقننہ (کونسل) کا صدر یا نائب صدر منتخب کرے اور خاص حالات مین اپنے کسی رکن کو کثرت رائے سے یہ اجازت دے کہ وہ گورنمنٹ کی کسی مقرر کردہ کمیٹی مین نامزدگی کو قبول کرلے۔

پارٹی کی کوئی دفعہ مسٹر تانبے کی مؤید نہین

جن دفعات اور قواعد کا اوپر ذکر ہوا وہ حسب ذیل ہین

دفعہ ۱۱ سوراج پارٹی کا کوئی ممبر کوئی عہدہ جو گورنمنٹ پیش کرے خواہ وہ تنخواہ و معاوضہ کے ساتھ ہو یا نہ ہو قبول نہین کرسکتا

قاعدہ ۱۶ سوراج پارٹی اپنے کسی رکن کو یا اسمبلی کے کسی منتخب شدہ ممبر کو اسمبلی کی صدارت یا نائب صدارت کے انتخاب کیلیے پیش کرسکتی ہے ... کنندگان ... روانہ کرتا ... مذکورہ بالا کسی عہدہ ... تدار ... ولو جو ... ہو ... مجلس مقننہ ... کی منتخب شدہ ... ورکس ... رزولیوشن ... انگلش ... نافی ہے۔ اس سے ... اور اس سے ہندوستان کے ... خواہشات کی تکمیل ہوسکے گی۔ سوراجسٹ ... کے ممبران نے جس دور اندیشی کا ثبوت ... کی اُمید بڑھتی ہے اور ہم کو اُمید ہے کہ ... ون ... تیز پاس ہو جاویگا۔

گورنمنٹ کے لیے سبق

... بل پنجاب کاؤنسل سے پاس ... جب اسمبلی مین پیش ہوا ... کیا ... ممبرون نے ... کرلینے ... کہ ان کا یہ غریب اکسیر اور دم ... کو آگاہ ... صریح الاثر ہے کہ ... صریح منافی ہے اور جو ... ضروری ہے بلکہ اس اعتماد کے ساتھ ایک صریح بددیانتی بھی ہے جو سی پی کونسل کے سوراجی ممبرون نے انھیں کونسل کا صدر منتخب کرکے ان پر کیا تھا۔

دمشق ۸ر نومبر تازہ ترین خبرون سے معلوم ہوا ہے کہ دمشق و بیروت وغیرہ مین تین مقامات سے حکومت کے آدمی نکال کر دیے گئے اور اعلان آزادی کردیا گیا اہل دمشق کی خواہش ...

بیرونجات

ایران مین ترقی تمدن کی رفتار

تبریز مین لاسلکی

تبریز مین لاسلکی اسٹیشن قائم ہوگیا ہے اسٹیشن قائم کیے جانے کے موقعہ پر ہزارون آدمیون کا مجمع تھا اور مختلف تقریرین کی گئین جسمین رئیس الوزرا آقائے محمد رضا خان صاحب کی خدمت ملکی کو سراہا گیا۔

طہران مین دباغی اور نجاری کا ایک مدرسہ قائم کیا گیا ہے جس کے لیے جرمن ماہرین فن کی خدمات حاصل کی گئین ہین موسیو مائر ماہر نجاری نے طہران مین پہونچکر اپنے کام کا جائزہ لے لیا ہے موسیو جلیبا لیالنی ماہر دباغی مقرر کیے گئے ہین۔

مسٹر لائڈ جارج کی عزت افزائی

مسٹر لائڈ جارج کو شہر بارک کی آزادی عطا کی گئی ہے آپ نے اس اعزاز کا اعتراف کیا آپ نے کہا کہ میرے لیے ہمیشہ یہ باعث فخر رہے گا کہ مین اپنے وطن مین وزیر اعظم رہا ہون جبکہ مین نے سارے مملکت مین نہایت پُرشان و شوکت دورے کی ابتدا کی تھی جو ہمیشہ یادگار رہین گے۔

سرحد عراق پر ترکی فوج

فوج کی آمدرفت سے کوئی خطرہ نہین

پیرس۔ شام سے ترکی فوجون کو گذرنیکی اجازت دیدی گئی ہے بغداد ریلوے کے اس حصہ کی جو ترکی سرحد مین واقع ہے برابر نگرانی کی جارہی ہے کہ حکومت ترکیہ جنگی تیاری تو نہین کررہی ہے ترکون کو سپاہیون کی محدود تعداد مشرق کی طرف لے جانیکی اس شرط سے اجازت دیگئی ہے کہ وہ سپاہیون کی اتنی ہی تعداد نئی فوج کے پہونچنے پر سرحد سے ہٹا دین اور انھین منتشر کردین گے چنانچہ اس سلسلہ مین صرف پانچسو آدمیون کی نقل و حرکت ہورہی ہے۔

خاندان قاچار کے عزل کا جشن

مشہد مقدس ۶ر نومبر (پائنیر کا خاص تار) خاندان قاچار کی حکومت کا خاتمہ ہوجانیکی خوشی مین کل تمام شہر آئینہ بند کیا گیا رات بھر چراغان رہا۔ تمام سرکاری دفاتر مین سرکاری جھنڈے لہرائے ہوئے اور بعد مین خوب آتشبازی چھوڑی گئی۔

امریکہ اور ایران

واشنگٹن ۶ر نومبر حکومت امریکہ نے ایران مین رضا خان کی حکومت کو سرکاری طور پر تسلیم کرلیا ہے لیکن شرط یہ ہے کہ جسقدر معاہدات دول ایران اور امریکہ مین ہوئے ہین اُنکی سختی سے پابندی کی جائے۔

برطانیہ اور ایران

آکسفورڈ ۵ر نومبر وکیل مختار برطانیہ مقیم متعینہ دربار طہران نے رضا خان کو اطلاع دی ہے کہ دولت برطانیہ جدید حکومت کو عارضی طور پر تسلیم کیے لیتی ہے جب تک آئندہ حکومت کا معاملہ طے ہو۔

پیرس ۷ر نومبر بیروت کا ایک پیغام مظہر ہے کہ فوجون کی جدید تنظیم کے لیے مصفیرہ کی فرانسیسی فوجون نے بغیر کسی حادثہ کے شہر خالی کردیا ہے۔

ہندوستان

ہندو مسلمان ضرور متحد ہونگے

مسٹر نیڈو کے امید افزا خیالات

مسٹر نیڈو نے بریڈلا ہال لاہور مین ایک تقریر فرمائی دوران تقریر مین آپ نے پنجاب کے تمام فرقون سے باہم اتفاق و اتحاد رکھنے کی پُرزور اپیل کی اور کہا کہ سوراج سے قبل ہندوستان کا معاشرتی اور اقتصادی حیثیت سے آزاد ہونا ضروری ہے آپ نے فرمایا کہ ایک زمانہ آئیگا جبکہ ہندو مسلمان عیسائی اور دوسرے فرقے سب ایک سیاسی مسئلہ پر متفق و متحد ہونگے آج وہ باہم متفرق و منقسم ہین اسیلیے کہ وہ ایک دوسرے کے حقوق کو تسلیم نہین کرتے۔

کانگریس کا آیندہ پروگرام کیا ہوگا

احمد آباد۔ مہاتما گاندھی سے دریافت کیا گیا کہ وہ آیندہ کانپور کانگریس مین کیا کرینگے اسکے جواب مین انھون نے فرمایا کہ میرا ذہن اس سے بالکل خالی ہے کہ مین آیندہ کانگریس مین کیا کرونگا البتہ ایک خیال ضرور ہے کہ اپنے وعدہ کے مطابق جہانتک ہوسکیگا سوراجیون کی امداد کرونگا لیکن سروجنی دیوی کو چاہیے کہ وہ کانگریس کا پروگرام پنڈت موتی لال جی کے مشورہ سے بنائین۔

میان فضل حسین آیندہ کیا ہونگے

خیال کیا جاتا ہے کہ میان سر فضل حسین پنجاب کی ایگزیکیٹو کونسل کی ممبری کے لیے نامزد کیے جائینگے یہ بھی خیال کیا جاتا ہے کہ سکھ ان کے تقرر کو زیادہ پسند کرینگے اور وہ مجلس مقننہ کی صدارت کے لیے کسی سکھ کو منتخب نہ کرینگے تاکہ مسلمانون کو اس کا موقع دین سر فضل حسین خود پنجاب آنے کے لیے تیار نہین ہین اور ممکن ہے کہ وہ پبلک سروس کمیشن کے لیے نامزد کردے جائین اس سلسلہ مین سر میان محمد شفیع کا نام بھی لیا جارہا ہے۔

زمینداروں کی کانفرنس

الہ آباد ۵ر نومبر آگرہ پراونشیل زمیندار ایسوسی ایشن کے جلسہ مین جو نواب محمد یوسف صاحب کی صدارت مین منعقد ہوا تھا یہ فیصلہ کیا گیا کہ برٹش انڈین ایسوسی ایشن کی شرکت مین ایک مشترکہ کانفرنس منعقد کی جائے۔

سوامی شردھانند مدراس مین

مدراس ۸ر نومبر سوامی شردھانند آج بمبئی میل سے یہان پہونچے آپ چھوت چھات کے سلسلہ مین مالابار جانے والے ہین تین دن مدراس مین قیام کرکے آپ مالابار روانہ ہوجائینگے

سوراج پارٹی کا پروگرام

سول نافرمانی کی دھمکی

بمبئی ۸ر نومبر پنڈت موتی لال نہرو نے ایک اخبار کے نمایندہ سے کہا کہ سوراج پارٹی پالیسی گورنمنٹ کے رویہ پر منحصر ہے

آئینہ کانپور

انتخابات آیندہ میونسپل انتخابات ۷ ر و ۹ ر دسمبر ۱۹۲۵ء کو ہونا طے ہوا ہے مسٹر ٹیل صاحب جرمین نامزدگی کے افسر مقرر ہوے ہین اور نامزدگیون کے لیے ۱۲ ر لغایت ۱۵ ر نومبر ۱۹۲۵ء ۱۲ بجے سے ۴ بجے شام تک وقت مقرر ہوا ہے۔ کھڑے ہونے والون کو اس وقت مین نامزدگی کرانا چاہیے۔

آمد لاہور کے بھائی پرمانند ایم۔ اے ۹ ر نومبر ۱۹۲۵ء کو کانپور تشریف لاے ۱۰ ر نومبر ۱۹۲۵ء کو مارواڑی اسکول مین ۶ بجے شام کو ہندو سنگھٹن کی ضرورت پر آپکا ایک لکچر ہوا۔

۹ ر نومبر کو پنڈت رماشنکر اوستھی جیل سے رہا ہو کر کانپور تشریف لاے اور آپ نے ورتمان کا چارج لے لیا۔

چندہ اسوقت تک کانگریس کو کل ۲۶ ہزار وصول ہوا ہے خرچ کا اندازہ ڈیرھ لاکھ روپیہ ہے

بحث اخبارون مین اسوقت میونسپل بدنظمی کی ذمہ داری کی بحث چھڑ گئی ہے اسمین کوئی شک نہین کہ گزشتہ تین سال کے اندر پارٹی بندی سے کافی نقصان ہوا ہے لیکن اسوقت یہ بحث فضول ہے کون مجرم ہے اور کس نے قصور کیا اسوقت ہمارے سامنے یہ سوال ہونا چاہیے کہ ہم آیندہ کے لیے ان نقصانات سے محفوظ رہین آثار ایسے نظر آ رہے ہین کہ حالات بد سے بدتر ہو کر رہینگے شہر کے معززین کا فرض ہے کہ وہ شہر کی بھلائی کے لیے کوئی حل نکالین۔

افیون بھوپال سے دو ہزار افیون لکھنو کے لیے پارسل کی گئی تھی وہ افیون کانپور کے گودام مین پکڑ لی گئی ہے۔

ہندو سبھا ہندو مہاسبھا کا جلسہ آیندہ نیشنل کانگریس کے ساتھ کانپور مین ہونا طے ہوا ہے

خلافت مولانا شوکت علی صاحب ۱۰ ر نومبر ۱۹۲۵ء کو کانپور تشریف لاے اور ۳ بجے شام کو حافظ ہدایت حسین صاحب کے بنگلہ پر خلافت کمیٹی کا جلسہ ہوا۔ اور آیندہ خلافت کانفرنس کے انتظامات کے متعلق مشورہ ہو کر یہ طے ہوا کہ استقبالیہ کمیٹی کی ممبری کے لیے ۵ر فیس ممبری اور ڈیلیگیٹ کیلیے ۱۰ر اور وزیٹر کے لیے ۲ر اور ۸ر فیس رکھی گئی ہے کھانے کے متعلق یہ انتظام کیا گیا ہے کہ ہوٹل قایم کرا دیا جاے اور ڈیلیگیٹ صاحبان اپنی پسند مطابق ہوٹل مین اپنا انتظام خود کرین۔

والنٹیرون کی ضرورت

مادر وطن کی خدمت کا بہترین موقع

آنیوالی چالیسوین انڈین نیشنل کانگریس کانپور کے واسطے بطور والنٹیر کے اپنا نام درج کرالیجیے بھرتی اور ترتیب کا کام شروع ہو گیا ہے والنٹیر کا ریس کے فارم داخلہ مندرجہ ذیل پتہ سے دستیاب ہو سکتے ہین

جی جی جوگ سکریٹری والنٹیر بورڈ کانپور

بحکم جناب مولوی سید محمد شفیع صاحب جج خفیفہ بہادر کانپور

سمن بنام مدعا علیہ بنا حاضری اصالتاً بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قاعدہ ۳)

بعدالت جج خفیفہ بہادر کانپور

مقدمہ نمبر ۲۴۶۷ بابت ۱۹۲۵ء

فرم بہاری لال منگل واقعہ ڈفالی محال کانپور بذریعہ بہاری لال ولد لچھمن داس رستوگی ساکن ڈفالی محال کانپور — مدعی

بنام کلو ونکو پسران بقر عیدی ساکن لاٹھی محال کانپور حال مقیم دریا آباد ضلع بارہ بنکی — مدعا علیہ

بنام کلو ونکو ولد بقر عیدی ساکن لاٹھی محال کانپور حال مقیم دریا آباد ضلع بارہ بنکی — مدعا علیہ

ہرگاہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت ۵ر کے دایر کی ہے لہذا آپ کو حکم دیا جاتا ہے کہ آپ بتاریخ ۲۵ ر ماہ نومبر ۱۹۲۵ء بوقت ۱۰ بجے دن کے عدالت ہذا مین اصالتاً حاضر ہون اور جوابدہی دعوی کی کرین اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کی حاضری کے لیے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے لیس آپ کو لازم ہے کہ اُسی روز اپنے جملہ گواہون کو حاضر کرین نیز جملہ دستاویزات جن پر آپ بتائید اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہون اُسی روز پیش کرین۔

آپ کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہونگے تو مقدمہ بغیر حاضری آپکے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۱ ر ماہ نومبر ۱۹۲۵ء جاری کیا گیا۔

ہر سہاے
منصرم عدالت جج خفیفہ

(مہر عدالت)

اطلاع

(۱) اگر آپ کو یہ اندیشہ ہو کہ آپکے گواہ اپنی مرضی سے حاضر نہ ہونگے تو آپ عدالت ہذا سے سمن بہ این مراد جاری کرا سکتے ہین کہ جو گواہ حاضر نہ ہو وہ جبراً حاضر کرایا جاے اور جس دستاویز کو کسی گواہ سے پیش کرانے کا آپ استحقاق رکھتے ہین وہ اُس سے پیش کرائی جاے بشرطیکہ آپ خرچہ ضروری عدالت مین داخل کر کے اس امر کی درخواست گذرانین۔

(۲) اگر آپ مطالبہ مدعی کو تسلیم کرتے ہین تو آپ کو لازم ہے کہ زر مع خرچہ نالش عدالت مین داخل کرین تاکہ کارروائی اجراے ڈگری کی جو آپ کی ذات یا مال یا درصورت ضرورت دونون پر ہو کرنا نہ پڑے

بحکم جناب مولوی سید محمد شفیع صاحب جج خفیفہ بہادر کانپور

بعدالت صاحب جج خفیفہ بہادر کانپور

نمبر ۶۴ سنہ ۱۹۲۴ء السالونسی

بابو لال — سائل

بنام لبھو ناتھ — انسالونٹ

لبھو ناتھ ولد رسال قوم کلوار ساکن روٹی گودام شہر کانپور
مالک فرم
لبھو ناتھ مہابیر — انسالونٹ

ہرگاہ مقدمہ مذکورہ بالا مین لبھو ناتھ انسالونٹ نے درخواست ڈسچارج کی عدالت ہذا مین گزرانی ہے جسکی سماعت کے لیے عدالت ہذا مین ۱۹ ر دسمبر ۱۹۲۵ء مقرر ہوئی ہے لہذا بذریعہ نوٹس ہذا جملہ قرضخواہان انسالونٹ مذکور کو اطلاع دیجاتی ہے کہ جس کسی کو کچھ عذر نسبت درخواست انسالونٹ مذکور کے ہو تو بتاریخ معینہ اصالتاً خواہ وکالتاً حاضر ہو کر پیش کرے۔

مرقوم ۹ ر نومبر ۱۹۲۵ء

مہر عدالت — دستخط حاکم عدالت

بحکم مسٹر بابو رام صاحب بی اے - ایل ایل بی ایڈیشنل منصف اول بہادر کانپور

(نمونہ قابل فروخت)

سمن واسطے قرارداد امور تنقیح طلب

(آرڈر ۵ قاعدہ ۱ و ۵)

نمبر مقدمہ ۱۸۱۴ سنہ ۱۹۲۵ء

عدالت ایڈیشنل منصف اول کانپور

بابو رام ولد مہی لال قوم برہمن مصر ساکن قصبہ بلہور ضلع کانپور　　مدعی

بنام صابر حسین و اسرار حسین نابالغان بولایت درخاقت مساۃ مطلوب فاطمہ بیوہ اشتیاق حسین ہمشیرہ حقیقی ساکنان قصبہ بلہور ضلع کانپور

بنام صابر حسین و اسرار حسین پسران صادق حسین بولایت مساۃ مطلوب فاطمہ ہمشیرہ حقیقی خود ساکنان قصبہ بلہور ضلع کانپور　مدعا علیہ

ہرگاہ کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابت المبلغ (۱۵ - ۹ - ۶۶۴) کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۲۳ ماہ نومبر سنہ ۱۹۲۵ء بوقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امورات اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کر جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جواب [illegible] تم کو لازم ہے کہ اُس [illegible] جن پر [illegible] [illegible] حاضر نہ [illegible] اور فیصلہ [illegible]

[illegible] ورکس [illegible] رزولیوشن [illegible] [illegible] فی ہے - اس سے [illegible] اس سے ہندوستان کے [illegible] خواہشات کی تکمیل ہو سکے گی - سوراجیہ [illegible] آج بتاریخ [illegible] کے ممبران نے جس دور اندیشی کا ثبوت [illegible] ادکی اُمید بڑھتی ہے - اور ہم کو اُمید ہے کہ [illegible] پاس ہو جاویگا -

گورنمنٹ کے لیے سبق

(۱) اگر [illegible] ل پنجاب کاؤنسل سے پاس [illegible] مرضی سے حا[illegible] جب اسمبلی میں پیش ہوا [illegible] یہ امین مراد [illegible] اگر حاضر کرایا جاوے غریب اکسیر اور دم [illegible] سے پیش کرانے کا تم [illegible] سریع الاثر ہے کہ [illegible] پیش کرائی جاوے لیکن بشرطیکہ تم خرچہ ضروری عدالت میں داخل کر کے اس امر کی درخواست گذرانو -

(۲) اگر تم مطالبہ مدعی کو تسلیم کرتے ہو تو تم کو لازم ہے کہ روپیہ معہ خرچہ نالش عدالت میں داخل کر دو تا کہ کارروائی اجرائے ڈگری کی جو تمہاری ذات یا مال یا دونوں پر ہو کرنا نہ پڑے -

[illegible] تھی اور اسکے ساتھ فوجی بینڈ بھی بج رہا تھا -

بحکم مسٹر بابو رام صاحب بی اے ایل ایل بی ایڈیشنل منصف اول بہادر کانپور

نوٹس بنام مدعا علیہ نابالغ اور ولی کے

(آرڈر ۳۲ قاعدہ ۳)

بعدالت ایڈیشنل منصف اول کانپور

مقدمہ نمبر ۱۸۱۴ بابت سنہ ۱۹۲۵ء

بابو رام ولد مہی لال قوم برہمن مصر ساکن قصبہ بلہور ضلع کانپور　　مدعی

بنام صابر حسین و اسرار حسین نابالغان پسران صادق حسین بولایت و رفاقت مساۃ مطلوب فاطمہ بیوہ اشتیاق حسین ہمشیرہ حقیقی ساکنان بلہور ضلع کانپور　　مدعا علیہ

بنام صابر حسین و اسرار حسین پسران صادق حسین مدعا علیہ نابالغ ساکن قصبہ بلہور ضلع کانپور بولایت مساۃ مطلوب فاطمہ ہمشیرہ حقیقی سکنہ بلہور ضلع کانپور و مساۃ مطلوب فاطمہ بیوہ اشتیاق حسین ولیہ [illegible] مدعا علیہ نابالغ مذکور سکنہ قصبہ بلہور ضلع کانپور

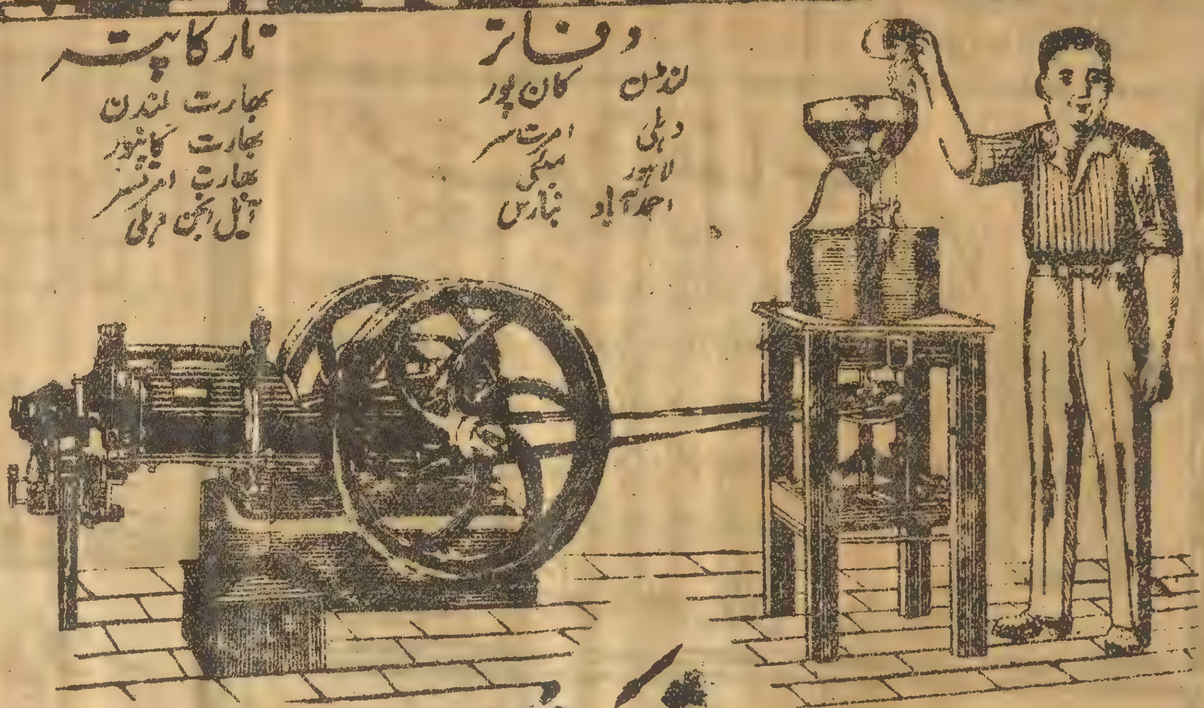
ہرگاہ مقدمہ مندرجہ عنوان میں مدعی نے ایک درخواست گذرانی ہے کہ مدعا علیہ نابالغ کا ایک ولی دوران مقدمہ مقرر کیا جاوے لہذا تم نابالغان کو اور تم مساۃ مطلوب فاطمہ ولی کو اس کی رو سے اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بتعمیل اطلاع عنامہ ہذا سے ۲۳ نومبر سنہ ۱۹۲۵ء کے اندر ایک درخواست اس عدالت میں نسبت اپنے یا کسی دوست مدعا علیہ نابالغ کے ولی دوران مقدمہ مقرر کیے جانے کی نسبت نہ گذرانوگے تو عدالت تم کو یا [illegible] اور شخص کو نابالغ مذکور کا ولی مقرر کر دیگی -

[illegible] بتاریخ ۶ ماہ نومبر سنہ ۱۹۲۵ء میرے [illegible] مہر عدالت سے جاری کیا گیا -

دستخط　　　(مہر عدالت)
سنصرم عدالت

[illegible] کے سلسلہ میں دلچسپ مشاغل

[illegible] ممبر اودھ چیف کورٹ کی رسم افتتاح [illegible] سلسلہ میں کل اور کچھ دلچسپ مشاغل بھی ہو [illegible] کو آ[illegible] ایسوسی ایشن نے سہ پہر میں چیف جج اور ہائی کورٹ کے ججوں سے ملاقات کرنے کی غرض سے ایک دعوت دی اس دعوت میں ہز اکسلنسی اور اودھ کے دیگر معززین شریک تھے شب میں ڈنر کے بعد آنریبل راجہ محمود آباد ہوم ممبر نے چیف کورٹ کے میدان میں ایٹ ہوم (اٹ ہوم) دیا جو بہت کامیاب رہا اسمیں دو ہزار سے زیادہ مہمان شریک ہوے جسمیں ہز اکسلنسی سیر ولیم میرس اور دیگر سول اور فوجی افسران شامل تھے گورنمنٹ ہاؤس سے چیف کورٹ تک کے راستہ میں خوب چراغاں کی گئی



روپیہ بنانے کی مشین

یعنی نو نمبر بھارت آئیل انجن لنڈن سے پہنچ گئے

آپ اس سرخی کو پڑھکر ضرور چونک پڑے ہونگے کہ روپیہ بنانے کی مشین کیسی ہے؟ کیا گورنمنٹ نے ہر ایک شخص کو روپیہ بنانے کی اجازت دیدی ہے؟

جواب ملیگا کہ ہرگز نہیں یہ فعل خلاف قانون ہے۔ آیئے ہم آپکو بتائیں کہ یہ روپیہ بنانے کی مشین کیسی ہے جسکے آتے ہی روپیہ دھڑا دھڑ نکلنا شروع ہو جاتا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ آپ بھارت آئیل انجن کے خریدار ہو جائیے پھر دیکھئے کہ روپیہ کا ڈھیر خود لگ جاتا ہے یا نہیں!! آپ ضرور دریافت کرینگے کہ یہ کیسے اسکا جواب یہ ہے کہ بھارت آئیل انجن بناوٹ میں سادہ اور نہایت مضبوط ہے متواتر تیل کے خرچ پر زیادہ کام نکالتا ہے اور معقول آمدنی کیصورت پیدا کرتا ہے تمام خرچ نکالکر روپیہ روز آپکی جیب میں ڈالیگا کیا پھر بھی آپ اسکو روپیہ بنانے کی مشین کا لقب نہ دینگے؟ علاوہ اسکے کروڈ آئیل انجن آٹا پیسنے کی چکیاں دھان سے چاول نکالنے پالش کرنے کی مشین ستیا کو چونہ پیسنے کی مشین وغیرہ وغیرہ جنکو ہر وقت بہار لندن آفس روانہ کرتا رہتا ہے اگر آپ بنانا چاہتے ہیں تو نیچے لکھے پتہ پر خط و کتابت کریں۔

اور ... ریدار ونکو جو ... سہولت ... ہم نے دے رکھی ہے وہ یہ ہے کہ ہم اپنے کارخانہ بھارت آئیل ورکس ... کا کام مفت سکھلاتے ہیں۔ آزمائیے اور روپیہ کا ڈھیر لگا لیجئے

... لاٹوش روڈ کان پور

... ریزولیوشن ... نی ہے۔ اس سے ... اور اس سے ہندوستان ... حدی خواہشات کی تکمیل ہو سکے گی۔ سوراجیہ ... ان کے ممبران نے جس دور اندیشی کا ثبوت ... اتحاد کی اُمید بڑھتی ہے۔ اور ہم کو اُمید ہے کہ ... پاس ہو جاویگا۔

گورنمنٹ کے لیے سبق

... دوا ... بل پنجاب کاونسل سے پاس ... جب اسمبلی میں پیش ہوا ... [illegible]

بہترین ناول

الفانسو عہ	دربار حرام پور کامل ۱۰؍	مسٹر تھو ۸؍
فاتح مفتوح ۱۲؍	غیب دان دلہن عہ	خوبصورت کاتھا ۸؍
دھوکا یا طلسمی فانوس عہ	طاہرہ ۱۲؍	جویائے حق کامل عہ
جام سرشار ۱۲؍	نیت چین عہ	خوفناک محبت ۱۲؍
غدائی فوجدار ۱۲؍	ایک خونی کامل عہ	دلچسپ کامل عہ
شام جوانی ۱۲؍	آغا صادق کی شادی عہ	پاداش عمل کامل عہ
فردوس بریں عہ	مقدس نازنین عہ	زیب النسا ۱۲؍
حسن انجلینا ۱۲؍	جویائے حق اول ۱۲؍	جوش خون عہ
ملک العزیز ورجنا ۱۲؍	دوم ۱۲؍	خونی قسمت عہ
منصور موہنا ۱۲؍	آہ ملک ۱۲؍	بزم اکبری کامل ہے
فتح اندلس ۱۲؍	ملکہ زنوبیہ ۲؍	پری خانہ عہ
یوسف نجمہ عہ	ابوبکر شبلی ۱۲؍	محروم وصال ۸؍
زوال بغداد عہ	انقلاب روس ۸؍	نیل کا سانپ ۱۲؍
رومتہ الکبریٰ ۱۲؍	جنگ ہمزا ۲؍	گورا ۱۲؍
فلپانا عہ	معشوق بیوفا ۸؍	حسن سرور کامل ۱۲؍
شوقین ملکہ عہ	محبوبہ شام ۶؍	چوروں کا کلب عہ
حسن کا ڈاکو کامل عہ	حسن پرست ۸؍	نیلی چھتری عہ

ملنے کا پتہ: مینیجر صداقت بک ایجنسی کان پور

دیوار میں لگانے کی گھڑیاں تحفہ

آپکے مکانکو زینت دینے والی گھڑی ہر وقت بجانیوالی ہماری دیوار کی گھڑی نے ٹھیک وقت بتانے کی بدولت لاثانی عزت حاصل کی ہے

نقل سارٹیفکٹ

بش پور ۱۸ مارچ ۱۹۲۵ء جناب میں گھڑی موصول ہوکر مسرت ہوئی براہ مہربانی تین گھڑیاں اور بھیجئے۔ دستخط مکرجی بھوشن گوسوامی

سب صاحبان سے درخواست کی جاتی ہے کہ اپنا نام اور پتہ صاف لکھیں اور اگر ممکن ہو تو انگریزی میں



دنیا کی مشہور ترین بی ٹائم پیس چمکداری ... رولڈ گولڈ ... قیمت ... بلیک برڈ فاونٹن پن قیمت ... کمپٹیشن فاونٹن پن قیمت ... ریڈیم رات کو چمکنے والا پاکٹ ریور واچ قیمت ...

انڈین ایجنسی کمپنی

راپا پٹیا مدراس

مدن منجری گولیاں

کثرت احتلام جریان کے لیے بیحد مفید ہے۔ خون کی کمی دماغی اور اعصابی بیماریوں کیلئے اکسیر ہونے کے علاوہ ہر ایک قسم کی کمزوری کو دور کرتی ہے۔ ایکدفعہ ضرور آزمائیے۔ چالیس گولیوں کی ڈبیہ قیمتی عہ

پنوسگت واری روغن (رجسٹرڈ)

اس روغن کے استعمال سے عضو مخصوص کے تمام نقص دور ہو جاتے ہیں۔ مثلاً کوتاہی۔ ٹیڑھاپن۔ گون کالمز ورہوا وغیرہ تمام کو دور کرکے نئی جوانی لاتا ہے قیمت ۲ تولہ کی ڈبیہ عہ علاوہ محصول

رمن ولاسی گولیاں (رجسٹرڈ)

یہ گولیاں امساک کے لیے بےنظیر ہیں رات کو فقط ایک گولی دودھ کے ہمراہ کھا لیجئے اپنی خواہش کے مطابق مزہ اٹھاویں قیمت ۱۶ گولی کی ڈبیہ عہ علاوہ محصول مندرجہ ذیل پتہ سے طلب کیجئے

(ہیڈ آفس) جام نگر کاٹھیاواڑ

راج ویدیہ اُن جی کیشوجی (برانچ آفس) نمبر ۳۹۱ کالبا دیوی روڈ بمبئی نمبر ۲ چورستہ
کانپور ایجنٹ ... دادا جی ... [illegible]

... کیواسطے عجیب و غریب اکسیر اور ... کے واسطے نہایت مفید دوا ہے۔

ڈاکٹر ... کا کارا کیور اسطرح سریع الاثر ہے کہ ... دوا کا اثر مریض پر جادو کی طرح ہوتا ہے ہیضہ کے کیڑے جسم کے اندر ہلاک ہو جاتے ہیں اور دو ہی تین خوراک دوا دینے سے مرض کا دفعیہ ہو کر مریض کی طاقت بحال ہو جاتی ہے اور وہ بہت جلد اپنی اصلی حالت اور تندرستی پر آ جاتا ہے۔ کارا کیور ہندوستانی ہی دختوں جڑوں پھل پھول اور پتیوں کا مرکب ہے اسمیں کوئی ایسی اجزا نہیں ہیں جو انسانی استعمال کیواسطے مضر ہوں۔ ہمیشہ ایک شیشی اپنے پاس موجود رکھئے اور اسطرح ایک خوفناک جانی دشمن ہیضہ سے اپنی جان کا بیمہ کیجئے

قیمت فی شیشی علاوہ محصول ایک روپیہ عہ

ملنے کا پتہ: ڈاکٹر جے۔ ایس۔ بسرا ہمیلاش کان پور

باہتمام خواجہ عبدالسلام صداقت پریس کانپور سے شائع ہوا

The Sadaqat
GAWNPORE

REG-No. A
1424

جمال پر تو حق عزم مستقل مین رہی
زبان پر بھی وہی ہو جو تیری دلمین رہی
(احسن سنبھلی)

صداقت

قیمت سالانہ ۳ روپے
ششماہی عمار
فی پرچہ ۲ر

ہفتہ وار

اڈیٹر - خواجہ عبد السلام

جلد ۱ | کانپور - چہار شنبہ ۱۸ نومبر ۱۹۲۵ء مطابق ۳۰ ربیع الثانی سنہ ۱۳۴۴ھ | نمبر ۱۲

ادبیات

فرمودۂ اثر

ہمارے مکرم دوست مرزا جعفر علیخان اثر لکھنوی نے اپنی دو غزلین عنایت فرمائی ہے جو آپنے اگروالی سبھا کے مشاعرہ کیلئے کہی تھی لیکن کسی وجہ سے آپ مشاعرہ مین نہ شریک ہو سکے اور یہ قابل قدر غزل پڑھی نہ جا سکی۔

ذیل مین ہم اسی غزل کو ناظرین صداقت کی تفریح طبع کیلئے شکریہ کیساتھ شایع کرتے ہین۔ یوں تو اثر صاحب کی پوری غزل مرصع ہے لیکن بعض بعض شعر لافانی ہین اور خصوصاً یہ شعر تو میرے خیال مین تعریف سے مستغنی ہے

کوئی میعاد اسیری کا تعین ہی نہین
قید بھی ہین اور ہم ہین قید سے آزاد بھی

"جزو منزل عشق مین ہر راہ کی افتاد بھی"

ہان ستادو شوق ہی تم عشق کی بنیاد بھی
دل نیا ہون اور نیا اک عالم ایجاد بھی

جوش حیرت نے کوئی احساس چھوڑا ہی نہین
کیا ہوا دل ہی تجلی سے اگر آباد بھی

کسطرح تڑپے جسے یہ ڈر لگا ہو ہمنشین
درد مین شامل نہ ہو جائے کسیکی یاد بھی

خندۂ قاتل سنا ہے ایدل مرے ناشاد دل
امتحان تھا ضبط کا شور مبارکباد بھی

کوئی میعاد اسیری کا تعین ہی نہین
قید بھی ہین اور ہم ہین قید سے آزاد بھی

ناوک قاتل نے کچھ ایسا کیا دلسے سلوک
آفرین کیساتھ لب پر آگئی فریاد بھی

امتحان شوق ہے یا آزمایش صبر کی
ہم شکایت کیا کرین بیداد ہو بیداد بھی

آہ کا دستور تیرے دردمندون مین نہین
ورنہ آنکھین مانگتا چرخ ستم ایجاد بھی

خود مرے ذوق اسیری نے مجھے رکھا اسیر
اُسنے تو قید محبت سے کیا آزاد بھی

میری خاموشی سے اے صیاد آزردہ نہو
اپنے بس کی بات ہے کیا نالہ و فریاد بھی

دیکھ اعجاز محبت نام باقی رہ گیا
پارۂ آہن تھا ورنہ تیشۂ فرہاد بھی

کیون نہین فریاد کرتے ای اسیران کہن
کیا قفس مین روٹھ جاتی ہے چمن کی یاد بھی

صورت مقصود بھی اسکے نظر آتی نہین
جزو منزل عشق مین ہر راہ کی افتاد بھی

معرفت کا درس ہی ربط غ...
منفرد جوہر نے یکجا کرد...

بقیہ انتخا...

د ... ماسٹر شیا...

... ب ... بر...

غنچہ کا خوگر ہون مین لذت کش...
مسکرائین اسطرف کلیان ادھر ہر ...
اللہ اللہ نغمۂ بلبل کا یہ سوز و گد...
پا بجولان ہے بگولہ اور ذرے ساتھ...
واہ رے طرز تغافل واہ رے طرز ستم
... باد بھی

جناب صوفی شاہ...

دل ہے ناکام تمنا نور در سینہ انبھی
گھٹ رہی ہے جوش غم سے طاقت فریاد بھی

آندھیان آئین کبھی بجلی نشیمن پر گری
خانہ بربادی مری دیکھا کیا صیاد بھی

میری پامالی سے اک عالم کا دل ہے دردمند
خود پشیمان ہو رہا ہے بانی بیداد بھی

اپنی ناکامی پہ صوفی کسلئے مغموم ہو
وہ تو بتلاؤ کہ دلسے کیگئی فریاد بھی

جناب ذرہ کانپوری

ہے مجازی سے حقیقی کی حقیقت آشکار
ہے بتون کی یاد سے دلمین خدا کی یاد بھی

یہ بھی قسمت بلبل شیدا کی ای اہل چمن
ہو گیا گلچین کی جانب دیکھ صیاد بھی

ہر روش سے آج اسکا فیصلہ ہو جائے گا
باغ مین شمشاد بھی ہے غیرت شمشاد بھی

خبریات

فرانسیسی فوجین پسپا ہو رہی ہین

ایک غیر مصدقہ اطلاع مظہر ہے کہ جب فرانسیسی افواج نے مقام درعہ کو خالی کیا تو برطانوی افواج نے اسپر قبضہ کر لیا فرانسیسی حوران کے ارد گرد تین طرف سے گھر جانے سے بچنے کیلیے دمشق کی طرف کو پسپا ہو رہے ہین دروزی افواج تین دستون پر منقسم ہین پہلا دستہ تو وسیع پیمانے پر تین سمت سے دشمن کو گھیر لینے کیلیے نقل و حرکت کر رہا ہے دوسرا اُن فرانسیسی افواج کے تعاقب مین ہے جو پسپا ہو رہی ہین اور تیسرا دستہ جو سلطان پاشا اطرش کی سرکردگی مین ہے وہ دمشق کے بلوائیون سے قوطہ مین جا ملا ہے (ٹائمس آف انڈیا برٹش یونائٹڈ پریس)

شام مین ابتک امن نہین

لنڈن ۱۲ نومبر اخبار ٹائمس کا نامہ نگار متعینہ پیرس لکھتا ہے کہ جنرل ودیون نے جو شام مین موسیو ردنال کے پہونچنے تک قائم مقامی کر رہے ہین حکومت کو مطلع کیا ہے کہ دمشق اور حمص کے درمیان جہان بلوائیون کے چار گروہ پوری سرگرمی سے اپنا کام کر رہے ہین صورت حالات اب بھی نہایت خطرناک ہے جنرل مذکور کا خیال ہے کہ صلح کے لیے دروزی کوشش کر رہے ہین لیکن جب تک دمشق مین طبعی حالات نہ پیدا ہو جائین صلح کی گفت و شنید فضول ہے آپ کے نزدیک کمک اور آنا چاہیے (یہ کمک مراکش اور فرانس سے آ رہی ہے)

[illegible] الندن [illegible] رہتا ہے [illegible]

مائیں [illegible] ردو لو جو [illegible] اپنے [illegible] اپنی سفر کو ایک خاص ورکس [illegible] ریزولیوشن [illegible] کا کام [illegible] رضا خان [illegible] ہے کہ رضا خان [illegible] اس سے ہندوستان [illegible] مزید قومی خواہشات کی تکمیل ہو سکے گی۔ سوراجسٹ [illegible] کے ممبران نے جس دور اندیشی کا ثبوت [illegible] مصر کی امید بڑھتی ہے اور ہم کو امید ہے [illegible] اس ہو جاویگا۔

قاہرہ [illegible]

گورنمنٹ کے لیے سبق

[illegible] اسکی عمر [illegible] بل پنجاب کاؤنسل سے پاس [illegible] سر [illegible] جب اسمبلی مین پیش ہوا [illegible] کھولا نہین [illegible] ملکون کا تاج [illegible] اکسیر اور [illegible]

سلطان ابن سعود اور برطانیہ مین معاہدہ

لنڈن ۱۱ نومبر اس اطلاع کے سلسلہ مین کہ سلطان ابن سعود کی خدمت مین سر گلبرٹ کلیٹن جس غرض سے کیلیے گئے تھے اسمین انھین ناکامی ہوئی رائٹر کو معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ عراق اور نجد کے متعلق سلطان ابن سعود اور سر گلبرٹ کلیٹن کے درمیان معاہدہ ہو گیا ہے لیکن ماوراے یردان اور نجد کی سرحد کے مسئلہ پر گفتگو منقطع ہو گئی کیونکہ سلطان ابن سعود اس پر

۲۵ اصرار کر رہے تھے کہ سوریہ کو بھی نجد کے ساتھ شامل کر دیا جائے۔ مگر سر گلبرٹ کلیٹن نے اس تجویز پر بحث کرنے سے قطعاً انکار کر دیا سر گلبرٹ کلیٹن ۱۵ نومبر کو قاہرہ آنے والے ہین۔

ہندوستان

شام مین فرانس کے مظالم
کانگریس مجلس اقوام سے اپیل کرے
گاندھی جی کا انکار

احمد آباد ۱۲ نومبر حکیم اجمل خان صاحب اور ڈاکٹر انصاری صاحب نے مہاتما گاندھی کو لکھا تھا کہ بحیثیت صدر انڈین نیشنل کانگریس مجلس اقوام کو دمشق مین فرانس کے مظالم کے متعلق ایک تار روانہ کرین گاندھی جی نے اس کا حسب ذیل جواب دیا مجلس اقوام کو پریسیڈنٹ کانگریس کی طرف سے تار روانہ کرنے سے کیا فائدہ ہوگا؟ مین ہندوستان مین ایک شیر کے مانند ہون فرق صرف یہ ہے کہ شیر کا غصہ بحالت اسیری کٹ آلود ہو جاتا ہے وہ ادھر اُدھر چکر لگاتا ہے پنجرہ کے سلاخون پر دانت مارتا ہے اور غضبناک ہو کر دم ہٹکارتا ہے اور آزاد ہونے کی ناکام کوشش کرتا ہے لیکن مین اُن قیود کو جانتا ہون جو مجھ پر عائد ہین اسلیے غضبناک نہین ہوتا اگر میری لسپٹ پر کوئی قوت ہوتی تو مین فوراً تار روانہ کرتا۔

ٹینس کے بین الاقوامی میچ مین ہندوستانی

آل انڈیا ٹینس ایسوسی ایشن کی کونسل کا ایک جلسہ بتاریخ ۲۲ نومبر دہلی مین منعقد ہوگا تاکہ بین الاقوامی میچون کے کھیلنے کے لیے جو اشخاص باہر جانے والے ہین اُنکے اخراجات کا اندازہ کیا جاے۔

نرخ تبادلہ پر مسٹر جمنا داس مہتا کے خیالات
رائل کمیشن مین وہ کوئی بیان نہ دینگے

کلکتہ ۱۳ نومبر جو کرنسی رائل کمیشن مقرر ہوا ہے اسکے متعلق مسٹر جمنا داس مہتا ایم۔ اے۔ ایل سے ملاقات کی گئی جسکے دوران مین اُنھون نے فرمایا کہ ملک کی اصل ضرورت یہ ہے کہ طلائی سکہ کا معیار قائم کیا جاے، بہرحال کچھ عرصہ تک شرح تبادلہ کا سوال کچھ زیادہ اہم نہ ہوگا اور اگر ہندوستان کی زراعت و صنعت کے پیشہ ورون کے ساتھ انصاف برتنا ہے تو یہ شرح ایک شلنگ چار پنس فی روپیہ کے حساب سے ہونی چاہیے اُنھون نے یہ بھی بیان کیا کہ کمیشن کے اراکین مین ہندوستانی ممبران کی تعداد بہت ناکافی ہے جو اسمبلی کے فیصلہ کے بالکل خلاف ہے اسلیے وہ کوئی شہادت بھی نہ دینگے

کمانڈر انچیف کی آمد الہ آباد مین

الہ آباد ۱۳ نومبر ہز اکسلنسی سر ولیم برڈوڈ کمانڈر انچیف آج الہ آباد دیکھنے یہان آپ نے متعدد سلاح خانون اور فوجی دفاتر کا معاینہ کیا از میل راجہ صاحب محمود آباد مہوم ممبر بھی تشریف لائے

مسٹر جےکار کی تقریر

مسٹر ایم۔ آر جیکار نے ایک موثر تقریر مین بتایا کہ کس طرح پنڈت موتی لال نہرو کی جانب سے معاہدہ ناگپور کی خلاف ورزی کے باعث جوابی اتحاد عمل کی بابت بحث پیدا ہو گئی مسٹر تامبے کے واقعہ کا ذکر کرتے ہوے مسٹر جیکار نے کہا کہ یہ ترقی کی ایک علامت ہے جوابی اتحاد عمل کی تاریخ کا ذکر کرتے ہوے اُنھون نے کہا کہ اسکی تعریف یہ ہے کہ یہ سوالات بھی ہے اور ترک موالات بھی اسکا تمام تر انحصار و فرضی حکومت کے رویہ پر ہے یہ چھپ چھپ کے جنگ کرنے کے بازو برد کے مترادف ہے اسکے بعد اُنھون نے سوراج پارٹی کے قواعد و ضوابط اور پروگرام کا حوالہ دیکر یہ ثابت کیا کہ کس طرح مسلسل اور پیہم مزاحمت کی پالیسی نے ترقی کرتے کرتے موالات کی پالیسی اختیار کر لی اور کونسلون کی صدارت کمیٹیون کی ممبری قبول کی گئی اور بلون کی تحریک کی اجازت دی گئی۔

وظائف کا التوا

ہمین معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ اعلیٰ حضرت حضور نظام دکن خلد اللہ ملکہ وسلطنتہ نے مولوی ثناء اللہ مولوی عبد الماجد اور خواجہ حسن نظامی کے وظائف کے التوا کا حکم صادر فرمایا ہے (تنظیم)

لاہور مسلم کانفرنس جو ۲۱ ،۲۲ نومبر کو لاہور کے بریڈلا ہال مین منعقد ہونیوالی ہے اسمین بہت سے پیر اور علماء کے علاوہ مولانا حسرت موہانی اور مولانا عبد الباری بھی شریک ہونگے

آئینہ کانپور

مقدمہ گٹی میونسپلٹی کے گٹی کے مقدمہ کا فیصلہ جج صاحب نے سنادیا مسٹر جی ایل گار انجنیر کی دو سال کی قید سخت اور دو ہزار جرمانہ کی سزا قائم رہی اور دو سال کی سزا کم کردی گئی چھوٹے لال کو ڈیرھ سال کی قید اور ۷۵۰ روپیہ جرمانہ کی سزا رہی قمرالدین سیٹھ ایک ہزار کی ضمانت نیک چلنی کی مانگی گئی ہے بابو جانکی پرشن بری کردیے گئے باقی ملزمان کی سزا بحال رہی۔ہائی کورٹ مین ضمانت کی درخواست پیش ہے ابھی منظور نہین ہوئی ملزمان جیل خانہ بھیجدیے گئے۔ ہائی کورٹ مین اپیل دائر ہونے کی خبر ہے۔

نامزدگی یوپی چیمبر آف کامرس کی طرف سے بابو دواکا پرشاد سنگھ اور ایک مارواری صاحب بورڈ کے ممبر منتخب ہوے ہین گورنمنٹ نے مسٹر براون کی جگہ مسٹر جانسن کو نامزد کیا ہے۔

لائبریری کانفرنس کانپور کی لائبریریوں کے قائم مقامون کا ایک جلسہ نوجیون لائبریری مین ہوا اور یہ طے کیا گیا کہ کانگریس کے ہفتہ مین آل انڈیا لائبریری کانفرنس کا جلسہ منعقد کیا جائے خیال اچھا ہے اگر لائبریریون مین کوئی سلسلہ تبادلہ خیالات کا ذریعہ نکل آئے۔

استقبال ۱۲ر نومبر کو پنڈت بلبھدر پرشاد تیواری چیرمین ڈسٹرکٹ بورڈ کانپور ریاست چھتر پور کی سیر سے واپس آگئے اسٹیشن پر آپ کے دوستون نے استقبال کیا۔

جلسہ خورد محل پارک مین مسلمانان کانپور کا ایک جلسہ زیر صدارت مولانا حسرت موہانی ہوا۔ فرانس نے دمشق پر جو مظالم کیے ہین اسکے خلاف صدائے احتجاج بلند کی گئی اور دمشق کی امداد کے لیے اپیل کی گئی۔

پولنگ کونسل آف اسٹیٹ کی ممبری کے واسطے ۱۰ نومبر کو کلکٹر صاحب کی کچہری مین ووٹ لیے گئے مسلم نمایندگی کے لیے مسٹر آل نبی اور مسٹر محمد آمین کے ووٹ پڑے اور غیر مسلم کے لیے ڈاکٹر کیلاش ناتھ کاٹجو راجہ موتی چند اور میجر رام پرشاد دوبے کانپور سے مسٹر محمد آمین اور ڈاکٹر کیلاش ناتھ کاٹجو کی امید کیجاتی ہے۔

وقت میونسپل انتخابات کے لیے ۸ ½ بجے سے ۵ بجے تک کا وقت رکھا گیا ہے۔

[بدست عوام فروخت کیلیے]

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قواعد ۱ و ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ $\frac{۱۱۲}{۸۴۹}$

بعدالت جناب پنڈت چھیدالال صاحب اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دویم پرگنہ بھوگنی پور مقام پکھرایان ضلع کانپور

سوتی لال ولد ماتا دین قوم کورمی ساکن ہری پال پرگنہ گھاٹم پور پٹیدار موضع حیدرپور پٹی نمبرا پرگنہ بھوگنی پور ضلع کانپور — مدعی

بنام ضامن علی — مدعاعلیہ

ضامن علی ولد اکرام علی قوم سید ساکن و کاشتکار حیدرپور پرگنہ بھوگنی پور

واضح ہو کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابت بقایا لگان کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۲۷ ماہ نومبر سنہ ۱۹۲۵ء وقت ۱۰ بجے دن بمقام تحصیل پکھرایان اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعوی کی کرو اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہاری حاضری کیلیے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تم کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہون کو جنکی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جن پر تم بتائید اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو۔

اور تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۲ ماہ نومبر سنہ ۱۹۲۵ء جاری کیا گیا۔

مہر عدالت — دستخط بخط انگریزی
اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم

اطلاع

(۱) اگر تم کو یہ اندیشہ ہو کہ تمہارے گواہ اپنی مرضی سے حاضر نہ ہونگے تو تم عدالت ہذا سے سمن بہ این غرض جاری کرا سکتے ہو کہ جو گواہ حاضر نہ ہو وہ جبراً حاضر کرایا جائے اور جس دستاویز کو کسی گواہ سے پیش کرانے کا تم استحقاق رکھتے ہو وہ اس سے پیش کرائی جائے بشرطیکہ تم خرچہ ضروری عدالت مین داخل کرکے اس امر کی درخواست کرو۔

(۲) اگر تم مطالبہ مدعی کو تسلیم کرلیتے ہو تو تم کو لازم ہے کہ روپیہ مع خرچہ نالش عدالت مین داخل کرو تاکہ کارروائی اجرائے ڈگری کی جو تمہاری ذات یا مال یا دونون پر ہو کرنا نہ پڑے۔

بحکم جناب مولوی محمد شفیع صاحب جج خفیفہ بہادر کانپور

بعدالت صاحب جج خفیفہ بہادر کانپور

نمبر ۳ سنہ ۱۹۲۱ء النالوتسی

فرم سیوارام رام پرشاد وغیرہ — سائلان

بنام سورج مل ولد گنپت رائے قوم اگروالہ ساکن شہر کچی محال شہر کانپور مالک فرم شیو بخش رائے گنپت رائے واقعہ جنرل گنج شہر کانپور — النالونٹ

بذریعہ نوٹس ہذا ہر خاص و عام کو اطلاع دیجاتی ہے کہ سورج مل النالونٹ جو بتاریخ ۲۵ر مئی سنہ ۱۹۲۵ء عدالت ہذا سے دیوالیہ قرار دیا گیا تھا حسب درخواست بیجناتھ گورمی شنکر یکے از قرضخواہان حکم قرار داد دیوالیہ منسوخ کیا گیا ہے اور اب سورج مل مذکور العصدر دیوالیہ نہین رہا۔ المرقوم ۱۱ر نومبر سنہ ۱۹۲۵ء

مہر عدالت — دستخط حاکم عدالت بخط انگریزی

باجلاس جناب سید نواب حسن صاحب بہادر منصف خورجہ ضلع بلندشہر

(نمونہ قابل فروخت)

سمن واسطے قرارداد امور تنقیح طلب

(آرڈر ۵ قاعدہ ۱ و ۵)

نمبر مقدمہ ۳۶۲ سنہ ۱۹۲۵ء

عدالت منصفی خورجہ ضلع بلندشہر

سود رشن لال بالغ و جواہر لال نابالغ بولایت سود رشن لال مذکور برادر حقیقی خود پسران ہر لیب قوم برہمن ساکنان دیبائی مدعیان

بنام (۱) ٹھاکر چتر سنگھ ولد کیہری سنگھ قوم ٹھاکر بلازم سب انسپکٹر ہر پال پور ضلع ہردوئی (۲) ٹھاکر لنگا بخش پسر ہردیو سنگھ قوم ٹھاکر ساکن رتن پور کلاں پرگنہ بلاری ضلع مرادآباد مدعا علیہم

ہرگاہ کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابت نقد مبلغ الاصہ ۳۰ ماسہ کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۷ ماہ دسمبر سنہ ۱۹۲۵ء بوقت ۱۰½ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور کل امورات اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعوی کی کرو اور تم کو لازم ہے کہ اسی روز جملہ دستاویزات پیش کرو جن پر تم بتائید اپنے حق کے [illegible] ہو [illegible] اور [illegible] تم کو [illegible] ہو [illegible] بغفلت ہو [illegible]

سے پیش کرائی جائے بتصریح علیہ تم [illegible] الاثر ہے کہ [illegible] عدالت میں داخل کرکے اس امر کی درخواست گذرانو

(۲) اگر تم مطالبہ مدعی کو تسلیم کرتے ہو تو تم کو لازم ہے کہ روپیہ معہ خرچہ نالش عدالت میں داخل کرو تا کہ کارروائی اجرائے ڈگری کی جو تمہاری ذات یا مال یا دونوں پر ہو کرنا نہ پڑے۔

صداقت دنیا کا مہمان [illegible] اشتہار

رسالہ زمانہ کا قومی نمبر

اردو کا مشہور و معروف رسالہ زمانہ کانپور کا ایک خاص نمبر قومی نمبر کے نام سے دسمبر سنہ ۱۹۲۵ء کی آخری تاریخوں میں شائع کیا جائیگا جس کے لیے بہترین مضامین اور بہترین تصاویر کا انتظام کیا جا رہا ہے اس خاص نمبر کی لکھائی چھپائی اور ضخامت غیر معمولی ہوگی کوشش کی جا رہی ہے کہ یہ نمبر کثیر تعداد میں شائع ہو اور ہندوستان کے علاوہ دیگر ممالک میں بھی معمول سے زیادہ اشاعت ہو۔

مضامین نگار حضرات ۲۵ نومبر سنہ ۱۹۲۵ء تک مضامین ارسال فرمائیں اشتہار دینے والے حضرات بھی اس نادر موقع سے مستفید ہوں ہر ضروری امور کے منیجر زمانہ سے خط و کتابت کی جاوے۔

نیاز مند منیجر زمانہ

سالانہ اجلاس

آل انڈیا خلافت کانفرنس کانپور

جمعہ کی نماز کے بعد و نیز بعد نماز مغرب مختلف مساجد شہر کانپور میں آیندہ خلافت کانفرنس کی ضروری تیاری اور مجلس خلافت کے اغراض و مقاصد کے متعلق مولانا حسرت موہانی صاحب مولانا عبدالکافی صاحب اور سید ذاکر علی صاحب نے تقریریں کیں ہر جگہ سامعین نے انتہائی دلچسپی سے تقریریں سنیں اور مقاصد مجلس خلافت سے اتفاق اور ہمدردی کے اظہار کے ساتھ اعانت اور کام میں شرکت کی مستعدی ظاہر کی۔

خدا کے فضل سے مسلمانوں میں بیداری ہو رہی [illegible] نے اور امکانی اعانت اور خدمت کے لیے تیار اور [illegible] ہر اتوار کو خوردمحل پارک میں بعد ظہر [illegible] عام قرار پایا ہے۔ کانفرنس کے اجلاس کی تیاریاں [illegible] نان کانپور کے شایان اور ان اہم مسائل [illegible] نسبت سے جو اس اجلاس میں پیش ہونے والے [illegible] ہیں انشاء اللہ تعالی نہایت شاندار [illegible] السلام۔

نیاز مند

سید ایوب احمد صبر۔ کانپور

[illegible] ورکس [illegible] رزولیوشن [illegible] ہے۔ اس سے [illegible] بتا رہی ہے کہ [illegible] اور اس سے ہندوستان کے [illegible] کی خواہشات کی تکمیل ہو سکے گی۔ سوراجسٹ [illegible] اسمبلی کے ممبران نے جس دوراندیشی کا ثبوت [illegible] خدا کی امید بڑھتی ہے اور ہم کو امید ہے [illegible] قوم کی [illegible] پاس ہو جائیگا۔

گورنمنٹ کے لیے سبق

(۱) [illegible] بل پنجاب کاؤنسل سے پاس [illegible] مرضی سے [illegible] رہا ہے جب اسمبلی میں پیش ہوا [illegible] ہوا ہیں مراد [illegible] وہ جبراً حاضر [illegible] گواہ سے پیش کرا [illegible] غریب اکسیر اور [illegible]

پانچویں انڈین نیشنل کانگرس کانپور

فرخ آباد ڈسٹرکٹ بورڈ نے اپنے ماتحت اسکولوں کے ماسٹروں اور طالب علموں کو کانگرس دیکھنے میں آسانی کیلئے حسب ذیل تجویز منظور فرمائی ہے

رزولیوشن نمبر ۱۳ طے ہوا کہ ۲۴ر لغایت یکم جنوری سنہ ۱۹۲۶ء تک اسکول کانگرس کے دنوں میں بند کر دیے جائیں،، امید کہ دوسرے منیوسپل بورڈ اور ڈسٹرکٹ بورڈ بھی اسکے موافق عمل کرینگے

نیاز مند سری کرشن دت پالیوال پرکاشن سکریٹری

آل انڈیا خلافت کانفرنس

خلافت کانفرنس کے سالانہ اجلاس کے انتظامات کے سلسلہ میں مولانا شوکت علی صاحب ۱۰ر نومبر کو کانپور تشریف لائے تھے اور کارکنان و ہمدردان سے گفتگو کرکے ہمروز لکھنو واپس تشریف لیگئے

حسب قرارداد ۱۲ر نومبر کو ارکان مجلس استقبالیہ و نیز دیگر ہمدردان کا ایک جلسہ شوری ہوا اور حسب ذیل سب کمیٹیاں بنائی گئی ہیں اور فوراً کام شروع کر دیا گیا ہے۔

شعبہ تبلیغ اس شعبہ کا یہ کام ہوگا کہ مختلف مساجد میں تقریروں کے ذریعہ مسلمانوں کو جمعیت خلافت کے مقاصد اور آیندہ کانفرنس کی اہمیت گوش گذار کرے نیز محلے محلے جلسوں کا انعقاد کرے اور حسب ضرورت تمام شہر کیلئے ایک بڑا جلسہ منعقد کرے اس میں مندرجہ ذیل ارکان ہیں اور مزید ممبران کے اضافہ کا اختیار ہے (۱) مولانا حسرت موہانی صاحب (۲) مولانا عبدالکافی صاحب (۳) مولوی کرم علی صاحب (۴) مولوی تصدق حسین صاحب

فراہمی سرمایہ اس شعبہ کے ذمہ جلد جلد کافی سرمایہ بہم پہونچانا ہے اس میں (۱) مولانا حسرت موہانی صاحب (۲) حاجی شرف الدین صاحب (۳) شیخ محمد رفیق صاحب (۴) شیخ محمد عثمان صاحب (۵) عاشق علی صاحب ارکان شامل ہیں

تعمیرات کا شعبہ جناب عاشق حسین صاحب انجینیر (۲) شیخ فخرالدین صاحب (۳) حاجی محمد یسین صاحب (۴) شیخ محمد ریاض احمد صاحب کے سپرد ہے۔

قیام و طعام کا انتظام بابو حنیف صاحب اور شیخ محمد رفیق صاحب کے سپرد کیا گیا ہے۔

اشاعت کا کام ایڈیٹر صاحبان (۱) صدائے مسلم (۲) البرید (۳) صداقت (۴) اور نظام عالم کے ذمہ یہ امداد دفتر استقبالیہ ہے۔

ہر جماعت کو ممبران کی تعداد میں اضافہ کا اختیار ہے اور خاکسار کی ان تمام جماعتوں میں شرکت ہے۔

سید ایوب احمد صاحب صبر شاہجہانپوری جو خلافت کے قدیم کارکن ہیں تشریف لے آئے ہیں اور شریک کار ہیں۔

مسلمانان صوبہ متحدہ سے توقع ہے کہ وہ مجلس استقبالیہ کی ممبری قبول فرمائیں گے اور خصوصاً مسلمانان کانپور سے امید ہے کہ کافی سرمایہ جلد سے جلد بہم پہونچا دیں۔ نیاز مند

سید ذاکر علی

بہترین ناول

الٰہی کتابی

الفانسو	دربار حرام پور کامل	مسٹر نٹو
فاتح منصور	غیب دان دلہن	خوبصورت کالا
دھوکا یا طلسمی فانوس	طاہرہ	جویاے حق کامل
جام سرشار	نصیحت چمن	خونخوار محبت
غدائی فوجدار	ایک خونی کامل	دلچسپ کامل
شام جوانی	آغا صادق کی شادی	پاداش عمل کامل
فردوس برین	مقدس نازنین	زیب النسا
حسن انجلینا	جویاے حق اول	جوش خون
ملک العزیز ورجنا	دوم	خونی قسمت
منصور موہنا	آہ ملک	بزم اکبری کامل
فتح اندلس	ملکہ زنوبیہ	پری خانہ
یوسف نجمہ	ابوبکر شبلی	محرم وصال
زوال بغداد	انقلاب روس	نیل کا سانپ
روضۃ الکبریٰ	جنگ سمرنا	
فلپانا	معشوق یونانی	حسن سرور کامل
شوقین ملکہ	محبوبہ شام	چوروں کا کلب
حسن کا ڈاکو کامل	حسن پرست	نیلی چھتری

ملنے کا پتہ :- مینیجر صداقت بک ایجنسی کانپور

دیوار میں لگانے کی گھڑیاں قیمتی

آپکے مکانکو زینت دینے والی گھڑی ہمیشہ وقت بجانیوالی ہماری دیوار کی گھڑی نے ٹھیک وقت بتانے کی بدولت لاثانی شہرت حاصل کی ہے

نقل سارٹیفکٹ

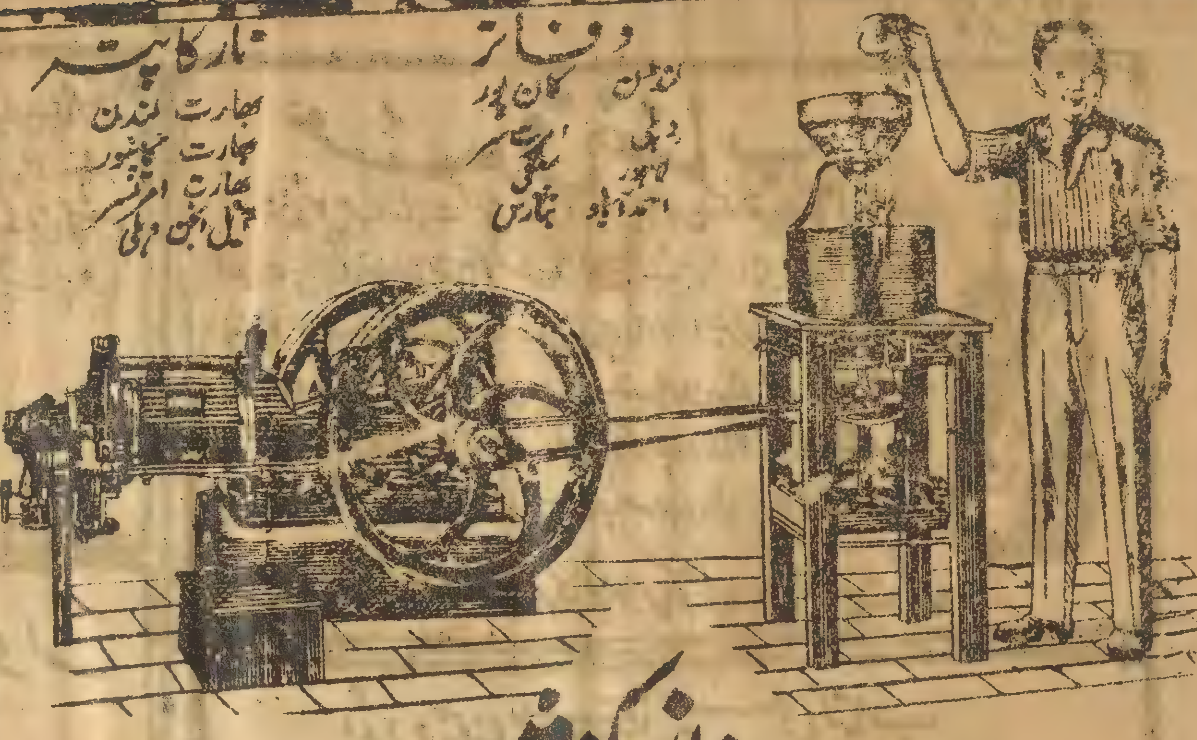
بشن پور ١٨ مارچ ١٩٣٥ء
جناب گھڑی موصول ہوکر
مسرت ہوئی بڑی مہربانی میں
گھڑیاں اور بھیجیے
دستخط کرجی بھوشن گوسوامی



دنیا کی مشہور ترین بی
ٹائم پیس عجائب کاری مع سپاہی
رولڈ گولڈ دستی جیب
گھڑی قیمت عہ
بلیک برڈ فاؤنٹن پن
قیمت للعہ
کمپٹیشن فاونٹین پن
قیمت عہ ریڈیم والی
چمکنے والا پاکٹ لیور
واچ قیمت عہ

پبلک صاحبان سے درخواست کی
جاتی ہے کہ اپنا نام اور پتہ صاف
لکھیں اور اگر ممکن ہو تو انگریزی میں

انڈین ایجنسی کمپنی
راپا پیٹھیا مدراس



دفاتر
لندن کانپور
دہلی امرتسر
لاہور بمبئی
احمد آباد بنارس

تار کا پتہ
بھارت لندن
بھارت کانپور
بھارت امرتسر
آئیل انجن دہلی

روپیہ بنانیکی مشین

یعنی نونہو بھارت آئیل انجن لندن سے پہنچ گئے

آپ اس سرخی کو پڑھکر ضرور چونک پڑے ہونگے کہ روپیہ بنانے کی مشین کیسی؟ کیا گورنمنٹ نے ہر ایک شخص کو روپیہ بنانے کی اجازت دیدی ہے؟

جواب ملیگا کہ ہرگز نہیں یہ فعل خلاف قانون ہے آیئے ہم آپکو بتائیں کہ یہ روپیہ بنانیکی مشین کیسی ہے جسکے آتے ہی روپیہ دھڑا دھڑ نکلنا شروع ہو جاتا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ آپ بھارت آئیل انجن کے خریدار ہوجایئے پھر دیکھئے کہ روپیہ کا ڈھیر خود لگتا ہے یا نہیں!! آپ ضرور دریافت کرینگے کہ یہ کیسے اسکا جواب یہ ہے کہ بھارت آئیل انجن بناوٹ میں سادہ اور نہایت مضبوط ہے تھوڑے تیل کے خرچ پر زیادہ کام نکالتا ہے اور معقول آمدنی کی صورت پیدا کرتا ہے تمام خرچ نکالکر روپیہ آپکی جیب میں ڈالیگا کیا پھر بھی آپ اسکو روپیہ بنانیکی مشین کا لقب نہ دینگے؟ علاوہ اسکے کرود آئیل انجن آٹا پیسنے کی چکیاں دھان سے چاول نکالنے پالش کرنیکی مشین ستیا کو چونہ پیسنے کی مشین وغیرہ وغیرہ جنکو ہم و ہمارا لندن آفس تیار کرتا ہے اگر آپ خریدنا چاہتے ہیں تو نیچے لکھے پتہ پر خط و کتابت کریں۔

ادھر ہمارے ... یہ ہے کہ ہم اپنے کارخانہ بھارت آئرن ورکس ... کام مفت سکھلاتے ہیں آزمایئے اور روپیہ کا ڈھیر لگایئے

۲ کمشنر کھرا

نئی لاٹوش روڈ کانپور

... زرویشن ... نی ہے۔ اس سے ... اور ... اس سے ہندوستان ... خواہشات کی تکمیل ہوسکے گی۔ سوراج ... کے ممبران نے جس دوراندیشی کا ثبوت ... اتحاد کی اُمید بڑھتی ہے۔ اور ہم کو امید ... ہے پاس ہوجائیگا۔

گورنمنٹ کے لیے سبق

... گوردوارہ بل پنجاب کاونسل سے پاس ... جب اسمبلی میں پیش ہوا ...

بیمہ

ہیضہ کیواسطے عجیب و غریب اکسیر اور ... بیماریوں کے واسطے نہایت مفید دوا ہے۔

ڈاکٹر بسراکار (اکسیر) سریع الاثر ہے کہ پہلی ہی خوراک کا اثر مریض پر جادو کی طرح ہوتا ہے ہیضہ کے کیڑے جسم کے اندر ہلاک ہو جاتے ہیں اور دو ہی تین خوراک دوا دینے سے مرض کا دفعیہ ہوکر مریض کی طاقت بحال ہو جاتی ہے اور وہ بہت جلد اپنی اصلی حالت اور تندرستی پر آجاتا ہے۔ کالراکیور ہندوستانی ہی دیسی جڑوں پھل پھول اور پتیوں کا مرکب ہے اسمیں کوئی ایسی چیز نہیں ہیں جو انسانی استعمال کیواسطے مضر ہوں۔ ہمیشہ ایک شیشی اپنے پاس موجود رکھئے اور اسطرح ایک خوفناک جانی دشمن ہیضہ سے اپنی جان کا بیمہ کیجئے

قیمت فی شیشی علاوہ محصول ایک روپیہ عہ

ملنے کا پتہ :- ڈاکٹر جے بیس بسرا کیلاش کانپور

پیچش مدن منجری گولیاں ابھوی لالہ رام

کثرت احتلام جریان کے لیے بیحد مفید ہے۔ خون کی کمی دماغی اور اعصابی بیماریوں کیلئے اکسیر ہونے کے علاوہ ہر ایک قسم کی کمزوری کو دور کرتی ہے۔ ایکدفعہ ضرور آزمایئے۔

چالیس گولیوں کی ڈبیہ قیمتی عہ

پنوسگت واری روغن (رجسٹرڈ)

اس روغن کے استعمال سے عضو مخصوص کے تمام نقص دور ہوجاتے ہیں۔ مثلاً کوتاہی۔ ٹیڑھا پن۔ رگوں کا کمزور ہونا وغیرہ ہم کو دور کرکے نئی جوانی لاتا ہے قیمت ۲ تولہ کی ڈبیہ عہ علاوہ محصول

رمن ولاسی گولیاں (رجسٹرڈ)

یہ گولیاں امساک کے لیے بینظیر ہیں رات کو فقط ایک گولی دودھ کے ہمراہ کھانے سے اپنی خواہش کے مطابق مزہ اُٹھاویں قیمت ۱۶ گولی کی ڈبیہ عہ علاوہ محصول۔ مندرجہ ذیل پتہ سے طلب کیجئے

لاہبہ آفس اجام نگر کاٹھیاواڑ

راج ویدیہ اُتّم جی کینوجی

(برانچ آفس نمبر ۴۰۹ کالبا دیوی روڈ بمبئی نمبر ۲)

The Sadaqat
CAWNPORE
REG-No. A 1424

جمال غیر تو حق عزم مستقل مین رہی
زبان پر بھی وہی ہو جو تیری دلمین رہی
(احسن سنبھلی)

صداقت

قیمت سالانہ
ششماہی
فی پرچہ

اڈیٹر- خواجہ عبد السلام
ہفتہ وار

جلد ۲ | کانپور- چہار شنبہ ۲۵- نومبر ۱۹۲۵ء مطابق ۸- جمادی الاول ۱۳۴۴ھ | نمبر ۱۲

ادبیات

انتخاب مشاعرہ

(۴)

(از جناب ماسٹر شیام سندر لال صاحب گلم)

گذشتہ ماہ مین جو مشاعرہ اگروال سبھا کیطرف سے منعقد ہوا تھا اُسمین دو طرحین تھین- ایک طرحکی غزل کا انتخاب ہدیۂ ناظرین ہو چکا ہے آج دوسری طرحکی غزلون کا مختصراً انتخاب پیش کیا جاتا ہے- اُمید ہے کہ ناظرین صداقت محظوظ ہونگے- (ایڈیٹر)

جناب صفدر مرزا پوری

آئینہ دیکھ کے چھپتا سرِ محفل کوئی
آگیا سامنے کیا مدِ مقابل کوئی

ہوا انجامِ محبت کا نہ حاصل کوئی
عمر گذری نہ ملا دلسے کبھی دل کوئی

داغِ دل داغِ جگر دونون ہین ہمراہ مرے
بن ہی جائیگا چراغِ سرِ منزل کوئی

یہ ادب حسن کا ہے داورِ محشر کے حضور
اپنے قاتل کو بھی کہتا نہین قاتل کوئی

میری آنکھون سے اُتر کر میری دلمین رہے
نگہ شوق کی منزل بھی ہے منزل کوئی

صاف اسمین نظر آتی ہے کسیکی تصویر
لیکے توڑے نہ مرا آئینہ دل کوئی

کمسنی ہے جو وہ کہتے ہین مری میت پر
توبہ اتنا بھی نہ ہو نیند سے غافل کوئی

جان دینا مجھے منظور ہے لیکن صفدر
پھیر دے مجھکو میرا درد بھرا دل کوئی

جناب فرخ اوناوی

دل نہین جلوہ گہ ناز کے قابل کوئی
ڈھونڈھا اے رونق محفل نہین محفل کوئی

مسکرایا اس ادا سے سرِ محفل کوئی
تپشِ درد سے خالی نہ رہا دل کوئی

بیخودی مین بھی تصور کا وہی نقشہ ہے
دلمین بیٹھا ہے جمائے ہوئے محفل کوئی

عبرتِ دہر کا ہستی مری آئینہ ہے
جز فنا اور نہین زیست کا حاصل کوئی

چھپنے والے ترا چھپنا بھی ہے عین حکمت
متحمل تیرے جلوے کا نہین دل کوئی

یہ تیری بندہ نوازی ہے جو کرے مقبول
سجدہ کب ہے ترے دربار کے قابل کوئی

اُس سے اُسکا ہی طلبگار ہے اللہ اللہ
دیکھے تو حوصلۂ ہمت سائل کوئی

دیدۂ تر نے یہ طوفان اُٹھا رکھا ہے
اب نہ دریا نظر آتا ہے نہ ساحل کوئی

جلوہ ہی جلوہ ہے پھر بزم عدم مین فرخ
پہلے اوٹھے تو ذرا پردہ حائل کوئی

جناب بابو کرشن سہائے ولیل ہمکاری

کسکو ملتا ہے پتہ لاکھ ہو کامل کوئی
تو وہ دریا ہے کہ جسکا نہین ساحل کوئی

رات ہی بھر کو تھی کیا گرمی ہنگامہ عشق
اب نہ ہے شمع نہ پروانہ نہ محفل کوئی

اور ٹکرا کے ہوا غرق سفینہ اپنا
ڈھونڈھنے سے جو ملا بھی کہین ساحل کوئی

جناب اقبال کانپوری

کر سکا طے نہ کبھی عشق کی منزل کوئی
یہ وہ دریا [illegible] ہے نہین ساحل کوئی

جناب نور [illegible]

ہو چکا ہو چکا مین نذر بلائے گرداب [illegible]
تونے دنیا سے مٹایا مجھے نیرنگی عشق [illegible]

جناب [illegible]

نرم کعبہ ہو کہ بتخانے کی منزل کو [illegible]
داغ جو تمنے دیئے ہین وہ لئے جا [illegible]
تھی مسافت [illegible]
چارہ کے کا نہ [illegible]

ہمکو افسوس ہے کہ جناب [illegible]
مین شائع ہوئی تھی تخلص [illegible]
آج شائع کئے جاتے ہین [illegible]

جناب سلیم [illegible]

ہمنوا خوش قسمتونکے یونتو ہوجاتے ہین سب
بدنصیبونکی کوئی سنتا نہین فریاد بھی

ادھر قید کرنیوالے گیسوؤن مین دل مرا
قیدی زندان کی ترے ہے کوئی میعاد بھی

یہ تباہ ہوجانیوالے روٹھکر دل سے مرے
ہوگی یہ اُجڑی ہوئی بستی کبھی آباد بھی

نزع کی ایذا مبارک اُنکے زانو پر مسلیم
جان بھی نکلی تمنائے دلِ ناشاد بھی

۷۸۶

ہفتہ وار

صداقت

چہارشنبہ ۲۵ر نومبر ۱۹۲۵ء

دمشق کی بربادی

عربی ذرائع سے جو خبرین موصول ہوئی ہین اس سے دمشق کی بربادی وتباہی کا حال معلوم کر کے بدن کے رونگٹے کھڑے ہوتے ہین اور فرانس کی شقاوت قلبی کا اندازہ کر کے عقل حیران ہو جاتی ہے کہ بار خدایا دنیا مین ایک ایسی قوم بھی موجود ہے جو اسقدر حیرت انگیز مظالم کر سکتی ہے۔

ننھے ننھے معصوم بچون کا قتل عورتون کی علانیہ بے حرمتی و عصمت دری ضعیف وناتوان ومجبور النسائن کی تذلیل و توہین تمام معبد گاہون کی بے حرمتی و مسماری اور تمام شہر کا انہدام ایک ایسا اجمال ہے جسکی تفصیل احاطہ بیان سے باہر ہے۔

ارمنون وغیرہ کو علانیہ اس کا موقع دیا گیا تھا کہ وہ صدیون کا انتقام دل کھول کے عربون سے لے لین یہی نہین بلکہ تمام شہر پر موت وتباہی مسلط کر دی گئی [illegible]

آپ کو معلوم ہے ہمارے الندن [illegible] تا کے معصوم بچون بیکس و [illegible] ریدار و تلوجوسٹ [illegible] ہین یہ کہ مجاہدین [illegible] ورکس [illegible] زرولیوشن [illegible] خدا [illegible] جواب د[illegible] ہی ہے۔ اس سے اس [illegible] ور اس سے ہندوستان [illegible] اب [illegible] خواہشات کی تکمیل ہو سکے گی۔ سوراجی [illegible] کا خاتمہ [illegible] کے ممبران نے جس دوراندیشی کا ثبوت [illegible] مین آ رہی [illegible] کی امید بڑھتی ہے۔ اور ہم کو امید ہو چکا ہے [illegible] پاس ہو جاویگا۔

گورنمنٹ کے لیے سبق

قائم کر رہے [illegible] آمد و رفت اور [illegible] بل پنجاب کاؤنسل سے پاس [illegible] بچہ سرفروشانہ [illegible] جب اسمبلی مین پیش ہوا [illegible] سارے ملک [illegible] کے ناپاک وجود سے [illegible] غریب اکسیر اور [illegible] اور اپنے ملک کو آزادی کی ہوا مین [illegible]

موصل کیلیے تیاریان

ترکون کو اب اس بات کا یقین ہو گیا ہے کہ مجلس اقوام ایک بے معنی شے ہے اور اس سے انصاف کی امید رکھنا حماقت ہے اس لیے ترکون نے موصل کے تحفظ کے لیے تیاری شروع کر دی ہے۔

تازہ اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے کہ جو ۷۵ ہزار فوج انھون نے کردستان کی بغاوت فرو کرنے کے لیے بھیجی تھی اسکو واپسی کا حکم نہین دیا تھا بلکہ وہ فوج دیار بکر مین ابتک مقیم ہے اور اسکو مزید تقویت پہونچانے کی کوشش کی جا رہی ہے، سمرنا اور دردانیال پر بھی تحفظ کے انتظامات شروع کر دیے گئے ہین۔

انگورہ مین کثرت سے ہوائی جہاز بنائے جا رہے ہین اسلحہ سازی کے کارخانون کی ترتیب از سر نو ہو رہی ہے فوجی اصلاح در پیش ہے۔ خلاصہ یہ کہ انتہائی تیزی کے ساتھ سامان جنگ بہم پہونچانے کی کوشش ہو رہی ہے ایک نامہ نگار کا بیان ہے کہ ترک اس خوش آیند خواب سے خوش ہین کہ ہم صرف دس ہزار فوج سے موصل لے سکتے ہین اور اگر بالفرض ضرورت ہوئی تو ہم دس لاکھ فوج لا سکتے ہین برطانیہ زیادہ سے زیادہ یہ کر سکتی ہے کہ مصر کے ہوائی مستقر سے ہوائی جہاز لائے مگر جب تک وہ اس کا انتظام کرے ہم اپنا مقصد حاصل کر لین گے

اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ترک موصل پر اپنی جان لڑا دینگے اور کوئی دقیقہ اسکے حاصل کرنے مین نہ چھوڑینگے، لہذا انھون نے اعلی پیمانہ پر جنگی تیاری شروع کر دی ہے اور اگر انکو ضرورت محسوس ہوئی تو وہ دردانیال مین سرنگین بچھا کر قلعون پر توپین چڑھا دین گے۔

برطانیہ مین اس سے ایک قسم کا ہیجان پیدا ہو گیا ہے اور اس بحث پر بڑے زور شور سے بحث شروع ہو گئی ہے انگلستان کی عام رائے جنگ کے موافق نہین ہے۔

خدا کرے حکومت برطانیہ انگلستان کی عام رائے کی مویدہ ہو کر جنگ کے آتشکدہ مین نہ کودے اور دنیا کے خرمن امن و امان کو جلا کر خاکستر کرنے کی کوشش نہ کرے۔

ملکہ الکزنڈرا کی وفات

۲۰ر نومبر ۱۹۲۵ء کو مختصر بیماری کے بعد شہنشاہ معظم جارج پنجم کی والدہ ملکہ الکزنڈرا نے انتقال فرمایا یہ خبر تمام سلطنت مین بڑے رنج کے ساتھ سنی گئی ملکہ مرحومہ اپنی فیاضی، ترحم اور ہمدردی کی وجہ سے رعایا مین بہت ہر دلعزیز تھین، ۱۹۱۰ء سے آپ تنہائی کی زندگی گذار رہی تھین لیکن ہمدردی اور فلاح کے کامون مین ہمیشہ پیش پیش رہتی تھین۔

آپ شاہ کرسچین والی ڈنمارک کی بڑی صاحبزادی تھین آپ کا سنہ ولادت یکم دسمبر ۱۸۴۴ء تھا اور اس حساب سے آپ کی عمر ۸۲ سال کی تھی آپ کی شادی مرحوم شہنشاہ ایڈورڈ ہفتم کے ساتھ ۱۸۶۳ء مین ہوئی تھی۔

آپ نے انگلستان مین بہت جلد ہر دلعزیزی پیدا کر لی تھی اور ۱۹۰۲ء مین آپ بادشاہ کے ساتھ تخت پر بیٹھین اور ۱۹۱۰ء مین آپ بیوہ ہوئین مگر آپ نے اس جانکاہ مصیبت کو نہایت صبر سے برداشت کیا آپ ۱۹۱۲ء تک بالکل گوشہ نشین رہین اسکے بعد آپ کبھی کبھی باہر آنے جانے لگین۔

جنگ یورپ مین بنی نوع انسان کی تکلیف دور کرنے کیلیے آپ نے عظیم الشان خدمات کین،

آپ کی وفات سے سلطنت کے ہر حصہ مین جو افسوس ہے وہ ملک معظم کے صدمہ کو ہلکا کرنے کا باعث ہوگا۔

ملک معظم اور ملکہ میری اور تمام شاہی خاندان کے ساتھ اس غم مین سب کو یکسان ہمدردی ہے۔

قحط اڑیسہ کی امداد

اڑیسہ سے خوفناک قحط اور تباہی کی سنسنی خیز خبرین آ رہی ہین، سیلاب اور خشک سالی نے وہان کے باشندون کو برباد کر دیا ہے اڑیسہ کے باشندے پہلے ہی سے غریب ہین آبادی کے بڑے حصہ کو شاید کبھی پیٹ بھر کر دونون وقت کھانا نصیب ہوتا ہو بہت سے لوگ ہمیشہ اناج کے ساتھ جنگل کی گھاس پتی ملا کر کھاتے ہین اکثر مردون کے پاس محض لنگوٹی اور عورتون کے پاس صرف پردہ داری کے لیے ایک ہی کپڑا ہوتا ہے اور بچون کی عمر کا ایک بڑا زمانہ برہنہ جسم رکھنے کا رواج ہے معمولی حالت مین ان لوگون کی حالت پر رحم آتا ہے لیکن جب سیلاب اور قحط کی عنایت ہو تو پھر انکی تباہی دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے۔ لالہ لاجپت رائے نے ان مصیبت زدہ لوگون کی امداد کی پرزور اپیل کرتے ہوے لکھا ہے،

”مین تو تمام عمر کا گدا گر ہون خیال تھا کہ شاید بڑھاپے مین اس کام سے فرصت ملجائے مگر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ میری قسمت مین مانگنا ہی لکھا ہے مین ہمیشہ آپ لوگون کا سائل رہا آج کانگڑا مین کل راجپوتانہ اور صوبہ متوسط مین قحط پڑا اور مین نے آپ کے سامنے ہاتھ پھیلایا اور ہر موقعہ پر آپ کے سامنے جھولی لیکر آ موجود ہوا لیکن کیا کرون جیتے جی یہ برداشت نہین ہوتا کہ میرے ہموطنون پر آسمان گرے اور مین خاموش بیٹھا رہون ہماری سرکار کروڑون روپیہ دریاؤن اور دیگر چیزون پر خرچ کر دیتی ہے اور ہمارے اہل ثروت بھی جو نمائشی باتون پر لاکھون روپیہ خرچ کر دیتے ہین اس طرف توجہ کی ضرورت ہے۔“

آگے چلکر آپ نے اپنی پرزور اپیل مین ہندوستانیون اور پنجابیون کو مخاطب کر کے کہا ہے کہ اگر تمہارے اندر درد رکھنے والا دل ہے تو اپنی روٹی مین سے ایک ٹکڑا اپنے اڑیسہ کے بھائیون کے لیے میرے پاس بھیج دو۔ انکے بھی بال بچے ہین اور انکی بھی عورتین ہین۔“

فی الحقیقت اڑیسہ مین لوگ مکان کپڑے اور اناج کے لیے مر رہے ہین کھیتی کے جانور برباد ہو رہے ہین۔

ہمارا فرض ہے کہ ان لوگون کی مدد کرین اونکے بال بچون اور جانورون کو موت سے بچاوین۔

ہم کو امید ہے کہ یہ اپیل ہندوستانیون کے دلون پر اثر کریگی

جنوبی افریقہ

گورنمنٹ ہند کی طرف سے ایک وفد جنوبی افریقہ کے جانے کا اعلان ہوا ہے اور یہ بھی تبلایا گیا ہے کہ اس دفعہ مین ہندوستانیون کی زبردست نیابت ہوگی۔ اور یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ جنوبی افریقہ کے ہندوستانیون کا ایک وفد ہندوستان آ رہا ہے ہمارا خیال ہے کہ جسوقت تک یہان کا وفد وہان جا کر کسی نتیجہ پر نہ پہونچ جائے اسوقت تک وہان کے وفد کا آنا تقریباً بیکار ہے۔“ لہذا جنوبی افریقہ کے ہندوستانی اپنا وفد بھیجنا اسوقت تک ملتوی رکھین تو زیادہ بہتر ہے۔

ہندوستان

مسز نیڈو پر ایک انگریز کے خیالات

ہندوستانی خواتین میں کانگریس کی پہلی صدر

کوئی صاحب ایچ جی اخبار منچسٹر گارڈین،، میں لکھتے ہیں کہ مسز نیڈو جو اس سال انڈین نیشنل کانگریس کی صدر منتخب ہوئی ہیں پہلی ہندوستانی خاتون ہیں جنھیں یہ عہدہ نصیب ہوا ہے باوجود اسکے کہ کانگریس ایک بہت بڑی چیز ہے اور اسمیں اکثر اختلافات اور تنازعات پیش آتے رہتے ہیں پھر بھی اسمیں کوئی شبہ نہیں ہے کہ یہ ہندوستانی خاتون اُن ہزار ہا ہندوؤں کو جو اس اجلاس میں شریک ہونگے قابو میں رکھ سکیں گی۔

مسز نیڈو کا سب سے نمایاں پہلو ہندو مسلم اتحاد کا حامی ہونا ہے اور ہندوستان کی سیاست میں ان کا سب سے بڑا حصہ یہ ہے کہ وہ تمام جماعتوں کو متحد کرنیکی کوشش کر رہی ہیں مہاتما گاندھی کے پیروؤں میں یہ سب سے زیادہ اسکی مؤید ہیں کہ جنوبی افریقہ اور ہندوستان دونوں جگہ پر ہر مذہب و ہر قوم کے گرے ہوئے اور پسماندہ لوگوں کی حالت کو بہتر بنایا جاے چھوت چھات سے انھیں اتنی ہی نفرت ہے جتنی انکے رہنما مہاتما گاندھی کو انکی طرح یہ بھی ہندوستان کو متحد دیکھنا چاہتی ہیں باوجود اسکے کہ وہ ایک شاعرہ تھیں اور اس حیثیت سے وہ بین الاقوامی شہرت رکھتی ہیں لیکن انکی خطابت اور خوش بیانی انکو سیاست کے میدان میں کھینچلائی (ہمدرد)

جنوبی افریقہ سے تعلیم یافتہ ہندوستانیوں کا اخراج

حکومت ہند کی توضیح

سرکاری کمیونک مورخہ ۲۰ر نومبر مظہر ہے کہ:۔

۲۶ر اکتوبر کو جونسبرگ (جنوبی افریقہ) برٹش انڈین ایسوسی ایشن کا ایک تار موصول ہوا جسمیں لکھا تھا کہ یونین گورنمنٹ (حکومت جنوبی افریقہ) نے وہاں کے تعلیم یافتہ ہندوستانیوں کو یہ نوٹس دیا ہے کہ وہ ایسے تارکان وطن کی حیثیت رکھتے ہیں جنھیں یہاں رہنے کی اجازت نہیں لہذا وہ اس ملک کو چھوڑ دیں حالانکہ ان تعلیم یافتہ ہندوستانیوں کو اس سمجھوتہ کی رو سے جو ۱۹۱۴ء میں مہاتما گاندھی اور جنرل اسمٹس کے درمیان ہوا تھا ہندوستانیوں کی عام فلاح و بہبود کے خیال سے خاص طور پر رہنے کی اجازت دیگئی تھی کہا جاتا ہے کہ اس فعل کا منشا یہ ہے کہ جنوبی افریقہ کے ہندوستانیوں کو اس کشمکش میں،، جو ایشیاٹک بل،، پر ہونے والی ہے ان تعلیم جماعت کی مدد سے محروم کر دیا جاے، حکومت ہند نے فوراً حکومت جنوبی افریقہ کو تار دیا کہ پورے واقعات سے مطلع کرے جو جواب وہاں سے آیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان تقریباً ۸۰ ہندوستانیوں میں سے جن کو ٹرنسوال میں رہنے کی اجازت دیگئی تھی ۵۰ ایسے ہیں جنھیں اس [illegible] قرار دیا گیا ہے کہ اُنھوں نے ان شرائط کو توڑ دیا جن پر انھیں رہنے کی اجازت دیگئی تھی اور ایک اور شخص نے اپنی مرضی سے جانے کی اجازت طلب کی ہے۔

مولانا عبد الباری صاحب کا برقی پیغام

سلطان ابن سعود کے نام

لکھنو ۱۶ر نومبر مولانا عبد الباری صاحب نے ذیل کا برقی پیغام

کاکوری کی ڈکیتی کا مقدمہ

سپرنٹنڈنٹ پولیس خفیہ کا بیان حلفی

لکھنو ۲۰ر نومبر کاکوری کے ڈکیتی والے مقدمہ میں پولیس کی طرف سے مزید مہلت کی جو درخواست دیگئی تھی اسکے سلسلہ میں پنڈت جگت نرائن نے بہ حیثیت وکیل سرکار کے راے صاحب درگا پرشاد ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس سی آئی ڈی سے حلفی بیان لیا جنھوں نے بیان کیا کہ اگرچہ ایک درجن افسران کے قریب ان مقدمات کی تحقیقات میں لگے ہوے ہیں پھر بھی ابھی تک کارروائی مکمل نہیں ہوئی اور کوئی فرد جرم پیش نہیں کیجا سکتی کم سے کم ۱۵ روز اور رکھے جاہئیں تاکہ تحقیقات پورے طور پر مکمل ہو آر۔ این لہری جو ابھی کلکتہ میں بم سازی کے ایک کارخانہ میں گرفتار ہوے ہیں ان کی موجودگی اس مقدمہ میں بہت ضروری ہے گواہ مذکور ۱۹۲۴ء سے صوبہ متحدہ میں خفیہ انجمنوں کا پتہ لگانے کے لیے مقرر کیا گیا ہے اور وہ حلف لیکر کہہ سکتے ہیں کہ اس صوبہ کے بعض اضلاع میں خفیہ انجمنیں قائم کی گئی تھیں اور اپنے مقاصد کو ترقی دینے کے لیے ان انجمنوں کے بعض ممبروں نے ڈاکے ڈالے ملزمین میں دو نے اقبال جرم کر لیا ہے اور پولیس امید کر رہی ہے کہ فرار شدہ اشخاص کو بھی گرفتار گرفتار کرلے گی پولیس کے پاس ایسی شہادتیں موجود ہیں جن سے یہ ثابت ہو سکتا ہے کہ ان میں سے بعض ملزمین نے بجیوری ضلع پیلی بھیت میں ڈاکے ڈالے تھے۔

چار ملزم رہا کر دیے گئے

گواہ مذکور سے وکیل ملزمین نے جرح شروع کی اور اسکے ختم ہونے کے بعد مجسٹریٹ نے ۱۵ دن کی مزید مہلت کی بہ منظوری دیدی ملزمین سے ستیلا سہاے جو کبھی صوبہ متحدہ کانگریس کمیٹی کے سکریٹری رہ چکے ہیں موہن لال گوتم، رامدت شکلا اور چندر بھال ایک ایک ہزار کی ضمانت و مچلکہ پر رہا کر دیے گئے ہیں مدن لال کو بلا ضمانت و مچلکہ کے چھوڑ دیا گیا ہے باقی ملزمین کے ضمانت کی درخواستیں نامنظور کر دی گئی ہیں۔

لاہور میں دفعہ ۱۴۴ کا مشروط نفاذ

لاہور ۱۹ر نومبر مسٹر اوگلوی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے آج ذیل کا اعلان جاری کیا ہے چونکہ معاملات حجاز کے متعلق مسلمانوں کی دو جماعتوں میں کشیدگی پائی جاتی ہے نبا برین فیصلہ کیا جاتا ہے کہ آج سے لے کر کامل دو ماہ تک اس بحث کے متعلق کوئی جلسہ کسی عام جگہ پر منعقد نہ کیا جاے اس بحث کے علاوہ دیگر مضامین پر اس حکم کا نفاذ نہیں ہوگا عام مقامات سے مراد چوک بازار اور میدان ہیں خواہ وہ شہر کے اندر واقع ہوں یا باہر لیکن عمارات اس سے مستثنیٰ ہیں اس لیے اگر اس نوعیت کے جلسے کسی ہال احاطہ کے اندر عمارت میں منعقد کیے جائیں تو اس پر کوئی اعتراض وارد نہ ہوگا۔

جنوبی افریقہ میں ہندوستانیوں کی مشکلات

سرکاری وفد روانہ کیا جائیگا

دہلی ۲۰ر نومبر حسب ذیل کمیونک شائع کی گئی ہے گورنمنٹ ہند نے گورنمنٹ افریقہ کی راے سے جنوبی افریقہ میں ایک وفد بھیجنے کا فیصلہ کیا ہے مسٹر جی ایف پیڈسن کمشنر لیبر مدراس اس وفد کی سربراہی کرینگے بقیہ ارکان وفد کے ناموں کا اعلان عنقریب کیا جائیگا وفد کی غرض یہ ہوگی کہ جنوبی افریقہ کے ہندوستانیوں کی اقتصادی اور عام حالت کے متعلق براہ راست معلومات حاصل کرے وفد کی رپورٹ کی رپورٹ اس گفت و شنید میں بہت کام آئیگی جو دونوں گورنمنٹوں کے درمیان جاری ہے دہلی کی اطلاع ظاہر ہوتا ہے کہ گورنمنٹ جنوبی افریقہ نے وفد کی پذیرائی منظور کر لی ہے اور اسکے ساتھ ہندوستانی مسائل پر بحث کریگی وفد کی روانگی کی ہنوز کوئی تاریخ مقرر نہیں ہوئی ہے۔

برقیات

حوالگی مدینہ منورہ کیلیے اہل شہر کی درخواست

انیگلو انڈین سمچار اسٹیٹسمین کلکتہ کا نامہ نگار خصوصی ۱۶ر نومبر کو بذریعہ تار مطلع کرتا ہے کہ مدینہ منورہ جو خطوط و مراسلات موصول ہوے ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ اب مدینہ منورہ زیادہ عرصہ تک مدافعت نہیں کر سکتا اور اس کا سقوط بہت جلد ہونیوالا ہے، اطلاعات سے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ اہل مدینہ منورہ نے سلطان ابن سعود کو مدینہ میں مدعو کیا ہے تاکہ یہ متبرک شہر حوالہ کر دیا جاے۔

ایران کی جدید مجلس [illegible]

مشہد مقدس (پانیر کا خا[illegible] نظر رکھتے ہوے جو انتخا[illegible] متعلق لوگوں میں ز[illegible]

ٹرکی نے [illegible]

اسٹیٹسمین کلک[illegible] دیتا ہے کہ حکو[illegible] کو باضابطہ تسلی[illegible]

امام [illegible]

ٹائمس لنڈن [illegible] کا سپاہ نے قبیل[illegible] فاش دی اور قبیل[illegible] اسوقت امام یحیی کی فوجیں [illegible] بڑھ رہی ہیں خیال ہے کہ عنقریب یہ فوجیں امام ادریسی کی علاقوں پر قبضہ کر لیں گی

ملکہ الیگزینڈرا کی وفات حسرت آیات

لنڈن ۲۰ر نومبر ملکہ الیگزینڈرا انتقال ہو گیا ملکہ آنجہانی دو سال سے خاموشی کے ساتھ مقام سینڈرنگھم میں رہا کرتی تھیں آخری سواری ۱۸ر نومبر کو کی تھی تمام ملک میں غم و الم گھٹا چھائی ہوئی ہے۔

سلطان ابن سعود کے نام بھیجا ہے۔

ہندوستان کی انجمن خدام الحرمین ایک وفد بھیجنا چاہتی ہے جو حجاز میں صورت حالات کا بچشم خود مطالعہ کرے اور اس مقدس سر زمین میں امن کے قیام اور خونریزی سے احتراز کے وسائل کے متعلق صلاح و مشورہ دے از راہ عنایت بذریعہ تار اطلاع دیجیے کہ آپ اس وفد کو حاضر ہونیکا موقع عطا فرما سکتے ہیں۔

آئینہ کانپور

فہرست امیدواران بورڈ

مسلم امیدواران

انور گنج (۳ سیٹ)
(۱) خان بہادر حافظ محمد حلیم (۲) شیخ محمد ابراہیم (۳) خانصاحب سید بشیر الدین (۴) مسٹر محمد حنیف (۵) مسٹر احمد حسین (۶) مسٹر احمد خان

کلکٹر گنج (۲ سیٹ)
(۱) حاجی محمد سعید (۲) حکیم خواجہ عبد الشکور (۳) مسٹر فہیم الدین (۴) مسٹر حاضر علی ایڈیٹر نظام عالم (۵) مسٹر فضل حسین ایڈیٹر البرید

ٹپکا پور (۲ سیٹ)
(۱) حاجی قمر الدین (۲) ڈاکٹر عبد الکریم (۳) مسٹر وحید احمد (۴) مسٹر مرتضی حسین عابدی (۵) منشی محمد اسمٰعیل (۶) منشی رحمت اللہ

مول گنج (۳ سیٹ)
(۱) شیخ محمد مجید احمد (۲) حافظ محمد صدیق (۳) شیخ محمد قاسم (۴) شیخ محمد حنیف (۵) حاجی محمد حنیف (۶) شیخ محمد اسمٰعیل (۷) شیخ محمد رفیق (۸) شیخ محمد صدیق (۹) شیخ عزیز الحق (۱۰) شیخ محمد اصغر (۱۱) منشی محمد امین الدین (۱۲) منشی محمد اکرم حسین

غیر مسلم امیدواران

[illegible] پرشاد (۲) لالہ دیبی دین (۳) [illegible] (۴) بابو ساد و رام [illegible] گرگ (نمایندہ کانگریس) [illegible] بابو نراین پرشاد نگم [illegible] نگریس) [illegible] پنڈت کرپا ناتھ مصر [illegible] بابو جھنیش پرشاد [illegible] مہندر (۹) بابو [illegible] (۲) پنڈت [illegible] جی جوگ [illegible] پرشوتم چند [illegible] جی وید (۷) [illegible] (۸) پنڈت ہربنس ناتھ [illegible] پرشاد کپور (۲) پنڈت رگھبر دیال وید

کانگریسی (۳) پنڈت منی لال اوستھی
غیر کانگریسی (۴) لالہ چھنگامل (۵) بابو دولت رام (۶) پنڈت لچھمی نراین (۷) بابو بنارسی داس (۸) بابو منی لال (۹) لالہ کنہیا لال وید (۳ سیٹ)

صدر بازار
کانگریسی (۱) پنڈت رامیشور پرشاد وید (۲) پنڈت شنونندن مصر وید (۳) ڈاکٹر پریم نراین
غیر کانگریسی (۴) بابو پرچندر سروپ (۵) بابو پرشوتم داس
۲ سیٹ

(۶) پنڈت گورسرن اوستھی (۷) بابو جنگ بہادر (۸) مسٹر نروتا (۹) ڈاکٹر سندر لال نگم

ٹپکا پور
کانگریسی (۱) بابو نولکشور (۲) بابو نراین پرشاد ارورا (۳) مسٹر بالکرشن شرما
غیر کانگریسی (۴) ڈاکٹر گرجانندن (۵) بابو نلن کمار مکرجی (۶) بابو گیا پرشاد نگم (۷) بابو جوالا پرشاد (۸) ڈاکٹر پنا لال (۹) مسٹر نروتا
(۳ سیٹ)

مول گنج
کانگریسی (۱) ڈاکٹر رگھوناتھ پرشاد کپور (۲) حکیم کنہیا لال وید
غیر کانگریسی (۳) بابو جنگ بہادر (۴) پنڈت شیش نراین (۵) بابو رام رتن (۶) لالہ پیارے لال (۷) بابو رام رتن (۸) بابو اندر سنگھ (۹) مسٹر بابو رام
(۳ سیٹ)

مارواڑی (۲ سیٹ)
(۱) لالہ مہادیو پرشاد (۲) لالہ اننبر رام (غیر کانگریسی)
کانگریسی (۳) لالہ رامیشور پرشاد باگلا (۴) لالہ رام کمار

امیدواران بورڈ

انور گنج انور گنج وارڈ میں خان بہادر حافظ محمد حلیم و شیخ محمد ابراہیم کی شخصیتیں ایسی ہیں کہ انکو بورڈ میں جانے سے کوئی روک نہیں سکتا اور سارے وارڈ میں ایک ووٹ انکے لیے قطعی ہے ان دونوں صاحبوں کا وارڈ پر خاص اثر و اقتدار ہے۔ انکے علاوہ خانصاحب سید بشیر الدین اور مسٹر محمد حنیف دونوں زوردار امیدوار ہیں۔ جو لوگ مسٹر محمد حنیف کو بزور ہٹلا دینا چاہتے ہیں وہ یقیناً صاحب موصوف کے ساتھ ظلم کرنا چاہتے ہیں ان دونوں صاحبوں میں سے جنکو ووٹر چاہیں گے منتخب کر لیں گے، پولنگ نہ ہونے دینے کے معنی یہ ہیں کہ ووٹروں کو انکے حق سے محروم کیا جاتا ہے۔ جو کسی طرح بھی جائز نہیں کہا جا سکتا بقیہ امیدواروں کا کوئی چانس نہیں۔

بابو رام نراین گرگ بی۔ اے کو کانگریس نے اس حلقہ سے نامزد کیا ہے آپ انور گنج وارڈ اور بینا گنج وارڈ سے بالترتیب دو سال ناکامیاب ہو چکے ہیں اس لیے اس سال آپکی کامیابی ضروری ہے اور غالباً اسی اصول کو مدنظر رکھتے ہوے کانگریس نے آپ کو نامزد کیا ہے کہ ایک رئیس کی اشک شوئی ہو سکے ورنہ آپ نے نہ کانگریس کی کوئی خدمت کی ہے اور نہ اہل شہر کی البتہ آپ ممبری کے لیے کافی دولت خرچ کر سکتے ہیں اگر آپ کانگریس کو کافی روپیہ دیں تو ہم بھی آپ کی کامیابی سے خوش ہونگے، دوسرے امیدوار لالہ دیبی دین ہیں جو اپنی ذات کی نمایندگی کی حیثیت سے بورڈ میں جانا چاہتے ہیں، کانگریس کا فرض تھا کہ وہ خود انکو نامزد کرتی مگر ایسا نہیں کیا گیا جو ناقابل معافی فرو گذاشت ہے تیسرے امیدوار ہمارے دوست چودھری مہیشری پرشاد ہیں ہم آپ کی کامیابی کے لیے دست بدعا ہیں اس قسم کے نوجوان شہر سے لوکل پبلک لائف کو بہت کچھ تقویت ہو سکتی ہے کانگریس پارٹی پر بھی کئی امیدواروں سے زیادہ انکا حق ہے آپ بورڈ میں جاکر اپنا زیادہ وقت دے سکتے ہیں اور زیادہ بے خوفی اور دماغی قوت سے کام کر سکتے ہیں البتہ آپ زیادہ روپیہ ممبری پر نہیں کر سکتے لیکن جس سرگرمی، ہمت اور جوانمردی سے آپ سرمایہ داروں کا مقابلہ کر رہے ہیں اسکو دیکھتے ہوے ہم آپ کو ناکامیاب ہونے پر بھی مبارکباد دینا اپنا فرض سمجھیں گے۔

کلکٹر گنج کلکٹر گنج وارڈ میں حکیم خواجہ عبد الشکور کیلیے ایک ووٹ تقریباً طے شدہ ہے اور بورڈ میں آپکے نہ جانے کی کوشش کرنا فضول ہے حاجی محمد سعید کے لیے بھی ایک ووٹ طے شدہ تھا مگر بعض حالات ایسے پیدا ہو گئے ہیں کہ جسکی وجہ سے اب وہ اثر نظر نہیں آتا تیسرے امیدوار مسٹر فہیم الدین ہیں آپ کا اثر اسوقت بہت کافی نظر آ رہا ہے چوتھے امیدوار مسٹر حاضر علی ایڈیٹر نظام عالم ہیں بظاہر آپ کی کامیابی کی کوئی امید نہیں۔ چوتھے امیدوار مسٹر فضل حسین ایڈیٹر البرید ہیں آپ مسٹر فہیم الدین کے حق میں رٹیائر ہو گئے ہیں جو قابل تعریف ہے۔

پنڈت اجدھیا ناتھ تواری اور پنڈت وشنودت عرف للوجی وید کا انتخاب یقینی ہے اب رہی ایک جگہ اسکے لیے بابو بھگوانداس، رائے پرشوتم چند، پنڈت بدری پرشاد دوبے اور مسٹر جی جی جوگ انمیں سے کوئی ایک صاحب منتخب ہو سکتے ہیں۔ بقیہ امیدواروں کی کوئی امید نہیں۔

مول گنج مول گنج وارڈ میں شیخ مجید احمد کا اثر و اقتدار بہت کافی ہے اور آپ کی کامیابی یقینی ہے اسکے بعد حافظ محمد صدیق کا چانس ہے تیسری سیٹ کے لیے حاجی محمد حنیف کی امید ہو سکتی ہے۔ اور اگر حاجی محمد حنیف ناکامیاب ہوے تو منشی محمد اسمٰعیل یا شیخ محمد حنیف کی توقع ہو سکتی ہے ہمکو افسوس ہے کہ شیخ محمد قاسم کوشش نہیں کر رہے ہیں ورنہ انکا بھی کافی اثر ہے ہماری دلی خواہش تھی کہ تیسری سیٹ حافظ ہدایت حسین کے لیے ہو مگر آپ نے اس کشمکش میں پڑنا مناسب نہیں سمجھا۔ باقی امیدواروں کا کوئی چانس نہیں۔

حکیم کنہیا لال کی کامیابی یقینی ہے مگر ہمارا خیال ہے آپ بورڈ سے زیادہ بورڈ کے باہر رہکر پبلک کی خدمت کر رہے ہیں اگر آپ بورڈ سے کنارہ کشی اختیار کر لیتے تو پبلک نقطۂ نظر سے بہتر تھا۔ ڈاکٹر رگھوناتھ پرشاد کپور اور بابو جنگ بہادر کی طاقت تقریباً یکساں ہیں اب جسکی قسمت یاوری کرے پنڈت شیش نراین پراگ نراین کے جانشین ہیں اور وضع کے رئیس ہیں آپ کا بھی کافی اثر ہے۔ اور امیدوار کوئی امید نہیں۔

ٹپکا پور حاجی قمر الدین کا ایک ووٹ تقریباً سارے سے طے شدہ ہے اور آپ کی کامیابی ایک شدہ بات ہے اسکے بعد ڈاکٹر عبد الکریم کی توقع ہے مسٹر وحید احمد اور مرتضی حسین عابدی نے بھی کافی اثر پیدا کر لیا ہے۔ مسلمانوں کو عام شکایت ہے کہ مجدٹی منار کا قطعی خیال نہیں کرتی مگر اسی بے انصافی کے یہ خود شکار ہو رہے ہیں ہمارے خیال میں اس وارڈ سے ایک جگہ صاحبان میں [illegible] کو دینا چاہیے اور ڈاکٹر عبد الکریم مول گنج وارڈ میں ایک جگہ حاصل کرنا چاہیے جو انکے لیے [illegible] بابو نولکشور اور بابو نراین پرشاد ارورا اور ڈاکٹر گرجانندن کا زور یکساں ہے اور غالباً یہی تینوں صاحب کامیاب ہوں اور اگر انمیں سے کوئی صاحب ناکامیاب ہوے تو مسٹر بالکرشن شرما کا چانس ہے اور کوئی صاحب کوئی خاص اہمیت نہیں رکھتے ہیں۔

البتہ بابو نلن کمار مکرجی کی بھی امید ہو سکتی ہے کیونکہ بنگالی کمیونٹی ممکن ہے کہ اپنا نمایندہ بھیجنے کی کوشش

صدر بازار

پنڈت رامیشور پرشاد وید پنڈت شیونندن وڈ کا وارڈ پر کافی اثر ہے اور انکا انتخاب یقینی ہے تیسری سیٹ کے لیے بابو برجندر سروپ ڈاکٹر پریم نراین اور پنڈت گورسرن اوستھی میں سے جو صاحب بھی منتخب ہوجائین - بقیہ امیدوارون کا کوئی چانس نہین اور بابو پرشوتم داس کو اب خود ریٹائر ہوجانا چاہیے تھا -

سول لین

ڈاکٹر جواہرلال بابو نراین پرشاد نگم، بابو برجندر سروپ پنڈت کرپاناتھ مصرا بابو درگا پرشاد میوال کا اثر و اقتدار قریب قریب یکسان ہے، کانگریس نے بابو برجندر سروپ کی اندھا دھند مخالفت مین اپنی بہترین ہستیون کو سول لین مین نامزد کیا ہے مگر یہ بہت محال ہے کہ کانگریس سول لین کی دونون جگہون پر قبضہ کرسکے ایسی حالت مین کانگریس نے نادانستہ طور پر اپنے دو بہترین نمایندون مین سے ایک کو نقصان پہونچایا ہے اور اگر ڈاکٹر جواہرلال یا مسٹر نراین پرشاد نگم مین سے کوئی صاحب بھی رہگیے تو بورڈ مین کانگریس نمایندگی کا خاتمہ ہوجایگا جس کا تین سال تک افسوس رہیگا -

کانگریس کو سول لین وارڈ سے احمد شاہ پادری بالکسی اور عیسائی صاحب کو نامزد کرنا چاہیے تھا مگر کانگریس نے ایسا نہ کرکے سخت اصولی غلطی کی ہے، ہندو صاحبان جداگانہ نیابت کے مخالف مین اور ہمکو بھی اس سے اتفاق ہے کہ یہ اصول قومیت کے منافی ہے اسی بناپر ہندو صاحبان کی مسلمانون سے یہ خواہش ہے کہ وہ جداگانہ نیابت کو ترک کردین مگر دس برس کا عرصہ ہوا کہ اُنھون نے غیر مسلم سیٹون مین جسمین پارسی، عیسائی، اور دیگر تمام قومین شامل ہین آج تک ایک سیٹ بھی کسی غیر ہندو کو نہین دی جسکے معنی شاید وہ یہ سمجھتے ہین کہ شاید اسمین دیگر قومون کا کوئی حق ہی نہین حالانکہ انکا یہ فرض تھا کہ وہ کم سے کم ایک سیٹ عیسائی اور پارسیون کے لیے مخصوص کردیتے تاکہ جداگانہ نیابت کے اصول کو مسلمان بھی فضول سمجھنے لگتے - ہمکو اس سال ہری گنیش شنکر ودیارتھی کی ذات سے پوری امید تھی کہ وہ ضرور اسکا خیال کرینگے مگر افسوس کہ یہ امید بھی پوری نہ ہوئی -

نیا گنج

بابو گورپرشاد کپور پنڈت رگھبردیال وید پنڈت منی لال اوستھی اور لالہ جھنگا مل کا تقریباً یکسان اثر ہے لالہ جھنگا مل منتخب ہوجانا یقینی ہے گذشتہ سال لالہ جھنگا مل کانگریس پارٹی کی انتہائی مخالفت کے باوجود منتخب ہوکر بورڈ مین گئے تھے مگر آپ نے اہم معاملات مین کانگریس کا ساتھ دیکر اپنی دیش بھگتی کا بین ثبوت دیا ایسی صورت مین اگر کانگریس لالہ جھنگا مل کی مخالفت اس سال نہ کرتی تو زیادہ مناسب ہوتا

مارواڑی حلقہ

مارواڑیون کے لیے دو جگہین مخصوص ہین اور انکے لیے صرف مارواڑی ہی ووٹ دیسکتے ہین، ان دو جگہون کے لیے لالہ مہادیو پرشاد ... رامیشور پرشاد باگلا اور لالہ رام کمار اور لالہ انند رام امیدوار ہین اول الذکر تین صاحبون کا اثر تقریباً یکسان ... لالہ رامیشور پرشاد باگلا اور لالہ مہادیو پرشاد کی کامیابی ... ہے -

مذکورہ بالا مضمون ہمنے کسی کی مخالفت و موافقت کو مدنظر رکھکر نہین لکھا ہے بلکہ حالات و واقعات کو مدنظر رکھتے ہوے لکھا ہے ہماری آخری درخواست یہ ہے کہ جولوگ بھی کامیاب ہوکر بورڈ مین آئین وہ شہر کی خدمت کے خیال کو اپنا بہترین فرض سمجھین اور محض پارٹی بندی کے کام کو زیادہ تقویت دینے سے پرہیز کرین -

جلسہ

۲۲ر نومبر کو بوقت ۶ بجے شام خورد محل پارک مین خلافت کا جلسۂ عام بصدارت قاضی انعام اللہ صاحب منعقد ہوا - سید ذاکر علی صاحب نے مجملاً خلافت کے اغراض و مقاصد بیان کیے اور آیندہ خلافت کانفرنس کانپور کے لیے اہل شہر سے پرزور اپیل کی کہ وہ آل انڈیا خلافت کانفرنس کانپور کو کامیاب بنانے مین اپنی انتہائی قوت صرف کرین - اور خلافت کانفرنس کی انتظامات کے لیے زائد سے زائد چندہ دین -

کانگریس

کانگریس کے لیے بڑے زور شور سے تیاریان ہورہی ہین اس ہفتہ کانگریس کمیٹی کو چھ ہزار روپیہ کی آمدنی ہوئی - پنڈال وغیرہ قریب تیاری کے ہے، پنجاب کانگریس کمیٹی نے ایک ہزار روپیہ بھیجا ہے کانگریس کمیٹی مین روپیہ اور کام کرنے والون دونون کی کمی ہے

کانگریس کے ساتھ ساتھ سیاسی قیدیون اور دیسی ریاستون کی رعایا کی بھی کانفرنسین ہورہی ہین انھین دنون مین آل انڈیا مہتر کانفرنس کا بھی جلسہ ہونیوالا ہے -

آفتاب

آفتاب ایک علمی و ادبی رسالہ ہے جو کانپور کے اُفق سے ماہوار طلوع ہوتا ہے مضامین کے انتخاب اور کتابت و طباعت کے لحاظ سے بھی یہ رسالہ ایک حد تک قابل قدر ہے اگر ہمارے دوست نصرت مولائی کی کوشش اس ہونہار رسالے کی کفیل رہی تو انشاءاللہ ایک دن یہ رسالہ ساری دنیا کو اپنی شعاعون سے منور کریگا بہرحال اس صحیفۂ ادب سے ہماری بہت سی ادبی آرزوئین وابستہ ہین ملنے کا پتہ منیجر - رسالہ آفتاب توپخانہ بازار کانپور

برقی جنتری

رعد مرحوم کی قابل فخر یادگار برقی جنتری ۱۹۲۶ء مرحوم کے صاحبزادے برق کانپوری کے اہتمام سے نہایت آب و تاب کے ساتھ شائع ہوئی ہے اسمین لوازمات جنتری کے علاوہ تاریخ بھوپال اور غازی ابن عبدالکریم کی حیرت انگیز شجاعانہ کارنامے بھی معہ فوٹو غازی موصوف درج ہین - ناظرین صداقت اس قابل قدر جنتری کو ضرور ملاحظہ فرمائین کاغذ عمدہ کتابت و طباعت نہایت دیدہ زیب قیمت اعلیٰ ایڈیشن ۱۲ار

معمولی ایڈیشن

ملنے کا پتہ منیجر انتظامی پریس کانپور

بحکم بابو کاشی ناتھ صاحب سکنڈ ایڈیشنل سب جج بہادر کانپور

[نمونہ قابل فروخت

سمن واسطے قرارداد امور تنقیح طلب

(آرڈر ۵ قاعدہ ۱ و ۵)

نمبر مقدمہ ۳۸۸ سنہ ۱۹۲۵ء

بعدالت ایڈیشنل سب جج بہادر دویم کانپور

مہادیو پرشاد — مدعی

بنام سرجو نراین وغیرہ — مدعاعلیہ

سرجو نراین ولد لچھمی نراین قوم کھتری ساکن چاول منڈی شہر کانپور

ہرگاہ کہ مدعی نے تمھارے نام ایک نالش بابت ... کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۱۴ر ماہ دسمبر سنہ ۱۹۲۵ء بوقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دیسکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دیسکے حاضر ہو اور جوابدہی دعوی کی کرو اور تم کو لازم ہے کہ اُسی روز جملہ دستاویزات پیش کرو جن پر تم بتائید اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو -

تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمھارے مسموع او ... گا

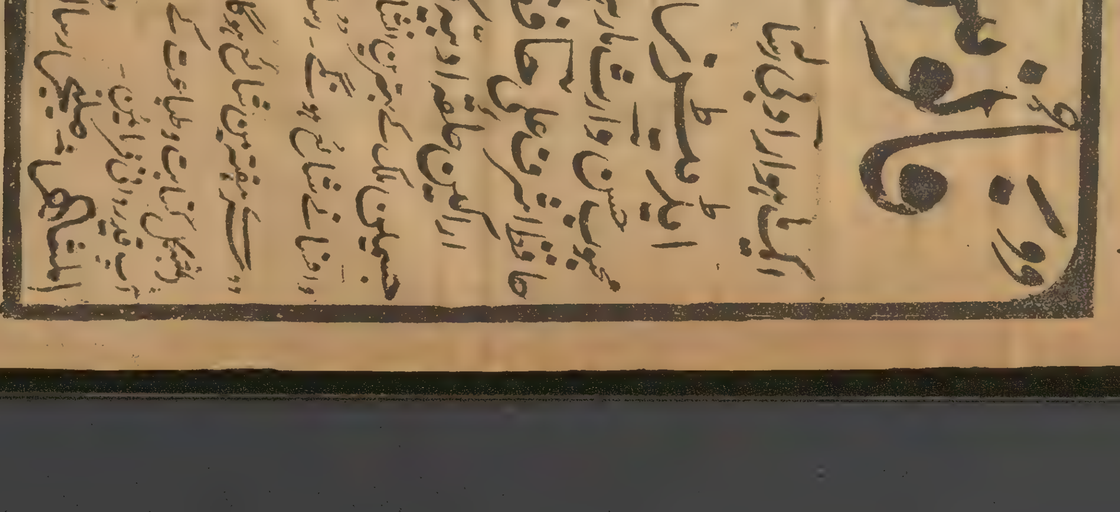
ثبت میرے دستخط او...

۱۲ر ماہ نومبر سنہ ۱۹۲۵ء ...

مہر عدالت

(۱) اگر تم کو ... حاضر نہ ہوگے ... کراسکتے ہو کہ جو ... جس دستاو... رکھتے ہو وہ ا... ضروری عدا... گذرانو - ...

(۲) اگر تم مطالبہ مدعی کو تسلیم کرتے ہو تو تم کو لازم ہے کہ روپیہ معہ خرچہ نالش عدالت مین داخل کرو تاکہ کارروائی اجراے ڈگری جو تمھاری ذات یا مال یا دونون پر ہو کرنا نہ پڑے -



اطلاع نامہ بنام مدعا علیہ نابالغ و ولی و نوٹس حسب دفعہ ۵۰

ضابطہ دیوانی

بعدالت دیوانی اجلاس عالیجناب سید خورشید حسین صاحب جج ماتحت بہادر ہردوئی مقام ہردوئی

مقدمہ نمبر ۲۴۸ سنہ ۱۹۲۵ء

راجہ سورج بخش سنگھ او۔بی۔ای تعلقدار ساکن سمنڈا پرگنہ باری ضلع سیتاپور — مدعی

بنام مسمی بیجا سنگھ عرف سورج بخش سنگھ نابالغ پسر سراج سنگھ متوفی قوم ٹھاکر ساکن موضع کموری پرگنہ گونڈہ — مدعا علیہ

بنام متولی بیجا سنگھ عرف سورج بخش سنگھ نابالغ پسر سراج سنگھ متوفی قوم ٹھاکر ساکن موضع کسرولی پرگنہ گونڈہ تحصیل سنڈیلہ — مدعا علیہ نابالغ

ہرگاہ مقدمہ مندرجہ عنوان میں مدعی نے ایک درخواست گذرانی ہے کہ مدعا علیہ نابالغ کا ایک ولی دوران مقدمہ مقرر کیا جاوے لہذا تم نابالغ کو اور تم منشی ابرار حسین صاحب وکیل ہردوئی کو اس کی رو سے اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بتاریخ ۷ ماہ دسمبر سنہ ۱۹۲۵ء ایک درخواست اصل عدالت میں نسبت تمہارے یا تم بیجا سنگھ عرف سورج بخش سنگھ نابالغ کے کسی دوست کے ولی دوران مقدمہ مقرر کیے جانے کی [illegible] ابرار حسین صاحب [illegible] اغراض مقدمہ [illegible] اگر بتاریخ مو[illegible] ہو کر ولی ہونا [illegible] صاحب وکیل [illegible] تم کو یہ بھی ہدایت [illegible] کہ مہاراج سنگھ متو[illegible] کچھ عذر تو نہیں ہے [illegible]

آج بتاریخ ۲ [illegible] اور مہر عدالت سے جاری [illegible] وقت حاضری بغرض [illegible] ۱۰ بجے سے ہے [illegible]

(مہر عدالت) بحکم عدالت

بحکم جناب مولوی سید محمد شفیع صاحب جج خفیفہ بہادر کانپور

سمن بنام مدعا علیہ بنابر حاضری اصالتاً بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵۔ قاعدہ ۳)

بعدالت جج خفیفہ بہادر کانپور

مقدمہ نمبر ۳۲۱۱ بابت سنہ ۱۹۲۴ء

پنڈت لال بہاری وٹیکارام ساکن قلی بازار شہر کانپور

بنام فرم متھرا پرشاد گنگا ساگر بذریعہ متھرا پرشاد گنگا ساگر مالکان فرم مذکور ساکن گورا بازار پرگنہ ڈلمئو ضلع رائے بریلی — مدعا علیہ

بنام فرم متھرا پرشاد گنگا ساگر ساکن گورا بازار پرگنہ ڈلمئو ضلع رائے بریلی۔

ہرگاہ مدعیان نے آپ کے نام ایک نالش بابت ۱۱۸ صہ ۱۲ کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم دیا جاتا ہے کہ آپ بتاریخ ۴ ماہ دسمبر سنہ ۱۹۲۵ء بوقت ۱۰ بجے دن کے عدالت ہذا میں اصالتاً حاضر ہوں اور جوابدہی دعویٰ کی کریں اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کی حاضری کے لیے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس آپ کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو حاضر کریں نیز جملہ دستاویزات جن پر آپ بتائید اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہوں اسی روز پیش کرائیں۔

آپ کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہونگے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل [illegible]

[illegible] دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ [illegible] سنہ ۱۹۲۵ء جاری کیا گیا۔

دستخط

ہر سہائے منصرم

(مہر عدالت)

اطلاع

[illegible] مدنظر ہو کر آپ کے گواہ اپنی مرضی سے [illegible] عدالت ہذا سے سمن بہ این مراد [illegible] کہ جو گواہ حاضر نہ ہو وہ جبراً حاضر [illegible] جس دستاویز کو کسی گواہ سے پیش کرانے [illegible] آپ استحقاق رکھتے ہیں وہ اس سے پیش کرائی جاوے بشرطیکہ آپ خرچہ ضروری عدالت میں داخل کر کے اس امر کی درخواست گذرانیں۔

(۲) اگر آپ مطالبہ مدعی کو تسلیم کرتے ہیں تو آپ کو لازم ہے کہ روپیہ مع خرچہ نالش عدالت میں داخل کریں تاکہ کارروائی اجرائے ڈگری کی جو آپ کی ذات یا مال یا درصورت دونوں پر کرنا پڑے [illegible]

بنارس اور فیض آباد میں دورہ کیا جا چکا ہے۔ شہر راین اور علیگڈھ میں والنٹیروں کو تعلیم دی جا رہی ہے تین سو والنٹیروں میں بھرتی ہو چکی ہیں۔ مقامی سیوا سمتی اور ڈی۔ اے۔ وی کالج کے طالب علموں کو بھی تعلیم دی جا رہی ہے، بابا راگھو داس ہفتہ بھر مختلف ضلعوں میں دورہ کرتے رہے پنڈت سری کرشن پالیوال اور سوامی کمار آنند نے ۱۰۔۱۱ کو فتحپور ضلع میں دورہ کر کے دریاسو۔ کشن پور۔ جونیان کے عام جلسوں میں تقریریں کیں شری لوت گنیش شنکر ودیارتھی اور سوامی کمار آنند ۱۵ تاریخ کو اچلدہ (اٹاوہ) پہونچے۔ پنڈال بننا شروع ہو گیا ہے اس وقت پھاٹک بن رہا ہے اگلے ہفتہ میں پنڈال کھڑا ہو جاویگا ٹکٹ آفس اور بازار کے سامنے کی دوکانیں قریب تیار ہو چکی ہیں نمائش کے بننے کا کام شروع ہو گیا ہے نمائش اور بازار کی ایک چوتھائی دوکانیں ریزرو بھی ہو چکی ہیں بی۔بی۔ اینڈ سی۔ آئی ریلوے نے طے کیا ہے کہ وہ تلک نگر کے پاس گوالٹولی میں ایک چند روزہ اسٹیشن کھولے گی اور ٹکٹ گھر تو نگر ہی میں رکھے گی یہ بھی امید کیجاتی ہے کہ ای۔ آئی۔ آر۔ ریلوے سودیشی نمائش میں بھیجی جانیوالی چیزوں پر رعایتی محصول لیگی

سری کرشن دت پالیوال ہیلپنگ سکریٹری

صداقت میں اشتہار دینا کامیابی کی دلیل ہے۔

مصر میں نادر شاہی دور دورہ

قاہرہ ۱۸ نومبر حکومت مصری نے ایک حکم نامہ شائع کیا ہے اور تنبیہ کی ہے کہ اگر وہ سابق ممبران پارلیمنٹ ایوان پارلیمنٹ میں یا اور کہیں علیحدہ کرینگے جیسا کہ انہوں نے ۲۱ اکتوبر کو پارلیمنٹ کا اجلاس ایوان کے باہر منعقد کرنے کا ارادہ کیا ہے تو جبراً روک دیا جائیگا

آگاہ کیا گیا ہے کہ جب ۲۵ مارچ کو پارلیمنٹ ٹوٹ گئی تھی تو جو لوگ اس کے ممبر تھے وہ اب ممبر نہیں رہے اور جب انتخابات کی ضرورت ہوگی تو جدید قانون انتخابات نافذ کر دیا جائیگا۔

مجاہدین شام کی مزید کامیابیاں

بیت المقدس ۱۷ نومبر (ٹائمز آف انڈیا کا خاص تار) باغیوں نے شارع نبایتہ پر قبضہ کر لیا ہے جو سرحد پر واقع ہے اور جہاں فلسطین اور صیدا کی شرکت ملتی ہیں عربی ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ شہر صیدا کی تسخیر بندوقچی باغی کل صبح اور تین دیگر مسیحی دیہات میں لوٹ مار کرنے کے بعد آگ لگا دی گئی وجہ یہ بتائی جاتی ہے کہ یہ لوگ فرانسیسیوں کی مدد کر رہے تھے۔

شہر صیدا ایک قدیمی بندرگاہ بحر روم پر واقع ہے یہ مقام ولایت بیروت میں داخل ہے

[illegible] رزولیوشن [illegible] ہے۔ اس سے [illegible] اس سے ہندوستان کے [illegible] خواہشات کی تکمیل ہو سکے گی۔ سوراجیہ [illegible] کے ممبران نے جس دوراندیشی کا ثبوت [illegible] کی امید بڑھتی ہے اور ہم کو امید [illegible] پاس ہو جاویگا۔

گورنمنٹ کے لیے سبق

[illegible] بل پنجاب کاؤنسل سے پاس [illegible] جب اسمبلی میں پیش ہوا [illegible] سے بیاکسیر اور [illegible] کی ہوا میں [illegible]

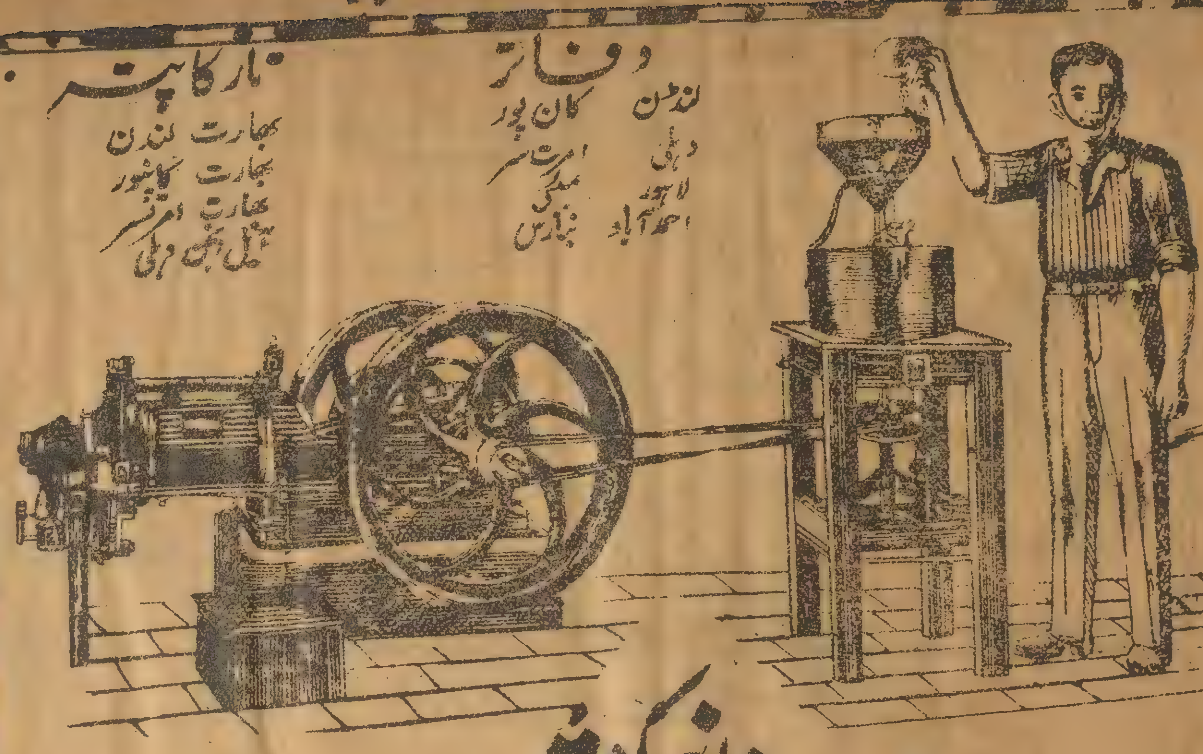
کانپور کانگریس رپورٹ

نمبر ۳

نومبر کے دوسرے ہفتہ کیلیے

اس ہفتہ میں بھی چھ ہزار کی آمدنی ہوئی چار ہزار کانپور سے لے ۳۲۵ روپیہ استقبالیہ کمیٹی کے ممبروں کی فیس سے اور باقی روپیہ مختلف ٹکٹوں کی آمدنی سے۔

ڈاکٹر ہارڈیکر ۱۰ نومبر کو یہاں آگئے انھوں نے [illegible] پنڈت محمود جوشی اور بالنکار نے اس ہفتہ میں الہ آباد [illegible]



... ہمارے لنڈن آفس ... کرنا چ...
... خریدار ... جو ... ہم ...
... زرولیوشن ...
... فی ہے۔ اس سے
... اس سے ہندوستان کے
... کی خواہشات کی تکمیل ہو سکے گی۔ سوراجب...
... کے ممبران نے جس دور اندیشی کا ثبوت
... اتحاد کی امید بڑھتی ہے۔ اور ہم کو امید
... سے پاس ہو جاویگا۔

باہتمام خواجہ عبد السلام صداقت پریس کانپور سے شائع ہوا!

The Sadaqat
CAWNPORE

REG-No A
1424

جمال پرتوِ حق عزم مستقل مین رہو
زبان پر بھی وہی ہو جو تیری دل مین رہی
(احسن سنبھلی)

صداقت

قیمت سالانہ سے
ششماہی عہ
فی پرچہ ۲ر

اڈیٹر۔ خواجہ عبد السلام

ہفتہ وار

جلد ۲ | کان پور۔ چہارشنبہ ۲۔ دسمبر سنہ ۱۹۲۵ء مطابق ۱۵۔ جمادی الاول سنہ ۱۳۴۴ھ | نمبر ۱۴۱

قصیدہ تہنیت

بحضور فیض گنجور شریمان آدھیراج مہاراجہ بھگوتی پرشاد صاحب بہادر والی ریاست دیا دام اقبالہ

شریمان ادھیراج مہاراجہ بھگوتی پرشاد صاحب بہادر ایک عالی حوصلہ اور علم دوست رئیس ہین، "صداقت"
مہاراجہ صاحب کی نگاہ فیض اثر سے گذرنے کا فخر حاصل کرتا رہتا ہے۔

آپ کی گدّی نشینی کے سلسلے مین جو پچھلے دنون ہوئی، ہمکو یہ نظم موصول ہوئی
جو حلقۂ ادبیہ کانپور کے ایک ہونہار ممبر کی پرخلوص و پرجوش طبیعت کا نتیجہ [illegible]

رنگ کچھ بدلا ہوا ہے خاطرِ ناشاد کا
آرہی ہے یاد وہ گدّی نشینی کی خوشی
حسن جبتک ہو سر پیرائے بزمِ کائنات
پھول جبتک شاخ مین ہو شاخ نخلِ گل زمین ہو
غنچۂ گل کو ہو جبتک مسکرانیکی ہوس
ہر زبانِ برگ ہو جبتک خزانکی شکوہ سنج
ہو زمین جبتک کہ چکّر مین پئے لیل و نہار
راجہ صاحب خوش رہین اُسوقت تک باغ و جاہ
گلشنِ اقبال ہو وقفِ بہار اسوقت تک
آپکی بندوق کی گولی ہو اور شیرون کا سر

ہے زبا[illegible]
خاک ہونگے تو غبا[illegible]
[illegible] ر کان پوری
[illegible] طرف چاک گ[illegible]
[illegible] ے جذبا[illegible]
[illegible] ترے منو[illegible]
عندلیبون کو ہو [illegible]
ذکر ہو جبتک بہارِ خا[illegible]
ہو نشان جبتک کہ قائم [illegible]
رات دن سنتے رہین نغمہ م[illegible]
ایک پتّہ بھی ہو جبتک گلشنِ ایج[illegible]
تام ہو جبتک جہان مین صید اور صیّاد کا

یہ بھی اک معراج گویائی ہی ای نور الہدیٰ!
ہے زبان پر نام راجہ بھگوتی پرشاد کا

دعاگوے دولت و اقبال
نور الہدیٰ (رکن حلقہ ادبیہ کانپور)

۷۸۶

ہفتہ وار

صداقت

چہارشنبہ ۲ دسمبر ۱۹۲۵ء

پھوٹ

پھوٹ ہندوستان کا ایک پھل ہے جو ہندوستان کی مقدس زمین کے علاوہ کسی دوسرے ملک میں نہیں پیدا ہوتا اور پھوٹ ایک لفظ ہے جس سے زیادہ تباہی خیز، مردم آزار اور منحوس لفظ بھی کسی ڈکشنری میں نہ ہوگا۔

ہندوستان کی بدقسمتی ہے کہ یہ پھوٹ گھر گھر اور بچے بچے میں پھیلی ہوئی ہے، اور اسی لیے مفرد و مجموعی حیثیت سے ہماری قومی، اخلاقی، تمدنی، مذہبی اور سیاسی زندگی کا خاتمہ ہو گیا ہے اور ہم کہان سے کہان پہونچ گئے ہین اسکی داستان طویل، اور نہایت افسوسناک ہے۔

مذہبی زندگی کا اگر آپ مطالعہ کرینگے تو آپ کو مسلمان، ہندو پارسی، عیسائی اور سکھون کے جھگڑے بہت کافی نظر آئین گے اندرونی حیثیت سے سنی شیعہ، دیوبندی، فرنگی محلی، بدایونی بریلوی اور قادیانی [illegible] ایک فریق کی نبرد آزمائی کے لیے [illegible] تار رہتا ہے [illegible] ہی پر قصہ ختم ہونا [illegible] کرنا [illegible] نبرد آزمائی [illegible] اسکے کہ آپس مین [illegible] جنگ [illegible] و نجد کی [illegible] رزولیوشن [illegible] کردی [illegible] ہے۔ اس سے [illegible] اس سے ہندوستان [illegible] خواہشات کی تکمیل ہو سکے گی۔ سوراج [illegible] ون کے ممبران نے جس دور اندیشی کا [illegible] اتحاد کی امید بڑھتی ہے اور ہم کو [illegible] سے پاس ہو جاویگا۔

گورنمنٹ کے لیے سبق

قابض [illegible] بل پنجاب کاونسل سے پاس [illegible] آزمائی [illegible] جب اسمبلی مین پیش ہوا [illegible] ممتاز پہلو [illegible] مسلمانون کی ذمہ داری غریب [illegible] مسلمانون کا کیا فائدہ متصور کیا ہے؟ اور کیا ہم ان ناصحان قوم سے یہ عرض کر سکتے ہین کہ آپ آپس مین لڑنے کی کوشش کو ختم کیجیے تاکہ آپ کی زبان مین تاثیر پیدا ہو اور آپکا ہندو مسلمانون پر واقعی اثر پڑے اور آپ کا مقصد اصلی یعنی سوراج حاصل ہو ورنہ اگر آپ نے آپس کی جنگ نہ ختم کی تو آپ کے لکچرون اور وعظون کا کسی پر بھی اثر نہ ہوگا اور آپ کی تمام دوڑ دھوپ اس باب مین بیکار ثابت ہوگی اور اسکی ذمہ داری قوم پر نہ ہوگی بلکہ خود آپ پر ہوگی، آئندہ آپ کو اختیار ہے

ہندوستان کی سیاسی زندگی کو لیجیے تو آپ کو معلوم ہوگا کہ اس پھوٹ سے ہم کو کیسا نقصان ہوا آج سے چالیس سال پہلے جب کانگریس قائم ہوئی تھی تو سرکاری آدمیون کے ہاتھون مین اسکی باگ ڈور تھی، گورنمنٹ اسکی حامی اور مددگار تھی گورنمنٹ اسکے شرکاؤن کو گورنمنٹ ہاؤسون مین دعوت دیتی تھی لیکن بہت جلد جب ماڈریٹ اصحاب نے اس پر قبضہ کیا تو سرکاری سوسائٹی والے آدمی ہٹ گئے اور انھون نے کانگریس کے باہر اپنی ایک علیحدہ پارٹی قائم کی اور ماڈریٹ لوگون نے کانگریس اپنے ہاتھ مین لی اور اپنے نقطہ خیال سے ملک کی آزادی کے لیے کوشش و ایثار کرتے رہے، اسکے بعد اکسٹریمسٹ کا زور ہوا اگر انکو بھی بالآخر کانگریس سے علیحدہ ہونا پڑا اور لکھنو کانگریس تک وہ علیحدہ رہے لکھنؤ مین دونون کا میل ہوا اور کچھ دنون اتحاد باہمی کا عجیب دلکش سمان رہا مگر اسکے بعد ریفارم اسکیم کی بدولت پھر شیرازہ بکھر گیا اور امرتسر کانگریس کے بعد کانگریس نان کوآپریٹرون کے ہاتھ آگئی اور اسمین شک نہین کہ اس زمانہ مین ہندو مسلمانون کے اتحاد نے جو نظارہ پیش کیا وہی ہندوستان کا اصلی علاج ہے۔ مگر واہ ری پھوٹ پھر اس نے اپنا زور کیا اور ہندو مسلمانون کے اتحاد مین فرق آنے لگا، تبدیلی اور نہ تبدیلی چاہنے والون کے گروہ نظر آنے لگے بالآخر کانگریس مین سوراجسٹ پارٹی قائم ہوگئی مگر آج ہم دیکھتے ہین کہ سوراجسٹ پارٹی مین بھی دو گروہ ہو گئے ہین اور آپس مین انتہائی لیتا دہو رہا ہے،

اسوقت ملک کی حالت یہ ہے کہ ہندو مسلمانون کے درمیان سخت اختلافات ہین اور دوسری سیاسی پارٹیان علیحدہ علیحدہ نبرد آزما ہین خلاصہ یہ کہ اسوقت پولٹیکل حالت نہایت خطرہ مین ہے جسکو قومی درد رکھنے والے دل نہایت افسوس کے ساتھ دیکھ رہے اور خون کے آنسو رو رہے ہین۔

یہ سب کیون؟ اسلیے کہ ہمارے اندر ایثار اور قربانی کی کمی ہے ہم چھوٹے چھوٹے فائدہ کو بھی کسی بڑی چیز کے لیے قربان نہین کرسکتے، ذری لالچ سے ہم گمراہ ہو جاتے ہین اور خفیف سے فائدہ کے لیے اصولون کو بدلنے کے لیے تیار ہو جاتے ہین۔

[illegible] بھی مختلف پارٹیان کام کرتی ہین لیکن انکا [illegible] قوم کی خدمت اور بہبودی ہوتا ہے اور [illegible] اسی مرکز کی طرف مائل رہتی ہین [illegible] مختلف طریقون سے اسی طرف قدم بڑھاتی ہین اور پارٹی کے اندر ہر فرد پارٹی کے لیے ایثار کرنے کو تیار رہتا ہے مگر ہندوستان مین ایسا نہین ہے۔

یہان شخصی فائدہ، ذات برادری کا دباؤ، ذاتی اغراض کے خیالات سے لوگ اپنے برائے نام آئیڈیل کو اس پر قربان کر دیتے ہین، اسلیے جب تک ہندوستان کے اندر بہبودی وطن کے لیے ایثار کرنے کا جذبہ حقیقی معنون مین پیدا نہین ہوتا جب تک ہندوستان مین قومیت اور حب الوطنی کو وہ اعلی و ارفع مرتبہ نہین دیا جاتا کہ جسکے لیے ہم سب کچھ قربان کرسکین اسوقت تک یہان پارٹیون سے بجز نقصان کے فائدہ نہین ہو سکتا۔

نہ ایک پارٹی زیادہ جوش و خروش و ایثار سے ملک کو فائدہ پہونچا سکتی ہے اور نہ بلا ایثار و قربانی کے سست رفتار پارٹی ملک کا بھلا کر سکتی ہے۔

فی الحال ملک کے لیے یہی ایک راستہ ہے کہ سب لوگ اتفاق باہمی اور ایثار و رواداری کے ساتھ مل کر سیاسی کام کو آگے بڑھائین۔

بیجا ضد

مولوی فضل حق ممبر بنگال کونسل نے ڈلہوزی اسکوائر کے دونون ستونون کو ہٹانے کی متعلق ایک رزولیوشن پیش کرنے کا نوٹس دیا تھا مگر گورنر صاحب بہادر نے اس رزولیوشن کو اس بنا پر پیش ہونے کی اجازت نہین دی کہ یہ مفاد عامہ کے خلاف ہے حالانکہ اس رزولیوشن کا صاف یہ مطلب ہے کہ اس سے قومی منافرت اور نسلی حقارت کے جذبات پیدا ہوتے ہین، اسی طرح لاہور مین لارڈ لارنس کے بت کے متعلق بھی گورنمنٹ پنجاب ضد پر ہے، حالانکہ ان باتون سے حاکم و محکوم کے دلون مین بدمزگی کے جذبات پیدا ہونے کے سوا کوئی نتیجہ نہین نکلتا۔

جنوبی افریقہ کے وفد کی روانگی

گورنمنٹ ہند نے مسٹر انڈریوز کی صدارت مین ایک وفد جنوبی افریقہ روانہ کیا ہے اس وفد کے ایک رکن سید رضا علی بھی ہین اسکے سکریٹری مسٹر جے ایس باجپئی ہین، یہ وفد جنوبی افریقہ کے ہندوستانیون کی مالی حالت کی جانچ کے لیے، اور انکی خواہشات اور ضروریات کی تحقیقات کے لیے بھیجا گیا ہے اگر گورنمنٹ اس معاملہ مین ٹال مٹول کے سوا اور کچھ نہین کرنا چاہتی تو یہ ڈھکوسلہ خوب ہے، ورنہ جنوبی افریقہ کے ہندوستانیونکی مصیبت و تکلیف کی کوئی بات گورنمنٹ ہند سے پوشیدہ نہین جنوبی افریقہ کے ہندوستانیون نے یہ خواہش کی تھی کہ جب تک اُن کا وفد ہندوستان سے ہو کر واپس نہ آجاے اسوقت تک یہان سرکاری وفد نہ آسے۔ مگر کون سنتا ہے۔

مسز بسنٹ کی واپسی

مسز بسنٹ اپنا ولایت کا سفر ختم کر کے واپس آگئین ہین آپ نے ہندوستان کی بہبودی کے لیے ولایت مین جو کام کیا ہے وہ قابل تعریف ہے اس بڑھاپے مین آپ جسقدر محنت اور کوشش کرتی ہین وہ قابل قدر ہے انکی پالیسی سے اگرچہ ہم کو اتفاق نہین ہے مگر انکی اس لگن کی تعریف کیے بغیر کوئی نہین رہ سکتا۔

آپ ہندوستان کی بہبودی کے لیے ولایت گئی تھین وہان آپ نے بڑے بڑے لوگون سے بات چیت کی اور ہندوستان کا معاملہ سمجھایا انکی کوشش سے یہ مسودہ (اگرچہ یہ مسودہ مفید نہین) شاید پارلیمنٹ مین پیش ہو جاے اگر ایسا ہوا تو کچھ دنون تک ولایت کے اخبارون مین چرچا رہے گا۔

ہندوستانیون کا حقیقی فائدہ صرف اسوقت ہو سکتا ہے جب وہ خود متحد و متفق ہو کر کام کرین۔

ڈسٹرکٹ بورڈ کانپور کے انتخابات آج ختم ہو جائینگے، آئندہ پرچہ مین کامیاب لوگونکی فہرست ہدیہ ناظرین ہوگی۔

موت کا الارم

(از جناب مفتی شوکت علی صاحب فہمی)

مسٹر بوب کو ٹھوکرین کھاتے کھاتے چوبیس گھنٹے گزر گئے تھے شکار کھیلنے کے لیے نکلے تھے راستہ بھول گئے اب چارون طرف خاک اُڑاتے پھرتے ہین کچھ پتہ نہین چلتا کہ کدھر جانا ہے اور کدھر نکل آے پیاس کی شدت نے دیوانہ کردیا ہے عقل ٹھکانے نہین رہی ہوش و حواس رخصت ہوچکے ہین بڑے مشہور فلاسفر ہین مگر سارا فلسفہ جوک پیاس نے ختم کردیا، خدا کو بالکل نہین مانتے اور کائنات کے فلسفہ پر ہمیشہ غور کرتے رہتے ہین حقیر گھاس کی تیّیان انسے کہتی ہین کہ خدا ایک ہے گلاب کے پھول کی رنگینی انھین بتاتی ہین کہ خدا کی ذات یقینی ہے پانی کی روانی انھین سبق دیتی ہے کہ اس کائنات کا پیدا کرنے والا بھی ہے ہوا کے جھونکے ان کو بتاتے ہین کہ خدا ہر جگہ ہے بارش کا قطرہ ان کے پاس پیام لاتا ہے کہ ایک آسمانی باپ ہے مگر یہ کہتے ہین کہ یہ سب غلط ہے دنیا اسی طرح تھی اور اسی طرح رہیگی، کوئی اس کا بنانیوالا نہین "

اسوقت یہ فلسفہ بھولے ہوے ہین پانی کے لیے بےچین ہین گرمی کی تپش سے بےکل ہین ریگستان کی گرمی اُن کے سُرخ سپید چہرہ کو جھُلسے دیتی ہے گھوڑے کی پشت سے بےدم ہوکر جلتے ہوے خاک کے ذرات پر گر پڑے ہین ہاتھ پاؤن جواب دے چکے ہین دل کی ارغوانی دنیا مین ایک ہنگامہ برپا ہے، کشتی حیات کے بادبان ہر سانس پر جھک جاتے ہین تمام اعضاء کے کفیل اور متوکل عروق و اعصاب کے روزی رسان معدہ نے اپنے فرائض ادا کرنے سے انکار کردیا جگر جو اپنے گلرنگ سرچشمون سے دل کی شرائین مین آب حیات روان کرتا تھا اعماز کر رہا ہے وہ اعصاب جو نظام ہستی مین سلکی خدمات پر مامور تھے تشنج مین مبتلا ہین ہاتھ دسترس سے باہر ہین، پاؤن پاؤن نہین رہے دماغ نے دل کی دعوتون سے انکار کردیا زبان قلب کی ترجمانی کرنے سے معذور ہے

فلاسفر نے جلتے ہوے خاک کے ذرات پر کروٹ لینی چاہی مگر اُسے معلوم ہوا کہ اس کا جسم اب اسکا جسم نہین رہا اُسنے پھر کوشش کی کہ کروٹ لے مگر وہ ناکام رہا اُس نے حسرت بھری نگاہون سے ریگستان کے کھلے ہوے میدان کی طرف دیکھا مگر اسے کوئی اتنا بھی دکھائی نہ دیا کہ جو اُسے دو گھونٹ پانی پلا دیتا اس نے خاک کے جلتے ہوے ذرات کی تپش سے بیچین ہوکر چلانا شروع کیا، اگر کسی نے اس مخملی گدّون پر سونیوالے کی فریاد نہ سُنی۔

فلاسفر نے تمام عمر کبھی موت کے فلسفہ پر غور کرنیکی کوشش نہین کی تھی کیونکہ ابھی وہ نوجوان تھا آنکھین بند کیے جلتی ہوئی زمین پر بےدم پڑا تھا زبان پر کانٹے کھڑے تھے حلق خشک تھا تنفس بےقاعدہ تھا ہاتھ پاؤن اور جسم بالکل بےقابو ہوچکے تھے نظام بدن مین ایک ہنگامہ برپا تھا تمام رگین کھچ رہی تھین فلاسفر کی بےچینی ہر لمحہ بڑھتی چلی جاتی تھی جب وہ بہت زیادہ بےچین ہوا تو اسے خیال آیا کہ شاید یہ پیام موت ہے کیا واقعی مین مر رہا ہون کیا اس دنیا کو مجھے خیرباد کہہ دینا ہوگا کیا مجھے اپنے دوستون کی شکل نہ دکھائی دیگی کیا مین دوبارہ وطن واپس نہ جاؤنگا کیا مین اب کبھی اپنے بیوی بچون کی صورت نہ دیکھ سکون گا کیا میری لاش ریگستان مین سڑے گی کیا مین درندون کی خوراک بننے کے لیے پیدا ہوا تھا آہ میری بیوی بچے میرا انتظار کرتے ہونگے جب اُنھین میری موت کی اطلاع تو کیسے رنجیدہ ہونگے میری بوڑھی ماں جب ولایت مین میرے مرنے کا تار پڑھے گی تو یقیناً وہ بےہوش جائیگی مین نے اپنی آسائش کے لیے ہزارون روپیہ کا سامان مہیا کیا تھا کیا وہ سب یونہی پڑا رہجائیگا اور میری زندگی کا خاتمہ اس ریگستان مین ہوجائے گا۔

فلاسفر نے پھر ایک بار کروٹ لینی چاہی مگر اب اُسے معلوم ہوا کہ اُس کا جسم ایک بےجان مٹی کے ڈھیر سے زیادہ وقعت نہین رکھتا اُس نے آنکھین کھولین اور حسرت سے آسمان کی طرف دیکھکر کہا کہ اے آسمانی باپ مین نے ہمیشہ تیری خدائی سے انکار کیا مگر آج جب میری تمام قوتین ختم ہوچکی ہین اور میرا جسم قریب قریب بےجان ہوچکا ہے اس وقت مجھے تیری قوت کا اندازہ ہوا مین آخری وقت تیری خدائی کو مانتا ہون اور تسلیم کرتا ہون کہ تیری ذات انسانی عقل سے بہت بالا ہے کاش اگر مین صرف موت ہی کے فلسفہ پر غور کیا ہوتا تو گمراہ نہ رہتا اے آسمانی باپ میری عقل پر پردے پڑے ہوے تھے مین دنیا سے رخصت ہونے سے پہلے تیری خدائی کا اقرار کرتا ہون اور اپنے بیکس بیوی بچون کو تیرے سپرد کرتا ہون فلاسفر کی زبان کی حرکت بند ہوئی اور معلوم ہوا کہ قوی مقناطیسی قوت کسی شے کو جسم سے کھینچ رہی ہے، یہ جانکنی کی تکلیف تھی، جانکنی کی تکلیف نے فلاسفر کی آنکھون سے آنسو جاری کردے پتلیان چڑھ گئین اور اُس نے خاک کے جلتے ہوے ذرات پر آخری سانس لے کر دنیا کو خیرباد کہا۔

فلاسفر بڑا فلاسفر تھا خوشحال تھا دولتمند تھا عزت والا تھا حکومت والا تھا مگر اسکی لاش جلتے ہوے ریت پر بےگور و کفن پڑی تھی اور کوئی اتنا بھی نہ تھا کہ اس گور و کفن کے محتاج کو دو گز زمین دلادے وہ جو عالیشان کوٹھیون مین شاہانہ زندگی بسر کرتا تھا اسے دو گز زمین بھی میسر نہ آئی وہ جس کے یہان کے ادنیٰ نوکر بھی قیمتی کھانے کھاتے تھے پانی کے ایک گھونٹ کے لیے دنیا سے ترستا ہوا رخصت ہوگیا وہ جسے ایک لمحہ کے لیے بھی بیوی بچون کے بغیر چین نہ آتا تھا آخری وقت بھی اُنکی صورت نہ دیکھ سکا اور ہمیشہ کے لیے اُن سے جُدا ہوگیا وہ جسے اپنی حکومت پر ناز تھا آج موت نے اسے محکوم کردیا اور اس کا فلسفہ خاک مین مل گیا

(دین و دنیا)

ہندوستان

پنڈت مالوی جی کا آریہ سماج کو چیلنج

سوامی دیانند نے پورانو[illegible] خاک ہونگے تو غبا[illegible] [illegible] رکان پوری

سناتن دہرم کانفرنس کا اجلا[illegible] [illegible] طرف چاک گ[illegible]

۲۲ر نومبر کو منعقد ہوا لالہ لاجپت[illegible] [illegible] جذبا[illegible]

مالوی جی نے اپنی تقریر مین سناتن دہرم سیوکو[illegible] [illegible] ممنو[illegible]

تعلقات پر اظہار خیالات کیا اور فرمایا کہ وہ اپنے اپنے دہرم سے [illegible] کام کرین آپ نے کہا کہ چند آریہ سماجی پورانون حملہ کرتے ہین اور کہتے ہین کہ وہ ویدکے خلاف ہین پنڈت جی نے فرمایا کہ مین نے پورانون مین ویدون کے کئی منتر دیکھے ہین آپ نے کہا کہ سوامی دیانند کا ہم پر بہت احسان ہے کہ اُنھون نے ہندوؤن کی حفاظت کی اور اُنھین بیدار کردیا لیکن اُنھون نے پورانون کو نہین سمجھا جن کسی آریہ بھائی کو پورانون کے متعلق کچھ شبہ ہو وہ میرے پاس آے بجاے اسکے کہ دوسرے سناتن دہرمون کو چیلنج دیا جاے مجھے چیلنج دو اور مین تمہارا چیلنج قبول کرتا ہون۔" مالوی جی کی تقریر سے آریہ سماجون مین کھلبلی پیدا ہوگئی ہے اور شام کو آریہ سماج کی طرف سے گرودت بھون مین جلسہ ہوگا۔

کونسل آف اسٹیٹ کے جدید انتخابات

لالہ سکھبیر سنگھ نے کونسل آف اسٹیٹ کے انتخاب مین سب سے زیادہ ووٹ حاصل کیے اور منتخب ہوگئے راجہ ایہ۔ال سنگھ بلامقابلہ منتخب ہوگئے راجہ موتی چند بہت کثرت آرا سے منتخب ہوگئے۔

مسلمانون مین سید آل نبی، او ووٹ کی زیادتی منتخب ہوے، سید رضا علی بلا مخالفت منتخب ہوگئے

صوبہ بمبئی کے لیے حسب ذیل اشخاص منتخب ہوے ہین مسٹر فیروز۔سی سیٹھنا، منوہرداس رامجی اور مسٹر آر ڈی موراجی،

پنجاب سے سردار جوگیندر سنگھ نواب محمد مہر شاہ

یونہ سے خان بہادر ابراہیم ہارون جعفر منتخب ہوے ہین

مسٹر جناح کے خیالات سوراج پارٹی اور

حکومت کے ساتھ اتحاد عمل بہت آسان تھا

بمبئی مسٹر جناح نے ایک ملاقات کے دوران مین بیان کیا کہ آئینی جدوجہد جاری رکھنے کے لیے کسی سیاسی پارٹی بنانے کے لیے جو سب سے بڑی دقت حائل ہوتی ہے وہ گورنمنٹ اور اسکی پالیسی اور اس کا طرز عمل ہے انھین یقین ہے کہ اگر لارڈ برکن ہیڈ نہین تو لارڈ ریڈنگ کو ضرور اس کا یقین تھا کہ اگر انھون نے رائل کمیشن کا اعلان کردیا اور اسکے ممبران اور اختیارات مین ہندوستانیون کی کافی رعایت رکھی تو ہندوستان کا حکومت کے ساتھ اتحاد عمل کرا لینا بہت آسان تھا بمبئی نے ایک بہت اچھے وقت مین اس پالیسی کی ابتدا کی ہے وہ اپنی ہر ممکن کوشش سے کام لے رہے ہین اور انھین امید ہے کہ صوبہ بمبئی ان کا ساتھ دے گا۔

دھمکیون سے حکومت کو شکست نہین دیجاسکتی

مسٹر جنا[illegible] کہ سوراج پارٹی اور اسکی تمامتر پالیسی [illegible] پایا کہ کسی گورنمنٹ کو [illegible] ن کی دھمکیون سے [illegible] وہ صرف [illegible] مین لوگون [illegible] بار ہے ہین [illegible] م اور [illegible] ن ہے انھین [illegible] ی رہی ہے [illegible] پالیسی اور [illegible] مین اختیار [illegible]

[illegible] ہفتہ کا روزہ

[illegible] دیا ہے

احمدآباد ۲۵ر نومبر مہاتما گاندھی نے کل سے ایک ہفتہ کا روزہ رکھنا شروع کیا ہے اسی لیے اُنھون نے دھبلکا کے دورہ کو بھی ۱۶ر دسمبر تک کے لیے ملتوی کردیا ہے تحفظ گاؤ پر اُنھون نے جس انعامی مضمون کا اعلان کیا تھا اسکی تاریخ بھی ۳۱ر مئی سنہ ۱۹۲۶ء تک بڑھا دیگئی ہے۔

کاکوری کے ڈکیتی کا مقدمہ

لکھنؤ ۲۸ نومبر سرکاری وکیل کی درخواست پر اسپیشل مجسٹریٹ نے آج کاکوری کے ڈکیتی والے مقدمہ مین سات ملزمین کو بالکل بری کردیا انمین سے دو جیل خانہ مین تھے وہ رہا کردے گئے اور پانچ جو پہلے ضمانت پر رہا کردے گئے انکی ضمانتین منسوخ کردی گئین اور وہ بالکل رہا کردے گئے۔

مہاتما گاندھی بول نہین سکتے

احمدآباد ۲۹ نومبر مہاتما گاندھی کے روزے کا آج چھٹا دن ہے وہ بہت کمزور ہوگئے ہین اور بول نہین سکتے لیکن ہر روز نصف گھنٹہ روزانہ چرخہ چلاتے ہین کسی کو انسے ملنے کی اجازت نہین اور روزہ ختم ہونے کے بعد بھی دو تین روز تک کسی کو انسے ملنے نہین دیا جائیگا ڈاکٹر کا کہنا ہے کہ مہاتماجی کو دیکھا قاعدہ کہتے ہین کہ تشویش کی کوئی وجہ نہین ہے۔

مسز اینی بسنٹ کی ناکام کوششین

ان کے مسودہ قانون کا کیا حشر ہوا؟

مسز اینی بسنٹ اپنے انگلستان کے طویل سفر سے واپس آگئی ہین انھون نے ایک اخبار کے نمایندے کو اپنا انٹرویو دیا ہے جس سے انکی کوششون کے عام نتائج پر بہت کچھ روشنی پڑتی ہے وہ کہتی ہین :-

مین نے انگلستان مین عام پروپیگنڈا کچھ بہت زیادہ نہین کیا ہے جو وفد مسٹر شیوا راؤ کی سرگردگی مین انگلستان گیا تھا اس نے پہلے اسی طرف توجہ کی لیکن بعد مین دو دن اس نتیجہ پر پہونچے کہ ہم کو اپنی تمام تر توجہ ایسا [illegible] کرنا چاہیے جن کے فیصلہ پر [illegible] لنڈن [illegible] کرنا [illegible] کولسٹ [illegible] اندیا ہاؤس [illegible] تو مقدمہ [illegible] پارلیمنٹ [illegible] ورکس [illegible] ہے - اس سے [illegible] ہندوستان [illegible] کی خواہشات کی تکمیل ہوسکے گی - سوراج [illegible] ان کے ممبران نے جس دور اندیشی کا [illegible] اتحاد کی امید بڑھتی ہے - اور ہم کو [illegible] سے پاس ہوجائیگا۔

[illegible] چینی لاٹوش روڈ [illegible]

گورنمنٹ کے لیے سبق

نئے وادہ بل پنجاب کاونسل سے پاس [illegible] کے مسودے جب دستمبلی مین پیش [illegible] کوئی تبدیلی [illegible] ڈھال دیگا [illegible]

ایک دوسرے سوال کے جواب مین کہ آیا مسودہ پارلیمنٹ مین پیش بھی ہوسکے گا اور آیا اسکی کامیابی کی کوئی امید بھی ہے مسز بسنٹ نے فرمایا کہ مسودہ کو پارلیمنٹ کے اس سشن مین پیش نہین ہو سکا ہے لیکن آیندہ سشن مین ضرور پیش ہوگا پارلیمنٹ کے دوسرے مسودات کی طرح چھپ جائیگا اور ہر ایک ممبر کے پاس بھیجدیا جائیگا اور ہر سرکاری کتب فروش کی دکان پر رکھدیا جائیگا انگلستان مین آج کل سیاسی پارٹیون کی جو حالت ہے اسکی بنا پر نہین کہا جاسکتا کہ اس کا آیندہ کیا حشر ہوگا

مین کانگریس مین شریک کیون نہین ہوتی

اس امر کی تشریح کرتے ہوے کہ وہ مسز نیڈو کی بحیثیت صدر کانگریس کے کوئی مدد کیون نہین کرسکتی ہین مسز بسنٹ نے فرمایا کہ کانگریس کے ساتھ میری انتہائی ہمدردی ہے پر ہوجاتی اگر وہ صرف ایک پارٹی کے قبضہ کو اپنے اوپر سے ہٹالے اور پھر صحیح معنون مین ایک قومی جماعت ہوجاے اس صورت مین آیندہ سال مین اسکی خدمت کرنے مین کسی سے پیچھے نہین رہونگی اگر کانگریس کی ممبری ہر ایک پارٹی کے آدمیون کے لیے جن کا مطالبہ ہوم رول بھی ہو جائز ہوجاے تو مین بحیثیت سابق صدر کانگریس کے کام کرنا شروع کردون ہوم رول ہی ایک ایسا مسئلہ ہے جس پر سب کا اتحاد مضبوطی کے ساتھ ہوسکتا ہے۔

فرخ آباد منیوسپلٹی کے اختیارات کی ضبطی

فرخ آباد کی منیوسپلٹی اور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مین انتخاب کنندگان کی فہرست مرتب کرنے کے متعلق چند معاملات مین اختلاف ہونیکی وجہ سے حکومت ممالک متحدہ نے فرخ آباد منیوسپل بورڈ کی انتخاب کے متعلق چند حقوق ضبط کرلیے ہین انتخاب ۱۲ جنوری تک ملتوی کردیا گیا ہے اور ووٹرون کی فہرست وغیرہ مرتب کرنے اور انتخاب کے متعلق دیگر کامون کے لیے جو تاریخین مقرر تھین وہ بھی بڑھادی گئین ہین فہرست انتخاب کنندگان اب بالکل نئے سرے سے تیار ہو گی جسکے تیار کرنے کے لیے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو کسی شخص یا اشخاص کے مقرر کرنے کا اختیار ہے اور فہرست کے ریوائزنگ افسر بھی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ہی مقرر کرین گے۔

آگرہ منیوسپل بورڈ کے خلاف مقدمہ

آگرہ - مسٹر پراگ نراین وکیل ہائی کورٹ نے آگرہ منیوسپل بورڈ کے خلاف ۵۱۰۰ روپیہ کا ہرجانہ کا دعوی دائر کردیا ہے کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے ووٹرون کی فہرست سے ان کے نام کے اخراج کا بدین وجہ حکم دیا تھا کہ ان کے ذمہ بحیثیت ممبر ایگزیکیٹو کمیٹی آگرہ بار ایسوسی ایشن کا چندہ باقی تھا مدعی کا یہ بیان ہے کہ منیوسپلٹی [illegible] کی رو سے انہین اشخاص کا نام ووٹرون کی فہرست [illegible] سکتا ہے جن کے ذمہ منیوسپلٹی کا ٹیکس باقی ہو۔

[illegible]وتی لال اور مہاراشٹر کے لیڈران کی کانفرنس

پنڈت موتی لال نہرو نے مسٹر کیلکر جیکار اور ڈاکٹر مونجے سے بمبئی مین آخری کانفرنس کرنے کے لیے ۳ دسمبر مقرر کی ہے ڈاکٹر مونجے نے کانفرنس مین شرکت کا وعدہ کیا ہے اور معلوم ہوا ہے کہ وہ ۲ دسمبر کو بمبئی کے لیے روانہ ہون گے۔

جنوبی افریقہ سے وفد

جنوبی افریقہ سے انڈین کانگریس کا وفد ۲۸ نومبر کو ڈربن سے ہندوستان کے لیے روانہ ہوگیا۔

سرکاری وفد جنوبی افریقہ کو روانہ ہوگیا

حکومت ہند کی طرف سے ایک وفد جسمین سید رضا علی شامل ہین [illegible]

بیروت

سابق قیصر جرمن کی جائداد واپس

برلن ۲۵ نومبر جس قیصر جرمن کو لوگ سمجھتے تھے کہ اب سب سے زیادہ غریب ہوگیا ہے اس کی جائداد واپس ہونے والی ہے جس سے وہ جرمنی کا امیر ترین شخص ہوجائیگا۔

شہزادگان مصر کی زاغلول کے طریقہ کار سے ہمدردی

قاہرہ ۲۴ نومبر باستثنا ایک یا دو کے تمام مصری شہزادگان نے جلالۃ الملک فواد کی خدمت مین ایک خط ارسال کرکے اطلاع دی ہے کہ وہ اس مطالبہ مین کہ ملک مین نیابتی طریقہ پر پارلیمنٹری زندگی پیدا کی جاے قوم کے ساتھ ہین اگر یہ بات منظور نہ کی گئی تو اس سے ملک مین ایسی شورش پیدا ہوجائیگی کہ جسکو جلالۃ الملک پسند نہ فرمائین گے مخالفین حکومت جدید قانون انتخابات کی مخالفت کر رہے ہین اور کہتے ہین کہ پرانی پارلیمنٹ قائم رہنی چاہیے۔

مجاہدین شام کا جارحانہ اقدام

فرانسیسی کمک پر کمک طلب کر رہے ہین

بیت المقدس ۲۰ نومبر فرانسیسی اور عرب حکام دروزیون سے صلح کی گفت و شنید کے متعلق بالکل لاعلمی کا اظہار کرتے ہین فرانسیسی اپنے استحکامات سے گنا کر چکے ہین مگر کمک پر کمک طلب کر رہے ہین تاکہ باغیون کی پیشقدمی روکی جاے نیز جنوبی و مشرقی سرحدگاہون کی محافظت بھی پوری سرگرمی سے جاری ہے دروزیون کا ادعا ہے کہ انھون نے فرانسیسیون کو اجبال عامل پر سخت شکست دی اور اب وہ مرجعیون سے علاقہ لبنان خاص کی طرف بڑھ رہے ہین

مسٹر ریمزے میکڈانلڈ کا احتجاج

لنڈن ۲۵ نومبر دار العوام مین لیبر پارٹی کے ممبرون کی طرف سے ایک تحریک پیش کی گئی ہے جسمین اشتمالیین کی گرفتاری پر احتجاج کیا گیا ہے اور اسکو تحریر و تقریر کی آزادی پر حملہ کے مترادف قرار دیا گیا ہے یہ تحریک جسپر مسٹر ریمزے میکڈانلڈ اور مسٹر ٹامس کے دستخط ثبت ہین یکم دسمبر کو دار العوام مین پیش ہوگی۔

فرانسیسی وزارت مرتب ہوگئی

پیرس ۲۷ نومبر تقریبا ایک ہفتہ کی دوڑ دھوپ کے بعد موسیو بریان بالآخر وزارت بنانے مین کامیاب ہوگئے ارکان وزارت غالبا یہ ہونگے - موسیو بریان وزیر اعظم اور وزیر خارجہ موسیو لوشیر وزیر مالیہ موسیو پین لوے وزیر جنگ - ادرجار لیگ وزیر بحری اور موسیو لیون پیرے وزیر نوآبادیات۔

آئینہ کانپور

فہرست ریٹرننگ افسران و پولنگ اسٹیشن

وقت ۱۰ بجے سے ۴ بجے شام تک

مسلم ۷ر دسمبر

انورگنج بمقام پنڈت پرتھی ناتھ ہائی اسکول

(۱) پنڈت ہری ہرناتھ منٹو انکم ٹیکس کمشنر
(۲) رائے بہادر لچھمن سنگھ ڈپٹی کلکٹر
(۳) پنڈت گنگا پرشاد باجپئی چھاؤنی مجسٹریٹ
(۴) مسٹر مدن موہن سنہا اسٹور پرچیز آفیسر
(۵) سید اعجاز علی ایم۔ بی۔ ای ڈپٹی کلکٹر
(۶) منشی دیا نراین نگم ایڈیٹر زمانہ

کلکٹر گنج بمقام ٹاؤن ہال

(۱) خانصاحب منشی ظفر علی صاحب تحصیلدار
(۲) منشی جوالا پرشاد آنریری مجسٹریٹ و ممبر بورڈ
(۳) مسٹر دولت رام اسسٹنٹ انجینیر

ٹپکاپور کنگ ایڈورڈ میموریل ہال (بمقام)

(۱) لالہ دیوان چند پرنسپل
(۲) بابو برجیندر سروپ وکیل و ممبر بورڈ
(۳) مسٹر ایچ۔ بی۔ شرف
(۴)

مولگنج بمقام سناتن دھرم ہائی اسکول

(۱) مولوی عبدالرؤف ڈپٹی کلکٹر
(۲) ٹھاکر رام سنگھ انکم ٹیکس آفیسر
(۳)

غیر مسلم ۹ر دسمبر

۹ بجے سے ۱۲ بجے تک اور ایک بجے سے ۵ بجے

انورگنج بمقام حلیم مسلم ہائی اسکول

(۱) مولوی فضل الرحمٰن وکیل
(۲) حاجی نبی بخش ممبر بورڈ
(۳) سید محمد رضا آنریری مجسٹریٹ
(۴) منشی جوالا پرشاد وکیل

سول لین بمقام کچہری کلکٹری

(۱) خان بہادر حافظ محمد حلیم آنریری مجسٹریٹ
(۲) ڈاکٹر عبدالکریم ممبر بورڈ
(۳) پروفیسر کالکا پرشاد
(۴) رائے بہادر پنڈت ہری ہرناتھ منٹو

کلکٹر گنج بمقام ٹاؤن ہال

(۱) پنڈت گنگا پرشاد باجپئی چھاؤنی مجسٹریٹ
(۲) پنڈت رام پرشاد مصرا ممبر بورڈ
(۳) حاجی محمد سعید ممبر بورڈ
(۴) خانصاحب منشی ظفر علی تحصیلدار

نیا گنج بمقام مارواڑی اسکول

(۱) مسٹر جی۔ جے مور ڈپٹی کلکٹر
(۲) مسٹر ہون بیرسٹر
(۳) شیخ محمد مجید احمد آنریری مجسٹریٹ و ممبر بورڈ
(۴) پنڈت لشنوناتھ تھلل وکیل

ٹپکاپور بمقام کنگ ایڈورڈ میموریل ہال

(۱) سید احمد علی ڈپٹی کلکٹر
(۲) ٹھاکر رام سنگھ
(۳) منشی دیا نراین نگم ایڈیٹر زمانہ
(۴) مسٹر ایچ بی شرف
(۵) ڈاکٹر بعثا چاریہ

صدر بازار بمقام تیلی پاٹھ شالا

(۱) بابو دیبی پرشاد ہیڈ ماسٹر پرتھی ناتھ اسکول
(۲) حاجی عبدالقیوم اسسٹنٹ کلکٹر درجہ اول
(۳) شیخ محمد ابراہیم آنریری مجسٹریٹ و ممبر بورڈ
(۴) مسٹر جے۔ جی اسمارٹ ڈپٹی کلکٹر

مولگنج بمقام آریہ سماج ہال

(۱) مسٹر مدن موہن سنہا اسٹور پرچیز آفیسر
(۲) ڈاکٹر جی۔ آر۔ الیس جیلا
(۳) بابو برج نراین سریواستوا انکم ٹیکس آفیسر
(۴) مسٹر محمد حنیف ممبر بورڈ

مارواڑی بمقام میونسپل اسکول ڈالمنڈی

(۱) بابو رام نراین خزانچی۔ آنریری مجسٹریٹ و ممبر بورڈ
(۲) رائے منوہن دیال ڈپٹی کلکٹر

ماتم

۲۷ر نومبر سنہ ۱۹۲۵ء کو ملکہ الکزینڈرا کی وفات کا ماتم منایا گیا اور تمام سرکاری دفاتر اور کچہری وغیرہ بند رہیں اُسی روز میونسپل بورڈ کانپور نے ایک خاص [illegible] کرکے ملکہ معظمہ کی وفات پر افسوس اور شاہی [illegible] ہمدردی کا رزولیوشن پاس کیا۔

کانگریس

کانگریس سشن کا پہلا اجلاس [illegible] سنہ ۱۹۲۵ء کو ہونا طے ہوا ہے انتظام [illegible] بڑے زور شور سے ہو رہے ہیں۔

فیصلہ

لوکل کانگریس کمیٹی کے جھگڑوں کے فیصلہ کے لیے جو کمیٹی بنائی گئی تھی اس نے اپنا فیصلہ دیدیا ہے سٹی کانگریس کمیٹی کے دونوں انتخابات ناجائز کر دیے گئے اور دسٹرکٹ کانگریس کمیٹی وہ جائز قرار دی گئی جسکے صدر پنڈت رام پرشاد مصرا ہیں۔

پنڈت رام پرشاد مصرا کی پارٹی سے یہ خواہش کی گئی ہے کہ وہ آئندہ تین سال تک دوسری پارٹی کو کام کرنے کا موقع دیں۔

خودکشی

میونسپل بورڈ کے ایک بل کلکٹر کے ذمہ کئی سو روپیہ کا غبن پکڑا گیا ہے یہ بل کلکٹر ایکایک رات کو مر گیا اس سے شک کیا جاتا ہے کہ غبن کی وجہ سے اس نے خودکشی کر لی۔

مولانا آزاد سبحانی

جناب مولانا آزاد سبحانی باقاعدہ طور پر کمیونسٹ پارٹی میں شریک ہو گئے ہیں۔

مولانا ابوالکلام آزاد

تمام صوبوں کی خلافت کمیٹیوں نے بجز ایک کے کانپور خلافت کانفرنس کے لیے مولانا ابوالکلام آزاد کا نام تجویز کیا ہے اور امید ہے کہ خلافت استقبالیہ کمیٹی بھی اس پر مہر تصدیق ثبت کر دے گی۔

مسٹر سکلتوالا

کانپور میں جو کمیونسٹ کانفرنس ہونے والی ہے اسکی صدارت کیلیے مسٹر سکلتوالا ہندوستان نہ آ سکیں گے۔ اب غالباً کسی دوسرے صدر کا انتخاب ہوگا۔ اسکی صدارت کے لیے مولانا آزاد سبحانی کا انتخاب بھی غالباً بیجا نہ ہوگا۔

خلافت کانفرنس

۲۵ر نومبر کو مولانا شوکت علی خلافت کانفرنس کے سلسلہ میں کانپور تشریف لائے اور ارکان انتظامیہ و دیگر ہمدردان کا ایک جلسہ شوری ہوا۔

خلافت کانفرنس کے مہمان خیموں میں ٹھہرانے کا انتظام کیا گیا ہے جسکے لیے خیموں وغیرہ کا انتظام شروع کر دیا گیا ہے مسجد بنانے کا بھی انتظام کیا جا رہا ہے بہرحال خلافت کانفرنس کے انتظامات سید ذاکر علی صاحب کی زیر نگرانی نہایت مستعدی اور کفایت شعاری کے ساتھ ہو رہے ہیں مگر جہاں تک معلوم ہو سکا ہے روپیہ کی بہت کمی ہے اور مسلمانان کانپور اپنے فرض کو نہیں محسوس کر رہے ہیں اگرچہ بظاہر اسکی وجہ میونسپل الیکشن ہے امید ہے کہ مسلمانان کانپور ۷ر دسمبر کو الیکشن سے فراغت کے بعد خلافت کانفرنس میں [illegible] کام لینگے اور کانفرنس کو کام[illegible] کا خیال رکھیں گے

جلسہ [illegible]

[illegible] خاک ہونگے تو غبا[illegible]
[illegible] کان پوری
[illegible] طرف چاک گ[illegible]
[illegible] جذبا[illegible]
[illegible] سے ممنو[illegible]
[illegible] کی رد[illegible]
[illegible] سے خر[illegible]

مولانا حسرت موہانی

[illegible] کانگریس کے اجلاس میں ایک رزولیوشن پیش کرینگے کہ آل انڈیا کانگریس کمیٹی نے جو کھدر کا استعمال لازمی قرار دیا وہ ناجائز ہے اور اس کا حق صرف کانگریس کو ہے لہذا پٹنہ کانگریس کمیٹی کا فیصلہ منسوخ کیا جائے۔

مولانا حسرت موہانی خدام الحرمین کے وفد کے ساتھ نہیں تشریف لے جائینگے کیونکہ آپ کی کانگریس اور خلافت کانفرنس میں شرکت ضروری ہے۔

صوبہ کے کارکنان

آپ کو معلوم ہے کہ کانپور مین ٢٥ر نومبر سے والنٹیرون کی بھرتی بند ہوگئی ہے باہر کی بھرتی جلد ہی بند ہوجا ئیگی لیکن ابھی آنریری کارکنان کی بھرتی بند نہین ہوئی ایک طرح سے ابھی شروع ہوئی ہے، ہمین چار سو ایسے کارکنان کی ضرورت ہے جو ١٥ر دسمبر تک یہان آکر کام کرنے کو تیار ہین اُن لوگون کے لیے قواعد وغیرہ جاننے کی ضرورت نہ ہوگی مگر ضبط اور باتون مین اُن سب قوانین کو تسلیم کرنا ہوگا جو سب والنٹیرون کے لیے ہے، اُنھین ماتحتی مین رہکر حکم کے مطابق کام کرنا ہوگا والنٹیرون کے جلوسون مین بھی شریک ہونا ہوگا۔ میرے پاس جو خطوط آرہے ہین اُنسے یہ امید ہے کہ صوبہ کے کارکنان اس استدعا کو ضرور قبول کرین گے ہمارے کارکنان اس موقعہ پر کانگریس کی خدمت سے پشت نہ دکھائین گے لیکن جو لوگ یہان آنا چاہین وہ دلمین خدمت کرنیکا خیال رکھکر آوین تماشہ دیکھنے کے لیے نہین یہان سے اُنکے لیے کھانے اور قیام گاہ کا انتظام کیا جائیگا۔ اُنھین فوراً فارم داخلہ بھیجکر اپنا نام درج کرا لینا چاہیے کھدر کا لباس پہنکر یہان آنا اور اُن کی اچھی تندرستی ہونا لازم ہے۔ ١٥ر دسمبر تک یہان آجانا نہایت ضروری ہے۔ نیازمند

گنیش شنکر ودیارتھی جنرل سکریٹری

ایڈیٹر ...

... بار لندن ... کرنا چا ...
... آپ کو ...
اخبار ... ریڈیر و تلوجوسٹ ...
کہ وے ... ورکس ... تو مقد ...
پر بھیجا ... رزولیوشن ...
کے ... فی ہے۔ اس سے ...
ضرو ... اس سے ہندوستان ...
... خواہشات کی تکمیل ہوسکے گی۔ سورا ...
ہم ... ن کے ممبران نے جس دوراندیشی کا ...
پلیٹ ... اتحاد کی اُمید بڑھتی ہے اور ہم کو اُم ...
... ہے پاس ہوجا ئیگا۔

گورنمنٹ کے لیے سبق

ہم ... ن ... بل پنجاب کاونسل سے پاس ...
... کیے جب اسمبلی مین پیش ہو ...
... سمبلی نے ...
... غیر ملک ...

اس لیے کہ آج کل جھوٹے اشتہار بازون نے سچون کا ستیاناس کر رکھا ہے لیکن مجبوری یہ ہے کہ سوائے اسکے اور کوئی ذریعہ ایسا نہین ہے کہ ہم اپنے مجربات آپ ... پہونچا سکین صرف دو مجرب اور ... چیزین حاضر خدمت ہین ملاحظہ فرمایے بلکہ ایک مرتبہ استعمال کیجیے اور اگر مفید ہون تو اپنے عزیزون اور دوستون کو بھی فائدہ ... اورنہ لعنت بھیجیے۔

روغن بہار عیش

اس روغن کے استعمال سے گٹھیا، ہر قسم کی بائی کمر کا درد جوڑون کا درد فوراً دور ہوجاتا ہے، لقوہ، فالج کے لیے اکسیر ہے اگر آپ درد کی وجہ سے اُٹھنے بیٹھنے سے مجبور ہوگئے ہین تو اس روغن کو استعمال کیجیے اور قدرت خدا کا تماشہ دیکھیے یہ روغن کیا ہے جملہ اقسام کے دردون کے لیے اکسیر ہے تجربہ شرط ہے قیمت بلحاظ فائدہ عوام صرف ١٢ر فی شیشی علاوہ محصول ڈاک

بحکم جناب مولوی محمد شفیع صاحب جج خفیفہ بہادر کانپور

اطلاعنامہ بنام رسپانڈنٹ مشعر اطلاع اُسی تاریخ کے جو سماعت اپیل کیلیے مقرر کیجائے

(آرڈر ٤١ - قاعدہ ١٤)

نمبر اپیل ١٢٣ سنہ ١٩٢٥ء

بعدالت صاحب جج خفیفہ بہادر کانپور

گوپی ناتھ ولد موہن لال قوم ویش ساکن اٹاوہ بازار شہر کانپور — اپیلانٹ

بنام سرجو نراین ولد لچھمی نراین قوم ویش ساکن چاول منڈی شہر کانپور حال مقیم اسٹیشن بھدوسہ ضلع باندا — رسپانڈنٹ

اپیل بناراضی ڈگری عدالت منصفی کانپور مورخہ ١٣ر ماہ مارچ سنہ ١٩٢٥ء

بنام سرجو نراین — رسپانڈنٹ

مطلع ہوکہ اپیل بناراضی ڈگری عدالت منصفی کانپور اس مقدمہ مین اپیلانٹ نے پیش کیا اور اس عدالت مین درج رجسٹر ہوا اور اس عدالت نے تاریخ ١٨ر دسمبر سنہ ١٩٢٥ء واسطے سماعت اس اپیل کے مقرر کی ہے اگر خود تم یا تمہارا وکیل یا کوئی اور شخص جو قانوناً تمہاری طرف سے اپیل ہذا مین جواب سوال کرنے کا مجاز ہو حاضر نہ آئیگا تو اسکی سماعت اور تجویز تمہاری غیرحاضری مین کیجائیگی آج بتاریخ یکم ماہ دسمبر سنہ ١٩٢٥ء میرے دستخط ...

... کمپنی لاٹوش روڈ ...

... اطلاع ... بیمہ ...

ڈاکٹر ایچ ایل باٹلی والا اینڈ سنس کمپنی لمیٹیڈ کی ٣٤ برس کی آزمودہ دوائیں

باٹلی والا کا اگیوگسچر۔ یہ دوا انفلوئنزا بخار روزانہ و تجاری و چوتھیا کیلیے بہت اکسیر ہے قیمت صرف ایکروپیہ۔
باٹلی والے کی ... کی گولیان۔ یہ گولیان انفلوئنزا بخار روزانہ بخار و تجاری اور چوتھیا اور لرزہ کیواسطے بہت مفید ہے قیمت صرف ایکروپیہ
باٹلی والے کا ٹانک سیرپ۔ یہ دوا کمزور دوبلے بچون اور کمزور انسانون کے لیے مفید ہے۔ قیمت صرف بارہ آنہ (١٢)
باٹلی والے کا کیورال بام۔ یہ دوا درد سر و درد گردہ اور پٹھے کے درد کیلیے بہت مفید ہے۔ قیمت صرف بارہ آنہ (١٢)
باٹلی والے کا ڈائریا مکسچر۔ یہ دوا ہیضہ کی بیماری اور گرمی سے دست روکنے کے لیے بہت ہی مفید ہے قیمت صرف تیرہ آنہ (١٣)
باٹلی والے کی کونین کی گولیان ایک گرین و دو گرین کی بوتل مین اعلی کونین سے بنی ہوئی ہین قیمت ایک گرین والی بوتل کی چار آنہ (٤) قیمت دو گرین والی بوتل کی ایکروپیہ بارہ آنہ (١٢)
باٹلی والے کی طاقت کی گولیان۔ یہ گولیان کمزور دوبلے دکم خون و رقیق خون اور دھات کیواسطے بہت اکسیر ہین۔ قیمت صرف ایکروپیہ
باٹلی والیکا داد کا مرہم۔ یہ مرہم کھجلی اور جلدی بیماریون کیواسطے اکسیر ہے۔ قیمت صرف چھ آنے (٦)
باٹلی والے کا دانت کا منجن۔ یہ منجن دانتون کو موتیون کی طرح چمکدار بناتا ہے قیمت صرف چھ آنہ (٦)
ہر جگہ ایجنٹون کی ضرورت ہے
تار کا پتہ Tel Addres Cauaohap... Bombay
ڈاک کا پتہ ... سیانی روڈ۔ ڈاکخانہ کیڈل روڈ۔ بمبئی نمبر ١٤

کلکتہ کے نامی ڈاکٹر ایس کے برمن کی

کف وکھانسی کی دوا

کھانسی ام الامراض ہے یہ مثل بالکل درست ہے کیونکہ کھانسی کی وجہ سے مختلف مرض پیدا ہوتا ہے سردی سے ابتدا کھانسی ہوتی ہے اگر بروقت علاج نہ کیا گیا تو سانس کی نلیون مین بلغم جمع ہوجاتا ہے اور رفتہ رفتہ دم کی رکاوٹ اور پسلیون مین درد۔ بخار۔ دق۔ سل مراق وغیرہ مختلف امراض مین مریض مبتلا ہوجاتا ہے لہذا سردی یا کھانسی شروع ہوتے ہی مناسب دوا استعمال کرنا لازم ہے۔ ایسے مہلک مرض کا قلع قمع کرنیکے لیے ڈاکٹر ایس کے برمن کی ایجاد کردہ کف وکھانسی کی دوا ازحد مفید ہے وقت ضرورت کیلیے ہر گھر مین اسکی ایک شیشی موجود رکھنی چاہیے قیمت فی شیشی کلان ایکروپیہ چار آنہ (عہ) خورد ١٠ر محصولڈاک وپیکنگ ٨ر آٹھ آنہ و چھ آنہ۔

دمہ دم کے ساتھ ہے یہ بات صریح غلط ہے

کیونکہ ڈاکٹر برمن کی ایجاد کردہ "دمہ کی دوا" عرصہ ٣٢ سال سے ہندوستان کے ہر حصہ مین شہرت کیساتھ مفید ثابت ہوئی اور لاکھون مریض ہرسال شفا پارہے ہین افسوس ہے کہ اکثر مریض بازاری زیادہ تر نشیلی اجزا دھتورہ ... بلاڈونا پوٹاس وغیرہ مضر اشیاء آمیز دوا استعمال کرکے بجائے فائدہ کے نقصان اُٹھاکر مایوس ہو بیٹھتے ہین اور عمر غیرطبعی مین مارے جاتے ہین۔ ڈاکٹر موصوف کی کیمیاوی اصول سے بنائی ہوئی "دمہ کی دوا" ایک بیش بہا جوہر ہے اسکی ایک ہی خوراک سے دمہ موقوف ہوجاتا ہے اور کچھ روز کے استعمال سے جڑ سے نابود ہوجاتا ہے اور کبھی دمہ کا دورہ نہین ہوتا ایکمرتبہ آزما کر دیکھیے قیمت فی شیشی عہر ایکروپیہ آٹھ آنہ محصولڈاک ٦ر چھ آنہ۔

مفصل حال دریافت کرنیکے لیے بڑی فہرست منگاکر دیکھیے

نوٹ ہماری دوائین ہر جگہ ہر ایک دوکاندار رہا ... ایجنٹون کے پاس ملتی ہین دوا منگانے سے پہلے آپ اپنے مقام کے دوکاندارون سے دریافت کیجیے۔

ڈاکٹر ایس کے برمن پوسٹ بکس ... نمبر ۵ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

ایجنٹ: میسرز چھوٹے لال اینڈ سنز کلکٹر گنج کانپور

دانت کا منجن

دانتون کا درد مسوڑھون کا پھولنا اور ٹیس کرنا اور کیڑا لگنا دانتون کی جڑین کھوکھلی ہوجانا وغیرہ وغیرہ ہر قسم کے دانتون کی تکلیف کے لیے یہ منجن بہت ہی مفید ثابت ہوا ہے علاوہ اسکے اگر آپ روزمرہ اس کا استعمال رکھین تو آپ کو کبھی کسی قسم کی شکایت دانتون کی نسبت نہ ہوگی اور دانت مثل موتی کے آبدار ہوجائینگے اور منہ سے ہروقت ایک قسم کی عمدہ خوشبو آنے لگے گی ضرور منگوایے

اور تجربہ کیجیے قیمت صرف ٨ر علاوہ محصول ڈاک

ملنے کا پتہ

میر احسان علی پوروہ میر امن کانپور نمبر ٩٢/٨٩

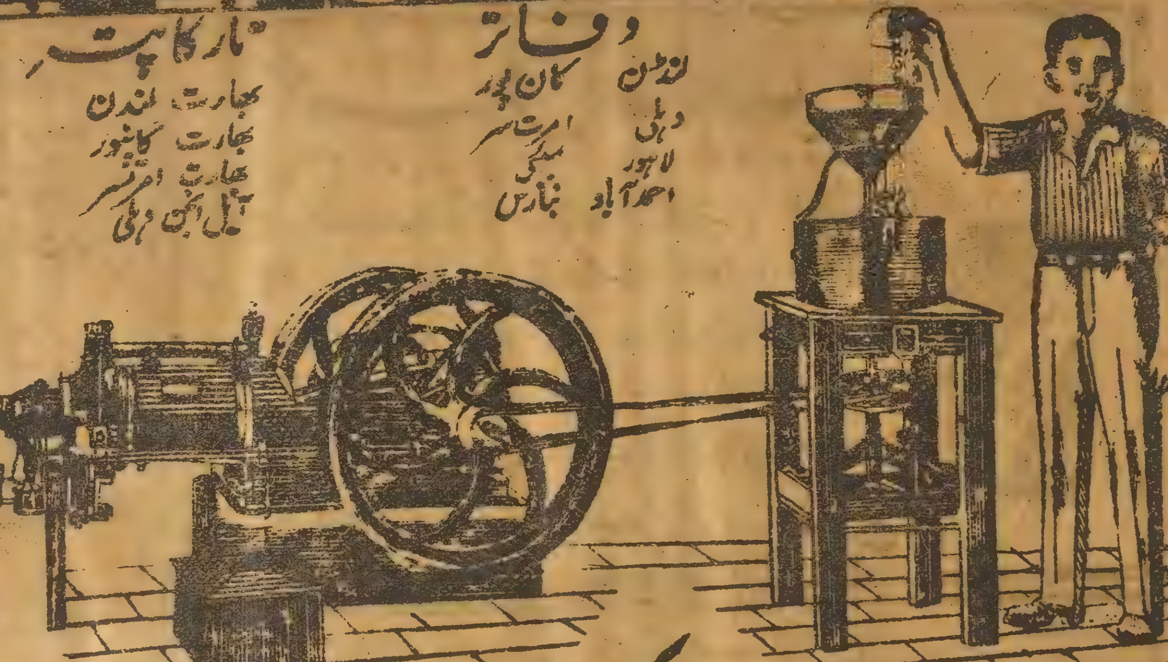
کامیابی کا بہترین ذریعہ ... بین اشتہار

دفاتر

لنڈن — کان پور
دہلی — امرتسر
لاہور — مونگیر
احمد آباد — بنارس

تار کا پتہ

بھارت لندن
بھارت کانپور
بھارت امرتسر
آئیل انجن دہلی



روپیہ بنانیکی مشین

یعنی نو بنو بھارت آئیل انجن لنڈن سے پہنچگئے

آپ اس سرخی کو پڑھکر ضرور چونک پڑے ہونگے کہ روپیہ بنانے کی مشین کیسی؟ کیا گورنمنٹ نے ہر ایک شخص کو روپیہ بنانے کی اجازت دیدی ہے؟

جواب ملیگا کہ ہرگز نہیں یہ فعل خلاف قانون ہے۔ آئیے ہم آپکو بتائیں کہ یہ روپیہ بنانیکی مشین کیسی ہے جسکے آتے ہی روپیہ دھڑا دھڑ نکلنا شروع ہو جاتا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ آپ بھارت آئیل انجن کے خریدار ہو جائیے پھر دیکھئے کہ روپیہ کا ڈھیر خود لگجاتا ہے یا نہیں!!! آپ ضرور دریافت کرینگے کہ یہ کیسے اسکا جواب یہ ہے کہ بھارت آئیل انجن بناوٹ مین سادہ اور نہایت مضبوط ہے متواتر تیل کے خرچ پر زیادہ کام نکالتا ہے اور معقول آمدنی کی صورت پیدا کرتا ہے تمام خرچ نکالکر روپیہ روز آپکی جیب مین ڈالیگا کیا پھر بھی آپ اسکو روپیہ بنانیکی مشین کا لقب نہ دینگے؟ علاوہ اسکے کروڈ آئیل انجن آٹا پیسنے کی چکیاں دھان سے چاول نکالنے پالش کرنیکی مشین سنبا کو چونہ پیسنے کی مشین وغیرہ وغیرہ جنکو ہمیشہ ... تیار رہتا ہے اگر آپ خریدنا چاہتے ہین تو نیچے لکھے پتہ پر خط و کتابت کرین۔

... ہمارا لنڈن آفس ... کرتا ...

... ولیت ہمنے دے رکھی ہے وہ یہ ہے کہ ہم اپنے کارخانہ ... کے چلانیکا کام مفت سکھاتے ہین آزمائیے اور روپیہ کا ڈھیر لگائیے

بھارت ... ورکس کمپنی لاٹوش روڈ کان پور

... اس سے ہندوستان کی ... خواہشات کی تکمیل ہو سکے گی۔ سوراجیہ ... کے ممبران نے جس دوراندیشی کا ثبوت ... اسی اتحاد کی اُمید بڑھتی ہے اور ہم کو اُمید ... سے پاس ہو جاویگا۔

گورنمنٹ کے لیے سبق

... گوردوارہ بل پنجاب کاؤنسل سے پاس ... جب اسمبلی مین پیش ہوا ... ہم ...

باہتمام خواجہ عبدالسلام صداقت پریس کانپور سے شائع ہوا

The Sadaqat
CAWNPORE

REG-No. A
1424

صداقت

جمال پر تو حق عزم مستقل مین رہی
زبان پر بھی وہی ہو جو تیری دلمین رہی
(احسن سنبھلی)

اڈیٹر-خواجہ عبد السلام

ہفتہ وار

قیمت سالانہ ... عہ
ششماہی ... عہ
فی پرچہ ... ۱ٓ

جلد ۱۲ | کان پور-چہارشنبہ ۹-دسمبر ۱۹۲۵ء مطابق ۲۲-جمادی الاول ۱۳۴۴ھ | نمبر ۱۴

ادبیات

آخر ماہ نومبر ۲۵ء مین جو عظیم الشان مشاعرہ اوناؤ مین ہوا تھا اُسکی دو غزلین مسٹر شیام سندر لال صاحب نگم نے عنایت فرمائی ہین جو درج ذیل ہین۔ مکمل انتخاب کیلئے بھی آپنے وعدہ فرمایا ہے۔ جو آیندہ ہدیۂ ناظرین ہوگا۔

جناب مرزا جعفر علیخان صاحب بی۔ اے اثر لکھنوی

رات ہے بیچا بھرے گرم بزم ناز ہے — حُسن خود بین و خود آرا آئینہ پرداز ہے
اے دل پرخون تجھے کیون چشم تر سے ساز ہے — پردہ داری ہو چکی جب از دان غماز ہے
یون تو جان صد تماشا ہر ادائے ناز ہے — خود نمائی اور پردہ یہ عجب انداز ہے
بیخودی بزم تمنا مین فسانہ ساز ہے — حُسن سرگرم تماشا عشق محو ناز ہے
اے نسیم اے پیک گلشن عازم کوئے حبیب — میری مشت خاک کو بھی حسرت پرواز ہے
گو لبون تک آہ فرطِ ضعف سے آئی نہین — جس جگہہ دل تھا وہان اک شعلہ آواز ہے
دل مین رہتی بھی نہین دل سے نکلتی بھی نہین — یہ بھی شوخی مین کوئی شوخی نگاہ ناز ہے
شوق مایوس تمنا، درد محروم تپش — حسرت انجام اور حیرت عشق کا آغاز ہے
وہ صدائے روح پرور اور وہ صبح ازل — آجتک فطرت کی ہر شے گوش بر آواز ہے
ہر نفس کے ساتھ مرگ نو کا آتا ہے پیام — اب مریض ہجر کے جینے کا یہ انداز ہے
گوش دل سے سُن کسی دن یا مرے کانون سے سُن — اک جہان نغمہ آہنگ شکست ساز ہے
بیگناہی ہے مرا اشک ندامت سے خجل — تجھپہ رحمت کو مجھے رحمت پہ تیری ناز ہے

درد دل لذت فزا ہو روح لے انگڑائیان — ورنہ نالہ اک بھیانک چیخ کی آواز ہے
دل حجاب اُسپر یقین ہے حجاب اندر حجاب — ورنہ محرم بھی تو ہی ہے اور تو ہی راز ہے
ہائے وہ اُمڈے ہوئے آنسو جنھین پینا پڑا — اُف وہ ٹھنڈی سانس جسکی بیکسی دمساز ہے
ضبط نالہ سے نزاکت ...
سانس لینا بھی مزا ...

(از جناب منشی جگدمبا ... لال ... صاحب ...
... کان پوری)

خاک ہونگے تو غبا...
... طرف چاک گ...
بلبل ... ہے — ... ذرے جذبا...

بزم جان مین نغمہ ہستی ترے ممنو... — ... ہے
نیم شب دنیا کا سناٹا یہ تار دل ... — ... باز ہے
اقربا یہ کہلکے مجھکو قبر تک پہونچا ... — ... حریم ناز ہے
نازش عالم کو اتنا بھی علاقہ کم نہین — ختم ہوئی ہے جہان ہستی ترا آغاز ہے
سُن چکے چپ سننے والے ہنسنے والے ہنس چکے — اب ہماری داستان درد کا آغاز ہے
اک فقط دھوکا ہی دھوکا ہے حیات و موت کا — ورنہ کچھ انجام ... ہے نہ کچھ آغاز ہے
مین تحیر آشنا ہون مجھکو کیا معلوم تھا — راز کا پردے مین رہنا ہی کشود راز ہے
گردش پرکار لکھی ہے مقدر مین رواں — نقطۂ انجام ہستی سرحدِ آغاز ہے

۸۶
ہفتہ وار
صداقت
چہارشنبہ ۹ دسمبر سنہ ۱۹۲۵ء

میونسپل الکشن

کانپور میونسپلٹی کا انتخاب ۷ دسمبر کو مسلم اور ۹ دسمبر کو غیر مسلم ہوگیا افسوس ہے کہ باوجود دفعہ ۱۴۴ کے کئی جگہ مار پیٹ کی نوبت آگئی، اس دفعہ الکشن مین یہ خاص خصوصیت رہی ہے کہ اکثر پولنگون پر بعض ریٹرننگ افسران و پولیس کی خاص طور پر شکایت رہی کہ انھون نے انتہائی جنبہ داری و غیر ذمہ داری سے کام لیا جو حد درجہ افسوسناک ہے اس واقعہ پر جسقدر بھی نفرین کی جائے وہ کم ہے۔

کانگریس پارٹی کو اس انتخاب مین کافی ناکامیابی ہوئی کانگریس کو بھی اسکی شکایت ہے کہ پولنگ اسٹیشنون پر سراسر ناانصافی کا برتاؤ کیا گیا۔

غیر مسلم انتخاب مین بابو نراین پرشاد نگم کی انتخاب مین نہ آنے بحیثیت [illegible] اس سے پیشتر لکھہ چکے ہین [illegible] رہتا ہے [illegible] طور پر یہ ہے کہ کانا [illegible] رتیدار و تلوجوش [illegible] ہی کی مخالفت کو [illegible] ورکس [illegible] کے چلانیکا کام [illegible] شاد نگم کو [illegible] رزولیوشن [illegible] ہے دونون [illegible] فی ہے۔ اس سے [illegible] اس سے ہندوستان کے [illegible] خواہشات کی تکمیل ہو سکے گی۔ سوراج [illegible] ن کے ممبران نے جس دوراندیشی کا ثبو[illegible] کی اُمید بڑھتی ہے اور ہم کو اُمید [illegible] نگم اور [illegible] ہو جاویگا۔

نراین پر[illegible]

گورنمنٹ کے لیے سبق

سروپ [illegible] پنجاب کاونسل سے پاس [illegible] آدمی کو [illegible] جب اسمبلی مین پیش ہوا [illegible] ہین کہ بابو نرا[illegible] پارٹی کی نمایندگی [illegible] یارون سے برقائم ہین کانگریس کے جسقدر [illegible] کے سین انجمن کوئی صاحب اس کے اہل نہین کہ وہ پارٹی کی نمایندگی کرسکین ہمارے خیال مین کانگریس کا یہ فرض ہے کہ وہ کسی سے استعفی دلاکر بابو نراین پرشاد نگم کو منتخب کرائے اور اگر ایسا نہین کیا گیا تو یہ بھی ایک اہم غلطی ہوگی۔

مسلم انتخاب مین ایک نہایت افسوسناک حرکت حافظ حلیم صاحب یا تاجران چرم کی طرف سے سرزد ہوئی وہ یہ کہ ایک پیکٹ مین حافظ محمد حلیم صاحب شیخ محمد ابراہیم صاحب اور سید بشیر الدین احمد صاحب تھے مگر بعض رخنہ انداز حضرات کی کوشش سے تاجران چرم کی پارٹی نے خفیہ طور پر یہ طے کیا کہ شیخ محمد ابراہیم صاحب کو دہوکا دینا چاہیے شیخ صاحب کو بھی اس کا علم ہوا اور ذکر کرنے پر انکو اس کا حلفیہ یقین دلایا گیا کہ قطعی یہ غلط ہے اور اسکے بعد شیخ صاحب نے اس قسم کی افواہون کی پرواہ نہین کی مگر اتوار کی رات کو جبکہ صبح پولنگ ہوگا انسے کہا گیا کہ آپ ہمارے پیکٹ سے علحدہ ہین اور ہمنے مسٹر محمد حنیف صاحب سے پیکٹ کرلیا، چونکہ تمام انتظامات مشترکہ تھے یعنی شامیانہ، یکہ، تانگہ، وغیرہ اسلیے شیخ صاحب کے اسمین سے کچھ نہین دیا گیا حالانکہ مقتضائے انصاف یہ تھا کہ ایک ثلث سامان انکے حوالہ کیا جاتا سب سے بڑا غضب یہ ہوا کہ دفتری انتظامات یعنی کارڈ، ووٹر لسٹ، چک وار لسٹ وغیرہ بھی انھین کے قبضہ مین تھین اور اس دفتری سامان مین سے بھی وہ کچھ نہ پاسکے خلاصہ یہ کہ انکے پاس کوئی سامان پولنگ پر جانے کے لیے نہ تھا اگر دن ہوتا تو میونسپل بورڈ سے لسٹ وغیرہ خریدی جاسکتی تھی ایسی حالت مین سوائے اسکے کوئی چارہ نہ تھا کہ شیخ صاحب پولنگ لڑنے کے خیال کو ترک کردین۔ مگر بعض دوستون کو جب اسکی خبر لگی تو وہ فوراً آے اور انھون نے انکو مستعد کیا اور کوشش کرکے اکثر جگہ خبر دی خبر ہونے پر ایک کثیر تعداد لوگون کی آئی اور کہا کہ آپ پولنگ لڑیے آپ کے ووٹر پیدل آمین گے اور آپ کا ووٹ دینگے ہم لوگون کے لیے کسی سواری کی ضرورت نہین ہے اور ووٹرون کی ایک کثیر تعداد پیدل آئی مگر بوجہ ووٹر لسٹ وغیرہ نہ ہونے کے اچھے سے ووٹ آپ کے نہ پڑسکے جب تک ووٹر لسٹ کارڈ وغیرہ مہیا کیے جائین وقت کا ایک بڑا حصہ گذر چکا تھا اور اس پر طرہ یہ ہوا کہ جو پولیس وہان متعین کی گئی تھی اس نے انتہائی جنبہ داری سے کام لیا اور انکے ووٹرون کے ساتھ انتہائی سختی کا برتاؤ کیا گیا۔

اسمین شک نہین کہ ووٹرون نے شیخ صاحب کے ساتھ انتہائی فدایانہ حیثیت سے کام لیا اور وہ خلاصی لین [illegible] سے پیدل چلکر آے اور دوسرون کو [illegible] ون نے یہ طے کرلیا تھا کہ ہم شیخ صاحب [illegible] ڈرین گے۔ مگر بے سروسامانی اور [illegible] ووٹرون کو اندر داخل ہونے کا موقعہ [illegible] وقت ختم ہونے پر ووٹرون کی ایک بہت بڑی [تع]داد بہ سانہایت مایوسانہ انداز سے واپس گئی، ان تمام حالات کے وجود شیخ صاحب کے ۴۵۶ ووٹ آے ووٹرون کی ایسی قدردانی ایسی نعمت ہے جو غالباً ہندوستانی انتخاب کے سلسلہ مین یادگار رہیگی اور اس پر آپ کو جسقدر ناز ہو بجا ہے یہ ایسی نعمت ہے جو آپکی کامیابی سے بھی زیادہ مبارکبادی کی مستحق ہے۔

صبح ہوتے ہوتے یہ خبر تمام شہر مین گشت کرگئی کہ شیخ صاحب کے ساتھ انتہائی دھوکے بازی سے کام لیا گیا اس پر ہر ایک ہندو اور مسلمان کو یکسان صدمہ ہوا اور ہر ایک نے اس طرز عمل پر انتہائی نفرین کی۔

اگرچہ شیخ صاحب کو ڈیفیٹ ہوگئی مگر اس سے اس کا اندازہ ہوا کہ آپ اپنے شہر کے کسقدر ہر دلعزیز ہین اور آپ کو ہندو و مسلمان کس وقعت کی نگاہ سے دیکھتے ہین۔

پولنگ کے بعد تقریباً دو [illegible] ٹر آپ کے ہمراہ گھر تک آے اور انتہائی صدمہ کی حالت مین تھے اور انکی یہ خواہش تھی کہ پولنگ پھر ہو تو معلوم ہوجاے کہ کون کامیاب ہوتا ہے۔

بہرحال نتیجہ کچھ بھی ہو اگر اس طرز عمل سے حافظ حلیم صاحب کے اعزاز مین کوئی اضافہ نہین ہوا بلکہ انھون نے اپنے خلاف ایک خاص فیلنگ پیدا کرلی ہمکو اس کا افسوس ہے کہ مسلمانان کانپور کی نیابت مین کا بورڈ خاتمہ ہوگیا چند صاحبان کو بھی اس کا افسوس ہے کہ ایسے لائق اور واقف کار شخص بورڈ مین نہ جاسکے ہمارے خیال مین بورڈ بھی اسکو محسوس کریگا کہ کیسا قابل شخص ہم سے جدا ہوگیا اور ہر اہم موقعہ پر بورڈ کو آپ کی یاد آئیگی۔

بابو نراین پرشاد نگم کی بھی اکثر بورڈ مین یاد رہیگی اسوقت بورڈ مین سوائے بابو برجنندر سروپ کے کوئی ایسا قابل شخص نہین ہے جسپر بورڈ کو فخر ہو مجموعی حیثیت سے بورڈ بالکل گرگیا ہے اور بورڈ سے دماغ کا تو خاتمہ ہوگیا ہے، اس پر اہل شہر جسقدر بھی افسوس کرین وہ کم ہے۔

روائل کمیشن

ایسوسی ایٹڈ پریس نے یہ خبر شائع کی ہے کہ برطانیہ گورنمنٹ نے موجودہ ریفارم کی جانچ کرنے کے واسطے ایک روائل کمیشن بھیجنا طے کیا ہے اور جدید وائسرائے ہند کے ساتھ ساتھ یہ کمیشن بھی ہندوستان آے گا دیکھیے یہ کہانتک صحیح ثابت ہو سکے۔ گورنمنٹ ہند اس وقت تو Divide and Rule کے اصول پر عمل کر رہی ہے ہندو مسلمانون کے اندر پہلے ہی نفاق کے وجوہات کیا کم تھے کہ اس اصول نے اور سونے مین سہاگہ کا کام کیا، کیا ان کمیشنون سے ہمارا حقیقی فائدہ ہو سکتا ہے؟ اصلی آزادی کی طرف ہمارا رخ صرف اسی وقت ہو سکیگا جب ہم اپنے اندرونی نفاق کو دور کرسکین گے۔

خفیہ پولیس کی کارروائی

برجموہن کالج برلسیال مین ایک خفیہ پولیس کا پتہ لگا ہے جو لڑکون مین بم و پستول سے رغبت دلانے کا کام کرتا تھا کیا خفیہ پولیس کی اس مذموم پالیسی کو روکنے کے لیے گورنمنٹ کوئی کارروائی کریگی بچون کے دل پر اثر ڈالنا بہت آسان ہے پھر ملک کے نوجوانون کو گمراہ کرنے کی اجازت دینا [illegible] انصاف ہے۔

خلافت کمیٹی کا جلسہ

۵ دسمبر کو دفتر خلافت کمیٹی مین ایک جلسہ بغرض ڈیلیگیٹ وغیرہ کے انتخاب کے لیے ہوا۔

زیور کی برائیان

سنہ ۸۷-۱۸۸۶ء مین ہندوستان مین ۵۷ کرور کا سونا آیا سونے کا سکہ کم بنتا ہے تمام سونا زیور بنانے مین صرف ہوجاتا ہے چاندی کچھ سکے اور کچھ زیور مین خرچ ہوتی ہے بہت سا روپیہ پگھلا کر زیور بنایا جاتا ہے ہندوستان کو اس نقصان کا کوئی خیال نہین آتا جو اسے ہرسال اسی بیہودہ کام سے اُٹھانا پڑتا ہے، گذشتہ مردم شماری مین ہندوستان مین ۲۰۱۵۸۲ زرگر تھے ایک زرگر کی آمدنی بحساب اوسط چھ روپیہ ماہوار تھی گویا ۲ کرور ۹۰ لاکھ روپیہ زیور بنانے کی مزدوری تھی اس قدر زر کثیر صرف زیور بنانے کے اُجرت مین صرف کردینا ملک کو سراسر نقصان پہونچانا ہے یہی سرمایہ مختلف نفع بخش کامون مین صرف ہوسکتا ہے ستوتی راجہ سندھیا کے خزانہ مین ۳½ کرور روپیہ لاحاصل پڑا تھا رجینسی نے برٹش گورنمنٹ کو یہ روپیہ بغرض تعمیر ریلوے قرض دیدیا اس سے چودہ لاکھ روپیہ سالانہ سود حاصل ہوتا ہے اسمین کوئی شک نہین کہ ہندوستان کا دو سو کروڑ روپیہ بالکل ضائع پڑا ہے یا زیور مین خرچ ہوا ہے اگر یہ روپیہ سود پر چلایا جاوے تو اس سے ۲۲ کروڑ روپیہ منافع ہوسکتا ہے یہ منافع سرکاری مالگذاری کے برابر ہے انگلستان مین سونے کے زیور بالکل نہین بنتے سونا سکون مین استعمال ہوتا ہے جب ہندوستان کو ریلوے کے واسطے روپیہ کی ضرورت ہوئی تو انگلستان نے ایک کرور ساٹھ لاکھ روپیہ قرض دیا تھا ہندوستان سے اس روپیہ کا سود ہرسال ۷ لاکھ روپیہ انگلینڈ مین جاتا ہے اگر ہندوستانی جہالت سے اپنے روپیہ کو زیور مین نہ خرچ کرتے یہ سود کا روپیہ ہندوستان مین بچ جاتا۔

مسز اینی بسنٹ کی غلط بیانی

مسٹر ستیامورتی کا خط

مدراس، مسز اینی بسنٹ نے انگلستان سے واپسی کے بعد جو بیان دیا ہے اسمین انھون نے وہان کی لیبر کانفرنس مین ایک رزولیوشن پاس کیے جانے کے متعلق کسیقدر غلط بیانی سے کام لیا ہے انکے اس بیان کی تصحیح مسٹر ستیامورتی نے ایک خط کے ذریعہ سے کی ہے جو اسوقت انگلستان مین موجود تھے بلکہ یہ گفت و شنید ہورہی تھی مین نے اپنے ان دوستون سے جو انڈین پنڈت لیبر پارٹی مین تھے زور دیکر کہا کہ انفیتی "دولت مشترکہ ہند" کے اس مسودہ کو اس حیثیت سے نہ تسلیم کرنا چاہیے کہ یہ پورے ہندوستان کا مطالبہ ہے بلکہ لیبر کانفرنس کو بحیثیت لیجسلیٹو اسمبلی اور سوراج پارٹی کے اس مطالبہ کو تسلیم کرنا چاہیے جو وہ لیبر کانفرنس کے لیے متفقہ طور پر کررہے ہین مجھے خوشی ہے کہ لیبر کانفرنس نے ایسا ہی کیا، مسز بسنٹ کا یہ کہنا کہ لیبر کانفرنس نے ایسا [illegible] رزولیوشن کو کمزور کردیا ہے ان کا زبان کا غلط استعمال کرنا ہے برعکس اسکے انھون نے اس سے کہین زیادہ پرزور رزولیوشن پاس کیا ہے جو وہ مسز بسنٹ کے مسودہ پر کبھی کر سکتے تھے۔

انکو باجہ بجانے دو

اور مخالفت نہ کرو

آج کل آریہ سماجی لوگ ہندو بھائیون کو مسلمانون کے خلاف اشتعال دلاکر مسجدون کے سامنے باجے بجواتے ہین اور اس سے ہر جگہ مین روزانہ فسادات ہوتے ہین جنمین بیچارے مسلمانون کا سخت نقصان ہوتا ہے، اسواسطے مین اپنے رفیقون کو اطلاع دیتا ہون کہ وہ ہر مقام کے مسلمانون کو سمجھا دین کہ کوئی مسلمان باجہ کی مخالفت نہ کرے مسجد کے سامنے اگر ضد اور شرارت سے باجا بجایا جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ عنقریب غیبی مار ان شرارت کرنے والون پر ڈال دیگا مسلمانون کو صبر و ضبط کرنا چاہیے اور کسی باجہ بجانے والے کی مخالفت اور مزاحمت نہ کرنی چاہیے، ضدی اور شرارتی لوگ خود اپنے غل شور سے عاجز آجائینگے اور انکو ناکامی کا منہ دیکھنا پڑے گا۔

جسوقت مسجد کے سامنے باجا بجایا جاے اور مسلمان نماز مین مصروف ہون تو ان کو چاہیے کہ اپنے خیالات اللہ تعالیٰ کی حضوری کی طرف لگائین اور یہ تصور کرین کہ وہ دربار الٰہی مین حاضر ہین اور کسی غیر اللہ کی آواز ان کے کان مین نہین آسکے گی اور وہ ہمہ تن اپنے مالک اور پروردگار کے سامنے دست بستہ کھڑے رہین گے۔

اور اگر وہ نماز مین نہ ہون تو انکو چاہیے کہ مسجد کے اندر جمع ہوجائین اور جو مسلمان باہر بازارون مین ہون انکو بھی مسجد کے اندر بلالین اور وہان زور زور سے کلمہ توحید اور تکبیر حلقہ بناکر پڑھین تاکہ باجہ کی آوازین انکے کان مین نہ آئین۔

کوئی مسلمان انگریزی حکام کے پاس باجون کی شکایت لیکر نہ جاے، مسجد اللہ کا گھر ہے اگر کوئی شخص مسجد کی بے حرمتی کرنی چاہتا ہے تو اللہ ہی سے اسکی فریاد کرنی چاہیے، نہ خود اپنا زبان سے مخالفون کو منع کیا جاے نہ اپنا ہاتھ اٹھایا جاے نہ اور کسی قسم کی شورش کی جاے بس اپنے پروردگار سے مسجدون کے اندر بند ہوکر دعائین مانگی جائین۔

مین بشارت دیتا ہون کہ اگر مسلما[illegible] پر عمل کیا تو ان کے مخالف جو محض ضد ا[illegible] کے سامنے باجے بجاتے ہین آسمانی عذاب مین [illegible] اور اللہ تعالیٰ انکو دو جہان مین غیبی مار سے ذلیل و رسوا کرے گا مسلمانون سے کہو کہ وہ چند مہینے کے لیے بطور آزمائش کے میرا کہنا مانین اور باجا بجانے کی مخالفت نہ کرین اور دیکھین کہ انکے دشمنون پر غیبی مار پڑتی ہے یا نہین۔

راقم حسن نظامی

درگاہ حضرت خواجہ نظام الدین اولیا محبوب الٰہی، دہلی

بحکم بابو انند بہاری لال صاحب بہادر بی، اے ایل ایل بی، ایڈیشنل منصف اول کانپور

سمن بنام مدعا علیہ بنا بر حاضری اصالتاً

بغرض تنقیح مقدمہ بغرض حاضری اصالتاً

(آرڈر ۵- قاعدہ ۳۵)

بعدالت ایڈیشنل منصف صاحب اول کانپور

مقدمہ نمبر ۶۸۷ بابت سنہ ۱۹۲۵ء

پنڈت رام شنکر ولد پنڈت شیو دین برہمن مصر چٹائی محال کانپور — مدعی

بنام رام بھجن وغیرہ — مدعا علیہ

بنام مرلی دھر عرف رام دولارے برہمن ساکن ہٹیا بازار شہر کانپور

ہرگاہ مدعی نے آپکے نام ایک نالش بابت للوصہ کے دائر کی ہے لہذا آپکو حکم دیا جاتا ہے کہ آپ بتاریخ ۱۶ ماہ دسمبر سنہ ۱۹۲۵ء بوقت ۱۰ بجے دن کے عدالت ہذا مین اصالتاً حاضر ہون اور جوابدہی دعوی کی کرین اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کی حاضری کیلیے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس آپکو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہون کو حاضر کرین نیز جملہ دستاویزات جن پر آپ بتائید اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہون اسی روز پیش کرین۔ آپ کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہون گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپکے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۷ ماہ دسمبر سنہ ۱۹۲۵ء جاری کیا گیا۔

دستخط منصرم

(مہر عدالت)

اطلاع (۱) اگر آپ کو اندیشہ ہو کہ آپکے گواہ اپنی مرضی سے حاضر نہ ہونگے تو آپ عدالت ہذا سے سمن بہ ابن مراد جاری کرا سکتے ہین کہ جو گواہ حاضر نہ ہو وہ جبراً حاضر کرادیا جاے اور جب دستاویز کو کسی گواہ سے پیش کرانے کا آپ استحقاق رکھتے ہین وہ اس سے پیش کرائی جاے بشرطیکہ آپ خرچہ ضروری عدالت مین داخل کرکے اس امر کی درخواست گذرانین (۲) اگر آپ مطالبہ مدعی کو تسلیم کرتے ہین تو آپ کو لازم ہے کہ روپیہ مع خرچہ نالش عدالت مین داخل کرین تاکہ کارروائی اجراء ڈگری کی جو آپ کی ذات یا مال یا درصورت ضرورت دونون پر ہو کرنا نہ پڑے۔

بحکم جناب بابو انند بہاری لال صاحب بہادر
بی اے، ایل ایل بی ایڈیشنل منصف اول کانپور

(نمونہ قابل فروخت)

سمن بنابر انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ - قاعدہ ۱ و ۵)

نمبر مقدمہ ۴۷۵۴ بابت سنہ ۱۹۲۵ء

بعدالت ایڈیشنل منصف اول بہادر کانپور

راج نرائن نابالغ ولد ماسٹر شمبھوناتھ قوم کہتری بولایت
درفاقت دوران مقدمہ مسماۃ بھوبوہ ماسٹر شمبھوناتھ مادر خود
ولیہ قدرتی ساکن دہوبی محال شہر کانپور — مدعی

بنام جھیدی وغیرہ — مدعا علیہ

بنام درگا ولد جھیدی قوم گھوسی ساکن ناظر باغ گھسیانہ
بیگم گنج شہر کانپور — مدعا علیہ

ہرگاہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابت [illegible] کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۲۱ ماہ دسمبر سنہ ۱۹۲۵ء وقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعوی کی کرو - اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہارے احضار کے لیے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تم کو لازم ہے کہ اُسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جنکی شہادت پر نیز تمام دستاویزات جن پر تم اپنی جوابدہی کے تائید میں استدلال کرنا چاہتے ہو اُسی روز پیش کرو، تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ بصورت عدم حاضری تمہارے [illegible] ہوتا ہے کہ بہ غیر حاضری تمہارے [illegible]

[illegible] ولیت [illegible] کے آج بتاریخ [illegible] کے چلانیکا کام [illegible] رزولیوشن [illegible] فی ہے - اس سے [illegible] اس سے ہندوستان [illegible] خواہشات کی تکمیل ہوسکے گی - سوراج [illegible] کے ممبران نے جس دور اندیشی کا [illegible] سی اتحاد کی اُمید بڑھتی ہے اور ہم کو اُمید [illegible] سے پاس ہو جاویگا۔

گورنمنٹ کے لیے سبق

[illegible] پنجاب کاؤنسل سے پاس [illegible] ائی [illegible] جب اسمبلی میں پیش ہوا [illegible] اس امر [illegible]

(۲) [illegible] ایکسیہ اور [illegible] بیماریوں کے [illegible] لازم ہے کہ روپیہ مع خرچہ نالش [illegible] داخل کرو تاکہ کارروائی اجرائے ڈگری جو تمہاری ذات یا مال یا دونوں پر ہو کرنا نہ پڑے

گاندھی جی کا وزن ۹ پونڈ گھٹ گیا

احمد آباد ۲ر دسمبر مہاتما گاندھی کا وزن ۹ پونڈ گھٹ گیا ہے جسکی وجہ سے اُنکے معتقدین بہت پریشان ہیں -

بیرونجات

سلطان ابن سعود اور برطانیہ

لنڈن ۲ر دسمبر عربی اخباروں میں خبریں شائع ہوئی ہیں کہ سر گلبرٹ کلاٹین نے ابن سعود سے وعدہ کرلیا ہے کہ جب سلطان مذکور جنگ حجاز سے فارغ ہو چکیں گے تو انکو ایک معقول رقم خزانہ برطانیہ سے دیجائیگی، لنڈن کے سرکاری حلقوں میں ان خبروں کی تردید کیجاتی ہے -

امریکہ کی چڑھائی چین پر

نیلا یکم دسمبر چونکہ چین میں حالت خطرناک ہوگئی ہے اس لیے تین امریکن تباہ کن جہاز شنگھائی کو روانہ ہوگئے ہیں

بیگم صاحب بھوپال اور پرنس آف ویلز

لنڈن یکم دسمبر آج شہزادہ ولیعہد بہادر نے بیگم صاحبہ بھوپال اور کرنل حمید اللہ خان کو شرف ملاقات بخشا -

ہائی کمشنر کے آنے پر دمشق لے لونگا

سلطان پاشا الاطرش کا شجاعانہ عزم

پیرس ۳ر دسمبر دمشق کا ایک پیغام مظہر ہے کہ شہر میں حالت محاصرہ طاری ہے ہر جگہ گلی کوچوں اور بازاروں میں خاردار تار اور ریت کی بوریاں لگا کر مورچہ بندی کی گئی ہے اور انکی آڑ میں فرانسیسی فوجیں اور شامی جندرمہ کے جوان تفنگ بردوش کھڑے ہیں -

دروز کے سردار نے قسم کھائی ہے کہ جب موسیو دی جونیال آئیگا تو میں دمشق میں ہونگا - اس خبر سے سخت تشویش ہو رہی ہے -

[illegible]ان کو موصل پر قبضہ کرنیکا حکم

[illegible] اخبارات کو قسطنطنیہ سے خبریں موصول ہوئی ہیں جنکی ابھی تک سرکاری تصدیق نہیں ہوئی ہے ان سے معلوم ہوتا ہے کہ ترکی حکومت یہ فیصلہ کرنیوالی ہے کہ موصل کے سرحدی جھگڑے کے متعلق جمعیۃ الاقوام کے فیصلہ کو تسلیم نہ کیا جاوے یہ بھی خبر ہے کہ حکومت ترکیہ نے فوجوں کو حکم دیدیا ہے کہ وہ موصل پر قبضہ کرلیں -

مجاہدین نے دو اور مقامات پر قبضہ کرلیا

بیروت پر بھی عنقریب قبضہ ہو جائیگا

مجاہدین شام کی افواج نے راشیا اور قنیطرہ پر قبضہ کرلیا ہے اور اس لشکر کو جس نے مقام [illegible] کو واپس لینا چاہا تھا بالکل برباد کر دیا مجاہدین اب بیروت میں داخل ہونا چاہتے ہیں -

ہندوستان

تحریک ترک موالات اور سیٹھ یعقوب حسن

مدراس - تحریک ترک موالات کی باضابطہ واپسی کے متعلق سیٹھ یعقوب حسن کانپور کانگریس میں جو رزولیوشن پیش کرنیوالے ہیں اسکے متعلق انھوں نے ایک بیان شائع کیا ہے

مسٹر یعقوب حسن کہتے ہیں کہ ہمیں ایمانداری کے ساتھ یہ تسلیم کرنا چاہیے کہ عملی پروگرام کی حیثیت سے تحریک ترک موالات کا اب وجود باقی نہیں رہا، سوراجی تسلیم کرتے ہیں کہ وہ اپنے اصلی پروگرام سے دور ہوگئے ہیں بعض مالی مسودات کو پاس کرنا اور اسمبلی لیجسلیٹو کونسل صوبہ متوسط میں سوراجیوں کا عہدہ صدارت پر متمکن ہونا بجائے خود اس امر کی دلیل ہے کہ وہ موالات کر رہے ہیں جب یہ حالت ہے تو کانگریس کو تارک موالات انجمن نہ رہنا چاہیے -

پنجاب کونسل کی صدارت

چودھری شہاب الدین کا انتخاب

لاہور ۳ر دسمبر چودھری شہاب الدین پنجاب لیجسلیٹو کونسل کے صدر منتخب ہوگئے ہندوؤں نے اسکو ایک جماعتی سوال بنا لیا تھا اور انھوں نے مسٹر شاہنواز کے لیے رائے دی -

لیجسلیٹو کونسلوں کے پریسیڈنٹوں کی کانفرنس

دہلی ۳ر دسمبر آنریبل مسٹر وی جے پٹیل صدر لیجسلیٹو اسمبلی ۶ - ۷ر جنوری سنہ ۲۶ء کو دہلی میں صوبجاتی کونسلوں کے پریسیڈنٹوں کی کانفرنس طلب کریں گے

کانپور سیشن تک التوائے جنگ

۴ر دسمبر سوراجیوں کی ایک کانفرنس اختلافات کو دور کرنے کے لیے منعقد ہوئی جلسہ کی کارروائیاں اخبارات کے لیے کھلی نہیں تھیں لیکن یہ معلوم ہوا ہے کہ آپس میں یہ قرارداد منظور ہوئی ہے کہ انعقاد کانپور کانگریس تک دونوں پارٹیاں کوئی پروپگنڈا نہ کریں -

مہاتما گاندھی کو ۲ لاکھ کی تھیلی دیجائیگی

مسٹر ولبھ بھائی پٹیل گجرات صوبہ کانگریس کمیٹی کے صدر منتخب ہوگئے ہیں اور انھیں یہ اختیار دیا گیا کہ وہ مہاتما گاندھی کو دو لاکھ کی ایک تھیلی پیش کریں جو خاص انہی کے لیے جمع کی گئی تھی -

سر عبدالرحیم کا جانشین

سر عبدالرحیم ایگزیکٹیو کونسل بنگال نے مسلم لیگ کی صدارت منظور کرلیا ہے جس معلوم ہوتا ہے کہ وہ اپنے عہدہ سے مستعفی

[illegible]

آئینہ کانپور

بائیکاٹ ہم نے بڑے افسوس کے ساتھ سُنا کہ ہندوؤں کی ایک جماعت مسز سروجنی نیڈو صدر کانگریس کے جلوس واستقبال کے بائیکاٹ کے لیے کوشان ہے، یہ طرز عمل مہمان نوازی کے بالکل خلاف ہے، مسز سروجنی نیڈو سے کسی کتنا ہی اختلاف کیون نہ ہو مگر اسوقت وہ قابل احترام ہین کیونکہ ہندوستان کے قائم مقام کی حیثیت سے وہ کانپور تشریف لارہی ہین، ہم امید کرتے ہین کہ اس خیال کے لوگ خود غور فرماکر ایسی کوئی حرکت نہ کرینگے جو کانپور کے لیے باعث بدنامی ہو۔"

دفعہ ۱۴۴ مینوسپل انتخابات کے سلسلہ مین دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ کیا گیا اور لاٹھی وغیرہ کی ممانعت کی گئی مگر باوجود اسکے کئی جگہ مارپیٹ اور فوجداری ہوگئی ان حالات پر انتخابات کے ان طریقوں کی جسقدر مذمت کی جاے کم ہے

قماربازی گھومنی محال مین جائنٹ مجسٹریٹ بہادر کی کوشش سے پچھلے دنون کچھ جواری گرفتار ہوسے تھے صاحب بہادر نے بھیس بدلکر جوا گرفتار کیا۔

مقدمہ ای۔ آئی، ریلوے کے چند قلیون پر زنا بالجبر کا ایک مقدمہ چل رہا تھا ہم کو یہ معلوم ہوکر خوشی ہوئی کہ اس مقدمہ مین عبرت انگیز سزائین دی گئین ہین ہرایک کو ۵ سال قید ۲۵ بید اور ۵۰ روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی ہے۔

جلسہ مارواڑی اسکول مین پچھلے ہفتہ ہندو یونیورسٹی کے پروفیسر بابو شیام سندر داس کا ایک لکچر ہندی زبان پر ہوا اور سناتن دھرم کالج کے تقسیم انعام کا جلسہ مسٹر گنگا ناتھ جہا وائس چانسلر الہ آباد یونیورسٹی کی صدارت مین ہوا۔

کامیاب امیدواران ڈسٹرکٹ بورڈ

کانپور
(۱) لالہ بھوگی لال (۲) ٹھاکر کاشی ناتھ
غیر مسلم ۴ (۳) ٹھاکر گنپت سنگہ (۴) ٹھاکر ابری سنگہ
مسلم ۱ (۵) مسٹر محمد بخش

بلہور
(۶) پنڈت بدری پرشاد پانڈے (۷) لالہ رام ادھین (۸) مہاشہ دین دیال (۹) پنڈت شیو کمار
غیر مسلم ۴
مسلم ۱ (۱۰) منشی نظیر احمد

ڈیرا پور
(۱۱) ٹھاکر گھنشام سنگہ (۱۲) پنڈت بشمبھر سنگہ (۱۳) ٹھاکر گلاب سنگہ (۱۴) ٹھاکر سندر سنگہ
غیر مسلم ۴
مسلم ۱ (۱۵) مسٹر محمد عمر

اکبرپور
(۱۶) چوبے دیا شنکر (۱۷) ٹھاکر شیو رام سنگہ (۱۸) کنور جے نراین سنگہ
غیر مسلم ۴ (۱۹) پنڈت دیبی سہاے شوکل
مسلم ۱ (۲۰) مسٹر سجاد حسین

پکہرایان
(۲۱) بابو رام گپتا ایم۔اے (۲۲) بابو برج بہاری ٹنڈن (۲۳) بابو برج بھینا ...
غیر مسلم ۴ مہروترا (۲۴) پنڈت منوہر پرشاد
(۲۵) منشی امیر خان (۲۶) منشی مقصود
مسلم ۳ علی (۲۷) منشی لطیف احمد

گھاٹم پور
(۲۸) بابو رگھوراج (۲۹) لالہ کیدار ناتھ (۳۰) بابو مکند سنگہ
غیر مسلم ۴ (۳۱)
مسلم ۱ (۳۲) منشی امیر علی
گورنمنٹ ۲ ممبرون کو نامزد کرتی ہے اس حساب سے کل ممبرون کی تعداد ۳۴ ہوجاتی ہے۔

کامیاب امیدواران مینوسپل بورڈ

مسلم

انورگنج
(۱) خان بہادر حافظ محمد حلیم صاحب آنریری مجسٹریٹ
(۲) مسٹر محمد حنیف صاحب
(۳) خانصاحب سید بشیرالدین احمد سکریٹری ڈسٹرکٹ بورڈ

کلکٹرگنج
(۴) حاجی محمد سعید صاحب (نوبانسمنڈی)
(۵) منشی حاضر علی صاحب ایڈیٹر نظام عالم

ٹپکاپور
(۶) حاجی قمرالدین صاحب (ٹپکاپور)
(۷) ڈاکٹر عبدالکریم صاحب (پریڈ)

مولگنج
(۸) شیخ محمد مجید احمد صاحب آنریری مجسٹریٹ
(۹) شیخ محمد حنیف صاحب سوداگر
(۱۰) حاجی محمد حنیف صاحب (نئی سڑک)

غیر مسلم

انورگنج
کانگریسی (۱) بابو رام ...

سول لین
" (۲) ڈاکٹر جواہر لال
غیر کانگریسی (۳) بابو برجنندن سروپ

کلکٹرگنج
" (۴) بابو بھگوان داس
" (۵) راے پرشوتم چند
" (۶) پنڈت وشنودت عرف للوجی وید

نیاگنج
کانگریسی (۷) بابو گور پرشاد کپور
" (۸) پنڈت رگھوبر دیال بھٹ
" (۹) پنڈت منی لال اوستھی

صدربازار
" (۱۰) پنڈت رامیشور وید
" (۱۱) پنڈت شیونندن مصراوید

ٹپکاپور
" (۱۲) ڈاکٹر پریم نراین
" (۱۳) بابو نولکشور وکیل
" (۱۴) بابو نراین پرشاد اروڑا
" (۱۵) ڈاکٹر گرجا نندن

مولگنج
غیر کانگریسی (۱۶) بابو جنگ بہادر
" (۱۷) پنڈت شیش نراین

مارواڑی
کانگریسی (۱۸) لالہ رام کمار
" (۱۹) لالہ رامیشور پرشاد باگلا

یورپین چیمبر ۲ سیٹ
ہندوستانی چیمبر ۳ سیٹ
گورنمنٹ نامزدگی ۲ سیٹ
کل تعداد ممبران ۳۶

کانگریس کی اطلاعات

کانگریس مین تلک نگر کے اندر پوسٹر چسپان کرنے کا ٹھیکہ دونگرے بالامرت گرگاؤن گے، کے، ٹی دونگرے کمپنی کو دیدیا گیا ہے، جو صاحب اپنے پوسٹر وہان چسپان کرنا یا کروانا چاہین وہ انسے خط وکتابت کرکے طے کرلین۔

کانپور کانگریس مین جو وزٹرس یا ڈیلیگیٹ تشریف لادینگے اُن سے التماس ہے کہ وہ موسم سرما سے محفوظ رہنے کے لیے اپنے ہمراہ اوڑھنے بچھانے اور پہنے کے لیے کافی کپڑے لادین۔

ورکنگ کمیٹی نے واقعی کسانون مزدورون اور سیاسی قیدیون کے ساتھ رعایت کرنا طے کیا ہے کہ جن لوگون کو ضلع یا شہر کانگریس کمیٹیون کے سکریٹری واقعی کسان مزدور یا سیاسی قیدی ہونے کا سارٹیفکٹ دینگے اُنسے وزٹرون کی فیس کے لیے صرف دس روپیہ لیے جائینگے امید ہے کہ لوگ اس رعایت سے فائدہ اٹھائینگے۔

مختلف پسند کے لوگون کے لیے خورد ونوش کا انتظام علیحدہ علیحدہ کیا جارہا ہے جیسے مدراس کے لوگون کے لیے مدراسی باورچی کھانا تیار کرینگے مسلمانون کے لیے سول ملٹری ہوٹل کے مالک انتظام کرینگے

کانپور کانگریس مین آنے والے اشخاص سے التماس ہے کہ وہ اپنے سامان کے بنڈل ٹرنک وغیرہ مین اپنے پتہ کا کارڈ لگادین یا اور کوئی ایسا قائم رہنے والا نشان رکھین جس سے انکے غائب ہوجانے یا ایک دوسرے مین تبدیل ہوجانے پر وہ آسانی سے ...

ڈیلیگیٹون کو ...
انھون نے ۱۵ اردسم ...
نے اپنے قیام کے ...
فیس کے ساتھ ...
خاک ہونگے تو غبا ...
... رکان پوری
... طرف چاک گ ...
... جذبا ...
... تر ... ممنو ...
ملازم ...
سکریٹ ...

آل انڈیا خلافت کانفرنس

کا

نہایت اہم سالانہ اجلاس زیر صدارت امام الاحرار مولانا ابوالکلام صاحب آزاد ۔
۲۴ ۔ و ۲۵ ر دسمبر ۱۹۲۵ء کو بمقام کانپور منعقد ہوگا

جسمین

مسلمانان ہند کے اہم ترین ملکی وملی مسائل پیش ہونگے

مسیح الملک حکیم محمد اجمل خانصاحب محترم علی برادران فخر قوم ڈاکٹر انصاری صاحب اور حضرات علمائے کرام ورہنمایان عظام شریک ہونگے ،، تمام مسلمانوں سے استدعا ہے کہ وہ مقامی خلافت کمیٹیون کی معرفت اپنے نمایندے منتخب کرکے شرکت اجلاس کے لیے روانہ فرمائین ۔

نوٹ (۱) سردی کی شرکت کا زمانہ ہوگا تمام حضرات کافی سامان ہمراہ لائین (۲) تشریف آوری کی اطلاع ۱۵ ر دسمبر تک دفتر مجلس استقبالیہ مین ہوپنچ جانی چاہیے (۳) قیام کے لیے خیمون کا انتظام کیا گیا ہے خواتین کے لیے پردہ کا انتظام ہے (۴) خلافت کانفرنس وینز کانگریس کے اجلاس کے اختتام تک رہائش کی فیس للعہ فی کس ہوگی (۵) فیس طعام ۸/ یومیہ ہوگی جسمین کھانے کے علاوہ دو وقت چلے وناشتہ ہوگا (۶) نمایندگان کی فیس ۲/ روپیہ ہے (۷) وزیٹرس ٹکٹ ملے ۲/، ۳/، ۵/ ہے (۸) مجلس استقبالیہ کی رکنیت مین صوبہ متحدہ آگرہ واودھ کے تمام حضرات شریک ہو سکتے ہین فیس پانچ روپیہ ہے ۔ ارکان مجلس استقبالیہ کو بلا کسی مزید فیس کے پورے اجلاس کے لیے اعزازی ٹکٹ ملے گا ۔ (۹) تار کا پتہ خلافت کانپور تمام خط وکتابت سکرٹیری مجلس استقبالیہ خلافت کانفرنس کانپور سے کیجاے ۔

المعلن

ارکان مجلس استقبالیہ خلافت کانفرنس کانپور

ضروری گذارش

[illegible] تار ہفتہ وار الندن [illegible]

کرکانا [illegible] رتیدار ونلوجوست [illegible] سال سے موضع روگاون پرگنہ بلہور مین [illegible] کومنی ورکس [illegible] عرصہ دو سال سے ہندو صاحبان نے [illegible] خلاف مقدمہ عدالت دیوانی [illegible] لاگو [illegible] کا حکم ہوگیا

[illegible] اس سے ہندوستان [illegible] خواہشات کی تکمیل ہوسکے گی ۔ سوراج [illegible] کے ممبران نے جس دوراندیشی کا [illegible] اتحاد کی اُمید بڑھتی ہے ۔ اور ہم کو اُمید [illegible] پاس ہو جاویگا ۔

[illegible] ہے لہذا ضرورت [illegible] مین شریک ہون بمقدمہ [illegible] ل لیا گیا ہے جس سے امید ہے کہ کو مستحق

گورنمنٹ کے لیے سبق

کی پیروی ادوپے وارہ بل پنجاب کاونسل سے پاس [illegible] بلنے کی جاوے کو ہاتھ جب اسمبلی مین پیش ہوا [illegible]
خادمان ادبا بوہرا [illegible]

المسلم

ڈاکٹر عبدالرحیم [illegible] بقلم خود حاجی محمد قمرالدین بقلم خود

بحکم جناب مولوی نیاز احمد صاحب
بی اے ۔ ایل ایل بی منصف بہادر اکبرپور

(نمونہ قابل فروخت)

سمن بنابر انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ ۔ قاعدہ ۱ و ۵)

نمبر مقدمہ ۱۱۵۲ سنہ ۱۹۲۵ء

بعدالت منصفی اکبرپور ضلع کانپور

گردہاری لال ولد سند لال قوم اگروال
ساکن قصبہ اکبرپور ضلع کانپور — مدعی

بنام رام لال ولد بلدیو قوم لودھ ساکن
موضع بلبہدرپور پرگنہ اکبرپور — مدعا علیہ

ہرگاہ کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابت ۱۸/ کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم دیا جاتا ہے کہ تم بتاریخ ۱۷ ر ماہ دسمبر سنہ ۱۹۲۵ء وقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دیسکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دیسکے حاضر ہو اور جوابدہی دعوی کی کرو ۔ اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہاری حاضری کے لیے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے

پس تم کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہان کو جن کی شہادت پر نیز تمام دستاویزات جن پر تم اپنی جوابدہی کی تائید مین استدلال کرنا چاہتے ہو اسی روز پیش کرو ۔ تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا ۔
بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲ ر ماہ دسمبر سنہ ۱۹۲۵ء جاری کیا گیا

پنڈت چھنگا لال پانڈے
منصرم عدالت

(مہر عدالت)

اشتہار دیکر فائدہ اُٹھایئے یعنی اشتہار دیکر — صداقت

ہر مشکل کو

مسرس سوہن لال اینڈ سنس کے یہان بمقام ٹھنڈی سڑک کانپور اعلےٰ درجہ کا نیلام ہوتا ہے جہان آپ اپنی ضرورت کے مطابق ہر قسم کا سامان عمدہ اور مناسب قیمت پر خرید سکتے ہین۔

جن اصحاب کو جائداد بیچنا یا خریدنا ہو یا اپنا مال نیلام کراتا ہو وہ ہم سے خط و کتابت کرین۔

ہمارے ساتھ معاملہ کرنے سے آپ کو نفع کثیر ہوگا۔

المشتہر سوہن لال اینڈ سنس آکشنرس ٹھنڈی سڑک کانپور

عرق خضاب



آج کل عموماً نہایت کمسنی کے زمانہ مین بالون کے سفید ہو جانے کی عام طور پر شکایت پیدا ہو گئی ہے لہذا ضرورت کو محسوس کرکے ہم نے ایک عرق خضاب جس سے آسانی سے بالون کو سیاہ کرنا ممکن نہین ہوسکتا تھا تیار کیا ہے بعد تجربہ کے عام فائدہ کی غرض سے اسکا شائع کردینا مناسب سمجھا صرف ایک روئی کی پھریری عرق مین ڈبو کر سفید بالون پر لگا لیجئے [illegible] بال اصلی بالون کی طرح ہو جاتے ہین اور پھر کم از کم پندرہ روز تک [illegible] کی ضرورت نہین ہوتی قیمت فی شیشی جسمین عرق ۲ تولہ ہوتا ہے عہ محصولڈاک ہر فیس مثل [illegible] ذمہ خریدار ہو

ملنے کا پتہ حکیم محمد عبد الشکور کانپور کوٹھی شیخ ولایت علی

انڈین الکٹرک ورک کانپور

متصل مردانہ اسپتال کانپور

مین موٹر کار دائنمو۔ میگنیٹو بجلی کے پنکھے اور چکی کے موٹر کی مرمت عمدہ و سستی اور اچھی ہوتی ہے ایک مرتبہ تجربہ کیجئے

اردو مین سب سے پہلی کتاب

مجموعۂ گھوڑ دوڑ

جسمین ہندوستان کے تمام بڑے بڑے مقامات مثلاً کلکتہ بمبئی پونا مدراس لکھنؤ میرٹھ گوالیار وغیرہ کی ریسون کے ایک سال کے مکمل رزلٹ درج ہین کاغذ نہایت اعلیٰ چھپائی نہایت صاف حجم کتاب تقریباً ۲ سو صفحات جسمین تقریباً ۸ سو ریسین درج ہین۔ [illegible]

ملنے کا پتہ نصرت الاسلام پریس ہریسن روڈ نمبر ۱۳۲ کلکتہ

ثمر شیرین

[illegible] لڑکیان ہی پیدا ہوتی ہون تو قرار حمل سے دو تین مہینہ کے اندر ایک ہی پھل کے کھانے سے ضرور لڑکا ہوگا اگر نہ ہو تو [illegible] واپس قیمت فی پھل [illegible] روپیہ [illegible]

اکسیر جریان [illegible] اور بہت سے لوگ نے اس کے اچھے ہونے کی امید چھوڑ دی ہے وہ [illegible] قیمت دو روپیہ (عہ)

دوائے [illegible] سفید اور پتلی رطوبت کو گاڑھا [illegible] قیمت فی شیشی عہ

ڈاکٹر جی۔ پی۔ سکسینہ سول لائنس کانپور

رائے بہادر مولراج ایم اے کا تیس سالہ آزمودہ مشہور و معروف

اصلی یوگ راج گوگل

قیمت فی پیکٹ چار تولہ دو روپیہ محصولڈاک و پیکنگ ذمہ خریدار

یوگراج گوگل ایک مشہور دوائی مقوی دماغ و مصفی خون و دافع ضعف معدہ ہے۔ علاوہ اسکے کھانے سے درد جوڑ و اعضا و درد کمر اور عام کمزوری رفع ہوتی ہے اعضا کا اکڑ جانا۔ دکھنا و کانپنا و دیگر امراض رفع دور ہوتی ہین خون حیض کے درد سے آنے یا کم آنے اور مرد و عورت دونون [illegible] کے اولاد پیدا کرنے کے قابل بنا دیتا ہے اور ایام ضعیفی کو جلد آنے نہین دیتا۔

ڈاکٹر عبد الکریم صاحب میڈیکل افسر [illegible]

[illegible]

منفعت [illegible] خاک ہونے کو [illegible]

ملنے کا [illegible] کانپور [illegible]

[illegible]

نغمۂ مسرت اردوئے معلّی [illegible]

[illegible] کانپور سے علمی۔ ادبی۔ تاریخی [illegible] چندہ سالانہ [illegible] نمونہ ۲ [illegible] آپ آج [illegible] اور آپ انعام کے مستحق ہو جائین۔ سوداگران کو اطلاع دیجاتی ہے کہ [illegible] نرخنامہ طلب کرنے پر روانہ کیا جائیگا۔

ملنے کا پتہ منیجر۔ سالہ آفتاب حسرت روڈ۔ کانپور

بندوقین رائفلین ریوالور اور پستولین

ہمارے یہان کم سے کم قیمت پر دستیاب ہوتی ہین ہندوستان کے کسی ریلوے اسٹیشن تک ہم مال کو اپنے خرچ سے پہنچا دیتے ہین اور فی مال فرمائش پر کمیشن علیحدہ دیتے ہین فہرست

سلیمان اینڈ کو کراچی کیمپ سے طلب فرمائیے

[illegible] دل ادویات ہین اگر آپ انکے قابل و آلاش کر سکتے ہین تو قیمت روانہ کرین ورنہ اپنا پورا حال لکھ کر بلا کسی فیس کے تشخیص کرکے دوا تجویز کرینگے

[illegible] کی سراج عام آتشک گولیان ۔ بےنظیر طلاء واجی کرن

[illegible] واقعی اپنی تاثیرات کے لیے لاثانی ہین دست [illegible] کے خوب ہاضمہ کو تیز کرتی ہین صالح خون اور [illegible] پیدا کرکے اسکو گاڑھا بناتی ہین۔ جریان احتلام [illegible] انزال و رقت منی کو از حد نافع ہین دماغ اور حافظہ کو بھی بڑی ترقی [illegible] نامردی کی شکایات [illegible] رفع ہو جاتی [illegible] قیمت [illegible] ۳۲

ایسے مایوس اشخاص جو اپنی جوانی کو اپنے ہاتھون سے بگاڑ کر افسوس کر رہے ہون۔ اور بہت سی اشتہاری ادویات پر روپیہ خرچ کرکے بھی تندرست نہ ہوئے ہون انکو چاہئے کہ اس طلاء کو استعمال کرکے صرف ایک ہفتہ کے اندر پوری مردی حاصل کرین قیمت فی شیشی مبلغ پانچ روپیہ کمیشن مین عمر کی زیادہ دوا

اکسیر اعظم کشتہ ابرک

یہ کشتہ تین برس کی سخت محنت کے بعد تیار ہوتا ہے۔ اسکی تیاری کیا لاگت اور کیا خرچ ہوتا ہوگا اس کا اندازہ آپ خود ہی لگالین۔ یہ کشتہ ایسے موذی امراض کو دور کرتا ہے جو دوسری ادویات سے ناممکن ہے ان کی زندگی کے پایہ کو مضبوط بناتا ہے ہر قسم کی کمزوری کو دور کرکے نوجوانی کا جوش جوانی عطا کرنیوالا ہے جو کہ جوان اور بوڑھون کو جوان [illegible] بنا [illegible] نامردی کو دفعہ۔ تپ دق جسم کا زرد ہو جانا وغیرہ اسکے استعمال سے چند ہی یوم مین دور ہو جاتے ہین قیمت فی تولہ [illegible] روپے کم روانہ نہ ہوگا۔

سچے موتیون کا سرمہ

یہ سرمہ اپنی عجیب تاثیر سے متحیر کر دیتا ہے۔ بالکل بگڑی ہوئی آنکھون کو درست کرکے نئی بینائی عطا کرتا ہے۔ اور جملہ امراض چشم کو چند ہی ایام مین دور کرکے فائدہ پہنچاتا ہے قیمت فی تولہ پچیس روپیہ (للعہ) کم روانہ نہ ہوگا۔

[illegible] ہمیشہ قائم رکھنے [illegible] کو حاصل کرنیکا قاعدہ [illegible] اولاد پیدا کرنیکی تدبیر معلوم ہوتی ہے بالکل مفت منگوا کر ملاحظہ فرمائیے

[illegible] شاستری جی شنکر جی گوندجی مالکان آتنک نگر فارمیسی جام نگر کاٹھیاواڑ

ایجنٹ عبد الکریم اینڈ سنس سٹیشن روڈ کانپور

۸۶ ک
ہفتہ وار
صداقت
چہار شنبہ ۱۶ دسمبر ۱۹۲۵ء

گورنمنٹ افریقہ کی کج بحثی

گورنمنٹ ہند نے کوشش کی تھی کہ جنوبی افریقہ کے معاملات کے متعلق ایک گول میز کانفرنس کا انعقاد کر کے ان تمام معاملات کو بہ آسانی طے کرا دے مگر یونین گورنمنٹ نے اسکو منظور نہیں کیا اور ہندوستانیوں کے خلاف جو نفر انگیز بل پیش کیا ہے اُسمین وہ کسی قسم کی اصولی تبدیلی یا رعایت نہیں کرنا چاہتی، ڈاکٹر میلن نے حال مین ایک قوم پرست پارٹی کے جلسہ مین دوران تقریر مین فرمایا ہے کہ اگر گورنمنٹ گول میز کے انعقاد کو منظور کر لیتی تو اسکے معنی یہ ہوتے کہ گورنمنٹ قانون مین اصولی تبدیلی کے حق مین ہے حالانکہ گورنمنٹ نے قطعی طور پر اس کا فیصلہ کر لیا ہے کہ اس بل مین کسی قسم کی اصولی تبدیلی نہ کیجائیگی گورنمنٹ ہند جنوبی افریقہ کی گورنمنٹ سے اپیل کر رہی ہے کہ بل مین تبدیلی ہونا چاہیے اور بل مین تبدیلی نہ کرنیکی صورت مین اسکے خطرات سے بھی آگاہ کر دیا ہے، مگر باوجود ان تمام کوششون کے بھی جنوبی افریقہ کی گورنمنٹ کسی تبدیلی کے حق مین نہین ہے اور گورنمنٹ ہند کو خشک اور ٹکا سا جواب دے رہی ہے، جنوبی افریقہ کی گورنمنٹ کا یہ خاص منشا ہے کہ ہندوستانیون کو وہان [illegible] اور انکی صنعت و حرفت کو د[illegible]

ان [illegible] ہندوستانی وفد کو اسکی [illegible] جو اس بل [illegible] دفد کے [illegible] نہین [illegible] کرد[illegible] کہ وہ [illegible] جواب ہم [illegible] اور کچھ نہین ہو[illegible]

[illegible] ریزولیوشن [illegible] اس سے ہندوستان [illegible] خواہشات کی تکمیل ہو سکے گی۔ سو[illegible] [illegible] کے ممبران نے جس دور اندیشی کا [illegible] سی اتحاد کی اُمید بڑھتی ہے۔ اور ہم کو اُمید [illegible] پاس ہو جاویگا۔

گورنمنٹ کے لیے سبق

کیا گورنمنٹ [illegible] پنجاب کاونسل سے پاس [illegible] اور اگر گورنمنٹ [illegible] جب اسمبلی مین پیش ہو[illegible]

کانگریس کمیٹی [illegible] اور [illegible]

ہمین افسوس کے ساتھ لکھنا پڑتا ہے کہ کانگریس کے احاطہ مین تقریباً اُردو کا بالکل بائیکاٹ کر دیا گیا ہے اور ہر جگہ جہان تختی لگانے کی ضرورت محسوس ہوئی ہے وہان پر صرف ہندی اور انگریزی مین لکھا گیا ہے نہ معلوم بیچاری اُردو نے کیا خطا کی تھی کہ باوجود اسکے کہ اُردو صوبہ کی زبان ہے اور ہندو مسلمان یکسان طور پر بولتے اور لکھتے ہین مگر اسکو یکقلم کانگریس کے احاطہ سے باہر کر دیا گیا۔
کانگریس کا یہ عام اصول ہے کہ جس صوبہ مین کانگریس ہوتی ہے اس صوبہ کی زبان مین تمام اطلاعات وغیرہ شائع کیجاتی ہین مگر یہان تو یہ غضب کیا گیا کہ کانگریس کے احاطہ اندر بھی صوبہ کی زبان غائب کر دی گئی، کیا صوبہ متحدہ کی زبان ہندی ہے؟ اور اگر یہ نہین تو اس عام اور ضروری اصول کو کیون ترک کیا گیا، کانگریس تو نیشنل کانگریس ہے سرکاری اور کاروباری دفاتر وغیرہ مین بھی ایسے موقعون پر اُردو، ہندی، اور انگریزی کو یکسان جگہ دیجاتی ہے،،

ہم اسکو مانتے ہین کہ کانپور کے مسلمانون نے کانگریس مین بہت کم دلچسپی لی مگر یہ تو لوکل کانگریس نہین بلکہ آل انڈیا نیشنل کانگریس ہے اگر کانپور کے نہین تو صوبہ متحدہ اور دیگر صوبون کے مسلمان تو اسمین شریک ہون گے اور جب نیشنل کانگریس ہے تو اسمین صرف ہندی کا رواج کیسا؟ بہرحال ہم کانگریس کے کارکنان کے اس طرز عمل پر سختی کے ساتھ احتجاج کرتے ہین اور ڈاکٹر مراری لال چیرمین استقبالیہ کمیٹی و مسٹر گنیش شنکر ودیارتھی جنرل سکریٹری کی توجہ اس طرف مبذول کرتے ہین اور ہم اسکی امید کرتے ہین کہ مسٹر گنیش شنکر ودیارتھی اس طرف خاص طور پر متوجہ ہونگے، اور ہر جگہ پر اُردو بھی لکھوا دینگے اور اس طرح اس فروگذاشت کی تلافی ہو جائیگی۔

کاٹن ڈیوٹی

یکم دسمبر ۱۹۲۵ء کو حضور والیسرائے بہادر لارڈ ریڈنگ نے ہندوستانی ملون مین تیار ہونے والے کپڑون پر سے جانے والے ٹیکس کو ملتوی کرنے کا اعلان کر دیا ہے اور امید دلائی ہے کہ اس کو قطعی بند کرنے کا رزولیوشن اسمبلی مین پیش کیا جاسے گا، یہ اطمینان بخش بات ہے کہ یہ نامنصفانہ ٹیکس جو صرف ولایتی ملون کو نفع پہونچانے کے لیے جاری ہوا تھا وہ بند کیا جا رہا ہے، ہندوستان کی پارچہ بافی کو نقصان پہونچانے کے لیے انگریزون نے جو زبردستیان کی ہین اُنکی یہ آخری کڑی تھی۔

ایک زمانہ وہ بھی تھا جب ہندوستان کا بنا ہوا کپڑا، یہان کی چھپی ہوئی چھینٹ، غیر ممالک کے بازارون مین عزت اور قدر کے ہاتھون بکتی تھی اور وہان کی عورتین ان کپڑون کو زیب تن کر کے خوش ہوتی تھین اور اُن ممالک کے کپڑون کی کوئی قدر نہ ہوتی تھی، ۱۷۰۰ء اور ۱۷۲۱ء مین پارلیمنٹ سے قانون پاس کیا گیا جسمین ہندوستانی کپڑے کی قطعی ممانعت کی گئی یہی نہین بلکہ اس کے بعد بھی ۷۰ اور ۸۰ فی صدی کا ٹیکس لگایا گیا اور ہندوستان کی فن پارچہ بافی کو برباد کیا گیا، ایک وقت تھا کہ ڈھاکہ کی آبادی [illegible] سالانہ کی ململ یہان سے غیر ممالک ہر سال جاتا [illegible]ستان کی عنایت سے ۳۰ لاکھ سے زیادہ [illegible] کے کپڑے کی تجارت بالکل بند ہو گئی [illegible] کرگھے اور چرخے چلتے رہے اسوقت تک [illegible] ہندوستانی ولایت جانے والے مال پر ۷۰ یا ۸۰ فی صدی [illegible] لگاتی رہی، جب ہندوستان مین بھی ملون کا رواج ہوا اور یہان کپڑا سستہ بننے لگا تو ۱۸۴۳ء مین ولایت سے آنے والے کپڑے پر ۳½ فی صدی اور بنے بنائے کپڑے پر ۵ فی صدی ٹیکس لگا، اس پر منچسٹر والون نے واویلا مچایا اور ولایتی موٹے کپڑون پر سے یہ ٹیکس اُٹھا لیا گیا، اس فتح سے خوش ہو کر ولایت سے یہ آواز اُٹھی کہ ولایتی کپڑے پر بالکل ٹیکس نہ لگایا جائے چار برس کی کوشش سے انکو فتح ہوئی اور ۱۸۸۲ء مین ولایتی کپڑے پر سے ٹیکس اُٹھا لیا گیا اور بارہ برس تک باہر سے آنے والی کسی چیز پر کوئی ٹیکس نہین لیا گیا اس کے بعد بجٹ پورا کرنے کے لیے گورنمنٹ ہند نے ۵ فی صدی ٹیکس ولایتی کپڑے پر لگایا اور ولایت والون کو خوش کرنے کے لیے ۵ فی صدی ڈیوٹی ہندوستانی کپڑے پر بھی لگائی،

۱۸۹۶ء مین ایک قانون بہ پاس ہوا کہ ہندوستان مین بنے ہوئے ہر طرح کے کپڑے پر ۳½ فی صدی اور باہر سے آئے ہوئے کپڑے پر بالکل ٹیکس نہ لیا جاسے،

بڑی شورش ہوئی لیکن کچھ اثر نہ ہوا اب جب ہندوستانی پارچہ بافی کا بالکل تختہ تباہ ہو گیا ہے تب لارڈ ریڈنگ بہادر نے اس ظلم کو دور کیا ہے اور گورنمنٹ ہند نے اپنے اس طرز عمل سے ہندوستانیون کو ممنون بنایا ہے، اس اعلان کا فوری نتیجہ یہ ہوا ہے کہ بمبئی کے مزدورون کی ہڑتال ختم ہو گئی مزدوری پوری کر دی گئی اور مل جاری ہو گئے ہین،

پنڈت موتی لال نہرو نے اس ٹیکس کے معاف کرانے کے لیے اسمبلی مین جو مسلسل کوشش کی وہ قابل مبارکباد ہے "

مسلم پریس کانفرنس

آج مسلم پریس جس بُری طرح آپس کی خانہ جنگیون کا شکار ہو رہا ہے اور اپنی اندرونی و ذاتی لڑائیون کی بدولت قوم کی صحیح ترجمانی کے بجائے اسکو غلط راستہ دکھانے کے لیے مجبور ہو رہا ہے یہ حالت ہر ایک قوم پرور کے لیے ازحد تکلیف دہ ہے،

ان تمام حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے عرصہ سے اسکی ضرورت محسوس ہو رہی تھی کہ مسلم پریس کانفرنس قائم ہو تاکہ یہ ترجمان قوم اہم موقعون پر آپس مین تبادلہ خیالات کر سکین تاکہ بڑی حد تک آپس کی خانہ جنگیون کی بدولت قوم غلط راستہ پر نہ پڑنے پاسے، یہی حالات تھے جنکو ہمارے مکرم مولوی نظام الدین حسن ایڈیٹر اخبار ذوالقرنین بدایون نے محسوس کر کے مسلم پریس کانفرنس کے قیام کی کوشش شروع کر دی، اور حال مین مکرم جناب سید جالب صاحب ایڈیٹر اخبار ہمدم لکھنو نے ایک موقعہ سے اس کا تذکرہ صاحبزادہ آفتاب احمد خان وائس چانسلر مسلم یونیورسٹی سے کیا آپ نے بھی اسکی ضرورت کو محسوس کر کے جوبلی علیگڈھ کے موقعہ پر انعقاد کا وعدہ فرمایا۔

خدا کا شکر ہے کہ اب مسلم پریس کانفرنس، علیگڈھ مسلم یونیورسٹی کی پنجاہ سالہ جوبلی کے موقع پر علیگڈھ مین ہونا قرار پا گئی ہے، اور اس کے لیے باقاعدہ انتظامات کر لیے گئے ہین چنانچہ ایک مجلس انتظامیہ مرتب ہو گئی ہے اور اس کے صدر مولوی مقتدا خان شروانی ایڈیٹر مسلم یونیورسٹی گزٹ اور سکریٹری مسٹر رشید احمد صدیقی ایم۔ اے لکچرار مسلم یونیورسٹی و ایڈیٹر رسالہ سہیل منتخب ہوئے ہین،

مسلم پریس کانفرنس کے مہمانون کے قیام کے لیے جوبلی کیمپ کا ایک خیمہ علیحدہ مخصوص کر دیا گیا ہے جسمین آسائش کا جملہ سامان جوبلی کیمپ کی طرف سے مہیا کرنے کا انتظام کیا گیا ہے، اور اسکے قریب ریڈنگ روم کا ایک خیمہ ہوگا جسمین اخبارات وغیرہ موجود رہینگے

مقرر کی گئی ہے، یہ وقت بہت کم ہے کیونکہ اگر ہندوستان کے تمام مسلم اڈیٹران نے اسمین دلچسپی لی اور موجودہ اہم معاملات پر تبادلہ خیال ہوا تو یہ معاملات اسقدر اہم ہین کہ ایک شب کیا کئی شب و روز اسمین صرف ہو جائینگے۔

ہمارے کرم سید جالب دہلوی اڈیٹر اخبار ہمدم لکھنو نے تمام ہندوستان کے مسلم اڈیٹران کے نام دعوتی خطوط روانہ فرمائے ہین اور اسی خط مین آپ نے اس کانفرنس کی صدارت کے لیے مولوی بشیر الدین احمد صاحب اڈیٹر اخبار البشیر اٹاوہ کا اسم گرامی پیش کیا ہے اور اسکی تائید مین لکھا ہے کہ

"وہ نہ صرف ہم سب مین کبیر السن بلکہ پیشہ اخبار نویسی مین بظاہر سب سے زیادہ قدیم الخدمت ہین انھون نے بہت عرصہ تک سرسید کا فیض صحبت اٹھایا ہے اور انکی سنجیدگی آزاد خیالی و اصابت رائے بھی مسلم ہے جو شاندار خدمات قوم کی اُنسے ظہور مین آئی ہین وہ ہماری جماعت کے لیے قابل فخر کہی جاسکتی ہین"

ہم کو بھی اس کے ایک ایک حرف سے اتفاق ہے اور ہم بھی آپ کی صدارت کی پُرزور تائید کرتے ہین،

آخر مین ہم امید کرتے ہین کہ مسلم اڈیٹران مسلم پریس کانفرنس مین پہونچنے کی انتہائی کوشش کرینگے اور نہ صرف شریک ہون گے بلکہ اسمین شریک ہوکر اپنی دلچسپی کا اظہار کرین گے، اور اسکی کوشش کرینگے کہ کم سے کم موجودہ مسائل مین جو گتھیان پڑی ہوئی ہین اُنکو سلجھائین اور اگر اسوقت اُنکو سلجھا نہ سکین تو کوئی ایسا حل نکالین جس سے بڑی حد تک خانہ جنگی عارضی طور پر رک جائے۔ اور پبلک کو اس کشمکش سے نجات حاصل ہو۔

ایک رحیم حاکم

کچھ دن ہوئے نواب صاحب مالیر کوٹلہ شام کے وقت سیر سے واپس آرہے تھے انکو بوجھ سے لدی ہوئی ایک بوڑھیا ملی جو بمشکل چل سکتی تھی دریافت کرنے سے معلوم ہوا کہ وہ آٹھ میل سے آرہی ہے اور اب زیادہ چل نہین سکتی، نواب صاحب نے اسکا بوجھ خود لے لیا اور شہر تک اُسکے ساتھ آئے اور چلتے وقت اُسکو سو روپیہ کا نوٹ دیکر اس سے کہا کہ تم آرام کرو اب تمہارے دن آرام کرنے کے ہین، جب اسکو معلوم ہوا کہ یہ نواب صاحب ہین تو وہ دعائین دیتی ہوئی چلی گئی،

دنیا مین کتنے حاکم ہین جو اس قسم کا رحیم، فیاض اور دردرس دل رکھتے ہین -

بدسلوکی

لالہ بودھ راج ممبر پنجاب کونسل سرکار کی طرف سے جیل خانون کے معائنہ کے لیے مقرر ہوئے ہین اور آپ نے معائنہ و رپورٹ کے ذریعہ جیل خانون کے قیدیون کی اصلاح کی بہت بڑی کوشش کی ہے، حال مین جب آپ منٹگمری جیل کا معائنہ کرنے گئے تو قیدیون نے موقعہ پاکر اُن پر کیچڑ اور پیشاب پھینکا اور حکام جیل نے کچھ پرواہ نہ کی اس سے خیال کیا جاتا ہے کہ حکام کی سازش اور ایما سے ایسا ہوا اگر یہ صحیح ہے تو نہایت افسوسناک ہے پنجاب کونسل کو اس پر نہایت سختی کے ساتھ برتاؤ کرنا چاہیے۔

انجمن

امریکہ مین ایک انجمن ہے جس کا مقصد یہ ہے کہ دنیا کی تمام قومون کو ہمیشہ گوری قومون کے قابو مین رکھا جائے یہ انجمن سنہ ۱۸۶۶ء مین جنوبی امریکہ کے گورون نے حبشی لوگون کو غلام بنائے رکھنے کے لیے قائم کی تھی اس انجمن کے ممبرون نے ہزارون قتل کیے ہین اس انجمن کے پریسیڈنٹ کو حال مین ایک عورت کے قتل کے الزام مین ۲۰ سال کی قید کی سزا ہوئی ہے، جو چلا لاکھ انجمن کے ممبرون کے روح رواں ہے، خود غرضی دنیا مین کیسے قابل نفرین کام کراتی ہے، اسکی یہ ایک مثال ہے۔

پنجاب کانگریس

پنجاب کانگریس کمیٹی نے سیاسی قیدیون کی کانفرنس کی صدارت کے لیے ڈاکٹر ستیہ پال کا نام پیش کیا ہے اور بندے ماترم کے نعرے کو قومی نعرہ بنانے کی سفارش کی ہے اُس نے یہ بھی طے کیا ہے کہ جس دن مسز سروجنی نائیڈو اپنا خطبہ صدارت کانپور مین پڑھین اُسی روز تمام شہرون مین کانگریس ڈے منایا جائے اور جلسہ کرکے خطبہ پڑھا جائے، اُس نے کانگریس کو آیندہ سال لاہور بلانے کا بھی رزولیوشن پاس کیا ہے،

تجاویز مناسب ہین مگر قومی نعرہ کے لیے یہ ضروری ہے کہ دو قومی نعرہ قرار دے جائین "بندے ماترم" اور اللہ اکبر

کشمیر کے لیے ڈپوٹیشن

کشمیر کے مسلم رعایا مہاراجہ ہری سنگھ کی خدمت مین ایک ڈپوٹیشن لے جانے کی کوشش کر رہے ہین، اور یہ عرض کرنا چاہتے ہین کہ کشمیر ۹۰ فی صدی مسلم آبادی ہے مگر امور سلطنت مین مسلمانون کا بہت کم حصہ ہے لہذا مسلمانون کے حقوق کی طرف توجہ فرمائی جائے اور سلطنت کے ذمہ دار عہدون پر مسلمانون کو مقرر کیا جائے، مہاراجہ صاحب کو اس پر توجہ کرکے اپنی مسلم رعایا کو مطمئن کرنا چاہیے۔

آقا کی للکار غلامون پر

سر ولیم جانسن ہک اسوقت برطانوی وزیر داخلہ ہین آپ نے پارلیمنٹ کے سامنے دوران [illegible] ارشاد فرمایا ہے:-

"ہم نے ہندوستان اس لیے نہین فتح کیا ہے [illegible] کو نفع پہونچاتے رہینگے مجھے علم ہے کہ ہمارے مسیحی مشنری [illegible] مین کہا کرتے ہین کہ ہم نے ہندوستان اس لیے فتح کیا ہے کہ ہندوستان کے مرتبہ مین ترقی ہو، یہ دعویٰ محض دھوکے کی ٹٹی ہے، ہم نے ہندوستان اس لیے فتح کیا ہے، کہ برطانیہ کے مال و اسباب کے فروخت کے لیے ایک منڈی ہاتھ آئے ہم نے ہندوستان بزور شمشیر فتح کیا ہے اور بزور شمشیر ہی ہم اس پر اپنا قبضہ قائم رکھین گے (بعض حاضرین نے شرم شرم کے نعرے بلند کیے) آپ کو شرم شرم پکارنے کا اختیار ہے مین سچے واقعات بیان کر رہا ہون، مجھے ہندوستان مین مشنریون کے کام سے بڑی ہمدردی ہے اور مین نے خود بھی اس قسم کا بہت کام کیا ہے، لیکن مین منافق نہین جو یہ کہنے لگ جاؤن کہ ہم ہندوستانیون کے فائدے کے لیے ہندوستان پر قبضہ رکھے ہوئے ہین،، ہندوستان پر ہمارا قبضہ انگریزی تجارت اور خصوصاً لنکاشائر کے سوتی کپڑے کی منڈی کی حیثیت سے ہے"

ہمارے ملکی اخبارات اس للکار پر بہت ناخوش ہین اور طرح طرح کے جوابات شائع کر رہے ہین لیکن ٹھنڈے دل سے اگر سوچا جائے تو آخر یہین ناخوشی یا برہمی کی کیا بات ہے؟ کیا آقا کو یہ حق نہین کہ وہ غلام کو غلام کہکر پکارے اور غلام کو اسکے مرتبہ غلامی کا احساس کراتا رہے؟ اگر ہم غلامی کو خوشی منظور کر رہے ہین تو ہمین کوئی بھی حق ہے کہ جب اس واقعہ کو ہمارا آقا الفاظ کے ذریعہ سے بیان کردے تو ہم چڑھنے لگین؟ اگر واقعی ہماری غیرت اس غلامی کو گوارا نہین کرتی، تو آیا ہم آزادی کے لیے ہاتھ پیر ہلانے کو تیار ہین؟ پھانسی پر چڑھنے کا سوال نہین جلاوطنی قبول کرنے کا ذکر نہین جیل جانے کا بھی مطالبہ نہین، سوال صرف یہ ہے کہ آیا لنکاشائر کی تجارت کو ردکنے یعنی بجائے انگریزی کپڑے کے دیسی سوت کے کپڑے پہننے کو ہم بھی تیار ہین؟ کیا جو قوم اپنے اندر اسقدر ہمت و غیرت بھی نہین رکھتی کہ لنکاشائر کے مال تجارت کو ترک کرکے انگریزی تلوار کو کُند کردے، اس کا منہ ہے کہ اگر کوئی اُسے غلام کہہ کر پکارے تو وہ اس مین اپنی توہین ذرہ برابر بھی محسوس کرے -؟ (ہیچ)

(بدست عوام فروخت کے سببے)

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قواعد ۱ و ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ ۲/۱۵۹

بعدالت جناب پنڈت گوکرن ناتھ صاحب بہادر

پرگنہ گھاٹم پور ضلع کانپور

چودھراین سرستی کنور مدعی

بنام ابھل سنگھ وغیرہ مدعا علیہ

بنام مساۃ مہری کنور بیوہ منوہر سنگھ و کنہر سنگھ ولد رگھو سنگھ ٹھاکر ساکن ٹکری گوروا پرگنہ گھاٹم پور ضلع کانپور

واضح ہو کہ مدعیہ نے تمہارے نام ایک نالش بابت بقایا مالگذاری کے دائر کی ہے لہذا تمکو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۰ ماہ جنوری سنہ ۱۹۲۶ء وقت ۱۰ بجے دن بمقام کانپور اصالتاً یا معرفت وکیل کیجو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعوی کی کرو اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہاری حاضری کیلئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تم کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جنکی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جن پر تم بتائید اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو۔

اور تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۱ ماہ نومبر سنہ ۱۹۲۵ء جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم عدالت

اسسٹنٹ کلکٹر درجہ اول

(مہر عدالت)

بیرونیات

غازی محمد بن عبدالکریم کی شرائط صلح

پیرس ۱۱ دسمبر (۱) ریف کو کامل آزادی ہوگی اور اس کا مرتبہ مثل انگریزی مقبوضہ آزاد کے (۲) ریف سلطان مراکش کی مذہبی سیادت تسلیم کرلیگا (۳) ریف کو اپنی ذاتی سپاہ رکھنے کا حق ہوگا (۴) ریف کو آزادی تجارت حاصل ہوگی (۵) امیر محمد بن عبدالکریم کو امیر کا خطاب دیا جائیگا (۶) ریف کا آیندہ پایہ تخت طیطوان ہوگا۔ وغیرہ مندرجہ بالا شرائط پر غازی بن عبدالکریم صلح کرسکتے ہیں۔

جمعیۃ الاقوام کا فیصلہ شاید ترکوں کے خلاف ہوگا

لنڈن ۱۰ دسمبر معلوم ہوا ہے کہ موصل کا فیصلہ ترکوں کے خلاف ہوگا اور اگر ایسا ہوا تو برطانیہ مصالحت آمیز رویہ اختیار کریگی اور اگر ترکوں نے کوئی معقول تجویز پیش کی تو اس پر غور کیا جائیگا۔

رضا خان پہلوی کی تخت نشینی

طہران ۱۲ دسمبر مجلس ناسین نے آج کے اجلاس میں باتفاق آرا قانون اساسی کی دفعات ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۴۰ میں ترمیم کردی جسکی رو سے رضا خان پہلوی کو شاہ ایران بنادیا گیا اب حکومت خاندان پہلوی میں رہیگی اور رضا شاہ کا بڑا بیٹا ولیعہد ایران ہوگا مجلس ناسین کا کام ختم ہوگیا اور وہ تاج و تخت ایران رضا شاہ پہلوی کو منتقل کرکے برخاست ہوگئی۔

ہز مجسٹی شاہ ایران کا پہلا دربار ۱۶ دسمبر کو ہوگا۔

ہندوستان

قانونی کونسل صوبہ متحدہ کا اجلاس

لکھنؤ ۱۴ دسمبر ۴ ماہ کے وقفہ کے آج سے کونسل کا پہلا اجلاس شروع ہوگیا ہے۔

لکھنؤ میونسپل بورڈ کا چیرمین

لکھنؤ ۱۴ دسمبر چیرمینی کے لیے دو صاحب یعنی بابو ترلوکی ناتھ اور پنڈت ہرکرن ناتھ مصرا امیدوار تھے مگر بہت بڑی کثرت آرا سے بابو ترلوکی ناتھ چیرمین منتخب ہوگئے۔

جی آئی پی ریلوے کے کرایہ میں یکم اپریل سے تخفیف

جی آئی پی کے جلسہ میں جو ۳ دسمبر کو منعقد ہوا تھا یہ تجویز پاس ہوئی ہے کہ یکم اپریل سے کرایہ میں تخفیف کردیا جاوے۔

مسلم پریس کانفرنس کی صدارت

مولانا البشیر الدین صاحب ایڈیٹر اخبار البشیر اٹاوہ نے مسلم پریس کانفرنس کی صدارت منظور کرلی ہے۔

وفد خدام الحرمین کا عزم حجاز

جمعیۃ خدام الحرمین کے وفد برائے حجاز کی پہلی جماعت ۱۹ دسمبر کو بمبئی سے روانہ ہونیوالی ہے سید حبیب شاہ ایڈیٹر سیاست بمبئی پہونچ گئے ہیں اور مولانا عبدالباری صاحب وفد کو رخصت کرنے کے لیے لکھنؤ سے بمبئی کو روانہ ہوگئے ہیں۔

اطلاع

... رضی سے حاضر نہ ہونگے ... تو عدالت ... کہ جو گواہ حاضر نہ ہو وہ ... جبراً ... ۱۲ سال ... پیش کرانے کا تم استحقاق ... عدالت میں داخل ...

... زرولیوشن ... ہے عرصہ ... بخلاف ...

... ہے۔ اس سے ... ور اس سے ہندوستان ... خواہشات کی تکمیل ہوسکے گی۔ سورا ... یون کے ممبران نے جس دور اندیشی کا ... سی اتحاد کی امید بڑھتی ہے۔ اور ہم کو ا... ہے پاس ہوجاویگا۔

گورنمنٹ کے لیے سبق

... رہ بل پنجاب کاونسل سے پاس ... مجد ... جب اسمبلی میں پیش ہوا ... ممبران نے ... با کسے اور ... بیچارہ ...

کرمفرمایان بندہ ... علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

۱۰ دسمبر کے بعد سے آپکے حلقہ کے سربرآوردہ حضرات برابر تشریف لارہے ہیں اور یہ فرماتے ہیں کہ میرے عدم انتخاب کی وجہ سے سارا حلقہ وقف ماتم ہورہا ہے ممکن نہیں ورنہ میں خود فرداً فرداً تمام راے دہندگان کی خدمت میں حاضر ہوتا، اس مخلصانہ ہمدردی کا شکریہ ادا کرتا اور اپنے حلقہ کے اس عام ماتم میں شریک ہوتا، اسلیے یہ چند کلمے کھلے خط کے ذریعہ سے عرض کرنا چاہتا ہوں، آپ کو یاد ہوگا کہ آج سے اکیس سال قبل آپ حضرات نے مجھے اپنے قائم مقام کی حیثیت سے میونسپل بورڈ میں بھیجا تھا اسوقت سے برابر میری یہ کوشش رہی کہ میں اہل شہر کی عموماً اور اپنے حلقہ کی خصوصاً باحسن وجوہ خدمت انجام دیتا رہوں مجھے اس کوشش میں کہانتک کامیابی ہوئی اس کا فیصلہ مجھ سے بہتر آپ حضرات کرسکتے ہیں لیکن جب میں اپنے ضمیر کو حاضر و ناظر جان کر اپنے ایام ممبری کو بنظر تنقید دیکھتا ہوں تو مجھے یہ محسوس ہوتا ہے، میں نے تا بہ امکان آپ حضرات کی خدمت گزاری میں کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھا، خوش قسمتی سے میں ... قائم مقام تھا وہ ایک غریب مگر مخلص قدردان پرجوش اور ہمدرد حلقہ ... خدمات کی امید سے زیادہ قدر ہوئی، یہ آپ ہی حضرات ... اکہ مسلسل اکیس سال تک مجھے آپ کی قائمقامی ... رہی اس سال بھی آپ حضرات کی یہ مرضی تھی کہ میں ... سابق میونسپل بورڈ میں آپکی قائمقامی کے فرائض انجام دوں میں نے اس مسئلہ پر غور کیا تو میں اس نتیجہ پر پہونچا کہ اگر واقعی میں میونسپل بورڈ میں رہکر آپ حضرات کی خدمت کرسکتا ہوں تو میرا اخلاقی فرض ہے کہ میں بعض با اقتدار حضرات کی ذاتی مخالفت کے باوجود انتخاب کیلیے آمادہ ہوں کیونکہ اس صورت میں نہ صرف مجھے آپ حضرات کی خدمت گزاری کا موقع ملیگا بلکہ میں آپ کی یادگار قدردانی کا عملاً شکریہ بھی ادا کرسکونگا مجھے معلوم ہے کہ جسقدر جوش اخلاص کے ساتھ آپ حضرات نے مجھے نامزد کیا تھا اسیقدر جوش مستعدی کے ساتھ آپ حضرات مجھے منتخب فرمانا چاہتے تھے میں اپنی علالت کی وجہ سے بار بار حاضر خدمت نہیں ہوسکتا تھا لیکن آپ حضرات نے خود قدم رنجہ فرماکر مجھے یقین دلایا کہ گو میرے خلاف جائز و ناجائز ذرایع سے کوششیں کیجارہی ہیں مگر آپ حضرات اپنے دیرینہ خادم کو ہرگز نہ چھوڑینگے، مخلصانہ قدردانی اور عملی ہمدردی کی یہ آخری شکل ہے جو کوئی حلقہ اپنے قائمقام کیلیے اختیار کرسکتا ہے، اسکے باوجود جو کچھ ہوا وہ کیونکر ہوا۔ اس کا جواب آج شہر میں ہر کہ ومہ کی زبان پر ہے، اسلیے مجھے اسکے اعادہ کی ضرورت نہیں لیکن اس عبرت آموز داستان میں یوم انتخاب کا منظر ہمیشہ یادگار رہیگا، یہ وہ وقت تھا جبکہ ایک طرف سروسامان کی نمائشیں، ناجائز طاقت کی دست درازیاں اور ذاتی اقتدار کی ہیبت انگیزیاں تھیں اور دوسری طرف بےبسی و مجبوری کی حسرتناک تصویر کے علاوہ اور کچھ نہ تھا، مجھے اس پر فخر ہے کہ اس نازک امتحان میں بھی میرے مخلص ہمدردوں کے پایہ استقلال کو لغزش نہ ہوئی، اگر دنیا میں حقیقی کامیابی کا معیار فوری شکست و فتح نہیں تو میں بہانگ دہل کہتا ہوں کہ اسدن میدان آپ کے ہاتھ رہا، بیشک آپ حضرات اپنے حسب مرضی قائمقام منتخب نہ کرسکے لیکن یہ کیا کم ہے کہ آپ حضرات نے مرعوب کن دھمکیوں، ایمان فریب وعدوں، اور ہمت شکن تکلیفوں کا مردانہ وار مقابلہ کیا، لیکن اپنی آزادی راے کو قربان کرنے کیلیے تیار نہ ہوے اس واقعہ سے کون انکار کرسکتا ہے کہ آپ حضرات دور افتادہ مقامات سے پا پیادہ آے انتخاب گاہ میں دھکے پر دھکے کھاے، آپکے ہاتھ سے ٹکٹ چھینے گئے لیکن باین ہمہ آپکی زبان سے آخر تک آپ کے دیرینہ خادم ہی کا نام نکلتا رہا، دوران انتخاب میں آپ حضرات کی پرجوش ہمدردی سرگرمی مستعدی مخلصانہ اضطراب اور سنگدل خودغرضیوں کے ہاتھوں سے آپکی صریح توہین کی جب یاد آتی ہے تو دل میں ایکطرف جوش مسرت کا تلاطم برپا ہوتا ہے اور دوسری طرف غیظ و غضب کے شعلے بھڑکنے لگتے ہیں، کم از کم میرے خیال میں ایسے مخلص حلقہ کی سچی ہمدردی ہزاروں کامیابیوں سے زیادہ بیش بہا ... یہ عقیدہ ہے کہ ... دسمبر کو میں ناکامیاب نہیں ہوا بلکہ مجھے اپنی اکیس سالہ خدمات کا بہترین صلہ ملگیا مگر اسکے ساتھ ہی میں یہ بھی عرض کرونگا کہ ایسے حلقہ کی قائمقامی ناجائز ذرائع سے حاصل کرنا ایک انتہائی شرمناک فعل ہے، بہرحال آپ حضرات نیز میرے تمام ہمدردان و قدردان شہر یقین فرمائیں کہ اگرچہ میری زبان آپکی یادگار خادم نوازی کا شکریہ ادا کرنے سے قاصر لیکن میرا دل شکر گزاری کے جذبات سے لبریز ہے اور انشاءاللہ ہمیشہ میرا طرز عمل زبان حال سے اس احسانمندی کا اعتراف کرتا رہیگا، دنیا نے حق و باطل کی صدہا جنگیں دیکھی ہیں اور گو شروع میں باطل غالب رہا لیکن آخر میں حق ہی کو فتح حاصل

آئینہ کانپور

جلسہ استقبالیہ خلافت کانفرنس

۱۰ر دسمبر ۹ بجے شام کو دفتر خلافت مین ایک جلسہ زیر صدارت مولانا حسرت موہانی منعقد ہوا۔ اور مندرجہ ذیل عہدہ داران کا انتخاب کیا گیا۔

چیرمین جناب مولانا حسرت موہانی صاحب

وائس چیرمین (۱) حافظ ہدایت حسین صاحب بیرسٹر ایم ایل سی (۲) ڈاکٹر عبد الکریم صاحب مینوسپل کمشنر (۳) مولانا عبد الکافی صاحب (۴) غلام محی الدین صاحب (۵) عبد اللطیف صاحب تاجران چرم

سکرٹری (۱) مولانا کرم علی صاحب (فراہمی چندہ)
(۲) حاجی شرف الدین صاحب (〃)
(۳) شیخ امین الدین صاحب (والنٹیر کورس)
(۴) سید ذاکر علی صاحب (انتظامات دفاتر)

جماعت برائے نگرانی حسابات (۱) شیخ محمد قاسم صاحب (۲) عبد اللطیف صاحب (۳) شیخ امین اللہ صاحب

وفات شہر کے مشہور ڈاکٹر مہندر و ناتھ گنگولی نے ۱۰ر دسمبر ۱۹۲۵ء کو انتقال فرمایا۔ آپ شہر کے پورانے اور ہوشیار و کامیاب ڈاکٹر تھے۔

آتشزدگی لالہ من لال کے روئی وسوت کے گودام مین پچھلے دنون یکایک آگ لگ گئی جو بمشکل دوسرے دن بجھائی جا سکی نقصان کا اندازہ دو ڈیڑھ لاکھ کیا جاتا ہے۔

فوجداری ٹپکاپور مین بھوسہ کے متعلق جھگڑا ہوا اور آخر مین فوجداری تک نوبت پہونچی تین آدمی زخمی ہوے اور دو آدمی مر چکے ہین۔

رہائی رمضان مستری سکرٹری مزدور سبھا کانپور جوڈل مین مداخلت کے جرم مین سزایاب ہوے تھے اُنکی بقیہ سزا اپیل سے معاف ہوگئی ہے اور جرمانہ کی سزا قائم رہی آپ رہا ہوکر آگئے ہین۔

ڈسٹرکٹ بورڈ کی چیرمینی

ڈسٹرکٹ بورڈ کی چیرمینی کی میعاد ۱۴ر دسمبر کو ختم ہوگئی ہے اور اس وقت ڈسٹرکٹ بورڈ کا کوئی چیرمین نہین ہے آیندہ چیرمینی کیلیے کئی صاحب امیدوار ہین مگر مقابلہ غالباً صرف دو مین ہوگا بابو روپ چند جینی اور بورڈ سے باہر پنڈت بلبھدر پرشاد تیواری مگر معلوم ہوتا ہے کہ بابو روپ چند جینی کا چانس زیادہ ہے۔

اپیلین گذشتہ انتخابات مینوسپل بورڈ مین جو زیادتیان اور بے عنوانیان ہوئی ہین اُنکی بابت متعدد اپیلون کے داخل ہونے کی خبرین آرہی ہین اور کچھ عجب نہین قریب قریب ہر وارڈ ست اپیل ہو۔

وارڈ کی جدید تقسیم اگر ہوجاتی تو بہت سے نقائص دور ہوجاتے اگر شیخ محمد ابراہیم صاحب اور بابو نراین پرشاد نگم صاحب اسکی کوشش کرتے تو وارڈون کی تقسیم یقینی ہوجاتی مگر اسوقت ان صاحبان نے اسکی ضرورت محسوس نہین کی۔

ضروری کام موجودہ بورڈ کے سامنے سب سے اہم اور ضروری کام یہ ہے کہ وہ شہر مین ہندوؤن کے ۱۷ وارڈ اور مسلمانون کے ۱۰ وارڈ بنائے تاکہ ہر ایک وارڈ سے ایک ممبر کھڑا ہو سکے اسمین سب سے بڑا فائدہ یہ ہوگا کہ ہر ایک وارڈ کے ممبر کو اپنے وارڈ کی کافی خبرگیری کی فکر رہیگی۔

دوسری بات یہ ہے کہ بورڈ مین ووٹر لسٹ کا ایک رجسٹر قائم کیا جائے جسکے دو حصے ہون ایک مین تو مالکان مکان اور دوسرے مین کرایہ داران - باقی داران کا رجسٹر بھی قائم کردیا جائے اور روزانہ اسمین کمی وبیشی ہوتی رہے،،

اگر بورڈ اس پر عمل درآمد کرنا شروع کردے تو امید ہے کہ ووٹر لسٹ کی تیاری وغیرہ مین جو دقتین اور خرابیان ہوتی ہین وہ غالباً نہ ہون۔

مینوسپل چیرمینی مینوسپل بورڈ کی چیرمین کی میعاد بھی ۱۴ر دسمبر کو ختم ہوگئی ہے اور اسوقت بورڈ مین کوئی چیرمین نہین آیندہ چیرمینی کے الکشن کی تاریخ ۲۲۔ دسمبر ۱۹۲۵ء مقرر کردی ہے اور امید ہے کہ اسوقت تک گورنمنٹ کی طرف سے بھی دونون نام آجائین گے۔

چیرمینی کیلیے اسوقت مختلف نام لیے جاتے ہین مگر بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ بورڈ غالباً باہر سے چیرمین منتخب کرے اور بابو وکرماجیت سنگھ، ومسٹر ٹیل (مسٹر ٹیل کی گورنمنٹ کی طرف سے نامزدگی کی امید نہین) کے مقابلہ کی توقع ہے اور تقریباً دونون کا چانس یکسان ہے البتہ اگر بابو بہاری لال صاحب سابق چیرمین مینوسپل بورڈ نے پھر چیرمینی کی کوشش کی تو اونکا چانس ان دونو صاحبون سے زیادہ ہوجائے مگر بظاہر اسکی امید نہین۔

ہمارا خیال ہے کہ بابو وکرماجیت سنگھ اور مسٹر ٹیل دونون بہترین چیرمین ہوسکتے ہین بشرطیکہ بورڈ کی کسی پارٹی کے ساتھ منسلک نہ ہون - اور اسی مین بورڈ اور شہر کا فائدہ ہے۔

بڑی جنتری سنہ ۱۹۲۶ء

مرحوم کی مشہور و معروف بڑی جنتری سنہ ۲۶ کی چھپ گئی ہے قیمت حسب ذیل ہین قیمت درجہ اول ۱۲؍ درجہ دوم ۸؍ درجہ سویم ۴؍ درجہ چہارم ۲؍

ملنے کا پتہ منیجر صاحب انتظامی پریس توپخانہ بازار کانپور

جلسہ انور گنج وارڈ ۱۴ر دسمبر کی شب کو مسلم ووٹران حلقہ انور گنج وسول لین وارڈ کا ایک عظیم الشان جلسہ بصدارت مولوی حکیم نور اللہ صاحب منعقد ہوا۔

منشی احمد علی صاحب نے کھلا خط از بخدمت رائے دہندگان مسلم حلقہ انور گنج وسول لین کانپور، جو شیخ محمد ابراہیم صاحب نے شائع کیا ہے پڑھکر حاضرین کو سنایا اور اس خط پر نہایت غور و خوض کے بعد مندرجہ ذیل رزولیوشن بالاتفاق پاس کیے گئے

رزولیوشن نمبر ۱ مسلمانان حلقہ انور گنج کا یہ جلسہ اس طریقہ عمل پر اظہار نفرت کرتا ہے جو شیخ محمد ابراہیم صاحب امیدوار مینوسپل بورڈ کو آخر وقت مین علیحدہ کرنے پر بعض حضرات نے اختیار کیا، اور نیز اس مذموم طریقہ کو بھی حقارت کی نظر سے دیکھتا ہے جو ۶ر دسمبر ۱۹۲۵ء کی شب کو وقت انتخاب سے چند گھنٹہ قبل شیخ صاحب کے ساتھ برتا گیا،،

مندرجہ بالا رزولیوشن کو جناب [illegible] صاحب نے پیش کیا اور اسکی تائید منشی عاشق حسین صاحب نے پر زور تقریر کے ساتھ کی اور رزولیوشن بالاتفاق پاس ہوا۔

رزولیوشن نمبر ۲ اس جلسہ کی راے مین شیخ محمد ابراہیم صاحب جنھون نے عرصہ اکیس (۲۱) سال تک مسلمانان کانپور کی عموماً اور باشندگان حلقہ انور گنج کی خصوصاً خدمات انجام دی ہین ایک بہترین نمایندہ تھے اور ہوسکتے ہین۔

اس رزولیوشن کو ایک تقریر کے ساتھ شیخ محمد صدیق صاحب نے پیش کیا اور حاجی اکرام حسین صاحب نے تائید کی اور تائید مزید بابو عبد الغنی صاحب نے کی اور رزولیوشن بالاتفاق پاس ہوا۔

رزولیوشن نمبر ۳ اس جلسہ کی راے مین اس ناجائز انتخاب حلقہ انور گنج سول لین مسلم کے متعلق باضابطہ اور قانونی کارروائی عمل مین لانا چاہیے اور اس غرض کے لیے لوکل گورنمنٹ کو بھی بذریعہ صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ بہادر عرضداشت بھیجنا چاہیے،،

اس رزولیوشن کو حافظ نیاز احمد صاحب نے پیش کیا اور اسکی تائید حافظ محمد حسین نے کی اور رزولیوشن بالاتفاق پاس ہوا۔

اطلاعنامہ رسپانڈنٹ مشعر اطلاع اس امر کے کہ حکم طیاری ڈگری قطعی کیون نہ صادر کیا جاوے

نام عدالت منصفی مین پوری نمبر مقدمہ ۱۱۹ سنہ ۱۹۲۴ء

نام فریقین رادھاکشن بنام مسماۃ چنان وغیرہ

بعدالت منصفی مقام مین پوری ضلع مین پوری

بہ اجلاس بابو ہرناتھ پرشاد استھانا صاحب بہادر منصف مین پوری

مقدمہ متفرقہ نمبر ۳۱۴ سنہ ۱۹۲۵ء

لالہ رادھاکشن ولد چھیدالال قوم کالیستھ ساکن محکم گنج مین پوری ساکن حال کرہل پرگنہ و تحصیل کرہل ضلع مین پوری مدعی سائل

بنام مسماۃ چنان زوجہ ڈال دختر چیکن اصل راہن متوفی قوم چمار ساکن لگہ منی تحصیل جسرانہ ضلع مین پوری مدیون ڈگری فریق ثانی

بنام مسماۃ چنان فریق ثانی

ہرگاہ مدعی ڈگری دار مذکور الصدر نے درخواست صدور حکم قطعی واسطے نیلام جائداد مرہونہ و مکفولہ ڈگری نمبری ۱۱۹ سنہ ۱۹۲۴ء کہ جو بتاریخ ۲۳ ماہ نومبر سنہ ۱۹۲۴ء عدالت ہذا سے صادر ہوئی تھی بمطالبہ مبلغ ... علاوہ خرچہ حال گذرانی ہے لہذا تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر تم کو کوئی عذر نسبت صادر ہونے حکم قطعی نیلام جائداد مذکورہ کے ہو تو اس عدالت مین بتاریخ ۵ ماہ جنوری سنہ ۱۹۲۶ء بوقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا وکالتاً یا بذریعہ مختار مجاز حاضر ہوکر پیش کرو۔

آج بتاریخ ۸ ماہ دسمبر سنہ ۱۹۲۵ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

سالک رام
منصرم عدالت

(مہر عدالت)

لارڈ مسٹن کا ورود

بمبئی ۱۱ دسمبر لارڈ مسٹن آج وارد ہوے اور آج ہی کلکتہ روانہ ہو گئے ایک اخباری نمایندہ سے دوران ملاقات مین آپ نے آنے کی غرض کے متعلق لارڈ مسٹن نے بتایا کہ یہ بالکل پرائیوٹ ہے صوبون کی طرف سے گورنمنٹ کو حسب فیصلہ لارڈ مسٹن جو خراج دیا جاتا ہے اسکے متعلق ایک سوال کا جواب دیتے ہوے اُنھون نے کہا کہ جو اعتراضات اسکے متعلق کیے گئے ہین اُنکو اُنھون نے نہایت اور ہمدردی کے ساتھ سنا ہے۔

ایوننگ نیوز کے نمایندہ سے دوران ملاقات مین لارڈ مسٹن نے کہا کہ آئی سی ایس کی بھرتی مین ترقی محض لارڈ برکنہیڈ کی کوششون کا نتیجہ ہے بہت سے نوجوان جو یونیورسٹی مین تعلیم پا رہے ہین، ہندوستان کی طرف اپنے خیالات اس امید مین رجوع کر رہے ہین کہ ادائے فرض کی ادائیگی مین اُنکی کافی حفاظت کی جا یگی۔

صداقت ... دوبارہ ...

... منصف بہادر اکبرپور ضلع کانپور
... اے ایل ایل بی
... مشعر منسوخی ڈسمسی نالش

... ٹیلی لاگو ... حکم ...

... کانپور

... سنہ ۱۹۲۵ء

... ایان پرگنہ بری پور ضلع کانپور مدعی سائل

بنام ... پکھرایان پرگنہ بھوگنی پور وارث قابض جائداد بھگواندین فریق ثانی

بنام بینی مہارانی ...

ہرگاہ مدعی مذکور الصدر نے اس عدالت مین درخواست حصول حکم مشعر منسوخی ڈسمسی نالش نامبردہ حسب ہدایت عدالت ہذا تاریخ ۱ ماہ نومبر سنہ ۱۹۲۵ء پیش کی ہے لہذا تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ تم اس عدالت مین بتاریخ ۲ ماہ جنوری سنہ ۱۹۲۶ء اصالتاً یا بذریعہ وکیل عدالت ہذا یا بذریعہ مختار مجاز حسب ضابطہ اور واقف حال مقدمہ کے حاضر ہوکر وجہ (اگر کوئی ہو) ظاہر کرو کہ نامبردہ کی درخواست کیون نہ منظور کی جاے۔

میرے دستخط اور مہر عدالت سے آج بتاریخ ۵ ماہ دسمبر سنہ ۱۹۲۵ء کو جاری کیا گیا

چھنگا لال پانڈے
منصرم عدالت

(مہر عدالت)

... اسمبلی میں ...

... زمیندار و تلوجوست ... سال ...
... ورکس ...
... ریزولیوشن ...
... ہندوستان ...
... خواہشات کی تکمیل ہو سکے گی۔ ...
... کے ممبران نے جس دور اندیشی کا ...
... اتحاد کی اُمید بڑھتی ہے اور ہم کو اُمید ...
... پاس ہو جا یگا۔

گورنمنٹ کے لیے سبق

... بل پنجاب کاونسل سے پاس ...
... جب اسمبلی مین پیش ہوا ...

... انی ہے - اس سے ...
... ادارہ اس سے ہندوستان
کی خواہشات کی تکمیل ہوسکے گی - سوراج
... ن کے ممبران نے جس دوراندیشی کا ...
... جاسی اتحاد کی اُمید بڑھتی ہے - اور ہم کو اُمید
... سے پاس ہوجاویگا -

گورنمنٹ کے لیے سبق

... وارہ بل پنجاب کاونسل سے پاس
ہوئے جب اسمبلی مین پیش ہوا ...
... اُنہون نے ...

The Sadaqat
CAWNPORE

REG-No A
1424

صداقت

جمال پر تو حق عزم مستقل مین رہی
زبان پر بھی وہی ہو جو تیری دل مین رہی
(احسن یکہمی)

اڈیٹر۔ خواجہ عبد السلام

ہفتہ وار

قیمت سالانہ ۔ ٹکے
ششماہی ۔ عمار
فی پرچہ ۔ ۳ر

جلد ۲ | کانپور - چہارشنبہ ۲۳ - دسمبر ۱۹۲۵ء مطابق ۶ - جمادی الثانی ۱۳۴۴ھ | نمبر ۱۶

ادبیات

انتخاب مشاعرہ

۲۰ دسمبر ۱۹۲۵ء کی شب مین اولڈ بوائز گورنمنٹ اسکول کانپور کے سالانہ جلسہ کے سلسلہ مین ایک بزم مشاعرہ منعقد ہوئی تھی۔ ناظرین صداقت کی دلچسپی کے لیے انتخاب مشاعرہ درج ذیل ہے ۔ (اڈیٹر)

جناب عروج کانپوری

درد دل ہجر مین کس شکل سے فریاد کرون — ہچکیان آتی ہین انکو مین اگر یاد کرون
دوش دیدم کہ ملایک درِ میخانہ زدند — ساقیا لاے توحید کہ دل شاد کرون
چشم دل سے جو حجابات یقین اوٹھ جائین — روح کو قالبِ خاکی سے مین آزاد کرون
خودکشی سے مری توہین ہے ای ہمتِ عشق — کس لیے پیروی تیشۂ فرہاد کرون
عکس کو دیکھ کے آئینہ مین فرماتے ہین — تیری تعریف مین کیا حسن خداداد کرون

برادر خرد جناب رواں صاحب ۔ اناوی

ڈوب کر دریا مین اگر نالہ و فریاد کرون — منتشر دفتر کونین کی بنیاد کرون
پھر بہار آئے تو اس رنگ سے فریاد کرون — درد و غم سے متاثر دل صیاد کرون
فطرت حسن یہ کہتی ہے کہ ہو ضبط سے کام — مقتضی جوش جنون کا ہے کہ فریاد کرون
گو کہ بے سود ہے اے طاقت پرواز مگر — کچھ مدد دے تو پھر اک کوشش برباد کرون
دل پریشان دہان بند ہون پر خشکی — کس طرح شرح غم اے خاطر ناشاد کرون
جبکہ احساس اسیری بھی نہین کچھ باقی — ایسے ناوقت مین کیا شکوہ صیاد کرون
بیخودی عشق کی فرصت جو مجھے دے دم بھر — ذرہ ذرہ مین نئی دنیا نئی آباد کرون

جناب شارق کانپوری

سب جلوے رخ فطرت سے نمایان ہونگے — سب مری بیخودی روح کا سامان ہون گے
دل بیتاب نے وہ راز چھپا رکھا ہے — جسکو سنتے ہی سبھی شعلہ بدامان ہون گے
خودشناسی سے تو مانوس ذرا ہو غافل — ہو سکے جلوے تری صورت سے نمایان ہونگے
اون کے قدمون سے لپٹ جائیگی خود آگے بہار — تیرے دیوانے اگر خار بدامان ہونگے
لیکے آئی ہے جنہین دامن راحت مین صبا — یہی ذرے ہین کہ اک روز بیابان ہونگے
برق چمکے کہ گرے اس سے ہمین کیا مطلب — ہم جہان ہون گے وہان سوختہ سامان ہونگے
میرے رونے پہ زمانہ نہ ہنسے ای شارق — آنسوؤن کے یہی قطرے کبھی طوفان ہونگے

جناب ثاقب کانپوری

دل مین آتا ہے کہ دنیا نئی آباد کرون — بیٹھ کر گوشۂ عزلت مین تجھے یاد کرون
کہین برہم نہو شیرازۂ بزم عالم — ورنہ جی مین تو یہ آتا ہے کہ فریاد کرون

جناب نور ۔ کانپوری

دست وحشت نہین پابند تقید میرا — فصل گل آنے دو پھر چاک گریبان ہونگے
مجھے معلوم ہے اس عشق و وفا کا انجام — زندگی کے مرے اوراق پریشان [illegible]
منزل عشق کا ہر ذرہ ہے واقف ہمسے — نور ہم وادی غربت مین نہ حیرا[illegible]

جناب نواب ۔ کانپوری

تو کو یہ فکر کہ روز اک ستم ایجاد کرون — میرا یہ عہد کہ تا حشر [illegible]
کیا کرون آتش غم سے جو جگر جلتا ہے — اسکو دیکھون کہ خیال [illegible]
مجھ سے تا حشر یہ ہونیکا نہین ای نواب — چھوڑ دون حیدر کو طل[illegible]
ہو کے برباد بھی چھوڑینگے نہ ہم دامن حسن — خاک ہونگے تو غبا[illegible]

جناب [illegible] ۔ کانپوری

اک جھلک دس رخ روش[illegible] — [illegible] طرف چاک گر[illegible]
میری خاموشی مجبور مین کیا رکھا ہے — د[illegible] جذبا[illegible]
پھونک دے برق ستم نیکے دل راز کو آج — تیرے ممنو[illegible]
فکر ہے برق کہین آسپہ نہ آکر ٹوٹے — آج ہم خانہ[illegible]
کفر کی منزل اول مین ادا کر سجدے — ہوتے ہوتے یہی[illegible]

جناب سلیم کانپوری

کچھ شیخ سے غرض نہ ہمین برہمن سے کام — ہم بادہ خوار ساکن [illegible]

جناب رشید کانپوری

رات دن عیش کے جس ملک مین سامان ہونگے — ایسے ارباب وطن جلد پریشان ہون گے

جناب احقر کانپوری

دل سے قدموں پہ محمدؐ کے جو قربان ہون گے — دیکھنا خلد مین کیا عیش کے سامان ہونگے

جناب ابرار احمد کانپوری

لیکے دل پھر وہ مری جان کے خواہان ہونگے — جان کیا چیز ہے غارت گر ایمان ہونگے
شمع تربت پہ نہ ہوگی نہ کوئی چادر گل — صاحب تاج بھی کل بے سر و سامان ہونگے
بار ہستی سے اگر مجھکو سبکدوش کرے — میرے سر پر تری تلوار کے احسان ہونگے

جناب وکیل کانپوری

کھیلنے کے لیے اوٹھین گے شہیدان وطن — سامنے کوہ ہمالہ ترے میدان ہونگے
سر کے بل جائینگے اس راہ مین جانیوالے — پھول سمجھینگے اگر خار مغیلان ہونگے

جناب مغرور کانپوری

اپنے جمال حسن کی رعنائیان نہ پوچھ — سو بار دیکھتا ہون مگر ذوق کم نہین

جناب تحسنہ کانپوری

[illegible] ہین
[illegible]م کا غم نہین

[illegible] عبرت کی بہار
[illegible] گریبان ہونگے

[illegible]ر لال نگم کانپوری

ٹکڑے اڑا دیے ہین مرے قلب زار کی — اونکی نگاہ ناز بھی خنجر سے کم نہین
طنز اکہینگے لوگ نہ صدمے اوٹھا سکا — اتنا فقط خیال ہے مرنے کا غم نہین

۷۸۶
ہفتہ وار
صداقت
چہارشنبہ ۲۳ر دسمبر ۱۹۲۵ء

قومی ہفتہ

جسوقت یہ پرچہ ناظرین کے ہاتھوں مین ہوگا، اُسوقت خلافت کانفرنس کا اجلاس ہورہا ہوگا، اور کانگرس کا اجلاس شروع ہونے والا ہوگا،

محبان وطن شکستہ اور مایوس مادر وطن کے مصائب کے دور کرنیکی تدابیر مین منہمک ہونگے، اور ولولہ انگیز تقریرون سے پنڈال لرزاں ہوگا، اہل شہر معزز مہمانون کے استقبال و خاطرداری مین مشغول ہونگے، یہ وقت کسی اپیل کا نہین مگر ہمین امید ہے کہ اہل کانپور اپنی و اپنے شہر کی عزت و وقار کے برقرار رکھنے کے لیے مہمانون کی خاطر و مدارات مین انتہائی کوشش کرینگے اور کوئی دقیقہ اُنکے آرام و آسائش کے مہیا کرنے مین اُٹھا نہین رکھینگے کیونکہ کانپور کو اس ملکی و قومی خدمت کا موقعہ تقریبًا نصف صدی کے بعد پہلی مرتبہ ملا ہے اور قوی امید ہے کہ وہ اس موقعہ سے [illegible] اہل ملک و قوم کے قلوب مین [illegible] دینگے؟ علاوہ اسکے کرد ڈیل اخبن [illegible] وغیرہ جنکو تمار الندن [illegible] کرتا رہتا ہے کلام [illegible] رنیڈر و تلوجوسٹ [illegible] ہولیت ہے [illegible] زرولیوشن [illegible] کے چلانیکا [illegible] نافی ہے۔ اس [illegible] اس سے ہندوستانی [illegible] خواہشات کی تکمیل ہوسکے گی۔ [illegible] ن کے ممبران نے جس دوراندیشی کا [illegible] اتحاد کی اُمید بڑھتی ہے۔ اور ہم کو [illegible] کہ مسئلہ حجاز [illegible] اس ہوجاویگا۔

گورنمنٹ کے لیے سبق

[illegible] کا جو قصہ چھڑ گیا [illegible] اور آلیس مین خانہ [illegible] پنجاب کاونسل سے پاس [illegible] دوسری طرف [illegible] جب اسمبلی مین پیش [illegible] جن پر ملک کو ناز تھا [illegible] پیدا ہوتا ہے کہ کہین سارا [illegible] اور تمام ملکی شیرازہ منتشر ہوکر پاش پاش [illegible] ہوجاے،

خلافت کانفرنس کا یہ اجلاس نہایت اہم ہے اور اس اجلاس کا فرض اولین ہے کہ وہ افراط و تفریط اور ذاتیات کو علیحدہ رکھکر اس وقت تقریبًا ۸ کرور مسلمانون کو ایک رشتہ اخوت مین منسلک کرسکے، اور نجدی و شریفی کے مسئلہ مین کوئی صورت ایسی اختیار نہ کرے جس سے خود اندرون ملک مین تفرق [illegible] پیدا ہوجاے، اگر تمام مسلمانان ہندوستان متحد ہوکر آواز بلند نہ کرین گے تو خلافت کا مقصد اصلی کہ ہماری آواز وزن دار ہو اور اس سے مسئلہ حجاز کو اخلاقی فائدہ ہو وہ بھی حاصل نہ ہوگا، عالم اسلامی کو اُسی وقت اخلاقی فائدہ پہونچ سکتا ہے جبوقت ۸ کرور مسلمانان ہندوستان متحد ہوکر آواز بلند کرین،،

اسکو حل کرنیکے بعد جو سب سے اہم مسئلہ خلافت کانفرنس کے لیے ہے وہ اندرون ملک کا ہے، ہمکو خوب اچھی طرح سے غور کرنا ہے کہ ہم کیا صورت اختیار کرین جس سے ہماری اہمیت مین بھی فرق نہ آے اور ہم برادران وطن کے ساتھ ملکر ملکی ترقی مین گامزن ہون، کیونکہ اگر تمام دنیاے اسلام کی تکالیف دور بھی ہوجائین اور ہم ویسے ہی غلام کے غلام رہے تو ہم کو اُس آزادی سے کیا فائدہ ہوگا، ہمارا تو مقدم ترین یہ فرض ہے کہ ہم پہلے اپنی آزادی کی فکر کرین، اور اگر ہم آزاد ہوگئے تو ہم دعوی سے کہتے ہین کہ تمام اسلامی دنیا کو ہم آزاد کراکے چھوڑین گے،

ان تمام حالات کو مدنظر رکھتے ہوے ہمارا فرض ہے کہ ہم ایک ایسا میثاق تیار کرین جو منصفانہ ہو اور اس کو کانگرس سے پاس کرانے کی کوشش کرین اور وہ میثاق محض کاغذی نہ ہو بلکہ اس میثاق مین اُن تمام وجوہات کو حل کیا جاے جو ہندو مسلم جھگڑون کی جڑ ہین ان تمام شقون کو حل کرنیکے بعد وہ میثاق میثاق ہوگا جس پر عمل درآمد کرکے دونون قومین سوراجیہ کے منزل مقصود کو حاصل کرسکین گی،،

کانگرس کی صدر بھی مسز سروجنی نائیڈو ہین جو ہندو مسلم اتحاد کے لیے ضرب المثل ہین اور استقبالیہ کمیٹی کے صدر ہمارے شہر کے مشہور ہندو مسلم اتحاد کے حامی ڈاکٹر مراری لال ہین ہمکو امید ہے کہ ان دونون صاحبون کی رہنمائی مین کانگرس اس مسئلہ مین کسی خاص نتیجہ پر ضرور پہونچ کر رہیگی

اگرچہ بدقسمتی سے بعض زبردست شخصیتون کی زبان سے یہ کلمات سُننے مین آتے ہین کہ ہم ہندو مسلم اتحاد کے بغیر بھی سوراجیہ حاصل کرسکتے ہین، یہ لوگ زبردست متعصب کے ہین اور انکی پولٹیکل قابلیت اظہر من الشمس ہے مگر سنگھٹن کے جادو نے انکی تمام پولٹیکل قابلیتون پر قبضہ کرلیا ہے،

ہم نہایت ادب کے ساتھ ایسے اور تمام انکے ہمخیال حضرات کی خدمت مین یہ عرض کرنا چاہتے ہین کہ بلا ہندو مسلم اتحاد کے سوراج کا ملنا ایک [illegible] خیال ہے اور اس قسم کے خیالات [illegible] زیادہ وقعت نہین رکھتے،

اصل تو یہ ہے کہ ہندو مسلم اتحاد کے بعد بھی سوراج حاصل کرنے کے لیے ہمکو صدیان چاہیے ہین نہ کہ بلا اسکے،

ہم اس اصول کو آپ سے منواکر آپ سے کسی قربانی و ایثار کے خواستمند نہین ہین بلکہ ہمارا تو مطلب یہ ہے کہ چونکہ سوراج کے لیے ہندو مسلم اتحاد ضروری ہے اسلیے اتحاد کا ہونا بھی ضروری ہے اور اس کو آپ محسوس کیجیے اور اسکو محسوس کرتے ہوے کہ آپ کی قوم کو کوئی قربانی و ایثار نہین کرنا ہے بلکہ مسلمانون کے جائز حقوق آپ کو دینا ہین اور بس،، اس سے زیادہ مسلمانون کا کوئی مطالبہ نہین،،

آپ اس پھیر مین نہ پڑین کہ جداگانہ نیابت قومیت کے منافی ہے، ہم بھی اسکو تسلیم کرتے ہین مگر کیا کرین تجربہ نے اس کو بھی تسلیم کرادیا ہے کہ ابھی آپ کی قوم دوسرون کے حقوق کی نگہداشت نہین کرسکتی،،

جبوقت ہندوستان مین یہ فضا پیدا ہوجاے گی کہ ایک قوم دوسری چھوٹی قوم کے حقوق کی نگہداشت کرنے لگے گی، تو جداگانہ نیابت کا اصول خود بخود غایب ہوجاے گا،

ہرحال کانگرس کا اس سال مقدم ترین فرض یہ ہے کہ وہ اپنی تمام طاقت ہندو مسلم اتحاد کے حصول مین صرف کرے، یہ ایک ایسا اہم مسئلہ ہے کہ اسکے مقابلہ مین تمام رزولیوشن ہیچ ہوگئے،،

سنہ ۱۹۱۶ء کا ہندو مسلم پکیٹ لوکمانیہ تلک آنجہانی نے جس بلند آئیڈیل کے ساتھ تیار کیا تھا وہ حب الوطنی اور سیاست دانی کی اعلی و زرین مثال تھی مگر ہمارے مکرم لالہ لاجپت راے جی اسکو ایک احمقانہ پکیٹ کے نام سے منسوب کرتے ہین یہ اُنکی خوش فہمی ہے مگر غالبًا دنیا اسکو تسلیم نہ کریگی،،

ہرحال اسوقت اسکی ضرورت ہے کہ ایک ایسا منصفانہ پکیٹ تیار کیا جاے کہ جس سے بظاہر کسی قوم کو نقصان بھی نہ ہو اور ہندو مسلم فساد کے تمام علل و اسباب پر کافی نظر کرکے اسکو حل کیا جاے، ہم سمجھتے ہین کہ اس درمیان مین تنازعات کی تمام صورتین سامنے آگئی ہین اور اب اس کا حل زیادہ مشکل نہین ہوسکتا، بشرطیکہ تنگ دلی سے کام نہ لیا جاے، ضرورت اسکی ہے کہ ایمانداری و رواداری اور حب الوطنی سے کام لیا جاے،،

آخر مین ہمکو یہ بھی عرض کرنا ہے کہ سوراجی حضرات بھی آپس کی لڑائی کو بند کرکے ملکی ترقی کے لیے گامزن ہون اور لفظی بحث مین پڑکر وقت کو ضایع نہ کرین، کیونکہ نان کوآپریشن کا خیال اب بعد از وقت ہے، اب وہ وقت گیا کہ ہم سب ملکر گورنمنٹ سے اپنے مطالبات کو تسلیم کرائین،،

ہم یہ بھی امید کرتے ہین کہ کانپور کا اجلاس پٹنہ کے زس رزولیوشن کو جسمین ووٹ دینے کے لیے کھدر کی پوشاک وقتی طور پر لازمی ہے ضرور مسترد کردیگا، اور کانگرس کا دروازہ اصلی معنون مین ہر ایک خیال کے شخص کے لیے کھول دیا جایگا۔

ہماری دعا ہے کہ خلافت و کانگرس کے اس سیشن کے بعد ایک مرتبہ پھر مکمل اتحاد و اعتماد اور رواداری ملک مین پھر فضا پیدا ہوجائیگی، اور ملکی حقوق کے حاصل کرلے مین ہم سب ہندوستانی بلاکسی تفریق کے ایک میدان مین نظر آئین گے، آمین،،

جیل کمیشن

پنجاب گورنمنٹ نے جیلون کی تحقیقات کے لیے ایک کمیشن مقرر کیا ہے اور اسکے سامنے عجیب و غریب شہادتین گذر رہی ہین جن سے معلوم ہوتا ہے کہ جیل خانون مین بہت سخت سزائین دیجاتی ہین اور حد سے زیادہ کام لیا جاتا ہے، رشوت کا بازار گرم رہتا ہے اور خوراک نہایت خراب ملتی ہے، البتہ امیر لوگون کو ہر چیز دستیاب ہوجاتی ہے حتی کہ شراب، عورت اور کل آرام کی و آسایش کی چیزین ملسکتی ہین، اس قسم کی تحقیقات سے حقیقی اصلاح کی تو کوئی امید نہین البتہ اس سے ہندوستانیون کے سامنے

آئینہ کانپور

قومی ہفتہ کا پروگرام

(۱) خلافت کانفرنس	۲۴، ۲۵ دسمبر
(۲) آل انڈیا کانگریس کی میٹنگ	۲۴ "
" سبجکٹ کمیٹی کا اجلاس	۲۵ "
کانگریس کے عام اجلاس	۲۶ لغایت ۲۹ دسمبر
(۳) ہندو سبھا	۲۹ دسمبر
(۴) اچھوت کانفرنس	۲۶ "
(۵) مہتر کانفرنس	۲۶ "
(۶) راشٹریہ چنتا سمیلن	۲۶ "
(۷) راجپوت دہرم سبھا	۲۸، ۲۹ "
(۸) لوکل بورڈ کانفرنس	۲۶ "
(۹) روحانیت کانفرنس	۲۶ "
(۱۰) تمبولی کانفرنس	۲۷، ۲۸ "
(۱۱) کمیونسٹ کانفرنس	۲۴، ۲۶ "
(۱۲) الکٹرک ہومیوپیتھک کانفرنس	۲۵، ۲۶ "
(۱۳) کلوار مہاسبھا	۲۴، ۲۵، ۲۶ "
(۱۴) نائی برہمن مہاسبھا	۳۰، ۳۱ "
(۱۵) آل انڈیا اسٹوڈنٹس کانفرنس	۲۸، ۲۹ "
(۱۶) بھارتیہ ہندو شدھی سبھا	۲۵ لغایت ۳۰ "
(۱۷) میوزک کانفرنس	۲۳ لغایت ۲۶ "

ڈسٹرکٹ بورڈ

حاجی عبدالقیوم آنریری اسسٹنٹ کلکٹر درجہ اول و لالہ گھسیٹے لال کو گورنمنٹ نے ڈسٹرکٹ بورڈ کی ممبری کے لیے نامزد کیا ہے،

منوسپل بورڈ

ہندوستانی چیمبر آف کامرس نے منوسپل بورڈ کے لیے بابو دوارکا پرشاد سنگھ وکیل و لالہ سالک رام کو منتخب کیا ہے۔

انگریزی چیمبر آف کامرس نے مسٹر راین، سکریٹری چیمبر مسٹر ہارسمین مینیجر سودیشی کاٹن مل، مسٹر پیس ریلوے انجنیر

تصحیح

ہمکو افسوس ہے کہ غلط اطلاع پر ہمنے ۱۶ دسمبر کے پرچہ میں یہ لکھا تھا کہ ٹپکاپور میں جو فوجداری ہوئی تھی اسمیں دو آدمی مرگئے ہیں حالانکہ وہ دونوں آدمی اچھے ہیں۔

[illegible]ے ہند کانفرنس

۲۵ دسمبر بوقت ۷ بجے شام

[illegible]ل میں شعرائے ہند کانفرنس کا پہلا اجلاس [illegible]گا، مصرع طرح حسب ذیل ہے

"[illegible] طعین دھوکا نہ دے یارب نگاہ واپسین مجکو"

قافیہ واپسین ردیف مجکو"

نظم کے لیے دو عنوان ہیں،

(۱) وطن کی محبت، (۲) آزادی کی ہوا"

جو صاحب نظمیں کہیں انکو چاہیے سکرٹری صاحب کو اطلاع دیدیں۔

خلافت کانفرنس کا پروگرام

۲۳ دسمبر	شام	مرکزی کمیٹی کا جلسہ
۲۴ دسمبر	صبح و شام	خلافت کا عام اجلاس
۲۵ دسمبر	" شام	"
۲۵ دسمبر	سہ پہر	سبجکٹ کمیٹی کا اجلاس

کانگریس کا پروگرام

۲۴ دسمبر	۸ ½ بجے	آل انڈیا دیشبندھو میموریل ٹرسٹ کا جلسہ
"	۸ صبح	نمائش کا افتتاح
"	۱۲ بجے دن	آل انڈیا کانگریس کمیٹی و سبجکٹ کمیٹی کا اجلاس
۲۵ دسمبر	صبح و سہ پہر	سبجکٹ کمیٹی کا اجلاس
۲۶ دسمبر	صبح	سبجکٹ کمیٹی کا اجلاس
۲۶ لغایت ۲۸		عام اجلاس

منوسپل کے لیے گورنمنٹ نامزدگی

مسٹر تارا چند و جگنو مستری کو گورنمنٹ نے منوسپل بورڈ کے لیے منتخب کیا ہے۔

ہم مسٹر تارا چند کو انکی نامزدگی پر مبارکباد دیتے ہیں اور انسے امید رکھتے ہیں کہ وہ ہمیشہ بورڈ اور پبلک مفاد کا لحاظ رکھینگے

انتخاب چیرمین منوسپل بورڈ

انتخاب چیرمینی کے لیے منوسپل بورڈ کانپور کا ایک جلسہ بتاریخ ۲۳ دسمبر ۱۹۲۵ء بوقت ۹ بجے دن منعقد ہوا، مسٹر تیواری اکزکٹیو آفیسر نے کل ۳۶ ممبران بورڈ کے نام پڑھکر سنائے جو سب کے سب موجود تھے، گورنمنٹ نامزدہ ممبران یعنی مسٹر تارا چند و جگنو مستری کی نامزدگی جو بذریعہ ٹیلیفون ہوئی ہے اس پر مسٹر محمد حنیف نے اعتراض کیا اور کہا کہ چونکہ گورنمنٹ کے بیان سے کوئی خط انکی نامزدگی کے متعلق بورڈ میں نہیں آیا ہے اسلیے انکو [illegible] کوئی حصہ نہیں لینا چاہیے، بابو دوارکا پرشاد سنگھ نے [illegible] نامزدگی باقاعدہ ہے اور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کا خط ابھی آگیا ہے اسلیے انکے حصہ لینے میں کوئی قانونی اعتراض نہیں ہوسکتا، بابو برجیندر سروپ نے کہا کہ اس مسئلہ میں کوئی پارٹی بندی کا سوال نہیں ہے بلکہ اصولی بحث ہے اور اگر ان نامزدہ ممبران کو بورڈ میں حصہ لینے کا قانونا حق ہے تو مجھے کوئی اعتراض نہیں،"

بابو نولکشور نے میٹنگ چیرمینی کے لیے ڈاکٹر جواہر لال کا نام پیش کرتے ہوے ایک مختصر تقریر کی اور کہا کہ گذشتہ تین سال پارٹی بندی کی وجہ سے بالکل تباہ و برباد ہوے اور پبلک و بورڈ کے مفاد کا مطلقاً خیال نہیں ہوا لہذا ہملوگوں کی یہ خواہش ہے کہ موجودہ سال کے لیے جو چیرمین انتخاب کیا جاے وہ تین سال تک پارٹی بندی کے خیال کو چھوڑتے ہوے پبلک مفاد اور بورڈ کی ضروریات کا خیال کرے اور شہر کے انتظامات نہایت عمدگی سے کرسکے اسوقت اسکی ضرورت ہے کہ اس میٹنگ کے لیے چیرمین منتخب کیا جاے اور اس کے لیے میں ڈاکٹر جواہر لال کا نام تجویز کرتا ہوں، اسکی تائید مسٹر گور پرشاد کپور نے کی، بابو بھگوان داس نے مسٹر راین کا نام تجویز کیا اور حاجی محمد سعید نے اسکی تائید کی مگر مسٹر راین نے اپنا نام واپس لے لیا اور ڈاکٹر جواہر لال نے کرسی صدارت کو زینت دی

ڈاکٹر جواہر لال نے بورڈ کو مخاطب کرتے ہوے فرمایا کہ اس وقت سب سے ضروری کام بورڈ کے لیے یہ ہے کہ ہم بورڈ کے لیے چیرمین منتخب کریں، مگر ہمارا ایمانداری کے ساتھ یہ فرض ہونا چاہیے کہ چیرمینی کے لیے ایسے شخص کو منتخب کریں جو قابل ہو اور ایمانداری کے ساتھ بورڈ کا کام کرسکے،"

بابو گور پرشاد کپور نے راے بہادر بابو وکرما جیت سنگھ کا نام چیرمینی کے لیے پیش کیا اور لالہ رام کمار نے اسکی تائید کی بابو برجیندر سروپ نے اسکی تائید کرتے ہوے فرمایا کہ اسمیں شک نہیں کہ گذشتہ تین سال بورڈ کے پارٹی بندی کی وجہ سے انتہائی کشمکش میں گذرے ہیں لہذا ہمارا فرض ہے کہ پبلک مفاد کا خیال کرتے ہوے ہم ایسے شخص کو چیرمینی کے لیے منتخب کریں جس کا تعلق کسی پارٹی سے نہ ہو خوش قسمتی سے اسوقت بابو وکرما جیت سنگھ کا نام لیا جارہا ہے جنکا تعلق کسی پارٹی سے نہیں ہے لہذا میں نہایت خوشی کے ساتھ بابو وکرما جیت سنگھ کا نام چیرمینی کے لیے تجویز کرتا ہوں چونکہ کسی اور شخص کا نام چیرمینی کے لیے نہیں پیش ہوا لہذا ڈاکٹر جواہر لال نے بابو وکرما جیت سنگھ کے بالاتفاق منتخب ہونے کا اعلان کردیا اور جلسہ برخاست ہوا

ہم بابو وکرما جیت سنگھ کے انتخاب پر خوش ہیں اور ہمارا خیال ہے کہ بورڈ نے اپنا بہترین چیرمین انتخاب کیا ہے اور ہم بابو وکرما جیت سنگھ کو انکی کامیابی پر مبارکباد دیتے ہیں اور آپ سے یہ امید کرتے ہیں [illegible] بورڈ میں پارٹی بندی کو [illegible] کے خیال سے سب ملکر [illegible]

انتخاب [illegible]

انتخاب [illegible] تاریخ ۲۳ [illegible] بابو [illegible] بابو [illegible] تجویز [illegible] جا[illegible] چیرمینی کے [illegible] ووٹ لیے [illegible] اور پنڈت ملیچند [illegible] اور بابو روپ چند جلبی کثرت [illegible] چیرمین منتخب ہوگئے

ہم اس سے پیشتر لکھ چکے تھے کہ بابو روپ چند جلبی کا بہت کافی چانس ہے، ہم بابو روپ چند جلبی کو انکے منتخب ہونے پر مبارکباد دیتے ہیں، اور یہ امید کرتے ہیں کہ آپ کے زمانہ میں ڈسٹرکٹ بورڈ میں ہندو مسلم سوال نہ آنے پائیگا اور آپ دونوں فرقوں کے حقوق کی یکساں نگہداشت کرینگے،

ڈسٹرکٹ بورڈ نے یہ بھی طے کیا ہے کہ مہاتما گاندھی و مسنر سروجنی نائیڈو کو ایڈریس دیا جاے اور اسکے لیے ایکسو روپیہ منظور کیا ہے" اسکے بعد جلسہ برخاست ہوا

اعلان [illegible]

الیسوشی ایٹڈ چیمبر آف کامرس کا افتتاحی جلسہ

والیسرائے ہند کی تقریر

کلکتہ، والیسرائے صاحب نے ۱۴ر دسمبر کو الیسوشی ایٹڈ چیمبر آف کامرس انڈیا اور سیلون کی رسم افتتاح کرتے ہوئے کہا کہ مین ملک کے تجارتی اور اقتصادی حالات پر نیز ہر چیز پر جس کا ان پر کچھ اثر پڑتا رہا ہے نہایت غور سے نظر رکھتا رہا ہون، اور جو بات بھی مجھے عام تجارت کی بہتری وبہبودی کے لیے مفید معلوم ہوئی ہے اُسے بھی نشو ونما و ترقی دینے کی کوشش کرتا رہا ہون، نیز اپنی گورنمنٹ کی حکام کی اس بارے مین حوصلہ افزائی کرتا رہا ہون کہ وہ کاروباری آدمیون کے ساتھ ملتے جلتے رہین اور تجارتی مرکزون کے حالات سے پوری پوری واقفیت رکھین، اسکے بعد اُنھون نے سال رواں مین تجارت کی صورت حال پر غور کرتے ہوئے کہا کہ سال گذشتہ مین ہم جو ترقی اس میدان مین کر چکے ہین اُسے ہم سال رواں مین بھی برقرار رکھ سکتے ہین، اور سال رواں کی تجارت پچھلے سال کی اسی عرصہ کی تجارت سے کچھ بہت کم نہین، فصل گندم نے شروع سال کی امیدون کو پورا بھی نہین کیا لیکن پھر بھی موسم سرما شروع ہوتے ہی مال کی آمد ورفت زیادہ تیزی سے شروع ہو گئی ہے اور گذشتہ چار ماہ مین محکمہ ریل کی آمدنی اسی عرصہ کی سال گذشتہ کی آمدنی سے بڑھ گئی ہے، کئی چیزون کی قیمتین بھی کم ہو گئی اور کئی ایک کی مثلاً کچی روئی اور کچی جیوٹ کی قیمتین بڑھ گئی ہین کپڑے، کوئلے اور کئی دیگر اشیاء کی قیمتین جون کی تون قائم ہین اور امید ہے کہ [illegible] کلیت جاپانی مین پھر کام شروع ہو جانے پر کل [illegible]

[illegible] اشمار الندن [illegible] کرتا رہتا [illegible] نہین کہ کبھی [illegible] انگلت حال زیادہ [illegible] رندیدار و تلو جو سٹ [illegible] ہولیت [illegible] سال [illegible] ان ورکس [illegible] رزولیوشن [illegible] ہے کہ ہم سکے چلا [illegible] کرلنے [illegible] نافی ہے۔ اس [illegible] کرد [illegible] اور اس سے ہندوستانی [illegible] او [illegible] خواہشات کی تکمیل ہو سکے گی۔ سو [illegible] د [illegible] یونین کے ممبران نے جس دور اندیشی کا [illegible] اتحاد کی اُمید بڑھتی ہے۔ اور ہم کو [illegible] ہی ظاہر ہے [illegible] پاس ہو جاویگا۔

مجھے یہ [illegible]

گورنمنٹ کے لیے سبق

کچھ نہین کہ [illegible] ایک رزولیوشن وارہ بل پنجاب کاونسل سے پاس [illegible] کے شروع مین [illegible] ہے جب اسمبلی مین پیش ہو [illegible] ممنون نے [illegible] اُن سب اصحاب [illegible] حالات سے واقف ہو لنا کسیرا اور دکا [illegible] بیمار [illegible] حاصل کرنا قبل از وقت ہوگا، لیکن پھر بھی لو [illegible] افشا کیے بغیر مین یہ کہہ سکتا ہون، کہ کچھ عرصہ سے وزیر ہند سے اس بارے مین خط وکتابت ہو رہی ہے اور ہم نے ترقی زراعت کے متعلق مقامی گورنمنٹون سے خاص تجاویز طلب کی ہین اور جب تک یہ تجاویز موصول نہ ہو جاوین تب تک ہم وزیر ہند سے کوئی سفارش نہین کر سکتے ہین آپکی چیمبر کو یہ اطمینان رکھنا چاہیے کہ اس سوال پر اسکی اہمیت کے مطابق توجہ کیجا رہی ہے اسکے بعد آپ نے تجارت کی حالت کا ریویو کیا۔

قانونی کونسل صوبہ متحدہ کی کارروائی

طامسن کالج رڑکی پر نیابت مولوی ظہور احمد بیرسٹر الہ آباد کو غیر سرکاری ممبران کونسل کی طرف سے نامزد کیا گیا ہے،

ترمیم سول کورٹس ایکٹ ہوم ممبر کی طرف سے بنگال آگرہ و آسام سول کورٹس ایکٹ مین جزوی ترمیم کے متعلق ایک مسودہ پیش کیا گیا اور مسودہ پاس کر دیا گیا۔

مسودہ ترمیم قانون ڈسٹرکٹ بورڈ وزیر لوکل سلف گورنمنٹ نے ایک مسودہ ترمیم کی غرض سے پیش کیا جسکی رو سے ڈسٹرکٹ بورڈ اپنے بعض اختیارات سول سرجن ضلع و ڈپٹی انسپکٹر مدارس کو عطا کر سکے گا، بابو مکندی لال نے پیش کرنے پر اعتراض کیا جسکو پریسیڈنٹ نے نامنظور کر دیا، پنڈت گووند بلبھ نے مسودہ کو بغیر حصول آرا شائع کرنے کی راے دی اور بابو وکرماجیت سنگھ نے تائید کی اور مسٹر اسلم سیفی نے تائید مزید کی، نواب محمد یوسف نے بھی تائید کی، بابو متھرا پرشاد مہروترا نے مسودہ کو منتخب کمیٹی کے سپرد کرنیکی تحریک کی مولوی فصیح الدین نے اسکی تائید کی، مگر پنڈت گووند بلبھ پنت کی ترمیم مسودہ کو حصول آرا کی غرض سے شائع کرنیکی غرض سے منظور ہو گئی آنریبل وزیر تعلیم نے دوسرا مسودہ جو میونسپلٹی کے متعلق تھا پیش کیا مگر بابو کرماجیت سنگھ کی تحریک پر یہ بھی حصول آرا کیلیے شائع ہوگا۔

مسودہ تعلیم ابتدائی در دیہات آنریبل وزیر تعلیم نے ڈسٹرکٹ بورڈون کا پرائمری تعلیم کا مسودہ پیش کیا جو مسٹر کیچلیو اسسٹنٹ ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم کی سفارشون کی لائنون پر مرتب ہوا آپ نے اسکو منتخب کمیٹی کے سپرد کرنے کی تحریک کی، ڈاکٹر گنیش پرشاد بھارگوا، ٹھاکر مشال سنگھ بابو مکندی لال ڈاکٹر شفاعت احمد وغیرہ نے اسکی تائید کی اور مسودہ منتخب کمیٹی کے سپرد کر دیا گیا۔

الہ آباد والون کو تسکین بابو سنگم لال کی ایک سوال کے جواب مین آنریبل فنانس ممبر نے کہا کہ موجودہ گورنمنٹ نے کسی وقت بھی صاحب وزیر ہند سے یہ سفارش نہین کی کہ لکھنو کو صوبجات متحدہ کا صدر مقام بنایا جاے نیز سول سکریٹریٹ کے کسی حصہ کو لکھنو لانے کا ارادہ نہین رکھتی

ڈیولپمنٹ بورڈ پر نیابت حسب ذیل اصحاب صوبجات متحدہ کے نشو ونما کے بورڈ پر کونسل کی نیابت کیلیے منتخب ہوے راجہ نراین پرتاپ سنگھ پنڈت نانک چند بابو موہن لال سکسینہ بابو سری کرشن [illegible] عبدالرحمٰن

الہ آباد یونیورسٹی کورٹ پر نیابت حسب ذیل اصحاب [illegible] سرکاری ممبران کی طرف سے کورٹ پر نیابت کے لیے منتخب کیے گئے حافظ ہدایت حسین بیرسٹر مولوی فصیح الدین بابو سنگم لال پنڈت گووند بلبھ پنت مسٹر متھرا پرشاد مہروترا۔

امیر علی نے جدہ چھوڑ دیا

قاہرہ سے اس قسم کی خبرین موصول ہو رہی ہین کہ امیر علی نے ۱۴ر دسمبر کو تخت خالی کر دیا اور ۱۹ر دسمبر کو جدہ سے روانہ ہو گئے،

شام مین فرانسیسی فوج کی آمد

بیروت سے خبر آئی ہے کہ ۱۸ر دسمبر کو دو ہزار فرانسیسی فوج مع تمام ساز وسامان کے اُتری اور موقع پر پہونچکر جنگ مین شامل ہو گئی۔

بحکم جناب بابو سروپ نراین صاحب سب جج بہادر دویم کانپور

(نمونہ قابل فروخت)

سمن واسطے قرارداد امور تنقیح طلب

(آرڈر ۵- قاعدہ ۱ و ۵)

نمبر مقدمہ ۱۸۸ سنہ ۱۹۲۵ء

عدالت سب جج بہادر دویم کانپور

تیجا سنگھ و سانول سنگھ پسران بلدیو سنگھ اقوام ٹھاکر ساکنان موضع کمالپور پرگنہ وضلع کانپور مدعی

بنام فتح سنگھ و لبتمبر سنگھ مدعا علیہ

بنام لبتمبر سنگھ ولد ارجن سنگھ قوم ٹھاکر ساکن موضع راٹے پور پرگنہ وضلع کانپور، (۲) فتح سنگھ ولد چرنجی سنگھ قوم ٹھاکر موضع کمالپور پرگنہ وضلع کانپور

ہرگاہ کہ مدعیان نے تمھارے نام بابت مبلغ الــــــہ کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۷ر جنوری سنہ ۱۹۲۶ء بوقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امورات اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعوی کی کرو اور تم کو لازم ہے کہ اُسی روز جملہ دستاویزات پیش کرو جن پر بتائید اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو۔

تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بہ غیر حاضری تمھارے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۸ر ماہ دسمبر سنہ ۱۹۲۵ء جاری کیا گیا۔

بحکم
احمد خان منصرم

(مہر عدالت)

اطلاع

(۱) اگر تم کو یہ اندیشہ ہو کہ تمھارے گواہ اپنی مرضی سے حاضر نہ ہونگے تو تم عدالت ہذا سے سمن بایں مراد جاری کرا سکتے ہو کہ جو گواہ حاضر نہ ہو وہ جبراً حاضر کرلیا جاے اور جس دستاویز کو کسی گواہ سے پیش کرانے کا تم استحقاق رکھتے ہو وہ اس سے پیش کرائی جاے بشرطیکہ تم خرچہ ضروری عدالت مین داخل کرکے اس امر کی درخواست گزرانو۔

(۲) اگر تم مطالبہ مدعی کو تسلیم کرتے ہو تو تم کو لازم ہے کہ روپیہ معہ خرچہ نالش عدالت مین داخل کرو تاکہ کارروائی اجراے ڈگری جو تمھاری ذات یا مال یا دونون پر ہو کرنا نہ پڑے

رجسٹرار کے حجام پر مقدمہ

لاہور کی ایک اطلاع سے ظاہر ہوتا ہے کہ میان محمد یوسف مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت مین مسٹر بی ان ڈی رجسٹرار پنجاب یونیورسٹی کے حجام پر دھوکا دہی کے

...س بابو پرتاپ سنگھ صاحب بہادر
...ے ایل ایل بی ایڈیشنل جج صاحب کانپور

...اعنامہ بنام رسپانڈنٹ مشتہر ...ع اُس تاریخ کے جو سماعت ...ل کیلئے مقرر کی جائے

(آرڈر ۴۱ - قاعدہ ۱۴)

...عدالت اڈیشنل جج صاحب بہادر کانپور

...ل نمبر ۱۶ سنہ ۱۹۲۵ء

...فضل الٰہی — اپیلانٹ
...مدولعل — رسپانڈنٹ

...مدعی ڈگری عدالت سب جج بہادر اول کانپور
... ۱۹ر ماہ جنوری سنہ ۱۹۲۵ء

...لاکرام ولد مدولعل متوفی قوم لقال ساکن بکن پور ...پور ضلع کانپور — رسپانڈنٹ

...مطلع ہو کہ اپیل بنا راضی ڈگری عدالت سب جج بہادر ...کانپور اس مقدمہ مین اپیلانٹ فضل الٰہی مدعا علیہ ...پیش کیا اور اس عدالت مین درج رجسٹر ہوا اور اس ...عدالت نے تاریخ ۶ جنوری سنہ ۱۹۲۶ء واسطے ...سماعت اس اپیل کے مقرر کی ہے اگر خود تم یا تمہارا ...وکیل یا کوئی اور شخص جو قانوناً تمہاری طرف سے اپیل ہذا ...جواب سوال کرنے کا مجاز ہو حاضر نہ آئیگا تو اُس کی ...سماعت اور تجویز تمہاری غیر حاضری مین کی جائیگی - ...آج بتاریخ ۱۶ر ماہ دسمبر سنہ ۱۹۲۵ء میرے دستخط ...اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا -

دستخط بخط انگریزی
منصرم عدالت

(مہر عدالت)

...کم مولوی نیاز احمد صاحب بی اے ایل ...ل بی منصف بہادر اکبر پور ضلع کانپور

...عدالت منصفی اکبر پور ضلع کانپور

...مقدمہ ابتدائی ۷۳۹ سنہ ۱۹۲۲ء
... ۲۷ سنہ ۱۹۲۵ء

...وارث وقابض جائداد ...ولایت در رفاقت مسماۃ ...ہمن مارواڑی ساکن ... پرگنہ ڈیرا پور ضلع کانپور سائل ... چودھری ولد شیو رام کمن و ستیل ولد گردھاری ...ولد مسکہ اقوام اہیر ساکنان موضع شہباز پور ...موضع ڈونڈا پرگنہ بلہور ضلع کانپور ...فریق ثانیان مدیونان

نوٹس بنام جودھا ستیل - جگنے

مقدمہ مندرجہ عنوان مین سائل نے درخواست اندراج نام عدالت ہذا مین گذرانی ہے کہ بجائے موہن لال دادا حقیقی متوفی اصل ڈگریدار کے مجھ سائل کا نام بزمرہ ڈگریدار درج کیا جائے لہٰذا بذریعہ نوٹس ہذا تمکو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر کوئی اعتراض نسبت درخواست مذکور کے ہو تو بتاریخ ۹ جنوری سنہ ۱۹۲۶ء حاضر عدالت ہوکر روبرو عدالت پیش کرو ورنہ درخواست ہذا بیوم حاضری تمہارے یکطرفہ فیصل ہوگی -

المرقوم ۱۵ر دسمبر سنہ ۱۹۲۵ء
دستخط منصرم عدالت

(مہر عدالت)

بحکم مولوی محمد شفیع صاحب جج خفیفہ بہادر کانپور

سمن بنام مدعا علیہ بنا بر حاضری اصالتاً بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ - قاعدہ ۳)

بعدالت جج خفیفہ صاحب بہادر کانپور
مقدمہ نمبر ۲۹۰۵ بابت سنہ ۱۹۲۵ء

پنڈت سوہن لال کول مرچنٹ ولد بیلی رام قوم برہمن ساکن الاکس روڈ کانپور — مدعی

بنام گرو نانک ڈیو کول کمپنی وغیرہ — مدعا علیہم

بنام ہرکشن سنگھ ولد ہرنام سنگھ ساکن سکرمنڈی شہر الہ آباد مالک گرو نانک ڈیو کول کمپنی واقع منڈی کلکٹر گنج شہر کانپور

ہرگاہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت 197/11/3 Rs کے دائر کی ہے لہٰذا آپکو حکم دیا جاتا ہے کہ آپ بتاریخ ۷ر جنوری سنہ ۱۹۲۶ء بوقت ۱۰ بجے دن کے عدالت ہذا مین اصالتاً حاضر ہو اور جوابدہی دعوی کی کریں اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کی حاضری کے لیے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے لیس آپ کو لازم ہے کہ اُسی روز اپنے جملہ گواہوں کو حاضر کریں نیز جملہ دستاویزات جن پر آپ بتائید اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہیں اُسی روز پیش کریں -

آپ کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہون گے تو مقدمہ بہ غیر حاضری آپ کے مسموع ہوگا -

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۶ر ماہ دسمبر سنہ ۱۹۲۵ء جاری کیا گیا -

دستخط ہر بہاے
منصرم عدالت ہذا

(مہر عدالت)

اطلاع

(۱) اگر آپ کو اندیشہ ہو کہ آپ کے گواہ اپنی خوشی سے

حاضر نہ ہونگے تو آپ عدالت ہذا سے سمن بہ ایں مراد جاری کرا سکتے ہین کہ جو گواہ نہ حاضر ہو وہ جبراً حاضر کرایا جائے اور جس دستاویز کو کسی گواہ سے پیش کرانے کا آپ استحقاق رکھتے ہین وہ اُس سے پیش کرائی جائے بشرطیکہ آپ خرچہ ضروری عدالت مین داخل کر کے اس امر کی درخواست گزرانین -

(۲) اگر آپ مطالبہ مدعی کو تسلیم کرتے ہین تو آپ کو لازم ہے کہ روپیہ معہ خرچہ نالش عدالت مین داخل کرین تاکہ کارروائی اجرائے ڈگری کی جو آپ کی ذات یا مال یا درصورت دونون پر ہو

کیمبرج مین ہندوستانی سیاست پر مباحثہ

اکیمبرج یونیورسٹی کے مجلس مباحثہ مین اب کی بار یہ تجویز زیر بحث تھی کہ یہ مجلس ہندوستان کے اس مطالبہ کی تائید کرتی ہے کہ اسے فوراً حکومت خود اختیاری زیر سایہ برطانیہ دیجائے" یہ تحریک مسٹر ... نے پیش کی تھی اور اس پر بہت اچھی تقریر مسٹر کے ایس حسن نے کی، تجویز مذکور ۲۲۸ موافقت اور ۱۲۳ کی مخالفت سے پاس ہوگئی -

---

بحکم جناب مولوی محمد شفیع صاحب جج خفیفہ بہادر کانپور

بعدالت صاحب جج خفیفہ بہادر کانپور

نمبر مقدمہ ۱۰۱ سنہ ۱۹۲۵ء انسالونسی

درگا پرشاد ولد لچھمی نرائن قوم برہمن ساکن محلہ کورسوان شہر کانپور سائل

بنام چندر ناتھ و بشمبھر ناتھ مالکان فرم چندر ناتھ بشمبھر ناتھ واقع کلکٹر گنج شہر کانپور فریق ثانیان

ہر گاہ مقدمہ مذکورہ بالا مین درگا پرشاد سائل نے درخواست مشتہر قرار دے جانے دیوالیہ چندر ناتھ و بشمبھر ناتھ فریق ثانیان کے عدالت ہذا مین گذرانی ہے، جسکی سماعت کے لیے عدالت ہذا مین **۶ رفروری سنہ ۱۹۲۶ء** مقرر ہوئی ہے، لہذا بذریعہ نوٹس ہذا ہر خاص و عام کو اطلاع دیجاتی ہے کہ جس کسی کو عذر نسبت درخواست سائل مذکور کے ہو تو بتاریخ معینہ اصالتاً خواہ وکالتاً حاضر ہو کر پیش کرے۔

المرقوم ۲۱ ر دسمبر سنہ ۱۹۲۵ء

(مہر عدالت) دستخط ہر سہائے منصرم

ناظرین صداقت کی خدمت مین ایک ضروری خط!

جناب من تسلیم۔ دنیا کی حالت کو دیکھتے ہوئے آپکو میری گزارش غلط اور مبالغہ آمیز معلوم ہوگی لیکن مین صرف ایک بات کہکر آپکی تمام بدگمانیون کو دور کردینا چاہتا ہون یعنی لعنۃ اللہ علی الکاذبین (یعنی جھوٹون پر خدا کی لعنت) امید ہے کہ اس آیت قرآنی کو درمیان رکھکے آپ میرے بیان کو غلط اور مجھے جھوٹا نہ سمجھینگے اور مین اپنی حیرت انگیز ایجاد لطف زندگی کے متعلق جو کچھ [illegible] حرف بحرف صحیح تصور کرینگے۔

لطف زندگی [illegible] الندن [illegible] و طلا انکے استعمال [illegible] مین آجاتی ہے۔ وہ تمام [illegible] و شرمناک حرکات سے [illegible] امنگ دماغ [illegible] مین اسقدر [illegible] ہوا ہے۔ پہلی [illegible] سے لوگون کی [illegible]

[illegible] ۲۳ سال [illegible] رزولیوشن [illegible] ورکس [illegible] کمشن [illegible] نافی ہے۔ اس [illegible] اور اس سے ہندوستان [illegible] کی خواہشات کی تکمیل ہو سکے گی۔ سو [illegible] ون کے ممبران نے جس دور اندیشی کا [illegible] سیاسی اتحاد کی اُمید بڑھتی ہے اور ہم کو اُمید [illegible] سے پاس ہو جاویگا۔

گورنمنٹ کے لیے سبق

[illegible] گوردوارہ بل پنجاب کاؤنسل سے پاس [illegible] جب اسمبلی مین پیش ہوگا [illegible]

[illegible] فہرست حصہ اول [illegible] و غریب اکسیر اور دوا [illegible] (۳) کثرت جماع کا نقصان (۴) ضرر [illegible] (۶) منافع جماع اوقات جماع و طریقہ جماع (۸) [illegible] کی ترکیب کا طریقہ (۹) قوت باہ کی مفرد دوائین (۱۰) مقوی باہ مرکبات (۱۱) مقوی باہ [illegible] (۱۲) مالش کی دوائین (۱۳) مقوی باہ طلا و ضماد (۱۴) جوارشات مقوی باہ (۱۵) [illegible] باہ مربے (۱۶) مقوی [illegible] (۲۴) آلہ کو دراز کرنے والی دوائین (۲۵) [illegible] دوائین (۲۶) مانع حمل طریقہ دوائین (۲۷) مانع حمل دوائین (۲۹) باہ کے متعلق طلا و نقش حصہ دوم مین ۱۷ ایسے مجرب نسخے درج ہین (۱) عورتونکا حسن و جمال (۲) بال بڑھانے والی دوائین (۳) بال اوگانیوالی دوائین (۴) بالونکو سفید ہونیسے روکنے والی دوائین (۵) بال گرنا مانع دوائین (۶) بدنکو خوشبودار اور پسینہ کی بو دور کرنیوالی دوائین (۱۰) اطراف رحم کو مضبوط اور دوائین [illegible] مانع دوائین (۱۳) [illegible] کو سیلان مانع کرنیوالی دوائین (۱۴) [illegible] کی مستحق دوائین (۱۵) اندام نہانی کو [illegible] دوائین (۱۶) مانع خروج [illegible] دوائین علاوہ ازین ایک [illegible] قیمت [illegible] روپیہ دیتہ [illegible] پوسٹ بکس ۹۵ دہلی

بیرونجات

موصل برطانیہ کے پاس رہیگا

عراق پر پچیس ۲۵ سال کا برطانوی قبضہ

لیفلڈ (اکسفرڈ) ۱۷ ر دسمبر آج شام کو جمعیۃ اقوام کی کونسل نے موصل کے متعلق اپنا فیصلہ سُنا دیا، کونسل متفقہ طور پر ولایت موصل کو جہانتک خط بروسیلز ہے عراق مین شامل قرار دیتی ہے اس شرط پر کہ برطانیہ اپنی عراق کی حکمرداری کو پچیس ۲۵ سال کے لیے اور بڑھا دے، برطانیہ کو چھ ۶ ماہ کے اندر کونسل مذکور کے سامنے اس قسم کے عہدنامہ کو پیش کرنا ہوگا جسمین حکمرداری کی میعاد بڑھا دیگئی ہو

امام یحیی سے عہد طے ہو رہا ہے

لنڈن، دارالعوام مین ایک سوال کے جواب مین مسٹر آرمبائی گور نے بتایا کہ امام یحیی (صنعا یمن) سے رضامندی باہمی کے عہدنامہ کے لیے کچھ عرصہ سے گفتگو ہو رہی ہے اور اب یہ طے کر دیا گیا ہے کہ سر گلبرٹ کلیٹن کو فوراً صنعا (یمن) بھیجا جائے کہ سمجھوتہ کی تکمیل کر لین۔

برطانیہ اپنا قرضہ ادا کر رہی ہے

لیفیلڈ (اکسفرڈ) برطانیہ نے ۱۶ ر دسمبر کو جنگی قرضہ کی ادائیگی کے سلسلہ مین ریاستہائے متحدہ امریکہ کو نو کروڑ ۲ لاکھ ڈالر (تقریباً ایک کروڑ چوراسی لاکھ اور بیس ہزار پونڈ) بطور نصف سال کے سود کے ادا کر دیا اور امریکن خزانہ مین دیدیا

رضا شاہ کی تخت نشینی

ایران کی ترقی کا وعدہ

طہران ۱۵ ر دسمبر رضا شاہ پہلوی نے آج ایران کے نظام اساسی کے مطابق بحیثیت شاہ ایران کے مجلس کے سامنے عہد اُٹھایا۔ [illegible] شاہ کی تقریر کی بڑی تعریف کی جا رہی ہے آپنے اپنی تقریر مین ظاہر فرمایا کہ وہ ملک و قوم کی فلاح و ترقی کے لیے اپنی انتہائی قابلیت سے کام لین گے، اس کے بعد رضا شاہ شاہی گاڑی مین بیٹھکر مجلس سے واپس ہو گئے،

دروزی برسر پیکار ہین

بیروت حسن الخراط جو دروزیون کے سردار ہین دمشق کے علاقہ شاغور مین سرگرم عمل ہین، ۴۰ جوان صرف اس غرض کے لیے مخصوص کر دیے گئے ہین کہ وہ فرانسیسون کے عقبی سلسلہ مواصلات کو منقطع کر دین۔

ایران و روس

پیرس ۱۹ ر دسمبر اعلان کیا گیا ہے کہ دولت روس نے جدید حکومت ایران کو تسلیم کر لیا ہے اور وہ اپنے قنصلخانہ واقع طہران کو اب سفارتخانہ بنا دیگی۔

ہندوستان

مجلس مقننہ مدراس کا خاص اجلاس

مدراس ۱۶ ر دسمبر مجلس مقننہ مدراس کے ایک جلسہ مین سوالات کے بعد آج لا ممبر نے یہ تجویز پیش کی کہ مجلس مقننہ مدراس کے انتخابات کے لیے شہر مدراس کے غیر مسلم حلقہ انتخاب کو دو حصون مین تقسیم کر دیا جائے مجوز نے اس تجویز پر مجلس کی تقسیم کے لیے زور دیا لیکن پھر بھی یہ تجویز پاس نہ ہو سکی،

مجلس مقننہ آسام کا خاص اجلاس

شیلانگ ۱۶ ر دسمبر مجلس مقننہ آسام کا ایک خاص اجلاس ۶ ر جنوری سنہ ۱۹۲۶ء کو اس غرض سے منعقد ہوگا کہ اس مین سلہٹ کو بنگال مین شامل کر دے جانے کے مسئلہ پر بحث و مباحثہ کیا جائے،

اٹاوہ منوسپل بورڈ کی چیرمینی

اٹاوہ ۱۶ ر دسمبر مسٹر ہر سہائے رئیس و زمیندار اٹاوہ منوسپل بورڈ کے چیرمین منتخب ہوئے بابو رام درما سنیر وائس چیرمین اور مسٹر نفیس الحسن وکیل جونیر وائس چیرمین

مسلم یونیورسٹی کانوکیشن ایڈریس

جناب خان بہادر شیخ عبدالقادر صاحب سابق وزیر تعلیم پنجاب مسلم یونیورسٹی کے تقسیم اسناد کے موقعہ پر خطبہ صدارت دینگے،

وائسرائگل لاج کی خبرین

۱۹ ر دسمبر ہز اکسلنسی لارڈ ریڈنگ مع اپنی پارٹی کے جمشید پور سے واپس آ گئے ہز اکسلنسی وائسرائے نے آج مہاراجہ کوہلاپور سے ملاقات کی لارڈ مسٹن کلکتہ پہونچ گئے اور ہز اکسلنسی لارڈ ریڈنگ کے مہمان ہین، ہز اکسلنسی وائسرائے نے گورنمنٹ ہاؤس مین ایک لیوی دربار منعقد کیا۔

اسکین کمیٹی کی تحقیقات

دہلی ۱۸ ر دسمبر آج اسکین کمیٹی نے پانچ گواہون کی شہادت سُنی جسمین تین ہندوستانی تھے لفٹنٹ صاحبزادہ محمد خورشید، سردار گوردیپ سنگھ، نے سنڈہرسٹ مین تعلیم کے فوائد کا اعتراف کیا لیکن ہندوستان مین اسی طرز کا فوجی کالج کے قائم کرنے پر زور دیا سردار محمد نواز خان نے کہا کہ قومی فوج حاصل کرنے کے قبل قومی اسپرٹ [illegible] کرنا ضروری ہے انھون نے کہا کہ ابھی وقت نہین کہ ہندوستان مین سنڈہرسٹ کا سا کالج [illegible]

لالہ لاجپت رائے کی شہادت

لاہور ۱۹ ر دسمبر آج کمیٹی تحقیقات جیل نے لالہ لاجپت رائے اور مسٹر سنتانم کی شہادت لی لالہ لاجپت رائے نے کہا کہ قیدیون کی تقسیم انکے جرم اور سوشیل پوزیشن کے مطابق

بہترین ناول

- الفانسو
- فاتح مفتوح
- نیرنگ طلسمی فانوس
- ہم سر شار
- خدائی فوجدار
- شام جوانی
- فردوس بریں
- حسن انجلینا
- ملکہ العزیز ورجنا
- منصور موہنا
- فتح اندلس
- یوسف نجمہ
- زوال بغداد
- روضۃ الکبری
- فلپانا
- شوقین ملکہ
- حسن کا ڈاکو کامل
- دربار حرام پور کامل
- غیب دان دلہن
- طاہرہ
- محبت چین
- بابلہ خرمی کامل
- آغا صادق کی شادی
- مقدس نازنین
- جرائم کے حق اول
- دوم
- ماہ ملک
- ملکہ زنوبیہ
- ابوبکر شبلی
- انقلاب روس
- جنگ سمرنا
- معشوق یورپ
- محبوبہ شام
- حسن پرست
- مسٹر نتھو
- خوبصورت کا ...
- جو یا سے حق کامل
- خونخوار حقیقت
- دلچسپ کامل
- پاداش عمل کامل
- زیب النسا
- جوش خون
- خونی قسمت
- بزم اکبری کامل
- پری خانہ
- محروم وصال
- نیل کا سانپ
- حسن سرور کامل
- چور وں کا قلب
- نیلی چھتری

ملنے کا پتہ منیجر صداقت بک ایجنسی کان[پور]

دیوار مین لگانے کی گھڑیان

... زینت دینے والی گھڑی بیش وقت بجانیوالی ہماری ... کی گھڑی نے ٹھیک تت بتانے کی بدولت لاثانی شہرت حاصل ...

نقل سارٹیفکٹ



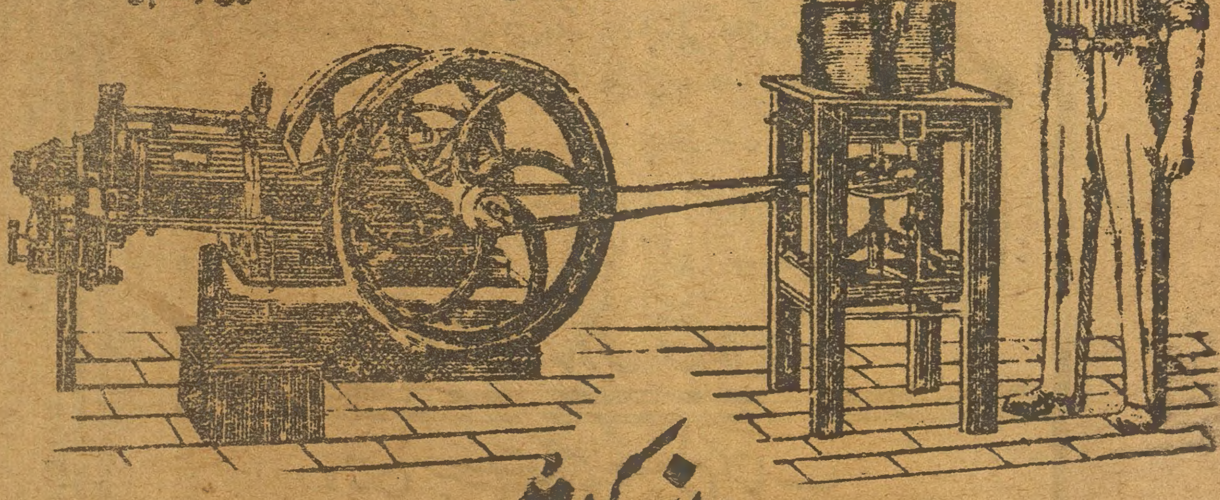
دنیا کی مشہور ترین ... ام ... رولڈ گولڈ ... قیمت ... بلیک ... قیمت ... کمپنسیشن ... قیمت سے ... چکنے والا پاکٹ ... واچ قیمت

بش پور ۱۰ مارچ سنہ ۲۵ء
جناب گھڑی وصول ہوکر مسرت ہوئی برائے مہربانی تین گھڑیان اور بھیجدیجئے۔ دستخط گرچی ہو ... سب صاحبان سے درخواست کی جاتی ہے کہ اپنا نام اور پتہ صاف لکھیں اور اگر ممکن ہو تو انگریزی میں۔

انڈین ایجنسی لمیٹی
راپاپٹیا مدراس

وفاتر: لندن، کان پور، دہلی، امرت سر، لاہور، بمبئی، احمد آباد، بنارس

تار کا پتہ: بھارت لندن، بھارت کانپور، بھارت امرتسر، آئیل انجن دہلی



روپیہ بنانیکی مشین

یعنی نو بنو بھارت آئیل انجن لنڈن سے پہنچگئے

آپ اس سرخی کو پڑھکر ضرور چونک پڑے ہونگے کہ روپیہ بنانے کی مشین کیسی؟ کیا گورنمنٹ نے ہر ایک شخص کو روپیہ بنانے کی اجازت دیدی ہے؟

جواب ملیگا کہ ہرگز نہین یہ فعل خلاف قانون ہے آیئے ہم آپکو بتائین کہ یہ روپیہ بنانیکی مشین کیسی ہے جسکے آتے ہی روپیہ دھڑا دھڑ نکلنا شروع ہو جاتا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ آپ بھارت آئیل انجن کے خریدار ہو جائے پھر دیکھئے کہ روپیہ کا ڈھیر خود لگجاتا ہے یا نہین!!! آپ ضرور دریافت کرینگے کہ یہ کیسے اسکا جواب یہ ہے کہ بھارت آئیل انجن بناوٹ مین سادہ اور نہایت مضبوط ہے متوا تر تیل کے خرچ پر زیادہ کام نکالتا ہے اور معقول آمدنی کیصورت پیدا کرتا ہے تمام خرچ نکالکر اور روپیہ روز آپکی جیب مین ڈالیگا کیا پھر بھی آپ اسکو روپیہ بنانیکی مشین کا لقب دینگے؟ علاوہ اسکے بھارت آئیل انجن آٹا پیسنے کی چکیان دھان سے چاول نکالنے پالش کرنیکی مشین تمباکو چونہ پیسنے کی مشین وغیرہ وغیرہ جنکو ہر ... ہے اگر آپ بنانا چاہتے ہین تو نیچے لکھے پتہ پر خط و کتابت کرین۔

... ہمنے دے رکھی ہے وہ یہ ہے کہ ہم اپنے کارخانہ ... کا کام مفت سکھلاتے ہین۔ آزمایئے اور روپیہ کا ڈھیر لگا یئے

... لاٹوش روڈ کان پور

نسخہ مدن منجری گولیان

کثرت احتلام جریان کے لیے بیحد مفید ہے۔ خون کی کمی دماغی اور اعصابی بیماریوں ... اکسیر ہونے کے علاوہ ہر ایک قسم کی کمزوری کو دور کرتی ہے۔ ایکدفعہ ضرور آزمایئے ... چالیس گولیون کی ڈبیہ قیمتی ۱عہ ر

نپوسکت واری روغن (رجسٹرڈ)

اس روغن کے استعمال سے عضو مخصوص کے تمام نقص دور ہو جاتے ہین۔ مثلاً کوتاہی ٹیڑھا پن موٹون کا کمزور ہونا وغیرہ تمام کو دور کرکے جوانی لاتا ہے قیمت ۲ تولہ کی ڈبیہ ... علاوہ ...

رمن ولاسی گولیان (رجسٹرڈ)

یہ گولیان امساک کے لیے بینظیر ہین رات کو فقط ایک گولی دودھ کے ہمراہ کھایئے ... کے مطابق مزہ اٹھاوین قیمت ۱۶ گولی کی ڈبیہ ... علاوہ محصول۔ مندرجہ ذیل پتہ سے طلب ...

(ہیڈ آفس) جام نگر کاٹھیاواڑ
راج وید نرائن جی کیشو جی (برانچ آفس) نمبر ۳۹ کالبادیوی روڈ بمبئی نمبر ۲
کانپور ایجنٹ نرائن جی دادا جی ...

... کے واسطے نہایت مفید دوا ہے۔

... اک کا اثر مریض پر جادو کی طرح ہوتا ہے ہیضہ کے ... جسم کے اندر ہلاک ہو جاتے ہین اور ... تین خوراک دوا دینے سے مرض کا دفیعہ ہوکر مریض کی طاقت بحال ہو جاتی ہے اور وہ بہت جلد اپنی اصلی حالت اور تندرستی پر آجاتا ہے۔ کالرا کیور ہندوستانی ہی دوا ... ... پھل پھول اور پتیوں کا مرکب ہے اسمین کوئی ایسی چیز نہین ہین جو انسانی استعمال کیواسطے مضر ہون۔ ہمیشہ ایک شیشی اپنے پاس موجود رکھئے اور اس ایک خوفناک جانی دشمن ہیضہ سے اپنی جان کا بیمہ کیجئے

قیمت فی شیشی علاوہ محصول ایک روپیہ ۱عہ

ملنے کا پتہ ڈاکٹر جے۔ ایس۔ بسرا کیلاش کانپور

باہتمام خواجہ عبد السلام صداقت پریس کانپور سے شائع ہوا